طلسم زعفران زار سلیمانی

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلۂ سخن اسطرح آغاز ہوا ہی کہ مارا جانا جمشید ثانی کا اور خبر ہونا وزیر بدبیر کو جو کہ
جنگ مین مصروف تھا اس خبر کو سنکے اُسکے حواس باختہ ہوے چالیس افسر اسکے ہمراہ ہین
بقصد فرار اوڑکر چلا سرداران صاحبقران نے جو دیکھا کہ ساحر اوڑتے ہوے جاتے ہین تیر مارے
کئی ساحر گرے وزیر نکل گیا ایک پہاڑ پر اُترکر ٹھہرا سر اُٹھا کر دیکھا کہ رستم پیلتن علمشاہ نوجوان جنگ کرکے پلٹے
ہین مگر انتہا کے زخم دار ہین سردار لشکر ہوت ہین ہاتھ دیے ہوے طرف بارگاہ کے لیے جاتے ہین یہ دیکھ کر
جھپٹ کر علمشاہ کو اٹھا لیگیا اور اسکا طلسم زعفران زار مین لیجانا جہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور [illegible]
عیار کا اپنے آقا کی فکر مین چلنا بیان قلعہ طلسمی گنبد فیروزہ چہماے زعفران اور وغیرہ وغیرہ کا ل خوش بیانی سے تحریر ہین

[illegible]

جسکو

منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم نے آغاز کیا تھا اگرچہ [illegible] روز در تکمیل گذاران

الحمد لمنعم حمد الہی مین زبان کھولی قلم با وجود دو زبان ہونے کے اقرار عجز کرتا ہی اپنے نعت احمد مختار کا قصد
ہی حمد الہی تو کوئی لکھ ہی نہین سکتا ہی گو تعریف و توصیف اسکے انبیا و اصفیا کی بھی مشکل ہی مگر میدان نعت
مین رخش قلم کو جولان کرتا ہون اور نعت سرور کائنات فخر موجودات باعث ایجاد آسمان و زمین جناب ختم المرسلین
اشرف انبیا حبیب کبریا معرض تحریر مین لاتا ہون سبحان اللہ خداوند کریم نے ایسا نبی برحق پیغمبر پاک ہمکو عطا کیا کہ جسکی
شان مین لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا ایسا نبی کہ جسکی نعلین بروز معراج سر عرش کا تاج ہوئین یہ مرتبہ ہی ہمارے نبی
برحق کا کہ تکلم ہوا جبکہ حبیب خدا عرش معلی پر پہنچے تو قصد کیا کہ نعلین کو پاے اقدس سے دور فرمائین
آواز آئی کہ اے حبیب ہمارے یہ کیا ارادہ ہی عرض کیا کہ جب جناب موسی کوہ طور پر تشریف لیگئے تھے
تو حکم ہوا تھا کہ نعلین کو دور کرو یہ مقام مقدس ہی لیکن وہ زمین تھی وہان تو یہ حکم ہوا اور یہ تو عرش معلی ہی

تو میدان نعت مین پھردن اور جب خدا کی حمد و ثنا کرون مگر مجبور ہون خامہ و زبان عاجز ہی انسان کی تو کیا تاب و طاقت ہی کہ نعت احمد مختار بیان کر سکے خلاصہ یہ کہ ہر ایک عاجز ہی سبحان اللہ جیسا نبی اوسپر خداوند کریم نے ہمکو مرحمت فرمایا ویسا ہی امام اور وصی نبی بھی مرحمت فرمایا کہ جو کرار غیر فرار ہی جسکی شان مین کئی مرتبہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا کہ لحمک لحمی جسمک جسمی ودمک دمی جو کہ شیر محسمہ تھا اور وصی مصطفے اسکی کوئی مدح کیا کر سکے حدیث مین آیا ہی کہ اگر تمام دریا بجای سیاہی کے ہون اشجار تمام بجای قلم کے ہون و برگہای درخت بمنزلہ کاغذ کے ہون اور تمام انسان وجن فضائل علی کا شمار کرین تو بھی نہ ہو سکے جسکے ایسے فضائل ہون تو پھر میری کیا مجال ہی جو مدح علی ابن ابیطالب مین زبان ہلا سکون یا مدح بیان کر سکون مگر برای ثواب کچھ تحریر کرتا ہون بقول شاعر شعر

علی امام من است و منم غلام علی ہزار جان گرامی فدا ے نام علی

منقبت حیدر کرار غیر فرار برادر احمد مختار کیت خامہ کو میدان منقبت مین مہمیز کرتا ہون اور بلبل شاخسار فصاحت کو گلشن منقبت مین نغمہ سرا کرتا ہون خدا نے ہمکو جیسا نبی عطا فرمایا ویسا ہی وصی و امام مرحمت کیا مقام فخر و افتخار ہی کہ جیسا ہمکو نبی برحق عطا ہوا ویسا ہی وصی مطلق صاحب اعجاز و کرامات زوج زہرا ولی خدا یاور حبیب اللہ شیر بیشہ کبریا فاتح بدر و حنین اسد رب مشرقین زوج بتول وصی رسول پدر شبیر و شبیر فاتح باب خیبر قاتل عمرو و عنتر مالک حوض کوثر جسکی شان مین سورہ ہل اتٰی نازل ہوا جسکی شان مین نادعلی بروز جنگ خیبر جبرئیل لیکر نازل ہوے جسکی شان مین یہ فقرا نازل ہوا کہ ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین جسکا خود خدا مرحت ہو جسکا اونا معجزہ رجعت شمس ہی جو کہ بروز ہجرت بستر رسول پر سویا جسکی زبان مین خدا نے اپنے حبیب سے کلام کیا جسکو خدا نے تلوار و رسول نے خنجر عطا فرمائی جیسا کہ ملا کاشی نے نظم کیا ہی شعر

گر نبودی ذات پاکش آفرینش را سبب تا ابد حوا ستر دون بودی و آدم عزب

جسکو ساتھ رسول اکرم کی معراج ہوئی جسنے خانہ کعبہ سے بتون کو باہر کیا جسنے دوش نبی پر معراج پائی جسنے بنیاد کفر و بدعت عالم سے مٹائی جسنے نور اسلام کو ہر ایک پر روشن و ظاہر کیا جو کہ ہر جنگ مین پیکار مین رسول مختار کا سینہ سپر رہا جو کہ بدون جنگ کو فتح کیے ہوے نہ پھرا جو کہ کسی پہلوان سے نہ ہرا ہر ایک پر غالب آیا ایسا امام ہمکو عطا کیا کہ جسکے اوصاف بیان نہین ہو سکتے جو کہ ایک وقت مین چالیس مقام پر مہمان ہوا جسنے بارہ روزہ پر روزہ رکھا اور اپنا قوت مسکین و یتیم و اسیر کو دیدیا جو کہ یتیمون و مسکینون و بیواؤن کا ہمیشہ سرپرست رہا خدا نے دل فرمایا جسکے معجزات لاتعد و لاتحصیٰ ہین بشر کی تو کیا مجال ہی جو [illegible]

حیدر کرار بیان کر سکے ہو جب رباعی تعریف علی بہ گفتگو ممکن نیست گنجایش بحر در سبو ممکن نیست

من ذات علی بواجبی کے دانم		الا دانم کہ مثل او ممکن نیست

سبب تالیف و تصنیف کتاب بخدمت ناظرین یوں عرض رسا ہوں تکمیل بوستان بلاغت جا تصنیف میں یوں
نغمہ زن ہوتی ہے کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ خاکسار ذرہ بیمقدار جاہل مطلق بندہ گنہگار شالع اکبر حقیر کمین شیخ تصدق حسین
بعد ختم ہر سہ جلد آفتاب شجاعت کی برائے قدم بوسی و زیارت جناب مستطاب معلی القاب ملال رکاب مسند نشین
اریکہ عفت حاتم دوران عادل زمان غریب پرور عدل گستر شریف نواز قدردان سخن و اہل سخن ارسطو فطرت
سلیمان حکمت جمشید شوکت فریدون حشمت دارا صولت سکندر جاہ عالی پیشگاہ جناب منشی پراگ نرائن صاحب بہادر
دام اقبالہ و اجلالہ مالک مطبع اودھ اخبار کے حاضر خدمت فیضدرجت ہوا مودب ہو کر سلام بجا لایا زیارت سے مشرف ہوا
قدم بوسی حاصل کی آنجناب نے ازراہ قدردانی و غلام نوازی کرسی مرحمت فرمائی میں آداب و تسلیمات بجا لا کر بیٹھ گیا
آنجناب نے مسکرا کر فرمایا کہ اب سوائے آپکے ہمارے مطبع میں پرانے لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے میں نے دست بستہ
عرض کیا کہ جی ہاں سوائے اس حقیر کے اب کوئی نہیں ہے منشی احمد حسین صاحب قمر نے بھی انتقال فرمایا یہ غلام بھی
حضور سے رخصت ہونے کو آیا ہے کیونکہ یہ خیال ہوا کہ اب آپ سے رخصت ہو لوں حیات کا کیا اعتبار چراغ سحری ہو رہا
ہوں کہ اب گل ہے جب گل ہوا شاید پھر زیارت نصیب ہو یا نہ ہو یہ حسرت لیکر اس دنیا سے جاؤں کیونکہ یوں ہر ماہ
میں زیارت حضور و قدمبوسی سے مشرف ہوتا اور آپکی ذات سے پرورش پاتا تھا جو سلسلہ پرورش
پانے کا تھا ختم ہو گیا لہذا اب مجھکو رخصت فرمائیے ہنس کر فرمایا کہ کیا جو دفتر تم تحریر کر رہے تھے وہ تمام ہو گیا میں نے
عرض کیا کہ جی ہاں تینوں جلدیں جو کہ زیر تحریر تھیں وہ تمام ہو گئیں اب بیکار ہوں یہ سماعت فرما کر آسمان
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیا ہمارے یہاں اب کوئی کتاب ایسی نہیں ہے کہ جسکا ترجمہ شیخ صاحب فرمائیں میں نے عرض کیا
کہ جی نہیں اب کوئی کتاب ایسی نہیں ہے یہ سماعت کر کے کچھ عرصہ تک سکوت فرمایا چونکہ قدردان ہیں صاحب
کمال ہیں شعرا کی پرورش فرماتے ہیں ورنہ میں کب اس قابل تھا اور اس لائق ہوں کہ کوئی قدر فرمائے
مگر آنجناب موصوف ازراہ عدل گستری و شعرا پروری قدر فرماتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد فکر فرما کر سر اٹھایا اور فرمایا
کہ وہ ذخیرہ جو کہ منشی احمد حسین صاحب قمر طلسم زعفران زار کو تحریر کر کے داخل مطبع کر گئے ہیں وہ دفتر میں رکھے ہوئے
ہیں انکے انتقال کے بعد انکی تحریر ہونے کی نوبت نہیں آئی انکو تو لاؤ اسی وقت وہ اجزا جو کہ قریب
سات جزو دن کے تھے منشی صاحب نے تحریر کر کے داخل کئے تھے انکے بعد کے اجزا تحریر کرنے کی مہلت قضا نے نہ دی

کہ اسکے آگے وہ تحریر کرتے وہ ذخیرۂ دفتر مین رکھے ہوئے ہین بموجب حکم فوراً اہلکارون نے حاضر کیے
جناب ممدوح نے وہ ذخیرا ہاتھ مین لیکر اور میری طرف اشارہ فرماکر فرمایا کہ لو ان اجزا کو لے جاؤ اور اسکے بعد سے
تحریر کرو مگر وہ جلدون مین بیکار پڑے ہوئے تھے کوئی اسکا پورا کرنے والا سواے تمہارے نہین ہے مین نے
سلام کرکے یہ عرض کرکے لیا کہ آپ قدر فرماتے ہین ورنہ مین کس لائق ہون لیکر چلا کہ آنجناب نے فرمایا کہ
یہ امر ممکن ہو کہ اسکے بعد سے تحریر کرو اور جوڑ موافق سے آگے کسی قسم کا نقص نہو مین نے ہاتھ باندھکر عرض کیا
کہ اگر خدا نے چاہا اور آپکے اقبال نے یاوری کی اور مدد تو یقین کرتا ہون کہ تحریر کرون اور کسی قسم کا
نقص نہو آپکی عنایت سے یہ کوئی امر نہین ہے فرمایا کہ اچھا ایک جز تحریر کرکے ہمکو دکھانا کہ ہم دیکھین کیسا جوڑ لگایا ہے
چنانچہ مین بعد تھوڑے عرصہ کے رخصت ہوکر چلا گیا اسوقت تو یہ خیال اس امر کا کہ الامر فوق الادب کچھ انکار نہ کیا
بموجب حکم کے اقرار کیا اب جو اپنے مقام پر آکر اسکو دیکھا تو بڑی دقت پائی اول تو دوسرے کی تحریر پر قلم
اٹھانا اور اسکو تحریر کرنا معلوم نہین اسنے کیا خیال کرکے سلسلہ تحریر کو آغاز کیا تھا اور کیا اسکا منشا تھا کیا
واقعات وہ تحریر کرتا اور ختم کیا تحریر کروگے چونکہ خداوند کریم کو میری عزت رکھنا تھا اور مین نے جو اسکی
ذات پر بھروسا کرکے اقرار کر لیا تھا اسنے آسان کیا خیال مین آیا کہ تحریر تو کر خدا مالک ہے چنانچہ قلم اٹھاکر نام خدا
لیکر تحریر کرنا شروع کیا اس خدا نے آسان کیا ایک جز تحریر کرکے داخل کیا پسند آیا بہت تحسین و آفرین سے
سرفراز فرمایا اب لکھنا شروع کیا خلاصہ یہ کہ ایک جلد تحریر کرکے تمام کی بفضل خدا جلد اول تو تمام
ہوئی اب جلد دوم کی تحریر مین کوشش کی اسکو بھی تحریر کرنا شروع کیا یہ بھی عنایت
خداوند کریم سے تمام ہو جائے گی ناظرین والاتمکین کی خدمت عالی مین دست بستہ گذارش ہے کہ اگر
کوئی غلطی ملاحظہ فرمائین اسکو ازراہ مہربانی و عیب پوشی کے پوشیدہ فرمائین میری عرق ریزی کا
خیال فرماکے مجکو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین کیونکہ انسان سہو سے خطا
و نسیان سے شاید کسی مقام پر کچھ رہ گیا ہو یا رہ جائے تو آپ لوگ معاف فرمائین ان لوگون کی خدمت
مین عرض ہے کہ جو کہ قدر فرماتے ہین ان لوگون کی خدمت مین عرض نہین کہ جو کہ حاسد
ہین اور بیکار کا حسد فرماتے ہین پس مین نے دل سے ان لوگون کے لیے دعا کرتا ہون کہ جو کہ
ازراہ قدردانی عیب پوشی فرماتے ہین اور جناب بابو صاحب کے لیے شب و روز خداوند کریم میری
دعا کو قبول فرمائے الٰہی آمین ثم آمین آدم برحمتہ

آغاز داستان امیر حمزہ صاحبقران ثانی سلیمان لرلقاقف ہمہ میدان مصاف شیر بیشہ جنگ شکنندہ کمان رستم دستان صاحب گرز سام بن نریمان - ساقی نامہ

ساقیا تو خراب ہے وہ مزہ دل کا	اک آگ اڑتا ہو جسکی بوتل سکا	آج وہ ساقی پلا مجکو شراب
جو کہ مجھ کو دکھلا دے جہاں کا انقلاب	جھوم کر گر کو ہسار شیشہ [illegible] گھٹا	ہے کشونکا دل ندا ہے ساقی گھٹا
تو رہے ساقی جہاں میں برقرار	تجھپہ ہم رندوں کا ہو دار و مدار	جھکے کی تھیرا سے ساقی ہے
دیدے بھر کر جام اپنے ہاتھ سے	نشہ میں لکھوں جو نادر داستان	پڑھ کے ہوں محظوظ سب پیر و جوان

غزل

کہیں کیونکر کہ دل میں ہم نہیں ارمان رکھتے ہیں	تمنا چاہئے کیونکہ ہم بھی آخر جان رکھتے ہیں
شکایت یار کی اے دل سمجھکر سمجھ میں کرنا	مثل مشہور ہے دیوار و در بھی کان رکھتے ہیں
رقیب روسیاہ دم بجائیگا کیا بزم میں چپکے	سہا ہم ایسے ویسے کو بہت پہچان رکھتے ہیں

غزل دیگر

آپکے حسن کا جواب نہیں	اک قیامت ہے یہ شباب نہیں	چاند سے منھ پہ کیوں نقاب نہیں
ہم آتی نہیں حجاب نہیں	مفت برباد کر دیا دل کو	اچھا بھی خانماں خراب نہیں
ظہیر اگر تو کچھ سمجھتے	آپکی بات کا جواب نہیں	گل تو گلشن میں سب ہیا تھا
آج ساقی نہیں شراب نہیں	حسن اس شوخ کا قیامت ہے	دیکھنے کی کسی کو تاب نہیں
عجب ہے وہ شوخ پاس ہے حیدر	چین ہے دلکو اضطراب نہیں	

بیت

[illegible] ہم سر داستان راویان اخبار و ناقلان آثار دعا گویان خوش گفتار بلبل شاخسار معنی کو یون چمن فضا میں زمزمہ سنج کرتے ہیں طوطی شکرستان فصاحت کو حدیقہ بلاغت میں یوں نغمہ سرا کرتے ہیں ناظران طلسم مضامین و سیاحان عجائبات معنی لوح قلم سے طلسم معنی کو یون فتح کرتے ہیں کہ ناظرین عالی فہم و نازک خیال کو بخوبی یاد ہوگا کہ اس جلد کو اس حقیر نے اس مقام پر ترک کیا ہے کہ بعد قتل ہونے بستون جادو کے

اور برباد ہوئے کوہ بے ستون کے وزیر بے ستون نے صاحبقران کی اطاعت کی اور سب سرداروں اہل لشکر کو
لیکر حاضر خدمت ہوا تھا بادشاہ طلسم یعنی سیماب جلد آوا صاحبقران سے اجازت لیکر تخت سحر پہ سوار ہوکر
ایک طرف کو روانہ ہوا ہے اور چند سرداران بدکردار باہم صلاح کرکے سردار خواروں کو خبر کرنے گئے ہیں
صاحبقران مع دونوں حکیموں اور سب سرداروں و وزیر بے ستون کے طرف اپنے بارگاہ کے بخوشی و خرمی واپس
چلے تھے خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ یکایک پنجہ گرا اور خواجہ کو اٹھا لے گیا پس صاحبقران
افسوس کناں طرف بارگاہ کے تشریف لے چلے ہیں ابھی مقام پہ یہ داستان جلد اول میں چھوڑی گئی ہے اب حال
ان سیہ کاروں کا تحریر کیا جاتا ہے کہ وہ جو وہاں سے بھاگے تو سیدھے بیشہ سردار خواران میں پہونچے ضرغام
سردار خوار و صرصر سردار خوار اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے سب ملازم آگے حاضر تھے ذکر ہو رہا تھا کہ کئی دن سے
کچھ خبر بے ستون جادو کی نہیں معلوم ہوئی کہ سنا گیا تھا کہ طلسم کشا آیا ہے اور اس سے مقابلہ ہو رہا ہے نہ معلوم کسکو
فتح نصیب ہوئی اور کسکو شکست سرداروں نے جواب دیا کہ ہمکو کیا بے ستون نے طلب نہیں کیا ورنہ ہم ضرور جاتے
ضرغام نے جواب دیا کہ ہم اسکے نمک خوار ہیں ہم پر فرض ہے کہ ہم کمک کریں کوئی انکے طلب کرنے اور
ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے پس ہمکو لازم ہے کہ بدون طلب کیے ہوئے جاکر کمک کریں سب نے جواب دیا
کہ آپ سردار ہیں جو آپکی مرضی ہم موجود ہیں یہ سنکے ضرغام و صرصر نے اسیوقت حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو
ہم بے ستون کی خدمت میں جائینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر سردار خواران میں کمر بندی ہونے لگی خود وہ دونوں
بھی آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہونے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ ایک دیوار مابین کوہ بے ستون و بیشہ سردار خواران
حائل ہے کہ جسکو حصار بے ستون کہتے ہیں وہ سحر بے ستون جادو سے بنی ہوئی ہے بے ستون جادو نے یہ دیوار اس غرض
درمیان میں کھینچی تھی کہ سردار خوار جیسے ملازموں وغیرہ کو تکلیف نہ پہونچائیں گو کہ سردار خوار بھی اسی کے
تابع حکم ہیں بے ستون کو اپنا آقا و ولی نعمت خیال کرتے ہیں بلکہ اپنا خدا جانتے ہیں اور طریقہ بے ستون کا
یہ ہے کہ جس قدر جانور وغیرہ یا انسان وہ جو کہ لاوارث ہیں اور مرجاتے ہیں تو انکی لاش و جانوران مردہ کی لاش ان
سردار خواروں کے لیے مقرر کردی ہیں کہ ہمیشہ انکو پہونچے جاتی ہیں اس سبب سے یہ زیادہ تر تابع حکم ہیں اور
جان و دل سے اطاعت کرتے ہیں انکو حکم ہے کہ جب تک ہم تمکو طلب نہ کریں تم مت آنا بدون ہمارے بلائے ہوئے
بدین سبب یہ سردار خوار اپنے بیشہ میں رہتے ہیں ادھر نہیں آتے ہیں مگر خبریں انکو ہر واقعہ کی گذرتی ہیں
چنانچہ یہ انکو معلوم ہوا تھا کہ بادشاہ سے اور طلسم کشا سے جو آیا ہوا ہے معرکہ پڑا ہے یہ خبر ان سنکے کہ ہمکو کیوں نہ یاد کیا

چنانچہ اسی سبب سے انھون نے خود بخیال نمک خواری قصد کمک کیا ہی اور لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا ہی لشکر تیار ہو رہا ہی اور اسلحہ تن پر آراستہ کر رہے ہین کہ یکایک وہ دیوار جسکا مین نے ذکر کیا ہی خود بخود درہم و بنیاد سے گر پڑی اور غبار بلند ہوا اور شور غل پیدا ہوا تاریکی ہوئی بہت سے مردار خوار دب گئے اور ہلاک ہوئے یہ دہاکا اور شور و غل جو ہوا اور بے ستون کی سمت سے آواز گریہ و زاری جو سنائی دی انھون نے حیران ہوکر اطراف کو دیکھا تو دیوار کو گرا ہوا پایا اور شور غل سنا چونکہ یہ اس امر سے بخوبی آگاہ تھے کہ یہ دیوار سحر ہی جب بے ستون جادو ہلاک ہوگا اسوقت یہ دیوار منہدم ہوگی اور برباد ہو جائیگی یہ جو انھون نے دیکھا ایک بار ایک چیخ ماری صرغام مرغ نے پکارا کہ بڑا غضب ہوا ہمارا مالک و آقا و خداوند شاید ہلاک ہوا جو یہ دیوار گری اور صحرائے بے ستون و کوہ بے ستون کی طرف سے صدائے گریہ و زاری برابر آرہی ہی غبار بلند ہی تاریکی ہو رہی ہی ضرور کوئی نہ کوئی آفت آئی ہی جو یہ دیوار گری ہی کیونکہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ جب میرے اوپر کوئی آفت آئیگی اور مین ہلاک ہونگا تو یہ دیوار گر جائیگی پس اس دیوار کے گرنے سے یقین اس امر کا ہوتا ہی چلو جلدی خبر لو اب تو کوئی شی ایسی حائل نہین ہی کہ نہ جاسکین یا اجازت طلب کرین یہ کہکر اُٹھے اور اس دیوار کے قریب آکے نگاہ غور سے طرف کوہ بے ستون کے دیکھا انکو اُس طرف خاک اڑتی ہوئی نظر آئی اور کوہ بے ستون کا کہین نام و نشان نہ تھا سر پیٹ کر کہا کہ افسوس بے ستون جادو ضرور ہلاک ہوے کہ کہین کوہ بے ستون کا پتہ بھی نہین ہی جلد چلو ایسا ہو کوئی خرابی واقع ہو یہ کہنا تھا کہ سب لشکر اسیوقت چلنے پر آمادہ ہوا یہ دونون بھی مرکب پر سوار ہوئے پس پشت لشکر نے صف باندھی چلنے کو کہ صرغام مردار خوار و مرغ مردار خوار نے دیکھا کہ بہت سے کوہ بے ستون کے باشندے بحال پریشان سرگردان چاک گریبان چلے آتے ہین اور اُنکے ہمراہ لشکر بے ستون کے لوگ بھی ہین یہان تک کہ وہ سب سیہ کار و سیاہ قلب یہان آکر پہونچے چونکہ وہ لوگ صرغام وغیرہ سے آگاہ تھے آتے ہی حال کہا اور فریاد کرنے لگے کہ ای پہلوانان دوران وای گرشاسب زمان بڑا غضب ہوگیا کہ ہمارا آقا و سردار مارا گیا کوہ بے ستون برباد ہوا طلسم کشا نے کوہ بے ستون پر آکر بے ستون جادو کو قتل کیا اور بادشاہ طلسم رہا ہوگیا تمام کوہ برباد ہوا وزیر نے مع کل لشکر و سردارون کے طلسم کشا کی اطاعت کی ہم نے جو یہ حال دیکھا ہم وہان سے بھاگے کہ آپکو خبر کرین اور آپکو آگاہ کرین تاکہ آپ یہان سے چلکر آقا کے خون کا معاوضہ لین اور طلسم کشا اور اسکے اہل لشکر کو قتل فرمائین دیکھیے ملاحظہ فرمایئے وہ غبار بلند ہوا ہی یہ سب آثار بادشاہ کے قتل و کوہ بے ستون کے برباد ہونے کے ہین جلد خبر لیجیے ہم سب اور آپ بھی بے سردار کے ہوگئے اب کوئی سرپرست نہین ہی سب کا

داخل کوہ برباد ہوگئے ضرغام یہ سنتا تھا کہ طلسم کشا نے اگر بے ستون جادو کو قتل کیا لشکر تباہ ہوا اگر وہ بے ستون برباد ہوا
بس کف افسوس ملکر زانو پر ہاتھ مار کر مریخ سے کہا کہ بھائی غضب ہوگیا خداوند بے ستون مارے گئے ہمکو خبر
نکی خود مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگئے اور لڑکر جان دی ہم یہاں بے خبر رہے کیوں بھائیوں طلسم کشا
کہاں ہے ابھی چلکر اُس سے خونکا معاوضہ کریں اور اُسکو قتل کریں وہ نہ معلوم کس امر پر بھولا ہے نہ معلوم
کیونکر طلسم کشا نے بے ستون جادو کو قتل کیا اُنکا قتل ہونا بہت دشوار تھا کیونکہ وہ ساحر زبردست تھے اُنکے
حال پر بادشاہ طلسم شنکال کی بڑی عنایت اور پرورش تھی اپنا قوت بازو جانتے تھے آخر بادشاہ نے پایا ہوگیا آفت
نازل ہوئی جو ایسا ساحر زبردست اون مارا گیا افسوس ہمکو خبر بھی نہ ہوئی مریخ نے جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا
فائدہ جلد یہاں سے چلو اور عوض خون لو اور معاوضہ خون بادشاہ بے جادو میں طلسم کشا اُسکے ہمراہیوں کو
قتل کرو ضرغام نے جواب دیا کہ بھائی اسی سبب سے تو دریافت کیا ہے کہ طلسم کشا کہاں ہو اُن فراریوں نے
جواب میں عرض کیا کہ طلسم کشا اُسی مقام پر زیر کوہ اُترا ہوا تھا جب کوہ برباد ہوا اب سوا میدان کے
کہیں کوہ کا پتہ بھی نہیں تھا اُس صحرا میں ایک طرف ہم بے سردار کھڑے ہوئے تھے اور ایک طرف طلسم کشا مع اپنے
لشکر کے فروکش تھا اُسی حالت میں جنگ مغلوبہ واقع ہوئی ہم لوگ بے سردار تھے ہم نے شکست کھائی فرار پر قرار
لیا ہم یقین کرتے ہیں کہ طلسم کشا اُسی صحرا میں فروکش ہوگا کیونکہ ہم اُسکو اُسی مقام پر چھوڑ آئے تھے اُسی مقام پر ہوگا
آپ تشریف لے چلیں ضرغام نے مریخ سے کہا کہ اے بھائی یہاں سے چلو اور جاتے ہی لشکر طلسم کشا پر گرو خواہ وہ
ہوشیار رہوں خواہ بے خبر خواہ آمادہ پیکار رہوں خواہ اسلحہ کھولے ہوئے ہوں بس جاتے ہی قتل کرنا شروع کرو
اور ایک ایک کو کھانا شروع کرو آج خوب شکم سیر ہوکر کھانا جسکا شوق تھا اور جس سے اقرار تھا در جنکے تابع حکم تھے
وہ تو مارے گئے اب ہم کسکا خیال کریں اور کسکا خوف کریں یہ سب ہمارے آقا و مالک کے دشمن ہیں انکا کھانا بہت
خوب ہے اور بہت بہتر ہے مریخ نے جواب دیا کہ اے بھائی جو تمہاری رائے اچھا اہل لشکر کو یہی حکم دیا کہ جاتے ہی
لشکر طلسم کشا پر گریں کسی کی فریاد نہ سنیں اور پھیر کر کھانا شروع کریں کیونکہ یہ لوگ ہماری خوراک ہیں ضرغام نے
اُسوقت اہل لشکر کو یہی حکم دیا اور اُن فراریوں سے کہا کہ تم آگے آگے چلو اور ہمکو لشکر طلسم کشا کا نشان بتاؤ
اُنھوں نے عرض کیا کہ بہت خوب لیکن وہ فراری تو آگے ہوئے اور یہ دونوں ہمراہ اپنے مع اپنے کل لشکر کے جو کہ
قریب چالیس ہزار کے تھا ایک مرتبہ کُٹکا کر چلے ادھر صاحبقران مع کل سرداروں و حکیموں داخل لشکر
کی طرف بارگاہ کے چلے تھے صاحبقران کے ہمراہ وزیر بے ستون مع اپنے کل اہل لشکر و سرداروں کے تھا

صاحبقران برائے خوابہ افسوس کرتے ہوئے سبکو ہمراہ لیے ہوئے چلے جاتے ہین دونون حکیم سر صاحبقران پر
زر سرخ و سفید نثار کرتے ہوئے چلے آتے تھے اپنے فرودگاہ پر نہ پہونچے تھے کہ ایک طرف سے گرد و غبار بلند ہوا
اور ایسا غبار بلند ہوا کہ روئے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تمام جنگل مین تاریکی پھیل گئی یہ معلوم ہوا کہ سیاہ اندھی اُٹھی ہے کہ یکایک
حکیم سقلینوس کی نگاہ اُس غبار پر پڑی و اہل لشکر کے تمام لشکر مین غل و شور برپا ہوا کہ جلد چلو اوپر چاو کہ بڑے
غضب کی اندھی اٹھی ہے اور اسکے عقب مین پانی مین بھی بہت شدت سے اُٹھتا ہے اگر پانی پڑا تو جل تھل بھر دیگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ قبل بارش ہونے کے اپنے اپنے مقام پر پہونچ جائین ایسا نہو کہ راہ مین پانی برسنے لگے
اور سب لوگ تر ابتر ہون اہل لشکر کے قدم بڑھ گئے اور فرودگاہ کی طرف چلے اُدھر حکیم سقلینوس نے یہ رنگ دیکھکر
صاحبقران سے کہا کہ جلد تشریف لے چلیے بارگاہ مین ملاحظہ ہو کہ کس شدت سے اندھی اُٹھی ہے اور اس اندھی اٹھنے سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارش بھی بہت شدت سے ہوگی یہان نہ کوئی درخت ہے اور نہ کسی قسم کا سایہ ہے کہ جہان ٹھہر کر
پانی سے اپنی کو بچا لیجیے گا صاحبقران نے اُس طرف ملاحظ فرماکے ارشاد کیا کہ بالکل خوف نکرو یہ آندھی نہین ہے
نہ آثار بارش مین بلکہ کسی لشکر کی آمد ہے کوئی لشکر اِدھر سے آتا ہے یہ اسکی آمد سے غبار بلند ہوا ہے چونکہ تیز آرہا ہے
بدین سبب اس کثرت سے غبار بلند ہے حکیم سقلینوس نے عرض کیا کہ اُدھر سے کون آئیگا کیونکہ یہ صحرا تو یہان سوائے
کوہ بے ستون کے دوسرا مقام نہین ہے نہ کوئی شہر آباد ہے کہ اسکا بادشاہ آتا ہو کوسون تک یہی صحرا ہے منزلون
کے بعد سرحد طلسم ہے تو اس سرحد کی طرف سے کوئی آنہین سکتا ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ بادشاہ طلسم نے
یہان کی خبرابی کی خبر پاکر کسی سردار کو روانہ کیا ہے وہ لشکر لیکر اِدھر سے آتا ہے تو یہ غیر ممکن ہے کیونکہ ہر طلسم کا
یہ طریقہ ہے کہ سوائے طلسم کشا کے جو اور کسی سمت سے داخل طلسم ہوگا علاوہ دروازہ طلسم کے اسیر ہو جائیگا خواہ وہ
باشندہ طلسم ہو خواہ غیر باشندہ یا اسی طور سے اگر خلاف دروازہ طلسم سے طلسم کے باہر آنے کا قصد کریگا تو بھی نہین
آسکتا ہے پس کیونکر یہ خیال کر لیا جائے کہ یہ جو لشکر آتا ہے یہ طلسم سے آتا ہے یا کوئی ملک اور اس طرف آباد
ہے یا بادشاہ آتا ہے بالکل خلاف عقل ہے یہ تو مین عرض نہین کرسکتا ہون کہ آپ دروغ فرماتے ہین یہ علامت لشکر
کے آنے کی ہے مگر قیاس کام نہین کرتا ہے کہ اُدھر سے کسکا لشکر آتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خواہ کوئی ملک
اُدھر ہو خواہ نہو خواہ یہ لشکر جو کہ آتا ہے طلسم سے آتا ہے خواہ نہ آتا ہے یہ غبار تو لشکر کی آمد کا ہے تمکو نہ معلوم ہوگا
کوئی شہر آباد ہوگا یا بے ستون نے کسی ساحر کو کسی صحرا مین مقیم کیا ہوگا تم اس حال سے آگاہ نہو گے
حکیم سقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ جو آپنے فرمایا کہ تمکو نہ معلوم ہوگا کہ کوئی شہر آباد ہوگا اسکا یہ

جواب

جواب دیا کہ مین بھی ایک رکن طلسم سے ہون اور بانیان طلسم نے مجکو بھی مشیر طلسم و محافظ طلسم قرار دیا ہی کوئی مقام ایسا نہین
ہی اس طلسم مین جو کہ مجکو نہین معلوم ہی سواے لوح اور مقام لوح کے کہ وہ بادشاہ طلسم کو معلوم ہی نہ کوئی ایسا راز طلسم کا
ہی کہ جو مجھپر مخفی ہو اور ہیبت اور بظاہر نہو اگر ایسا ہوتا تو مین کیونکر آپکی تشریف آوری سے آگاہ ہوتا پس مجکو بخوبی
معلوم ہی کہ اب یہان کوئی ملک اسطرف کو نہین ہی باقی رہا یہ امر کہ بے ستون نے کسی ساحر کو اس صحرا مین آباد کیا ہو
تو ممکن ہی اور مجکو آگاہ نہ کیا ہو مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ بے ستون کا یہ طریقہ تھا کہ وہ جو کام کرتا تھا پہلے مجھسے راے
لے لیتا تھا اور میرا بہت پاس کرتا تھا جو مین راے دیتا تھا اگر موافق ہوئی تو خیر ورنہ خلاف مین بحث کرتا تھا اگر مین
غلطی پر ہوا اور اُسنے مجکو قائل کیا مین نے اُسی حالت مین موافقت کی اگر وہ غلطی پر ہوا اور مین نے اُسے قائل کیا
اُسنے میری راے کو پسند کیا پس اگر وہ ایسا کرتا تو ضرور مجکو خبر کرتا اور راے مجھسے لیتا صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ جو تم نے کہا بہت ٹھیک ہی بعض امر ایسے ہوتے ہین کہ انکو اپنے باپ سے پوشیدہ کرتے ہین اپنی اولاد سے
نہ کہ اپنے برابر والے سے پس کسی مصلحت سے بے ستون نے تمکو اس امر سے آگاہ نہ کیا ہو کیونکہ وہ اس قسم کا ملک کا
عالم تھا حکیم نے عرض کیا کہ یہ جو آپنے فرمایا میرے ذہن مین آیا مین نے آجتک واقعی آمد لشکر نہین دیکھی ہو مین شناخت
کرتا کہ یہ لشکر کی آمد ہی مین نے اس گرد و غبار کو دیکھکر آندھی تصور کیا اور آثار بارش جو کہ خدمت عالی مین عرض کیا
ملاحظہ ہو کہ کسقدر تیزی کے ساتھ چلی آتی ہی اور ہمارے لشکر کے بھی لوگون نے یہ خیال کیکہ شاید قدم تیز کر دیے
ہین کہ آندھی و بارانی اٹھا ہی جلد فرودگاہ پر پہنچ جائین تاکہ بھیگنے سے محفوظ رہین صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور
اسی خیال سے تیز قدم کر دیے ہین ان سبکو منع کردو کہ جلدی نہ کرین یہ آندھی و بارانی نہین ہی بلکہ لشکر کی آمد ہی اور جب
کا لشکر آتا ہی اگر تمکو تیزی کے ساتھ راہ طی کرتے دیکھے گا تو خیال کریگا کہ یہ لوگ ہمارے خوف سے بھاگے جاتے ہین پھر وہ
کی طرف انکی نگاہ مین تم لوگ حقیر ہو جاؤگے اور یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم انکی آمد سنکے خائف ہون اور ہماری عزت
و ہیبت مین خلل ہوگا حکیم نے عرض کیا کہ بہت خوب اور اُسی وقت پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ صاحبقران فرماتے ہین کہ
کیا بھاگے آتے ہو کہ تم لوگ یون بھاگے جاتے ہو یا کوئی تمہارے عقب مین قتل کرتا چلا آتا ہی کہ انکی خوف سے یہ حالت
ہی کچھ بیان تو کرو تاکہ ہم بھی آگاہ ہون سب ادب و قاعدہ فراموش کیا ایسے خائف ہوئے یہ تو بیان کیا ہوتا کہ
اس خوف کا کیا سبب ہی اگر اس خیال سے جلدی کی جاتی ہی کہ آندھی اٹھی ہی اور بارش ہوگی اول تو اس سے خوف کیا
بہت ہوگا سب بھیگ جاؤگے کوئی نقصان و ضرر نہ ہوگا دوسرے یہ کہ یہ نہ تو آندھی ہی نہ بارانی ہی یہ آمد لشکر غنیم کا
غبار بلند ہوا ہی پس کیون اسقدر جلدی کرکے اپنے کو بدنام کرتے ہو اور حریف کو بھی اپنے حال پر جرأت دلاتے ہو اور وہ آتی

گئے جو کہ صاحبقران نے فرمائے تھے اہل لشکر نے جو یہ سنا چونکہ اب اپنے مالک و افسر و آقا کے تابع حکم اور فرمانبردار
تھے سب نے قدم روک لیے اور اپنی چال پر آگئے چونکہ نمک حلال تھے اور اطاعت سردار کو واجب جانتے تھے
ادھر تو اہل لشکر نے قدم روکے اور جلدی سے باز آئے ادھر صاحبقران نے وزیر بے ستون کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ کیوں وزیر اعظم جدھر سے یہ گرد و غبار بلند ہوا ہے اور آمد لشکر کی علامت پائی جاتی ہے ادھر کو کوئی شہر بے ستون
جادو نے آباد کیا تھا یا نہیں یا کوئی ساحر ایسا ہے جو کہ خبر بربادی کوہ بے ستون سنکے آتا ہے مع اپنے تابعین کے وزیر بے ستون
نے سر اٹھا کر اس طرف کو دیکھا چونکہ قبل دیکھ تو چکا ہی تھا اور دل میں کہہ رہا تھا کہ خدا خیر کرے کیونکہ مجھکو آثار بد معلوم
ہوتے ہیں ایسا نہو کہ مردار خواروں کو خبر ہو گئی ہو انھوں نے ادھر کا قصد کیا ہو اور وہ ہی آتے ہوں تو بڑی خرابی
ہو گی پھر اس لشکر کا بچنا محال ہے یہ لوگ لڑنا و مرنا کیا جانیں یہ کسی طریقے سے لڑینگے جو کہ انکے طریقے ہیں وہ آتے ہی
کھانا شروع کر دینگے کیونکہ عادت اسی امر کی ہے دوسرے وہ وحشی وہ اس جنگ و پیکار کو کیا جانیں تیسرے وہ
سب کے سب بے ستون کو اپنا خدا خیال کرتے ہیں نام پر مرتے ہیں پس جب یہ سنا ہو گا کہ بے ستون مارا گیا ضرور
جل کٹے ہوئے ہونگے دیکھئے کیا ہوتا ہے یہ خیال کر رہا تھا اور قصد کر رہا تھا کہ صاحبقران اس طرف
مخاطب ہوں تو میں عرض کروں کہ صاحبقران نے دریافت کیا وزیر بے ستون نے اس طرف دیکھکر دوبارہ ہاتھ
باندھکر عرض کیا کہ جو آپکا خیال ہے بہت درست ہے یہ گرد و غبار آمد لشکر کا ہے اور یہ مردار خواروں کا لشکر ہے انکے
دو افسر ہیں جنکے نام یہ ہیں کہ ضرغام مردار خوار و صیخ مردار خوار چالیس ہزار مردار خوار انکے تابع ہیں یہ انکے
افسر ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہی دونوں بے ستون کی خبر قتل سنکے مع اپنے ہمراہیوں کے آتے ہونگے
یا ظلم کشا یہ سب کے سب بڑے حرامزادے ہیں اور بہت بہادر ہیں خصوصاً صیخ و ضرغام یہ دونوں تو جرأت و قوت میں
اپنا مثل و نظیر نہیں رکھتے ہیں خداوند کریم آپکو انکے شر سے محفوظ رکھے مجھکو پہلے ہی سے اس امر کا خوف تھا اور
خیال مگر اس وجہ سے عرض نہ کر سکا کہ شاید خاطر اقدس کو ناگوار ہو اور میری عرض خلاف طبع مبارک ہو میرے
نزدیک مناسب یہ ہے کہ انکے آنے کے قبل فرودگاہ پر پہونچ جائیے تا اہل لشکر انکے شر سے محفوظ رہیں کیونکہ یہ لوگ
جنگلی اور وحشی مزاج ہیں طریقہ جنگ و پیکار سے بالکل ناواقف ہیں ایسا نہو کہ وہ حرامزادے سب ناواقف
آتے ہی لشکر پر گر پڑیں اور قتل کرنا شروع کریں تو خرابی ہو کیونکہ ہم لوگ تو کئی دن کے تھکے اور کسل مند ہیں
وہ تازہ دم ہیں خرابی ہو گی صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ نہیں ہے اگر مردار خوار آتے ہیں تو
آنے دو ہم جس طریقے سے راہ طے کر رہے ہیں اسی طور سے پڑاؤ پر جا پہنچینگے خوف کس امر کا اگر وہ وحشی مزاج ہیں اور

طریقہ جنگ دیکار سے آگاہ نہیں ہیں اور آتے ہی اگر لشکر پر گرینگے تو ہم بھی انکو اسوقت قتل کر کے بھگا دینگے بفضل خدا
دیکار کم انکی جرأت و قوت کی تعریف کرتے یہ دو سردار خوار ہیں تو ہم انکے قائل ہیں ان یہ بتاؤ کہ انسے اور بے ستون
سے کیا تعلق ہوا اور یہ کیونکر بے ستون کی خیر مرگشتگی ادھر کو آتے ہیں وزیر نے عرض کیا کہ ای طلسم کشا اسکا حال
یہ ہے کہ یہ دونوں سردار خوار مع اپنے لشکر کے ایک صحرا میں شکار کھیل رہے تھے کہ بے ستون جادو بھی اتفاق سے
اسی جنگل میں جا نکلا صید کنان ایک طرف بے ستون شکار میں مصروف تھا کہ سامنے سے ایک آہو نظر آیا بے ستون
نے اسکو تیر سے شکار کیا اسکے پیچھے یہ دو سردار اور تیر لگا ہوا تھا اسنے اس تیر کو بند کیا تھا کہ ضرغام و مریخ دونوں اس
مقام پر پہونچے اور آہو کو کشتہ پا کر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے آہو کو کس نے شکار کیا ہم اسکے عقب میں
بہت عرصہ سے پریشان تھے بے ستون نے جواب دیا کہ یہ خطا مجھ سے ہوئی کہ معاف فرمائیگا میں اس حال سے آگاہ
نہ تھا کہ آپ اس آہو کے عقب میں پریشان ہو رہے ہیں ورنہ میں شکار نہ کرتا یہ آہو حاضر ہے شوق سے لیجائیے
کوئی منع نہیں کرتا ہے ان دونوں نے کہا کہ آہو کی تو کچھ حاجت نہیں ہو کہ ہم لے جائیں مگر تو ہمارے شکار میں مخل ہوا
ہوا ہو ہم تجکو بدون اسکی سزا دیے نہ مانیگے یا تو ہماری اطاعت کر اور اس آہو کو اپنے دوش پر اٹھا کے
ہمارے مقام فرودگاہ تک پہونچا یا آمادہ جنگ دیکار ہو ہم دونوں سردار خوار ہیں ہمارے نام ضرغام سردار خوار
و مریخ سردار خوار ہیں ہمارے ہمراہ چالیس ہزار سردار خوار اور ہیں بس اسی میں خیر ہے کہ ہماری اطاعت کر چلے تو
حضور بے ستون نے بہت کچھ عذر و معذرت کی جب وہ انکو نہ سمجھا یا تو بحث ہوتی رہی نوبت باینجا رسید
کہ باہم تکرار ہونے لگی اور جنگ دیکار کی ٹھہری ایک نے بڑھ کر قصد کیا کہ چنگل مار کر ہاتھ یا سر نوچ لوں یا اٹھا لیجاؤں
دوسرا بھی اسی قصد سے چلا کہ بے ستون نے جو یہ معرکہ دیکھا اور اس قصد سے انکے آگاہ ہوا فوراً اپنی جھولی
پر ہاتھ ڈالا اور کچھ اشیا سے سحر نکالکر چھٹ پٹ انپر سحر کیا کہ وہ دونوں بالکل بیکار ہو گئے بس بے ستون نے
دونوں کو ایک ہی مرتبہ ایک ایک ہاتھ پر اٹھا لیا اور زمین پر ہاتھ مار کر مشکیں باندھ لیں اور اپنے مقام پر لیکر
آیا انکو طلب کیا اور کہا کہ اب بتاؤ کہ تم دونوں میری اطاعت کروگے یا نہیں انھوں نے انکار کیا بے ستون نے
کچھ پڑھ کر دم کیا [illegible] بعد اسکے اطاعت کا سوال کیا وہ راضی ہو گئے خلاصہ یہ کہ انکو رہا کر دیا
وہ قدموں پر گر پڑے بے ستون نے سینہ سے لگایا انکی دعوت کی اس دعوت میں کوئی شے ساختہ سحر انکو ایسی
کھلادی کہ وہ بالکل مطیع ہو گئے اور وہ ایسی شے تھی کہ جب مرینگے بے ستون کے بھی اسکا اثر زائل نہ ہوگا اور یہ حرکت
بے ستون نے کیوں کی انکو زبردست و صاحب قوت جو پایا میں نے دریافت کیا کہ یا بادشاہ آپ [illegible] انکو

تابع فرمان بنانے سے کیا فائدہ متصور تھا جواب دیا تھا کہ یہ ایک وقت مین بہت کام آئینگے اے وزیر تم دیکھنا کہ مین انکو
ایسے مقام پر رکھونگا اور انکو ایسی جگہ مقیم کرونگا کہ کوئی سوا سے میرے چند ملازمان خاص کے اور کچھ اہل لشکر کے
اس حال سے آگاہ نہ ہوگا اور انکا کچھ وظیفہ بھی مقرر کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا ہے کہ وہ صورتین اشیا و سامنے
تجھکو کھا جاتے ہیں اور انپر اسکا بالکل اثر ہوتا اسوقت وہ دونون دوڑ کر قدمون پر بے ستون کے گرے سجدہ کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ یا خداوند ہمارے ہمکو کوئی ایسا مقام بتا دے کہ ہم دونون مع اپنے ہمراہیون کے وہان بسر کرین
اور تجھکو دعا دین اور تیری عبادت کرین اور ہماری خوراک مقرر کردے کہ وہ ہمکو پہنچ جایا کرے جسوقت تجھکو ضرورت
ہو ہمکو طلب کر لینا ہم حاضر ہونگے بلکہ ہر روز تیری بندگی کیا کرینگے یہ سنکے بے ستون نے اُس سے کہا کہ تم اپنے
ہمراہیون کو لے آؤ چنانچہ وہ فوراً گئے اور اپنے ہمراہیون کو لے آئے جو کہ قریب چالیس ہزار کے تھے ان سب نے بھی
آکر بے ستون کو سجدہ کیا نہ معلوم ان دونون نے کیا اُنسے کہا تھا جو وہ سجدہ کرتے ہوئے آئے جب وہ سب آئے
اُسوقت بے ستون نے **صرقام و صرخ** سے کہا کہ جبتک ہم تمکو طلب نہ کرین اُسوقت تک تم لوگ یہان تا
اپنے مقام پر رہنا جو کہ ہم تمہارے لیے مقرر کرتے ہین وہ تمکو پہونچے گا کیونکہ تمہاری صورتین دیکھکر بہت سے
اہل لشکر ڈرے جاتے ہین اور خوف زدہ ہوتے ہین اگر تم ہمارے حکم کے بدون بلائے آؤگے تو ہم تمکو قتل کرینگے
اور تم سب کی خوراک کے لیے ہم نے یہ مقرر کیا ہے کہ جسقدر جانور و انسان یہان مرینگے وہ سب تمکو بھیجے
جایا کرینگے تم انکو کھا لیا کرنا یہی تمہاری خوراک ہے وہ سب کے سب بہت ہی خوش اور نہایت مسرور ہوئے
اور پھر سجدہ کیا اور کہا کہ جیسا آپنے حکم دیا ہے ایسا ہی ہوگا پس بے ستون نے اسی سمت کو اشارہ کیا اشارے
کا کرنا تھا کہ وہ دونون مع اپنے ہمراہیون کے وہان سے چل کھڑے ہوئے پھر ہم نے انکو نہ دیکھا یہ تو ضرور ہوا کہ
ایک دیوار حائل ہوگئی درمیان مین اُس جنگل کے یعنی کوہ بے ستون اس پار رہ گیا دیوار کے اور وہ جنگل جسمین
مردارخوار مقیم کیے گئے تھے وہ اُس پار تھا اُسدن سے جو خوراک اُنکے لیے بے ستون نے مقرر کی تھی وہ
بھیجنا شروع کی مگر کوئی لیجانے والا نہ معلوم ہوتا تھا جسقدر جانور یا انسان یہان کوہ پر مرتے ہین وہ
غائب ہو جاتے ہین جب بے ستون نے انکو اپنا مطیع کیا ہے اسوقت مین تنہا ہمراہ بے ستون کے اور چند سوار
تھے اور کچھ اہل لشکر تھے یہ چند لوگ اس حال سے آگاہ ہوئے باقی اور کسی کو یہ حال نہ معلوم ہوا مین نے
اکثر بے ستون سے تخلیہ مین دریافت کیا کہ آپنے جو ان مردارخوارون کو اپنا مطیع کیا ہے اور ایک مدت سے
کھلا رہے ہین کیا حاصل ہے وہ ساحر نہین ہین کہ کسی وقت اگر کوئی حریف آئیگا تو مقابلہ کرینگے سب عمر

ساحر مین پھر کیا حاصل ہو بے ستون نے یہی جواب دیا کہ ایک ایسا وقت آئیگا کہ یہ کام آئینگے اور انسے بڑا کام نکلے گا
چنانچہ جبکہ یہ سردار خوار اسی طرف پہنچے تھے اب معلوم ہوتا ہے کہ بے ستون جو مرا انکو خبر ہوئی وہ اُس جوش مین
وہان سے چلے اور وہ دیوار بھی گر گئی جو کہ حائل تھی بلکہ یہ بے ستون نے ضرغام و ضیغم سے کہا تھا کہ یہ جو
دیوار درمیان مین حائل ہے گر جائے تو تم جاننا کہ مین مارا گیا بس فوراً آکر میرے قاتل کو قتل کرنا اب دیوار گری ہے
یہ لشکر انھین سردار خوارون کا آتا ہوا گرا ماہ لشکر کا ہتیار ہو صاحبقران نے وزیر کی تقریر سنکے فرمایا کہ خدا
ما بزرگ است اگر یہ سردار خوار آتے ہین تو آئین ہمکو کچھ خوف نہین ہے ہمارا خدا مالک ہے صاحبقران یہ فرماکر وزیر [illegible]
کی طرف دیکھکر کہا کہ آپنے سنا کہ وزیر نے کیا کہا آپ فرماتے ہین کہ اس طرف نہ کوئی شہر ہے اور نہ کوئی ساحر
پہنچا ہے انھو معلوم ہوا آپکو کتنا بڑا کام بے ستون نے کیا آپ سے اُس مین کب رائے لی بلکہ آپکو خبر تک نہ کی یہ آپکو
کیسے ثابت تھا کہ ہر ایک کام مین بے ستون میری رائے شریک کرتا ہے اسی طور سے ہزارون امر ہونگے حکیم نے عرض کیا
کہ بجا ارشاد ہوا مین اس حال سے آگاہ نہ تھا کہ بے ستون جادو مجھسے ظاہر ملتا ہے دنیا سازی کرتا ہے گو مین اُس سے
واقعی ظاہر ملتا تھا کیونکہ وہ کافر تھا مین مسلمان میرے اُسکے کیونکر دل ملتا مگر اُس سے مجکو یہ امید نہ تھی جو کہ
اسوقت ظاہر ہوئی صاحبقران نے فرمایا کہ جس طور سے بسبب کفر کے آپکا دل اُس سے نہ ملتا تھا اسی طور سے
اُسکا دل بھی آپسے بسبب مسلمان ہونے کے نہین ملا آپ اُسکے ساتھ دنیا داری کرتے تھے وہ آپکے ساتھ حکیم نے
یہ جواب دیا کہ بہت درست ارشاد ہوا یہ کہکر صاحبقران اُدھر خاموش ہوئے اُدھر اہلیون نے بھی سکوت کیا مگر اُسی گرد و غبار
کی طرف سب دیکھے جاتے ہین کیا صاحبقران کیا دونون حکیم کیا اہل لشکر کیا وزیر بے ستون کیا اُسکے ہمراہی اور
راہ بھی طے کرتے جاتے ہین کہ یکایک وہ گرد و غبار قریب اٹھی پھر اسکے آگے شق ہوا کہ جہان لشکر اسلام تھا دامن
گرد سے ہزارون سنانین و تلوارین چمکتی ہوئین پیدا ہوئین اور ایک شور و غل ہوا کہ لینا پکڑنا جانے نہ دینا قاتلان
بے ستون جادو کو یہ صدا آئی صاحبقران و کل اہل لشکر و کل ہمراہیان صاحبقران نے دیکھا کہ اُس دامن گرد
سے ہزارون آدمی قریب چالیس پچاس ہزار کے انسان عجیب شکل بدہیئت دراز قد سیاہ فام بد انجام بڑے بڑے
دانت جو کہ منھ سے باہر ہوئے موٹے ہونٹ آنکھین لال گینڈون پر سوار ہتیار لگائے چلے آتے ہین اُنکے
آگے آگے دو جوان اُنسے زیادہ بدہیئت اور بدشکل سب نے دیکھا کہ آگے ان سب کے چند سردار لشکر بے ستون کے ہین
کہ جو کہ اس طرف اشارہ کرکے انکو بتا رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اُدھر تو اُن سیہ کارون نے جو کہ بھاگ کر
گئے تھے سردار خوارون کے پاس لشکر اسلام کو بتایا اور کہا کہ انھین سب نے تمھارے آقا و مالک بے ستون جادو کو

قتل کیا ہی وہ جو سب سے آگے ہی وہ ہی طلسم کشا ہی اور [illegible] ہی قاتل ہی بے ستون کا یہ منشا تھا کہ وہ دونوں مع اپنے
ہمراہیوں کے چلاتے ہوئے اپنی زبان مین لشکر اسلام پر چلے اُدھر وزیر بے ستون نے صاحبقران سے
عرض کیا ملاحظہ ہو کہ لشکر مردار خواران آپہونچا یہ آگے آگے دونوں افسر ہین اور تعقب مین سب مردار خوار ہین ملاحظہ
ہو کہ ان ہمزادون نے جا کر انکو آگاہ کیا یہ جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین کہ کچھ لوگ آگے بڑھے ہوئے چلے آتے
ہین اور ادھر کو اشارہ کرتے ہین یہ ہمارے لشکر کے سردار ہین ایسے سیاہ قلب تھے کہ مطیع اسلام ہوئے
انکو جا کر خبر کی یہ لوگ اُسوقت موجود تھے جب بے ستون نے ان مردار خوارون کو مطیع کیا اور سب حال
بیان کیا تھا پس جب بے ستون مارا گیا دیوار منہدم ہوئی معلوم ہوتا ہی انکو بے ستون کا قول یاد آگیا جا کر انکو
خبر کی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا مضایقہ ہی ان سب کی قضا لائی ہی پس کل اہل لشکر سے پکار کر کہدیا جائے
کہ خبردار ہو جاؤ لشکر مردار خواران تمسے لڑنے کو آتا ہی تمہاری خیریت پوچھ گیا ہی جو حکم صاحبقران نے دیا
اُسوقت نقیبون نے پکار کر اہل لشکر کو آگاہ کیا یا قدم اُٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے یا سب کے سب
تھم گئے صف بندی ہونے لگی پرے بندھ گئے صاحبقران آگے لشکر کے کھڑے ہوئے وزیر بے ستون
کو طلب کرکے فرمایا کہ تم اپنے ساحرون کو لیکر الگ جا کر کھڑے ہو کیونکہ جسقدر مردار خوار ہین سب غیر ساحر ہین
پس یہ ہمارے طریقہ اور قاعدہ اور انصاف کے خلاف ہی کہ ہم غیر ساحرون سے ساحرون کو مقابلہ کرنے کا
حکم دین جسقدر لشکر ہمارے ہمراہ ہی وہ اُنسے مقابلہ کرے گا اور اُنکے لیے کافی ہی ہان جب ساحرون سے
مقابلہ ہوگا اُسوقت تمکو مناسب وقت جان کر اور موقع محل دیکھکر اجازت دی جائے گی اس مقابلہ مین
تمھارا کام نہین ہی وزیر نے سب سے بہت بہت عذر کیا اور انکار کیا مگر صاحبقران نے ایک نہ سنی آخر کو
وہ اپنے کل ساحرون کو لیکر اور حکیم شیاطین بھی اپنے ساحرون کو لیکر بحکم صاحبقران الگ صف آرا ہوئے
اُدھر لشکر غیر ساحران کی صف بندی ہوئی ابھی صفین [illegible] انھین درست کرکے پورے طور سے الگ نہ ہوئے
تھے کہ ضرغام مردار خوار و ہیچ مردار خوار مع چالیس ہزار مردار خوارون کے غل و شور کرتا ہوا آپہونچا
اور لشکر اسلام پر یہ کہتے ہوئے گرے کہ مار لو قاتل بے ستون جادو کو اور نوچ کر کھالو ایک کو زندہ نہ چھوڑو
ان سب نے مل کر ہمارے خداوند کو قتل کیا ہی پس یہ ہمارے خداوند کے قاتل ہین انکا کھا لینا ہم پر واجب
و لازم ہی یہ کہتے ہوئے گرے کہ [illegible] ایک اہل اسلام کو پکڑ کر اور نوچ کر [illegible]
کھا گئے [illegible] طریقہ جو اہل اسلام نے دیکھا اب کب انکے ذہن مین آتے ہین [illegible] قریب پہونچنے نہ دیتے

راوی بیان کرتا ہی کہ حمزۂ صاحبقران تیغہ عقرب سلیمانی لیکر اب جو لشکر مردارخواران پر گرے اور اُسکے ہمراہ
کل اہل لشکر بھی مثل گوسفندون کے قتل کرنا شروع کیا کہ گلۂ گوسفندان مین شیران ببر جا پڑین اور اُنکو ہلاک کرین
اس صورت سے جسکے لپک کر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اب تو دونون لشکر یعنی اہل اسلام و مردارخوار باہم غتپٹ
ہوگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی صرغام و صریح و دیگر مردارخوار اہل اسلام کو ہلاک کر رہے ہین اہل اسلام مردارخوارون
کو قیامت کی جنگ ہو رہی ہی بازار مرگ طرفین مین گرم ہی صدائے جھنکار تلوارون سے صحرا گونج رہا ہی سمہائے مرکبون سے
غبار بلند ہی مگر سرخ رنگ وجہ اسکی یہ ہی کہ مقتولون کا خون جو زمین پر گرا ہی اور خاک مین ملا ہی اس سبب سے
غبار سرخ ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک لال ابر آسمان پر چھایا ہوا ہی اُسمین تلوارین جو مثل برق کے چمکتی ہین پتا سا
ہوتا ہی کہ ہزارون برقین کوندرہی ہین خلاصہ یہ کہ میدان جنگ مین میدان حشر و نشر برپا ہی ہزارون لاشین
پڑی ہوئین ہین ہزارون سر کٹے ہوئے مثل چوگان کے زمین پر غلطان ہین ابر ڈھالون کا بلند ہی برق شمشیر
کوند رہی ہی پہلوانان رعد آواز مثل رعد کے گرج رہے ہین بارش خون ہو رہی ہی سر مثل اولون کے
گر رہے ہین دریائے خون چارسمت روان ہی کشتی حیات کو دریائے مرگ مین طغیانی ہی طوفان موت نے
زورق زندگی کو غرق کیا ہی ساحل نجات کسی طرف نظر نہین آتا ہی مردار خوار ساری مردارخواری بھول گئے عجب
مخمصے مین مبتلا ہوئے ہین نہ تو جائے ماندن نہ پائے رفتن ایک تلاطم مچا ہوا ہی ملک الموت روحین قبض
کرتے پھرتے ہین دس کی روح قبض کی کہ سو مر کر گرے اُنکی طرف متوجہ ہوئے کہ ہزار مر کر گرے مالک دوزخ سے
ملک الموت کہہ رہے ہین کہ آج شکم دوزخ و قعر دوزخ کو بھر دو مالک لیکر قعر جہنم کو بھر رہے ہین دروازہ ہائے
جہنم وا ہین شعلہ آتش لپک لپک کر نکل رہے ہین اور پیشوائی اِن کافرون کی کر رہے ہین روحین نمرود و فرعون
و شداد کی برائے استقبال کھڑی ہوئی ہین یہان بازار مرگ گرم ہی ہر طرف خون تا بکمر روان ہی ایک
جوئے خون بہ رہی ہی سبزہ سب سرخ ہو رہا ہی سر مثل حبابون کے معلوم ہوتے ہین بازو پیل تنون کے
مثل مچھلیون کے دام مین پھنسے ہوئے پڑے ہین لاشین تیر رہی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا ہین تلوارین مثل ناگون
کے معلوم ہوتی ہین سپرون پر سنگ پشت کا گمان ہوتا ہی نیزون پر افعیائے دراز کا شک ہوتا ہی عجب رنگ کا
تلاطم برپا ہی صحرائے جنگ و پیکار و میدان رزم مین طوفان مرگ کی طغیانی ہی زورق حیات مردارخواران قریب غرق ہی
کاسہائے سر ہاتھی کے سمون مین ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین مرکب لاشون کو پامال کر رہے ہین پہلوانان مثل رعد
کے گرج رہے ہین نقیب نقابت کرکے اہل لشکر کا دل بڑھا رہے ہین سب اہل اسلام جان پر کھیلے ہوئے

سردار خونخوار دن سے کلا پکلا لڑتے ہیں صاحبقران کی یہ نوبت ہے کہ تمام پوشاک خون سے لال ہے خون کے
لختے زرہ پر جم رہے تھے کہنیوں سے خون کی بوندیں ٹپک رہیں تھیں قبضہ ہاتھ میں گڑ بیٹھا تھا چند زخم جسم اقدس پر
آئے تھے کہ جو کہ مثل پھول کے شگفتہ تھے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا یہ عالم تھا کہ ہر تنبیہ جو عالم جانتے تھے
شجوں میں تین شبانہ روز پیدل تنہا لشکر بے ستون جادو سے کہ وہ بے ستون پر مصروف مقابلہ رہے ہیں دور دور تک
بعد قتل بے ستون جادو و لپیٹ بربادی کو وہ بے ستون لشکر بے ستون سے سرگرم جنگ رہے مگر اس جنگ و پیکار
میں اہل لشکر و دیگر سردار بھی شریک تھے جب لڑائی فتح ہو چکی ہے اور سب ساحران بے ستون وزیر بے ستون نے
امان طلب کی ہے اور اطاعت کی ہے تو سب کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر چلے تھے کہ سردار خونخوار آپہنچا اس سے مقابلہ ہونے لگا
تلوار چلنے لگی خلاصہ یہ کہ دو دن دو راتیں اس مقابلہ میں ہی بسر ہوئیں اب برابر تلوار چلی جاتی ہے
میدان جنگ میں خون برس رہا ہے سردار خونخوار گرفتار ہو رہے ہیں اہل اسلام بھی کام آرہے ہیں ایک قیامت
ہر طرف برپا ہے لاشوں کے ڈھیر [illegible] کے انبار لگے ہوئے ہیں کسی طرف ہزاروں سسک رہے ہیں زخم کھائے ہوئے
کسی سمت سیکڑوں ایڑیاں رگڑ رہے ہیں کوئی کہیں پڑا ہوا کراہ رہا ہے کوئی سم مرکب سے پامال ہو گیا ہے
کوئی بے سر پڑا ہے کسی کے بازو کٹے پڑے ہیں کسی کے سینہ پر ایسا زخم لگا ہے کہ کواڑ سینہ کھولے ہوئے ہیں کوئی
نیم بسمل خاک پر تڑپ رہا ہے کوئی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے کہ کوئی تو دوست نظر آئے بجز صدائے
ہزل و بکش کے دوسری صدا کان میں نہیں آتی ہے سوائے دشمن کے دوست نہیں دکھائی دیتا ہے خون
ہر سمت برس رہا ہے بازار مرگ گرم ہے انجام کار ایسی تلوار چل رہی تھی کہ زمین بارہ اٹھا سکتی تھی ہر طرف
غبار بلند تھا سوائے جھنکار تلوار و چقاچاق خنجر کے کوئی اور صدا نہ تھی یا گرز گران کی صدا تھی کہ جس سے رعد
تک آسمان معلوم ہوتا تھا میدان جنگ گونج رہا تھا رن بول رہا تھا خون کے فوارے جسموں سے چھوٹ
رہے تھے جنگی باجے بج رہے تھے نقیب صدا لگا لگا کر دل طرفین کی قوی کر رہے تھے اہل اسلام و کفار خوب
جمے ہوئے لڑ رہے تھے برابر شبانہ روز ہاتھ چل رہے تھے سر فلک کر ختم کیے ہوئے عینک مہر لگائے ہوئے
دیکھ رہا تھا کبھی شب کو ماہ کو چشم پر رکھ لیتا تھا کبھی چشم مہر کو باوجود اس پیرانہ سالی کی ایسی جنگ و پیکار
کبھی اس فلک پیر نے نہ دیکھی تھی جیسے آج تین شبانہ روز سے میدان جنگ میں اہل اسلام و کفار سے
ہو رہی تھی اہل اسلام پر خواب و خور حرام تھا عجب عالم سے لڑ رہے تھے کہ جھومتے جاتے تھے اور اٹھا جاتے
تھے چوتھا دن تھا کہ خداوند کریم کو اہل اسلام کے حال پر رحم آیا ادھر سے تو صاحبقران دونوں [illegible]

طلوار پر تلے سیہ پوسے قتل کرتے ہوئے مردارخوار ونکو چلے جاتے ہین ادہر سے وہ دونون مردارخوار یعنی ضرغام
مردارخوار و صریخ مردارخوار اہل اسلام کو برابر پائمال کرتے ہوئے آتے ہین کہ درمیان لشکرین دونون لشکرون کے
صاحبقران کا سامنا ان دونون سے ہوا کہ صریخ نے ڈانٹ کر آواز دی کہ او طلسم کشا مردانہ عالم سے سامنا کر
تاکہ کچھ لطف بہادری و جوہر جوانمردی کا اظہار ہو کہا کہ تین روپیہ کے پیادون پر پیکار کہ کیا صفا کر رہا ہے ہم سے
مرد مقابل ہین ہم سے سامنا کر تو ہم بھی تو دیکھین کہ تو کیسا بہادر ہے صاحبقران دوسری طرف مصروف جنگ تھے یہ
صدا جو کان مین پہونچی پلٹ کر ملاحظہ کیا کہ ضرغام و صریخ دونون سر پر قریب آ گئے ہین اور یہ لن طعن کر رہے
ہین فرمایا کہ جو بہادر اور جری ہوتے ہین وہ کسی وقت مین بند نہین رہتے ہین تم کیا ہو اگر صریخ فلک بھی ہم سے لڑنے کو
آئے تو ہم اس سے بھی نہین خوف کرتے ہین برابر وس بھی مقابلہ کو موجود ہین اگر تمکو کچھ حوصلہ ہے تو آؤ جو حربہ رکھتے ہو
وہ حربہ کر دیکھو تمہارے حربہ کو رد کر کے اپنا حربہ کرونگا بس زیادہ زبان درازی دخل ہے ابھی [illegible]
اپنی بہادری کی تعریف نہ کرو ابھی حال کھل جائیگا کہ کون بہادر ہے اور کون بزدل ہو مرد نامرد کا امتحان
ہو جائیگا اور حال کھل جائیگا ہمکو تو آٹھ شبانہ روز اسی جنگ و پیکار مین گذرے یہ آج نوان دن ہے کہ تم سے
سامنا ہوا ہے ہین خود بڑے عرصہ سے تمہاری تلاش مین تھا یارے تم سے مقابلہ تو ہوا اب کچھ حال معلوم ہوگا لاؤ
کیا حربہ رکھتے ہو یہ مقام رزم ہے نہ جائے بزم صریخ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او طلسم کشا تو پہلے اپنا حربہ کر ہم تیرا حربہ
رد کر کے پھر حربہ کرینگے کیونکہ ہمارا حربہ بے پناہ ہے کوئی اس سے بچا ہی نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اپنا دستور
نہین ہے کہ پہلے حریف پر حربہ کرین جب خداوند کریم تیرے حربہ سے ہمکو بچا لیگا اسوقت ہم حربہ کرینگے یہ سنتا تھا کہ
صریخ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تیری قضا آئی ہے کیا کیا جائے لے بچ میرے حربہ سے یہ کہکر ایک چوب دست
بستگران وزن اسکے ہاتھ مین تھی سر پر گردش دیکر چوبا یا لی ستون جادو کہکر ماری جیسے ہی قریب سر صاحبقران
پہونچی صاحبقران نے خالی دیکے وہ چوبدست زمین پر آ کر پڑی صاحبقران نے نیزا بدل کر جھٹ کا ہاتھ
رسید کیا بیچ سے مثل خیار تر کے دو ٹکڑے چوبدست کے ہوئے اوسنے جو یہ عالم دیکھا برہم ہو کر وہ ٹکڑا جو ہاتھ مین تھا
کھینچ مارا صاحبقران نے اوسکو بھی خالی دیا وہ دور جا کر گرا اور ضرغام یہ واقع کھڑا ہو دیکھ رہا تھا جب یہ بھی
حربہ خالی گیا اوسوقت برہم ہو کر صریخ نے قصد کیا کہ تیغہ آبدار نیام سے نکال ہاتھ استطاعت کو بڑھایا تھا کہ ضرغام نے
کہا کہ بھائی تم تھم جاؤ مین طلسم کشا کو قتل کیے لیتا ہون تم حربہ بھی کر چکے ہو صریخ نے کہا کہ یہ بھی بہتر ہوگا مین اسکو
قتل کرونگا اسنے دو مرتبہ حربہ خالی دیا ہے جیتا اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہاں ہے ضرغام نے کہا کہ بہت بہتر

گردش آپ ذرا دم لے لیوین مریخ نے کہا پھر ہرگز ہرگز نہ ہو گا ایسے اور ذرا اسکے تکرار ہونے لگی مسکرا کر صاحبقران
نے فرمایا کہ بیکار تکرار باہم کرتے ہو جو تجھکو حربہ کرنا ہو کر اور جو تجھکو کرنا ہو وہ کرو تو کریں دونوں کے حربہ سے اپنے کو
بفضل خداوند کریم بچاؤں گا تم دونوں نزدیک میرے سگ و خوک سے بدتر ہو بیکار کی باہم بحث کرتے ہو
یہ جو صاحبقران نے فرمایا مریخ نے ضرغام کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا کہ سچ کہا ہے بائیں طرف سے تم وار کرو اور
وہ جہت سے میں حربہ کرتا ہوں گھیر کر مارو جہت یہ مغرور ہے ضرغام نے کہا کہ بہتر یہ کہکر دونوں نے کہا کہ اے
طلسم کشا خبردار ہو جا ہم دونوں وار کرتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ شوق سے وار کرو بس مریخ نے دہنی طرف سے
صاحبقران پر تیغہ کا وار کیا ضرغام نے سات سو من کی وار شمشاد اٹھا کر ماری واہ ری تیزی
اور چالاکی اور جرأت و ہمت جیسے ہی وار شمشاد قریب آئی اب جو ہاتھ لگاتے ہیں تلوار کا مثل خیال
کے وار شمشاد کٹ کر گری اسنے دستہ کھینچ مارا اسکو خالی دیا ادھر وہ تیغہ کا وار کر چکا تھا صاحبقران
نے سپر کو سر کی پناہ کیا تھا جیسے ہی تیغہ قریب سر پہونچا اوچھڑ سپر کی ماری کہ تیغہ چٹ پڑا فوراً علی بستہ
سپر سے چھوڑ دیا کہ سپر پشت پر جا پہونچی پیچھے وار کر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا یا قبضہ پر قبضہ کیا کلائی مروڑ کر
تلوار چھین لی اگر وہ ذرا بھی زور کرے تو کلائی کے پاس سے ہاتھ بیکار ہو جاے تلوار کو اپنے قبضہ میں
کر کے زنہار سے کھکے اسکی کمر تیغہ پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا تھا کہ پھر ضرغام نے وار تیغہ کا دوسری مرتبہ بعد
کٹ جانے وار شمشاد کے کیا جیسے ہی تیغہ سر پر چمکا اور چمک معلوم ہوئی فوراً سپر کو سر پر لائے اور زور کر کے اسکو
قاش زمین سے اٹھایا ادھر تلوار سپر پر پڑی کہ پیچھے سپر سے پیدا ہوئے انھوں نے تلوار پکڑ لی اسنے زور کیا مگر اب
کب تلوار چھوٹتی ہے یہ عاجز ہوا آخر تلوار اسنے چھوڑ دی تلوار کا چھوڑنا تھا کہ سپر تو پشت پر پہونچی تلوار زمین پر گری
اور ہاتھ بڑھا کر صاحبقران نے اسکی بیچ کمر کی پیٹی پکڑی اسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کروں بے ترکیب لنگر قائم کرنے
دیتا ہے دل سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچ کر اب جو زور کیا دونوں طرف کا وزن برابر ہوا مثل پھول کے دونوں کو سر سے
بلند کر لیا اور گرد سر پیچ دینا شروع کیا خوب نشیب و فراز عالم انکو دکھایا اسی عالم گردش میں کہا کہ [illegible]
بہ درد گار عالم [illegible] لی انھوں نے کچھ کلمات ناسزا زبان سے پریشان خداوند کریم میں جاری کیے بس غیظ
آگیا ایک جھٹکا دیا تو مثل طاؤس آتشبازی انھوں نے گردش کھائی باہم کئی مرتبہ ٹکرا گئے نہ تھم کبھی آسے یہ پیچ ایسا دیا تھا
کہ منہ سے یا ناک سے کہیں سے تھے داستانیں کہیں خود کہیں اور سب ہتھیار کھل کھل کر کرے گر پڑے جب صاحبقران
نے ملاحظہ فرمایا کہ دونوں بے دم ہو گئے بس مریخ کو بالاے آسمان اس زور سے اچھالا کہ وہ آنکھوں سے

پوشیدہ ہوگیا اور ضرغام کو زمین پر اس زور سے مارا کہ وہ نقش زمین ہوگیا کہ اتنے عرصہ میں مریخ آسمان پر سے
غلطان بیجان سر تلے ٹانگیں اوپر طرف زمین کے آتے ہوئے دکھائی دیا یہاں صاحبقران عقرب سلیمانی علم
کیے ہوئے کھڑے تھے جیسے ہی وہ قریب پہونچا ایک ہاتھ تیغہ کا کمرگاہ پر رسید کیا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوگئے دوسرا دو ہاتھ مارا
کہ وہ چور چور ہوگیا ایک کو جو رنگ ہوائی کرکے دوسرے کی طرف مخاطب ہوئے اسکو دیکھا کہ اتنے عرصہ میں
وہ کچھ سنبھلا ہے اور قصد کرتا ہے کہ اٹھکر گریزان ہو یہ انکا مقصد ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پورا سنبھلنے بھی نہ پایا تھا
کہ یہ اسکے سینہ پر اس طور سے پہونچے کہ جیسے باز اپنے شکار پر جاتا ہے یا شیر گرسنہ شکار کو دیکھکر اور جست کرکے
مثل سیل فنا کے پہونچتا ہے اسقدر تیزی اور چالاکی سے اوسکی چھاتی پر سوار ہوئے تھے کہ وہ چاروں ٹکڑے زمین پر
گرنے بھی نہ پائے تھے کہ یہ اسکی چھاتی پر بیٹھے دونوں زانو سے دبا کر کہا کہ شناخت پروردگار عالم میں کیا کہتا ہے اوسنے
پھر وہی کلمہ کہا جو کہ سابق میں کہا تھا کہ میں خدائے نادیدہ کی بندگی نہ کرونگا بس غصہ تو آہی چکا تھا اسکے سینہ
سے اٹھکر ایک پانوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے کو دونوں پانوں سے دبا یزدان پاک کہکر شق کر پاس
پھینکے چیر کر پھینک دیا جہان پر یہ معرکہ گذرا تھا وہاں پر ہزاروں سردار خوار کھڑے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے
جیسے ان سب نے دیکھا کہ طلسم کشا ہمارے دونوں افسروں کو قتل کیا اور ہم طلسم کشا کا کچھ نہ کرسکے ایک مرتبہ سب
جو اس مقام پر تھے صاحبقران پر حملہ ور ہوئے یہاں پر ہزاروں کا کھیت ہوا غضب کی تلوار برس رہی تھی صاحبقران
ہزاروں کو قتل کر رہے تھے اور پھر اہل اسلام نے جو موقع پایا سب سردار خواروں کو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا
برابر حملے میں پانچ چار ہزار کے سر تن پر سے اڑ جاتے تھے ساری سردار خواری فراموش ہوگئی بالکل بے بس ہوگئے
سوائے گوشہ کمان و کو بجز زخم کے کوئی اور راہ مقام امن و فرار کا کافرون کو نظر نہ آتا تھا ہر طرف کی راہ بند تھی
اور جس سمت دیکھو جاوں سمت تلواریں و نیزے و کٹاریں و خنجر نظر آتے تھے بیک نگاہ کے بھی پانوں قلم ہوئے جاتے تھے
اس مقام پر جاتے ہوئے طائر خیال کے پر تیغ ہوئے جاتے تھے ہر ایک خوف کرتا تھا اور ڈرتا تھا وہاں قدم
رکھتے ہوئے اہل اسلام خوب مقابلہ و کارزار کر رہے تھے جسموں پر گل زخم کھلے ہوئے تھے کھائے زخم کی بدھیان
پڑی ہوئی تھیں تلواروں کے قبضے ہاتھوں کو چسپیدہ تھے لختہ خون کے جسموں پر جمے ہوئے تھے یہ عالم تھا کہ تھک
گئے تھے مگر اس پر بھی برابر ہاتھ چلے جاتے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ تین شبانہ روز اسی طور سے جنگ و پیکار میں گذرے
تھے کہ چوتھے دن بوقت دوپہر صاحبقران کے ہاتھ سے ضرغام و مریخ دونوں افسر سردار خواروں کے
قتیل ہوئے انکے قتل ہونے کے بعد باقی سردار خوار خوب خوب لڑے مگر بے افسر کے ہوگئے تھے نا منصور ہوگئے

مثل مشہور ہے کہ لشکر بے میر گلۂ بے نقیر ترکش بے تیر بیکار ہوتے ہیں بس لشکر بے سردار کہاں تک لڑ سکتا ہے کیونکہ افسر تو
کام آچکے ہیں اب کون اہل لشکر کو رغبت جنگ دلائے اور کون دل بڑھائے کوئی پشت و پناہ نہیں ہے جو جو افسر نکلے درجے کے
تھے سب کام آچکے ہیں سب قتل و زخمی ہو چکے ہیں اب جو اہل اسلام نے دباؤ ڈالا اور قتل کرنا شروع کیا سب کے یک قلم
پانوں اکھڑ گئے سردار خوار مثل طائروں کے پراگندہ ہو گئے مگر جدھر بھاگ کر جاتے ہیں راستہ بھاگنے کا نہیں
پاتے ہیں جدھر گئے ادھر اہل اسلام کو شمشیر زنی کرتے ہوئے پایا ہارے گئے آخر کار عاجز ہو کر جو چند افسر باقی ہیں
انھوں نے صلاح کی افسر تو مارے گئے ہم بے افسر کے ہو گئے واقعی یہ لوگ بڑے جری و بہادر ہیں ہم نے دیکھا کہ ایک نے
دو جوانوں کو اٹھا لیا یہ دونوں وہ جوان ہیں کہ جب ہم پچاس پچاس زور کر کے انکے تخت کو اٹھاتے تھے تو بھی شاید اپنے
مقام سے حرکت کرتا تھا جب تک کہ وہ تو سو ہم ہو کر نہ حرکت دیں اور نہ اٹھائیں جس پر بھی زمین سے الگ نہ ہوتا تھا یا جب سنگ گران
کو ہم مل کر اٹھاتے تھے جس عالم میں ایک اٹھا کر مثل پھول کے پھینک دیتا تھا جو کہ ایسے قوی ہوں اور ایسے پر قوت انکو ایک ایک
ایک شخص دونوں ہاتھوں پر بلند کرے اور وہ اسکا کچھ نہ کر سکیں ایسے لوگوں سے مقابلہ کرنا اپنی جان کا خون کرنا ہے بس ہم تو ہارے
اب ہم مقابلہ نہ کرینگے امان طلب کرو سب نے رائے دی بہت بہتر واقعی امر یہ ہے کہ جب خدا دیتے ستون جو کہ خدا دیتے تھے وہ کچھ نہ کر سکے
اور انکے ہاتھ سے مارے گئے پس ہم تو بندے ہیں ہم کیا بنا سکتے ہیں اور کیا بنائیں گے سوائے ہلاک ہونے کے جب یہ رائے باہم ہو گئی
اسوقت سب سردار خواروں نے گیاہ اٹھا کر منہ میں لی اور پکارے کہ ہم امان چاہتے ہیں ہمکو پناہ ملے دہائی ہے طلسم کشا کی فریاد
طلسم کشا کی یہ صدا ہر طرف سے بلند ہوئی اور صاحبقران کے کان میں پہنچی بس فوراً ہاتھ کو روک لیا لشکر حکیم اقلیدوس نے
آپنے تو کہہ دیا تھا کہ اس امر کا خیال ہے کہ جب کفار دہائی دیں اور امان طلب کریں اسوقت پھر نہ قتل کرنا فوراً ہاتھ
روک لینا اگر کوئی خدا پرست کسی کافر کے سینہ پر بھی سوار ہو اور اسکو خنجر سے ذبح خواہ تلوار سے کر رہا ہو فوراً سینہ پر سے
اتر پڑے اور قتل سے باز آئے یہ ہمارا آئین اور طریقہ ہے اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم اسکو سزا دینگے چنانچہ جب لشکر
ساحران سے مقابلہ ہوا اور جنگ مغلوبہ کی نوبت آئی اور انھوں نے امان طلب کی تھی اسوقت بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ
اہل اسلام نے ہاتھ فوراً روک لیے تھے اور جب اسوقت ان سردار خواروں نے دہائی دی اور امان طلب کی
ہے تو بھی ہاتھ روک لے خلاصہ یہ کہ اگر کوئی سینہ حریف پر سوار تھا وہ فوراً اتر پڑا یا کسی نے وار کیا تھا صرف تلوار
نے تھوڑا سا کاٹا تھا پھر اسنے ہاتھ کو نہ کھینچا روک لیا اس طور سے سردار خوار امان طلب کر کے قتل ہونے سے
بچے سب کے سب مثل غلامان حلقہ بگوش کے ہاتھ باندھ کر حاضر خدمت صاحبقران عالیشان ہوئے جو اُنکے
افسر تھے انھوں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم انکی غلامی اختیار کرتے ہیں اور اطاعت صاحبقران نے مسکرا کر فرمایا

ہونگا بیان سمجھا جائیگا اون سرداروں نے تمام جو گزرا عرض کیا کہ بہت خوب ہے اور اسی وقت ہر ایک کام کا
جسکو حکم ملا تھا اپنے اپنے کام کی طرف اور سب لوگ اجر کرنیکے لیئے روانہ ہوا اہل اسلام و کفار کے زخمیون کو
داخل شفاخانہ کیا اور انکا علاج اسی وقت سے ہونے لگا اسیرونکو داخل زندان کیا پھر جو کی صفائی کیا اب
جو اہل اسلام کی مقتولونکا شمار کیا تو پانچ ہزار خدا پرست اوس معرکہ عظیم میں بذریعہ شہادت سے فائز ہوئے
تھے اور دو ہزار زخمی بیمار دن کشتون کو ایک مقام پر جمع کرکے نماز ادا کی اور دفن کیا اوسکے بعد
لاشہاے کفار کا جو شمار کیا تو پندرہ ہزار کشتہ ہوئے تھے اور آٹھ ہزار مجروح لیں سب لاشونکو اوٹھوا
کر ایک غار عمیق میں جو کہ اوس صحرا میں واقع ہوا تھا ڈلوا دیا اور اوس پر اکو مٹی ڈالدی گئی ادھر
ان سب نے تو یہ کام کیا ادھر جو سردار یا لشکری حاضر خدمت صاحبقران ہوا پہلے مجرا بجالایا پھر
پاؤنکو بوسہ دیا اور بہت تعریف کی خلاصہ یہ کہ وزیر جیبستون بھی مع اپنے ساحرون کے حاضر ہوا اور
تعریف و توصیف بہت کی اسی طور سے حکیم شیاطین نے بھی مدح و ثنائی میں صاحبقران مع
ان سب کی اور تین سردار خوار دن نے پناہ مانگی تھی اونکو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر تشریف لائے قریب شام
پہونچے اہل لشکر نے آج نویں دن کمر کھولی سب اپنے اپنے بستر و پر جاکر آرام سے بیٹھے اور لیٹے
اور فکر قوت لایموت کرنے لگے کوئی کچھ پکانے لگا کوئی کچھ بازار سے خرید کر کھانے لگا چونکہ
زیادہ کسل مند اور تھکے ہوئے تھے اُنھوں نے بازار سے خرید کر کھا لیا اور لیٹ کر سو رہے اودھر
وزیر جیبستون اور اہل لشکر جیبستون کو بھی مقام مناسب رہنے کو ملا یہ لوگ راحت و آرام سے
بیٹھے سردار خوار دن کو جگہ دی گئی یہ بھی کمرین کھولکر اوٹھنے لگے اب ایک طرف لشکر اسلام ہوا اور
ایک طرف ساحرون کا لشکر ہوا ایک سمت سردار خوار جن جو کہ مطیع ہوئے ہیں ایک جانب لشکر اسلام
و ساحر اور غیر ساحر جو کہ سیاہ قلب تھے اور ان سردار خوار دون کو لگا کر لائے تھے اس معرکہ میں بچ
گئے اب اس مقام پر کوئی کافر نہ تھا سب مطیع ہو گئے تھے اور خدا پرست ہونے کا اقرار کرتے تھے اور
اسی قرار پر امان ملی ادھر صاحبقران اپنی بارگاہ میں تشریف لاکر کمر کھولی ہتیار الگ کیے کچھ
قدر سے قلیل تناول فرماکر آرام فرمایا چونکہ نو شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے ادھر سب سردار بھی
اپنے اپنے مقام پر جاکر آرام پذیر ہوئے خلاصہ یہ کہ جب سحر ہوئی صاحبقران بیدار ہوکے
بارگاہ میں تشریف لائے دربار آراستہ ہوا سب سردار اہل اسلام و وزیر جیبستون مع اپنے ہمراہیون

اور دونون کے حاکم کو حاضر دربار ہوئے دربار جب آراستہ ہو چکا اوس وقت حکم دیا کہ جن سرداران خونخوار نے
امان طلب کی تھی یا انھین امان دی گئی ہو اونکو حاضر کرو اور ہی بیان کرتا ہے یہ حکم دیا تھا کہ سرداران
سردار خونخوار کہ جو طالب امان ہوئے تھے اور صاحبقران نے اونکو امان دی تھی بشرط دین اسلام
کے قبول کرنے پر اور اونھون نے اقرار کیا تھا کہ اون کو مع کل سرداران خونخوارون کے جو کہ قتل و غارت سے
بچ گئے تھے قریب تیس ہزار کے تھے حکیم اسقلینوس کے سپرد کیا اور حکم دیا تھا کہ انکو عقائد دین اسلام کے
تعلیم کرو بس اونکو حکیم اسقلینوس نے اپنے خیمہ کے برابر جگہ دی تھی چنانچہ اہل لشکر کو چھوڑ کر سب
اون سردارون کے کہ جو کہ اسیر و مجروح ہونے سے بچے تھے اور قتل سے محفوظ رہے تھے اون کو
پھر اونکو حاضر دربار ہوئے جب سب حاضر ہو چکے اسوقت صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ چند
سردار سردار خونخوار آ گئے اور سردارون کے گروہ سے ہین خیال فرمایا کہ یہ مرتبہ اعلی رکھتے ہین اور ذی رتبہ
ہین بس اونکو ملاحظہ فرما کر حکم دیا کہ ان سبکو علی قدر مرتبہ کرسیان مرحمت ہون سبکو کرسیان جو جب ملگئے
صاحبقران مرحمت کی گئین وہ سبکے سب سلام کر کے اون کرسیون پر بیٹھے اب صاحبقران نے
اون سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگونکے نام کیا ہین ہمکو اپنے نامون سے آگاہ کیجیے یہ سوال
صاحبقران نے اون سردارون سے کیا تھا کہ جنکو آگے سبکے بٹھلایا تھا اور کہا تھا اونھون نے
ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ ہم غلامون کے نام مقصود سردار خونخوار تھا سردار خونخوار بہرام سردار خونخوار
طرقوم سردار خونخوار اشرار سردار خونخوار مرزوق سردار خونخوار سرشار سردار خونخوار بہمن سردار خونخوار
ہین بس صاحبقران نے مقصود سے فرمایا کہ مین ان سب مین تمکو زبردست اور صاحب عقل
اور ذی مرتبہ خیال کرتا ہون لہذا مین نے تمکو ان سبکا افسر اعلی کیا کل لشکر اور کل سرداران
کو تمہارے ماتحت کیا اور اب تمکو لازم ہے کہ عقائد دین اسلام حکیم اسقلینوس سے حاصل کرو
حرام و حلال مین تمیز کرو اون سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہم تعمیل حکم مین بسر و چشم کوشش کرینگے
صاحبقران نے یہ فرما کے حکم دیا کہ جو سردار خونخوار اسیر ہین اونکو حاضر کرو فوراً داروغہ
زندان اون قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا اون سب نے التجا کی چونکہ وہ لوگ پیشتر
سے ہی تھکے ہارے افسر یعنی ضرغام سردار خونخوار مسیح سردار خونخوار دونون مارے گئے اور
بہت سے افسران لشکر کام آئے جو باقی رہا اونھون نے طلسم کشا کی اطاعت قبول کی

اور دین اسلام اختیار کیا جیسے مرتبہ پائے بدین سبب انھون نے آتے ہی جبر کیا اس خیال سے
اب دین اسلام کے قبول نکرنے مین نقصان ہو جان کا اور قبول کرنے مین کوئی نقصان نہین ہو عزر
ہم انکار کرنے مین جا انکا ضرر ہے بے وجہ جبر کیا صاحبقران نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمھارے افسر
نے مع کل اہل لشکر کے جو کہ باقی رہ گئے تھے قتل و غارت سے ہماری اطاعت قبول کی اور دین اسلام
اختیار کیا تم کیا کہتے ہو اون سب نے عرض کیا کہ جب ہمارے افسرون نے دین اسلام قبول کیا
اور آپکی اطاعت کی تو ہمکو کیا عذر ہے ہم نے بھی دین اسلام قبول کیا اور آپکی اطاعت کی ہمکو
طریقہ اسلام تعلیم فرمایئے پس صاحبقران نے اونکو اور جو سردار مردار خوار کہ وہان موجود
تھے کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از صدق مسلمان ہوئے اور اوسیوقت مردار
خواری سے توبہ کی اور بدل و جان اطاعت کی صاحبقران کی صاحبقران نے
اون اسیرون کو بھی مقصود مردار خوار کے حوالہ کیا اسوقت خیمون کو طلب کر کے اونکو
بھی کلمہ وغیرہ تعلیم کیا خلاصہ یہ کہ کل مردار خوار جو کہ قریب پچیس ہزار کے تھے از صدق مسلمان
ہوئے حکیم استقلینوس اونکی تعلیم و تربیت کیلئے مقرر ہوئے اسی طریقے سے وحشیون نے بھی مع
اپنے سردارون و اہل لشکر کی اطاعت و دین اسلام اختیار کی جو کہ ساحر تھے مطیع اسلام ہوئے جو کہ غیر ساحر
تھے اونھون نے کلمہ طیبہ پڑھا اور غیر ساحر لشکر اسلام ہوئے جب ان کامون سے صاحبقران نے فراغت
پائی اسوقت حکیم استقلینوس کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ مقام افسوس ہے کہ اسوقت میرا یار جانی
دوست روحانی خواجہ عمرو تا معلوم کہان ہین ورنہ اون سے کہتا کہ وہ کچھ گاتے تمام محفل کو محظوظ کرتے
سب خوش ہو جاتے اونکا گانا تو آپ سن چکے ہین نہ معلوم پیچ کیسا تھا اور کہان لیگیا ہو خواجہ کو اونکے
نہ ہونے سے بڑے بڑے کامونکا ہرج و نقصان ہو رہا ہے وہ ہوتے تو اب تک کوئی حکم کوئی فکر
اس امر کی کرتے کہ لوح دستیاب ہو جیسے جب طلسم ہوش ربا مین اسد بیاسے فتح طلسم
گیا تھا تو خواجہ بھی معہ چار عیارون کے گئے تھے اونھون نے کوشش کرکے لوح حاصل کرائی
تھی ایسی ایسی کوشش کی کہ افراسیاب ایسا ساحر زبردست عاجز ہوا اور مان گیا بس
وہ ہوتے تو ضرور فکر کرتے لوح کی اور بہت جلد لوح حاصل کرتے حکیم استقلینوس نے
یہ تقریر صاحبقران کی سنکے عرض کیا کہ یا صاحبقران کیونکر معلوم ہو کہ خواجہ کو کون لیگیا ہو

صاحبقران نے فرمایا کہ آپ و حکیم شیاطین علم رمل سے بھی بخوبی آگاہ ہین ذرا اسکو فرمایئے اور رمل
کی ذریعہ سے دریافت فرمایئے کہ خواجہ کو کون لیگیا ہی اور کہان اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت
خوب یہ کہکر خاموش ہو رہے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون حکیم صاحب اب کس سمت جانا چاہیئے
اور لوح کیونکر دریافت ہوگی کہ کہان ہی اور کیونکر دستیاب ہوگی اگر آپکو معلوم ہو کہ فلان مقام پر
لوح ہی اور فلان طریقہ سے دستیاب ہوگی تو اوسکی تدبیر کیجیے حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا
صاحبقران بخدا مین رمل سے یہ حال لوح سے آگاہ ہون یا اس امر سے باخبر ہون کہ فلان مقام
پر لوح ہی اور فلان کے قبضہ مین ہی اور کیونکر دریافت ہوگی ملاحظہ فرمایئے کہ جب آپ
تشریف لائے تھے مین نے عرض کیا تھا کہ جب بادشاہ طلسم رہا ہوگا جو کہ پہلے بادشاہ تھا اور
اوسکو پیستون جادو و شنکال جادو کہ وزیر تھا باہم صلاح کرکے اور سب ارکان سلطنت و
شاملان سلطنت و صاحب مرحلہ جات کو شریک اپنا کیا اور بادشاہ طلسم کو اسیر کر لیا سب مقامات
پر قبضہ کر لیا شنکال بادشاہ بنا اور سب نے اطاعت کی بس جب وہ رہا ہوگا اوسوقت لوح کا
پتہ چلیگا اور اوسکے بتانے سے پتہ معلوم ہوگا اور نشان لوح ملیگا کوشش و سعی آپ کو کرنا ہوگی
مگر وہ پتہ بتائیگا جسکے پاس لوح ہوگی اوسکے نام سے آگاہ کریگا چنانچہ آپنے فرمایا تھا کہ پھر وہ
کہان اسیر ہی مین نے عرض کیا تھا کہ وہ پیستون کے پاس اسیر ہی آپنے فرمایا تھا کہ مین ابھی جاکر
کوہ پیستون کو برباد کرتا ہون اور پیستون جادو کو قتل کرکے بادشاہ طلسم کو رہا کرتا ہون
مین نے آپکو منع کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ پیستون اوسوقت تک قتل نہوگا نہ اوسکے قتل کی تدبیر
ہو سکے گی جب تک حکیم شیاطین میرا شریک نہوگا وہ اور مین دونون ملکر کوہ پیستون پر جانیکی
کوشش نہ کرینگے اوسوقت تک آپ کوہ پیستون پر تشریف نہ لیجا سکین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا خواجہ نے
کوشش کرکے حکیم شیاطین کو بھی شریک کیا وہ بھی شریک ہوے بفضل خدا اسے بادشاہ طلسم
رہا ہوے پیستون جادو مارا گیا کوہ پیستون برباد ہوا اب آپ اون سے حال لوح دریافت
فرمایئے وہ بخوبی پتہ و نشان و مقام و نام لوحدار و تدبیر دستیاب ہونے لوح کی سب
عرض کرینگے کیونکہ اونکو سب حال معلوم ہو وہ سب حال سے آگاہ ہین صاحبقران نے
فرمایا کہ افسوس تم نے اوسوقت نہ یاد دلایا کہ جب بادشاہ طلسم جو تھا اب جب وہ چلے گئے ہین

اسوقت یہ امر کہتے ہو اب کیا ہوتا ہو نہ معلوم کب آئینگے اور یہ عرصہ ہوا اسیقدر ہین چاہتا ہون کہ یہ
طلسم جلد فتح ہو مین اپنے عزیزون اور سردارون و اہل لشکر سے ملون جنکو اونکا فراق شاق ہوگا
یا فراق دوسرے ستم نے خواجہ کی زبانی سنا ہو کہ اتنے عرصہ مین وہان لشکر پر کیا کیا بلائین آئین اور
آفتین پڑیں یا ہو یکن خواجہ نے جا لشکر عیاری کیسے کسکو بچایا اور وہان سے یہان آئے یہ واقعات تحریر
نہ ہونے سے لشکر پر گذرے میرا دم ہر دم گھبراتا ہو اور سبکے دیکھنے کو جی چاہتا ہو مین یہ چاہتا ہون کہ یہاں
جلدی فراغت ہو اور طلسم فتح ہو تو مین جا کر سب سے ملون نہ معلوم اب وہ کب آئینگے جسقدر جلد ہی
کہ واسیقدر عرصہ ہوتا ہو حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ پریشان کیون ہوتے ہین
اوسطرح ہاتھ لگی اور وہ طلسم فتح کیا اب تک لوح نہین دستیاب ہوئی ہو اور سو قسمت تک تمام امرون
مین وقت ہو اور بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز بہت جلد آتے ہونگے اپنے قول اور وعدہ کے
سچے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا نجوم مین دیکھو کہ کب تک آوینگے اور خواجہ کا حال دریافت
کرو اسقلینوس نے اوسیوقت اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل رکھا اور سوط فالے بارہ بروج
ساتون ستارون کو دیکھکر زائچہ کیا فرعہ فکر کو لوح خیال پر پھینکا اور سوال صاحبقران کا خیال
مین لاکر اوسکا جواب نکالا یہ جواب حاصل ہوا کہ بہت جلد بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز
آئینگے اور اونکے آنے سے صاحبقران کو ایسی خوشی ہوگی اور وہ ایسے ایک شخص کو اپنے ہمراہ لائینگے
کہ جسکو دیکھکر صاحبقران بہت خوش ہونگے اور نہایت درجہ کی خوشی حاصل ہوگی یہ جب جواب ملا
اسقلینوس نے خدمت صاحبقران مین عرض کیا کہ آپ پریشان نہوون مین نے جو زائچہ کیا تو یہ
معلوم ہوا کہ بہت جلد بادشاہ طلسم آیا چاہتے ہین اور وہ ایسے شخص کو اپنے ہمراہ لائینگے کہ آپ خوش
ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بتائیے کہ وہ شخص کون ہو کوئی میرا عزیز ہو یا دوست ہو اور کیا نام ہو
کہ جسکے آنے سے مجھکو از حد خوشی ہوگی اور خواجہ کا حال نہین بیان کیا کہ اونکو کون لیگیا اور وہ
کہان ہین اونپر کیا گذری اگر کسی بلا مین مبتلا ہون تو مین جاکر رہا کرون اور اونکی رہائی کی فکر کرون
اسقلینوس نے پھر زائچہ کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ امر تو ظاہر نہین ہوتا ہو کہ وہ
عزیز ہین یا دوست نہ نام ظاہر ہوتا ہو صرف اسیقدر ظاہر ہوتا ہو کہ بادشاہ اپنے ہمراہ لائیگا آپ اطمینان
رکھین خواجہ کی بابت جو حضور نے دریافت کیا تو یہ رمل سے ظاہر ہوا کہ خواجہ کو ایک ساحر دغا سے لیگیا ہو

اور بہت فکر کر رہا ہو مگر حالت حیات مین فرق نہین ہو جیسا سنا ہو آپکے تشریف لیجانیکی ضرورت
نہین ہو وہ خود انشاء اللہ آپکے پاس آجائینگے یا صاحبقران ہر مل ہو اس سے یہ نہین معلوم ہو سکتا ہو
کہ خواجہ فلان مقام پر ہین اور اس مقام کا نام نہ پتہ ثابت ہو سکتا ہو یہ کہ فلان ساحر اوٹھا
لیگیا ہو اور اوسکا یہ نام ہو یہان یہ ثابت ہو سکتا ہو کہ خواجہ کو فلان سمت کو لیگیا ہو اور شدائد مین نہین جوکہ
مین نے عرض کیا آپ اطمینان رکھین نہ آپ جائین نہ فکر و تشویش کرین خواجہ سلامت زندہ و
سلامت آپکی خدمت مین حاضر ہونگے اور آپ اون سے ملکر ضرور خوش ہونگے بلکہ زائچہ سے
یہ ثابت ہوتا ہو کہ خواجہ کی ذات سے نشان لوح پائیگا کو بادشاہ طلسم بتاسکیگا خواجہ وہان
جاکر ریاضت کرینگے اوسکے بعد آپ جاکر لوح حاصل کرینگے خواجہ کی طرف سے اطمینان رکھئے
اونکا خانہ حیات قوی ہو صرف کچھ مقدار مین تکلیف بہ شخص بیچ واقعہ درپیش ہوا خواجہ کو کوئی ساحر یا غیر
ساحر قتل نہین کر سکتا ہو بلکہ یہ امر ہو کہ جبتک خواجہ اپنی زبان سے تین مرتبہ موت کو طلب کرینگے
اوسوقت تک خواجہ کو موت نہ آئیگی آپ لوگ فکر نہ کرین خواجہ زندہ و سلامت حاضر ہونگے ہمارے
طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہو آیندہ جو مرضی خداوند کریم کی بموجب مصرعہ حال غیبی کسی نمی داند بجز پروردگار
اور جو اونکی مشیت مین ہوگا وہ ہوگا مگر مین یہ ضرور عرض کرونگا کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور یہان
دین اسلام کا نشان نصب ہوگا جس طور سے کوہ بیستون برباد ہوا اسی طور سے طلسم بھی
برباد ہوگا جسطور سے بیستون جادو مارا گیا اوسی طور سے شنگال جادو بھی مارا جائیگا
بادشاہ سابق کی پھر عملداری آپکے بدولت ہوگی تقریر حکیم کی سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ آپکے
اس کہنے سے خیر کسیقدر اطمینان ہوا مین پرسون تک بادشاہ سابق و خواجہ کا انتظار کرتا ہون
اگر پرسون تک یہ دونون صاحب آگئے تو خیر ورنہ توکلت علی اللہ مین ایک طرف کو راہی ہونگا
جبتک اس طلسم کا فاتح مین ہون اور اس طلسم کی عمر تمام ہوچکی ہو تو پھر کوئی نہ کوئی صورت فتح طلسم و
دستیابی لوح کی پردۂ غیب سے پیدا ہوگی اور سب سامان غیب سے ظاہر ہونگے وہاں سے
ہو ضرور مدد کریگا اسقلینوس نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہو پرسون تک رہئے آپ ایسا ہی فرمائیگا بہر
خدا یک توکل ہی تک بادشاہ طلسم آجائے تو عجب نہین ہو کیونکہ میرے حساب سے یہی ظاہر ہوتا ہو
صاحبقران نے فرمایا کہ اسی سبب سے تو مین نے پرسون کی قید لگائی ہو خلاصہ یہ کہ صاحبقران نے

قریب دوپہر کے دربار برخاست کیا سبکے سب اپنے مقام پر آئے حکیم اسقلینوس نے مقہور وغیرہ کو
مع اونکے ہمراہیون کے عقاید دین اسلام تعلیم کرنا شروع کئے راوی بیان کرتا ہے کہ جو کفار زخمی ہوئے تھے
اور داخل شفاخانہ کیے گئے اونھون نے بھی بہت ہی جلد صحت پائی اور وہ بھی مسلمان ہوئے اب
قریب تیس ہزار کے تو ساحر ہین جو کہ بعد بیستون کے مطیع اسلام ہوئے ہین مع وزیرکے اور
پچیس ہزار مرد ارخوار ہین جو کہ سب کے سب خدا پرست ہوئے ہین اب راوی صاحبقران
کو مع ان سبکے اور لشکر حکیم اسقلینوس کے انتظار بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز
وخواہ ہین مصروف رکھتا ہوا اور کچھ حال بادشاہ طلسم کا تحریر کرتا ہو کہ یہ جو صاحبقران سے اجازت
لیکر بعد قتل بیستون جادو و بعد بربادی کوہ بیستون و بعد مطیع ہونے وزیر بیستون کے ایک سمت کو روانہ
ہوا ایک صحرا مین جا کر پہونچا وہان جا کر اسنے سحر کیا کہ یا تو وہ صحرا ویران تھا یا دفعتاً گلزار ہو گیا اسنے
کیا کیا کہ سحر کرکے کچھ خیمہ برپا کیے اور اسباب راحت اوس مقام پر مہیا کیا جب سب اسباب مہیا ہو گیا
اسنے سحر کرکے دستک دی کہ زمین شق ہوئی ایک پتلا پیدا ہوا کہ اوسکے سرپر ایک صندوق آہنی
تھا اوسنے آنے کے ساتھ ہی پہلے تو سلام کیا بعد اوسکے وہ صندوق سامنے رکھدیا بادشاہ نے
پھر دستک دی کہ دوبارہ پھر زمین شق ہوئی دوسرا پتلا پیدا ہوا اسنے بھی سلام کیا اسکے پاس بھی ایک
صندوقچہ تھا اسنے بھی سلام کرکے وہ صندوقچہ سامنے رکھدیا اور دست بستہ کھڑا ہوا کہ بادشاہ نے
اوس پتلہ کی طرف دیکھا کہ جو کہ صندوقچہ لیکر آیا تھا اوسنے بادشاہ کا دیکھنا تھا کہ اپنے جوڑے مین سے
ایک سونے کی کنجی نکالکر پیش کی بادشاہ نے وہ کنجی لیکر صندوق کھولا اوس صندوق مین ہزارون خانہ تھے
ہر خانہ مین ایک پارسیاہ بیٹھا ہوا تھا کہ بادشاہ نے کچھ اسم سحر دم کرکے ایک خانہ مین ہاتھ ڈالا ہاتھ
کا ڈالنا تھا کہ وہ پارسیاہ نرتھا بلکہ کنجی آہنی تھی اوسکو نکالکر اوس صندوق کو کھولا اوسکا پیٹ اٹھایا اور
اوس مین سے کچھ اسباب سحر جو کہ اسوقت درکار تھا وہ نکالا اوس مین ایک کتاب مجلد اور ایک
لوح زبرجد اور ایک انگشتری اور اسی طور سے کئی اشیا اور ہر شی کو گلے مین لپیٹا انگشتری کو ہاتھ
مین کتاب سامنے اسکے علاوہ اور جس شے کی ضرورت تھی وہ اوس صندوق سے نکالی بعد
صندوقچہ اوسی صندوق سے نکالا اوسپر کچھ منتر جنتر پڑھکر دم کیا کہ خود بخود ایک چاپ پیدا
ہوئی اور ایک تڑاقہ ہوا کہ اس صندوقچہ کا پیٹ کھل گیا اوس صندوقچہ سے کیا دیکھتا ہے

طلائی باہر آئین قدوقامت مین بالشت بالشت بھرکی تھین باہر آتا تھا کہ سب نے جھکنا کر
سلام کیا سیماب نے بلند آواز سے قلم دوات و کاغذ اوٹھا کر گیارہ پرچون پر کچھ تحریر کیا ایک ایک پرچا ایک ایک
پتلی کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ یہ ہمارے ملازمون و دوستون کو جو کہ بعد ہمارے اسیر ہو جانیکے
بسبب خوف شغال جادو کے پوشیدہ ہو گئے ہین پہنچا دو اور ہمارے رہا ہونے سے اونکو آگاہ کر دو اور
ملکہ شمشاد پیری دختر ملکہ اختر و شاہزادہ خورشید شمشیر سوار سیرے فرزند ارجمند کو اور ملکہ ثریا سے برق
انداز پیری کو جو کہ تم بھی اس حال سے آگاہ کر دو تاکہ وہ لوگ مجھ سے آکر ملین مین اونکو دیکھکر شاد ہون اور
وہ مجھکو دیکھکر خوش ہون اون پتلیون نے عرض کیا کہ پیری خداوند نعمت ہم ملکہ عالم یعنی ملکہ ثریا سے
برق انداز و ملکہ شمشاد پیری شاہزادہ بلند قدر خورشید شمشیر سوار کی سکونت سے آگاہ ہین کہ ان
بزرگوارون نے بعد آپکے اسیر ہونے کے کہان قیام فرمایا اور کہان ہین ہان چند ملازمان خاص و غلامان
جان باز کے مقام سکونت سے آگاہ ہین کہ وہ فلان فلان مقام پر پوشیدہ ہو گئے ہین
بعد آپکے قید ہونے کے اونکو حضور کے رہا ہونے سے ہم ابھی آگاہ کرتے ہین کہ وہ حاضر ہون بادشاہ
نے کہا کہ بہت اچھا تم جاکر اون لوگون کو آگاہ کر دو اور مین اونکو طلب کرتا ہون مگر
اسقدر خیال رہے کہ اون لوگون سے کہدینا کہ سب اسی صحرا مین آکر جمع ہون اگر مین نہون تو میرے
آنے تک یہان سے کسیطرف کو نہ جائین جبتک مین نہ آؤن جب مین آؤن تو میرے ہمراہ جہان مین
جاؤن چلین اونھون نے عرض کیا بہت خوب پس ہر ایک پتلی مثل برق جہندہ کے چمک کر روانہ ہوئی
جب یہ پتلیان جاچکین اسکے بعد بادشاہ نے پھر دستک دی کہ شگاف ہوا اور ایک پری زاد سر پر ایک
صندوقچہ طلائی رکھے ہوئے ہاتھ مین ایک گلدستہ اور گلے مین ایک آئینہ حیران آکر پہنچی بادشاہ کو
سلام کیا اور وہ صندوقچہ وہ گلدستہ سامنے رکھدیا اور آئینہ سامنے لیکر ادب سے استادہ ہوئی
بادشاہ نے کچھ اسم سحر پڑھکر اوس گلدستہ پر دم کیا کہ جسقدر اوس گلدستہ مین پھول تھے اور جتنی
اون پھولونکی پتیان تھین اور جسقدر اوس درخت کی پتے تھے اور شاخین تھین مثل انسان
کے ہوگئین اور الگ ہوکر بکسو زمانہ کے ہوے جو پھول تھے انکے تو مرد تھے اور جو شاخین
اور پتیان تھین اوسکے پری زاد بنکر تیار ہو گئین اور سب نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ حضور
نے ہمکو کس غرض سے طلب فرمایا ہے جواب دیا بادشاہ نے کہ ہم ایک مدت تک دشمنون کی قید مین

رہے تم مین سے کسی نے ہماری خبر تک نہ لی ہمکو اگر زہا تک نہ کیا خیر گو تم سے خطا و قصور نہ ہوا بہت بڑا
کیا ہو مگر چونکہ اس سبب سے معاف کیا جاتا ہو تم اس حال سے آگاہ نہ تھے مگر اب ایسی غفلت
نہ کرنا صرف تمکو اس حال سے آگاہ کرنیکو طلب کیا تھا یہ کہکر اب جو اشارہ کیا وہ پھر اوسی طور سے غلطیدہ
ہو گیا بادشاہ نے اوس پہیرا دے سے آئینہ لیکر اوسکو دیکھا اوسکی پشت پر کچھ قلم سے تحریر کیا کہ وہ
آئینہ شق ہوا اوس آئینہ سے چار پریزادین اور پانچ پریزاد ظاہر ہوئے سبکے سرون پر تاج رکھے ہوئے
تھے آتے ہی برا سلام جھک کے سلام کر کے باادب کھڑے ہوئے کہ پہلے سے بلند آواز
اونکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تمکو معلوم ہی کہ ہماری زوجہ و دختر و فرزند بعد ہمارے اسیر ہونیکے کہان
پوشیدہ ہوئے ہین دشمنون سے اپنے کو بچا کر اون سب نے عرض کیا کہ ہم اس حال سے آگاہ
ہی نہین نہ ہمکو یہ معلوم تھا کہ حضور کے دشمن اسیر ہو گئے ہین ہم اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے حضور کیلئے
دعا کر رہے تھے اب حضور نے یاد فرمایا ہم فوراً حاضر ہوئے یہ سنکے بادشاہ نے پھر قلم اوٹھا کر اون دونون
ٹکڑون کو آئینے کے باہم ملا کر اوسکی پشت پر کچھ تحریر کیا وہ سبکی سب پریزادین و پریزاد غائب ہو گئے اب
بادشاہ نے اوس پتلے کو آئینہ دیا اور اوسکی طرف دیکھا اوس نے اپنے سر کا بال دبال
جانکر توڑا اور بادشاہ کو دیا بادشاہ نے کچھ اشارہ کیے لیا وہ بال نہ تھا بلکہ کنجی تھی اوس کنجی سے
اوس صندوقچہ کو کھولا جب پٹرا بلند ہوا اوس صندوقچہ سے چار شیر سوار اور چار اسپ سوار اور چار
شتر سوار اور چار کرگدن سوار پیدا ہوئے اون سب نے پہلے سلام کیا بادشاہ نے اون سے
سوال کیا کہ تم ہماری زوجہ و دختر و فرزند کے حال سے آگاہ ہو اونھون نے بھی عدم واقفیت
کا عذر کیا اونکو بھی رخصت کیا اور وہ صندوقچہ اور آئینہ و گلدستہ دیکر اوس پریزاد کو رخصت
کیا وہ سلام کر کے جدھر سے آئے تھے اوس سمت کو راہی ہوئے کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلیان سبکی سب
جو کہ اور ملازمون و غلامون کو اس حال سے آگاہ کرنے گئی تھین آکر پہونچین اور عرض کیا کہ
ہم سب حسب حکم سرکار سبکو آگاہ کر آئے اب ہمکو کیا حکم ہوتا ہو پس بادشاہ نے اشارہ کیا کہ وہ
پتلیان اوس صندوقچہ کے اندر چلی گئین اسی طور سے صندوقچہ بند ہو گیا بادشاہ نے وہ
صندوقچہ اوٹھا کر اندر صندوق کے رکھا صندوق کو بند کیا قفل لگا کر کنجی کو اوسی جا مین
رکھا پھر اوسی طور سے وہ مار سیاہ ہو گئی اس صندوقچہ کو بند کر کے اوس پتلے کو مع کنجی کے حوالہ

وہ صندوقچہ لیکر چلا گیا اوسکے بعد اوس نے شیطے کو اشارہ کیا جو کہ صندوق لیکر آیا تھا وہ صندوق کو اوٹھا
کر راہی ہوا جب ان کاموں سے فراغت ہوئی تب سیما سے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک سناٹا سا ہوا
اور ایک مرکب پرندہ مع سامان کے آکر حاضر ہوا سیما سے بلند آواز اوس پر سوار ہوا جب سوار ہو چکا
ایک سمت کیطرف اشارہ کیا وہ مرکب پرواز کر کے اوسی سمت کو روانہ ہوا یہان تک کہ بادشاہ
کو لاکر ایک صحرا مین پہونچا دیا وہ صحرا ایسا خوفناک اور مہیب تھا کہ انسان کی تو کیا طاقت ہے جو اوس
مقام پر ٹھہر سکے بلکہ اگر دیو بھی جاسکے تو اوسکا بھی زہرہ آب ہو جاسکے نہ کہ انسان مگر سیما سے بلند آواز
وہان پہونچا مرکب پر سے اوترا مرکب کو چھوڑ دیا وہ تو پرواز کر گیا آپ اوس جنگل مین پھرنے لگا کسی
مقام پر قدم نہ رکھا جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب زمین سے اژدر پیدا ہوا جب پیدا ہوا کسی طرف
سے شیر کے ڈکارنیکی صدا آرہی تھی کسی جانب سے پلنگ کی آواز آرہی تھی کسی سمت سے
اونکے ہمراہ کافرون کی روحین ڈرانیکو چلی آتین تھین کسی جانب سے رونیکی صدا آتی تھی
کسی سمت سے قلق و شور کی صدا بلند تھی عجیب مقام ہولناک ویران تھا درخت کا نام و نشان نہ تھا
پانی کا اوس صحرا مین پتہ ہی نہ تھا اوس صحرا مین ہر آفت سے پناہ پانی دشوار تھی ہزار ہا زاغ و زغن مردہ
پڑے ہوئے تھے ہر طرف سے بوے بد آرہی تھی جدہر جانیکا اتفاق ہوا دماغ پریشان ہو گیا انسان
حیوان کے استخوان کے انبار جابجا تھے ریگ کے سوا مٹی کا نام نہ تھا بگولے زور بیگ سے
ہر سمت تھے یہ عالم تھا صحرا کا مگر سیما سے بلند آواز اوس جنگل مین بلا خوف و خطر ادہر اودہر
ٹہل رہا تھا ہر جگہ کی مٹی کو اوٹھا کر سونگھتا تھا اور پھینک دیتا جاتا تھا تا آنکہ ایک مقام کی مٹی کو اوٹھا کر
سونگھا اور بس وہان پر کھڑے ہو کر کچھ اسم سحر دم کر کے زمین پر اوس مٹی کو پھینک دیا اور پکار کر
کہا کہ اے استانش جادو دیو پیکر جادو عفریت جادو جلد جلد حاضر ہو چونکہ اسکا نام بھی سیما سے
بلند آواز ہے پکارتا تھا کہ تمام صحرا کانپ اوٹھا زمین کو زلزلہ ہوا کہ کوہ و پہاڑ تھے تھرا کر رہ گئے
یکایک حاضر حاضر کی صدا آئی تڑاق پڑاق زمین شق ہوئی ایک شگاف سے ایک ساحر بدست
جھوٹی کا زرہ پہنی ہوئی تہمت باندہے ہوئے ہاتھ و گلے مین عقرب و سانپ لپٹے ہوئے پیدا ہوا
اور سلام کر کے سامنے کھڑا ہوا دوسرے شگاف سے ایک دیو ویران قد جسکے دو دانت منہ کے
باہر تھے پیدا ہوا اوسنے بھی سلام کیا وہ کھڑا ہوا تیسرے شگاف سے بھی دیو پیدا ہوا مگر یہ اوس سے

قوی تھا اور ہیبت زبردست تھا یہ بھی سلام کرکے کھڑا ہوا جب یہ تینوں آچکے اوسوقت فرمتاش نے
سما سے بلند آواز نے کہا کہ اے فرمتاش جادو میں نے تمکو اس غرض سے یاد کیا ہو کہ تم اسوقت
میری دختر نیک اختر کو میرے رہا ہونے سے آگاہ کرو اور کہدو اوسے جہاں پدر ہم فضل خداوند سے
بعد ایک مدت کے رہا ہوئے ہیں جو جو تکلیفیں اور سختیاں ہم پر دشمنوں کے ہاتھ سے گذری ہیں
اونکا بیان کرنا عبث ہی ہمارا ہی دل خوب جانتا ہو لہذا اب رہا ہوئے ہیں تمکو لازم ہی
کہ تم بھی اپنے کو ظاہر کرو تم نے خوب کیا کہ دشمنوں کے خوف سے روپوشیدہ ہوگئیں ورنہ اونکے
ہاتھ سے میرا ناموس بھی تباہ ہوتا اور تم لوگوں کے پردۂ عصمت و عفت میں اونکے دست ظلم سے
رخنہ اندازی اور تمہاری پردہ دری ہوتی مگر یہ امر تقدیر میں لکھا نہ تھا اس سبب سے
تم لوگوں نے اپنے کو پوشیدہ کیا لہذا اب تم فورا صحرائے عجائب نگار میں آؤ میں وہاں مقیم ہوں
اگر میں نہ بھی ہوں تو تم قیام کرنا بدون میرے آئے ہوئے کسی طرف کو نہ جانا فرمتاش نے
یہ سنکے عرض کیا یہ تو بتایئے ملکہ تشریف کہاں رکھتی ہیں سما سے بلند آواز نے یہ سنکر کہا کہ اگر
ہم تمہیں سے آگاہ ہوتے یا ہمکو اسقدر دشمنوں کے ہاتھ سے مہلت ہوتی کہ ہم بذریعہ سحر کے دریافت
کر سکتے تو تمکو کیوں طلب کرتے تو تلاش کرکے یہ پیام میرا اونکے پاس لیجا اور پیام دیکر تو اپنے
مقام پر چلا جانا میرے پاس آنیکی کوئی ضرورت نہیں ہی یہ جو فرمتاش نے سنا اور بادشاہ کو
بغضب پایا پھر کچھ نہ پوچھا فورا سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے ایک سمت کو راہی ہوا جب
فرمتاش جا چکا اسوقت بادشاہ نے دیو پیکر جادو سے کہا کہ اے دیو پیکر تم میری زوجہ
ملکہ ثریا سے برق انداز کو میرے حال سے آگاہ کرو اور وہ ہی کلمے اوس سے کہے اور کہا کہ
جہاں ملیں تلاش کرکے میرا پیام دینا اور صحرائے عجائب نگار کا پتہ دینا کہ وہاں پہونچکر میرا انتظار
کرو اور تم یہ پیام اونکو دیکر اپنے مقام کو چلے جانا جب پھر ہم طلب کریں اوسوقت آنا دیو پیکر جادو
بھی راہی ہوا اوسکے بعد عفریت جادو سے کہا کہ تم میری فرزند خورشید شمشیر سوار کو میرے حال
سے جاکر آگاہ کرو تلاش کرکے اور میرا پیام دیکر اپنے مقام کو جانا وقت طلب پھر آنا اور صحرائے
عجائب نگار میں آنیکو کہنا عفریت جادو بھی راہی ہوا جب بادشاہ انکو روانہ کر چکا اسکے بعد پھر گردن
دستک دی کہ وہ ہی مرکب پھر آکر موجود ہوا سما سے بلند آواز اوس پر سوار ہوا وہ پرواز کرکے

راہی ہوا اُسے صحرا میں لا کر پہونچا دیا اور خود چلا گیا راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ طلسم نے دو شبانہ روز اُس
صحرا میں بیٹھ کر اپنے سحر کو تازہ کیا ساحروں کو قید سے چھڑایا جو کہ اتنے عرصے کے قید رہنے میں قابو سے نکل
گئے تھے اُنکو قابو میں کیا تیسرے دن بوقت صبح تخت سحر کو تیار کر کے اور تخت پر سوار ہو کر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوا جو جو شہر قابو سے نکل گئے تھے اور جن جن پر قبضہ نہ رہا تھا انمیں سے بہت سے
قبضہ میں کر لیے اور بہت سے جو باقی رہے اُنکو اس خیال سے چھوڑ دیا کہ میں صاحبقران سے وعدہ کر آیا
ہوں کہ ابھی حاضر ہوتا ہوں ایسا نہ ہو کہ عرصہ ہو تو صاحبقران یہ خیال فرمائیں کہ سیماب سے بلند آواز بکر
سے مطیع اسلام ہوا تھا صرف اُسکو اپنی رہائی مدنظر تھی اس سبب سے اُسنے تیغ پیشکش لا کر اپنے جان
قتل ہو جانے تو بالکل رہائی حاصل ہو جب جب لیے ستون قتل ہو گیا مجکو فقرہ دیکر چلا گیا اس سے بہتر یہ
ہے کہ خدمت میں ہو آؤں اور آکر لوح کی تلاش میں روانہ کر آؤں اُسکے بعد یہاں آکر باقی ماندہ سحروں پر بھی
قبضہ کروں اور اپنے اہل لشکر کو بھی طلب کروں اسلیے کہ میرے ملازم و غلام و فرزند و زوجہ و دختر بھی
آجاینگے جب لشکر اور سب سامان شاہی درست ہو جائیگا اُس وقت یہاں سے طرف طلسم کشا کے جا کے
ملک طلسم کشا چھین کے جاہ و حشم سے کوچ کرونگا کہ دشمن دیکھ کر جلیں اور سوختہ ہوں یہ خیال کر کے اور اسی طرح
سے سب سامان اُس مقام پر چھوڑ کر طرف صاحبقران کے راہی ہوا راوی اُسکو راہ میں رکھتا ہے اب
حال خواجہ عمرو کا تحریر ہوتا ہے کہ انکو جو پنجہ اٹھا کر لے گیا تھا وہ ایک ساحر کا پنجہ تھا انکو لیکر بلند ہوا اسقدر
بلند ہوا کہ خواجہ کو غش آ گیا خواجہ بے ہوش ہو گئے جب تک ہوشیار رہے کہتے رہے کہ اے بھائی تو کہاں
مجکو لیے جاتا ہے میرے جسم میں سوا استخوان کے گوشت کا نام تک نہیں ہے اور اسقدر میں نے
افیون کھائی ہے اور دیکھ یہ کہ تمام جسم میرا اور خون نرا زہر ہلاہل سے زیادہ ہے جو کوئی مجکو کھا لیگا ہلاک
ہو جائے گا ایسا میرا جسم ہے کہ اگر سانپ کاٹتا ہے تو وہ سانپ مر جاتا ہے مجھے بالکل اثر بھی نہیں ہوتا ہے
اسقدر میرا بدن زہریلا ہے کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے مفت میں ہلاک ہوگا ایک حبہ بھی ہاتھ نہ آئیگا
تو مجکو جس غرض سے اُٹھا کر لیے جاتا ہے وہ تیرا خیال بالکل بیکار ہے میرے پاس ایک کوڑی نہیں ہے
تین روپیہ کا نوکر ہوں اور پانچ بیبیاں ہیں اٹھارہ بچے ہیں سب کا بار میرے سر ہے دو لڑکیاں
جوان ہو گئی ہیں انکی شادی کی فکر ہے حمزہ مجکو تین روپیہ سے سوا نہیں دیتا ہے وہ بھی چھ چھ ماہ
گذر جاتے ہیں تب کہیں تنخواہ ملتی ہے ارے ظالم مجکو چھوڑ دے میرے مر جانے سے میرا اکثر زیان ہو جائیگا

لڑکیان الگ آوارہ ہونگی کب کرنے لگین گی لڑائی الگ بیبیان الگ کیونکہ بعد میرے حمزہ جان سبکو نکالدیگا اور ایک کو بھی ہمراہ نہ رکھیگا تو ضدار الگ اُنکو پریشان کرینگے خواجہ تو یہ بکتے ہوئے چلے جاتے تھے مگر کچھ جواب نہ ملتا تھا یہان تک کہ خواجہ بھی بیہوش ہو گئے اب جو خواجہ کی آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک باغ بہشت آئین مین پایا ایک بارہ دری کے اندر آنکھ جو کھولی تو دیکھا کہ ایک بارہ دری ہے کیسی منقول زمرد سبز کی ہے کہ اُسپر نگاہ نہین کام کرتی ہے تمام فرش فروش و شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ ہے ہر چیز قرینہ سے اپنے مقام پر رکھی ہوئی ہے وسط بارہ دری مین ایک مسند آراستہ ہے اُسپر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بصد ناز و کرشمہ جلوہ آرا ہے سامنے خواصین مصاحبین حاضر ہین ارباب نشاط موجود ہین ساقی جام و صراحی لیے ہوئے حاضر ہے ہر رنگ کی خوشبو چلی آتی ہے کہ جس سے دماغ جان معطر و معنبر ہوا جاتا ہے جب ہوا کے جھونکے آتے ہین دماغ جان کو بسائے چلے جاتے ہین جسم مین روح تازہ پھونکے جاتے ہین یہ جو عالم خواجہ نے آنکھ کھولکر دیکھا تو پھر آنکھ بند کر لی یہ خیال ہوا کہ خواب دیکھ رہے ہو پھر خیال ہوا کہ شاید مر گئے ہو یہ باغ بہشت ہے کیونکہ تم خدا پرست تھے خداوند کریم نے اُسکے معاوضہ مین تمکو مرنے کے بعد بہشت عنایت فرمایا ہے اور یہ حور ہے جو مسند پر جلوہ گر ہے یہ خیال کرکے ہاتھ پاؤن کو حرکت دی کہ اگر مر گیا ہونگا تو ہاتھ پاؤن بے حس و حرکت ہو گئے ہونگے اُنمین حرکت پائی فوراً خیال ہوا کہ عالم خواب مین دیکھ رہے ہو خواجہ تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر اُس مسند نشین کے حکم سے گانے والیون نے گانا شروع کیا اور یہ غزل گائی

غزل

ٹھہرا ہوا جھونکا ہے نسیم سحری کا
آئے نہ نظر خواب مین بھی صورت تمنا
جب وہ دیکھیے عالم نظر آتا ہے پری کا
مشتاق ہین او ترک کوئی وار ادھر بھی
انداز نیا ہے تری بیدادگری کا
عالم کو گمان ہے کہ سمندر کی ہین موجین
سب فیض ہے کا شعلہ و عطاے پدر کا

عاجز ہے یہان وہم خیالی بشر کا
مضمون نہ سلا یار کی نازک کمر کا
للہ دکھا دے رخ روشن کی تجلی
ٹھہرا ہے جہان مین تری بیدادگری کا
اس شوخ نے رکھا ہے جو سینہ پہ پتھر
یہ پاس لگا ہے مری شرمگان کی تری کا

کیا گل ہو چراغ آہ سے داغ جگر کا
کیا باندھیے مضمون تری نازک کمر کا
اللہ کی قدرت کا نمونہ ہے ترا حسن
مشتاق زمانہ ہے تری جلوہ گری کا
منھ پھیر لیا دیکھ کے عاشق کو سر بزم
بچھا یا دہ نیا ہے مرے زخم جگر کا
جو نظم ہے وہ حضرت یوسف کی بدولت

خواجہ نے جو کان مین یہ صدا گانے کی پہونچی اب ہوشیار ہوے اور اپنے دل مین کہا کہ نہ تو تم مرے ہو نہ سوتے ہو عالم ظاہری مین کسی کے باغ مین آئے ہو وہ پچھ

تم کو اٹھا لایا ہے اُسنے یہان پہونچایا اور آنکھ کھولکر دیکھو اب جو آنکھ کھولی اور دیکھا تو بزم عشرت کو آراستہ
پایا اس حور وش پری جمال کو مسند پر جلوہ آرا پایا بس قصد کیا کہ اُٹھکر جاؤن اور شریک بزم ہون کیونکہ
اب تک فرش تو خاک پر پڑے ہوئے تھے اب جو یہ قصد کیا اور اُٹھنے کا ارادہ کیا تو یہ اٹھ نہ سکے بالکل
بے حس و حرکت تھے زمین پکڑے ہوئے تھی ہان صرف زبان قابو مین تھی اعضا کل بیکار تھے قبل
اسکے جب حرکت کی تھی اُسوقت تک یہ عالم تھا چونکہ خواجہ مرد عاقل اور دانا ہین فوراً سمجھ گئے کہ
وہ پنجہ اسی مسند نشین کا بھیجا ہوا تھا اور یہ سارا شعبدہ اُسی نے سحر کیا ہے کہ ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے ہین اب
جو خواجہ غور کرکے دیکھتے ہین تو اپنے جسم پر قید سحر کو بھی پاتے ہین اب تو بالکل یقین کلی ہو گیا اب
فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ اسکی بزم مین جاؤن اور شریک جلسہ ہون اگر یہ مطیع اسلام ہو
تو خیر ورنہ عیاری کرکے اسکو قتل کرون تاکہ مین رہائی پاؤن پہ تو بڑی مشکل ہوئی کہ اتنی دیر سے
پڑا ہوا ہون کیونکر عیاری کرون یہ دل سے باتین کرکے فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون فکر کرتے
کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی راوی بیان کرتا ہے کہ بس خواجہ نے جب دیکھا کہ تمھارے ہاتھ
پاؤن بالکل بیکار ہین اور بالکل بے حس و حرکت ہین اور تم قریب بھی نہین جا سکتے ہو سواسے
اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہین کہ یہان سے بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے تان لگاؤ اور گانا شروع
کرو شاید کوئی صورت پیدا ہو اور رہائی کی تدبیر نکلے عیاری کارگر ہو یہ جو خیال ہوا اور ارادے
نے قرار پایا آپنے گنگنا کر یہ غزل حضرت کاشف کی شروع کی

غزل

بربادی دل ہمارے جگر سے گذر گیا
نالہ ہمارا گو کہ فلک سے گذر گیا
داغ فراق یار سے تھا گرم جسم زار
شاید وہ رشک ماہ فلک بام پر گیا
ظاہر نہ ہوگا حال قفس سے جیتے جی
خورشید حسن بام فلک سے اتر گیا
قید قفس سے چھٹنے کی اب کیا خوشی رہی
کیا جانیے مہک کے کدھر سے کدھر گیا

تیر نگاہ یار کدھر سے کدھر گیا
دھوکا ہے آسمان کا سارے جہان کو
راحت سے ابکی موسم سرما گذر گیا
شیرین ادا نے حلق پہ پھیرا جو تیغ کو
معلوم ہوگا آپ کو جسدن مین مر گیا
اے شیخ کو یہ خوف خدا سے تو ہم نے کی
صیاد بال و پر بھی ہمارے کتر گیا
مے کو حرام کہتا ہے منبر پہ بیٹھ کی

تاثیر تو نہ دل مین کسی کے ہوئی ذرا
وہ درد آہ اپنا زمانہ مین بھر گیا
عالم ہے جمع دیکھنے کو چاند عید کا
شربت کا گھونٹ تھا کہ گلے سے اتر گیا
آیا زوال چہرہ پہ خط کے نمود سے
لیکن نہ دل سے عشق بتان کا اثر گیا
رکھا تھا دل نے کوچۂ گیسو مین تو قدم
وہ نظر آ خیال کا سانپ کدھر گیا

کا شوق کسی حسین سے الفت جتائین	اب کیا کرین شباب کا عالم گذر گیا	یہ غزل جو جناب تمکین صاحب

مخلص مکاشفت کی گائی تمام بارہ دری کو سن کر دیا اس گائین کی آواز پر یہ صدا فوق لے گئی اب جو
اس مسند نشین نے یہ صدا سنی کبھی کا ہے کو سنی تھی یہ لحن داؤدی تھا کہان نصیب تھا دل پھڑک
گیا ایک مرتبہ گانے والی کو اشارہ سے منع کیا وہ تھم گئی اب تو یہ عالم ہوا کہ وہ [illegible] لگی واسیت
ہو گئی یہ حالت ساری محفل کی ہوئی کہ سب کے سب عالم سکوت مین مثل طائر وحشی کے یا گم
کردہ آشیان کے بیٹھے ہوئے تھے اس صدا پر کان لگے ہوئے تھے ایسی محو ہو گئین تھین کہ یہ نہین
ثابت ہوتا تھا کہ یہ گانا اسی مقام پر ہو رہا ہے وہ گانے والیان خود محو ہو گئین تھین انکو بھی خبر
نہ تھی کہ کون گا رہا ہے اور کہان گانا ہو رہا ہے در و دیوار کو حیرت تھی طائران پرند آکر بارہ دری پر
سایہ فگن ہوئے تھے خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے تھے جب خواجہ نے دیکھا کہ میرے گانے نے
ایسا اثر کیا کہ سب کو عالم سکوت ہوا اور وہان کا گانا بھی موقوف ہو گیا خود بھی خاموش ہو رہے تھوڑے
عرصہ تک تو وہی سمان بندھا رہا بعد تھوڑے عرصہ کے اب سب کو ہوش آیا اپنے آپے مین ہوئے اس
مسند نشین نے اپنی خواصون اور مصاحبون سے کہا کہ نہ معلوم یہ کون گا رہا تھا کہ جسنے محو کر دیا کیا
غضب کی آواز تھی اور کیا معلومات ہے کیا گلا ہے کہ جس نے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا ذرا بیرون باغ جاکر
تلاش تو کرو چند خواصین یہ حکم پاکر ادھر کو روانہ ہوئین یہان خواجہ نے دل مین کہا کہ کچھ تو اثر ہوا اب
تدبیر پڑ سکی اور دل سے کہا کہ باہر بیکار جاتی ہو وہ گانے والا یہان موجود ہے وہان جاکر پریشان
ہو کر چلی آؤ گی جاؤ ذرا پریشان تو ہو مین ابھی اپنے کو ظاہر نہین کرونگا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے مین
راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین پر پوشیدہ نہ رہے کہ مسند نشین ایک ساحرہ زبردست آفت
کی پرکالہ شیطان کی خالہ ہے ستون جادو کی ہمشیرہ حقیقی ہے اسکا نام ملکہ زنار شہرت سپہر
ہے بڑی لکا تہ آفت کی پرکالہ ہے اپنا مثل و نظیر سحر و ساحری مین نہین رکھتی ہے بڑے بڑے
ساحرون کو اسنے راہ بتادی ہے مگر ایک شرط سے کہ انکے ساتھ اپنا مقصد نکالا کیا جب سحر
بنا پایا ستون جادو چونکہ اسکا حقیقی بھائی تھا اس سے کئی مرتبہ یہ ہم بستر ہوئی اور وہ اسکو
اپنے مصرف مین لایا ہے اسنے اسکو سحر بتایا اسی طور سے اور بہت سے ساحرون کو اپنا
شاگرد اسی طور سے کیا اور انکو کامل کر دیا مگر اس طور سے کہ جو بہت زبردست ہوا اور اسنے

خوب اچھی طرح سے اسکو خوش کر دیا اور راضی کیا اُسی کو اسنے کامل کر دیا اس حرامزادی کو
دونون مرض ہین یعنی مرد کی بھی خواہش زیادہ ہی اور عورت کی بھی اسی خیال سے نوجوان جوان خواصین
و مصاحبین نوکر رکھتی ہی وہ پہرون مساحقہ کراتی ہی اور وہ پہر منہ کالا اسی طور سے شب بھی گذرتی
ہی ان دونون فعلون پر مرتی ہی یہ حرامزادی اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی مصروف عیش و عشرت تھی کہ
یکایک اسکے دل مین درد اٹھا اور اسنے ایک پھول بے ستون سے منگوا کر اپنے پاس رکھ لیا
تھا اُسکا خواص یہ تھا کہ جب اوس بے ستون کو قتل کرے گا وہ پھول جل کر خاک ہو جائے گا
ایس معلوم ہو جائیگا کہ بے ستون مارا گیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اسکے دل مین درد اٹھا تو
اسنے اٹھ کر اپنے سینہ کی طرف دیکھا وہ پھول اسکے پاس ہر وقت ہیکل مین موجود رہتا ہی اس لڑکی کا
کا سن ہزار برس سے کم نہ ہوگا ایسی بدشکل اور بدصورت ہی کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہی بڑے بڑے
دانت سیاہ رنگ کریہ آنکھ جھکی [illegible] ناک کے نتھنے پھولے ہوئے بڑے بڑے پاؤن گندہ دہن کریہ منظر بد
ہیئت دراز قد پستان لٹکے ہوئے پیٹ تو بہر بد شکل ہی کہ جسکو دیکھ کر دل کو نفرت ہو کبھی کوئی نگاہ رغبت
سے بھی نہ دیکھے دیکھنا تو شہر و بیگر ہی کبھی خواب مین بھی خیال نہ لائے بلکہ اسکی طرف منہ کر کے بھی
نہ سوئے خیر آمدم بر سر مطلب یہ اپنے کو سیدھے حسین و جوان بنائے ہوئے ہی جوانون کے فریفتہ
کرنے کے لیے راوی بیان کرتا ہی کہ جب اسنے سینہ کی طرف دیکھا اور اُس گل کو سوختہ پایا زانو
پہ ہاتھ مارا اور چیخین مار مار کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ ہائے بھائی میرے ہائے یار میرے تجھکو رانڈ
کر گئے اب میری آگ کون فرو کریگا تم تو ہوئی مان کی نشانی تھے تم سے میری کمر قوی تھی بازو پُر قوت تھا
دل استوار تھا تم تو کمر ہی توڑ گئے اور بازو بھی اور رانڈ بھی کر گئے اب راتون کو تم کو یاد کر کے رویا کرون گی
جب تمہاری صحبت اور ہم بستری یاد آئیگی اپنا حال تباہ کرونگی یہ کہکر رونے لگی اور خواصین سمجھانے
لگین اور کہنے لگین کہ ملکہ عالم اس امر کی فکر فرمائیے کہ اُنکے قاتل کو قتل کر کے اُنکے خون کا معاوضہ
فرمائیے کہ اُنکی روح شاد ہو جب یہ خواصون نے کہا اسنے رونے کو کم کیا اور اُن سے کہا کہ
بیبیون تم نے تو خوب رائے دی واقعی یہی امر خوب ہی یہ کہکر اسنے اپنا زائچہ کھولا اُسکو
بغور دیکھا ایسی زبردست ساحرہ ہی کہ یہ جب زائچہ کو دیکھتی ہی اس پر سب حال ظاہر ہو جاتا ہی
جو کہ گذر چکا ہی پھر اسکا اسکو سب حال سے آگاہ کر دیتا ہی اور ساحرون کا یہ طریقہ ہی کہ عدد

یا تو کتاب مین دیکھتے ہین یا اوراق سامری مین یا سحر سے پتلہ یا پتلی بنا کر اُس سے دریافت کرتے ہین
پر کتاب اپنے زانو کو دیکھکر بیان کر دیتی ہے اس سے کوئی حال پوشیدہ نہین رہتا ہے چنانچہ جب
اسنے غور سے زانو کی طرف دیکھا اسپر ظاہر ہوا کہ طلسم کشا نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا
بے ستون جادو کو قتل کیا بادشاہ سابق نور ہا ہو گیا طلسم کشا کے عیار خواجہ عمرو نے عیاری کرکے
رہا کیا بادشاہ سابق کو اُسنے تیغہ لاکر دیا اس تیغہ سے طلسم کشا نے بے ستون کو قتل کیا اور سب
ساحرون کو مارکر بھگا دیا آخر کو وزیر بے ستون نے پریشان ہوکر مع کل ہمراہیون کے طلسم کشا
کی اطاعت کی لاکھ لاکھ بے ستون اور کل ساحرون نے جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
تھے طلسم کشا پر سحر کیا مگر طلسم کشا پر سحر نے بالکل بہ سبب اسم اعظم اثر نہ کیا نہ کسی ساحر کا سحر اثر
کریگا طلسم کشا پر سحر کرنا بیکار ہے یہ جو حال اس پر ظاہر ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اب طلسم کشا کل
اپنے لشکر کو لیے ہوئے اور وزیر بے ستون کو مع اُسکے ہمراہیون کے جو کہ قریب تیس ہزار ساحرون
کے ہین اور دس ہزار غیر ساحر ہین طرف بارگاہ کے جاتا ہے اُسکا عیار یعنی خواجہ عمرو رکاب پر ہاتھ
رکھے ہوئے ہے پہلے اسنے قصد کیا تھا کہ پتنجہ کو روانہ کرکے طلسم کشا کو اٹھوا منگاؤن ابھی اسکے پاس
لوح طلسم تو ہے نہین جو سحر اُس پر اثر نہ کرے گا یہان منگا کے خواہ قتل کرون خواہ اپنے پاس سحر
رکھون خواہ بادشاہ طلسم شنگال جادو کی خدمت مین روانہ کرون اُسکو اختیار ہے جو چاہے سے وہ
طلسم کشا کے حق مین کرے مگر جب یہ دیکھا کہ اُس پر سحر اثر نہین کرتا ہے بہ سبب اسم اعظم کے ابھی
کل ہی کا ذکر ہے کہ اسی ہزار ساحرون نے مل کر سحر کیا ایک کے بھی سحر نے اثر نہ کیا بے ستون
ایسا ساحر مارا گیا اور سحر کارگر نہ ہوا بس اسنے اپنے اس قصد کو موقوف کیا اور اپنی خواہشون سے کل حال
بیان کیا کہ میرے بھائی کا قاتل طلسم کشا ہے مین نے قصد کیا تھا کہ اسکو پتنجہ روانہ کرکے اٹھوا
منگاؤن مگر جب حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مالک اسم اعظم ہے اُس پر سحر اثر نہین کرتا
ہے اگر پتنجہ سحر روانہ کرونگی تو وہ وہان جاکر بیکار ہو جائے گا اُسکے لانے سے بس مین مجبور ہون
اب کیا کرون ہان ایک تدبیر ہے کہ اسکا عیار جو ہے کہ جسکو خواجہ عمرو کہتے ہین جسنے اپنا لقب
شاہ عیاران عیار پیک طرار خنجر گذار ریش تراشندہ کافران سر برندہ ساحران شہزادہ
ولایت معاول اخی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار جس نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا

قتل بلکہ دو نامہ جادو و ساحر شش ہزار دون ساحرون کے نکلے چراغ کر دیئے واقعی یہ امر بدرست عیار
ہو اسکی تعریف و توصیف سامری و جمشید سامری نامہ و جمشید نامہ میں تحریر کر گئے ہیں بلکہ یہ تحریر
کر گئے ہیں کہ جہان پر اسکا خون گرے گا وہ سرزمین کبھی نہ آباد ہو گی جو ساحر یا غیر ساحر اسکو قتل
کرے گا تو وہ ہماری روح پر احسان کرے گا گو اسکی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہیں ہے مگر اپنے
امکان بھر کوشش کرے یہی ہی کہ اس سے ہم کو اور ہماری روح کو بڑے بڑے دکھ پہونچین گے
لہذا ہر ایک سامری پرست و غیر سامری پرست کو سوائے خدا پرست کے لازم ہی کہ جہان تک
ہو سکے اسکے قتل کرنے کی کوشش کرے اور خواجہ عمرو کو قتل کرے بس میں اس عیار کو پیچ تحفہ بھیجکر
اٹھوا لیے لیتی ہون اور اسکو قتل کرتی ہون تحریر سامری نامہ کو غلط کیے دیتی ہون دیکھون کیونکر
میرے قابو سے نکل جاتا ہی اور میرے ہاتھ سے عیاری کرتا ہی ان خواصون نے جواب دیا کہ ای ملکہ عالم
ایسی منحوس قدمی سنر ہیں ہی ہے کو اٹھوائیے سنا جاتا ہی کہ جہان اسکا قدم پہونچا لیسی ہی وہ سرزمین
آباد ہو برباد ہو جاتی ہی ہو سکے گا تو کیا سا شہر ہی ایسے کا یہان آنا کیا فرض ہی ملکہ نے جواب دیا کہ
تم سب اطمینان رکھو یہ یہان کسی کا بال بیکا ہو یا کوئی شی بھی برباد ہو یا ضائع ہو اسے
ہونے کی تمنا اور اعلیٰ آئی یہ تو یہان وہ آیا تم بزم عشرت برپا کرو میں اسکے قتل کرنے کی خوشی
کرونگی بلکہ یہان اسکے اتر آنے کی بھی خوشی کرونگی راوی بیان کرتا ہی کہ بموجب حکم انس فتنا تم
کے بزم عشرت آراستہ کی گئی اور اربابِ نشاط طلب کیے گئے تھے اور ساقی جام و صراحی لیکر آ کھڑا
ہوا تھا کہ اسنے تحفہ روانہ کیا تھا مگر کالدہ خواجہ کو اسوقت اٹھا کر لے چلا تھا جب کہ خواجہ
رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ صاحبقران کے چلے جاتے تھے خوشی خوشی
طرف بارگاہ کے جو تحفہ سحر نے راہ میں پکڑا اور خواجہ کو اٹھا کر لے چلا تھا جیسا کہ سابق یعنی جلد
اول میں تحریر ہوا ہی اور اسی مقام پر داستان ختم کی گئی ہی اور جلد بھی اور صاحبقران افسوس
کنان طرف بارگاہ کے چلے جاتے ہیں وہ اسی لکالدہ کے سحر کا تحفہ تھا بس جیسا اس تحفے نے لا کر
خواجہ کو یہان پہونچایا اسوقت خواجہ بیہوش تھے اسنے کہا کہ لب فرش لٹا دو تحفے نے لٹا دیا
اسنے خواصون سے کہا کہ پہلے میں گانا سن لون تو پھر اسکو اپنے پاس طلب کرکے کچھ سوال
کرونگی اسکے بعد قتل کرونگی اب یہ ماجرا تا کہان ہی اسوقت تک اسنے سحر نہیں کیا تھا کہ اسنے

تو صحہ مین خواجہ کی آنکھ کھل گئی تھی یہ خیال کرکے کہ مین سحر کیا ہوا ہون پس انھون نے اپنے ہاتھ پاؤن کو حرکت
دی تھی جب تک سحر نہین ہوا تھا جب انھون نے ہاتھ پاؤن اپنے قابو مین پائے تھے تو ان کو
خواب کا خیال ہوا تھا چنانچہ جب گانے کی صدا ہوئی تو اصلی واقعہ کا یقین ہوا اسوقت جو ہاتھ
پاؤن کو حرکت دی تو بے حس و حرکت پایا ساحرہ کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ ہوشیار ہوکر غائب
ہو جائے کیونکہ اکثر سُنا گیا ہے کہ یہ غائب ہو جاتا ہے بیٹھے بیٹھے پھر جو تلاش کرو نہین ہاتھ آتا ہے کیونکہ اسکے
پاس چند اشیا ایسے ہین کہ جنکی وجہ سے یہ پوشیدہ ہو تو کوئی اسکو دیکھ نہ سکے ایک تو چادر
جمشیدی ہے کہ جو طلسم ہوش ربا سے اسکے ہاتھ آئی ہے مثل اسکے اور کئی چیزین ہین ایسا نہ ہو کہ مین گانا
سُننے مین مصروف ہون اور یہ اپنے ہاتھ پاؤن قابو مین پا کر غائب ہو جائے تو ساری محنت و مشقت
بیکار ہو جائے یہ سوچ کر اسنے سحر کیا تھا اس سبب سے خواجہ نے جب قصد کیا تھا کہ وہان جاکر
کچھ عیاری کرون اور ہاتھ پاؤن کو بے قابو پایا تھا یہی سبب تھا کہ اُسنے یہ دل سے خیال کرکے
سحر کر دیا تھا و قید سحر جسم خواجہ پر قائم کی تھی چنانچہ خواجہ نے اُسی حالت مین گانا شروع کیا
تھا جس نے کہ اثر کیا تھا اور سب کو محو کر دیا تھا آمدم بر سر مطلب جب خواجہ خاموش ہو رہے
اور حالت محویت کم ہوئی اُسوقت اُسنے خواص کو حکم دیا تھا کہ بیرون باغ جاکر تلاش کرو کہ یہ
گانے والا کون تھا کہ جسکی صدا نے بے چین کر دیا میری گانے والیون کے رنگ کو مٹا دیا خواص
تو اُدھر گئی تھی اِدھر یہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اور یہ سوچ رہی تھی کہ خواص آلے تو مین
پھر بزم عشرت آراستہ کرون اور گانے گانیون کو حکم دون اگر خواص یہ آکر خبر دیگی کہ جسکی صدا
سے ہم سب بے چین ہو گئے تھے وہ بیرون باغ موجود ہے تو مین اُسکو طلب کرکے گانے کا
اُس سے حکم کرونگی اگر وہ میری نوکری کرے گا تو نوکر بھی رکھ لونگی یہ دل سے باتین کر رہی تھی کہ
اُس خواص نے آکر عرض کیا کہ ملکہ عالم مین چارون طرف باغ کے دیکھ آئی بلکہ دو دو کوس گرد تلاش
کیا لیکن اُس گانے والے کا پتہ و نشان تک نہ پایا عقل حیران ہے سوائے اس امر کے کوئی امر
دوسرا نہین ہے یا تو کوئی مسافر تھا اُسنے جو باغ کے اندر کی صدا سُنی کہ گانا ہو رہا ہے پس اُسنے
بھی تان لگائی اور کھڑا ہوکر گانے لگا کیونکہ اس فن کے جاننے والے کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ
گانا سُنکے گانے لگتا ہے یا کوئی اوتار تھا اُسکے ہمراہ فرشتگان مقرب تھے اور حوران بہشتی یہ

او تغافت اس گلی میں رسائی ہو کس طرح	دشوار وہ قدم مجھے چلنا ہے راہ کا کاشف بہت ہے تم سے ملال نباہ کا	رستے میں وہ ملے تو بصد ناز یہ کہا

خواجہ نے جو یہ غزل وہاں سے شروع کی پھر وہی عالم ہوا زنار جادو نے اشارہ مطرب کو کیا کہ ٹھہر جا پھر
وہی صدا آرہی ہے پھر کوئی اسی لحن سے گا رہا ہے مطرب یہ سنکے ٹھہر گئی اسی طور سے عالم محویت سب پر
طاری ہوا ہر ایک کی آنکھ سے اشک حسرت جاری ہوا جو دل و بیخودی تھی وہ دل پکڑ کر رہ گئی سے
عالم تھا کہ ہر ایک بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا شکون کا تار بندھا ہوا تھا خواجہ بھی اس وقت کچھ ایسے
محو ہوئے تھے کہ انکو بھی خیال نہ رہا کہ اب وہاں گا رہا نہیں ہوتا ہے اب تم بھی موقوف کرو بلکہ انکو
خود منظور تھا کہ کسی طور سے یہ اعجاز یا سحر ہو جائے کہ میں گا رہا ہوں تاکہ کچھ کام چلے اور عیاری ہو خوب
تا ہیں ہے لے کر گانے لگے ایسا گانے کہ دیوار و در کو محو حیرت کر دیا کوئی اپنے آپ میں نہ رہا بالکل بیخود
رفتہ ہوگئے چرند و پرند آ آکر گرد باغ جمع ہوئے دیوار و در سے صدا آتی واہ واہ بلند تھی ایک عالم
یاس ہر طرف چھایا ہوا تھا خواجہ اس طور سے گا رہے تھے کہ ابر آسمان پر آکر محیط ہونے لگا تھا
کچھ بوچھار پڑنے لگی تھی مگر ایسا اس لئے کہ زنار جادو اسکی خواصون و مصاحبون کو محو کیا تھا کہ کسی کو
اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا ایسی مدہوش ہوئی تھی کہ یہ کسی کو نہ ثابت ہوا کہ یہ گانا اسی مقام پر
ہو رہا ہے اور یہ وہی گا رہی ہیں جو کہ اسیر ہو کر آئے ہیں جنکو یہ اٹھا کر لایا ہے وہی گانا ہے
سب کو محو کر رہے ہیں یہاں تو یہ سمان تھا سب خود رفتہ ہو رہے تھے ایک خواص ٹہرے وطن
سے برائے رفع حاجت باہر گئی تھی اسنے جو وہاں سے گانے کی صدا سنی دل بیقرار
ہوگیا چپ ہو خیال کیا کہ ملکہ کے بزم میں گانا ہو رہا ہے مگر کیا اچھی صدا ہے اس آواز اور صدا اور
گانے کی تو کوئی مطرب ملکہ کے یہاں نہیں ہے یہ کون گا رہا ہے پس بیقرار ہو کر وہ بات سے جلدی جلدی
فراغت کر کے چلی سب جو پارہ دری میں آئی ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ سازندے تو الگ خاموش بیٹھے
ہیں کسی ساز سے آواز نہیں نکلتی ہے جو سب الگ خاموش ہیں طبلہ الگ دم بخود ہے سارنگی
الگ کان پکڑ کر خاموش ہے چنگ و دف و دائرہ سب بیکار مطرب الگ عالم سکوت میں ہے اور
سب اہل محفل مع ملکہ عالم محویت میں بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہیں یہ جو اسنے نقشہ دیکھا حیران
ہوئی کہ پھر گانے کی صدا کہاں سے آرہی ہے اور کون گا رہا ہے یہاں آکر میں نے سب کو محو پایا

ہین خود مثل آئینہ حیران و ششدر ہون یہ ادھر اودھر دیکھنے لگی کیونکہ گانے کی صدا اُسی طور سے آرہی
تھی اب یہ حیران ہو ہو کر جو ہر طرف نگران ہوئی اس پر ابھی عالم محویت اچھی طور سے نہ طاری ہوا
تھا کہ اسکی نگاہ خواجہ پر پڑی اسنے دیکھا کہ وہ قیدی گا رہا ہے جسکو ملکہ نے پتھر پھینک کر طلب کیا ہے وہ
گا رہا ہے یہ اسکی صدا ہے یہ جو اسنے دیکھا اور سُنا بس یہ فوراً لپک کر خواجہ کے قریب آئی اور چپکے سے
بیٹھکر گانا سننے لگی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ حقیقت مین اسنے کیا گلا پایا ہے کہ اسکے گانے سے
سب محو ہو جاتے ہین اور یہ جی چاہتا ہے کہ ہر وقت اسکا گانا سُنا کرے خواجہ اُسی طور سے
گا رہے ہین خلاصہ یہ کہ خواجہ نے گانا موقوف کیا غزل کو ختم کیا اب خاموش ہو رہے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا بعد تھوڑی دیر کے وہ عالم برطرف ہوا سب کو ہوش آیا اپنے آپ
مین آئے جب ہوش آیا ملکہ لگی تعریف کرنے اور کہنے لگی کہ کیا صدا تھی افسوس اس امر کا ہے
کہ گانے والا نظر نہین آتا ہے اگر مل جائے تو مین اسکو مالا مال کر دون اگر نوکری کرے تو نوکر رکھ
لون نہ معلوم یہ کون ہے اور کہان سے صدا آتی ہے یہ تو دیکھو جب میرے یہان گانا شروع ہوتا ہے
اُسی وقت وہ گانے والا بھی گاتا ہے کیا شریر ہے یہ نہین گاتا کہ ہم خیال کرکے چین اور اُس سمت
کا خیال کرین کہ جدھر سے صدا آتی ہے خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ عالم کیا عرض کرین دل بے چین
ہین وہ مطرب و سازندے ہوئے کہ جو لطف و فراہم کو حاصل ہوتا ہے اور ہو رہا ہے اور ہمارے دل
بے اختیار ہے ہین وہ آپ لوگون کو نہ ہوتا ہوگا ملکہ نے جواب دیا کہ سچ کہتے ہو وہ لوگ یہ سُنکے
خاموش ہو رہے ملکہ نے خواصون سے کہا کہ پھر جا کر تلاش کرو خواصون نے عرض کیا کہ کہان
جا کر تلاش کرین وہ تو کہین دکھائی نہین دیتا ہے نہ معلوم جن ہے یا پری ہے یا فرشتہ ہے ہم پہلے بھی
جا کر تلاش کر آئین کہین پتہ نہ ملا اب پھر جا کر تلاش کرتے ہین زنارے نے کہا کہ ہان جا کر تلاش کرو
جہان سے ملے ڈھونڈھ کر لاؤ اُنھون نے جواب دیا کہ جہان تک ممکن ہوگا ہم تلاش کرینگی
ملنے نہ ملنے کا البتہ ہم اقرار نہین کرتے ہین زنارے نے کہا کہ جاؤ یہ کہکر اِدھر اُدھر
دیکھنے لگی وہ خواصین بھی ڈھونڈھنے کے قصد سے ادھر اُدھر نگران ہوئین اور خیال کرنے لگین
کہ کس طرف جا کر تلاش کرین کہ اُدھر ملکہ کی نگاہ اور ان خواصون کی نگاہ اُس خواص پر پڑی
جو کہ خواجہ کے برابر بیٹھی ہوئی گانا سُن رہی تھی اس پر تو ایسی محویت طاری تھی کہ خواجہ

خاموش بھی ہو رہے ہیں اور سب کو ہوش بھی آیا مگر پھر اُسی طور سے عالم سکوت میں بیٹھی رہی اور سب
خواجہ کی طرف نگران ہے اور آنکھوں سے اشک جاری ہیں اور دریائے حیرت و یاس میں غوطہ زن ہے
ہے اور سکتہ کا سا حال ہے یہ حال جو اُن سب نے دیکھا کہ سیمبوتی پاس قیدی کے بیٹھی ہوئی ہے
اسکو کچھ بھی خیال ملکہ کا نہیں ہے کہ ملکہ ناخوش ہوگی اور میرا کیا حال کریگی یہ دیکھکر اُن خواصوں
نے دست بستہ ملکہ سے عرض کیا کہ ملکہ عالم آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سیمبوتی کس بے فکری خوشی
سے بیٹھی ہوئی ہے قیدی کے پاس ملکہ نے کہا کہ میں خود حیران ہوں کہ اسکو ہوا کیا ہے یہ دیوانی ہوئی
ہے کہ اسکا گانا سُنکر از خود رفتہ ہوگئی کہ عالم سکوت میں بے خوف و خطر بیٹھی ہوئی اور ایسی بیباک ہے
کہ اسکو میرا کچھ خیال نہیں ہے اور اس کے دل میں بالکل خوف نہیں ہے یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ ذرا آواز دو
کہ اسکے دل میں خوف آجائے اور دیوانہ پن اسکا جاتا رہے ملکہ کا یہ کہنا تھا کہ شبو نے پکار کر کہا کہ اری
سیمبوتی وہاں کیا بیٹھی ہے ملکہ یاد فرما رہی ہیں جلد حاضر ہو ورنہ وہ تجھ سے بُری طرح سے پیش
آوینگی اور سزائے معقول دینگی اُس نے جواب تک نہ دیا جواب دینا تو شی دیگر ہے پھر کر بھی نہ دیکھا
کہ یہ پکارتا کون ہے جب جواب نہ دیا تو ملکہ نے شبو سے کہا کہ ذرا آواز سے پکارو سیمبوتی
اور سوسن نے مل کر پکارا پھر کچھ جواب نہ دیا ملکہ نے ان دونوں سے کہا کہ پاس جا کر اس کے
جھونٹے پکڑ کر میرے پاس لاؤ میں اسکو سزا دوں لو اور سنو کہ بہری بنی ہے اسکی قضا ہی آئی ہے
میں نے جو ذرا منھ دیکھے کی بات کی اسکا دماغ بدل گیا لو ہم پکارتی ہیں وہ خاموش بیٹھی ہے یہ بکتی
نہیں جانتی ہے کہ پکارتا کون ہے جب تک یہ سزا نہ پائیگی اسوقت تک اسکو ہوش نہ آئیگا یہ حکم
ملکہ نے شبو کو دیا شبو اپنے مقام سے اُٹھی یہ کہتی ہوئی کہ اب معلوم ہوگا جب جوتیاں پڑینگی
بلبلا اٹھیں ہیں لو اور سنو ہاں ملکہ کے حکم سے پکار رہی ہوں آپ قیدی کے پاس بیٹھی ہوئی ہے خیال تک
نہیں کرتی ہے کہ یہ بکتی کیا ہے مردوا جو دیکھا بس اپنے سے باہر ہوگئی ایسی مستی کس کام کی یہ دبلا پتلا مردوا کہا کس
مردوے کا اگر موٹا تازہ ہوتا تو ایسا بات کتی میں تو ایسے سے لوٹا بھی پانی کا نہ میں رکھواؤں معاذ اللہ یہ اس معلوم ہوتا ہے
اسکو دیکھکر بیخود ہوگئیں آگ کے ساتھ اور پانی اگر ایسی ہی آگ لگی ہے تو دہائی ہوئی لکڑی ہوگی میں سوسن نے کہا کہ ہاں میں یہ
کیا کہتی ہو وہ لوگ کیا کریں جنکا نصیب ہے ملکہ سے رخصت لیکر چلی گئیں
اپنی آگ فرو کرا آئیں یا میں نے بھی ایسا کیا بیان کیا کریں تماشا نہ یار نہ یہاں سے

کہیں جاسکتے پاتی ہیں پھر کیونکر سے یہ مرد کو دیکھکر بیقرار نہ ہوں خواہ وہ مرد خوبصورت ہو خواہ بدصورت یہ امر ضروری
کہ جس چیز یا جس شخص سے انسان ترسا ہوا ہوگا جب اتفاق سے وہ مل جائیگی خواہ وہ اس لائق ہو کہ اُسکی طرف
رغبت کی جائے خواہ نہ اس لائق ہو مگر دل ضرور رغبت کریگا شبو نے جواب دیا تم بڑی زبان دراز ہو چالاک
ہوئی ہو اتنی سی بات میں کیا کیا کو سنا یا خیر چلو اُسکو ملکہ کے پاس لے آئیں دیکھیں یہ ایسی بیخبر کیوں ہو
گئی ہو یہ کہتی ہوئیں سیبوتی کے قریب پہونچیں اور قریب پہونچکر پکاریں کہ بہن سیبوتی چلو ملکہ یاد فرماتی ہیں
اُسنے کچھ جواب نہ دیا جب وہ تین مرتبہ پکارا اور جواب نہ پایا تو شانہ ایک طرف سے سیبوتی کے ہلایا اور
ایک طرف سے سوسن نے دیکھا کہ شانہ ہلانے سے بھی وہ ہوشیار نہ ہوئی بیٹھی ہوئی ہو آنکھوں سے
اشک جاری ہیں غشی طاری ہو عجب عالم ہو یہ دیکھکر سوسن نے پکار کر کہا کہ ملکہ عالم ہم نے پہلے
تو پکارا جب صدا نہ دی تو شانہ ہلایا اُس پر بھی اُسکو خبر نہ ہوئی نہ معلوم سیبوتی کو کیا ہو گیا ہو ملکہ نے یہ
سُنکے کہا کہ اُسکی نبضیں دیکھو اگر نبضیں چلتی ہوں تو زندہ ہو میرے پاس لے آؤ اور اگر نبضیں نہوں تو مرگئی
ہو معلوم ہوتا ہو کہ کسی جانور زہر دار نے کاٹ کھایا ہو اور اگر نبضیں ہیں تو سکتہ ہوا ہو یہ جو ملکہ نے کہا سوسن
نے جھککر ہاتھ پاؤں کی نبض دیکھی سینہ پر ہاتھ رکھا آمد و شد نفس کی حرکت پائی نبضیں دیکھیں تو ثابت
ہوا کہ چل رہی ہیں بس ملکہ سے کہا کہ ابھی زندہ ہو نبضیں برقرار ہیں اور پیٹ میں سانس چلتی ہو ملکہ نے
جواب دیا کہ میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اسکا تدارک کروں اور ہوشیار کروں کیونکہ مجکو اس سے از حد
الفت ہو یہ جو ملکہ نے کہا شبو و سوسن سیبوتی کو پکڑ کر وہاں لائیں جہاں ملکہ بیٹھی ہوئی ہو لا کر برابر
مسند کے فرش پر لٹا دیا خواصیں خاموش بیٹھے ہوئے مبتلا سے سحر دیکھ رہے ہیں اُدھر ملکہ نے دو خواصوں
سے کہا کہ اسکے تلوے سہلاؤ اور پانی کا چھینٹا منھ پر دو اور گلاب کیوڑہ سونگھاؤ اور روئی پر خس کا عطر
ڈالکر سونگھاؤ تاکہ اُسکو ہوش آئے خواصوں نے ایسا ہی کیا کہ اب سیبوتی کو ہوش آیا چونکہ خواجہ
کے نگانے کا یہ اثر تھا کہ یہ بیہوش ہو گئی تھی عرصہ ہوا تھا کہ خواجہ نے نگانا بھی موقوف کر دیا تھا
اُدھر تو اُسکا اثر کم ہوا اُدھر یہ تدارک کیا گیا سیبوتی کو ہوش آیا اُسنے دیکھا کہ میں برابر مسند کے
فرش پر پڑی ہوئی ہوں اور ملکہ بیٹھی ہوئی ہو کوئی میرے پاؤں سہلا رہی ہو کوئی دبا رہی ہو کوئی
پٹیاں کس کر باندھ رہی ہو کوئی مٹی پر خس کا عطر ڈالکر سونگھا رہی ہو کوئی کیوڑہ گلاب چھڑک رہی ہو اسکو حیرت
ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہو کیوں سب یہ تدارک کر رہی ہیں کوئی باندی تو نہیں تھی نہ کسی خدمت پر

کے سبب سے غش آیا نہ کسی عارضہ سے جو اسکو کچھ کسل وغیرہ ہوتا جب اسکو ہوش آیا اٹھ بیٹھی اور
حیران ہو ہو کر سب کی طرف دیکھنے لگی جب اسکو ہوش آیا اور تعجب کرنے لگی ملکہ نے کہا کہ کیون
سیہوتی یہ کیسی بیہوشی تھی یہ کیا امر تھا سیہوتی نے حواس درست کرکے کہا کہ مین خود حیران ہون کہ یہ
سب کیا کیونکر ہوا یہ سب کیون جمع ہین اور مجکو یہان کون لایا مین تو بیٹھی ہوئی گانا سن رہی تھی ایسی
آواز اور ایسا گانا مین نے عمر بھر کبھی نہین سنا تھا جو اسوقت سنا ہی میرے اوپر کیا ہی بڑے بڑے شاہان
ہفت ملک سوا سلیمان علیہ السلام کے کسی نے نہ سنا ہوگا وہ جو خداوند ہین لقیے سامری و جمشید انھون نے بھی نہ سنا
ہوگا ملکہ نے کہا کہ کیا تو دیوانی ہوگئی ہی جو ایسی باتین کر رہی ہی تو کہان گانا سن رہی ہی تو تو قیدی کے
پاس عالم غش مین لیٹی ہوئی تھی پہلے میرے حکم سے شہو و سوسن نے تم کو پکارا یہان سے جب تم نے صدا
نہ دی تو تم نے یہ سمجھا کہ پکار نہین پہونچی جب کچھ صدا نہ آئی تو تم کو ہلایا بیہوش پایا میرے پاس سے آئین
سب گھبرا گئین جب تم کو تھی اور گلاب کیوڑا وغیرہ کا عطر سونگھایا اور سب نے تلوے سہلائے
پنکھا جھلا ہاتھ پانو باندھی گئین بازو کسے گئے تب تم کو ہوش آیا اب جو ہوش آیا تو یہ بکنے لگی کہ مجکو یہان کون
لایا مین گانا سن رہی تھی ذرا اپنے حواس درست کر سیہوتی نے جواب دیا کہ ملکہ مین جھوٹ نہین
کہتی ہون سچ عرض کرتی ہون گانا سن رہی تھی اور ایسا گانا کسی نے نہ سنا ہوگا ملکہ مجھ پر اُس گانے
کے سبب سے ایک بیخودی سی طاری ہوئی مین اسی عالم مین بیٹھ کر سننے لگی پھر مجکو نہین معلوم کہ
میرے اوپر کیا گذری زنار جادو نے کہا کہ اری چھنال تو تو خواجہ عمرو عیار حمزہ کے پاس بیٹھی ہوئی
تھی عالم غشی مین کیا اُسکے اوپر عاشق ہوئی ہی اُسکے عشق کے سبب سے تیرا یہ عالم ہوا تھا سچ بتا
اور پوشیدہ کرنے سے کیا حاصل تو عمرو عیار کے پاس کیون بیٹھی ہوئی تھی سیہوتی نے بگڑ کر کہا کہ واہ
ملکہ آپ ہم لوگون سے تو اس قسم کی ہنسی نہ ہنسا کیجیے اگر میری برابر والی ایسے کلمے کہتی تو جواب
پاتی آپ کو کیا جواب دون میری یہ طاقت نہین ہی کہ آپ کو جواب دے سکون گستاخی
معاف میری ایسی آنکھ نہین ہی کہ شد دیکھون بھالون اور گیر پڑون ملکہ نے فرمایا کہ پھر کیا سبب تھا جو
تو بیٹھی ہوئی تھی اُسکے پاس سیہوتی نے کہا کہ گانا سن رہی تھی ملکہ زنار بولی کہ وہان بیٹھ کر کیا
گانا سنا کیا اُسی مقام پر صدا آتی تھی اور کہین نہین آتی تھی کیا یہان تیرے آنے کی ممانعت
تھی جو تو پائین عرش بیٹھی سیہوتی نے کہا کہ وہان جو گانا سنا وہ یہان کہان تھا اگرچہ لوگ

ہزار مرتبہ مر کے پھر زندہ ہوئے تھے تو یہ گلا یہ تال سم یہ آواز یہ لحن ہرگز نہ پایا تھا چونکہ میں نے سُنا اسوقت تک
سماں بندھا ہوا ہے روح اُس گانے کی مشتاق ہو رہی ہے تار نے کہا کہ وہ کون گا رہا تھا اُس گانے کو ہم کو
بھی سُنا دے اور اُس گانے والے کو دکھا دے جسکی تو اسقدر تعریف کرتی ہے سیہ موتی نے جواب دیا
کہ وہ گانا ایسا تھا کہ تمام محفل آپکی دنگ تھی اور خود آپ بھی یہ عالم تھا کہ جسقدر گانے والے اور
اُنکے سازندے تھے میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جھوم رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کو
حال وقال آ گیا یہ جلسہ حال وقال ہے زرد دیوار سے صدا سے آہ و واہ پیدا تھی اور پھر آپ فرماتی ہیں کہ
ہم کو بھی سُنا دو اور گانے والے کو دکھا دو جب آپ سنا نہ ہو یا گانے والے کو دیکھا نہ ہو تو ایسا فرمایئے
اے ملکہ یہ عالم تھا کہ باغ کے درخت جھوم رہے تھے سبزہ جو اُگا ہوا تھا وہ استادہ ہو گیا اور
اسی طرف نگران تھا تمام باغ کو حیرت تھی سازندے جسقدر تھے سب خاموش تھے کسی کی صدا بلند نہ ہوتی
تھی ایسا گانا ہو رہا تھا کہ مشتری فلک کو سکتہ تھا ملکہ نے کہا کہ صاف طور سے بیان کر یہ تو تو سچ
کہتی ہے کہ گانا سنا ہو گا ہاں گانا تو سُنا واقعی ایسا گانا نہ سُنا ہے نہ اب سننے میں آئے گا یہ خود کر رہا
تھا میں نے اُسی جگہ وہیں بیٹھا اپنی گانے والیوں کو اشارہ کیا کہ نہ گاؤ سُننے دو وہ خاموش ہو گئیں
یہ سب بھی محو ہو گئیں بڑے عرصہ تک صدا آیا کی جب وہ صدا موقوف ہوئی ہم سب کی وہ حالت
برطرف ہوئی میں نے شمشاد و چنبیلی کو بھیجا کہ بیرون باغ جا کر تلاش کرو کہ یہ کون گا رہا تھا وہ گئیں
اور آ کر جواب دیا کہ ہم نے بہت تلاش کیا کوئی نہیں ملا میں نے خیال کیا کہ کوئی مسافر ہو گا وہ گاتا
ہوا چلا گیا چونکہ میں نے یہ محفل خوشی قرار دی ہے یہ مجھکو خوب معلوم ہے کہ میں نے تجھ کو بھیجکر اُس
شخص کو اسیر کر لیا ہے کہ جو قاتل ساحران عالم مشہور ہے جسکے بارے میں سامری و جمشید لکھتے ہیں
کہ جو اسکو قتل کرے گا وہ ہم پر احسان کرے گا اُسکی موت نہیں ہے بس میں نے اسکو تیرے سامنے
سحر بھیجکر پکڑوا لیا ہے تو اسی خوشی میں جلسہ آراستہ کیا گو میرا بھائی مرا ہے مجھکو ذرا بھی رنج نہیں ہے کیونکہ ایسی
خوشی ہے کہ وہ رنج بدل گیا خوشی کے ساتھ میں نے یہ خیال کیا کہ پہلے محفل کر لوں پھر اُسکو بلواؤں اور دل کو
خوش کروں پھر اسکو اپنے قریب طلب کر کے کچھ سوال کروں گی اگر اسنے انہیں قبول کیا تو خیر ورنہ اسکے
جسم سے بوٹیاں کاٹ کاٹ کر کباب لگا کر اُنپر نمک مرچ چھڑک کر کھاؤں گی قول سامری و جمشید
کو غلط ٹھہراؤں گی بس گانے کا حکم دیا تھا کہ یہ واقعہ درپیش ہوا جب انھوں نے آ کر کہا کہ ملکہ ہم نے

ہزار مرتبہ مرکے پھر زندہ ہو گئے تو یہ گانا یہ قوال سے ہم نے اور یہ گن نہ پایا جیسا کہ میں نے سُنا اس وقت تک آسمان
سمان بندھا ہوا ہے روح اُس گانے کی مشتاق ہے زنار نے کہا کہ وہ کون گا رہا تھا اُس گانے کو ہم کو
بھی سُنا دے اور اُس گانے والے کو دکھا دے تو اسقدر تعریف کرتی ہے سیاہ پوش نے جواب دیا
کہ وہ گانا ایسا تھا کہ تمام محفل آپکی دنگ تھی اور خود آپکا بھی یہ عالم تھا کہ جسقدر گانے والے اور
اُنکے ساز تھے میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جھوم رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کو
حال و قال آیا یہ جلسہ حال و قال ہو رہا تھا ایسے میں صدا سے ایک دو دور پیدا تھی اور پھر آپ فرماتی ہیں کہ
ہم کو بھی سُنا دو اور گانے والے کو دکھا دو تعجب سا نہ ہو یا گانے والے کو دیکھا نہ ہو تو ایسا فرمائیے
ای ملکہ یہ عالم تھا کہ باغ کے درخت جھوم رہے تھے سبزہ جو اُگا ہوا تھا وہ استادہ ہو گیا اور
اسی طرف نگران تھا تمام باغ کو حیرت تھی سازندے سب خاموش تھے کسی کی صدا بلند نہ ہوئی
تھی ایسا گانا ہو رہا تھا کہ قشتری فلک کو سکتہ تھا ملکہ نے کہا کہ صاف طور سے بیان کر یہ تو تو سچ
کہتی ہے کہ گانا سنا ہو گا ہاں گانا تو سُنا واقعی ایسا گانا نہ سُنا ہے نہ اب سننے میں آئے گا یہ خود دیکھ رہا
تھا میں نے اُسی بیخودی میں اپنی گانے والیوں کو اشارہ کیا کہ نہ گاؤ سننے دو وہ خاموش ہو گئیں
یہ سب بھی محو ہو گئیں بڑے عرصہ تک صدا آیا کی جب وہ صدا موقوف ہوئی ہم سب کی وہ حالت
برطرف ہوئی میں نے شمشاد و چشم چابلی کو بھیجا کہ بیرون باغ جا کر تلاش کرو کہ یہ کون گا رہا تھا وہ کنیزیں
اور آ کر جواب دیا کہ ہم نے بہت تلاش کیا کوئی نہیں ملا میں نے خیال کیا کہ کوئی مسافر ہو گا وہ گاتا
ہوا چلا گیا چونکہ میں نے یہ محفل خوشی قرار دی ہے یہ بھی تجھ کو معلوم ہے کہ میں نے کچھ سمجھ کر اُس
شخص کو اسیر کر لیا ہے کہ جو قاتل ساحران عالم مشہور ہے جسکے بارے میں سامری نے لکھ بھیجا ہے
کہ جو اسکو قتل کرے گا وہ ہم پر احسان کرے گا اُسکی موت یقین ہے بس میں نے اسکو تدبیر سے سامنے
سحر کھینچ کر اُٹھوا لیا ہے تو اُسی خوشی میں جلسہ آراستہ کیا تو میرا بھائی مرا ہے تو بدلہ لینا یقین ہے کہ یہ ایسی
خوشی ہے کہ وہ رنج بدل گیا خوشی کے ساتھ میں نے یہ خیال کیا کہ پہلے جشن کر لوں گانا سن لوں اور دل کو
خوش کر لوں پھر اسکو اپنے حضور میں طلب کر کے کچھ سوال کرونگی اگر اسنے انکار کیا تو تیر ورنہ اسکے
جسم سے بوٹیاں کاٹ کاٹ کر کباب لگا کر اپنے تماشا سر پر چھڑک کر دکھا دونگی قول سامری و جمشید
کو خلاف تصرف نگی بس گانے کا حکم دیا تھا کہ یہ واقعہ درپیش ہوا جب آنکھوں سے آ کر کہا کہ ملکہ ہم نے

بہت تلاش کیا کوئی گانے والا ہم کو نہیں ملا ہم واپس آئیں پھر ہم نے اپنی گائن کو حکم دیا کہ گانا شروع کر
پہلے تو گت بجائی پھر اسنے بیٹھ کر غزل شروع کی کوئی چہارم حصہ غزل کا گائی ہوگی کہ پھر وہی صدا آنے لگی
یہاں گو گانا ہو رہا تھا طبلہ کی صدا بلند تھی سب اسی طرف متوجہ تھے مگر وہ صدا ایسی تھی کہ ان سب پا تو بہر
فوق لے گئی اور چھا گئی جب ہمنے وہ صدا سنی چونکہ اشتیاق تھا اپنی گائن کو منع کیا ساز وغیرہ بھی
موقوف ہوئے سب آپ اسے سننے لگیں ہم کو خبر نہ تھی کہ ہم ہیں کہاں اور کیا کر رہی ہیں بڑے عرصہ تک یہی عالم
رہا ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ہم سب کو ہوش آیا ہے جب ہوش آیا تو نہ وہ صدا تھی نہ آواز سنائی پڑا ہوا تھا
میں نے ان چند کنیزوں سے کہا کہ جہاں سے ممکن ہو اس گانے والے کو تلاش کر کے لاؤ میں نوکر رکھونگی
انھوں نے کہا کہ ہم کہاں سے لائیں جب میں بہت خفا ہوئی تو انھوں نے چار ناچار اٹھنے کا قصد کیا
کہ تیرے اوپر میری اور انکی نگاہ پڑی تجھکو اس عالم میں دیکھکر بڑی حیرت ہوئی آخر تجکو اٹھوا منگایا اور
ہوشیار کیا تو اپنی حالت بیان کر تو جسکا گانا سن رہی تھی وہ گانے والا کہاں ہے جلد بتا میں اسکو طلب
کر کے نوکر رکھونگی اور تجکو بہت کچھ انعام دونگی سیپوتی نے کہا کہ آپ انعام کی خاطر و یہ طلب کریں
میں بتائے دیتی ہوں بلکہ آپ کے سامنے لا کر حاضر کرونگی نوکر رکھنے نہ رکھنے کا آپ کو اختیار ہے نوکری
کرنے نہ کرنے کا اسکو زنار نے کہا کہ اچھا اگر تو نے نہ بتایا اور نہ لائی بلا کر تو تیری کیا سزا با وہ تیرے
بلانے سے نہ آیا سیپوتی نے کہا کہ ضرور آئے گا بلکہ یہاں موجود ہے کہیں جانے کی ضرورت نہ ہوگی
اگر وہ نہ آئے گا تو آپ اسکو زبردستی بلا سکتی ہیں زنار نے یہ سنکے حکم دیا کہ ایک ہزار روپیہ
سیپوتی کو لا دو اور اپنے گلے کا مالا اُتار کر دیا کہ یہ بھی لے لے اب بتا کہ وہ گانے والا کہاں ہے
اُدھر کنیزوں نے روپیہ لا کر سیپوتی کو دیا جب روپیہ و مالا سیپوتی لے چکی مسکرائی اور کہنے لگی کہ اے
ملکہ ہم کو وہ مثل ہوئی مثل ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں ہے بقول شاعر آپ کا تو اسوقت
یہ حال ہے شعر یار در خانہ و من گرد جہاں میگردم + آب در کوزہ و من تشنہ لبان میگردم + اے ملکہ
اسوقت تو یہ حال ہے واقعی آپ لوگ ایسے بے خود و محو ہوئے کہ آپ کو خبر نہیں رہی کہ یہ صدا
کہاں سے آرہی ہے اے ملکہ گانے والا یہاں موجود ہے اور آپ بیرون باغ تلاش کراتی ہیں غرضکہ
آپ کے حکم سے اور خیال کے ملکہ نے برہم ہو کر کہا کہ جلد صاف طور سے بیان کر یہ سمجھ میں
نہیں آتا ہے کہاں ہے کیا تیرے پائجامہ میں پوشیدہ ہے سیپوتی نے عرض کیا کہ آپ بیکار برہم ہوتی ہیں

آپ کے سامنے موجود ہے لیجیے خلاصہ طور سے کہتی ہون قربان اس بات کے کہ جسکی تلاش ہو وہ تو یہان
موجود ہو تمام شہر ڈھونڈھا جاسکے اے ملکہ یہ جو قیدی جسکو آپ خواجہ عمرو فرماتی ہین یہی گا رہا تھا اسی
سبب سے تو مین اسکے سامنے بیٹھ گئی تھی ملکہ نے جواب دیا کہ چل دور ہو تجکو جھلا بناتی ہے اسے تو
بہت سا چل نکلی ہے بنا اور کسی کو جا کر اب جب تک تو گانے والے کو پیدا نہ کریگی اور نہ بتا سکیگی اور یہان
نہ لا سکیگی اسوقت تک تیری رہائی محال ہے سیموتی نے جواب دیا کہ بتا تو دیا اور یہان موجود بھی کر دیا اب
آپ کو یقین نہ آئے تو کیا کیا جائے مین باز آئی اس روپیہ سے اور بار سے اپنا روپیہ و بال اپنا واپس
لے جائیے مین کچھ نہین لیتی واہ کیا خوب روپیہ پیسہ لیکر مین ایسی مجبور ہو گئی مین نہ جانتی تو کبھی
ایسی بات نہ کہتی جب آپ نے دریافت کیا کہ طبیعت کیسی ہے کہدیا تھا کہ سر پھرنے لگا تھا
بیٹھ گئی تھی درد سر بہت شدت سے تھا مین نہ جانتی تھی کہ اصلی بات کہکر اس عذاب مین مبتلا
ہونگی تو جھوٹ بولتی سچ نہ کہتی بڑی خرابی تو یہ ہے کہ مجھ کمبخت کو جھوٹ بولنے کی عادت نہین ہے
مجھ سے جھوٹ بولا نہین جاتا ہے پھر کیونکر جھوٹ بولتی بڑی خرابی تو یہ ہے کہ اورون کو میرے
قول کا اعتبار نہین ہوتا کرون تو کیا کرون اے ملکہ مین سچ عرض کرتی ہون کہ یہی قیدی گا رہا تھا
وہ اسی کی صدا تھی ملکہ نے کہا کہ کیون ری چھلا تو دیوانی ہوئی ہے اور مجکو بھی دیوانہ بناتی ہے سچ سچ بتا
کہ وہ گانے والا کون ہے اور کہان ہے اے سوسن ذرا اسکی باتین تو سن بڑی زبان دراز ہے سنبل اسکی
مشکین باندھ لے تاکہ یہ بھاگ نہ سکے شمشاد کدھر ہے اس سے کہدو کہ اسکو آکر جوتیان مارے
دار پر کھینچے اب یہ ہم سے مسخرہ پن کرنے لگی ہین زنار جادو نے کوڑا اٹھایا اور کہا کہ سچ سچ بتا ورنہ مارے
کوڑون کے کھال گرا دونگی سیموتی نے تڑپ کر اور بلبلا کر کہا کہ اے ملکہ عالم مین سچ عرض کرتی ہون
اور کہا تمام پھوٹ پھوٹ نکلے جو جھوٹ کہتی ہون آپ کے سر کی قسم کبھی جھوٹ نہ بولونگی اگر
جان پر بھی بنی ہوگی اور کہیگا کہ ملکہ کے سر کی قسم جھوٹی کھا لو تو نہ کھاؤنگی جان دیدونگی قسم نہ کھاؤنگی
اے ملکہ یہی قیدی گا رہا تھا جو سابق مین عرض کیا ہے وہی عرض کیے جاؤنگی کبھی اسکے خلاف نہ عرض
کیا ہے نہ کرونگی چاہے آپ مجکو قتل کرین چاہے میری مارے کوڑون کے کھال گرا دین جو کہا تھا
کہا اور کوئی جھوٹ نہین کہا ہان اگر جھوٹ کہتی تو بدل ڈالتی کوئی اور فقرہ کر دیتی بلکہ سچ عرض کرتی
ہون قیدی ہی گا رہا تھا ملکہ نے کہا کہ سچ کہتی ہے سیموتی نے کہا کہ کیا مجال جو جھوٹ عرض کرون

اگر چھوٹ سکے تو میرا خون آپکو حلال ہے بلا خوف و خطر مجکو قتل فرمایئے گا مین نے اپنی جان کی شرط کی
بس ملکہ نے کہا کہ تو اپنا واقعہ بیان کر کہ کیونکر تو نے جانا کہ یہی قیدی گا رہا ہے گو یقین نہین آتا ہے مگر تو
اسی امر پر بضد ہو رہی ہے اور اصرار کر رہی ہے تو بیان کر تا کہ مین بھی سنون کہ کیونکر تو نے جانا سیمبوتی نے
عرض کیا کہ اے ملکہ مین آپ کے پاس سے اُٹھکر برائے رفع حاجت گئی تھی بیٹھی ہوئی تھی کہ کان
مین گانے کی صدا پہونچی چونکہ مین دیکھ آئی تھی کہ یہان گانے وغیرہ کا سامان ہے مین نے خیال کیا کہ ملکہ
گانا سُن رہی ہین بارہ دری مین گانا ہو رہا ہے مگر خیال کر کے جو سنتی ہون تو وہ صدا نہین پاتی ہون کہ
جو ہمیشہ سنا کرتی تھی اُسکے خلاف پاتی ہون مگر خوش گلو ہے اور معلومات بھی خوب ہے مین اُسی جگہ سے کان
لگا کر سننے لگی کہ یہ کون آج کہان گا رہا ہے ایسی صدا تھی کہ دل بیقرار ہو گیا اور وہان سے بہت جلد فراغت
کر کے چلی جون جون قریب پہونچی دلکو وہ آواز اچھی معلوم ہونے لگی یہان تک کہ بارہ دری مین آئی یہان
عجب رنگ پایا سب کو عالم سکوت مین مع آپ کے دیکھا ہر ایک شے کو بے خود پایا انسان حیوان
تو جاندار اور صاحب عقل اور سمجھ ہین جب سب بے حس و حرکت تھے بے روح شے کو وجد طاری تھا تو ذی
روح کی کیا حقیقت تھی یہ واقعہ دیکھکر مین حیران ہوئی کہ یہ کون گا رہا ہے کیونکہ صدا برابر چلی آتی ہے
گانے والا نظر نہ آتا تھا مین حیران تھی کہ یہ صدا کہان سے آ رہی ہے کہ ادھر اُدھر جو دیکھتی ہون اور کان
لگاتی ہون تو یہ معلوم ہوا کہ اسی مقام پر کوئی گا رہا ہے اب اُس سمت کو جو کان لگا کر سُنا تو یہ پایا کہ
میرے پہلو کی طرف سے صدا آ رہی ہے اب جو پلٹ کر دیکھا تو اس قیدی کو گاتے ہوئے پایا بس
تاب نہ رہی بیقرار ہو گئی قریب جا کر بیٹھی اور گانا سننے لگی وہ گایا کیا مین سُنا کی آخر کار مجکو اپنی خبر
نہ رہی بے خود ہو کر رہ گئی پھر مجکو نہین معلوم کہ کب گانا موقوف کیا ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ واقعی نیا
واقعہ ہے کہ گانا بارہ دری مین میرے فرش کے برابر ہو اور ہم ایسے محو ہون کہ یہ بھی نہ دیکھ سکین کہ
کون ہے اور کہان گانا ہو رہا ہے سیمبوتی نے جواب دیا کہ اے ملکہ یہ نہ فرمایئے مین یہان آکر بڑے عرصہ
تک حیران رہی کہ کون گا رہا ہے آپ لوگ تو یہان بیٹھی ہوئی تھین پہلے ہی صدا مین خود رفتہ ہو گئی
ہونگی دوسرے اُسکی طرف گمان بھی تو نہین ہو سکتا تھا کہ یہ گا رہے ہین ملکہ نے کہا تم سچ کہتی
ہو خیر اس سے کوئی غرض نہین ہے مگر مقام عجب ہے اور جائے تعجب ہے کہ ایسے محو ہون کہ گانے والا
ہمارے سر پر بیٹھا ہوا گایا کرے اور ہم کو خبر نہ ہو اگر مین سحر کرتی تو اسی طور سے محو کر کے بھاگ جاتا

ساری محنت بیکار ہوتی پھر ہاتھ نہ آتا آخر خوب ہمیں نے پہلے بند و بست کر لیا اب معلوم ہوا کہ یہ عیار
گانے میں بھی کامل ہے اسکو میرے پاس لاؤ میں اس سے کچھ سوال کرون اور دریافت کرون کہ تو ہی
گا رہا تھا یہ کہنا تھا زنار شہوت پرست کا کہ شبو اور سوسن دونون کنیزین خواجہ عمرو سے کہا کہ اے
سرکار و عیار چل ملکہ نے یاد کیا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ ہمارے ہاتھ پاؤن میں طاقت نہیں ہے کہ ہم ملکہ
کے پاس چل سکیں ہم کو اٹھا کر لے چلو تو ہم چل سکتے ہیں ورنہ ہم کو اسی مقام پر پڑا رہنے دو اگر ملکہ کا
بہت دل چاہتا ہے میرے دیکھنے کو تو وہ خود یہان چلی آئیں جو کچھ کہنا ہو کہہ جائیں دوسرے میں سامنے
تو موجود ہون قریب جانے کی کیا ضرورت ہے انھون نے کہا کہ لو اور سنو اس قیدی کو بھی مزاج ہوا ہے
مغرور ہو گیا ہے تو کہتا ہے کہ مجھکو اٹھا کر لے چلو مجھ میں طاقت نہیں ہے چلنے کی ملکہ خود میرے پاس چلی
آئیں جو کہنا ہو کہکر چلی جائیں شبو نے جواب دیا کہ جب پہونچتی ہے کہ مرنے کے دن آتے ہیں تو قضا
آتی ہے اب اسکی قضا آئی ہے اپنے دل کے ارمان نکالتا ہے چلو ملکہ سے کہدیں کہ وہ نہیں آتا ہے نہ
اپنے مقام سے حرکت کرتا ہے کہتا ہے کہ مجھ میں طاقت نہیں ہے میرے ہاتھ پاؤن بالکل بے حس و
حرکت ہیں کہتا ہے کہ جو کچھ ملکہ کو کہنا ہو وہ یہان آکر مجھسے کہیں میں وہان آ نہیں سکتا ہون یہ کہکر
وہ دونون زنار جادو کے پاس آئیں اور سب حال کہہ سنایا زنار جادو نے کہا کہ وہ تو دیوانہ
ہو گیا ہے سارا حال معلوم ہوا جاتا ہے یہ سب باتیں اُسکی میں کب سنتی ہون اگر وہ یون نہیں آتا ہے
تو اُسکو پکڑ کر لے آؤ میں سحر اُتارے لیتی ہون تاکہ زمین اُسکو چھوڑ دے اور قید سحر میں پڑا رہنے دونگی
اس غرض سے کہ تمھارے ہاتھ سے چھوٹ نہ جاسکے پھر ہاتھ آنا محال ہوگا پتہ بھی نہ لگے گا یہ پرند
جانور سے بھی زیادہ ہے اُسکے جو پر لگو لے جائیں تو وہ پرواز کرکے اُڑ جاتا ہے اور جب پر کتر دو یا باندھ
دو تو پرواز سے باز رہتا ہے یہ تو بدون پرون کے اس طور سے فرار کر جاتا ہے کہ پھر ہاتھ نہیں آتا ہے
پتہ بھی نہیں لگتا ہے انھون نے عرض کیا جو آپکی مرضی ہم اُسے لاتی ہیں یہ کہکر دونون خواجہ کے
پاس آئیں خواجہ سے کہا کہ لے چلو اگر نہ چلوگے تو ملکہ کا حکم ہے کہ کھینچتی ہوئی لاؤ ہم [illegible]
حکم ملکہ زنار جادو تجکو زبردستی لیجائینگی خواجہ نے کہا کہ ہان تو بے حس و حرکت ہون [illegible]
سے تمھارا جی چاہے لے چلو جسقدر چاہے ظلم کرو غریب آزاری کرو افسوس لالچ [illegible]
تھوڑا سا لالچ کرکے اس آفت میں مبتلا ہوا اگر میں یہ جانتا تو کبھی لالچ نہ کرتا [illegible]

ہو جائیگا جان کہاں ممکن ہو گی کیوں میں نے دھوکا کھایا جس حال میں تھا اچھا تھا اپنے اطمینان سے
رہتی کھانا کھاتا یہ تو نہ کہتا کہ قید پڑے ہیں لوگ ظلم کرتے ہیں واہ میاں عمرو خوب اپنی جان بچائی اور
مجھکو پھنسا دیا یہ کہکر رونے لگا اُن دونوں نے ایک شخص ایک نے ایک طرف سے دوسری نے دوسری
طرف سے خواجہ کو پکڑا اور کھینچتی ہوئی لائیں قریب مسند چونکہ ملکہ نے قید سحر کو قائم رکھا تھا صرف
یہ منہ اتار لیا تھا کہ زمین نے چھوڑ دیا ہاتھ پاؤن اس طور سے بے قابو تھے ان دونوں نے لاکر قریب
مسند فرش پر ڈالدیا اگر ہاتھ پاؤن قابو میں بھی ہوتے تب بھی حضرت اپنے پاؤن سے نہ جاسکتے
سو پیچھے ہٹکے تھے جب قریب مسند لاکر لٹادیا اور سب بیٹھ چکے اُسوقت زنار جادو نے خواجہ کی طرف
مخاطب ہوکر کہا کیوں عمرو پوچھا رکیا حالت ہے مزاج کیسا ہے کس حال میں مبتلا ہو بہت ساحروں کو قتل کرکے
ادھر آئے ہو یہ وہ مقام نہیں ہے کہ تم گئے اور تم نے جاکر عیاری کی اور ساحر کو قتل کیا نکل گئے یہاں
آکر نکل جانا بہت دشوار ہے گو تم اپنا کام کرکے راہی تو ہوئے تھے لیکن میرے بھائی نے ستون کو
قتل کرایا بادشاہ سابق کو رہا کیا بڑی خرابی ہوئی تھی کہ تم مع طلسم کشا کے چلے تھے کہ مجھکو خبر
ہو گئی میں نے پیچھا کر کے روانہ کرکے تم کو اُٹھوا لیا اب تجھکو اس طور سے قتل کرونگی کہ مرتا ن ہوا و
ماہیان و رہا تیرے حال پر رحم کھاتی ہیں اور مجھکو ترس نہ آئیگا تیرے کباب لگا لگا کر کھاؤن زخموں پر
نمک مرچ چھڑکوں تب میرے کلیجہ کو تسکین ہو جیسے تو نے ہزاروں ساحروں کو قتل کیا اور مجھکو
کسی کے حال پر رحم نہ آیا کیسی کیسی حسین جادوگرنیاں کہ جنکے دیکھنے سے بھوک پیاس جاتی ہے
تو نے قتل کیا اُنکی جوانی پر تو نے ترس نہ کھایا اسی طور سے میں تیرے حال پر ترس نہ کھاؤنگی
آج ان سب کے خون کا عوض لونگی اُن سب کے روحوں کو شاد کرونگی سامری و جمشید گو کہ لکھ گئے
ہیں کہ کوئی عمرو عیار کو قتل نہیں کرسکتا ہے اُسکی قضا کسی ساحر کے ہاتھ سے نہیں ہے مگر میں اُنکی تحریر
کو غلط کئے دیتی ہوں تجھکو قتل کرتی ہوں تیرے کباب لگاتی ہوں اپنی خواصوں و مصاحبوں کو تقسیم
کرونگی کہ بطور ثواب کے کھائیں بلکہ طلسم زعفران زار میں پاس بادشاہ طلسم سنگال کے روانہ
کرونگی اور عرض کرونگی کہ سب اہل طلسم کو جمع کرکے یہ کباب بطور تبرک کے تقسیم فرمائیگا
اس شخص کے گوشت کے کباب ہیں کہ جو قاتل ساحران جہان کہلاتا تھا اور جسکے بارے میں
سامری و جمشید تحریر کر گئے ہیں کہ اسکو کوئی قتل نہیں کرسکتا ہے میں نے قتل کیا اور کباب لگا کر

یہان بھی سب کو تقسیم کئے ہین آپ بھی تقسیم فرمائیے تاکہ سب کو ثواب ہو اور عیار ہم لوگ تیرے گوشت کے کبابون کو کھانا بہت ثواب جانتے ہین اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو دو کام کر اول تو سامری پرستی اختیار کر دین اسلام کو ترک کر دوسرے میرے پاس رہ رفاقت حمزہ سے دست بردار ہو میری اطاعت دل وجان سے کر اہل اسلام کے قتل کا بیڑا اُٹھا اور ساحرون کی کمک کر میرے ہمراہ رہ ترک اسلام کر کے سامری کو سجدہ کر جس طور سے سامری پرستون کو قتل کرتا تھا اسی طور سے خدا پرستون کو قتل کر اس امر کی قسم کھا کہ اب سامری پرستون یا دیگر مذہب کے لوگون سے سوا خدا پرستون کے دشمنی نکرونگا اور ساحرون کو قتل نہ کرونگا انکی اطاعت کرونگا بلکہ اگر کوئی ساحر اہل اسلام کے قید مین ہوگا اُسکو رہا کرونگا ساحرون کو بھولے سے بھی قتل نکرونگا میری نوکری کر ہر وقت میرے پاس رہ جو مین حکم دون اسکو بجا لا اس حالت مین تو تیری زندگی ہوگی ورنہ مین تجکو ابھی ابھی قتل کرونگی جب یہ سب تقریر زنار کر چکی خواجہ خاموش بیٹھے ہوئے سُنا کیے جب اُسنے اپنی تقریر کو ختم کیا اُسوقت خواجہ نے کہا کہ اے ملکہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ یہ آپ کیا فرما رہی ہین مین نے کس ساحر کو قتل کیا یا کب مین نے سامری پرستی سے انکار کیا مین اس امر سے تو واقف ہی نہین ہون میری روٹی ساحرون کے دم سے ہے کیونکہ یہ لوگ گانے وغیرہ کو بہت پسند کرتے ہین سوائے خدا پرستون کے اُنکے یہان تو گانے وغیرہ کا چرچا کم ہے باقی اور جسقدر قومین ہین سب مین اسی شغل کا چرچا رات دن ہوتا ہے اگر مین ان لوگون سے دشمنی کرونگا اور خدانخواستہ ساحرون کو یا غیر ساحرون کو قتل کرونگا تو اپنا تن اور اپنے بال بچون کو کیونکر پالونگا اور اُنکی پرورش کیونکر کرونگا اور اگر ایسا کرتا تو آج تک آپ لوگون کے سبب سے کیون پلتا مین نہ ساحر کو قتل کرون نہ جانون اے ملکہ عالم جبسے مین پیدا ہوا ہون اُسوقت سے اسوقت تک مین نے کبھی نہ تو کھٹمل مارا نہ بچھڑ نہ کوئی جانور مارا مین نے اے ملکہ کسی کو آج تک مرتے ہوئے نہین دیکھا نہ کسی کا مردا دیکھا اگر کبھی اتفاق سے خون دیکھ لیا تو غش کھا کر گر پڑا پہرون ہوش نہ آیا ایسا تو میرا دل اور قلب ہے بھلا مین کیا کسی کو قتل کرونگا جب کہ مجکو لہو دیکھکر غش طاری ہوتا ہے تو بھلا کسی پر تلوار کیا اُٹھاؤنگا یا کسی کو ذبح کرونگا مین برات کی رات بی بی سے تو بولا نہین مین نے سنا تھا کہ مرد جو عورت سے پہلے بولتا ہے تو کچھ خون نکلتا ہے اور ایک مرد کو پہلے مین نے بی بی کے پاس سُلا یا جو کچھ

پہلی رات کو ہوتا ہے وہ سب اُسنے کیا اُسکے بعد سے مین اُسکے پاس سوتا اور لڑکے بالے ہوتے اگر
مین یہ سنتا ہون کہ فلان مقام پر لوگ شکار کھیلنے کو گئے ہین تو مین نہین جاتا ہون میرے مان
باپ نے اسی سبب سے تو مجکو فنون سپہ گری کی تعلیم نہین کرائی بلکہ دوسرے فن کی تعلیم دی
اور مجکو سپہ گری سے باز رکھا جن جن سے مجکو شوق تھا اُسکی تعلیم کرائی میرے اور بھائی وغیرہ سوارون
و پیدلون مین نوکر ہین ہزارون لڑائیان لڑے ہوئے ہین لاکھون زخم کھائے ہوئے ہین ہمارا خاندانی
پیشہ سپہ گری ہے مگر مین ایسا کم بخت نکلا کہ اُس پیشہ کو ترک کیا اور ایک رذیل پیشہ اختیار کیا
اسی پیشہ مین خداوند نے اسقدر مجکو دیا کہ مع بال بچون کے بسر ہوئی تین لڑکیون کی شادی کی
دو لڑکون کی تمام گھر گرہستی جمع کی کیونکہ باپ نے خفا ہوکر نکال دیا تھا میرے اس پیشہ کے اختیار کرنے
سے اور بلکہ مجھ سے قسم لے لو مین نے کبھی کسی ساحر یا غیر ساحر کو قتل کیا ہو آپ ہی لوگون مین پرورش
ہوئی ہمارا خاندان کا خاندان سامری پرست تھا اور جو باقی ہین وہ سب اور مین بھی سامری پرست
ہون مین کیا جانون کہ خدا پرست کسے کہتے ہین اور خدا پرستی کا کیا طریقہ ہے آپ بیکار یہ فرماتی ہین میرا
پیشہ یہی ہے کہ نوکری کرون اور چار پیسے پیدا کرکے اپنے بال بچون مین صرف کرون مجکو کیا انکار ہے رہا تو
فرمایئے یہ قید تو میرے جسم سے دور فرمایئے مین اپنے قابو مین ہو آؤن آپ کے قدمون کو بوسہ دون
ایسا ہی قدردان مجکو درکار تھا ہے بلکہ میری سمجھ مین آپ کی تقریر نہ آئی کہ عیار کیسا اور شکار کسے
کہتے ہین عمرو عیار کس کا نام ہے مین نہ عمرو سے آگاہ ہون نہ اس امر سے مین نے یہ نام آجتک سُنا ہی
نہین کہ یہ نام کس کا ہے اور عیاری کس کو کہتے ہین اور شکاری کسکا نام ہے یہ آپ فرماتی کیا ہین مین
حاضر ہون یہ فرمایئے کہ میرا قتل کرنا آپ پر ثواب ہے اور میرے گوشت کے کباب کھانا ثواب ہے
اسکا سبب مجھ سے فرمایئے مین نے کیا گناہ کیا ہے بلکہ لڑنے کہا کیون مجکو فقرہ دیتا ہے مین تیرے
فقرون مین نہ آؤنگی یہ ایسے ننھے مین کہ یہ عیاری اور شکاری سے واقف نہین ہین ہزارون کو عیاری
سے قتل کیا لاکھون کا خون سر پر لیا اسوقت ننھے بنے ہین کہ عیاری کسے کہتے ہین خود ہی تو عمرو
ہے اور کہتا ہے کہ مین نے عمرو کا نام نہین سُنا بھلا ان فقرون سے کیا فائدہ لو اور سنو انھون نے!
آج تک کسی کا خون نہین کیا جب یہ خون دیکھتے ہین تو انکو غش آجاتا ہے یہ نہین کہتا کہ مین نے
ساحرون کو اس طور سے قتل کیا ہے کہ اُنکے حال پر بیابان دریا و صحرا و ہوا کو رحم آیا اور اسکو رحم

ستایا اور اسوقت کیسا مکر سے جاتا ہے اپنی جان بچانے کے لیے مین کب اسکے فقرون مین آتی ہون
مین ابھی ایسی ساحرہ نہین ہون جو فقرون مین آجاؤن خواجہ بولے اے ملکہ مین فقرہ نہین دیتا واقعی
قسم ہے مجھکو سامری و جمشید کی کہ نہ مین عیار ہون نہ عیاری سے واقف ہون نہ مین نے آجتک کسی کو
قتل کیا نہ ذبح کیا کسی جانور کو آپ جس شخص کا نام لیتی ہین مین اسکے نام سے آگاہ تک نہین ہوتا
مین سچ عرض کرتا ہون کہ عجب آفت مین مبتلا ہوا ہون اے ملکہ لالچ جو سُنا ہو کہ بری بلا ہے سو مین
مبتلا ہوا ہون کہ چار پیسے ملین تو لڑکون کی بسر ہو مین یہ جانتا کہ اس آفت مین مبتلا ہونگا تو کبھی لالچ
نہ کرتا افسوس صد افسوس میری جان بھی گئی لڑکے و باسے بھی تباہ و برباد ہوئے اب اُنکو کون روٹی
دیسے گا اے فلک تو نے یہ کیا بلا میرے اوپر نازل کی ہے یہ کہکر رونے لگا ملکہ نے کہا کیون جھوٹ
مکھلاتا ہے مین نہ مانونگی سچ تو کہتا ہے کہ یہ پیشہ یعنی عیاری رذیل ہے یہ کیون اختیار کیا کہ باپ نے نکال دیا
سنا جاتا ہے کہ حمزہ تجکو بہت کچھ دیتا ہے تیرے پاس لاکھون روپیہ ہے جواب دیا کہ اے ملکہ یہ آپ کیا
فرماتی ہین کیسی عیاری مین کیا جانون عیاری کس چڑیا کا نام ہے اور حمزہ کون بلا ہے جو مجکو بہت کچھ روپیہ
پیسہ دیتا ہے یہ ضرور سنا ہے کہ کوئی حمزہ خدا پرست ہے خداوند اسکے سایہ سے بچائے اور اُسکی
صورت نہ دکھائے جبکہ وہ خداوند کے دشمن ہین تو اُنکے پرستارون کے پہلے دشمن ہوئے بھر یہ
خداوند کے دشمن ہے کے پاس کیون نوکری کرنے لگا مجکو کیا ضرورت ہے جب آپ لوگون سے نہ ملے تو
مین خداوند کے دشمنون کے پاس جاؤن بلکہ آپ کسی کے کہنے سننے مین نہ آئیے ملکہ آپ یقین مان لیجیے
کہ مین آپکا ایک ادنی تابعدار ہون مین عمرو وغیرہ سے آگاہ تک نہین ہون آپ نے جو فرمایا کہ
عیاری کا پیشہ کیون اختیار کیا جو باپ نے نکال دیا ملکہ مین نے عیاری کا پیشہ نہین اختیار کیا
بلکہ گانے کا فن حاصل کیا اُس مین چار پیسے پیدا کرنے لگا پہلے شوقیہ حاصل کیا تھا جب باپ
نے نکال دیا اس امر پر خفا ہوکر اور یہ کہا کہ مثل عورتون کے گا رہا ہے کیا اسی مین روٹی پیدا کریگا
ہم نے پہلے چاہا تھا کہ فنون سپہ گری حاصل کرے اُس سے انکار کیا اُس فن کے حاصل کرنے
مین کچا ہے تو پڑھنے پر بٹھایا اُسکو بھی حاصل نہ کیا یہ گانا حاصل کیا ہے بس ہمارے گھر سے
نکل جا مین وہان سے نکل آیا ادھر اُدھر بسر کرنے لگا وہی گانا ناچنا غرضکہ یہی سب بسر اوقات ہوگیا
جب کئی فاقے گذرے تو پھر اسی گانے والون مین نوکری کی بڑے بڑے شاہون و امیرون کی

ملازمت کی اور انکی خدمت مین رہا بہت کچھ پیدا کیا جب سے اسی مین نوکری کرتا چلا آتا ہون مین
کیا جانون کہ عیاری کس کا نام ہی اور پیشہ عیاری کیا ہی اور عمرو عیار کیسا اور حمزہ کس کا نام ہی مین تو
گانے والا ہون ای ملکہ کسی نے آپ سے جھوٹ کہدیا ہی کہ مین عمرو عیار ہون مین اسکی صورت
سے آگاہ نہین کبھی خواب مین اسکو نہین دیکھا یہ کسی نے صرف میری دشمنی کے سبب سے
کہدیا کہ اسنے ہزارون ساحرون و لاکھون جادوگرون کو قتل کیا وہ کوئی اور ہوگا آپکو میرے
اوپر دھوکا ہوا ہی کسی میرے دشمن نے آپ سے کہا ہوگا ای ملکہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین
عمرو عیار نہین ہون ایک ادنی گویا ہون اور برائے سامری مجبور ہا فرمائیے میرے حال پر رحم
فرمائیے مین ایک گویا ہون عیار نہین ہون ملکہ نے کہا کہ کیون نقرہ کرتا ہی خواجہ رونے لگے اور
کہنے لگے کہ ملکہ مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین عمرو عیار نہین ہون ملکہ نے کہا کہ سچ کہتا ہی اچھا پھر
کون ہی جلد بیان کر جواب دیا کہ مین گویا ہون ملکہ نے کہا کہ پھر حمزہ کے رکاب پر کیون ہاتھ
رکھے ہوئے حمزہ کے ساتھ جاتا تھا اسنے ایک آہ بھر کر اور آنکھون سے اشک بہا کر کہا کہ ملکہ اسکو
تو دریافت کرو عرض کر چکا ہون کہ لالچ نے اس درجہ کو پہونچایا اور اس آفت مین مبتلا کیا اور اس
بلا مین پھنسایا اب کوئی صورت جان بچنے کی نظر نہین آتی ہی جب تک آپ کا رحم نہ ہوگا اگر مین
یہ جانتا کہ یہ لالچ ایسا سلوک کرے گا تو کبھی لالچ نہ کرتا ملکہ نے کہا کہ اپنا واقعہ بیان کر کہ کیا لالچ
کیا اور سچ سچ بتا کہ کون ہی گا رہا تھا جواب دیا کہ ای ملکہ مین گانا کیا جانون ہان آپ لوگون کے دل
خوش کرکے دو چار پیسے پیدا کر لیتا ہون جب یہ سب گانے لگین میرا بھی دل پھڑک اٹھا مین نے
بھی بکنا شروع کیا تھوڑا ہی تھا ہی ملکہ نے کہا کہ اچھا اپنا واقعہ بیان کر راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو
نے اس قسم کی باتین کین کہ زنار جادو کو یقین ہوگیا کہ یہ عمرو عیار نہین ہی کوئی اور ہی اس پر کچھ نہ
کچھ بلا ضرور نازل ہوئی ہی کسی نہ کسی آفت مین مبتلا ہوا ہی یہ کوئی گانے والا ہی ذرا اسکا واقعہ سننا
چاہیے کہ اس پر کیا گذری سننا چاہیے معلوم ہوتا ہی کہ عمرو عیار نے اسکو نقرہ دیا اس قسم کی
باتین جو کہ تحریر کر چکا ہون کین اور علاوہ اسکے اسنے ایسی کچھ لجاجت کی کہ اسکو رحم آگیا اور وہ سمجھ
گئی کہ یہ کسی بلا مین ضرور مبتلا ہوا ہی یہ خیال کرکے اسنے کہا تھا کہ لو اپنا واقعہ سچا سچا بیان کر
جب یہ زنار نے کہا اسوقت خواجہ نے کہا کہ قربان جاؤن صدقے جاؤن میرا نام مشتاق گویا ہی ما:

جب باپ نے گھر سے نکالدیا تو کچھ مایہ بساط لیکر نکلا تھا اُسکو صرف کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ سب
صرف ہو گیا اب فاقون کی نوبت آئی جہان سرا مین مین رہتا تھا وہان بہت سے مسافر ٹھہرے مین اکثر
سیر ہو بیٹھ کر کچھ گایا کرتا تھا وہ سب کے سب سُنا کرتے تھے کوتوال بھی آیا کرتا تھا جب میری فاقون
کی نوبت پہونچی کوتوال کو اس حال سے آگاہی ہوئی اپنے مکان پر مجھکو لے گیا بہت خاطر سے پیش
آیا یہانتک کہ مجھکو زر بیسہ بلوا یا اور پھر بادشاہ کے پاس لے گئے چونکہ اس ملک کے بادشاہ کو گانے کا
بہت شوق تھا میرا گانا سنا بہت پسند کر لیا ملازم رکھ لیا مین نے بھی غنیمت سمجھا جب باپ نے نکالا
تھا تو مین اُس شہر مین نہین رہا دوسرے شہر مین چلا گیا تھا مین نے جیسا کہ عرض کیا گانے والون مین نوکری
کی اُس شہر کے بادشاہ نے کئی برس تک نوکر رکھا اُسکے بعد جب خدا پرست اُس ملک پر لشکر کشی کرکے
آئے اور وہان کا بادشاہ مسلمان ہو گیا ہم بہت سے لوگ تباہ ہوئے اور شہر بشہر ملک بملک پھرنے
لگے خلاصہ یہ کہ اور ایک ملک مین پہونچا وہان کے بادشاہ کا ملازم ہوا اُسی ملک مین مین نے اپنی
شادی خانہ آبادی کی مدتون وہان رہا اُس ملک کا بادشاہ مر گیا اُسکے داماد کو لوگون نے تخت پر بٹھایا
وہ پوشیدہ طور سے خدا پرست تھا اُسنے بیٹھتے ہی سب لوگون کو حکم دیا کہ خدا پرستی اختیار کرو چنانچہ
مین یہ حکم سُنکے اُسی دن شب کو سب اپنا مال و اسباب مع جورو و بچون کے وہان سے چل کھڑا ہوا
خلاصہ یہ کہ تباہ و برباد ہوتا ہوا اور اسی طور سے بادشاہون مین نوکری کرتا ہوا اس کوہ سبز ستونون
کی حوالی مین پہونچا چونکہ تباہ و برباد پھر رہا تھا جدھر جاتا تھا سوا سے خدا پرستون کے دوسرے مذہب
کا آدمی نظر نہ آتا تھا خدا پرستون کی صحبت سے نفرت تھی نہ ٹھہرا ادھر اُدھر پھرنے لگا جورو بچے بھی
ساتھ تھے جب حوالی کوہ سبز ستونون مین پہونچا اپنی حالت پر مجھکو خود بخود رونا آیا بڑے عرصہ تک
روتا رہا کیا جب جوش گریہ کم ہوا میری زوجہ نے مجھسے کہا کہ یہ تو اب ہمیشہ کے لیے بربادی ہوئی
اب کوئی ملک خدا پرستون کے قبضہ سے باہر ہوگا نہ تمھاری قدر ہوگی نہ تم قیام کروگے لہذا
بہت دنون سے تمھارا گانا نہین سُنا ہے ذرا سنا دو چونکہ مین بی بی کو بہت عزیز رکھتا تھا اُسکا صدمہ
گوارا نہ ہوا گو دل نہ چاہتا تھا مین نے اُسکی خاطر سے یہ غزل شروع کی جناب نواب مین صاحب
کا شعر … لکھنوی کی گانے لگا اُسوقت عجیب سمان بندھا تھا چونکہ وقت صبح کا تھا اس سبب
سے اور زیادہ اس غزل نے رنگ دیا بلکہ عالم وہ غزل یہ ہے جس نے میرے مقدر کو سیاہ کر دیا

بہت پسند فرماتے ہین گانے کی جو صدا سنی تو بیقرار ہو کر اسی مقام پر تشریف لائے جہان مین بیٹھا ہوا
گا رہا تھا بڑے عرصہ تک سنا کیے جب مین گا چکا تو مجھ سے فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کیا نام
رکھتے ہو مین نے اپنا نام بتایا اپنا سب حال کہہ سنایا بہت افسوس فرمایا اور فرمایا کہ اگر تمہاری جی چاہے
تو میری ملازمت کرو مین نے جواب دیا کہ میرا پیشہ یہی ہے اگر ملازمت نہ کرونگا تو بسر اوقات کیونکر ہوگی
مین تو آپ ایسے قدر دان کا خواستگار تھا مجکو قدرت سے آپ ایسا قدردان ملگیا کہ آپ نے مجھ سے
فرمایا کہ تو میری ملازمت کر لیں مین حاضر ہون اور اس امر کا خواستگار ہون اور امیدوار ہون کہ میری
زندگی آپ ہی کی خدمت مین تمام ہو جائے انھون نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا خدا سے یہ کہ تجکو دیا اس
کو دینے کے لیے مجکو ایک مکان رہنے کو مرحمت کیا مین مع اپنے لڑکون بالون کے اسی مین رہنے لگا
دونون وقت سرکار سے ہم سب کے لیے کھانا آتا تھا ہر قسم کی نعمت ہوتی تھی طریقہ یہ مقرر تھا
کہ دو پہر رات تک مین انکی خدمت مین حاضر رہتا سر شام سے وہ گانا سنا کرتے ہین گایا کرتا تھا
اسی طور سے صحبت رہتی تھی انکی زبان استاد سرشار کہتے کہتے خشک ہوتی وہ سو رہتے پہر رات ہوا
اور دونون وقت کا کھانا انکے گھر کا مقرر کیا بادشاہ بھی میرے گانے سے خوش ہوتے تھے
اور بہت سے گوئیے اور گانیوالے ملازم تھے پانسو کسی کی تنخواہ سات سو کی لیکن گانا تو مین
سنتے تھے میرا ہی گانا سنتے تھے یہان تک کہ جب سیر کو تیار ہوتے تھے تو اس صحبت مین بھی
میرا گانا پسند آتا تھا اب دن بدن میری قدر ہونے لگی اسقدر پسند خاطر میرا گانا ہوا کہ حکم دیا
کہ جب مین اور استاد سرشار ایک مقام ہوا کرین تو کوئی نہ آنے پائے یہانتک ہم حکم نہ دین
اب ہر ایک سے مجکو پوشیدہ کرنے لگے کسی پر ظاہر نہ فرماتے تھے اگر کسی نے دریافت کیا
کہ آپ ہر ایک سے استاد سرشار کو پوشیدہ کیون فرماتے ہین تو جواب مین فرماتے تھے کہ مین
اس سبب سے کسی پر ظاہر نہین کرتا ہون اور استاد کا گانا نہین سناتا ہون کہ نظر نہ لگ جائے
یا کوئی استاد کو مانگ نہ لے اگر نہ دونگا تو اسکو صدمہ ہوگا خواہ دوست ہو خواہ غیر اگر دونگا
تو میری راحت مین فرق آئیگا میرا دل گھبرائیگا غیر دوستون سے تو یہ بھی ممکن ہے کہ انکار
کر جاؤن مگر عزیزون سے غیر ممکن ہے خصوصاً بہن سے وہ جو کچھ پائینگی اور انکا گانا سنینگی تو
ضرور پسند کرینگی اور ضرور خواستگار ہونگی اگر بہنے سے انکار کرونگا تو ناراض ہونگی اور ہمراہ کر دونگا

تو وہی خرابی ہے اس سے اس امر کو کسی پر ظاہر نہ کرو اور ملکہ نے حکم دیا تھا کہ کوئی یہ بھی سننے نہ پائے کہ
یہ استاد علم موسیقی کے ہیں اول مجھکو حکم تھا کہ تم گھر سے باہر بھی نہ نکلا کرو جب ہم طلب کریں
اس وقت ہمارے پاس آیا کرو باقی دن رات گھر میں رہا کرو میں بموجب حکم کے رات دن گھر
میں رہتا تھا ہاں جب طلب فرمایا خدمت میں چلا گیا گایا بجایا انعام واکرام پایا اپنے مقام پر چلا
آیا ہوں ملکہ کسی سے ملاقات تک نہ ہوئی کوئی میرے حال سے آگاہ تک نہ ہوا یونہی رہا کرتا تھا اسکو
کوئی دو برس کا عرصہ گذرا کہ اس عرصہ میں مالامال ہو گیا ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ کا آدمی قدر دانی
اور مہربانی سے ملکہ بے ستون جادو کے ہو گیا ایسا خلیق و صاحب قدر ہو اور گانے کا
شوقین کوئی امیر و رئیس و بادشاہ نہ تھا جیسے ملکہ بے ستون تھے پھر اب جو میرا مقدر پلٹا ہے تو خبر
آئی کہ کوئی حمزہ ہے وہ یا اسے فتح طلسم طلسم میں داخل ہوا ہے اس خبر کا آنا تھا کہ بادشاہ کو تشویش پیدا ہوئی
ہر ایک ملازم و خیر خواہ متفکر مگر اس فکر و تردد میں بھی میرا گانا سننے جاتے تھے یہاں تک کہ حکیم اسقلینوس
وغیرہ نے شرکت کر کے ہمراہ طلسم کشا کے کوہ بے ستون پر لشکر کشی کی بادشاہ نے مقابلہ کیا
شکست کھائی بھاگ کر کوہ پر آ گئے طلسم کشا نے کوہ پر آ کر مقابلہ کیا طلسم کشا کے عیار نے سنا
ہے یا ہوا ہے کہ عیاری کر کے بادشاہ سابق کو جو کہ ہمارے بادشاہ کے پاس بحکم بادشاہ طلسم یعنی سنگال قید
تھا رہا کیا اُس نے رہا ہو کر طلسم کشا کی شرکت کی تیغ سحر کش کہ جس سے بادشاہ بے ستون قتل
ہو سکے لا کر طلسم کشا کو دیا طلسم کشا نے ہمارے بادشاہ کو قتل کیا ہم سب کو کسی طرف کا نہ رکھا ہم
برباد و تباہ ہو گئے ہماری سب کی رونق کی صورت نہ رہی خلاصہ یہ کہ کوہ بے ستون مرنے سے
ہمارے بادشاہ کے برباد ہوا سب مکانات خود بخود گر گئے تمام پہاڑ دھواں ہو کر اڑ گیا پانی ہو کر
بہ گیا وزیر بادشاہ نے مع کل لشکر کے چار شبانہ روز مقابلہ کیا آخر کو شکست کھائی طلسم کشا کی
شرکت کی ہم جو کہ نمک حرام اور بد اندیش تھے انھوں نے باہم صلاح کی ہم گلی و رگلی کی بھیک مانگ کر
کھا لینگے مگر طلسم کشا کی شرکت نہ کرینگے سب مارے مارے بھاگ کھڑے ہوئے اور ملکہ عالم جس
مکان میں میں رہتا تھا وہ بھی برباد ہو گیا اب جو میں نے غور کر کے دیکھا تو اپنے کو ایک درخت
خشک کے نیچے مع بال بچوں کے کھڑا پایا جو لباس ہم سب کے جسم میں تھا اُسکے علاوہ نہ ایک
پارچہ از قسم کپڑا تھا نہ کچھ اثاث البیت تھا نہ دارسی نہ ایک خرمہرہ از قسم زر تھا سب برباد ہو گیا

مین اور میرے بیٹے اور جورو حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور پریشان تھے کہ کیا کیا جائے کدھر
جائین مین ششدر و حیران کھڑا ہوا تھا اپنی تقدیر پر نفرین کر رہا تھا کہ مجھ ایسا بھی بد تقدیر کوئی نہ ہوگا
کہ جہان گیا اُس گھر کو تباہ و برباد کیا اور وہان سے ویران ہو کر نکلا مین اسی حیرت مین تھا کہ سامنے
سے ایک شخص ٹھگنے کا پاجامہ پہنے ہوئے اور اُسی کا کرتہ اور کاغذ کی ٹوپی چھوٹی چھوٹی آنکھین
پلپلے سے گال چار گز کا ند سینے کا تین گز کا قد اور پیر کا نو گز کا آدمی اچکتا پھاندتا ہوا میرے
قریب آیا بڑے عرصہ تک مجھکو بغور دیکھا کیا اسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای شخص تو
کون ہے اور یہان کیون کھڑا ہوا ہے اسقدر حیران و پریشان کیون ہے اور یہ لڑکے بالے کیسے ہین
انکو اپنے ہمراہ کیون لیے ہو یہ جنگل و صحرا اور بالکل بے خوف کھڑے ہوئے ہو سب کو لیے
ہوئے اگر کوئی شیر یا گرگ نکلے اور انمین سے ایک آدھ کو ہلاک کر ڈالے تو کیا کرو گے مین نے
جواب دیا کہ ای شخص مین کیا کرون آوارہ ہو رہا ہون جہان رہتا تھا وہ گھر بھی تباہ ہوا مین آوارہ ہوا
ان سب کو لیکر نکلا ہون کدھر کو جاؤن کیا کرون اسی فکر مین یہان کھڑا ہون کسی سمت جانے
کا ٹھکانا نہین ملتا ہے علاوہ اسکے پیسے پیسے کو حیران ہون اسی خیال سے کہین جانے کا قصد
نہین کرتا ہون کہ جہان جاؤنگا وہان بیٹھکر کیا کھاؤنگا گو بہت دولت رکھتا تھا وہ سب تباہ
ہو گئی ایک حبہ پاس نہ رہا پس اسی فکر مین ہون بلکہ خداوند سے چاہتا ہون کہ کسی شیر یا چیتے یا اژدر کو حکم دین کہ
وہ آکر ہم سب کو کھا جائے کہ اس آفت و بلا سے اور اس تباہی سے نجات پائین اس دربدر
پھرنے سے تو چھوٹین اور فاقہ کشی اور دربدری سے نجات پاؤن یہ جو بلکہ مین نے کہا اُس شخص
نے جواب دیا کہ ای شخص اگر تیری یہ خواہش ہے کہ تیری محتاجی اور افلاس برطرف ہو اور اس
تباہی سے نجات ملے تو میرے کہنے پر عمل کر مین تجھکو ایک تدبیر بتاتا ہون وہ کرلیگا مین کہتا ہون
کہ تیرے گھر کا ذاتی مکان بھی ہو جائیگا بلکہ چار خدمتگارون سے تو لیس کریگا مین نے کہا
کہ کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ وہ تدبیر یہ ہے کہ ان لڑکون بالون و اپنی جورو کو کسی گوشہ مین چھوڑ او تھوڑے
عرصہ کے لیے یہان تم سے جہان کہون وہان جاؤ تمھارا بہت کچھ نفع ہوگا اور ایسا نفع ہوگا
کہ تمام عمر بفراغت بسر ہو جائے گی مین نے کہا کہ کہان جاؤن اور کیونکر بفراغت بسر
ہوگی خداوند اس شخص کو نیک سمجھا کرین اور خداوند میرا بھلا کرین کہ مین بھی لالچ مین آگیا

اسنے تو اپنی بلا میرے سر پر ٹالی اور مجھکو اس آفت میں مبتلا کیا خود بچ گیا اور میں لالچ میں آکر پھنس گیا میں نے
کبھی نہ پچھتاتا مگر یہ سبب اسکے ہوا کہ خرچ اور سب تباہی کیونکر پیسا خدا او نہ کسی کو مفلس و ناچار رہنے
کرے اور مجھ ایسے بیکار کو جسنے ہمیشہ راحت سے بسر کی ہو تو نہ اسنے جو یہ کہا تو میں نے کہا کہ کہاں جاؤں اور
کیا تدبیر کروں جب میں نے یہ کہا تو اسنے سات اشرفیاں اور پندرہ روپیہ جیب سے نکال کر مجھکو
دیے اور کہا کہ یہ تم لو اور اپنے لڑکے بالوں کو کسی گوشہ میں بٹھا دو اور میرے کپڑے تم پہن لو اور
اپنے کپڑے مجھکو دیدو کہ میں پہن لوں اے شخص تو میری صورت سے بالکل مشابہ ہے سر مو فرق
نہیں ہے یہ حالت ہے کہ اگر اس شخص کی ماں بھی دیکھے تو نہ پہچانے یہی خیال کرے کہ میرا فرزند ہے لیکن
تم میرے کپڑے پہنکر بازار چلے جاؤ میں تم کو بتلائے دیتا ہوں اور تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں
حمزہ یعنی طلسم کشا کا عیار ہوں اور اسکا لشکر جو ہے وہ میرے اوپر یہ سختی کرتے ہیں کہ میں روپیہ پانچ ہزاری
سے زیادہ مجھکو نہیں دیتے ہیں اور رات دن خدمت لیتے ہیں اور ایک حبہ نہیں دیتے ہیں جہاں
کہیں لشکر جاتا ہے اور فتح پاتا ہے تو اور لوگوں یعنی سواروں و پیادوں کو حکم ہوتا ہے کہ مال غنیم جو ملے
لوٹ لو میں لاکھ لاکھ کوشش کرتا ہوں کہ کسی تدبیر سے لوٹ میں بھی شریک ہوں اور کچھ
پاؤں مگر حمزہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے اپنے ہمراہ رکھتا ہے اگر میں نے کہا بھی کہ اگر اجازت ہو تو میں
بھی کچھ لوٹ مار کر لوں تو یہ جواب دیا کہ وہ مال غازیوں کا ہے عیاروں کا نہیں ہے میں خاموش ہو رہا
اسی طور سے اور بہت سختیاں و تکلیفیں دیتا ہے پھر اسکا کیا ذکر تو بیکار ہے میں یہ اشرفیاں اور
روپیہ تم کو اس غرض سے دیتا ہوں کہ حمزہ کل سرداروں کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے طرف [illegible] کے
جاتا ہے تم اتنی مہربانی کرو کہ میرے کپڑے پہنکر چلے جاؤ اور رکاب پر ہاتھ رکھ لو میں یہاں سے جاتا
ہوں وہاں خزانہ لیے ستونوں جادو کا لشکر سوار و پیادہ سے اترا رہتا ہے چپکے سے میں بھی جا کر لوٹ
لونگا میں اپنے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں نصف تم کو دونگا اور نصف خود لونگا اور یہ [illegible] دیتا
ہوں کہ کل خزانہ میں اپنے قبضہ میں کر لونگا کیونکہ میں عیار ہوں اسنے اس طور کی باتیں
اور فریب آمیز کہانیاں کہیں اور منت و سماجت کی کہ مجھکو اسکے حال پر رحم آگیا میں نے کہا کہ
اچھا اسنے کہا کہ گو اسوقت بھی مہلت نہ تھی مگر حمزہ و زبیر لیے ستونوں سے باتیں [illegible] میں
مصروف ہوا ہیں اسکی آنکھ بچا کر کہا کہ چلتے چلتے یہ مال ہاتھ آیا اسمیں سے نصف تم کو دیا

اور نصف خود لیا یہ کوشش اُس کے کرنے کمال کر دکھاتا تو اُسکو اشرفیان اور چند روپیہ سکے اور کر کے …
یہی تلاش کر رہا تھا کہ کوئی انسان میری مشکل کام کے تو اُسکو نصف مال دیکر اور نصف کا اقرار
کر کے کہ جو لوٹ میں پاؤنگا نصف تم کو دونگا اور نصف خود لونگا اپنی عادت ہے مقرر کر دوں اور خود
جاکر لوٹوں چنانچہ تم مل گئے ہو یہ سب مال تمہارے حق کا تھا تو اور بہت جلد جاؤ ایسا نہ ہو کہ حمزہ
دیکھ لے اور مجھکو نہ پاوے تو پھر بڑی خرابی ہوگی بلکہ عالم چونکہ میں بھی تنہا بہت پریشان ہو رہا تھا یہ
سب سبب مشقت ہی کے اور اُسکے فقر پر بھی ایسی کی کہ رحم آگیا میں نے خیال بھی نہ کیا کہ کیا نقصان ہے اگر
تھوڑی دیر کی تکلیف کرنے سے سات اشرفیاں چند روپیہ ملے جاتے ہیں اور یہ شخص اقرار
کرتا ہے کہ نصف مال تم کو دونگا اگر نصف نہ دے گا تو نہ دے یہ سات اشرفیاں اور چند روپیہ
تو کافی ہیں اور جب کہ اپنے خدا کی قسم کھاتا ہے تو یہ لوگ قسم کے بہت پابند ہوتے ہیں نصف نہ دیگا
تو چہارم تو دے گا بس اس لالچ میں آگئی میں نے پہلے تو اپنے جوڑے کو ایک پہاڑی تھی اُسکے
درے میں چھپا دیا اور خود اُس شخص کے کپڑے پہنے اپنے کپڑے اُسکو دیے میں نے اُسکا نام
دریافت کیا تو اُسنے میرا نام دریا بتلایا تو اُسنے یہ دریافت کیا کہ تم کون ہو اُسکا تو یہ حال
معلوم ہوا کہ وہ طلسم کشا کا عیار ہے جس نے بے ستون جادو میرے مالک و آقا کو قتل کیا
ہے میں نے خود اُس سے اپنا کل حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ وہ شخص تو ایک سمت کو چلتا ہوا …
کرتا ہوا چلا گیا مجھکو طلسم کشا کی شناخت کرادی تھی میں نے وہاں آکر دیکھا … ہاتھ رکھا طلسم
کشا سرداروں سے کلام کرتا ہوا خوشی خوشی طرف بارگاہ کے جاتا تھا چند ہی قدم چلا تھا کہ یکایک
میرے پاؤں زمین سے اُکھڑ گئے میں خود بخود بلند ہو گیا یہ جو میں نے دیکھا بہت چلایا اور چیخا کسی نے
نہ سنا میں بیہوش ہو گیا جب ہوش آیا اپنے کو یہاں پایا قید میں مبتلا دیکھا آپ کو بہت آزاد دیکھ
لیا میں کو … کہ مقدر نے … یہاں پہنچا پایا بلکہ بھی مجھکو قدردان معلوم ہوتی ہے مگر کسی بری گت
سے پہونچا دیا کہ بالکل … ہو کر گئی ہے تو اپنا کچھ کمال دکھا شاید تیری قدر ہوا ہے ۔ بلکہ عالم
بے سبب آپ کے یہاں گانا شروع ہوا مجھکو بھی خیال آیا اور کچھ دل گھبرایا میں نے بھی جو کچھ
آتا تھا شروع کیا جب یہ لوگ خاموش ہو رہے میں بھی خاموش ہو رہا دوسرے مرتبہ کچھ
گانا شروع ہوا میں نے بھی گانا شروع کیا اپنے کو ظاہر اس غرض سے نہیں کیا کہ شاید کوئی پہچانے

نزالے کے میرے مقدر نے رسائی کی کہ بی بی سیمونی نے مجھکو گاتے ہوئے دیکھ لیا میرے پاس آکر سننے
لگیں آپ کو خبر کی آپ نے طلب فرمایا میرا واقعہ یہ ہی جو کہ مین نے خدمت مین عرض کیا اب آپکو
اختیار ہی چاہے یقین مانیے چاہے نہ مانیے اگر رحم فرمائیے گا تو میرے جورو بچے پرورش پائینگے اگر
یہ خیال کیجیے گا کہ یہ مجھکو فقرہ دیتا ہی یہی عمرو عیار ہی اور قتل فرمائیے گا تو وہ سب مارے فاقون کے
مر جائینگے آپکو اختیار ہی بموجب شعر اگر بخشی زہے رحمت نہ بخشی تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی
جو مزاج یار مین آئے + مین نے اپنا کل حال کہہ سنایا اب میرے قتل و غارت کا آپکو اختیار ہی
مین نے تو اپنے زیست و موت آپکے حوالے کر دی مین نے خود اپنی خوشی سے نہین بلکہ میرے
اوپر جبر کیا گیا اور بجبر مجھکو میری جورو و بچون سے جدا کیا گیا ہی شکر ہی خداوند سامری و جمشید کا
جب مین انکی خدمت مین جاؤنگا تو انسے ضرور اس امر کی شکایت کرونگا کہ مین آپ کا بندہ تھا
اور آپ کی بندگی کرتا تھا اور آپکا نام لیکر بسر اوقات کرتا تھا ایک آپ کی بندگی کرنے والی
ملکہ اور آپ کی پرستار نے مجھکو بجبر سحر کرکے اٹھوا منگایا خواجہ عمرو کے دھوکے مین مین نے
اپنا کل حال کہہ سنایا انھون پر انکو میرے حال پر رحم نہ آیا مجھکو یہی خیال کرکے قتل کیا میرے
بال بچون پر بھی رحم نہ آیا انکو بھی تکلیف فاقہ کشی کی مجھکو قتل کرکے دی اور وہ مارے فاقو کے
ہلاک ہوئے اور ملکہ کو رحم نہ آیا جب مین یہ شکایت سامری و جمشید سے کرونگا یقین ہی
کہ وہ آپ پر اپنا غضب نازل کرین اسوقت معلوم ہوگا ہی بلکہ مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون
کہ مین عمرو عیار نہین ہون بلکہ ایک گویا ہون آفت کا مارا یہ کہکر خواجہ رونے لگے ملکہ نے
یہ تقریر سنکے کہا کہ اے شخص مجھکو تیرے کہنے کا یقین تو آیا مگر مین تجھ مین اور عمرو عیار مین سر
مو فرق نہین پاتی ہون پھر تیرا کیونکر یقین کرون کہ تو خواجہ عمرو نہین ہی بلکہ گویا ہی اور تو مجھکو فقرہ
نہین دیتا ہی صاف صاف کہتا ہی گو تیری تقریر اور گفتگو نے میرے دل پر اثر کیا ہی مگر مین مجبور
ہون کیونکر تیرے کہنے پر عمل کرون ہان اگر کچھ بھی فرق ہوتا تو مین ور کرلیتی مگر فرق کے نہ ہونے سے
مجھکو یقین نہین آتا ہی اچھا تم ٹھہر جاؤ مین سحر سے دریافت کرتی ہون اگر میرے سحر نے یہ کہدیا
کہ یہ خواجہ عمرو عیار نہین ہی بلکہ ایک گویا ہی دھوکے مین گرفتار ہوا ہی تو مین تمکو رہا کر دونگی
بلکہ تمکو نوکر رکھونگی تم کو یہان سے روانہ کرکے تمھارے بال بچون کو بھی لے آنے کی اجازت

دیتی

دو نگی اور تم جا کر سے آنا جواب دیا کہ شوق سے آپ سحر کے ذریعہ سے دریافت فرمایئے میرے جھوٹ و
سچ کا حال معلوم ہو جائیگا کہ میں جھوٹا ہوں یا سچا ہوں مثل مشہور ہے کہ سانچ کو آنچ کیا ہاں اگر میں فقرہ
کرتا یا دھوکا دیتا تو مجھکو خوف پیدا ہوتا کہ اگر ملکہ سحر سے دریافت کرینگی تو میرا فقرہ کھل جائیگا اور میرے
اوپر ملکہ کا عذاب نازل ہوگا اور سبب کہ میں نے سچ سچ عرض کیا تو پھر کس امر کا خوف ہے آپ شوق سے
دریافت فرمایئے مگر اس امر کا خیال رہے کہ جو سحر سے ظاہر ہوا اسی پر عمل فرمایئے گا یہ نہ فرمایئے گا کہ اُسکے
خلاف صرف اس خیال سے کہ امیں اور عمرو عیار ہیں ہر موقوف نہیں ہے یہ ضرور عمرو عیار ہے دھوکا دیتا ہے اور
سحر بھی اسکو قدرت غلطی پر ہے یہ تقریر اس طور سے کی کہ اب ملکہ زنار شہوت پرست کو یقین کلی ہو گیا
کہ خواجہ عمرو نہیں ہے بلکہ جیسا کہ یہ کہتا ہے ضرور ہوا اُسکی ہم صورت ہے وہ تو ایسا ہی کیا کرتا ہے کہ جہاں مقام
خوف و خطر دیکھتا ہے وہاں اپنی صورت پر کسی کو آراستہ کرکے گرفتار کرا دیتا ہے اور خود غائب ہو جاتا ہے
بس ایسا ہی ہوا ہوگا کہ یہاں اُسنے مقام خوف پایا ہوگا یہ اُسکی صورت سے مشابہ ہوگا اسکو فقرہ
دے کر وہاں بھیج دیا اور آپ غائب ہو گیا میں نے یہاں سے پتلہ سحر روانہ جو کیا تھا اُس سے یہ کہدیا
تھا کہ اس صورت کا انسان جہاں پاوے لے آو یہ نہیں کہا تھا کہ عمرو عیار کو لے آو وہ پتلہ سحر گیا یہ طلسم
کشا کے رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے چلا جاتا تھا پتلہ اسکو اُٹھا لایا واقعی بیچارہ اس پر ستم کرنا ہے جبکہ
یہ قسم کھا کر کہتا ہے تو پھر سحر سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر خواجہ عمرو بھی ہوگا تو بھی یہاں سے
جا کہاں سکتا ہے اول تو یہ میرا باغ سحر بند ہے دوسرے میں نے اپنا تدارک کر لیا ہے مجھ سے فقرہ کر کے
جا نہیں سکتا ہے بیچارا اسنے کو زحمت دیتا ہے سحر کرکے یہ خیال کرکے جو خواصیں کہ زیادہ منہ چڑھی تھین
مکھین اور صاحب عقل تھین اُنسے بھی رائے لی سب نے یہی کہا جب سب کی رائے ہوئی
اور سب نے کہا کہ ضرور اسکو عمرو عیار نے فقرہ دیا ہے یہ سچ کہتا ہے یہ بے گناہ ہے اسکا قتل کرنا
نازیبا ہے بلکہ اے ملکہ اسکو ملازم رکھیے کیونکہ یہ آپ کے بھائی کا پیارا گویا ہے ملکہ نے کہا کہ تم سچ
کہتی ہو اُنھوں نے عرض کیا کہ اگر اے ملکہ یہ عمرو عیار بھی ہے اور آپکو دھوکا بھی دے رہا ہے تو پھر
آپکے پھندے سے بچ کر کہاں جا سکتا ہے اگر ذرا بھی اپنے سحر ہلایا اور عیاری کی فکر کی آپ پر
ظاہر ہو جائیگا آپ سحر کرکے اسیر فرمالیجیے گا پھر یہ لاکھ عذر و معذرت کرے ایک نہ سنئے گا
فرمایئے گا قتل کرڈالیے گا زنار نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا یہ کہکر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئی ۔

کہنے لگی کہ تم سمجھتے ہوگے ہو یاد رکھو کہ میں ساحرہ ہوں میرا نام زنار شہوت پرست ہے میرے
سحر سے کوئی پناہ نہیں پاتا ہے تم جسکی تعریف کرتے ہو اور کہتے ہو کہ میرا آقا ہے ستون جادو تھا
اُسکے مرنے سے اور کوہ ریستوں کے تباہ ہونے سے میں برباد ہوا ہوں اُسکی بہن ہوں وہ میرا
شاگرد بھی تھا اور میرا بھائی ہے افسوس ہے کہ اُسنے مجکو طلسم کشا کے آنے کی خبر نہیں کی ورنہ یہ کبھی
ممکن تھا کہ مارا جاتا پھر اُس کے مقدمہ میں اسی طور سے مرنا لکھا تھا واقعہ یہ ہے کہ میں نے اُسکے ہاتھ
سے ایک پھول چھوا لیا تھا اسکی خاصیت یہ تھی کہ جب وہ مرتا وہ پھول جل جاتا ایسا ہی ہوا
کہ جب طلسم کشا نے میرے بھائی کو قتل کیا یہاں اُسکے ہاتھ کا دیا ہوا پھول جل گیا مجکو معلوم ہوا
کہ میرا بھائی مارا گیا میں نے جو سحر سے دریافت کیا تو سب واقعہ کی خبر ہوئی پہلے میں نے قصد
کیا کہ جا کر مقابلہ کروں اور اپنے بھائی کے قاتلوں کو قتل کروں پھر خیال ہوا کہ یہاں سے جانے
کی کیا ضرورت ہے بیکار تکلیف کرنے کی کیا حاجت ہے بذریعہ سحر منگا کر طلسم کشا کو اٹھوا لوں اور یہاں
قتل کروں اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ طلسم کشا مالک اسم اعظم ہے اُس پر سحر تاثیر نہیں کرتا ہے
بیکار ہے اُسکے لے آنے کے لیے بہت تدبیر کو روانہ کرتا اور اُس سے جا کر مقابلہ کرتا اگر مقابلہ کو
جاؤں گی تو سوا اسکے کہ پانسے کے دوسری بات حاصل نہ ہوگی جب یہ ظاہر ہوا تو مجبور ہو گئی
پھر خیال آیا کہ اُسکو بذریعہ سحر اسیر کرا لوں اور قتل کروں کیونکہ وہ طلسم کشا کی جان و روح ہے اور وہ ہی
باعث شادی و دل جمعی طلسم کشا ہے اسی نے ہزاروں مقام پر طلسم کشا کی جان بچائی ہے ساحروں کو
قتل کیا ہے یہاں بھی اسی کے سبب سے طلسم کشا نے ستون کو قتل کیا اگر یہ عیاری کر کے
بادشاہ سابق کو رہا نہ کرتا نہ وہ تحفہ لا کر دیتا نہ طلسم کشا میرے بھائی کو قتل کرتا سارا فساد
اسی کا ہے اسکو قتل کرو بذریعہ سحر میں نے عمرو عیار کو اٹھوا لیا تھا بذریعہ سحر سے یہ کہتا پھول گئی
تھی کہ عمرو عیار کو لانا یہ کہا تھا کہ اس صورت و اسی شکل کا انسان لشکر حمزہ میں ہے اُسکو اٹھا لا
چنانچہ وہ پہنچ گیا تم کو اٹھا لایا تم اُسکی صورت سے کیوں بالکل مشابہ ہو جو پایا کہ اس ملکہ نے
غرض نہیں کیا کہ خود عمرو نے مجھ سے کہا کہ تم اسقدر مجھ سے مشابہ ہو کہ اگر میری مادر مہربان
بھی دیکھیں تو نہ پہچان سکیں کہ میرا فرزند ہے یا کوئی اب معلوم ہوا کہ آپ میرے آقا و
ولی نعمت کی ہمشیرہ نکلیں میں حیران تھا کہ میرے آقا کی ادا سے آواز مشابہ ہے کسی قدر

صورت میں بھی مشابہ پاتا ہوں مگر بسبب خوف کے کچھ عرض نہ کرسکتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ جس طور
سے تو عمرو عیار سے مشابہ ہے اسی طور سے یہ ملکہ بلکمت سے ستون جادو سے مشابہ ہے مگر اب آپکے
فرمانے سے معلوم ہوا کہ آپ انکی ہمشیر ہیں ملکہ ترانا نے کہا کہ ہاں ہوں تو اے سرشار اس امر کو
یاد رکھ کہ اگر تو مجھکو دھوکا اس خیال سے دیتا ہو کہ میں تیرے اوپر سے غوطا اتارلوں اور تیرے ہاتھ
پاؤں وا کردوں میں آجاؤں اور تو اسوقت میرے اوپر عیاری کرے تو یہ محال ہے اول تو عیاری کا ہونا
اور میرا دھوکا کھانا محال ہے تو فرضاً میں نے دھوکا بھی کھایا اور تو نے عیاری بھی کی مجکو غش
ہو جائے گی تو اپنے قابو میں آکر دیکھا گا بھی تو تیرا باغ سے نکلنا بہت دشوار ہے اس باغ کا راستہ
بھی نہیں ہے تو اسی باغ میں سرگردان و تباہ پھرے گا آخر عاجز ہوکر اور پریشان ہوکر بیٹھ رہیگا
اور میرے ہاتھ آئے گا میں اسوقت تجھکو قتل کرونگی اس وقت تو اگر دین اسلام ترک کرکے
ساحری پرستی قبول بھی کریگا کہ شاید بچ جاؤں اسوقت بچنا بہت دشوار ہوگا مجھسے کوئی
فقرہ و مکر تیرا نہ چلیگا کیونکہ میں پہلے بندوبست کرچکی ہوں اگر تو عمرو نہیں ہے جیسا کہ تو کہتا ہے
تو شوق سے رہ میں تجھکو نہیں ستاؤنگی بلکہ تیرا ہوا مدد دیا کرونگی تو مجکو اور میری خواصوں کو علم موسیقی
کی تعلیم دیا کر اپنے بال بچوں کو بھی جاکر لے آ سرشار نے جواب دیا کہ اے ملکہ میں عرض کرچکا ہوں کہ میں اس
امر سے آگاہ نہیں ہوں خداوند اس حرامزادے کی صورت نہ دکھائے کہ جس نے مجکو اس بلا
میں مبتلا کیا خیر یہ میری تقدیر تھی کہ آپ ایسی قدردان سے سامنا ہوا اگر آپ کے مقام پر کوئی دوسرا
ہوتا فوراً قتل کرتا ایسا بیدرد دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی عمرو عیار نے تو مجکو کسی طرف کا نہ رکھا
تھا آپ شوق سے مجکو رہا فرمائیے اور جب کہ آپ کو یہ یقین ہے کہ میں یہاں سے جا نہیں سکتا ہوں
تو پھر بات کا خوف ہے رہا یہ امر کہ آپ کو شک ہوتا ہے سحر سے دریافت فرمالیجئے اسکے بعد رہا
فرمائیے گا اس شک کو برطرف فرمائیے ملکہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ کچھ دریافت کرنے کی ضرورت
نہیں ہے تجھکو تیرے کہنے کا یقین ہے تو عمرو عیار نہیں ہے بلکہ گویا ہے خیر میں تجھکو رہا کرتی ہوں رہا
ہوکر مجکو گانا سنا سرشار نے جواب دیا کہ ضرور آپ انواع کی بڑی مہربانی فرمائیے گا میں اس سے بھی
کیا کہ گانا ایسا سناؤں جو مجکو آتا ہے وہ سناؤنگا ملکہ نے کہا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہے کہ زنار
شدہ سرود پرستا و اسکی خواصیں و مصاحبین و دیگر ارباب نشاط سب کی سب خواصیں

کے گانے پر فریفتہ تو ہو چلی تھیں ہر ایک کا منشا یہی تھا کہ یہ قتل نہ ہو کسی صورت سے بچ جائے اس
سے گانے کا لطف حاصل ہوگا چنانچہ اسی سبب سے ملکہ نے بھی طرح دی اور یہ خیال کر کے کہ یہ یہاں
سے جا کہاں سکتا ہے اگر عمرو عیار بھی ہے تو میرا کیا بنا سکتا ہے سحر سے دریافت تک نہ کیا اسکے کہنے پر
عمل کر کے حریف گانے کے سننے کے شوق میں رہا کر دیا چونکہ خواجہ کا ابھی پیمانہ عمر لبریز نہ ہوا تھا ابھی
انکی زندگی باقی تھی تیسرے اسلئے اقرار ہو چکا ہے کہ جب تک تم اپنی زبان سے تین مرتبہ خود موت
کے خواستگار نہ ہو گے اسوقت تک تمہاری موت نہ آئیگی تم نہیں مرو گے موت کا نام لینا تو شئی
دیگر ہے خیال تک دل میں نہ لاتے تھے پھر کیونکر قتل ہو سکتے بابا سپہر کہتے قضا آئی نہ تھی بدون موت
کے کوئی مر نہیں سکتا ہے جب تک وعدہ پورا نہیں ہوتا ہے اسوقت تک کوئی نہیں مرتا ہے اور جب وعدہ
پورا ہو جاتا ہے تو پھر اسکی موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے جیسا کہ کہا ہے وعدہ کم نہ زیادہ اگر قضا آئی ہے
تو انسان اگر قلعہ آہنی و فولادی میں بھی پوشیدہ ہوگا تو بھی نہ بچے گا اور لقمان بھی آکر تدارک کرینگے تو بھی
اسکی قضا سے اسکو نہیں بچا سکتے ہیں اگر قضا نہیں آئی ہے تو اگر تمام عالم بھی ایک ہو جائیگا اور چاہیگا
کہ اسکو قتل کرے ایک بال بھی بیکا نہیں کر سکتا ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجا
نہ برد رگے تا نخواہد خدا + جا کو راکھے سائیاں مار نہ سکے کوئے + بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہو
ایک موئے جسم تو بدون وقت قضا کے کوئی کسی کا کم کر نہیں سکتا ہے قتل کرنا تو شئی دیگر ہے بس خواجہ
کی قضا نہ تھی یہ صورت رہائی کی نکلی اور پورا فقرہ اسکے دل پر جم گیا اور عیاری نے اثر کیا خواجہ کی
تقریر نے اپنا اثر دکھایا کہ اسکو شرمایا اسکو اس امر کا یقین ہو گیا کہ یہ عمرو عیار نہیں ہے بلکہ گویا
ہے صرف ایک شبہ سا ہے سو اسکا بھی اسنے بندوبست کر لیا جب کہ اس امر کا اسکو بالکل یقین ہو گیا
اسنے سحر کیا کہ خواجہ کے جسم پر سے قید سحر برطرف ہوئے ہاتھ پاؤں میں طاقت آئی اور انپر قابو
ہوا زمین نے خواجہ کو چھوڑ دیا جب خواجہ نے اپنے ہاتھ پاؤں قابو میں پائے اور اپنے جسم سے
قید سحر کو برطرف پایا دل میں بہت خوش ہوئے خداوند کریم کا شکر ادا کیا دل میں کہا کہ اب
مار لیا عیاری نے تو رنگ دکھایا بڑے زبردست کو رام کیا امید نہ تھی کہ یہ یوں رام ہو گی
خیر اب جاتی کہاں ہے اگر اسکو قتل نہ کیا تو اپنا نام نہ رکھا خدا نے اتنی تو مہربانی فرمائی کہ قید
سے رہائی دلوائی اب عیاری کی بھی تدبیر ہو جائے گی اور قتل بھی فضل خدا سے ہو جائیگی

یہ کہکر دل سے اور اپنے کو فدا ہوئیں پا کر ایک مرتبہ یہ کہتے ہوئے اپنے مقام سے اٹھے اعلی اعلی مراتب
رہین سامری و جمشید کی میری بلکہ یہانتک پرورش رہے ستارہ اوج و اقبال کو ترقی ہو سحر و ساحری
مین مثل سامری و جمشید کے نام ہو مجھکو اسے آقا و مالک ان بے ستون جادو کی باتون کا لطف ملا
اسوقت انکی تصویر میری آنکھون کے سامنے پھر گئی پھیرو تا نہین ہین تو انکی ہمشیر تو ہین مین ہمیشہ خداوند
سے یہ دعا کرتا تھا کہ مجھکو ملک ان بے ستون کی زندگی مین دنیا سے اٹھا لینا کیونکہ اب ایسا قدردان
مالک ملنا محال ہے انھون نے میری عادت خراب کردی ہے اب میری کہین بسر نہ ہوگی میری مٹی خراب
ہوگی خداوند نے میری سنی انھین کو بلا لیا مجھکو در بدر کی ٹھوکرین کھانے کو چھوڑ دیا مقدر میرا اچھا تھا
کہ آپکی خدمت مین پہونچا انھین کی خدمت اور جوتیون سے بچا آپ کوئی غیر ہین وہ نہین انکی ہمشیر
یعنی اسی گھر مین رہا یہ کہکر قدمون پر گرا اور بوسہ دیا نازنین نے اسکا سر اٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ ای
استاد سحر شعار تم مجھکو بجای ان بے ستون کے خیال کرو مین تم کو اس سے زیادہ راحت و آرام سے
رکھونگی کسی قسم کی تکلیف نہ دونگی سحر شعار نقلی نے جواب دیا کہ خداوند آپ کو سلامت باکرامت
رکھین مجھکو آپ سے بڑی امید ہے کیونکہ آپ صاحب قدر ہین ای ملکہ عالم مین نے آپ کو آپ کے
بھائی کے یہان کبھی نہین دیکھا تھا انکو یہان آتے سحر شعار نازنین نے کہا کہ مین تو انکے مکان پر جاتی نہین
تھی وہ خود میرے پاس اکثر اوقات آیا کرتے تھے تو کبھی کسی کو ہمراہ نہ لاتے تھے تھوڑے عرصہ تک
بیٹھکر چلے جاتے تھے یا جب مجھکو کوئی ضرورت ہوتی تھی مین خود بلا لیتی تھی اس سبب سے تم
نے مجھکو وہان نہین دیکھا تھا مین نے تم کو نہ دیکھا خیر یہ تو باتین ہوا کرینگی اب کچھ گانا کرو دل خوش کرو
سحر شعار نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر سامنے بیٹھے ملکہ نازنین نے اسوقت حکم دیا کہ ہمارے
استاد سحر شعار کو عمدہ پوشاک لا کر دو کہ وہ پہن کر گائین یہ مندرسے کے کپڑے اتار دین یہ حکم دینا تھا
کہ ہر ایک کو گانے کا اشتیاق تھا فوراً عمدہ پوشاک لا کر دی خواجہ سلامت نے سلام کر کے
وہ پوشاک لے کر پہنی اور سامنے بیٹھے سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ تاکہ ہم کچھ گائین سازندون
نے ساز ملایا آپ نے ہر ایک کو ہر ایک بات پر ٹوکا اور کہا کہ یہ بات رہ گئی کیسے سازندے
ہو کس استاد سے تعلیم پائی ہے جسنے پورے طور سے تم کو تعلیم نہین کیا ایک ایک
بات کا نقص رہ گیا ملکہ نے کہا کہ اب آپ ان سب کو درست کر دیجیے گا جواب دیا

کہ بہت خوب اگر آپ کی مہربانی ہوگی اور پرورش ہوگی بلکہ میرا دل لڑکون پر جو رہ گئے ہین لگا ہوا ہے کہ وہ دردہ
کوہ مین بیٹھے ہوئے میرا انتظار کر رہے ہونگے ایسا نہ ہو کہ کوئی جانور صحرائی انکو آکر کھا جائے تو پھر میری
زندگی بیکار ہو جائے ملکہ زنار نے جواب دیا کہ تم پریشان نہ ہو کوئی نہین کھا لیگا تم کہو تو پھر
مین تمہارے ہمراہ چند ملازم کر دونگی وہ تم کو وہان پہونچا دینگے تم انکو ہمراہ لیکر انکے ہمراہ یہان
چلے آنا کہا بہت خوب یہ کہکر آپ نے سازندون سے کہا کہ ساز ملا چکے انھون نے کہا کہ ہان
بس آپ نے گھنگھرو پانون مین باندھے اور اٹھے ملکہ نے کہا کہ ناچنا بھی آتا ہے کہا کہ جی ہان جبکہ
آپ سے قدردان سامنے بیٹھے ہون اور مہربانی فرمائین تو پھر کوئی بات کیون باقی رہے جو کچھ
آتا ہے سب آپ کے روبرو صرف کرون تاکہ آپ خوش ہون ملکہ خاموش ہو رہی مگر بہت خوش
ہوئی کہ عجیب با مذاق آدمی ہے ہر ایک خواجہ یعنی سرشار نقلی کی طرف متوجہ ہوا خواجہ نے گت کا
ناچنا شروع کی ایسی گت مین ناچے اور ایسا بتایا کہ مشتری فلک کو بے گت کر دیا دیوار و در سے
صدائے احسنت بلند تھی ہر ایک کو وجد طاری تھا وہ جو ارباب نشاط وہان موجود تھے
سب کان پکڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے آج تک اس طور کا ناچنے والا اور ناچ نہین
دیکھا کیا تعریف کرین تھوڑے عرصہ تک آپ نے ناچ کر سب کو محظوظ کیا اور خوش جیب سب
بہت خوش ہوئے اور ملکہ زنار نے موتیون کا مالا گلے سے اتار کر انعام مین دیا آپ نے لیکر
سلام کیا اور سامنے بیٹھ کر [illegible] صاحب [illegible] کا شعر [illegible] کی غزل گانا شروع کی غزل

آنکھون مین میرے آکے شب ہجر اگر کریگا
جاتی ہین سو تو دل سے ہم پر خدا کریگا
دل شاد پھر ہونگے اور آسمان بھی احسان
مین جانتا تھا دل مین خود ہی خدا کریگا
اس شمع رو کی الفت بعد از فنا رہیگی
جس بام پر بیٹھ کے ہر دل طوفان اٹھا کریگا
ہونگے نہ صبح پیری اے دل خدا خدا کر

ہم اضطراب ہر دم دل [illegible] کیا کریگا
ہم دیکھنا ہے وہ بت کب تک جفا کریگا
پیوند خاک جس دن ہم کو خدا کریگا
[illegible] جفا سے باز آ اب بھی کہا ہے شمشیر
زندہ تو کیا ہمارا مردہ چلا کریگا
تو شمع آ بلب ہین مثل غبار صحرا
آخر بتون کا شکوہ کب تک کیا کریگا

ہم سے عزیز تھا عشق کیا شے بھلا کریگا
[illegible] کہ وصل ہوگا اس روز کیا کریگا
تنہا ملال کرنے الٹی پھری ہے وہ بت
[illegible] معاملہ نہ میرا تیرا خدا کرے گا
[illegible] تیرہ ہماری جس جا کہ دفن ہوگی
[illegible] کرے تو میرا کیا کریگا
[illegible] کا شمع داغ ہو دیر

ہو شاد حسن دیدہ [illegible] بھلا کریگا
یہ غزل جو بیٹھکر گائی تمام محفل کو دوتا کر دیا زار و قطار رو دیا اہل محفل کی

یہ حالت تھی کہ جھوم رہے تھے اپنے آپ میں نہ تھے سب کے سب بیخود ہو کر کوئی آہ کر رہا تھا کوئی
واہ کسی کی آنکھ سے آنسو رواں تھے کوئی سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اُف اُف کہہ رہا تھا کوئی شل ہاتھ
لیے آپ کے سر پر مار رہا تھا کسی کو سکتہ تھا کوئی پڑا مثل بسمل کے سسکتا تھا کسی پر غشی طاری تھی کسی کے
اشک حسرت جاری تھے یہ عالم تھا کہ کوئی اپنے آپ میں نہ تھا سب کے سب بیخود و بیقرار ہو رہے تھے
جب خواجہ یعنی سرشار نے گانے کی یہ حالت دیکھی گانا موقوف کیا راوی بیان کرتا ہے کہ کل اہل جلسہ
اسقدر بیخود ہوئے کہ جو جسکے پاس تھا عالم بیخودی میں اتار اتار کر سامنے سرشار کے پھینکنے
لگا کسی نے گلے کا مالا دیا کسی نے ہاتھوں کے کڑے کسی نے گلے کا طوق کسی نے کنگن اتار کر
پھینکا یعنی سرشار جسکے پاس اسوقت جو کچھ تھا وہ عالم بیخودی میں دیا خواجہ کے پاس روپیہ
و زر و زیور کا انبار ہو گیا اہل محفل کا یہ عالم تھا کہ اُنکا بس نہ تھا کہ کپڑے اتار کر دیدیں اگر تھوڑے
عرصہ تک خواجہ اور گاتے جاتے تو یقین تھا کہ سب برہنہ ہو جاتے کپڑے بھی دیدیتے جب
خواجہ نے گانا موقوف کیا تھوڑے عرصہ تک سماں بندھا رہا جب کچھ عرصہ ہوا وہ حالت کم
ہوئی سب کو ہوش آیا حواس درست ہوئے اپنے آپ میں آئے اسوقت ہر ایک نے تعریف
کی ملکہ زنانہ نے بہت سرشار سے بہت کچھ انعام دیا اور کہا کہ ای اُستاد سرشار کچھ اور گاؤ کہ
میرا دل آپ کے گانے سے نہیں سیر ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ سنے جاؤں جب زرتار نے کہا
اسوقت بہت رات ہو گئی اسوقت جواب دیا جو آپ لوگوں کی خوشی ہے مگر سازندوں سے کہا
آپ لوگ تکلیف نہ کریں کیونکہ آپ لوگ میرا ساتھ نہیں دے سکتے ہیں بیکار کو زحمت
ہوتی ہے آپ لوگ تشریف رکھیں اور سنتے جائیں سب نے کہا کہ اچھا بس آپ نے اپنی بغل سے
نکالی اسکی تھیلیاں ملا کر زرتار نے کہا کہ استاد تمہارے پاس سب ساز بھی موجود ہیں اب رہا
کہ جیسا کہ تم کو شک تھا کہ میں عمرو عیار ہوں اگر عمرو عیار نہ ہوتا تو یہ ہے جو کہ گویوں کا طریقہ
ہے اور جو کہ ہم لوگوں کی رزق کی صورت ہے میرے پاس کیوں ہوتی میرے پاس اسباب عیاری
ہوتا زرتار نے جواب دیا کہ اب تجکو شک نہیں ہے سیموتی بولی کہ ای استاد تم نے وہ اشرفیاں
اور روپیہ نہ دکھائے جو کہ تم کو عمرو عیار نے دیے تھے اور تم نے لالچ میں آ کر اپنے کو اس بلا
میں مبتلا کیا ہے سرشار نے جواب دیا کہ ای سیموتی اس امر سے زیادہ تیرا اُسکے دیکھنے کی خواہش

کہ کتابون مین دیکھا ہے اور سنا گیا ہے کہ عمرو عیار کے پاس روپیہ و اشرفیان چورن کی یا نقلی ہوتی ہین
اصلی روپیہ و اشرفی وہ کسی کو نہین دیتے ہین دیکھین کہ جو تم کو دی ہین وہ آیا اصلی ہین یا چورن کی
ہین کہ جب ہی تم نے دھوکا کھایا اور اسکے فقرہ مین مبتلا ہوئے اور یہ دیکھنا ہے کہ چورن کے روپیہ و
اشرفیان کیسے ہوتے ہین یا ان مین اور اصلی مین کچھ فرق ہوتا ہے یا برابر اصلی کے اور اسی کے
ہم شکل ہوتے ہین یہ جو بیوقوفی سے کہا سرشار نے ایک آہ بھر کر کہا کہ یہ تو تم نے نیا جملہ سنایا
جس شخص نے دھوکا دے کر اپنے کو بچایا اور دوسرے کو پھنسایا اور جو کہ ایسا فیلسوف اور مکار ہو وہ
بھلا کب کسی کو اصلی روپیہ پیسہ دینے لگا ضرور اسنے مجکو بھی چورن کے روپیہ اور اشرفیان دی ہونگی
ہائے یہ دوسرا چرکا ہوا مین یہی خوش تھا کہ میرا اسقدر زر حسب تجویز کی اٹھائی تو اٹھائی سات اشرفیان
ملین مگر یہ بھی اسقدر مین مفت گئے یہ کہکر کمر مین ہاتھ ڈالا اور روپیہ و اشرفیان کمر سے نکالین اور کہا کہ آپ
لوگ ملاحظہ فرمائین کہ یہ اصلی ہین یا نقلی یا چورن کے بنے ہوئے ہین زنار و اسکی خواصون نے کہا
کہ ہم پہلے اسکو یا تجربہ مین نہ لین گے پہلے ہم پانی منگاتے ہین تم ایک اشرفی اور ایک روپیہ اس
پانی مین ڈالدو اگر اصلی ہوگا اسی حالت پر قائم رہیگا چورن یا مصری کا ہوگا تو گھل جانے لگا
سرشار نے جواب دیا کہ اچھا پس زنار نے پانی منگایا ایک ظرف مین خواص پانی لائی سرشار نے
ایک روپیہ اور اشرفی اس پانی مین ڈالی تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا نہ وہ روپیہ تھا نہ اشرفی پانی
رنگین ہوگیا تھا ان دونون کا نام و نشان تک نہ تھا یہ جو سرشار نے دیکھا سر پیٹنے لگا اور کہنے لگا
کہ افسوس صد افسوس بڑا دھوکا کھایا اخیر مقدار نے یہان پہونچا دیا کہ اسباب قدر ہوئی اور زندگی
راحت سے بسر ہوگی کوئی مقام افسوس نہین ہے یہ کہکر وہ روپیہ اور اشرفیان اٹھا کر سامنے
زنار جادو کے پھینک دین وہ فرش پر گر کے ٹوٹ گئین چورا چورا ہوگئین جو اسکے ٹکڑے باقی رہے
وہ سب نے اٹھا کر دیکھے اور بہت تعریف کی اور کہا کہ جیسا سنتے تھے کہ عمرو عیار خوب روپیہ و
اشرفیان بناتا ہے چورن و مصری وغیرہ کی تو یہ سنکر ہم کو حیرت ہوتی تھی کہ کیونکر بناتا ہے کہ اصلی و
چورن کی اشرفیون مین فرق نہین ہوتا ہے لوگ اصلی جان کر لے لیتے ہین آج دیکھ لیا مہمان
سرشار کی بدولت جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا وہ ٹوٹی ہوئی اشرفیان اور روپیے زنار نے اٹھا کر
اپنی مسند پر رکھ لیے اور کہا کہ ہان استاد گا شروع کرو باتین ہو چکین یہ جو زنار نے کہا

پس قلیان نوش کی درستی کر چکے تو منہ سے لگایا اور غزل کاشف لکھنوی کی بیاناً شروع کی غزل

تجھ کو کیا اسکے کیون شہرہ ہے مزاج اس ماہ کا
کچھ سہارا پا گئے جب سے عصا ہے آہ کا
دھیان ہے دلمین نہین اپنے بتون کی چاہ کا
مجھکو موقع ہی نہین ملتا ہے یاد اللہ کا
برہمن کو بتکدہ کا ہے اسی صورت سے پاس
پھر گیا آنکھون مین نقشہ صاحب رشک ماہ کا
الفت چاہ زنخدان سے ہماری جان لی
برق خاطف سے فزون شعلہ ہے اپنی آہ کا
عرض کاشف کی یہی ہے حضرت شبیر سے

سچ ہے سودا تلخ ہوتا ہے خدا کی راہ کا
صاف کہتا ہون مین عاشق ہون تو خواہ مخواہ کا
رات دن ورد زبان رہتا ہے نام اللہ کا
سنتے ہین شہر دیکھا ہی کرتا ہے وہ سب آنکھون پر
جسطرح زاہد ادب کرتا ہے بیت اللہ کا
کوچہ گیسو کی ظلمت مین ہے بہت کی جستجو
کیا نتیجہ دیکھو مرنا ہے ہماری چاہ کا
کیون نہ بوسہ دون تمہارا عکس ہے رخسار پر
ہون مجاور حضرت عباس کی درگاہ کا

ضعف سے مین آسمان ہوا ہے مجکو چلنا راہ کا
چاہیے ہے کیونکہ دل مین ہے گذر اللہ کا
کیا بڑھا اپنا تھا مشکل ہے بتانا رہبر راہ کا
ڈر ہے مجکو کس طرح دیدار ہم لون اللہ کا
جب شب فرقت تھا پھر جاتی ہے اپنی نظر
کچھ پتہ ملتا نہین اپنے دل گمراہ کا
ہے فلک ظالم مین جلا کر خاک کر دیگا تجھے
ہر مسلمان کو ادب لازم کلام اللہ کا
راوی بیان کرتا ہے کہ یہ غزل جو گائی

ہین گائی اسقدر رنگ دیا کہ سب محفل بھر کو دنگ کر دیا تھا سمان دکھا دیا سب کو بے خود بنا دیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرقع تصویر ہے بلکہ اس جلسہ کا مشتری فلک کو بھی سکتہ تھا اور زہرہ فلک حیران حیران بام فلک سے نگران تھی ہر طرف سمان بندھا ہوا تھا در و دیوار عالم وجد مین جھوم رہے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ ذی روح کی کیا حقیقت ہے جبکہ غیر ذی روح کا یہ عالم ہے کہ وہ وجد مین آکر جھومے تو ذی روح کیونکر نہ عالم وجد مین آکر بے خود ہو جائین بس بڑے عرصہ تک یہ غزل گایا کیے ایک ایک شعر کو پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ گایا اور بتایا جب گانے گاتے خاموش ہو رہے سننے والون کے سامنے عرصہ تک سمان بندھا رہا معلوم ہوا کیا کہ گویا گا رہے ہین یہانتک کہ جب عرصہ تک نہ گایا وہ عالم برطرف ہوا بہت کچھ انعام مین پایا ہر ایک نے خوش ہو کر جو پاس تھا وہ دیا اب انبار ہو گیا ہے روپیہ پیسہ اشرفی کا اور ایک طرف زیور کا زنار جادو نے ساقی کو حکم دیا کہ جب تک استاد سرشار دم لین تم اسوقت تک ایک دورہ شراب کا کر دو اور سب کو شراب پلاؤ ساقی نے سلام کیا اور اٹھکر صراحی و جام اٹھا کر اور جام کو لبریز کر کے پہلے زنار جادو کو دیا اسکے بعد اور اہل محفل کو ادھر ساقی سب کو شراب پلانے لگا ادھر زنار کو جو نشہ ہوا اس نشہ کے عالم مین بولی کہ آپ تو استاد سرشار کو کوئی سرشار نہ کہے بلکہ استاد سرشار تو آپ ہے اگر اسکے غلام نصرت

نام سے گاؤ تو مین اسکو سزا دونگی یہ کہکر بولی کہ اے استاد سحر شعار کچھ تو آپکو بھی اور غزل گانا ہے راوی
بیان کرتا ہے کہ زنار جادو خواہ جسکے گانے پر عاشق ہوئی ہے مگر اسکا عشق جو ہے وہ اپنی غرض کا ہے
ایسی عاشق نہین ہوئی ہے کہ حالت عشق مین دین مذہب کو ترک کرے اور دوست کو دشمن اور
دشمن کو دوست خیال کرے بلکہ دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن جانتی ہے صرف یہ عشق ہوا
ہے کہ یہ گائے جائے اور مین سنے جاؤن میرے روبرو سے یہ کسی وقت ہٹنے نہپائے اور گائے جائے
جب زنار نے یہ کہا کہ استاد سحر شعار کچھ تو اور غزل گاؤ اسوقت استاد سحر شعار نے زنار سے
جواب دیا کہ اے ملکہ عالم جب کہ آپ میری قدر و منزلت فرماتی ہین اور آپ نے اپنی زبان
مبارک سے مجکو استاد سحر شعار فرمایا و نوازش کا لقب ارشاد کیا تو مجکو بھی زیبا ہے کہ جو
کمال مجھ مین ہین آپ پر ظاہر کرون اور آپکو اسمین ماہر کرون کیونکہ اب آپ سے زیادہ قدر
کرنے والا کون ہے کہ جسکو دکھاؤنگا اور قدر ہوگی جب کہ آپ مہربانی فرماتی ہین تو مین کیون نہ مثل
غلامان جان نثار کے آپکی خدمت کرون یہ جو کہا تو زنار نے جواب دیا کہ اے استاد سحر شعار کچھ تو
اس گانے اور بجانے کے علاوہ اور بھی کمال ہین جواب دیا کہ جی ہان شراب اس خوبصورتی
سے پلاتا ہون کہ بھلا ساقی کیا پلائے گا جیسی مین ساقی گری کرتا ہون ایسی ساقی گری کوئی
کیا کریگا میری ساقی گری مین کوئی باقی نہین رہتا ہے زنار نے جواب دیا کہ کوئی طریقہ ساقی گری کا
اس طریقہ سے علاوہ ہے اور اس مین بھی کمال ہے میرے خیال مین تو اس مین کوئی کمال نظر نہین
آتا ہے کیونکہ شیشہ سے شراب انڈیل کر پلا دینا کونسی بڑی بات ہے یہ تو ایک ادنی بھی کر سکتا ہے جواب دیا
کہ بجا ارشاد ہوا مگر حضور ساقی گری بہت بڑا کام ہے ایسے ویسے کو نہین آتی ہے جب تک
محنت و مشقت نہ کی جائے اول تو شراب کا رنگ دیکھنا اور دوسرے یہ دیکھنا کہ
اہل محفل کو کس قسم کی شراب چاہیے محفل کا رنگ دیکھکر اسی قسم کی شراب پلانا پھر دیکھنا کہ
کس کو نشہ زیادہ ہوا اور کس کو کم جسکو نشہ زیادہ ہوا اسکو اس طریقہ سے شراب دینا کہ
سب کو یہ معلوم ہو کہ ہمارے برابر شراب پی رہا ہے مگر پیالہ مین کم ہو اس لیے کہ زیادہ نشہ ہو
اور بیخود نہ ہو جائے یا جس کو نشہ کم ہوا ہے اسکو شراب زیادہ اس طریقہ سے دینا کہ سب پر نہ
ظاہر ہو کہ اسکو ہم سے زیادہ شراب دی یہ طریقے ہین دوسرے یہ طریقہ ہے کہ اس امر کی

شناخت کرنا کہ یہ شراب نئی ہی یا کہنہ ہی نئی شراب کا نشہ زائد ہوتا ہی اور کہنہ شراب میں نشہ کم
ہوتا ہی اس کا خیال رہے کہ کہنہ شراب محفل میں تقسیم نہ ہو اور نئی شراب کا دور نہ ہو مگر ساقی بھی
کہ زیادہ نشہ نہ کرے علاوہ اسکے اور بہت سے طریقے ہیں مگر وہ طریقے اور کسی کو نہیں معلوم
ہیں سوا میرے یا میرے استاد کے کہ جن سے میں نے علم موسیقی کی تعلیم پائی ہی اور ساقی گری
کی نوکار نے کہا کہ وہ کون سے طریقے ہیں جواب دیا کہ وہ یہ طریقے ہیں کہ میں کلائی پر جام رکھونگا اور
جس کلائی پر جام رکھونگا اسی ہاتھ سے شیشہ اٹھا کر اس جام کو اسی ہاتھ سے کلائی پر رکھی ہوئی
حالت میں لبریز کرونگا ایک قطرہ شراب کا گرے گا نہ جام شیشے کے اتارنے یا رکھنے میں گرینگا
پھر اس جام کو لبریز کرکے اچھال دونگا اس حالت بلند ہونے میں بھی ایک قطرہ نہ گریگا اسکو
سر پر رکھونگا اور شانہ پر اور گستاخانہ ناچونگا اسی ناچنے جانے کی حالت میں تمام اہل جلسہ کو
جام لبریز کرکے شراب پلاؤنگا کوئی باقی نہ رہیگا نہ تو شراب زمین پر گرے گی کبھی سر پر جام رکھکے
ناچونگا کبھی شانہ پر کبھی کلائی پر کبھی پیشانی پر کیا مجال جو ایک قطرہ گرے اور بالکل اسی کمالوں سے
اہل زور رئیس و امرا و بادشاہ میری قدر کرتے ہیں نوکار نے جواب دیا کہ یہ جو تم نے کہا ہی
ان میں سے ایک بات قیاس میں نہیں آتی ہی خلاف قیاس معلوم ہوتی ہی جب تک ہم دیکھ لینگے
اس وقت تک یقین نہ آئیگا جواب دیا کہ پھر حکم فرمائیے کہ میں اپنی مرضی کے موافق شراب کی کشتیاں
درست کرکے لاؤں اور سرکار کو اسی طریقے سے شراب پلاؤں نوکار نے ساقی کو حکم دیا کہ استاد کو
مے خانہ کی کنجی دیدو اسنے کنجی دیدی نوکار نے سرشار ہو کر کہا کہ اب آپ کو اختیار ہی
جا کر شوق سے کشتیاں شراب کی لائیے اور ہم سب کو شراب پلائیے جواب دیا کہ بہت خوب
اور سلام کرکے کنجی لی اور مے خانہ میں آ کے بولے آپ کے ہمراہ مے خانہ تک آئے تھے انسے
کہا کہ اب تم بھی جاؤ میں کشتیاں درست کرکے لاتا ہوں وہ چلے گئے انھوں نے در مے خانہ
کو بند کیا اب الٹ پلٹ کرنے لگے پانچ کشتیاں بہت معقول طور سے آراستہ کیں جس رنگ
کی شراب تھی اسی رنگ کے گلاس کشتی میں رکھے پھول سے بلور کے ہو گئے تھے ان پر چکر لپٹا
ہوا اسی رنگ کے جام اس کشتی میں رکھے ہوئے کشتی پوش زر دوزی پڑا ہوا اس طریقے سے
کشتیاں آراستہ کیں اگر راجہ بھی اس آرائش اور آراستگی کشتیوں کو دیکھ پائے تو منھ میں پانی بھر آ

گو زاہد ہو مگر پھر بھی شراب خواری کو جی چاہے یہی قصد کرے کہ توبہ کو توڑ ڈالوں اور ان کشتیوں قسم
شراب پی لوں یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ صراحی و کنٹر عروس شب اول ہے اس طور سے آراستہ کرکے
اور اُس الٹ پلٹ میں تماشا ہے کہ کاری آمیزش کر گئے وہ کشتیاں بڑی شان و شوکت سے
لے کر محفل میں آئے ہر ایک نے جو اُنکی آرائش اور سجاوٹ دیکھی منھ میں پانی بھر لائے یہی دل نے
بے اختیار خواہش کی کہ پہلے ہم کو ان کشتیوں سے شراب ملے یہاں جب کشتیاں آچکیں اُس وقت
استاد سرشار فن نواز نے کشتی پوش دور کیے اور کہا کہ ملکہ ملاحظہ فرمایئے کہ شاہزادیوں کے
لیجانے کے لیے جو شراب محفل میں لائی جاتی ہے وہ یوں لائی جاتی ہے یہ کہہ کے کشتی میں شراب
لگائی اور لے آئے ملکہ نے دیکھا اور سب لوگوں نے بہت تعریف کی ہر ایک صراحی اور
شیشہ اپنا اپنا رنگ الگ الگ دکھا رہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ عروسان شب اول یہ صدا
تازہ اودا اوڑھی ہوئی ہیں گھونگھٹ نکالے ہوئے جب سب تعریف کر چکے آپ نے جھک
جھک کر ہر ایک کو سلام کیا اُسکے بعد پاؤں سے گھنگرو باندھے اور زنار سے کہا کہ اے ملکہ
اگر حکم ہو تو ایک گھنگرو آواز دے اور اگر حکم ہو تو دو ہی کا حکم ہو وہ آواز دیں باقی نہ بولیں اگر
حکم ہو تو سب خاموش رہیں ایک بھی آواز نہ دے اور اگر اجازت ہو تو سب بولیں یا نصف
یا چہارم یا تین حصہ بولیں ایک حصہ نہ بولیں ملکہ نے جواب دیا کہ جو بات ہو وہ آپ میں کمال
کی ہو جو آپ کا جی چاہے وہ کمال دکھایئے ہم تو مشتاق ہیں یہ سننا تھا کہ آپ نے اُٹھ کر
گت ناچی پہلے تو ایک گھنگرو بولا اُسکے بعد دو بولے اُسکے بعد تین اُسی طور سے ایک گھنگرو
زیادہ ہوتا گیا ایک بار سب بولے اُسکے بعد ایک مرتبہ سب خاموش ہو رہے یہ گت
ناچ رہے مگر گھنگروں سے بالکل صدا نہ آتی تھی یہاں تک کہ اُسی حالت گت ناچنے میں ایک
مرتبہ جھک کر ایک کنٹر اُٹھا لیا اور جام لیا جام کو کلائی پر رکھا اور جس ہاتھ کی کلائی پر جام
رکھا اُسی ہاتھ سے کنٹر لیا اور شراب اُنڈیل کر اُسی ہاتھ سے جام لبریز کیا اس طور سے لبریز
کیا کہ ایک قطرہ نہ گرا جب جام لبریز کر چکے کنٹر اُس کشتی میں رکھ دیا اب کلائی پر رکھے
جام کو ناچنے لگے ٹھوکریں لینے لگے ذرا بھی جام کو حرکت نہ ہوتی تھی اُسی حالت میں ایک
مرتبہ جام کو اُچھال دیا کہ وہ سیدھا گیا جب زمین پر آنے لگا شتاب پر روک لیا مگر ایک قطرہ نہ گرا

اسقدر جام لبریز تھا کہ اگر ذرا بھی حرکت دی جاتی تو شراب ضرور گرتی مگر انکا بھی تو کمال تھا کہ
ایک قطرہ بھی نہ گرا اسی طور سے شانہ پہر روکا کلائی پہر بازو پہر پیشانی پر کہیں ایک قطرہ نہ گرا اسکی
زبان تعریف کرتے کرتے خشک ہوتی جاتی ہو آپ کرتب دکھا رہے ہیں یہانتک کہ جام کو
سر پر رکھا اور لبریز کرکے گت ناچنا شروع کی خوب خوب ناچے توڑے لیے جام کو ذرا بھی حرکت
نہ ہوئی اب ناچتے ہوئے ٹھوکریں لیتے ہوئے قریب زنار آئے اور سر جھکا کر کہا کہ اسے قدردان
کو سر سے شراب پلاسکتے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ اتنے عرصہ میں روپیہ اشرفی کا انبار ہو گیا تھا
ہر طرف سے صدائے آفرین و مرحبا کی چلی آتی تھی ہر ایک کہہ رہا تھا کہ ہم نے آجتک اس
قسم کے کمال نہیں دیکھے یہ انسان میں کمالون کا جمع ہونا ایسا عجب ہے یہ کام انسان کا نہیں یہ
سوا اسکے نہیں یا فرشتہ ہے یہ ضرور کوئی اوتار ہیں یا مقرب درگاہ سامری کے فرشتے ہیں یا کوئی
جن ہیں یا کوئی بندہ خاص خداوند ہیں اس طور سے ہر ایک تعریف کر رہا تھا کہ انھوں نے الگ جام
سر سے پیش کیا زنار نے مسکرا کر جام ہاتھ میں لے لیا یہ جام دے کر پھر اپنے مقام پر پہلے آ بیٹھے
ادھر زنار نے پہلے شراب کی طرف دیکھا پھر اسکے بعد اپنی پشت کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے اپنے مقام
سے دیکھ رہے ہیں کہ یہ شراب پی لے تو دوسرا جام دون انکی نگاہ لڑی ہوئی ہو دوسرے اس امر کا
بھی خیال ہو کہ یہ حرامزادی کیسی چلی ہو کہ میں اپنا بندوبست کر چکی ہوں اگر تو مجھکو دھوکا دے کر [illegible]
بھی ہو جائے گا تو کچھ پرواہ نہیں ہو میں تیرے فریب میں نہ آؤنگی پھر تجھکو اسیر کر لونگی تیرا فریب چھپا
میرے آگے پیش چل جائیگا پوشیدہ نہ رہے گا نہ تو باغ سے باہر جا سکتا ہو تو اس امر کا بھی خیال
تھا کہ اسنے کیا بندوبست کیا ہو ذرا ہوشیار رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ یہ پھر اسیر کر لے تو اسپر کی
نظر رکھنی ہے رہ نہ سکے گی یہ اس خیال سے اسکی طرف دیکھ رہے ہیں اسنے پہلے شراب کی طرف دیکھا
اسکے بعد اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی اسکے بعد اپنی پشت کی طرف دیکھا پھر ہاتھ کی پشت دیکھی
اب جو شراب پر بغور نگاہ کی خواجہ سلامت سر شار تو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں سب کرشمہ دیکھ
رہے ہیں اسی طرف نگاہ لڑی ہوئی ہے اب جو اسنے بغور طرف شراب کے دیکھا ہیں شراب
نے جام میں جوش مارا اور شعلہ بنکر اڑ گئی آواز آئی کہ اے ملکہ زنار ہوشیار رہنا سیر ہوشیار
خبردار ہوشیار آگاہ ہو جاؤ کہ یہ استاد سر شار ہی تو اڑ نہیں ہو تم کو دھوکا دیا [illegible] ساری اپنا زادہ کر دیا

صرف اس نے اپنے جان بچانے اور رہا ہونے کی غرض سے یہ فقرہ دیا اور تم کو دھوکا دیا ورنہ
کیا ضرورت تھی اور اس شراب مین وہ قاتل بیہوشی ملی ہوئی ہے کہ اگر ایک قطرہ بھی حلق سے اتر
جاتا تو دل جگر کو کباب کر دیتا زندہ نہ رکھتا یہ جو صدا آئی تر تارسنے یہ صدا سنکے پلٹ کر طرف خواجہ
کے دیکھا اُدھر خواجہ نے بھی یہ صدا سنی اور شراب کو شعلے بنکے اڑتے ہوئے دیکھا فوراً خیال گذرا
کہ راز افشا ہوگیا اور تم ظاہر ہوئے اب کوئی تدبیر اپنے بچنے کی کر دیں اُدھر شراب شعلہ بنکر
اڑی اُسنے یہ صدا دی ادھر انھون نے جلدی سے گلیم اوڑھ لی کیونکہ سمجھے ہاتھ پانون قابو مین
تھے جب تک نہ تار پہنچے پلٹنے اور بدلے گیر وسے خواجہ غائب ہوگئے اور جال الیاسی ڈالکر
تمام زر و زیور و جواہر فی بلکہ اور چند اشیاے نقرئی مثل اگالدان وغیرہ کے اور وہ پانچون
کشتیاں نذر زنبیل کر لین اور اس مقام سے ہٹ کر دوسرے مقام پر گلیم اوڑھے ہوئے کھڑے
ہوگئے اُدھر اُسنے پاٹ کر آواز دی کہ او سارباں کا وسے حرامزادے تو نے بڑا دھوکا دیا تھا
اور مجکو خوب اپنے جال مین پھنسایا تھا فریب آمیز تقریر کر کے مجکو پہلے ہی شک تھا اسی سبب
سے مین نے بندوبست کر لیا تھا سمجھا اسکی خبر نہ تھی ورنہ تو اور کوئی تدبیر کرتا اس سے بھی بچاؤ
کی تدبیر اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہاں ہے تیرا فریب کھل گیا اب مین کسب تیرے قریب
مین آتی ہون یہ کہکر صداے گیر دی اور دیکھا وہان پر کسی کو نہ پایا خالی میدان تھا حیران
ہوئی خواصون سے کہا کہ وہ استاد ذوفنون کیا ہوگئے ارے جلدی تلاش کرو ابھی یہان کھڑے
ہوئے تھے اتنے عرصہ مین کیا ہوئے ارے مین خود ہی پہلے حیران تھی کہ یہ کون گویا ہے جسکا ذکر
میرے بھائی بے ستون نے مجھ سے نہین کیا اور پوشیدہ رکھا یہ خیال ہوا کہ کوئی وجہ ہوگی
پوشیدہ رکھنے کی مگر شک تھا اسی سبب سے بندوبست کر لیا تھا میرا دل گواہی دیتا تھا
کہ یہ فقرہ اور دھوکا ہے یہ ضرور عمرو عیار ہے اسقدر کوئی کسی سے مشابہ نہین ہوتا ہے نہ ہم شکل باپ
کی صورت بالکل بیٹا نہین ہوتا ہے گو اُسکا نطفہ ہوتا ہے نہ بھائی بھائی کی ہم شکل ہوتا ہے اسقدر
اگر ایسا ہو تو کوئی مقام عجب نہین ہے کیونکہ دونون ایک ہی نطفے سے پیدا ہوتے ہین ایک ہی
مان کی شیر سے پرورش پاتے ہین انمین تو ایسی بات ہوتی نہین ہے صرف دو ایک باتین مین
مشابہ ہوتے ہین جن سے شناخت ہوتا ہے کہ یہ باپ ہے اور یہ فرزند یا یہ بھائی ہین بعد یہ

اگر بالکل ہم صورت ہوں یہ محال ہے مگر میں نے وضو کا نہیں کیا یا شبہہ بہت صرف اس امر کے ظاہر
ہونے کے لیے کہ یہ راز ظاہر ہو جائے کہ یہ کون ہے اپنا بندوبست کر کیا سکوت اختیار کر دیا جتنا تھا ایسا
ہی ہوا کہ اسنے شراب میں بیہوشی ملا کر مجھکو جام شراب دیا چونکہ میں بندوبست کر چکی تھی شراب
شعلہ بنکر تم سب کے سامنے اڑ گئی اور اسنے مجھکو اس حال سے آگاہ کیا لہذا جلد تلاش کرو
وہ یہیں موجود ہے دیکھو کہیں جانے نہ پائے گو باغ سے جانا محال ہے مگر پھر بھی تلاش کرو
ایسا نہ ہو کہ یہ پریشان کرے غضب کی عیاری کرے ملکہ نے جو یہ حکم دیا اب تو سب کے
حواس جاتے رہے ہر ایک سنبھل کر اٹھی راوی بیان کرتا ہے کہ اتنے عرصہ میں آپ نے کیا کیا
کسی کی چوٹی کاٹ لی انمیں موباف تھا کار چوبی کسی کا آنچل کتر لیا کسی کا مالا اتار لیا یہ دل لگی
کی ایک کے آنچل سے دوسرے کا آنچل باندھ دیا سب کا ازار بند سینے باندھ دیا کسی
مطربہ کی پیشواز کاٹ لی اسی طور سے سب کی گت بنائی اور الگ ہو گئے جسکی چوٹی کاٹی
تھی اسنے مطربہ کی طرف دیکھکر کہا کہ بہن یہ کیسی پیشواز پہن کر آئی ہو کہ جسکے دامن ندارد ہیں یہ
اسنے کہا کہ واہ بہن کیا خوب کیا تمھاری بصارت میں فرق ہے جو یہ کہتی ہو ابھی تو نئی پیشواز لیکر
پہنی ہے دامن کیسے ندارد ہیں اسنے کہا کہ دیکھ لو بالکل برہنہ بیٹھی ہو اب جو وہ دیکھتی ہے تو واقعی دامن
ندارد ہیں بہت حیران ہوئی اور جلدی سے اٹھکر اپنے مقام پر آئی دوسرے کپڑے پہنے ادھر
دوسری نے اسکے سر کی طرف دیکھکر کہا کہ اے بہن تمھاری چوٹی کیا ہوئی اسنے کہا کہ واہ بہن
تو سنو بڑا سا موباف پڑا ہوا ہے تم کو دکھائی نہیں دیتا ہے اسنے کہا کہ ذرا ہاتھ سے تو دیکھو یہ سہرا
جھوٹ سچ تم پر ظاہر ہو جائیگا اب جو اسنے ہاتھ سے دیکھا تو چوٹی کو ندارد پایا سر پیٹنے لگی کہ
یہ کیا غضب ہوا اسی طور سے ہر ایک آگاہ ہوئی وہ جو دو باہم بندھی ہوئی تھیں وہ جو اٹھیں
تو ایک کا دوپٹہ پھٹ گیا جھٹکا جو پہونچا اسنے پلٹ کر کہا کہ بہن یہ دل لگی ہم کو اچھی نہیں معلوم
ہوتی ہے اور تمھارا قاعدہ ہے کہ تم ہر وقت مذاق کرتی ہو کوئی وقت تو مذاق نہ کیا کرو اسنے جواب دیا
کہ چھیلا دیوانی ہوئی ہے مذاق کیسا ملکہ کے سر کی قسم مجھکو بالکل خبر تک نہیں ہے آخر کو دونوں
الگ ہوئیں خلاصہ یہ کہ سب خواصیں اور مصاحبیں مع ملکہ خواجہ کو باغ میں تلاش کرنے لگیں
بہتیری ڈھونڈھ رہیں تھیں کوئی گوشہ باغ کا باقی نہ رکھا کہ جہاں تلاش نہ کیا ہو آخر کو عاجز ہو

اپنی سی بنائی اور خود اسکے کپڑے پہن کر ایک نارنگی ہاتھ میں لیکر اُس درخت کی طرف ٹہلتے
ہوئے چلے یہ کہتے ہوئے کہ پریشان ہو گئی اور کہیں نہ پتہ ہے نہ نشان یہ کہتی ہوئی سیہوتی نقلی بارہ دری
میں آئی زنار نے کہا کیوں سیہوتی عمرو عیار کا پتہ ملا اور کہیں ملا سیہوتی نے کہا کہ ملکہ ہم سبکی
سب تلاش کرتے کرتے عاجز ہو گئیں ہم کو اُس موئے موذی کا کچھ جوانا مرگ عیار یا ان زرا
حرامزادے کا نشان بھی نہیں ملتا ہے کہ کدھر غائب ہو گیا ہے زنار نے کہا کہ تھا کبھی نہ کبھی مل ہی
جائیگا سیہوتی یہ کہتی ہوئی قریب ملکہ کے آئی کہ بار تلاش کرتے کرتے تھک گئی خداوند سامری
اُسکو غارت کرے جیسا ہمکو پریشان کیا ہے جب قریب زنار آئی زنار نے دیکھا کہ سیہوتی کے
ہاتھ میں ایک نارنگی ہے نارنگی کو دیکھکر زنار نے کہا کہ اے سیہوتی یہ نارنگی کہاں سے لائیں کس
درخت سے توڑی ہے سیہوتی نے جواب دیا کہ میں جو اُس حرامزادے کو تلاش کرتی ہوئی مشرق
کے کونے کی طرف گئی وہاں جو چند درخت نارنگی کے لگے ہوئے ہیں اُنمیں سے ایک درخت
میں یہ نارنگی لگی ہوئی تھی مگر اور سب خام تھیں یہ پختہ ہو گئی لال لال اچھی معلوم ہوئی میں نے
ہاتھ بڑھا کر توڑ لی اسے سونگھتی ہوئی آپ کی خدمت میں چلی آئی ذرا ملکہ ملاحظہ فرمائیے کیسا
عمدہ خوشبو ہے زنار نے خوش ہو کر کہا کہ اے سیہوتی تین برس ہو گئے ہیں کہ میں نے ان درختوں کو
بڑی محنت و مشقت سے بویا تھا اور بصد ارمان پرورش کرکے اُگایا تھا اُنکو تو اُسکے بار ور
ہونے کی بڑی امید تھی خداوند نے میری آرزو پوری کی اور امید بر آئی کہ اُسمیں پھل لگا او سیہوتی
ذرا میں بھی دیکھوں سیہوتی بولی کہ اے ملکہ کب سے اُسمیں پھل نہیں آیا تھا جو آپکو امید
تھی ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے اُنکو لگایا تھا او سیہوتی بڑی محنت کی ہے میں نے اُن پر
سیہوتی نے جواب دیا کہ اسی سبب سے اُسکے بار ور ہونے کی ازحد آپکو خوشی ہوئی اور
تھی زنار نے کہا کہ ہاں بس سیہوتی قریب آکر بیٹھ گئی اور وہ نارنگی سامنے زنار کے رکھدی
اُس خوشی سے زنار نے اُس نارنگی کو ہاتھ میں لیا اور سونگھنے لگی اور دبانے لگی ذرا جو کس کے
ہاتھ پڑتا ہے اُس نارنگی سے تڑاق سے صدا پیدا ہوئی اور ایک غبار بلند ہوا کہ زنار کے دماغ میں
پہونچا اُسکا پہونچنا تھا کہ زنار جب تک سنبھلے کہ چھینک آئی اور بیہوش ہو کر گری اُسکا
گرنا تھا کہ سیہوتی نے چمک کر اپنے مقام سے نعرہ کیا کہ ہم شاہ عیاران عیار پیشہ ہیں

تیغ کہ اور شیر آشفتہ کو کافران بعہو پرندہ جادوگران ستم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نامدار کی گذارم کہ
زردست نامی زندہ و سلامت بادار روی میں نعرہ کرکے اور خنجر کھولکر اب قریب زنار کے آئے اور
آتے ہی قصد کیا کہ خنجر مارکر کام اسکا تمام کرون اور قصہ پاک کرون جیسے ہی خنجر علم کیا تھا کہ تڑاق
سے زمین شق ہوئی آتے ہی اُس پتلی نے ایک ہاتھ سے سبھوتی نقلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ او
ساربان زادے حرامزادے تونے غضب کیا تھا کہ ملکہ کو قتل کیا ہوتا اب کہان جاسکتا یہ کہکر خواجہ
یعنی سبھوتی نقلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ میں اُس پتلی کے پچکاری تھی وہ اُسنے منھ پر زنار
کے ماری اُسکا پڑنا تھا کہ زنار کو ہوش آیا جیسے ہی زنار نے آنکھ کھولی پتلی نے پکارا کہ اے ملکہ ہوشیار
ہو دیکھیے یہ ساربان زادہ حاضر ہے اسنے غضب کیا تھا کہ سبھوتی کی صورت بنکر اور بیہوشی
کی نارنگی آپکو دیکر بیہوش کیا جب آپ بیہوش ہوئین تو خنجر لیکر چلا کہ قتل کرون وہ تو مین نے
آکر آپکو بچا لیا ورنہ یہ تو اپنا کام کرچکا تھا یہ سبھوتی نہین ہے خواجہ عمرو عیار ہے بڑی چالاکی کی تھی
یہ سُننا تھا کہ زنار گھبرا کر اُٹھی اور کہا کہ کہان ہے اُس پتلی نے جواب دیا کہ ادھر ملاحظہ فرمائیے زنار
نے دیکھا کہ میری سحر کی پتلی جسکو مین نے اپنی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا وہ سبھوتی کا ہاتھ
پکڑے کھڑی ہے زنار نے کچھ اسم سحر پڑھکر جو دم کیا تمام رنگ و روغن عیاری کا مثل کافور کے
اُڑ گیا اصلی صورت نکل آئی زنار نے جو دیکھا تو خواجہ عمرو کو پایا بس برہم ہوکر کہا کہ کیسا
تھا کہ زمین نے خواجہ کے پانوں پکڑ لیے زنار نے اُس پتلی سے کہا کہ اب تو اسکو چھوڑ کر جا
یہ جا کہان سکتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ پتلی خواجہ کا ہاتھ چھوڑ کر غائب ہوگئی زنار نے کہا کہ
او ساربان زادے پہلے تو تونے وہ دھوکا اور فریب دیا کہ مین گویا ہون کو مجھکو یقین نہ تھا کہ تو کو
ہے مین جانتی تھی کہ تو دھوکا دے رہا ہے تو عمرو عیار ہے مگر صرف اس غرض سے کہ دیکھون کہ تو کیا کرتا
کیا ہے مین نے سب بند و بست کرکے تجکو رہا کردیا چنانچہ تو نے پہلا حربہ یہ ہے کہ اول یہ کیا کہ
شراب مین بیہوشی ملا کردی اگر مین اپنا بند و بست نہ کرچکی ہوتی تو شراب پی کر بیہوش ہوجاتی
چونکہ مین پہلے ہی ہوشیار تھی اُس سے بچی دوسرا حربہ یہ کیا کہ میری خواص خاص کی صورت
بنکر آیا بیہوشی کی نارنگی دے کر مجکو بیہوش کیا چونکہ مین پورے طور سے تیری عیاریون اور
مکاریون سے آگاہ تھی پس پہلے اسکا بھی بند و بست کرلیا تھا اس تیرے حربہ سے بھی بچ رہی اور

نے بچایا بلکہ مجھکو میرا قیدی بنایا کیونکہ تو تو فقرہ دے کر رہا ہو گیا تھا تیرے مقدر مین قید ہونا تھا اور
میری تقدیر مین تیرے ہاتھ سے بچنا تھا کہ یہ صورت پیدا ہوئی اب بتا کہ کیونکر میرے پنجہ سے رہا ہوگا
اور کیونکر اپنی جان بچائے گا اب تو مین تیرے فریب مین آنے والی نہین ہون سچ بتا کہ تو نے
میری سیموتی کو کیا کیا خواجہ نے جب دیکھا کہ میرا راز افشا ہو گیا اور اس پتلی نے سب حال
کہہ دیا اور ہم ظاہر بھی ہو گئے اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اس طور کے بند و بست کر چکی ہے تو اسکا بھی تدارک
کرتا اور کوئی تدبیر ہوتی اور کسی طریقہ کی عیاری ہوتی کاہے کو ایسا بلا ہوتا خیر جو مقدر مین
لکھا ہے وہ پیش ضرور آئے گا مگر اب ملکہ کسی فریب مین نہ آئے گی اور پھر اب کوئی دھوکا کھائیگی
اب اسکے پھندے سے نکلنا اور رہا ہونا محال ہے یہ بیجا خیال ہے بڑی خرابی ہوئی سوا ہے بری
شئے کے دوسری شئے نظر نہین آتی ہے مین نے تو بھولے سے بھی بُری شئے کا نام تک نہین لیا نام لینا
تو شئے دیگر ہے دل مین خیال تک نہین لایا پھر کیون اُسکا سامنا ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے جو اس وقت
اُسکا سامنا ہوتا ہے کریم تو اپنے وعدہ کو پورا کرتا مجھکو اس بلا سے نجات دیتا یہ کہکر فکر کرنے
لگے کہ کیا تدبیر کرون کیا دھوکا دون سوچتے سوچتے ایک فریب خیال مین آیا اور دل سے کہا
کہ فریب دیتا ہون اگر چل گیا تو مار لیا ورنہ پھنسے تو ہوئے ہین یہ دل سے باتین کرکے کہا کہ اے
ملکہ عالم جو آپ نے فرمایا بہت درست اور بجا ارشاد کیا مین نے ضرور آپ کو دھوکا اور فریب
دیا واقعی آپ میرے دھوکے اور فریب مین نہ آئین مین نے سُنا تھا کہ آپ بڑی زبردست ساحرہ
ہین تو اس امر کا خیال ہوا کہ ذرا آپ کے سحر کا امتحان کرون یہ بھی سُنا تھا کہ آپ بہت
ہوشیار ہین تو ہوشیاری کا بھی امتحان ہو جائے جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا واقعی نہ کوئی ساحر
آپ سے سحر مین عہدہ برا ہو سکتا ہے نہ کوئی عیار آپ پر عیاری کر سکتا ہے جو عیاری کریگا
مثل میرے کے اسیر ہو جائے گا اے ملکہ عالم مین ایسا ہی قدردان اور صاحب لیاقت تلاش کرتا
تھا حمزہ کے ہاتھون بہت پریشان ہون تین روپیہ ماہواری سے زیادہ تو وہ نہین دیتا ہے
اُس پر ہزارون کام لیتا ہے اور وہ کام کہ جس مین جان کا خوف ہے اسپر بھی کوئی قدر نہین ہوتی ہے
چونکہ زمانہ مین روزگار مفقود ہے اس سبب سے جو سختیان گذرتی ہین سب گوارا کرنا پڑتی ہین
پھر پانچ ماہ کی تنخواہ چڑھ جاتی ہے جب ملتی ہے اے ملکہ کثیر الاولاد بھی ہون تین روپیہ مین بسر نہین ہوتی

مگر چونکہ اوقات بسر کرتا ہوں لہذا اگر آپ مہربانی فرمائیں اور مجھکو اپنی خدمت میں رکھیں تو میں حمزہ
کی نوکری کو ترک کروں اور آپ کی خدمت میں تمام عمر جو کہ باقی ہے بسر کروں واقعی آپ سا قدردان
نہ ملے گا مدتوں کے بعد تو آپ کی قدمبوسی ہوئی ہے اب میں کہاں جاؤنگا صرف اس غرض سے
میں نے یہ فکریں کیں کہ آپ نے جو فرمایا تھا کہ اگر تو مجکو دھوکا دے گا یا مجھ سے فریب کریگا
تو سب میرے اوپر ظاہر ہو جائے گا چنانچہ جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اب میں
آپ سے اقرار کرتا ہوں اور اس امر کا نوشتہ لکھے دیتا ہوں کہ آپ کی اطاعت سے باہر
نہ ہونگا آپ کی خدمت سے کسی وقت انکار نہ کرونگا آپ کا حکم بسر و چشم بجا لاؤنگا بلکہ
دین اسلام کو ترک کرونگا کیونکہ مجھ پر ثابت ہو گیا کہ یہ دین برحق نہیں ہے بلکہ باطل ہے
سامری پرستی دین برحق اور مذہب حق ہے زنار نے تیوری بدل کر اور برہم ہو کر جواب دیا کہ او
ساربان زادے تو پھر فریب مجکو دیتا ہے وہ وقت گذر گیا جو میں نے تجکو رہا کر دیا لاحول ولا
قوۃ الا باللہ تو کبھی جو دین اسلام کو ترک کرے اگر کوئی ہزار مرتبہ تجکو قتل کرے اور پھر زندہ
کرے اور یہ کہے کہ تو دین اسلام کو ترک کر تو کبھی ایسا نہ کرے گا اور نہ تو اسی طور سے حمزہ
کی رفاقت و نوکری ترک کرے گا یہ فقرہ اب اور کسی کو دے جو کہ بالکل احمق اور نادان ہو
میں ایسی احمق نہیں ہوں جو تیرے فقرہ میں آجاؤں بس لے بس زیادہ بیہودہ نہ بک خاموش
رہ اب تیرا رہا ہونا محال ہے میں تجھے بدون قتل کیے اب نہ چھوڑونگی تو نے کوئی دقیقہ میرے
ہلاک کرنے میں باقی نہ رکھا تھا میں اپنی عقلمندی اور ہوشیاری سے بچی ورنہ تو تو کام تمام
کر چکا تھا اب پھر فقرہ دیتا ہے یہ کسی نادان کو دھوکا دے اور اس سے یہ تقریر کر اب جلد
یہ بتا کہ تو نے میری سیپوتی کو کیا کیا ہے عمرو نے کہا کہ اے ملکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ
میں آپ کی اطاعت کرونگا اب آپ کے پاس سے کہیں نہ جاؤنگا ایک پل کو جدا نہ ہونگا
اگر آپ کے حکم کی پابندی نہ کروں جو چور کا حال ہوتا ہے وہ میرا حال کیجیے گا بلکہ قتل فرمائیے گا
اگر میں اس وقت پھر عذر و معذرت کروں ایک نہ سماعت فرمائیے گا زنار نے کہا کہ تو مجھ
سے میں اب تیرے کہنے پر بھی عمل نہ کرونگی اب تیرے فقرہ میں نہ آؤنگی اب ہرگز ہرگز رہا نہ
کرونگی بس اب بیکار تقریر نہ کر سچ بتا کہ میری سیپوتی کو کیا کیا [illegible]

کسی طور سے راہ پر نہیں آتی ہے اب رہائی غیر ممکن ہے خیر جو مرضی خدا وہ مالک و مختار ہے اُسنے کوہ سراندیپ
پر وعدہ کیا ہے کہ جب تک تو اپنی زبان سے تین مرتبہ موت کا خواستگار نہ ہوگا اُسوقت تک موت
تیری قضا نہ آئے گی وہ صادق الوعد ہے اپنے وعدہ کو بھولا نہ ہوگا بس کیا خوف ہے کوئی نہ کوئی
صورت وہ رہائی کی دکھا دیگا یہ دل سے باتیں کر کے خواجہ نے زنار کی طرف دیکھکر کہا کہ اے
ملکہ آپ جو بار بار سیہوتی کو دریافت فرماتی ہیں کہ کیا سیہوتی کہاں ہے سیہوتی کو تو میں کھا گیا
اگر یا ہمسے کا گوشت تھا کہ ہاں تو بھیجا نہیں کر سکتا ہوں آپ بیکار اُسکو دریافت فرماتی ہیں یہ جب
اُسکا قیمہ ہوا اور شوربا ہو وہ تو ہضم بھی ہو گئی ہے زنار نے یہ سُنکے کہا کہ کیا تو آدم خوار ہے میری سیہوتی کو
کھا گیا اگر میری سیہوتی کو کھا گیا ہے تو میں تجکو کھا جاؤنگی تو نے بڑا غضب کیا کہ سیہوتی کو کھا لیا
ارے سوئے یہ کیا کیا تو بڑا شوخ ہے یہ امر تجھ ہی میں دیکھا کہ تو انسان کو کھا گیا خواجہ نے جواب دیا
کہ پھر کیا کرتا میں تین دن سے بھوکا تھا میں نے اُسکو کھا لیا اُسکا گوشت بھی مزے کا معلوم
ہوا زنار نے کہا خیر اگر تو اُسکو کھا گیا ہے تو کھا جا میں تیرا کام تمام کرتی ہوں یہ کہکر آواز دی کہ اے
سیہوتی سوسن و نسترن و یاسمن کہاں ہو یہاں آؤ میں نے اس ساحر نادان حرامزادے
کو اسیر کر لیا مگر ایک غضب اُسنے کیا کہ میری پیاری سیہوتی کو کھا لیا یہ سنتا تھا کہ سب کی سب خواصیں
جو کہ باغ میں عمرو عیار کو تلاش کر رہی تھیں یہ سنتے ہی کہ ملکہ نے عمرو عیار کو اسیر کر لیا ایک مرتبہ
بارہ دری میں آئیں یہاں آکر دیکھا کہ ملکہ مسند پر جلوہ گر ہے اور سامنے قید سحر میں بیٹھا خواجہ عمرو
عیار بیٹھا ہوا ہے ملکہ اُس سے کہ رہی ہیں کہ میری سیہوتی کو بتا دے وہ کہ رہا ہے کہ میں کھا گیا ہوں
کہاں سے سیہوتی کو لاؤں میری خوراک انسان ہے میں ہزاروں آدمی کھا گیا ہوں جب تک
میں انسان کا گوشت نہیں کھاتا ہوں اُسوقت تک میرا شکم نہیں بھرتا ہے آج کئی دن سے میں نے
کوئی انسان نہیں کھایا تھا از حد بھوکا تھا کھا گیا بس سب خواصیں و مصاحبین آکر جمع ہوئیں
زنار نے اُن سے کہا کہ سُنا تم نے یہ سیہوتی کو کھا گیا اُنھوں نے جواب دیا کہ یہ باتیں بناتا ہے
بھلا یہ سیہوتی کو کیا کھا گیا ہوگا کہیں انسان انسان کو کھاتا ہے یہ جانوروں کا دل گردہ ہے اور انسان
جانوروں کی خوراک ہے یہ بات کو بناتا ہے اس حرامزادے کو آپ [illegible]
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا تھا ظاہر کیونکر ہوا زنار نے کہا کہ تم [illegible]

تلاش کو اس تا عیار کے نکلیں میں یہاں اکیلی رہی کیا دیکھتی ہوں وہ جو نارنگی کے درخت مشرقی
کنگوشہ کی طرف لگے ہوئے ہیں اودھر سے سیموتی ہنستی ہوئی چلی آتی ہے ایک نارنگی ہاتھ میں ہے
پیشکر زنار نے کہا اسے میری سیموتی تیری کس کس بات کو یاد کروں بس یہ حرامزادہ سیموتی
کی شکل پہنتا ہوا میرے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ عمرو عیار کو تلاش کرتے کرتے تھک گئی
ہیں پتہ نہ چلا آخر عاجز ہو کر چلی آئی وہ جو مشرق کی طرف نارنگی کے درخت لگے ہیں وہاں جو گئی
تو یہ نارنگی انہیں لگی ہوئی تھی بھلی معلوم ہوئی میں توڑ لائی میں یہ دیکھکے بہت خوش ہوئی کیونکہ
جب سے ان درختوں کو لگایا تھا اسدن سے آجتک بارور نہ ہوئے تھے مجکو انکے بارور ہونے
کی خوشی تھی یہ حرامزادہ میرے پاس آکر سیموتی کی شکل بہ خوش خوش بیٹھ گیا نارنگی میرے
سامنے رکھدی میں وہ نارنگی اٹھا کر سونگھنے لگی وہ نارنگی خود بخود شق ہوئی اس سے کچھ غبار نکلا
چھینک سی میں سنبھلوں سنبھلوں کہ چھینک آئی پھر مجکو خبر نہیں کہ کیا ہوا یکایک مجکو ہوش آیا تو
اپنے سحر کی پتلی کو اپنے برابر پایا میں نے دیکھا کہ وہ سیموتی کو پکڑے کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے کہ او حرامزادہ
تو نے غضب کیا تھا کہ ملکہ کو قتل کرڈالا ہوتا میں حیران ہوئی کہ یہ پتلی کیا کہہ رہی ہے اسنے کہا
کہ ای ملکہ ہوشیار ہو اور خبردار ہو لو یہ ساربان زادہ موجود ہے اور سیموتی کی صورت بنکر
آیا تھا اسنے بیہوشی کی نارنگی آپکو دے کر بیہوش کیا اور قتل کرنے کو خنجر لیکر چلا کہ میں نے
زمین سے نکل کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا آپکو ہوشیار کیا یہ جو اسنے کہا میں نے جو سحر کیا سب
رنگ و روغن اتر گیا یہ اپنی صورت پر آگیا میں نے انہیں کو بتلا سے سحر کیا زمین نے پکڑ لیا قید
سحر میں اسیر اسکے آراستہ کی اب جو میں نے اس سے سیموتی کو دریافت کیا تو اسنے کہا کہ
میں نکلا گیا ای شبہ اور مشن پھر یہ دھوکا دیا تھا کہ میں آپکی اطاعت کرونگا مجکو رہا فرمایئے
بھلا اب میں کب اسکے فقرہ میں آتی ہوں یہ ترک اسلام بھی کرے تب بھی میں اسکی
بدون قتل کیے نہ چھوڑوں سوسن نے جواب دیا کہ ای ملکہ اب ایسا غضب نہ کرنا کہ اسکو
رہا کرنا ورنہ یہ آفت برپا کرے گا اسکا رہا ہونا بہت ہی غضب ہے ملکہ نے کہا کہ کیا
میں ایسی نادان ہوں جو اسکو رہا کرونگی گو یہ گانا بہت خوب ہے مگر میں ایسے گانے سے
باز آئی کہ جس میں جان کا خطرہ ہو سوسن نے کہا کہ یہی شامل ہوئی کہ دیکھتا ہے ایسا

ہوا کہ جس سے کوئین کان لیس اسپار ہاتھ دیا تیغ عمرو پر اسکو قتل فرما تیغ مین ایسے کاٹنے سے
باز آئی ہماری وہی لگانے والیان کیا کم ہین جو اسکو زندہ رکھین اسکے زندہ رکھنے مین ضرر ہے زنار نے
کہا تم بیکار مجکو نصیحت کرتی ہو مین کبھی شہر یا کروننگی ہار دون قتل کیے ہوئے مگر مین سیہوتی کو کیونکر
اس سے لون یہ عمرو یا اسکا فقرہ ہے کہ مین رکھا گیا گلستران نے کہا کہ ای ملکہ ایک امر میرے خیال
مین آیا ہے یقین ہے کہ ضرور میرا خیال درست ہے زنار نے کہا کہ بیان کرو گلستران نے جواب دیا کہ
ای ملکہ میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ جس طرح یہ سیہوتی کی صورت بنکر نکلا تھا اُسی طرح زبتون کے
ضرور مین سیہوتی کو تلاش کرین شاید سیہوتی وہان ہو اگر وہ پوشیدہ کر آیا ہو کیونکہ آج تک کسی انسان
نے انسان کو نہین کھایا ہے ملکہ نے کہا کہ سچ کہتی ہو جاؤ تلاش کرو بس گلستران سوسن و یاسمن
تینون خواصین ان درختون مین آئین اور تلاش کرنے لگین تلاش کرتے کرتے ایک انبار کے قریب
جھوکے شہون کا تھا پہونچین اُسکو جو دیکھا اُسکے اندر سے سیہوتی نکلی کہ بالکل برہنہ تھی گلستران
نے سوسن سے کہا کہ کیون میری رای نے غلطی نہ کی سیہوتی نکلی یا نہین ملکہ کو یقین تھا کہ
کھا گیا ہے بھلا یہ بھی کہین ہوا ہے کہ آدمی آدمی کو کھا جائے سوسن نے کہا کہ ہان اسوقت تو
تم نے بڑی عقلمندی کی آخر سیہوتی کو اُٹھا کر ایک کمرے مین سب کی سب لائین اُسکو کپڑا
پہنایا اسپر پانی وغیرہ چھڑک کر ہوشیار کیا اُسکو جو ہوش آیا تو اپنے کو ایک کمرے مین پایا
اور گلستران و سوسن و یاسمن کو اپنے گرد دیکھا حیران ہوکر کہا کہ تم لوگ کیون میرے گرد ہو گلستران
نے کہا کچھ تم کو خبر بھی ہے کہ تم پر کیا گذری تم فلان مقام پر خشک پتیون کے انبار مین برہنہ
بیہوش پڑی ہوئی تھین ملکہ تمہارے لیے رو رہی ہین سیہوتی نے کہا کہ کس نے مجکو بیہوش
کیا اور برہنہ کیا مین تو عمرو عیار کو تلاش کرتی ہوئی اُس طرف گئی تھی وہان مجکو پیشاب لگا مین
پیشاب کرنے بیٹھی پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا اب جو ہوش آیا اپنے کو یہان پایا ہان یہ امر
ضرور ہوا تھا کہ کسی نے میرے منھ پر کچھ مارا تھا کہ جسکے پڑتے ہی مین اپنے آپ سے جاتی رہی
گلستران نے کہا کہ ای سیہوتی بڑا غضب ہوا تھا کہ وہان عمرو عیار موجود تھا اُسنے تم کو بیہوش
کیا اور برہنہ کرکے تمہاری صورت بنکر اور تمہارے کپڑے پہن کر ملکہ کے پاس گیا ملکہ کو بیہوشی
آمیز نارنگی دے کر بیہوش کیا چونکہ ملکہ بڑا اہتمام بندوبست کر کے بیٹھی تھین ادہر عمرو نے خنجر قتل کرنے کو نکالا

ادھر ملکہ کی سحر کی پتلی نے نکل کر عمرو کو گرفتار کر لیا اور ملکہ کو ہوشیار کر دیا ملکہ نے ہوشیار ہو کر عمرو
کو پکڑ لیا پتلی چلی گئی اب عمرو ملکہ کے پاس قید ہے ملکہ نے جو تم کو عمرو نے پوچھا اُسنے کہا کہ میں
لٹھا گیا ملکہ کو بڑا صدمہ ہوا ملکہ نے ہم سب کو پکارا کیونکہ ہم عمرو کو باغ میں تلاش کر رہے تھے
ملکہ نے پکارا ہم سب پاکی سب ملکہ کے پاس آئیں تو خواجہ کو اسیر پایا عمرو نے پھر فقرہ دینا چاہا
تھا ملکہ سے کہا تھا کہ آپ مجبور ہیں اگر چھوڑ دیں میں آپ کی اطاعت کرونگا ملکہ نے قبول نہ کیا اس ملکہ
نے سب حال ہم سے کہا پری نے ملکہ سے عرض کیا کہ میرے خیال میں آتا ہے کہ لوا [illegible]
اُن درختوں میں جا کر تلاش کریں جہاں سے یہ آیا تھا سیموقی بن کے ملکہ نے کہا کہ جا کر تلاش
کرو اب جو تلاش کیا تم کو بیہوش پڑا ہوا پایا یہاں اُٹھا کر لائے کپڑے پہنائے ہوشیار کیا چلو ملکہ
کے پاس ملکہ کو بڑا صدمہ ہے سیموقی نے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا افسوس اُس موذی کا کہ
نے مجھکو برہنہ دیکھ لیا مجھکو تو شرم آتی ہے اُسکے سامنے جاتے ہوئے نسترن نے جواب دیا
کہ شرم کس امر کی جو تمہارے پاس ہے وہ اُسکی ماں کے بھی پاس ہے اگر اُسنے دیکھ لیا تو کیا
نقصان ہوا کون مرد ایسا ہے جو عورت کے اعضا اور حالت سے آگاہ نہیں ہے یا عورت
مرد کے اعضا و حالت سے واقف نہیں ہے صرف آنکھ کا لحاظ ہے ورنہ عورت مرد کے سامنے
خواہ پہنے ہوئے ہو مگر برہنہ ہے اسی طور سے مرد اگر کپڑے پہنے ہو عورت کے روبرو برہنہ ہے
پس برہنہ دیکھا تو کیا ہوا سیموقی نے کہا کہ خیر چلو پس سیموقی کو اپنے ہمراہ لے کر نسترن
و سوسن و یاسمن بارہ دری میں آئیں یہاں زرتار خواجہ عمرو سے کہہ رہی تھی اے عمرو سچ سچ
بتا دے کہ سیموقی کو کیا کیا خواجہ عمرو فرما رہے ہیں کہ میں لٹھا گیا ہوں بیکار نسترن و
سوسن تلاش کرنے گئی ہیں وہ میرے پیچھے پڑی ہیں ہر وہاں کہاں دل میں کہہ رہے تھے کہ اگر
اُس انبار میں تلاش کیا تو مل گئی میں جھوٹا ہونگا زرتار کہہ رہی ہے کہ اے عمرو اب تیری رہائی
غیر ممکن ہے خواہ تو سیموقی کو بتا خواہ نہ بتا اگر سیموقی مل جائے گی تو بھی میں تجھکو قتل
کرونگی کیونکہ تو نے بڑے بڑے ظلم و ستم کیے ہیں ساحری پر ساحروں پر تو نے رحم نہیں دکھایا
انکو ترسا ترسا کر قتل کیا ہے عمرو جواب دیتے ہیں اے زرتار تیری کیا مجال ہے جو تو مجھکو قتل
کر سکے ہمارا خدا ہم کو بچائے گا کیونکہ اب ہم کو یقین ہو گیا ہے کہ یہ چھوڑ سکتی نہیں رہائی غیر

ممکن ہے پھر تم کیون خاموش ہو رہو جو جی مین آئے وہ کہو اسپر زنار نے کہا کہ ای عمرو مین تجکو ضرور قتل
کرونگی عمرو نے جواب دیا کہ تیری کیا طاقت ہے جو تو مجکو قتل کر سکے تو میرا ایک موے زہار بھی نہین کم
کر سکتی ہے وہ جو تیرے خداوند ہین اُنکی کیا حقیقت ہے اُن پر لاکھ لاکھ لعنت ہے یاد رکھ کہ مین
رہا ہونگا اور تجکو قتل کرونگا تو میرے ہاتھ سے ماری جائیگی خواجہ ہزارون گالیان ور لعنتیں
کر رہے ہین اور دے رہے ہین کہ زنار برہم ہو رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ جب تک نسترن سوسن کو
نہین آتی ہے سیہوتی کو تلاش کر کے اُسوقت تک مین تجکو قتل نہ کرونگی ادھر وہ آگئین مین نے
تجکو قتل کر ڈالا زنار یہ کہہ رہی تھی کہ نسترن وغیرہ سیہوتی کو لے کر سامنے سے دکھائی دین
نسترن نے پکار کر کہا کہ ملکہ آپ پریشان نہ ہون مین سیہوتی کو لائی ملاحظہ فرمائیے یہ سیہوتی
ہے جو زنار نے پاس آ کر دیکھا سیہوتی کو جو زندہ پایا جان مین جان آئی سیہوتی کو دیکھکر خواجہ
سے کہا کیون او نابکار تو تو کہتا تھا کہ مین سیہوتی کو مار ڈالا یہ کہان سے آئی عمرو نے کہا او
لکاتہ مین تجکو بناتا تھا اور پریشان کرتا تھا کیا مین کوئی آدم خوار ہون اب تجھ سے زبان نہ کھولونگا
جو تیرا جی چاہے وہ کر مجکو زیادہ نہ پریشان کر مین تجکو ضرور قتل کرونگا افسوس اس امر کا ہے کہ تو
میرے ہاتھ سے بچ گئی اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ تو یہ تدبیر کر چکی ہے تو مین تجکو قتل نہ کرتا بلکہ نذر
زنبیل کر لیتا اور گلیم اوڑھ کر پھر غائب ہو جاتا میرا کوئی کیا بناتا یون ہی سر پٹک پٹک کر سب
رہ جاتین مگر دھوکا کھایا خیر جانی کہان ہے مجکو تو کوئی قتل کر ہی نہین سکتا ہے کیونکہ میرے خدا
سے اور مجھ سے اقرار ہے کہ جب تک تم تین مرتبہ موت کو اپنے منھ سے نہ طلب کروگے اُسوقت
تک تم کو موت نہ آئیگی تم نہ مروگے بس مین نے موت کو طلب کبھی نہین کیا ہے جو
مین مرون اور میرا خدا الصادق الوعد ہے وہ اپنے وعدہ کو خلاف نہ کریگا میرا قتل ہونا غیر
ممکن ہے موت کو یاد کرنا تو شی دیگر ہے اُسکا خیال تک تو دل مین لایا نہین ہون مین خواب
مین بھی تو خیال کرتا نہین ہون بس کیونکر تو مجکو قتل کریگی لعنت ہے تجھ پر اور تیرے خداوندون پر
مین نے ہزارون مرتبہ ساحرون کو ہلاک کیا اور تجکو بھی ہلاک کرونگا سامری و جمشید بھی کیا
گیدی ہین وہ بھی ساحر اور پکے شیطان تھے زنار نے یہ جو تقریر سنی بہت غصہ آیا اتنے مین
مین سیہوتی قریب آگئی زنار کو سلام کیا آکر ہاتھ چومے قدمون کو بوسہ دیا زنار نے اُسکو

گلے سے لگایا زنار سبوتی سے محبت زیادہ کرتی ہو اور زیادہ تر الفت کی یہ وجہ ہو کہ سبوتی
بھی جوان اور ناکتخدا ہو اور زنار سے اُس سے دوسرا معاملہ ہو جو کہ باہم عورتوں عورتوں میں ہوتا ہو
زنار نے اسی سبب سے سبوتی کو دلدار رکھا ہو اُسکی شادی تک نہیں کی ہو کہ اگر شادی کر دونگی
یہ شوہر کے گھر چلی جائیگی مجکو تکلیف ہوگی دوسرے اُسکو دوسرے امر کی لذت آ ہوگی پھر
یہ میرے کام کیوں آنے لگی یہ وجہ ہو جو زنار نے اسکی شادی نہیں کی اور اس سے الفت زیادہ ہو
جب سبوتی آئی اور گلے لگا چکی اُس سے سب حال دریافت کیا اُسنے سب حال کہا اُدھر نسترن
نے محل حال ملنے کا کہا اُدھر خواجہ نے ہزاروں گالیاں دیں یہ برہم تو بیٹھی ہوئی تھی حکم دیا
کہ سیخ کو بیئے لاؤ اور سیخیں لاؤ اور نمک مرچ و روغن گاؤ اور لیموں میں اس حرامزادے ساربان زادے
کے کباب لگا کر کھاؤنگی اور تم سب کو بھی کھلاؤنگی یہ جو حکم دیا فوراً شبو و نسترن نے لا کر
کوئلے انبار کر دیئے اور نمک مرچ و لیموں و روغن و سیخیں لا کر رکھدیں کوئلوں پر آگ ڈالدی
اور دہکا دیئے زنار نے ایک سیخ میں کپڑا لپیٹا اُسکو گھی میں رکھا اور ایک طشت میں کپڑا لپیٹ کر
نمک مرچ میں رکھا لیموں کاٹ کر ڈالا خواجہ خاموش کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہیں مجبور ہیں
خدا سے دعا کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تو ہی حامی و مددگار ہو تو ہی اسکے شر سے بچانیوالا
ہو میں نے تو بچپنے سے بھی بُری شئی کا نام نہیں لیا ہو یہ کیا سامان ہو خداوند کریم سے دعا میں
کر رہے ہیں اُدھر اُس لقا نے ایک اپنے سر کا بال و بال جان کر فوراً اُس پر پڑھا اسم عظم دم
کر کے بالا سے آسمان پھینکا کہ یکایک ایک زنجیر آہنی بنکر آسمان سے نکلی زنار نے اشارہ کیا
وہ زنجیر خواجہ کی کمر میں لپٹ گئی اور خواجہ کو لٹکا لیا زمین سے گز بھر بلند ہوگئی زنار نے سحر
اُتار لیا تھا زمین سے خواجہ کو چھوڑ دیا تھا جب خواجہ لٹک گئے مثل طائر بے بال و پر کے
اُسوقت زنار نے خواصوں کو حکم دیا کہ تمام کوئلے دہکے ہوئے اسکے نیچے دھکا دو تاکہ اسکو
گرمی پہونچے اور تیر و کمان لے کر بیٹھو جب میں تیر لگاؤں تم سب بھی تیر لگانا جتنے
تیر کا زخم اسکے جسم پر پہونچے گا میں نمک مرچ چھڑکونگی اور گھی اسی طور سے اسکو بریاں کرونگی
جب یہ بریاں ہوجائیگا تو اسکی بوٹیاں کارد سے کاٹ کاٹ کر کھاؤنگی سب نے کہا
کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہو کہ اُن سب نے یہ موجب کہنے زنار کے وہ دہکے ہوئے

کو نے جو کہا آتش جہنم سے کم نہ تھے خواجہ کے پہنچے لگا۔ تب خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ تمام دنیا بھر کی
آگ ہے کہ جس پر میں لٹکا ہوا ہوں مجبور تھے چلتے تھے تب بلبلا کر دعا کرنے لگے ادھر سب
خواجہ میں زنار کی تیر و کمان لے کر برابر زنار کے کھڑے تھے تب زنار نے تیر کمان میں جوڑ کر خواجہ
کو تاک کر رہا کیا اس کا رہا کرنا تھا کہ سب خواجوں نے بھی رہا کیا خصوصاً تسبیوقی نے سب
سے پہلے کیونکہ یہ سب سے زیادہ جلی ہوئی تھی کو سب خواجہ میں خواجہ سے جلی ہوئی تھیں
کیونکہ خواجہ نے سب کو پریشان کیا تھا اور فی حیران کرتا ہے کہ خواجہ پر بڑا برسے پچیس تیر پڑے
اور پچیس زخم اس کے جسم نازنین پر لگا تھی اسنے شبابہ و لستران سے کہا کہ ذرا آگ دہکا دو اور جو
اسنے اس سیخ لگا دیا تھا کہ جو لگا تھی میں رستے ہوئے تھی اور اسمیں کپڑا سیدھا ہوا تھا خواجہ کے
اندر زخموں پر لگانا شروع کیا اور تھی سے زخموں کو تر کرنا شروع کیا جیسا کہ تیر سے لگائے تھے بعد
تھی سے تیر کہنے سے کہ اسے نمک مرچ و لیموں ان پر دو مرتبہ سیخ کے ذریعہ سے لگایا ادھر
لستران و شبیبو نے آگ کو دہکایا خواجہ مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگے ایک تو زخموں
کی تکلیف دوسرے آگ کی اذیت تیسرے نمک مرچ کی زحمت خون ان سے ٹپک رہا ہے
پھر زنار نے تیر و کمان اٹھائی اور قصد تیر لگانے کا کیا ادھر خواجہ نے یہ تکلیف پاکر بدرگاہ
قاضی الحاجات تضرع سے پکار کر دعا کی کہ اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اے غیاث المستغیثین اے
ارحم الراحمین میری مدد کر اس بلا سے نجات دے تو صادق الوعد ہے تو نے کیا اپنے وعدہ کو فراموش
فرمایا ہے میں نے تیری خوشی کا نام نہیں لیا ہے واسطہ تیرا اپنی عزت و جلال کا واسطہ تجھکو انبیا کے
پاسبان مالک کا میرے حال پر رحم فرما اور اپنے وعدہ کو پورا کر اے رب العالمین اے فریادرس بیکسان
دادرس مظلومان مجھکو اسکی شرم سے بچا اور دست تیغ کسی اپنے بندہ خاص کو کہ وہ آکر مجھکو رہا
کرے اے کریم میں اگر مارا گیا تو دشمن بہت خوش ہونگے دوست غمگین ہونگے حمزہ کو صدمہ
ہوگا یقین ہے کہ وہ جہاد کو ترک کریں میں آج تک تیری راہ میں بہت لڑا ہوں تیرے دشمنوں کو
میں نے ہلاک کیا ہے الہی میرا دنیا سے جی نہیں بھرا ہے میرے حال پر رحم فرما واسطہ
تجھکو محمد مصطفی کا یہ دعا کر رہے تھے اور یہ شعر پڑھ رہے تھے رباعی اے کریمے کہ از خزانہ غیب
گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + کبھی پھر رباعی

زبان پر جاری کرتے تھے رباعی بگذاشت بلا افتادہ ام پا بستہ و شکستہ + بر تخم ستم گرفتار مثل مرغ قفسی
دستے + در حالات شب معراج وانستم یداللّٰہی + پیرا و ستم شکستہ گہری یا علی شیر خدا دستم + کبھی گہنتے کئے
سنگر و سنسار پکارت ہین جبرئیل کو انجھ تھین بنا ہو + تین سو برس نبی جی سے آگے تا ہر ستہ
سلمان کو چھڑا ہو + جب جھنجھڑی در کھیبر کی آخر بار سین چلا ہو + ہین تئی کرون اگر سنگت الہ
میری بار وان دیر لگا ہو + اب وقت مدد اور کمک ہی یون جو خواجہ نے بلک کر دعا کی چونکہ
ابھی خواجہ کی زندگی باقی تھی پیمانہ عمر لبریز نہین ہوچکا تھا بلکہ زنار شہوت پرست کی قضا
آچکی تھی وہ جب ہی تو یہ ظلم و ستم خواجہ پر کر رہی تھی خداوند کریم کو کسی کا ظلم و ستم پسند نہین
آتا ہے نہ وہ ظالم ہے نہ ظلم کو پسند کرتا ہے جہان زیادتی ظلم و ستم کی ہوئی وہان اوسنے ظالم پر اپنا قہر
نازل کیا اب زنار کے ظلم و ستم کی حد ہوچکی تھی اسکا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا تھا خواجہ نے
بلک کر جو دعا کی در ہائے آسمان اوسوقت اجابت دعا کا کھلا تھا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریا
رحمت الٰہی موجزن ہوا خواجہ کی رہائی کا زمانہ آپہونچا خداوند کریم کو خواجہ کے حال زار پر
رحم آگیا فوراً خواجہ کی رہائی کا سامان پردۂ غیب سے کیا یعنی تحریر کر چکا ہون کہ بادشاہ
سابق یعنی سیما سے بلند آواز جب کہ صاحبقران سے رخصت ہوکر صحرائے عجائب نگار مین
گیا تھا وہان جاکر اسنے اپنے ملازمون اور دوستون اور غلامون کو بذریعہ پتلیون کے اپنے
رہا ہونے سے آگاہ کیا تھا اسکے بعد اپنی زوجہ اور فرزند اور دختر کو آگاہ کیا کہ اسنے یہ قصد کیا تھا کہ جبتک
یہ لوگ یہان آئین مین صاحبقران کی خدمت مین ہو آؤن اور انکو دیکھ آؤن اور پھر لے
آؤن پھر یہان آکر ان سب سے ملونگا اتنے عرصہ مین یہ سب یہان جمع ہوجائینگے تخت
سحر پر سوار ہوکر خدمت صاحبقران مین چلا تھا تخت سحر اڑاتے ہوئے چلا جاتا تھا
قضائے کار و اتفاقات روزگار اسکا گذر ادھر سے ہوا جدھر باغ تھا زنار جادوگر کا جب یہ
وہان پہونچا اسکو خیال آیا کہ اس کوہ پر باغ ہے زنار شہوت پرست کا مین بے ستون جادو
کا وہ لڑکا تھا یہ بھی ساحرہ زبردست اور بڑی سیاہ قلب ہے اور میری گرفتاری مین اسنے
بھی بے ستون کو کمک دی تھی اور شریک رہی تھی اگر اسوقت مل جائے اسکے
باغ مین تو کیا اچھی بات ہے اس سے بھی سمجھ لون اور خداوند کریم اپنا فضل و کرم کرے

تو قتل کروں اور اسکے جسم ناپاک سے اس دنیا کو پاک کروں اپنے دشمن سے عوض لوں یہ خیال کرکے
تخت کو روکا تھوڑی دیر ٹھہر کر اب تخت کو طرف باغ زنار کے روانہ کیا پہونچنا خواجہ بیر شاہ فریاد
نہ ہو سکے تھے اور رہائی کا وقت آ گیا تھا اور زنار نے قتل کا وقت قریب پہونچ گیا تھا زنار کی
قضا اس بادشاہ کے ہاتھ سے تھی کیونکہ سیما سے بلند آواز کا اس طرف سے گذر ہوتا اور اسکے
ذہن میں یہ بات پیدا ہوتی خداوند کریم نے اپنا فضل و کرم کیا خواجہ پر رحم کیا یا یہاں وہ وقت
ہے کہ زنار بیٹھی کمان میں جوڑ رہی تھی تیر رہا کرنے کی دیر ہے کہ تیر کو رہا کرکے دوسری طرف خواجہ کو نشانہ
خدنگ کرے اور کہہ رہی تھی کہوں تو عیار مجھکو فقرہ دینے کی سزا پائی اور ساحروں کو قتل کرنے کی
اسی طور سے وہ بھی تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوئے ہیں اور تجکو رحم نہ آیا تیرے خدا نے اسوقت
تیری کمک نہ کی تو تو کہتا تھا کہ میرا خدا تجکو بچا لیگا اور میں تجکو قتل کرونگا اب تو تو ہی قتل ہوتا
ہے اور میں زندہ بچی ہوں خواجہ یہ اسکی تقریر سن رہے تھے اور خاموش دعا کر رہے تھے اور کہہ
رہے تھے کہ اے کریم اب تو یہ تکلیف نہیں اٹھ سکتی ہے نہ اسکی طعنہ آمیز تقریر کی برداشت ہو سکتی
ہے جلد میرے حال پر رحم فرما اور بھیج کسی کو کہ اسکی سرکوبی کرے اور مجکو رہا کرے اپنی قدرت کا
تماشہ دکھا اور مجکو رہا فرما خواجہ نے ادھر یہ دعا کی اور آنکھوں سے اشک حسرت گرے ادھر
اس لکانہ نے کمان کو کھینچا سہ سر کی اسکا چلہ کو کھینچا تھا کہ برابر سے سب کمانیں کھینچیں ادھر
کمانیں کھینچیں ادھر سیما سے بلند آواز تخت کو اڑا کر اس باغ میں آکر پہونچے بالا سے ہوا تخت
کو قائم کرکے باغ کی طرف دیکھا کیا تماشہ نظر پڑا دیکھا کہ زنار شہوت پرست ایک کرسی پر بیٹھی
ہوئی ہے سامنے میز رکھی ہوئی ہے اس پر دو کاسہ رکھے ہوئے ہیں اور اسکی خواصیں و مصاحبین
گرد اسکے کرسیوں پر بیٹھی ہوئی ہیں کمانیں سب کے ہاتھ میں ہیں زنار کمان کھینچے ہوئے
نشانہ تاک رہی ہے یہ جو ملک سیما سے بلند آواز نے دیکھا خیال کیا کہ یہ لکانہ کس کو اپنا نشانہ
بنا رہی ہے یہ تو نہایت ظالم ہے کسی پر ظلم و ستم تو نہیں کر رہی ہے یہ خیال کرکے دل میں اس طرف
کو دیکھا کہ جدھر یہ سب متوجہ تھیں اور نشانہ بازی ہو رہی تھی ایسی مشغول تھیں کہ بالکل خبر
بھی نہ تھی کہ قضا سر پر آ موجود ہوئی خواجہ تو سمجھے جاتے ہیں ہم خود خدنگ اجل کے ہدف و
نشانہ بنتے ہیں زاغ کمان انکے حال پر گریاں تھا گوشہ کمان سے صدا آتی تھی کہ ابھی جان بچا

اب کوئی صورت تیری زندگی کی نظر نہین آتی ہی تیری جان کا ملک الموت آن پہونچا ہی اُسنے تو
کمان کو کھینچا اور نشانہ تاکا اُدھر صیاد اجل نے اسکو تاکا اور خدنگ قضا کا نشانہ کیا یعنی
سیماب بلند آواز نے دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک زنجیر آہنی ہوا پر قائم ہی اُسمین ایک مرد
بزرگ آویزان ہین اور لٹک رہے ہین زمین سے سو گز بلند ہین اور نیچے اُنکے آگ از حد
دہک رہی ہی کہ اُسکی گرمی سے وہ بیقرار ہو رہے ہین سوے آسمان سر اُٹھائے ہوئے خدا سے
دعا کر رہے ہین اور اُنکے جسم سے خون ٹپک رہا ہی سیماب بلند آواز نے ابھی تک یہ نہین
پہچانا ہی کہ یہ خواجہ عمرو میرے محسن ہین جنکے سبب سے مین قید کے ستونون سے رہا ہوا ہون
جب کہ اسنے یہ دیکھا اور چہرہ نورانی پایا اور خدا سے دعا کرتے ہوئے بصد رجوع قلب دیکھا تو خیال
کیا دل مین کہ کوئی مرد بزرگ ہین یہ لکاتہ اُٹھا لائی ہی اُن سے طالب وصل ہوئی ہی اُنھون نے
انکار کیا ہی یہ اُن پر ظلم و بدعت کر رہی ہی کیونکہ یہ شہوت پرست تو بہت ہی نام بھی اسکا
شہوت پرست ہی انکی مدد کرنا لازم ہی اور اس حرامزادی کو قتل کرنا یہ خیال کرکے اُنھون نے
اپنا تُند سمت زمین کے مائل کیا اس خیال سے کہ اس لکاتہ کو آگاہ و خبردار کرکے قتل کرون
جب یہ قتل ہو جائیگی یہ بھی رہا ہو جاینگے بس یہ طرف زمین کے چلے تو مگر انکی نگاہ اسیطرف
ہی جدھر خواجہ لٹکے ہوئے ہین جب یہ کچھ قریب پہونچے تو اُنھون نے اسیطرح دیکھا تو کچھ
اب صورت معلوم ہوئی خیال کیا کہ اس صورت کو تو مین نے کہین دیکھا ہی یہ کون بزرگ
ہین اور کہان مین نے انکو دیکھا ہی اب تو یہ اور قریب جلد آئے وہ اُنکی نہ اول تھی نشانہ
تاک گئے مین کہ اُسنے بالکل بادشاہ سیماب بلند آواز کو دیکھا تاک نہین سکی نگاہ پہ غفلت
کے پردے پڑ گئے تھے قضا نے اپنا بالکل اثر کر لیا تھا کسی بات کا خیال تک نہ تھا
سوا ے نشانہ تاکنے کے اس خطاکار نے سوچ لیا تھا کہ اب مین نے خواجہ کو قتل کیا کسی کی کیا
مجال و طاقت ہی کہ یہان آکر اسکو بچائے مین آج سامری و جمشید کی تحریر کو مٹائے دیتی
ہون بڑا ثواب حاصل کرتی ہون یہ نہ خبر تھی کہ خود ہی تھوڑے عرصہ مین اصل جہنم ہوتی
ہون بلا خوف و خطر آنکھون پر غفلت کے پردے ڈالے ہوئے بیٹھی تھی نشانہ تاک
رہی تھی کہ اُدھر جب سیماب بلند آواز قریب پہونچے اور اُنھون نے غور سے دیکھا تو

تو پہچانا کہ یہ تو میرے محسن اور جان بخش خواجہ عمرو ہین عیار حمزہ صاحبقران جنکے سبب سے ہین
قید سے بے ستون کی رہا ہوا اور ہین نے رہا ہو کہ صاحبقران کی کمک کی نیت سے لشکر کشی لا کر
دیا کہ صاحبقران نے بے ستون کو قتل کیا ورنہ بڑی مشکل ہوتی اگر یہ کوشش و عیاری نہ کرتے
نہین رہا ہوتا وہ کسی نہ کسی کو بھیج کر مجھکو قتل کرا ڈالتا کیونکہ ہین بالکل بے دست و پا تھا انھون نے
بڑی عنایت کی جب ہین صاحبقران سے رخصت ہو کر چلا تھا تو انکو صاحبقران کی خدمت
ہین چھوڑ آیا تھا یہ یہان کہان سے آ گئے اور اس لکانہ کے ہاتھ کیونکر لگ گئے ان کی کمک کرنا
لازم ہے کیونکہ یہ تو میرے محسن ہین یہ لکانہ اب جاتی کہان ہے میرے محسن و جان بخش پر ظلم و ستم کرے
اور ہین خاموش رہون ہین پہلے ہی اسکے قتل کی فکر ہین آیا تھا اب تو میرے اوپر اسکا قتل
واجب ہوا یہ خیال کرکے آواز دی کہ اے خواجہ سلامت سلام و علیک آپ کو اپنی رہائی مبارک
ہو ہین آپکا غلام جان باز آپہونچا آپ پریشان نہ ہون اب اس لکانہ کی کیا مجال ہے جو یہ
آپکی طرف یہ نگاہ کج دیکھ سکے گو مجھکو اس واقعہ کی خبر نہ تھی اتفاق سے ادھر آ گیا آپکی خدمت
کرنا میرے مقدر ہین بدی تھی اس سبب سے میرا ادھر کو گذر ہوا خواجہ نے جو یہ صدا سنی یہ تو
دعا ہین مصروف تھے طرف آسمان کے دیکھ رہے تھے انکو دین و دنیا کی خبر نہ تھی کہ کون آیا ہے اور
کون نہین آیا ہے اب جو صدا یہ سنی تو سر اٹھا کر دیکھا اس آواز کی طرف فوراً انکی نگاہ سامنے بلند آواز
پر پڑی دیکھا بادشاہ طلسم جسکو ہین نے رہا کیا تھا تاج سر پر رکھے ہوئے تخت پر سوار پھولی ہوئی
پر تخت ہوا پر قائم میری طرف دیکھ رہا ہے جیسے ہی خواجہ نے اسکی طرف دیکھا اسنے جھک کر سلام
کیا خواجہ نے جواب سلام دے کر کہا کہ جلد میری رہائی کی فکر کرو میری جان پر بنی ہوئی ہے یہ آگ
جلائے دیتی ہے دوسرے یہ زنجیر جو پیرون سے پہونچے ہین وہ الگ ہلاک کرتے ہین اب ان
تکلیفون کی برداشت نہین ہو سکتی ہے تمھارا بڑا احسان ہوگا جو میری رہائی ہین کوشش
کرو کیونکہ میری جان پر بنی ہوئی ہے یہ سنکر خواجہ سے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ غلام
حاضر ہے جہان تک ممکن ہوگا آپکی رہائی ہین کوشش کرے گا اپنی جان دونگا اور آپکو
رہا کرونگا اب آپ اطمینان رکھیے کہ یہ حرامزادی فاحشہ لکانہ تجھ آپکو تکلیف نہین دے
سکتی ہے یہ کہکر کچھ پڑھ کر جو دم کیا جہان یہ آگ دہک رہی تھی وہان کی زمین شق ہوئی اور

ایک پتلی پیدا ہوئی اسکے ہاتھوں میں ایک چھوٹی سی پچکاری تھی اس پچکاری کو اس آگ پر مارا پچکاری
کا مارنا تھا کہ وہ آگ بالکل سرد ہو گئی ذرا بھی اسمیں گرمی باقی نہ رہی ادھر تو آگ سرد کی ادھر خواجہ
کو آگ کے سرد ہونے سے راحت ملی وہ پتلی تو آگ کو سرد کر کے غائب ہو گئی یہ واقعہ کسی نے
نہیں دیکھا کیونکہ سب خواجہ کی طرف نشانہ باز رہیں [illegible] وقت تھین سب کی نگاہ بلند تھی
زمین کی طرف کسی کی نگاہ نہ تھی جو یہ واقعہ دیکھتیں کہ آگ سرد ہو گئی ادھر جب بادشاہ طلسم آگ
کو سرد کر چکا اسوقت نمود ہوا طرفہ نظارہ کے اور تخت کو [illegible] سامنے آیا اور خواجہ کو اپنی پشت
کی طرف کر لیا اور پکارا کہ او لڑکا غدار یہ کون سی حرکت ہے [illegible] اور ہوشیار ہو جا میں تیری جان کا
ملک الموت آ پہونچا خواجہ کی کمک کرنے کو جس طور سے [illegible] بھائی نے اپنے [illegible] کو قتل کیا
ہے اسی طور سے تجکو بھی قتل کرونگا اور اسکے پاس تجکو بھی [illegible] تو نے بہت ظلم
و ستم پر کمر کسی ہے اب میرے ہاتھ سے جانی کہاں ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اسوقت تک تو رنا [illegible] کی
خواصون کو خبر نہ تھی کہ جب تک سماسے بلند آواز قہر برا تب خواجہ آگئے ہاں جب سماسے
بلند آواز تے خواجہ کو پہچان کر کہا تھا کہ سلام علیکم [illegible] خواجہ سلامت ہیں آپ کا
غلام جان باز آ پہونچا ہوں پریشان نہ ہو جیے گا اور خواجہ [illegible] بلند آواز
سے گفتگو ہوئی تھی یہ نشانہ تو کسی کی تھی اسکے کان میں یہ [illegible] آپ نے خواصون سے
کہا تھا کہ یہ کون عمرو عیار سے باتیں کر رہا ہے ذرا دیکھنا تو سب نے [illegible] خواجہ کی طرف
دیکھا کہ نشانہ تاک رہیں تھیں مگر اس طور سے ہر ایک نشانہ تاک [illegible] تھی کہ کسی کی نگاہ
بلند نہ تھی سب کی نگاہ خواجہ کے جسم اسفل پر تھی یہ بھی [illegible]
جسم اعلی کو نہ زخمی کرنا اگر اسکو زخمی کروگے اور کوئی تیر لگے [illegible]
یہ ہلاک ہو جائیگا [illegible] قتل سے محفوظ رہیگا اسکے جہاں تک خواجہ کے [illegible]
اس سبب سے سب کی نگاہ نیچی تھی تو اسی طرف لگی بلند نہ تھی اب جو [illegible] کی تجویز [illegible] سب نے
دیکھا کیا نظر پڑا ایک تاجدار تخت پر سوار عمرو عیار سے کلام کر رہا ہے [illegible] دیکھا خواصون
سے کہا کہ تم نے [illegible] عمرو عیار کا حامی آ پہونچا مگر جانتا کہاں ہے ہیں تو [illegible] خون کی پیاسی ہون
اسکی تلاش میں تھی عمرو عیار کو قتل کرکے اسکے قتل کرنے کی فکر میں [illegible] ضرور [illegible]

بھائی بے ستون جادو کو قتل کرایا ہے نہ یہ شیشہ لاکر دیتا نہ وہ قتل ہوتا خوب ہوا یہ یہان آگیا اب کمان
ہاتھ سے رکھ دو پہلے مین اس سے سمجھ لون پھر خواجہ کو قتل کرون کیونکہ جب تک یہ قتل نہ ہوے گا
خواجہ کا قتل ہونا محال ہے خواصون نے کہا کہ اے ملکہ یہ کون ہے کیا یہ ہی طلسم کشا ہے مگر ہم تو سنتے تھے
کہ طلسم کشا ساحر نہین ہے یہ تو ساحر ہے زنارے نے کہا انہین یہ ہانا ارسے گنجرون ہے بادشاہ طلسم کا بے
بلند آواز ہے جسکو میرے بھائی بے ستون نے شنگال بادشاہ طلسم کے حکم سے اپنے پاس قید رکھا
تھا جسکو عمر دعیار نے بے ستون کو دھوکا دیکر رہا کیا یہ وہ ہے اب اپنے حمایتی یعنی عمر دعیار کو رہا کرنے
آیا ہے اپنے کا حمایتی ہے کر ساحر ہے او جمشید نے میری مراد پوری کی زنارا نہ خواصون سے کہہ رہی تھی اور
کہہ رہی تھی کہ یہ طلسم کشا نہین ہے طلسم کشا کو تو اس حال کی خبر بھی نہ ہوگی نہ وہ ساحر ہے جو یہان آسکے
یہ اسکی قضا اسکو لائی ہے دونون کو قتل کرونگی اسکی تقریر تمام نہوئی تھی کہ بادشاہ طلسم نے
سامنے آکر پکار کر وہ تقریر کی جو کہ تحریر کر چکا ہوں اور کہا کہ خبردار دست خود را اگندہ ایں خواجہ
پر نہ لگانا ورنہ خطا پائیگی پہلے مجھ سے مقابلہ کرلے اور مجھکو قتل کرلے پھر خواجہ سے بولنا دیکھو
ہوشیار ہو جا کمان ہاتھ سے رکھدے زنارے نے جو بادشاہ کو سامنے پایا اور یہ تقریر سنی فوراً کمان
ہاتھ سے رکھدی اور کہا کہ کیون قضا آئی ہے مین وہ ہی ہون کہ جسنے تجھے حالت سکوت مین
اسیر کر لیا تھا اور تو میرا کچھ نہ کر سکا تھا اب کیا بنا لیگا بس اسی مین خیریت ہے کہ میرے پاس
چلا آ اور اپنی خطا کو معاف کرا مین تیری خطا بخش دونگی بھائی کے خون کا عوض نہ لونگی دیکھو
خبردار ہوجا تو میرا کچھ نہ کر سکے گا کیون اپنی جوانی کو تباہ کرتا ہے مجھ ایسی ساحرہ سے مقابلہ کرسکے
بادشاہ نے جواب دیا کہ اوسکا تو وہ زمانہ اور تھا اور یہ زمانہ اور ہے اس وقت مین سب
کچھ بے خبر تھا اور مجھکو دھوکا دے رہے تھے اور دھوکا دیکر فریب سے مجھکو اسیر کر لیا تھا
وہ جو شنگال بادشاہ بنا ہوا تھا وہ میرا کیا بنا سکتا تھا پہلے تو دھوکے دھوکے مین تمام شہر جات
طلسم میرے قبضہ سے نکال لیے اسکے بعد مجھکو شراب پلا کر بیہوش کیا اسی حالت مین مع
میرے ملازمون کے تو نے اور تیرے بھائی اور شنگال و دیگر نمک حرامون نے پکڑ لیا ورنہ
اگر مین ہوشیار ہوتا تو میرا اسیر ہونا محال تھا تمام طلسم تہ و بالا کر دیتا اب دیکھ اسکا انجام کیا
ہو جائیگا لے مین سامنے موجود ہون اگر اپنی زندگی چاہتی ہے تو ہاتھ باندھکر میرے پاس آ

مین تیری خطا معاف کرون اور طلسم کشا کی شراکت کرے یہی صورت تیری زندگی کی ہے ورنہ
بچنا محال ہے جب سے مین نے خواجہ کو اس حال سے دیکھا ہے میری آنکھون مین خون اُترا ہوا ہے
بس اب جو کچھ تجھکو کرنا ہو وہ کر مجھکو تاب نہین ہے زنار نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون یہ تو مجھسے
کبھی نہوگا کہ مین طلسم کشا کی اطاعت کرون بلکہ تیری بھی مین تجھسے کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتی ہون
تجھ ایسے میرے بہت سے شاگرد ہین ہان یہ تیرا امر یہ بھی تھا کہ تو بادشاہ طلسم تھا اُسوقت تک
ہم سبکو تیری اطاعت و فرمانبرداری لازم تھی جبکہ تو ملحد و مرتد و پلید ہوگیا تو اب ہم کیونکر
تیری اطاعت کرین اب تو تجھکو جہانتک ممکن ہوگا قتل کرینگے یہ کہکر خواصون سے کہا کہ ہوشیار
ہوجاؤ مجھے زبردست سے سامنا ہے بادشاہ نے کہا کہ گو میرے آقا و مالک طلسم کشا کا
یہ حکم ہے کہ پہلے حریف پر سبقت نکرنا اُسکا حربہ رد کرکے اُسپر حربہ کرنا مگر مین اسوقت اُسکے
حکم کے خلاف اس سبب سے کرتا ہون کہ میرے محسن و جان بخش یعنی خواجہ عمرو تیری قید مین
مبتلا ہین اور ازحد تکلیف مین ہین مجھکو اُنکی تکلیف گوارا نہین ہے اگر مین تیرے حربہ کا انتظار کرونگا
تو عرصہ ہوگا اُنکو اور تکلیف ہوگی زنار نے کہا کہ تو شوق سے حربہ کر مین خبردار ہون تیرے حربہ کی
مشتاق ہون تجھ ایسے بہت سے چھوکرے مین نے ٹانگ کے نیچے سے نکال دئیے ہین یہ جو کلمہ کہا بادشاہ
کو غصہ آگیا اور یہ کہا کہ خبردار ہوجا مین نے تجھ ایسی فاحشہ ہزار رنڈی جوتیون سے قتل کی ہین
اور ناک و چوٹی کاٹ کر نکالدیا ہے بس اپنی زبان بند کر یہ کہکر اور ایک مرتبہ تخت پر جھوم کر دستک دی
اور کہا کہ کوئی حاضر ہے یا سب مرگئے یہ کہنا تھا کہ ایک سنناتا ہوا حاضر حاضر کی صدا آئی زنار
و اُسکی خواصون و خواجہ نے دیکھا کہ ایک پتلا سر پر ایک کشتی رکھے ہوئے پیدا ہوا اُسنے
آتے ہی سلام کیا خواجہ سلامت اب سب تکلیف و اذیت بھول گئے تماشہ دیکھنے لگے جیسے
اُس پتلے نے سلام کیا اور کشتی سامنے پیش کی بادشاہ نے اشارہ کیا اُسنے تورے پوش کو اُٹھایا
سب نے دیکھا کہ اُسمین ایک ترنج و ایک نارنج تھا اور چند اشیا سحر کی تھین بادشاہ نے
ترنج اُٹھالیا اُدھر اُس پتلے نے تورے پوش کشتی پر ڈالدیا بادشاہ نے اشارہ کیا وہ کشتی لیکر
جس طرف سے آیا تھا اُس طرف سے چلا گیا وہ ترنج لیکر بادشاہ نے اپنی زبان مین سوزن سے
نشتر دیا اور خون لیکر اُس ترنج کو رنگا اور چکے دیکے بعد اُسکے ران مین نشتر دیا اُس خون سے

بھی ترنج کو رنگین کیا زنار یا تو بیٹھی تھی یا کھڑی ہو گئی اور دیکھ رہی تھی کہ اُسنے بھی ایک انگارہ اٹھا لیا ہے
خواصین کہہ رہی ہین کہ ملکہ آپ بھی کوئی سحر تیار کیجیے وہ جواب دیتی ہے کہ ایسے چھوکرون اور طفل مکتب
کے لیے کیا سحر تیار کرون اسکے لیے جنبش لب کافی ہے ابھی تو ایک اشارہ مین خاک سیاہ ہو جائیگا
نہ معلوم یہ کس بھروسہ پر مجھ سے لڑنے کو آیا ہے تم دیکھ لینا کہ ادھر مین نے اشارہ کیا ادھر یہ
ہلاک ہو کر خاک پر گرا اسکو اپنے دل کی حسرت نکال لینے دو دیکھون یہ میرا کیا کرتا ہے خواصین
خاموش ہو رہین اور کھڑی ہوئی تماشہ دیکھنے لگین ایک نے دوسری سے کہا کہ واقعی یہ امر
ہے کہ بھلا یہ لڑکا ملکہ سے کیا مقابلہ کر سکتا ہے ملکہ ملکہ ہی ہے یہ بھی ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ایسی
ملکہ ہین اور انکین زمین آسمان کا فرق ہے بادشاہ طلسم ہونے کا جو چاہیے مرتبہ کہو وہ درست ہے
کیونکہ بادشاہ صاحب تختہ جات طلسمی ہوتا ہے اس سبب سے اُس سے کوئی لڑ نہین سکتا ہے ورنہ
ملکہ ان ایسے ہزارون صبح سے شام تک ساحر تیار کر دین سو وہ بھی بات اب نہین ہے کیونکہ یہ بادشاہ
ہون انکو قضا ہی لائی ہے دوسری نے کہا کہ کوئی تو ایسا امر ہوگا کہ جو اتنی بڑی ساحرہ سے لڑنے
بلا خوف مقابلہ پر آمادہ ہوا ہے تیسری بولی کہ کچھ بھی نہین ہے صرف اپنی حکومت کے بھروسے پر آیا ہے
سو وہ حکومت اب کہین نام کو بھی نہین ہے مگر مرنے جاتے ہین چوتھی بولی اس تقریر سے کیا
فائدہ دیکھ لینا جو ہوگا لو ادھر دیکھو وہ اپنا حربہ کرتا ہے اس بحث سے کوئی بات فائدہ کی نہین ہے
یہ جو چوتھی نے کہا سبکی سب اُس طرف متوجہ ہوگئین ادھر سیماب بلند آواز نے اُس ترنج کو
خون سے رنگین کرکے اور اسپر اسم سحر دم کرکے خبردار کہکر اب چھوڑتا ہے جا دو یہ مارا
وہ ترنج سحر قہقہہ کرتا ہوا مثل شعلہ جوالہ کے چلا وہ اُسی طور سے کارد سحر ہاتھ مین لیے
ہوئے کھڑی رہی جیسے ترنج قریب پہونچا اسنے اسم سحر دم کرکے وہ کارد سے اُس ترنج
پر ماری اسکا ترنج پر پڑنا تھا کہ ایک برق چمکی وہ ترنج بیچ سے شق ہوا اور ایک شعلہ پیدا ہوا
وہ شعلہ اُسکی طرف چلا اسنے سحر کیا کہ وہ شعلہ بلند ہونے لگا اسنے اشارہ کیا کہ ای سحر
سیماب بلند آواز واپس جا اپنے بادشاہ کو جسنے تجکو بھیجا ہے اُسکو جلا دے مین اُسکی
طرف واپس کرتی ہون وہ شعلہ بلند ہو کر طرف سیماب بلند آواز کے چلا بادشاہ نے
جو دیکھا کہ شعلہ میری طرف آتا ہے بس فوراً اپنی ران [illegible]

چاہ میں لیکر آتش شعلہ پر مارا اور کہا کہ برق بنکر زنار پر گر اور اسکو ہلاک کر یہ کہنا تھا کہ وہ شعلہ
برق ہو گیا اور چمک کر بالائے آسمان گیا اور وہاں سے تڑپ کر چلا ادھر زنار نے دیکھا کہ یہ سحر
اسقدر غضب کا کیا ہے اسکا روکنا غیر ممکن ہے جلدی سپر سحر اٹھا کر سر کی پناہ کی ادھر بادشاہ
نے اور زور دیا کہ ایک جانور اور اس برق پر مارا ادھر تو اسنے سپر کو پناہ کیا ادھر انکھوں سے
خون مار البیر سے جو تڑپ کر برق گرتی ہے اسنے لاکھ اپنے کو بچایا اور ہزار تن بنایا مگر کچھ نہ ہو سکا
وہ برق صاف سپر سحر کو قلم کر کے سر پر آئی اور سر کو گردن تک قلم کرتی ہوئی سینہ میں آئی اور
پیٹ کو چیرتی ہوئی شکم کو تمام کرتی ہوئی شرمگاہ سے جدا ہو کے کشادہ کرتی ہوئی غرق زمین ہو گئی
اسکے دو پرکالے ہوے ایک شعلہ بلند ہوا جسنے آتش لگا کے جسم ناپاک کو جلا کر خاک کر دیا
اسکا مرنا تھا اور دو پرکالے ہونا تھا کہ ایک شور عظیم برپا ہوا تاریکی ہو گئی برف باری
سنگباری ہونے لگی آندھی سیاہ آئی جس میں غل مچانے لگا ایک تلاطم برپا ہوا بادشاہ طلسم
نے جلدی سے مشعل سحر کو روشن کیا جو ہلاک ہوئی اسکا سحر برطرف ہوا خواجہ ثمر کے
جسم سے جو سحر تھا کچھ دور برطرف ہو گئی وہ زنجیر آہنی جسمیں خواجہ جکڑے ہوئے تھے غائب ہو گئی
اسنے خواجہ طرف زمین سے جو چاہا کہ کہیں بلند ہوا تو ایک سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا جسنے خواجہ کو
روکا اور لا کر تخت پر ڈالدیا پھر وہ تاریکی برطرف ہوئی وہ شور و غل کی صدا اور برف باری
سنگباری کی بھی موقوف ہوئی آنا تھا کہ کشور زنار کا مرنا تھا ہر سمت سے شعبدہ جادو اور
افسوس حیرت کیا وہاں جا دیکھا خواجہ طلسم خود ہے سب کیا اسمیں آواز آئی کہ وہ سب آثار برطرف ہوے
روشنی ہوئی ایک خواجہ نے دیکھا تو وہ باغ ہے نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ عمارت ہے وہ خواجہ ہیں نہ
وہ سامان جو کہ آسودہ تھا ایک مکان آتش ہے فقط اسکے گرد کچھ گھاس لگی ہوئی ہے اور چند
عورتیں کالی کالی صورتوں کی کھڑی ہوئی ہیں اور ایک ساحرہ کا لاشہ زمین پر پڑا ہوا
ہے سوا اسکے اور کوئی سامان شوکت و شان نہیں ہے جو کہ قبل میں تھا یہ دیکھکر خواجہ بہت
حیران ہوے بادشاہ سے پوچھا کہ وہ سب سامان کیا ہوا اور یہ لاش کسکی ہے بادشاہ نے
کہا کہ وہ سب سامان اسکے سحر سے تھا یہ ماری گئی سب نیست و نابود ہو گیا جو کہ اصلی سامان
تھا وہ رہ گیا یہ لاش اسی کی ہے خواجہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے ان عورتوں سے کہ اگر

اپنی زندگی چاہتی ہو تو آکر میری اطاعت کرو ورنہ اپنی زندگی سے دست بردار ہو وہ سب کی سب
آکر حاضر خدمت ہوئیں قدموں کو بوسہ دیا عرض کیا کہ ہم سب کے سب بہت عاجز و پریشان تھے اسکے ہاتھ سے
انمیں وہ بیوقلمون بھی تھی اُسنے عرض کیا کہ یہ لکانہ مجھکو میرے مکان سے اٹھا لائی تھی میرے ماں باپ سے مجھکو
جدا کیا یہاں لاکر جو جو میری گت کی ہی وہ خدا پر روشن ہی خیر آپکے صدقہ میں اسکے ظلم و بدعت سے
نجات پائی بادشاہ و خواجہ نے اُن سب سے کہا کہ تم اپنے اپنے مکان کو جاؤ جو جہاں کا رہنے والا ہو بلا خوف
و خطر چلا جاے ہمکو کوئی اُس سے تعرض نہوگا یہ کہکر بادشاہ تخت پر سے اُترا اور طرف اُس مکان کے نظر کی
پیدا ادھر ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے اُس لکانہ کی لاش کو جلا کر راکھ کر دیا اُس راکھ سے ایک طائر پیدا ہوا
اُسنے پکار کر کہا کہ طلسم زعفران زار فتح ہوگا اور شکال جادو و شل ہے ستون جادو
کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور طلسم کشا کے ہاتھ لوح طلسم لگے گی اور وہ طلسم کو فتح کریگا جو اسکی اطاعت
کریگا نجات پائیگا اور جو اطاعت نکریگا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور شل ہے ستون اور زرتار کے ہلاک
ہوگا یہ صدا دیکر وہ طائر اڑ گیا ادھر بادشاہ مع خواجہ کے اُس مکان میں داخل ہوئے راوی بیان کرتا ہے
کہ خواجہ کے جسم پر ایک تیر کا نشان نہ تھا اسکا سبب یہ تھا کہ جب خواجہ روانہ ہوئے اور رستم نے خواجہ کو لا کر
تخت پر بادشاہ کے بٹھلا دیا تو میاں سے بلند آواز نے مرہم سحر لگایا تھا کہ جسکے لگانے سے فوراً تمام زخم
اندمال پا کر ایسے صاف ہو گئے تھے کہ نشان تک باقی نہ رہا تھا آمدم بر سر مطلب کہ خواجہ و بادشاہ وہاں اُس مکان
میں داخل ہوئے خواجہ نے دیکھا کہ کئی کوٹھریاں مقفل ہیں بادشاہ سے کہا کہ اگر آپکی اجازت ہو تو
انکو کھولوں بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ انمیں ہو وہ سب آپکا ہے شوق سے لیجیے یہ سنتا تھا کہ خواجہ نے
کوٹھریاں کھولنا شروع کیں کسی میں سے اشرفیاں نکلیں کسی میں سے روپیے لاکھوں نکلے خواجہ
نے سب نذر شبیل کیے اور جو سامان شاہانہ داری و نشان و شوکت نکلا خواجہ نے سب نذر شبیل کیا
خواجہ بہت خوش ہوئے ایک کوٹھری جو کھولی انمیں سے بہت کچھ مال نکلا ایک صندوق بھی نکلا
کہ اسپر لکھا تھا کہ این مال بادشاہ طلسم بیپی شکال جادو ہے جو خواجہ نے اُس صندوق پر
لکھا ہوا پایا خیال کیا کہ اسمیں بہت مال ہوگا کیونکہ اسپر یہ لکھا ہوا ہے کہ این مال بادشاہ طلسم
اسپر بھی قبضہ کرو یہ خیال کرکے اس صندوق کو کھولا پٹرا جو اُٹھایا اور دیکھا تو اسمیں کیا
دکھائی دیا کہ ایک مار سیاہ بیٹھا ہوا ہے جیسے ہی خواجہ نے پٹرا اُٹھایا آہستہ سے پھن کا رنگ لگائی جلدی سے

خواجہ نے پٹارا بند کر دیا اور وہاں سے باہر آئے اور قریب سیہا سے بلند آواز کے آکر
کھڑے ہوئے بادشاہ سے کہا کہ آپ نے سب مال پر قبضہ کر لیا اب تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا
کہ سب مال پر تو قبضہ کر لیا مگر وہ جو سب سے اخیر میں کوٹھری ہے اسکو جو کھولا اسمین سے بہت بیش
مال نکلا ایک صندوق اسمین مقفل تھا اسپر یہ لکھا ہوا تھا کہ اس مال پر بادشاہ طلسم یعنی شکال جادو
مین نے خیال کیا کہ اسمین لاکھون روپیہ کا مال ہوگا اسکو جو کھولا جیسے پٹارا اٹھایا اسمین سے
پھنکار کی صدا آئی اب جو مین نے دیکھا تو ایک مار سیاہ کو اسمین پایا جلدی سے پٹارا بند کر دیا اور
وہاں سے چلا آیا ذرا چلکر دیکھیے سیہا سے بلند آواز نے کہا کہ چلیے ذرا مین بھی دیکھوں وہ
کیا مال ہے خواجہ بادشاہ کو لیکر وہاں آئے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے وہ پٹارا بلند کیا دیکھا کہ واقعی
سانپ بیٹھا ہوا ہے اسنے بادشاہ کو بھی دیکھکر پھنکار لگائی انھون نے بھی پٹارے کو بند کر دیا اسپر
بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کیونکر دریافت ہو حیران ہوکر ادہر ادہر دیکھنے لگے دونون صاحب
کہ دیکھا ایک بادشاہ کی نگاہ طاق پر پڑی جو کہ اس صندوق کے اوپر دیوار مین تھا دیکھا کہ ایک
صندوقچہ رکھا ہوا بادشاہ نے وہ صندوقچہ اتارا اسکو کنجی لگا کر کھولا کیونکہ اسکی کنجی موجود تھی اسکو جو
کھولا تو اسمین سے ایک زبرجد کی تختی نکلی اور الماس کی انگشتری اور ایک پرچہ کاغذ وہ تختی اور
انگشتری دونون بادشاہ نے اپنے قبضہ مین کین اس پرچہ کاغذ کو جو کھولا اسمین لکھا تھا کہ اس
شخص کو لازم ہے کہ جو زنار کو قتل کرے جو مال و اسباب علاوہ اس تختی زبرجد و انگشتری الماس
اور اس صندوق کے سب خواجہ عمرو کو دیدے کیونکہ یہ مال انکے لیے ہوا اور یہ لوح زبرجد
اور انگشتری صاحبقران کو دے جو کہ فاتح ہین اس طلسم کے وہ انگشتری کو ہاتھ مین رکھین اور
لوح کو گلے مین ان دونون اشیا کے سبب سے انپر سحر اثر نکریگا اور اس صندوق مین وہ
شیشہ رکھا ہوا ہے کہ جس سے شکال جادو قتل ہوگا علاوہ طلسم کشا کے جو اسکے اندر دیکھیگا اسکو وہ
شیشہ مار سیاہ معلوم ہوگا پس لازم ہے زنار کے قاتل کو کہ وہ یہ صندوق اسی طور سے اٹھا کر طلسم کشا
کے پاس لیجائے اور یہ پرچہ اور یہ صندوق اور یہ لوح اور انگشتری انکے حوالہ کرے علاوہ اور
جو مضمون اس کاغذ پر تحریر ہے وہ طلسم کشا کو معلوم ہوگا زیادہ والسلام یہ تحریر پڑھ کے
سیہا سے بلند آواز نے خواجہ سے کہا کہ بڑا کام نکلا کہ جس بلا سے شکال مارا جائیگا وہ

تلوار اس صندوق کے اندر ہی وہ مار سیاہ نہیں ہی بلکہ تلوار ہی اور یہ لوح اور یہ انگشتری بھی ان
طلسمات کا اسکے لیے امانت رکھی ہی جب تک یہ لکا ترنہ ماری جائیگی اس وقت تک یہ طلسم ٹوٹنا نہ تھا آخر یہ اسکا
پہ ضرور تھا کیا کارخانہ خداوند کریم سے کہ پہلے آپکو یہاں پہنچایا اسکے بعد مجھکو یہاں پہنچایا مجھکو
یہاں آکر خیال آیا کہ یہاں سب ستون کی بہن رہتی ہی اسکو قتل کروں کیونکہ یہ بھی میری دشمن تھی
یہاں آکر میں نے آپکو اسیر پایا اسکو قتل کرکے یہ سب اسباب حاصل کیے ہیں لہٰذا شکر بجا لایے
واقعی اگر یہ تیغ نہ آتا تو استکال کا قتل ہونا محال تھا خواجہ نے کہا کہ خدا کے کسی کام میں مصلحت ہوتی ہی
وہ خالی از حکمت نہیں ہوتی ہی یہ کہتے ہوئے دونوں صاحب اس صندوق کو ٹکڑے کرکے
بادشاہ نے وہ صندوق اور سب وغیرہ دونوں تخت پر رکھا اُن سب چیزوں کو اسکے کی طرف
رخصت کیا خواجہ کو تخت پر بٹھا کر یا سحر کیا کہ وہ تخت طرف صاحبقران کے چلا راہ میں خواجہ
سے سب حال دریافت کیا خواجہ نے سب کیفیت اول سے آخر تک بیان کی جو کہ تحریر
ہو چکی ہی اب خواجہ نے بادشاہ سے سب حال یہاں آنیکا دریافت کیا بادشاہ نے سب
حال بیان کیا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ و بادشاہ خوشی خوشی طرف صاحبقران کے
آتے ہیں وہاں تین دن تک صاحبقران نے بموجب حکم حکیم استقلینوس کے خواجہ و
بادشاہ کا انتظار کیا آج تیسرا دن وعدہ کا ہی کہ دربار آراستہ ہی سب حاضر دربار ہیں حکیم استقلینوس
بھی موجود ہیں کہ صاحبقران نے حکیم کی طرف دیکھکر فرمایا کہ آج آپکا وعدہ تمام ہوا نہ خواجہ
آئے نہ بصیحا سے بلند آواز آئے اب میں کل براے تلاش خواجہ ضرور جاؤنگا کیونکہ بدون خواجہ
کے میرے اوپر خواب و خور حرام ہی میں کہاں تک انتظار کروں یہ جو صاحبقران نے کہا استقلینوس
نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہوں اگر آج وہ دونوں صاحب تشریف نہ لائیں تو کل آپکو اختیار
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں کہ آج اور انتظار کرتا ہوں کل براے تلاش
جاؤنگا استقلینوس نے کہا کہ ضرور ابھی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ابھی یہ کلمہ دردہان تھا کہ یکایک
برق چمکی اور ایک چمک ہوئی کہ جس سے آنکھوں میں چکا چوند سے ہو گئی صاحبقران نے استقلینوس
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ برق کیسی چمکی اور یہ چمک کیسی ہوئی کیا ابر آیا ہی مینہ برسنے کا سامان ہی کہ چمک
ہو رہی ہی استقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ برق پانی برسنے کی علامت نہیں ہی نہ ابر آیا ہی

ہدا آثار بارش ہیں نہ برق کسی ساحر کی آمد کی ہو ضرور کوئی ساحر زبردست آتا ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ اگر کوئی ساحر زبردست آتا ہو تو کیا خوف ہو اسقلینوس نے عرض کیا کہ کسی خوف
کے سبب سے یہ میں نے نہیں عرض کیا کہ ساحر زبردست آتا ہو بلکہ اس غرض سے عرض کیا کہ آمد ساحر
زبردست کی ہو کہ ابر و بارش نہیں ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ سب نے دیکھا کہ ایک تخت بالائے ہوا
نمودار ہوا اور اسی طرف چلا آتا ہے اسقلینوس نے کہا کہ جو میں نے عرض کیا تھا یا صاحبقران
وہ ہی امر ظہور میں آیا یا نہیں آیا کہ ساحر کی آمد کی برق ہے اور یہ جو تخت آتا ہے اسپر ضرور [illegible]
بلند آواز ہیں یہ تخت آتشیں کا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خدا بہتر جانتا ہے یہ فرماکر
استطرف کو مخاطب ہوئے اور ملاحظہ فرمانے لگے یہانتک کہ وہ تخت صحن بارگاہ میں
آکر اترا راوی بیان کرتا ہے کہ جس بارگاہ میں صاحبقران جلوہ فرما ہیں یہ بارگاہ حکیم اسقلینوس کی
تھی ہوا اسکا نام بارگاہ اسقلینوسی ہے کہ وہ تخت صحن بارگاہ میں آکر اترا جب زمین پر قائم ہوا
صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ تخت پر بادشاہ سابق بیٹھا ہوا ہے اسکے برابر خواجہ عمرو بھی ہیں اور
ایک صندوق بہت بڑا تخت پر رکھا ہوا ہے اور صندوقچہ اور سب نے بھی صاحب تخت کو دیکھا
اور پہچانا شناخت کیا اور ناگاہ سپاہ سے بلند آواز آئے انکے ہمراہ خواجہ عمرو عیار بھی ہیں
یہ سنکر صاحبقران نے دیکھا اہل دربار کو حکم فرمایا کہ استقبال کرکے لاؤ کیونکہ بڑا بادشاہ
ہے لیکن سوائے صاحبقران و حکیم اسقلینوس کے سب پیرا سے استقبال کو لائے اور بارگاہ
آکے سب نے بہت ادب سے سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دیا اور سب سرداروں کے
ہمراہ خواجہ عمرو سپاہ سے بلند آواز ایوان میں آئے وہ صندوق و صندوقچہ کو بھی تخت پر سے
اٹھوا کر ہمراہ لے لیا یہانتک کہ داخل ایوان ہوئے خواجہ نے پہلے صاحبقران کو سلام کیا
انہوں نے جواب سلام دیکر خواجہ کو گلے سے لگایا خواجہ نے قدموں کو بوسہ دیا بعد اسکے حکیم سے
صاحب سلامت ہوئی جب خواجہ کو صاحب سلامت سے فراغت ہوئی تب بادشاہ [illegible]
کی نوبت آئی پہلے صاحبقران کو سلام کیا اور صاحبقران کے قدموں کو بوسہ دیا صاحبقران نے
گلے سے لگایا حکیم سے صاحب سلامت ہوئی ایک تخت بحکم صاحبقران بارگاہ میں
آراستہ کیا اسوقت صاحبقران نے سپاہ سے بلند آواز کا ہاتھ پکڑ کر بالائے تخت بٹھانے کا

قصاب کیا حکیم نے بھی عرض کیا کہ حضور تخت پر جلوہ فرما ہوں بادشاہ نے عرض کیا کہ میں اس لائق
نہیں ہوں کہ تخت پر بیٹھوں اگر اس لائق ہوتا تو مجھ سے تخت کیوں لے لیا جاتا یہ تخت و تاج
آپکو یا صاحبقران کو مبارک رہے صاحبقران نے فرمایا کہ تم ضرور اس لائق ہو خداوند کریم نے
تمکو اس لائق کیا ہے ہم تاج بخش ہیں تاج گیر نہیں ہیں یہ تاج و تخت تمکو مبارک رہے بیکار تم
انکار کرتے ہو میں اسکو کبھی نہ مانونگا یہ تاج و تخت تمہارا ہی ہے تم ہی کو مبارک رہے اگرچہ نمک حراموں
نے نمک حرامی کر کے تمسے تاج و تخت کو لے لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے
پھر یہ سامان کر دیا کہ تمکو پھر تاج و تخت ملگیا اور اسکا بند و بست خداوند کریم نے کر دیا ہے اب انکار کرنے
سے کیا حاصل ہے یہ کہکر پھر صاحبقران نے سیماے بلند آواز کو تخت پر بٹھا دیا اور خود نذر دی
صاحبقران کا نذر دینا تھا کہ سب نے نذریں دینا شروع کیں اسوقت تمام لشکر میں غل ہوگیا کہ
صاحبقران نے بادشاہ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا اگر صاحبقران نے حکم دیا کہ آج سے گرد و سکہ بنام
بادشاہ اسلام سعد بن قباد کے جاری کیا جاے اسوقت سے یہ تمام ممالک ہیں جو کہ صاحبقران
نے نواحی طلسم کی فتح فرمائے تھے یہ خبر منتشر ہوگئی اور پھیل گئی اور گرد و سکہ بنام سعد بن قباد جاری
کیا گیا جب بادشاہ بحکم صاحبقران تخت پر بیٹھ چکا نذر وغیرہ گذر چکی اور سلامی کی توپیں فیر ہو چکیں
شادیانہ مبارکبادی کی نوبت بج چکی اب پھر نئے سرے سے دربار آراستہ ہوا خواجہ سامنے صاحبقران کے
کرسی پر بیٹھا اور سب سردار علیٰ قدر مراتب دنگلوں و کرسیوں پر متمکن ہوے اب صاحبقران نے
خواجہ سے دریافت فرمایا کہ اے خواجہ تمکو تو بچہ اٹھا لیگیا تھا یہ بتاؤ وہ بچہ کیا تھا اور کہاں لیگیا
تھا اور سیماے بلند آواز تمسے کہاں ملاقات ہوئی جو تم اور یہ دونوں ہمراہ آے ہو خواجہ
نے جواب دیا کہ یا صاحبقران وہ بچہ جو مجکو اٹھا لیگیا تھا بچہ ساحر تھا یہ ستون جادو کی ایک
بہن تھی زنار شہوت پرست جادو وہ اسنے اپنے بھائی کے قتل ہونے سے آگاہ ہوکر پہلے قصد
آپکے مقابلہ کا کیا تھا جب اسکو معلوم ہوا کہ آپ پر سحر اثر نہیں کرتا ہے بسبب اسم اعظم کے تب اسنے
پھر سے اور پر ہاتھ کو صاف کیا اور مجکو اٹھوا منگایا اپنے باغ میں طلب کر کے صحبت کا ارادہ کیا آخر کو
خواجہ نے اپنی عیاریوں کی کیفیت اول سے آخر تک سب بیان کیں اور سیماے بلند آواز کا
آکر اسکو قتل کر کے رہا کرنا اور صندوق و صندوقچہ کا نکالنا اور ادھر کو روانہ ہونا از اول تا آخر

سب کچھ سنایا خواجہ کی تقریر و عیاری پر سب اہل دربار بہت خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ اس عیاری
میں میرا بڑا نقصان ہوا کہ ایک انگوٹھی زمرد کا ایک جوہری کا میرے گھر میں لگا ہوا تھا اسنے مجھکو دیا تھا
کہ اسکو اپنی سرکار میں فروخت کرا دینا یہاں آکر نوبت اسکے دکھانے کی نہ آئی جنگ و پیکار کی ہمہ وقت
فکر رہی اسمیں بھول گیا وہ اسی طور سے گھر ہی میں رہا جب کہ وہ زنجیر اٹھا کر بھاگا ہے اور میں
وہاں پہونچا ہوں اور مجھکو ہوش آیا ہے تو وہ میں نے گھر میں آسے پایا تھا بعد ان عیاریوں کے جو دیکھا
تو اسکا نام و نشان تک گھر میں نہ تھا وہ مہاجن تو مجھ سے لیگا یا اپنا مال لیگا یا روپیہ وہ جو سنا ہوگا
مفلسی میں آٹا گیلا اسکے گئے تھے روزی کو گلے پڑی نماز تو یہ مثل صادق آئی نفع کے عوض میں
نقصان ہوا واہ واہ کیا خوب صاحبقران نے فرمایا کہ یہ اور کسی کو دھوکا دیجیے گا اور فریب بتلا
انگوٹھی زمرد جڑی ہوتا اور آپ اسے گھر میں رکھتے یہ غیر ممکن تھا اسکو ہزار دو ہزار کے اندر رکھتے یہ قدر
ہے یہاں کوئی ایسا نہیں ہے کہ آپ کے نقصان میں آکر آپکو دے تمام مال و دولت سرکار کی اپنے
قبضے میں کی ہوگی علاوہ اسکے جو کہ گانے کے وقت انعام میں پایا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ وہ بڑی
سخت اور بخیل تھی اسنے ایک حبہ نہیں دیا بلکہ اسکی خواصیں دینے پر آمادہ ہوئیں تو اسنے
منع کیا کہ نہ دو اور جب اسکے مکان میں سے ایک خر مہرہ نکلا اسکے توسط سے بلند آواز گواہ ہیں
سوا اسکے اس صندوق اور صندوقچہ کے جو کہ آپکے روبرو موجود ہے صاحبقران نے فرمایا کہ میں
کبھی نہ مانونگا ضرور ہزار دو ہزار روپیہ نکلا ہوگا بس اسی مال میں سے قیمت انگوٹھی کی دو تو کیا
نقصان ہوگا اگر واقعی انگوٹھی گر گیا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو جھوٹ بولنے سے کیا نفع تھا ہاں میں
جھوٹ اسوقت بولتا کہ جب مجکو یہ انتظار ہوتا کہ ادھر میں جھوٹ بولا ادھر صاحبقران نے
مجکو روپیہ انگوٹھی کی قیمت کا دیدیا میرا جو نقصان ہوا اسکا ذکر کیا صرف اس سبب سے کہ نفع سے
تو گئے گذرے اور نقصان ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہیں ہے اپنا اصل
مطلب کی تقریر کرنے دو یہ صندوق اور صندوقچہ کیسا ہے جو اسکو اس احتیاط سے لائے ہو خواجہ نے
جواب دیا کہ اسکا حال یا نشام سے دریافت فرمائیے وہ بیان کرینگے تب صاحبقران سیما سے بلند آواز
کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ آپ بیان فرمائیے کہ آپ کہاں تشریف لیگئے تھے اور کہاں جاتے تھے جو
آپکو خواجہ ملگئے انکی آپنے کمک کی اور یہ صندوق و صندوقچہ کیسا ہے تب سیما سے بلند آواز

نے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ غلام جانباز حضور سے رخصت ہو کر سیدھا صحراے عجائب انگار سے بہ تیزی
پہونچا۔ وہان کچھ اپنی راحت کا بندوبست کر کے یہ بندوبست کیا کہ اپنے ملازمون و غلامون و دوستون کو
اپنی رہائی سے آگاہ کر دون اور آپکی تنہیز اور غلام زادے کو خبر دون چنانچہ ایسا ہی کیا سب کو اپنی رہائی
سے آگاہ کر کے اور اس امر کا یقین دلا کے کہ مین رہا ہو گیا ہون اور اس امر سے انکو مطلع کر کے کہ تم سب کے سب
آکر اسی صحرا مین جمع ہو رہنا ہی آیا ہون خدمت عالی مین براے قدمبوسی و خبر گیری کے چلا تھا کہ راہ مین
اُس لنکا تنکا کا باغ ملا چونکہ وہ بھی میری اسیری کے مقدمہ مین شریک تھی اپنے بھائی کی مجکو استقامت کا خیال
آیا دل نے کہا کہ ایسے دشمن کو زندہ چھوڑنا کہ جو کہ دشمن قوی ہی بیکار ہے پہلے اسی سے لگا انگا ولیس مین
اُسکے قتل کے خیال سے باغ مین گیا وہان خواجہ سلامت کو اسیر پایا اور زیادہ صدمہ ہوا چنانچہ اُسکو
قتل کر کے خواجہ کو رہا کیا اور اُسکے مکان سے یہ صندوق اور یہ صندوقچہ نکلا یہ صندوق بھی حاضر
ہے اور یہ صندوقچہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اس صندوق پر کیا تحریر ہے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا
اُسپر تحریر تھا کہ یہ مال بادشاہ طلسم یعنی شتکال جادو صاحبقران نے فرمایا اسپر یہ عبارت
تحریر ہے اور یہ تحریر شنائی خواجہ وہ بیکا سے بلند آواز نے عرض کیا کہ صندوق کھولکر ملاحظہ فرمائیے
کہ کیا مال ہے اب جو صاحبقران نے ڈھکنا اٹھا کر دیکھا تو ایک مار سیاہ کو اسمین بیٹھے ہوے پایا فرمایا کہ
اسمین تو نہ کچھ مال ہے نہ کچھ جنس ہے ایک سانپ سیاہ رنگ کا بیٹھا ہوا ہے بیکا سے بلند آواز نے
عرض کیا کہ اسکو بند کر دیجیے میری طرف توجہ فرمائیے صاحبقران نے صندوق کو بند کر دیا اور
بیکا سے بلند آواز سے فرمایا کہ بیان کرو کیا کہتے ہو اُسنے صندوقچہ کھولا کر پہلے انگشتری الماس
کی کہ جسپر کچھ اسماے الٰہی کندہ تھے صاحبقران کو دی کہ اسکو زیب انگشت فرمائیے صاحبقران
نے وہ انگشتری ایکر کلمہ کی انگلی مین پہن لی اسکے بعد بیکا سے بلند آواز نے وہ لوح زرنگار
صاحبقران کو دی کہ اسکو ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے وہ لوح ملاحظہ فرمائی اُسپر تحریر تھا
کہ جب طلسم کشا کے ہاتھ یہ لوح لگے تو اُسکو لازم ہے کہ براے فکر لوح طلسم طرف دربند سوسن
کے جائے اور لوح طلسم کو حاصل کر کے براے فتح طلسم روانہ ہو اور یہ عرصہ کر سے جبتک
لوح طلسم نہ ملیگی اسوقت تک طلسم فتح نہ ہوگا اور یہ لوح طلسم بدولت دربند سوسن کی طرف
جاسکو دستیاب ہوگی یا تو سوسن جادو شتراکت کرے جب لوح ہاتھ آئیگی یا وہ قتل کیا جائے

تب دستیاب ہوگی یہ جو صاحبقران نے دیکھا حکیم اسقلینوس سے فرمایا کہ آپ نے شناس
لوح نے کیا خبر دی آپکو دربند سوسن کا پتہ معلوم ہے کیونکہ لوح میں تو صرف اسی قدر تحریر ہے
کہ جب تک دربند سوسن کو نہ جایا جائیگا اسوقت تک لوح طلسم دستیاب نہوگی یہ نہیں تحریر
ہے کہ وہاں طرف دربند سوسن ہے اُس سمت کو جانا چاہیے یہ جو صاحبقران نے فرمایا حکیم
اسقلینوس نے جواب میں عرض کیا کہ یا صاحبقران بخدائے لایزال میں دربند سوسن
کے حال سے آگاہ نہیں ہوں گو کہ کن طلسم سے ہوں مگر دربند سوسن سے بالکل لاعلم ہوں کہ دربند
سوسن کس طرف ہے اور کہاں ہے اور کس مقام کا نام ہے ہاں نام تو ضرور سنا تھا اور نقشہ طلسم
میں دیکھا بھی تھا مگر یاد نہیں ہے کہ کس سمت کو ہے مجکو اگر معلوم ہوتا تو میں ضرور خدمت عالی میں عرض کرتا
کہ کدھر چلنا ہے جو اسقلینوس نے کہا صاحبقران نے سلاطین و دیگر سرداروں سے دریافت
فرمایا ہر ایک نے انکار کیا اب نوبت سیما سے بلند آواز کی آئی صاحبقران نے اُس سے جو
دریافت فرمایا اُسنے عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ غلام حضور کو تمام واقعات طلسم سے آگاہ کردیگا
اور سب حالات طلسم خدمت عالی میں گذارش کردیگا پہلے حضور اس پرچۂ قرطاس کو ملاحظہ
فرمائیں کہ اسپر کیا تحریر ہے یہ بھی اسی لوح اور انگشتری کے ہمراہ نکلا تھا صاحبقران نے وہ پرچۂ قرطاس
اسے بلند آواز کے ہاتھ سے لیکر ملاحظہ فرمایا اُسمیں تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو جب
زنار شہوت پرست قتل ہوا اور صندوق و صندوقچہ ہاتھ آئے تو لوح زبرجد کو گلے میں
پہنے اور انگشتر الماس کو انگشت میں اور جو اسم دانہ لوح پر تحریر ہے اسکو پڑھکر اس صندوق
سے کہ جسمیں مار سیاہ ہے اُس مار سیاہ کو اُٹھائے وہ مار سیاہ نہیں ہے بلکہ ایک تیغہ ہے کہ جس سے
شدنکال جادو قتل ہوگا جب تک یہ تیغہ نہوگا اسوقت تک اسکا قتل ہونا محال ہے پس طلسم کشا کو لازم
ہے کہ اس تیغہ پر قبضہ کرے اور جب طلسم کو فتح کرکے قلعۂ طلسمی پر پہونچے اور شدنکال سے مقابلہ کی
نوبت آئے اور سامنا ہو تو طلسم کشا اسی تلوار کو علم کرکے شدنکال سے مقابلہ کرے اور اسی تلوار
سے اُسکو قتل کرے دوسرے اس امر کا خیال رہے کہ بدون فتح طلسم اس تلوار سے کام نہ لے اگرچہ
شدنکال سے مقابلہ بھی پڑے جب تک قلعۂ طلسمی پر مقابلہ نہو اور کل طلسم فتح نہوگیا ہو اسوقت
تک نہ تلوار شدنکال کو دکھائے ورنہ خرابی ہوگی یہ مضمون جو صاحبقران نے اُس قرطاس پر تحریر پایا ملاحظہ

فرمایا اسوقت اسقلپیوس اور سیما سے بلند آواز سے کہا کہ مقام خوشی و مسرت ہے صاحبقران خوشی
مجکو خواجہ اور بادشاہ سے ملنے کی ہوئی تھی اس سے زیادہ اس لوح اور انگشتری اور تیغہ کے ملنے کی خوشی
ہوئی یہ بھی تحریر تھا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ یہ انگشتری و لوح کا ہر وقت رہنا تمہارے پاس بہت ضروری اور
لازم ہے اول تو سحر تیر اثر اسکے سبب سے نہ کریگا دوسرے یہ امر ہے کہ جب لوح طلسم دستیاب ہوگی اسوقت
یہ لوح اور انگشتر کام آئیگی اگر یہ دونوں اشیا نہونگے تو حروف لوح ظاہر نہونگے اگر یہ دونوں اشیا
ہونگے تو ظاہر ہونگے تیسرے یہ ہے کہ انگشتر الماس کا جب عکس کسی اشیا سے پڑیگا وہ بالکل نیست
و نابود ہو جائیگی چوتھے اگر کوئی دریا درمیان میں حائل ہو اور کوئی کشتی یا جہاز اسوقت نہ دستیاب ہو
اور ضرورت ہو تو لازم ہے صاحب لوح و انگشتر کو بلاخوف و خطر اس دریا میں اتر جائے پانی سے پاک
ہو جائیگا صاحب لوح و انگشتر کو غرق نکریگا بلکہ یہ معلوم ہوگا کہ جیسے زمین پر چلا جاتا ہوں اگر اسکو
آگ میں گرا دیگا تو آتش سوزان اسکو نہ جلائیگی جسم تو کیسا دیگر یہ ہے کہ ایک تار اسکے بال یا ریشہ کا جو اسکے جسم میں
ہوگا نہ جلے گا بلکہ جسکا وہ ہاتھ پکڑ کر داخل آتش سوزان ہوگا وہ بھی نہ جلیگا اور اگر صاحب انگشتر و لوح
پر کسی قسم کا سحر یا کوئی ہتھیار کارگر کیا جائیگا بالکل اثر نکریگا یہ خواص ہیں اس لوح و انگشتر کے پس صاحبقران
نے اس تحریر طلسم کو پڑھکر کہا کہ سیما سے بلند آواز نے عرض کیا کہ پشت کی طرف ملاحظہ فرمائیے
اور بھی کچھ تحریر ہے صاحبقران نے پشت کی طرف جو ملاحظہ فرمایا تو یہ تحریر پایا کہ طلسم کشا کو لازم ہے کہ
جب لوح زبرجد اور انگشتر الماس اور تیغہ سحر شکن کہ جس سے شمشکال جادو قتل ہوگا دستیاب ہو تو
دربند سوسن کی طرف برائے تلاش لوح جائے اور پتہ و نشان دربند سوسن کا بادشاہ طلسم سے
دریافت کرے کیونکہ وہ حالات طلسم سے بخوبی آگاہ ہے یہ تحریر دیکھکر پہلے صاحبقران نے اس
صندوق کو کھولا کہ جس میں مار سیاہ تھا اور اسم جانشین لوح پڑھکر اس مار سیاہ پر پھونکا اور اٹھا لیا تو
دیکھا کہ وہ مار سیاہ نہ تھا بلکہ ایک تلوار تھی کہ جو نیام سیاہ میں پنہاں تھی صاحبقران نے اسکے قبضہ پر ہاتھ
کر کے اب جو اسکو نیام سے کھینچا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک گئی سب کی آنکھوں میں چکا چوند سی آگئی اس
تلوار کو صاحبقران نے ملاحظہ فرما کر بہت تعریف فرمائی اور پسند فرمایا اسیوقت اسکو زیب کمر فرمایا اسکے بعد
بادشاہ طلسم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب دربند سوسن کا نشان مجکو بتائیے تاکہ میں جا کر لوح طلسم
حاصل کروں اور طلسم کو لوح حاصل کر کے فتح کروں تمہارے دشمنوں کو قتل کر کے تمہارا قبضہ ملک طلسم پر

کر دوں اور ان سب کاموں سے فراغت کرکے اپنے لشکر کی طرف جاؤں کیونکہ عرصہ ہوا کہ مجھکو لشکر کی
خبر نہیں پہونچی ہے کہ اہل لشکر کیسے ہیں اور بادشاہ اسلام کا مزاج کیسا ہے اور دیگر عزیزان تندرست و
خوشحال ہیں بادشاہ طلسم نے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ آگاہ ہوں اور سماعت فرمائیں کہ یہاں سے
طرف مشرق کے دس کوس پر ایک صحرا ہے اس صحرا میں ایک تالاب ہے اس تالاب میں ہزاروں مرغابیاں
پھری ہوئی ہیں اس تالاب سے سرحد پر سوسن شجر ہیں اور اس تالاب کے اندر ایک قبر ہے ایک ساحر کی
کہ اسکا نام آفتاب شعلہ پیکر جادو تھا بڑا ساحر زبردست تھا اُسنے اس صحرا میں آکر مقام کیا تھا اور
اسکو اپنا مقام سکونت مقرر کیا تھا اُسکے دماغ میں یہ بو سما گئی تھی کہ میں سب کا خالق ہوں میں نے سب کو
پیدا کیا ہے زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر ملک و عرش سب میری قدرت سے پیدا ہوئے ہیں میں ان
سب کا پیدا کرنیوالا ہوں پس اس حرامزادے نے اس صحرا میں آکر سحر سے ایک آسمان بنایا اور اس میں ایک چاند سورج
پیدا کیا کہ اسکی روشنی چوبیس کوس تک کام دیتی تھی اب اسکو یہ فکر ہوئی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ اس چاند سورج
کی روشنی تمام عالم کو اپنے نور سے روشن کرے اور یہ جو چاند سورج ہیں انکی روشنی گم ہو جائے پس اسکی اس
فکر سے کیا ہوتا ہے بھلا قدرت خدا میں کوئی دخل دے سکتا ہے وہ اس فکر میں مبتلا رہا اور تدبیر نہ ہو سکی چونکہ
اسکی قضا قریب آگئی تھی ملک الموت نے آکر اسکی روح کو قبض کیا اور واصل جہنم کیا آفتاب شعلہ پیکر کا
ایک شاگرد تھا کہ اسکا نام صرصر آتش خوار جادو تھا جب اسکو معلوم ہوا کہ استاد نے فلاں مقام پر قضا کی
پس وہ اپنے مقام سے وہاں آیا وہاں پہونچکر آفتاب شعلہ پیکر کو دفن کیا اور ایک گنبد اسکی قبر پر
بنایا اور سحر کیا کہ تالاب پیدا ہوا آٹھویں دن اسکی قبر پر میلا کرنا شروع کیا ہر طرف سے لوگ جمع
ہونے لگے بڑی شہرت ہوئی آفتاب شعلہ پیکر ایسا ساحر زبردست تھا کہ بعد مرنیکے بھی اسکے سحر کا
اثر باقی رہا کہ وہ آسمان و چاند و سورج اسی طور سے قائم رہے دوسرا یہ اثر تھا کہ جو کوئی میلے میں
آتا تھا اسکو ہر قسم کی راحت ملتی تھی اور قبر کے اندر سے دو ہاتھ پیدا ہوتے تھے کہ انمیں پھول ہوتے تھے
ایک ایک پھول سب کو بانٹتا تھا جو اس پھول کو سونگھتا تھا وہ بہت خوش ہوتا تھا اس ہفتہ بھر
دو چار روز ہوتا تھا خلاصہ یہ کہ اسی طرح سے ایک زمانہ گذرا ایک مدت گذر گئی بعد ازاں
کا ہوا جو کہ اس زمانہ میں بادشاہ طلسم تھے میری حکومت سے کئی سو برس پیشتر وہ حاکم طلسم تھے
انکے بعد میرے والد بزرگوار حاکم طلسم ہوئے انکے بعد میں ہوا ان کو بھی پچاس برس حکومت کی ابتدا

دو برس سے اسیر ہو گیا ہوں پس آنکو یہ فکر تھی کہ کوئی تدبیر ایسی کروں کہ دربند سوسن کے راستے کو
بند کر دوں باوجودیکہ بانیان طلسم نے لوح طلسم کو دربند سوسن میں رکھا ہے مگر اُسکا راستہ نہیں
بند کیا جسکا جی چاہے چلا جائے اور سوسن جادو کو قتل کرکے لوح کو حاصل کرے اگر طلسم کشا
آیا اور اُسنے لوح حاصل کر لی تو پھر طلسم کا فتح کرنا کتنی بڑی بات ہے پس ایسی کوئی تدبیر ہو کہ راہ دربند سوسن
کی مسدود ہو جائے کہ کوئی ادھر آنے نہ پائے ورنہ طلسم کشا کے اسیر ہو جائے بانیان طلسم نے بڑی غلطی کی
دو برس سے انکو ہر وقت اسی امر کی فکر رہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات اس طلسم میں نئی اپنی طرف سے
ایجاد کروں پس اتفاق سے جو انکا گذر اس جنگل میں ہوا تو انہوں نے یہ کارخانہ سحر کا دیکھا اور دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر آفتاب شعلہ پیکر جادو کا مقبرہ ہے اور اُسکا شاگرد یہاں رہتا ہے جب انکے
دریافت کیا کہ اُسکے شاگرد کا کیا نام ہے معلوم ہوا کہ صریح آتش خوار ہے جو شاگرد ہے کہا کہ صریح آتش خوار
کو بلا لاؤ میں اس سے کچھ دریافت کروں گا چنانچہ صریح آتش خوار جادو دادا جان کی خدمت میں آیا
آپ نے دریافت کیا کہ یہاں سے دربند سوسن کس قدر دور ہے معلوم ہوا کہ اسی مقام سے حد
دربند سوسن کی شروع ہے پس آپ خوش ہو گئے اسوقت طائر سحر کو روانہ کرکے سوسن جادو کو طلب
کیا اور کہا جب وہ آئی کہ اے سوسن جادو ہم نے تمکو اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ ہم تمہارے
دربند کا راستہ بند کر دیں چنانچہ پیشتر اُسکی یہ فکر کی ہے کہ صریح آتش خوار جو کہ یہاں کے مالک ہیں
اُنسے اور تجھسے دوستی کرا دیں تم اُنکی معین و مددگار رہو وہ تمہارے سوسن نے جو سنا پوچھا کہ
کون صریح آتش خوار وہ صریح آتش خوار تو نہیں کہ جو شاگرد ہیں آفتاب شعلہ پیکر کے دادا جان
نے کہا کہ ہاں وہی سوسن نے کہا کہ وہ تو میرے چچا زاد بھائی ہیں انکو کب انکار ہوگا میری یاری
سے اور مجکو کب انکار ہوگا اُنکی کمک سے چنانچہ اسی عرصہ میں صریح کو بھی دادا جان نے رام کر لیا
تھا وہ اس طور سے ہو گیا تھا کہ جیسے ادنے غلام ہوتا ہے اُسنے اقرار بھی کیا تھا جب دادا جان نے
اپنا منشا اُسپر ظاہر کیا تھا کہ میں ایسی تدبیر کروں گا کہ جو ادھر کو آئیگا اسیر ہو جائیگا خواہ طلسم کشا
ہو خواہ غیر طلسم کشا دادا جان نے قبول کر لیا تھا پس دادا جان نے صریح کو بھی ایک رکن طلسم قرار دیا
اور اُسکو شہیر طلسم کا خطاب عطا فرمایا باہم سوسن و صریح کی جب ملاقات ہوئی اور سامنا ہوا
صریح نے سوسن کو پہچانا اور سوسن نے صریح کو اور زیادہ تر صریح خوش ہوا اسیدن سے صریح نے

ہو جب خواہش دادا جان کی اس مقام پر چند فاقہ کی اور سحر کیا کہ ایک غبار سا بلند ہوا اور چند قائم ہو گئی
دربند سوسن کا صریح نے یہ طریقہ اسیدن سے مقرر کیا کہ دس رات ہوئی ایک جلسہ قائم کیا ناچ گانا
ہونے لگا تمام رات جلسہ آراستہ ہوا بوقت صبح وہ گانے والیاں اور اہل جلسہ سب مرغابیاں بنکر
تالاب میں شناوری کرنے لگیں اے صاحبقران طریقہ یہ ہے کہ جو کوئی ساحر ادھر سے بوقت شب گزرتا
ہے وہ جو جلسہ کو آراستہ اور صحرا میں چراغاں پاتا ہے اور گانے کی صدا سنتا ہے اسکو بھی اشتیاق ہوتا ہے
کہ یہ رات اسی جلسہ میں بسر کروں بس اس طرف کو روانہ ہوتا ہے جسقدر ادھر کی راہ طے کرتا ہے اسیقدر
مقام جلسہ دور ہوتا جاتا ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسی مقام پر جلسہ ہے بس وہ مسافر رات بھر اسی میں
سرگرداں رہتا ہے اور صبح ہونے لگی اور وہ مسافر قریب اسکے سرحد دربند سوسن پہونچا ایک تڑاقہ ہوا
اور ایک برق چمکی وہ جانے والا غائب ہوگیا پھر اسکا پتہ نہیں ملتا ہے اسی طور سے جب کوئی ادھر کو
جاتا ہے وہ اس حال سے آگاہ نہیں ہے ادھر اس غبار کے قریب پہونچا ہے کہ شعلہ پردہ کے حائل ہے
اور دکھائی نہیں دیتا ہے ایک تڑاقہ ہوا اور اس تالاب میں سے ایک مرغابی پر آواز دیکر بلند ہوئی
منزل اس کے لیے ادب کو کہ در اصل اجازت چلا آیا ہے اور آشفتہ ہو کر اسپر اپنا عکس ڈالا زمین
شق ہوئی وہ غرق زمین ہوگیا پھر مرغابی اس تالاب میں جاکر شناوری کرنے لگی یا صاحبقران یہی
بابت دربند سوسن ہے اور یہی پتہ سے نشان دربند سوسن کا مگر خرابی یہ ہے کہ کوئی ادھر جا نہیں سکتا
ہے جو جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا خواہ حضور رہوں خواہ کوئی دوسرا ہو جب تک صریح آتش خوار
جادو نہ قتل ہوگا اسوقت تک دربند سوسن کا راستہ نہ کھلے گا اسکا قتل ہونا محال ہے سبب اس
جلسہ میں کوئی جا ہی نہیں سکتا ہے تو پھر کیونکر اسکو قتل کیا جائے بڑی خرابی تو یہ ہے اسیدن سے
جسدن سے دادا جان نے سوسن جادو و صریح جادو کی باہم ملاقات کرائی ہے اور صریح
نے یہ طریقہ دربند سوسن کی راہ بند کرنے کا نکالا ہے اسیدن سے صریح و سوسن میں اسقدر ربط
کا نپاک بڑھا ہے کہ ایک روح اور دو قالب ہیں ایک دن سوسن صریح کے پاس آتی ہے
اور ایک دن صریح سوسن کے مکان پر جاتا ہے حالات طلسم سے سوسن صریح کو آگاہ
کرتی رہتی ہے یا صاحبقران یہ سلسلہ دربند سوسن کی راہ بند کرنے کا دادا جان کا ایجاد کیا
ہوا ہے ورنہ پہلے راستہ دربند سوسن کا مسدود نہ تھا بس یہ پتہ و نشان ہے دربند سوسن کا

جو کہ غلام نے عرض کیا جب اس تالاب کی حد سے گذر کے دربند سوسن میں پہنچ گئے کوہ سوسن پر
سوسن جادو کا باغ ہے وہ اسی میں ہمیشہ رہتی ہے بڑی ساحرہ ہے پرست ہے بادۂ گلرنگ و شہوت سے مست
ہے سال بھر کے بعد ایک مرتبہ طلسم میں آتی ہے ورنہ اور کبھی نہیں آتی ہے یا جب کوئی ضرورت ہو
اور طلب کرو تو آتی ہے یہ سب رکن طلسم ہیں سوسن جادو جسکا داشتہ جادو و اعظم جادو
اور اسی طرح سے اور کئی دربند ہیں انکے حاکم سب رکن طلسم ہیں یہ سب مجھ سے پھر گئے اور مجھکو
اسیر کر لیا سے لے ستون جادو سب میں عقیل تھا اسی کی رائے سے میں اسیر کیا گیا یہ سب نمک حرام
ہیں گئے اگر یہ نہ پھر جاتے اور مجھ سے تحفہ جات نہ لیکے لے جاتے تو میں کبھی نہ اسیر ہوتا دوسرے مجھکو
شراب میں بیہوشی ملا کر بیہوش کیا اور اسیر کر لیا یا صاحبقران نشتکال نے ان سب کو زر کثیر کے
دینے کا اقرار کیا تھا چنانچہ خزانہ طلسمی کھولکر ہر ایک کو مالا مال کر دیا ہر ایک کا گھر زر و جواہر جیبہ
اشرفی سے بھر دیا اور ہر ایک کو اپنے اپنے مقام کا حاکم کیا ایسا حاکم کہ جو خود سر ہو میرے وقت
میں اسقدر کسی کو اختیار نہ تھا اور ایسا کوئی صاحب قدرت نہ تھا جیسا کہ اب ہے ہر ایک اپنے وقت کا
اور اپنے مقام کا حاکم بنا ہوا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ بعد سال بھر کے سب کاغذات نشتکال کے پاس جاتے
ہیں وہ دستخط کر دیتا ہے اور کوئی اسکو ان مرحلہ جات سے تعلق نہیں ہے انھیں سب مالکان مرحلہ کو
اختیار ہے جیسا کہ آپنے ملاحظہ فرمایا کہ سے لے ستون جادو نے کسی امر کی خبر نشتکال جادو کو کی
خود ہی آپ سے مقابلہ کیا خود ہی بھاگ کر بالائے کوہ گیا وہاں جا کر آپ سے پھر لڑا آخر کو خواجہ کی
کوشش اور آپکے اقبال سے قتل ہوا اسی طور سے سب ہیں ہر ایک صاحب حکومت ہے صاحبقران نے
یہ سنکے فرمایا کہ سب کا اختیار و غیر اختیار معلوم ہو جائیگا میاں سے لے ستون نے کیا بنایا ہوتو کوئی
اور بنالے گا یہ کہکے بلند آواز سے عرض کیا کہ میں نے اس غرض سے یہ نہیں عرض کیا بلکہ
کل واقعات و حالات طلسم خدمت عالی میں عرض کیے اور خدمت والا میں پورے طور سے
دربند سوسن کا نشان عرض کرو یا اب جسکو چاہیے حکم فرمائیے وہ دربند سوسن کو جا کر فتح کرے
مگر میں نے دادا جان و بابا جان سے یہ سنا تھا کہ جب تک طلسم کشا خود نہ دربند سوسن کو فتح
کریگا اسوقت تک لوح طلسم نہ دستیاب ہوگی بس بڑی خرابی یہ ہے کہ راہ دربند تو بند ہے آپ
کیونکر تشریف لیجائیےگا صاحبقران نے فرمایا خدا کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیگا یہ فرماکر خواجہ عمرو

سے فرمایا کہ اے خواجہ اگر تم کوشش کروگے تو دربند سوسن کا راستہ کھلیگا اور صبح جادو مارا
جائیگا اور مصروہ مارا گیا اور دربند راستہ کھلا بس تمکو لازم ہے کہ کوشش کرکے جاؤ اور صبح آتش خوار
جادو کو قتل کرو تاکہ راہ دربند سوسن کی کھلے اور وہان کے حالات دریافت کرکے آکر مجھ سے
بیان کرو مین جاکر دربند سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرون اور برائے فتح طلسم روانہ ہوں
یہ کام سوائے تمہارے اور کسی سے نہوگا خواجہ نے یہ سنکے جواب دیا کہ واہ کیا خوب آپ نے
پاس مین ہی دیکھ رہون کہ خواہ مخواہ دیدہ ودانستہ جاکر اپنے کو مبتلائے عذاب کرون جبکہ آپ
یہ سن چکے ہین کہ جو کوئی ادھر جاتا ہے وہ اسیر ہو جاتا ہے پھر آپ مجھ سے ارشاد کرتے ہین کہ تم
جاکر وہان کے حالات دریافت کرکے آؤ اور مجھ سے بیان کرو خوش واہ کیا خوب اپنی بلا میرے
سر ڈالتے ہین خیال تو فرمائیے کہ اتنے بڑے ساحر زبردست موجود ہین انمین سے کسی کو روانہ
فرمائیے کہ وہ جاکر حالات دریافت کرین اور آکر بیان کرین مین بیچارہ اکس شمار وقطار مین ہون
ایک ادنے عیار غیر ساحر ہون ساحرون نے مجھسے کیا مجھکو آجتک ہو گیا ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہوگئے
جبکہ ساحرون کو اسطرف جاتے ہوئے تکلف ہے تو مین بیچارہ غیر ساحر کس شمار مین ہون مجھکو اپنی
جان دوبھر نہین ہے آپکو تو میرا مرنا چند وجوہ سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ آپکی بیبیان جو ہین
وہ ایسی خوبصورت وسلیقہ مند نہین ہین جیسی میری ہین بس آپ یہ چاہتے ہین کہ کسی نکسی حیلہ
سے اسکو قتل کرادین تاکہ جب یہ ہوگا تو مین انکے ساتھ عقد کرونگا میری موجودگی مین یہ ممکن
نہین ہے صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ اے خواجہ تمہارے بھی کیا بیہودہ خیالات ہین کیونکہ مین
تمہارا مرنا چاہونگا اسکا کوئی سبب بھی ہے یہ جو تم بیان کرتے ہو کہ بعد تمہارے تمہاری بیبیون کے ہمراہ
عقد کرون یہ خیال تمہارا بالکل غلط ومحض فضول ہے بھلا یہ کب مین گوارا کرونگا کہ تم مرو اور
مین انکے ہمراہ عیش وعشرت کرون میری زندگی کی حلاوت اور مزہ تمہین سے ہے مین تمکو اپنی
جان وروح خیال کرتا ہون اونسی یہ ہی ایک بات ہے کہ آپکو جو نیچہ اٹھا لیگیا تھا اسوقت سے
مین بیچین تھا اسقلینوس موجود ہین انسے دریافت کرلو کہ کئی مرتبہ جب سے اور آجتک مین نے
تدبیر کیا ہے کہ تمہاری تلاش مین نکلون حکیم اسقلینوس مانع آئے اور زائچہ کرکے مجھ سے کہا تھا
کہ آپ پریشان ہون پرسون تک خواجہ ضرور آئنگے اگر نہ آئین تو میرا علم غلط ہے مگر مجھکو اسپر بھی یقین

توجہ رکھی ہوئی ہی تبسے خاص امر یہ ہی کہ مین تو محنت کرون اور مشقت اور اپنی جان پر بلائین اور
جب موقع کچھ وصول کا ہو تو آپ انکو پہلے لیجیے اور پھر دو تی فرمائیے اور یہ فرمائیے کہ تمکو کیونکر ملے یہ مال
غازیون کا ہی اسوقت مین غازی کوشش نہین کرتے ہین وہ غازی کہان ہین کہ جنکا مال ہوجاتا
ہی صاحبقران نے یہ تقریر سنکے فرمایا کہ ای خواجہ تم کیسے میرے دوست و رفیق ہوا ور کیسا تم نے
کو بہادری کی کہتے ہو مجکو تم سے یہ امید نہین تھی کہ مین تمسے کسی امر کو کہون اور تم انکار کرو بلکہ اس سے زیادہ
امید تھی اور اکثر تمنے ایسا ہی کیا کہ میرے لیے تمنے اپنی جان کو جان نہ خیال کیا اور تمنے کوشش کی
میرے اوپر کیا انحصار ہی میری اولاد کی کمک کی وقت سخت مین میرے سردارون کی کمک کی
انکو اکثر بلاؤن سے رہا کیا بدون میری خواہش کے اور جس امر مین مین تمسے خود خواہش کرون تم
انکار کرو واقعی مجکو تم سے ایسی امید نہ تھی بلکہ یہ امید تھی کہ جہان میرا پسینہ گریگا تم اپنا خون گرا دوگے
نہ یہ کہ مین تمسے ایک امر کو کہون جسمین تمہارا کچھ نقصان نہو اُس سے تم انکار کرو خواجہ نے جواب دیا
کہ بیشک درست ارشاد ہوا آپکو ایسی ہی امید تھی مگر اب آپ اُس امید کو قطع فرمائیے بلکہ یہ امید
رکھیے کہ مجھ سے بڑھکر کوئی آپکا دشمن نہوگا بس اب مجھ سے یہ کبھی نہوگا الا کہ آپ مجکو تانبے مین کسب
ایسے امور کا خیال کرتا ہون یہ باتین کسی احمق کے ساتھ فرمائیے جو کہ بالکل عقل سے بہرہ رکھتا ہو
مین ایسی باتون مین آنے والا نہین ہون کل ہی کا ذکر ہی بلکہ ابھی کا کہ میرا تو نقصان ہوا کہ پرایا اکہ
زمرد کا میرے پاس سے جاتا رہا مجکو اُسکی قیمت دینا پڑیگی مین نے جو یہان قدم رکھا تو آپ نے
فرمایا کہ یہ نقرہ ہی نہ آکر گیا ہوگا نہ کچھ تمہارے پاس اکر آیا کہان سے جب آپ ہر امر کو میرے شقوں
اور مکاری خیال کرتے ہین تو اس امر کو بھی مکاری و عیاری خیال فرمائیے کہ مین جو آپکو اپنا بھائی
کہتا تھا اسمین بھی کوئی نہ کوئی مکاری و عیاری کا پہلو رکھتا ہونگا یہ تو بیجا ارشاد ہوا کہ وہان
جانے مین کوئی نقصان نہین ہی آپکے نزدیک نقصان نہین ہی میرے نزدیک تو بہت بڑا
نقصان ہی وہ یہ نقصان ہی کہ مین یہان ہونگا تو دو چار پیسون کی فکر کرونگا اپنے اہل و عیال
کے لیے اگر مین وہان جاؤنگا تو انکے لیے کون فکر کریگا کسی سے قرض لونگا کسی کو کچھ بہانہ کرکے
اپنے قرضدارون مین ٹالونگا جسکا آکے تھا اُسکو کچھ اطمینان دلاؤنگا ایسا ہو کہ وہ مجھپر خیانت کا
دعوی کرکے زمانہ بھرا ہی میرے لیے کوئی بے عزتی اور بے آبروئی کا سامنا ہو اور سب بہانے نہین

میں جعلساز دغا باز مشہور ہو جاؤں یہ جو میرا اسوقت سبکو اعتبار ہے اسمین فرق آجائے اور میرا کام
بگڑ جائیگا یہ جو میں چار پیسے پیدا کر لیتا ہوں اسمین بھی بٹا لگے ہو کہ ہوں اگر آپ ایسا ہی پریشان کیجیے گا تو میں
یہاں سے طرف خانہ کعبہ کے چلا جاؤنگا وہاں بیٹھکر عبادت خدا کرونگا اپنے سب اہل وعیال کو بھی
لیجاؤنگا بلا مشقت اور بلا خدمت میری بسر اوقات ہو جائیگی اور میرا قرضہ بھی ادا ہو جائیگا
صاحبقران نے فرمایا کہ زیادہ باتیں نہ بناؤ چلے جاؤ ان باتوں سے کیا حاصل خواجہ نے کہا کہ آپ
مذاق تصور کرتے ہیں میں واقعی عرض کرتا ہوں کہ میں در شہر سوسن کی طرف جاکر اپنی جان نثار کرونگا
جبکہ آپ اس طلسم کے فاتح ہیں تو پھر میری کیا ضرورت ہے کہ میں جاؤں آپ خود کیوں نہ تشریف لیجا
لیجائیے حالات تو اسکے بادشاہ کی زبانی معلوم ہو چکے ہیں اور کیا حالات ہیں جو کہ نہیں معلوم
ہوئے ہیں جنکے دریافت کی ضرورت ہے آپ تشریف لیجائیے آپکے پاس وہ اشیا موجود ہیں کہ جنکے
سبب سے آپ پر سحر اثر نکریگا اگر کسی ساحر کا بھی سامنا ہوگا وہ سحر بھی کریگا تو آپ اسم اعظم
پڑھکر دفع فرمائیے گا اسکو قتل فرمائیے گا میں بیچارہ کیونکر سحر ساحری سے بچونگا اور کس طور سے
اپنے کو بچاؤنگا نہ کوئی ایسی شئے میرے پاس ہے کہ جسکے سبب سے میرے اوپر سحر نہ اثر کرے نہ کوئی میں ایسا
اسم یاد رکھتا ہوں کہ جسکے سبب سے ساحر کے سحر کو دفع کرونگا بس میرے نزدیک تو بہتر یہ
ہے کہ آپ خود تشریف لیجائیں اور بندہ تو خانہ کعبہ کو جاتا ہے کیونکہ اب مجھکو خیال آیا کہ ان قرضداروں
کے سبب سے میری جان نہ بچیگی یہ سب میری آبرو لے لینگے خصوصاً جسکا اکہ مجھسے گم ہو گیا ہے وہ
تو ضرور ضرور بے عزت کریگا آبرو گئی ہوئی ہاتھ نہیں آتی ہے جب میں یہاں نہونگا تو میرا کوئی
کیا بنا لیگا اپنے سر کو پیٹ پیٹکر رہ جائیگا اگر میں بے ایمان اور جعلساز بھی مشہور ہونگا تو مجھکو
پروا کی بات نہیں ہے کیونکہ پھر مجھکو کوئی ایسی ضرورت نہوگی کہ ان لوگوں سے مطلب رکھوں
اور چار پیسے پیدا کرنیکی فکر کروں رہا میرا ناموس وہ قلعۂ قوالامان میں ہے خانہ کعبہ میں
پہونچکر اسکو بھی طلب کر لونگا آپکی خبر اکثر پرچہ اخبار سے یا جو کوئی اودہر سے ادہر آئیگا
اسسے جب وہ واپس آئیگا آپکی خیریت ذرایع سے آگاہی ہو جائیگی میں ان سب خرابیوں سے
بچتا ہوں صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ ہرگز نہوگا میں تمکو جانے نہ دونگا بالکل واقعی
تمسا کون شفیق و رفیق ہوگا اور کون ایسی محنت و مشقت کریگا اور ایسی جان فشانی

کریگا کہ ساحروں سے مقابلہ اسطور سے کریگا کہ اپنی جان پر کھیل کر عیاری کریگا بھائی کو وہی دوست
اور رفیق ہو کہ جو وقت مشکل میں کام آئے اور سختی کے وقت ساتھ دے وہ دوست و رفیق
نہیں ہے کہ جو وقت مصیبت اور تکلیف کے ساتھ نہ دے اور نکل جائے اے خواجہ تم ایسے وقت
میں ساتھ نہ چھوڑو اور رفاقت ترک نکرو یہاں سوا اسکے خدا کے ہمارا کون ہے یہ وقت ان باتوں کا
نہیں ہے ان گذشتہ باتوں کو نہ یاد کرو اب جو میں کہتا ہوں اسپر عمل کرو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
ہرگز ہرگز نہوگا میں خانہ کعبہ ضرور جاؤنگا ادہر حکیم اسقلینوس و حکیم شیا طین و بادشاہ
سیماب بلند آواز نے ایک ایک پرچہ لکھکر صاحبقران کو دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ہمنے
جو اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا ہے کہ یہ دربند خواجہ سلامت کی کوشش اور
سعی سے فتح ہوگا اور لوح طلسم دستیاب ہوگی جہانتک ممکن ہو خواجہ سلامت کو روکیے اور
جانے نہ دیجیے اگر خواجہ سلامت کے علاوہ جو کوئی جائیگا اسیر ہو جائیگا اور جبتک شیخ آتشخوار نہ
مارا نہ جائیگا اسوقت تک راستہ دربند کا نہ کھلیگا اگر کسی طریقہ سے لوح بھی دستیاب ہوگی تو
دربند کیونکر فتح ہوگا کیونکہ دربند کا راستہ تو شیخ آتش خوار بند کیے ہوئے ہے اور راستہ اور طلسم
سے کوئی تعلق نہیں ہے جو لوح طلسم آپکے فتح کرنیکی ہدایت کرے گی جب راستہ ہی نہ کھلا تو کیونکر دربند
میں جانا گیا اور لوح کا دستیاب ہونا بہت دشوار ہے اور شیخ کے قاتل خواجہ سلامت ہیں لہذا انکا
اسطرف کو جانا بہت نامناسب ہے آئندہ آپکو اختیار ہے ہمکو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر طلسم کشا بھی اسطرف
کو بدون راستہ کھلے جائیگا تو اسیر ہو جائیگا لہذا پہلے اس امر کی کوشش کرنا چاہیے کہ خواجہ سلامت جاکر
شیخ آتش خوار کو قتل کرکے راستہ دربند کا کھولیں اور لوح کے دستیاب ہونیکی فکر کریں یہ
پرچہ صاحبقران نے دیکھا مضمون دیکھا اور آگاہ ہوئے اب خواجہ سے کہنے لگے کہ اے خواجہ تم
جاکر حالات دربند دریافت کرو اور آکر بیان کرو اے خواجہ اس امر کا خیال کرو کہ اگر تم کوشش
نکروگے تو یہ طلسم فتح نہوگا یہ طلسم اسی طور سے باقی رہیگا اور کافروں سے آباد رہیگا تمھاری
کوشش سے اسقدر لوگ مسلمان ہونگے حق حقدار کو پہونچیگا سیماب بلند آواز سے حق
ہوا جاتا ہے تمکو حرامزادوں نے آپکا طلسم چھین لیا ہے اور بہت سے کلمے اسی طور کے خواجہ سے
کہے مگر خواجہ نے ان سب کلمات کو سنکر صاحبقران کو جواب دیا کہ میں ان باتوں کو ہرگز ہرگز نہ مانونگا

اور نہ قبول کرونگا مین وہان جاکر اپنی جان دیدونگا کہ وہان جاکر اپنے کو مبتلاے عذاب کرون
آپ خود کیون نہین تشریف لیجاتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تم بادشاہ سے سن چکے ہو کہ اگر اس
ورنہ بند کی طرف آپ بھی جائیےگا تو اسیر ہو جائیےگا باوجودیکہ مالک اسم اعظم ہین آپ بھی اسیر ہو جائیگا
جب تک راستہ نہ کھلے اور صبح آتش خوار نہ مارا جائے اور اسکا قتل ہونا تمہاری ذات پر منحصر ہے
اور صبح کے تمہین قاتل ہو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین ایسے فقرون مین نہ آؤنگا مین بیچارہ کیا
ساحر کو قتل کرونگا مین عیاری کیا جانون آپ ہی لوگون نے مجھکو یہ کہکر کہ تم عیار ہو ساحرون کا خیال
بدل دیا اور سب ساحر میرے دشمن ہو گئے ہین جدہر مین جاتا ہون سب میری تلاش کرتے ہین
انکے خوف سے مارا مارا پھرتا ہون صورت بدلے ہوے زمین و آسمان میرا دشمن ہے ہر کس و ناکس کو
میری تلاش ہے ذرہ ذرہ میرا دشمن جانی ہے کسی طرف اگر بھیس بدلے سے نکل گیا یہی سنا کہ اگر خواجہ
عیار ملجائے تو اسکی بوٹیان کاٹ کر کباب لگائین اور رکھائین ساحرون نے سحر کے پنجے منتظر کردیے
ہین میری تصویر انکے حوالے کی ہے کہ جہان اس شکل کا انسان دیکھو اسکو پکڑ لاؤ جیسا کہ ابھی کل ہی کا
ذکر ہے کہ مین بھیس بدلے سے اصلی صورت پر آپکے ہمراہ تھا کہ پنجہ اُٹھا لے گیا وہ تو خدا انکا بھلا کرے
کہ جہان سے بلند آواز وہان پہونچ گئے اس قطامہ کو قتل کرکے مجھکو رہا کیا ورنہ مین قتل ہو جاتا
استخوان تک کا بھی پتہ و نشان نہ باقی رہتا کسی کو معلوم بھی نہوتا اسی خوف سے رات کو سونا
حرام ہو گیا ہے ایک مقام پر رہتا نہین نہ اصلی صورت پہ پھرتا ہون کہ زمین و آسمان دشمن ہین
یہ سب افراسیاب کے سبب سے ہے صرف آپکی ذات سے ہے کہ آپ لوگون نے یہ مشہور کردیا ہے کہ خواجہ
عیاری خوب کرتے ہین انہون نے عیاری کرکے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا مجھکو بیکار لوگون
نے بدنام کیا ہے مین بیچارہ کیا جانون کبھی مین نے کسی جانور کو تو مارا نہین ساحر کا قتل کرنا کیا
سہل امر ہے جبکہ نہ مین کوئی ایسی شی رکھتا ہون کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہ کرے نہ کوئی ایسی دعا یاد
ہو کہ جو دافع سحر ہو بس بیکار بدنام کیا ہے میرے حق مین یہی بہتر ہے کہ مین خانہ کعبہ چلا جاؤن
کیونکہ وہ جاے امن ہے نہ وہان کسی کا سحر اثر کریگا نہ کوئی ساحر جا سکتا ہے کیونکہ وہ خدا کا گھر ہے
مجھکو تو یہ لازم ہے کہ مین اپنی جان بچاکر کسی گوشہ مین مخفی ہو کر بیٹھ رہون کیونکہ زمانہ بھر دشمن ہے
ساحرون پر منحصر نہین ہے غیر ساحر بھی جان کے دشمن ہین خواجہ سے یہ جو کہا امیر نے فرمایا کہ اے

خواجہ یہ تو کسے ممکن نہیں ہے کہ تم حمزہ کو چھوڑ کر چلے جاؤ جب تک تمہارے دم میں دم ہے تم
حمزہ کے قدم نہ چھوڑو گے یہاں سے جا کے تھوڑی دور جا کر دل نہ مانے گا پھر واپس آؤ گے
اس سے کیا حاصل اس وقت روپیہ بھی ملتا ہے پھر روپیہ لو اور جا کر ورندہ سوسن کی خبر لاؤ کہ حمزہ
کی محبت اور روپیہ کی الفت ایک نہ ایک دن تمہاری جان لے گی بڑی سختی سے سامنا ہو جائیگا
جو کچھ ہو مجھ سے تو یہ نہ ہوگا کہ حمزہ کو چھوڑ دوں اور خانہ کعبہ میں جا کر بیٹھ رہوں لہذا چلو ورندہ سوسن
کی خبر لاؤ یہ امر ضرور ہوگا کوئی نہ کوئی ساحر ایک نہ ایک دن تمکو قتل کر ڈالے گا حمزہ کو بھی نہ ہوگی
پھر بیہودہ پھول جو بیچ چڑھے اگر حمزہ کی دوستی اور راہ خدا میں جان جائے تو کچھ پروا نہیں ہوا ہے
شہادت حاصل ہوگا گو یہ حمزہ کا فقرہ ہے یہ بھلا کیا کسی کو دیگا یہ لوگ عرب میں الٹے ایسا
پیسہ ملنا محال ہے مگر خیر جاؤ تو سہی شاید کچھ نا ہو میں آگر یہ بیچ سے یہ دل سے باتیں کرتے ہوئے چلا اور
کچھ بڑبڑاتے ہوئے کہ نہ معلوم کیسی الفت میرے دل میں ہو گئی ہے کہ کسی طور سے جانے کو جی نہیں
چاہتا اگر نہیں جاتا ہوں تو جان کا خوف ہے ہر وقت سولی پر جان رہتی ہے اگر جاتا ہوں تو
دل گوارا نہیں کرتا ہے کہ ایسی حالت میں چھوڑ کر جاؤں جب انشاء اللہ میں جان سے امیر ہوں تو وہ قتل ہے
کہ نہ پائی گے اور چین نہ پائی کے اندر چین پایا کہ کبھو بیچ مصرع نہ تاب وصل و رسم الفت چھائی
یہ کہتے ہوئے ایوان میں آئے صاحبقران نے فرمایا کہ کیوں خواجہ خانہ کعبہ ہو آئے سب
وہاں خیریت ہے اہل کعبہ سب خیریت سے ہیں تم تو کہکر گئے تھے کہ اب میں جا کر واپس نہ آؤنگا
عبادت خدا کرونگا پھر کیوں چلے آئے آپ نے سمجھا کر کہا کہ کیا بیان کروں تمہاری محبت کا میر
ملاقی نہ جانے دیا دل نے گوارا نہ کیا یہ خیال آیا کہ اتنی عمر تو تمہارے ساتھ بسر کی اب کیا گوارا کروں کہ
ایسے وقت میں چھوڑ کر تمہارا قول یاد آیا اے حمزہ تمہاری الفت ضرور میری جان لیگی بڑی سختی
کا ضرور سامنا ہوگا کسی ساحر کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا خیر جو کچھ ہو یہ کہکر وہ رقعہ اٹھا لیا اور
کہا کہ کیوں حمزہ یہ رقعہ کسنے خوشی سے تحریر کرکے ڈالدیا ہے ضرور روپیہ دوگے جو کوئی
ورندہ سوسن کی خبر لائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اس پر کیا منحصر ہے اگر صرصر کو قتل کریگا
تو میں ہزار روپیہ اور دونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا پھر جا کر خبر لاتے ہیں مگر اسکا اقرار تمہیں
کرنا ہے کہ صرصر کو قتل کرینگے ایک کام کرو پچیس ہزار روپیہ نقد مجکو دینگا وہ تمنے سنا ہوگا

کہ مدت درنوش دل آزار کار بنتی اگر صرصر کو قتل کرونگا تو سب روپیہ میرا ہوگا ورنہ جو کچھ صرف ہوگا
اُسکا حساب دونگا باقی روپیہ تمہارا انکو واپس دونگا اگر قتل نکرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ
خدا نخواستہ واپس آئینگے میری محبت کی وجہ سے نہین واپس آئے اور احسان میرے اوپر جتانے لگے خیر یہ
اُسوقت ملیگا جب خبر آئیگی اور صرصر کا سر آئیگا قبل مین نہ ملیگا خواجہ نے جواب دیا کہ اس امر کو کوئی
گوارا نکریگا یہ اچھا ہوتا کہ کوئی اور یہ روپیہ اٹھا لیتا اور دو ہزار روپیہ بھی لیتا اور کام کسی سے نہوتا
مین نے پھر کیا کہ روپیہ اٹھا لیا مین نے اس خیال سے اٹھا لیا کہ کوئی غیر کیون لے جبکہ حمزہ دیتا ہے
مین خود ہی کیون نہ لون میرا ہی قرضہ ادا ہو جائیگا حمزہ کی بدولت مگر ایک شرط سے مین جاتا
ہون کہ روپیہ مجکو منگا دو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تو فرمایا تھا کہ میرے اوپر اسکا کوئی احسان تو
نہوگا آپ روپیہ کے لالچ سے جاتے ہین مین آپکے بار احسان سے بری ہون ہان اگر آپ پہلے میرے
کہنے سے جاتے تو میرے اوپر احسان ہوتا اور میری الفت کا سبب ہوتا اور میرے کہنے سے جاتے
اب آپ روپیہ کی الفت سے جاتے ہین پر تو آپ نے فرمایا کہ روپیہ نقد منگا دیجیے اگر میرا کام نہو تو
مین اس سے روپیہ لون خواجہ نے جواب دیا کہ بس بس ایسی باتین نہ بنایئے روپیہ منگا دیجیے یہ بھی
نہ لونگا یہ سمجھ صرف ہوتا ہے اب مجکو جلدی کا ہے یہ باتین ہو چکین خواہ مین روپیہ کی محبت سے جاتا ہون
خواہ آپکی الفت سے دبتو جاتا ہون جان پر کھیل کر ای حمزہ اگر خدا نخواستہ کوئی خبر بد سننا تو مجکو
فاتحہ سے نہ فراموش فرمانا اتنا تو یہ الفت جان سے گی صاحبقران نے فرمایا یہ تو ہوگا میری
بات کا جواب تو دیجیے خواجہ نے کہا کہ افسوس آپکو اپنی پڑی ہے اور مجکو اپنی مین یہ چاہتا ہون
کہ مین یہان سے جلد جاؤن ایسا نہو کہ بیستون کے مرنے کی خبر پھیل جائے اور دوسرا شخص
حاکم شہر وسپت اپنا کرلین تو پھر بڑی مشکل ہو مین یہ کہے دیتا ہون کہ اگر آپکا کام نہوگا وجسقدر
روپیہ اس کام مین صرف ہوگا علاوہ اس دس ہزار روپیہ بیس ہزار روپیہ کے دینا ہوگا کیونکہ یہ تو
آپ ان دونون کامون کی اجرت دیتے ہین مصارف سے کیا غرض صاحبقران نے فرمایا کہ
اسمین مصارف کیا ہوگا نہ کچھ ہوگا نہ کچھ خواجہ نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب آپکے نزدیک تو بہت کچھ مصارف
ہوگا رشوت دینا ہوگی لوگون کو ملک الموت کو الگ دینا ہوگا کہ وہ بے وقت آکر روح کو اسکی
قبض کرینگے علاوہ اسکے عیاری مین صرف ہوگا لے لیس لے لیس آپکا کام ہوچکا یہ کسکو غرض ہو کہ

محنت بھی کیجئے اور اپنے پاس سے صرف کیجئے اگر کام ہو تو ایک پیسہ صرف کیجئے اور دمڑی پایئے آپنے
تو یہ کہا کہ جتنے اجرت صرف کرنے کے کام لیا اور لینے والا نقصان میں رہے ایسی کچی گولیاں نہیں کھیلی
ہیں جناب میں بچہ نہیں کہ کہلاتا ہوں آپنے سُنا ہوگا چھ پیسہ ہاتھ پر رکھدیتا ہی جو ایسا نہیں کرتا اُسکا بچہ
نہیں کہلاتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ آپ اور روپیہ مجھ سے طلب کرتے ہیں میں
اس سے ایک خرمہرہ زیادہ نہ دونگا چاہے آپ جائیں یا نہ جائیں خواجہ نے کہا کہ کچھ خوب ممکن ہی
ایسا جانا یہ کہکر اور تیوری چڑھا کر بیٹھ گئے صاحبقران خاموش ہو رہے جب یہ رنگ بادشاہ یا سپہ سالار و
واسفلینوس وغیرہ نے دیکھا تو سب نے کہا کہ یا صاحبقران ہم خواجہ کی ضمانت کرتے ہیں آپ انکو
روپیہ مرحمت فرمائیے اگر یہ آپکا حسب دلخواہ کام نہ کرینگے تو ہم آپکا روپیہ دینگے صاحبقران نے
فرمایا کہ بہت بہتر انکو پچیس ہزار روپیہ منگا دیجیے اور خواجہ سے ان لوگوں نے کہا کہ پچیس ہزار تو
صاحبقران نے آپکو مرحمت کیا ہی اور پچیس ہزار روپیہ ہم سب ملکر آپ کو اس غرض سے
دیتے ہیں کہ جو کچھ وہاں صرف ہو آپ صرف کریں خواجہ نے خوش ہو کر جواب دیا کہ خدا آپ لوگوں کو
سلامت رکھے کہ آپنے میری ضمانت بھی کی اور مصارف کے لیے روپیہ بھی دیا ایک یہ صاحبقران
ہیں کہ جنکے ہمراہ میں نے اپنی عمر گنوائی جان کو جان نہ سمجھا اسپر یہ حال ہی کہ اعتبار نہیں ہی جب
آپنے ضمانت کا اقرار کیا اُسوقت روپیہ منگانے کا حکم دیا بھلا انکا کوئی کیا کام کرے انکی تو وہ حالت ہی
کہ دمڑی صرف نہو کام ہو جائے بقول کسے چمڑی جائے دمڑی نہ جائے یا یہ کہ بموجب شعر گر جان طلبی
دریغ نیست ٭ گر زر طلبی سخن درین است ٭ کسی کی جان مفت کی نہیں ہی کہ کچھ فائدہ نہ کچھ
نفع اپنی جان رائیگان کرے سواے زبانی تعریف کے خیر آمدم بر سر مطلب لیے آپ لوگ بھی روپیہ
منگائیے اور مجھکو بھی تاکہ میں جاؤں اب عرصہ کرنے کا وقت نہیں ہی یہ جو خواجہ نے کہا سب نے اسیوقت
ساٹھ ہزار روپیہ منگا دیا خواجہ نے سب نذر زنبیل کیا اور اپنی صورت ایک ساحر کی صورت کی بنائی
صاحبقران کو سلام کیا اور کہا کہ خدا حافظ و ناصر مجکو یقین ہی کہ آپکی محبت مجکو ہلاک کرے گی اور سب
کبھی [illegible] صاحبقران نے فرمایا کہ خداوند کریم تمکو بامراد لائے کہا آپکے اقبال اور افضال خدا سے امید
تو ہی کہ بامراد آؤں یہ کہہ کر خواجہ عمرو صاحبقران اور دیگر اہل دربار سے ملکر قدم صاحبقران
کے [illegible] کو بوسہ دیکر اور سب سے یہ کہکر کہ میرے حق میں دعاے خیر فرمائیےگا وہاں سے چلے [illegible]

دربارگاہ پہونچے تھم گئے اور پلٹ کر صاحبقران کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ اے صاحبقران یہ خدا نخواستہ
مین تو خانہ کعبہ جاتا ہون بھلا کیا مین دیوانہ ہون جو اپنی جان دینے کو جاؤنگا اس روپیہ سے مین اپنا
قرضہ ادا کرونگا کچھ آگے والے کو دونگا تاکہ اس سے سرخرو ہون باقی روپیہ سے تجارت کرونگا یہ بھی ایک
مکاری کی تھی مین نے خیال کیا کہ یہ روپیہ مفت جاتا ہے حمزہ سے فقرہ کرینگے تو اگر مجکو جانا ہوتا تو مین پہلے
ہی کیون انکار کرتا جانے کو اقرار کیون نکرتا تاکہ میرا نقصان نہ ہوتا اور احسان ہوتا اب روپیہ کا نام سنکے
اقرار کرتا اس غرض سے کہ لالچی مشہور ہون کیون کیسا دھوکا دیا ہے اب تو میرے قدمون مین آگئے
لے اب مین تو جاتا ہون کعبہ کو تم جاؤ اور تمھارا کام صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ میرا کیا نقصان ہوا
اگر نقصان ہوا تو ان سب لوگون کا مین اپنا روپیہ الٹا لیلونگا یہ لوگ تمکو مکار و حیلہ ساز کہینگے
بیان کیا جائیگا تمکو اختیار ہے چاہے کعبہ کو جاؤ چاہے اور کسی طرف جاؤ مگر یہ امر ضرور ہے کہ ایسی حالت
سے جو جاؤگے بے ایمانی کر کے تو حج قبول نہوگا نہ کوئی عبادت لائق قبول ہوگی سب بیکار ہوگا خواجہ
نے کہا کہ مجکو اس سے کیا غرض خواہ کسی کا ہو مجکو روپیہ ملنے سے مطلب تھا مین اسی فکر مین تھا کہ
کسی نہ کسی زبردستی سے روپیہ ملجائے تو مین کوئی صورت بسر اوقات کی کرلون اسکی آمدنی سے اپنا وقت
آرام سے بسر کرون اور قرضہ بھی ادا کرون پیسے خدا نے یون دلادیا اب جا کے حج و زیارت و عبادت
قبول ہوجائے تو خیر نہو تو [illegible] ہو جیسے [illegible] یہان تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا
جانے + اگر میرے پاس روپیہ ہوگا تو پھر ان فرشتون کو بھی رشوت دونگا کہ جو اعمال نیک و بد
کو تحریر کرتے ہین جتنا اپنا [illegible] روپیہ دونون جہان کا مشکل کشا ہے بس رشوت وغیرہ دیکر جس قدر
نیکیان ہین وہ اپنے نامہ اعمال مین تحریر کرالونگا برائیان نکلوا ڈالونگا اگر روپیہ نہوگا تو یہ امر
کیونکر ہوگا یہان بھی انکی بدولت سے بسر ہوگی وہان بھی اور خدانخواستہ مین وہان جانے کیون لگا کہ
مجکو وہان کی فکر ہو یہ اور [illegible] کے لیے ہے کہ اگر کسی فرشتہ کی غلطی سے مین وہان چلا گیا اگر
مفلس ہونگا تو کوئی قدر نکریگا جو فرشتہ دیکھیگا اپنے پاس نہ ٹھہرنے دیگا کہ یہ مفلس ہے اس سے
کیا وصول ہوگا اگر غنی ہونگا ہر ایک آنکھون پر بٹھائیگا اور قدر کریگا کہ اسکی ذات سے نفع ہوگا پھر
ملک الموت کو دونگا کہ وہ تشفی نکرینگے صاحبقران یہ سنکے مسکرائے اور فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ یہ کیا کہتے ہو خواجہ وہان رشوت وغیرہ کا کیا کام ہے کیا یہ بھی کوئی دنیا کا سا معاملہ ہے

اگر کسی کو رشوت دی اور کسی کو کچھ لالچ کہیں روپیہ صرف کیا اپنا کام نکال لیا یہ کلمہ زبان پر نہ لائیے یہ
قول کفر ہوتا ہی خواجہ نے کہا معاف فرمائیے بدون روپیہ کے کہیں کام نہیں چلتا ہی روپیہ
عجب شی ہی اسکی ہر ایک کو خواہش ہوتی ہی کیا فرشتے کیا بشر سب کو اسکا لالچ ہوتا ہی آپ اپنی بادشاہت
کو اپنے پاس رہنے دیجیے مفلس کی ہر جگہ مٹی خراب ہی کبھی کوئی عزت نہیں کرتا ہی مفلس ہر مقام پر
ذلیل و خوار ہوتا ہی اچھا آپکو کیا اگر کافر کہتا ہوں تو میں اپنی زبان سے کہتا
ہوں اسکی سزا یا جزا ملیگی تو مجھکو ملیگی آپکو کیا آپ ایسے کلمے نہ فرمائیے مگر میں یہ کہے دیتا ہوں کہ
اس بخیل پنے میں آپکی ایسی مٹی خراب ہوگی کہ دیکھیے گا کوئی فرشتہ جو روادار ہوا اپنے پاس آنے
دینے کا ہم یہاں بھی چین کرینگے اور وہاں بھی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمیں اور ادھر آئیے اور جو کچھ روپیہ
آپنے لیا ہی وہ عنایت فرمائیے پھر آپکا جدھر جی چاہے چلے جائیے کوئی آپکو منع نکریگا پہلے یہ
ہوا کہ ملک الموت کو رشوت دونگا تاکہ وہ بے وقت آکر روح قبض کرین جب روپیہ لگیا تو اب
یہ فقرہ ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ بھلا اب روپیہ واپس بھی مل سکتا ہی لیے میں جاتا ہوں خدا حافظ
صاحبقران نے فرمایا کہ خدا حافظ واحافظ میں نہیں جانتا ہوں لیے ادھر آئیے روپیہ دیجیے ہاتھ
اور مجھکو میں بدون روپیہ لیے ہوئے جانے نہ دونگا خواجہ نے کہا کہ اب ملا ہاتھ آنا دشوار ہی
روپیہ آپنے دیا کسکو ہی میں آپکو کیا جانون یہ کہکر چلنے کا قصد کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لینا جانے
نہ دینا اس ناعیار کو روپیہ اس سے چھین لو اچھا فقرہ دیا یہ جو حکم صاحبقران نے دیا خدمتگار
وغیرہ دوڑے خواجہ نے جو انکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا جست کی اور کہا کہ او حمزہ تم
بیکار افسوس کرتے ہو اس روپیہ سے ہاتھ دھو اب اسکا ملنا دشوار ہی یہ کہکر باہر بارگاہ کے
چلے گئے وہ جو خدمتگار دوڑے تھے الٹے صاحبقران نے فرمایا کہ چلے آؤ اب انکا ہاتھ آنا دشوار ہی وہ لوگ
واپس آئے خواجہ نے باہر آکر بارگاہ کے ایک طرف کا راستہ لیا اور لشکر سے نکلکر پاسے شمالی مارے ہوئے چلے
جدھر کا پتہ سیما سے ملتا تھا اور نے دیا تھا اسطرف کا رخ کیا راوی بیان کرتا ہی کہ یہ صرف خواجہ کا
فقرہ تھا صاحبقران کے ستانیکے لیے ورنہ یہ کہاں جاتے انکو بدون صاحبقران کے کب چین آتا ہی
اور صاحبقران کو بدون انکے کب آرام ملتا ہی صاحبقران تو یہاں دربار میں جلوہ فرما ہیں جب
خواجہ اسطور سے حضرت کیکے نکل گئے حکیم اسقلیبیوس نے صاحبقران سے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی

اشتیاق خواجہ میں چھوڑتا ہے کہ انکا بھی حال آئندہ تحریر ہوگا اب کچھ حال سوسن جادو وغیرہ کا
تحریر ہوتا ہے اور اسکے بعد خواجہ کا حال تحریر کیا جائیگا اس امر کا ناظرین کو خیال رہے کہ خواجہ
لشکر سے نکلکر طرف دربند سوسن کے راہی ہوئے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ راہ میں ہیں
اب میں عنان قلم کو طرف احوال سوسن کے پھیرتا ہوں اور اپنے نازک خیال وعالی فہم ناظرین کو
طرف دربند سوسن کے متوجہ کرتا ہوں راوی کہتا ہے کہ سوسن جادو نے اپنے دربند سوسن میں آکر
کوہ سوسن پر اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک اسکو خیال پیدا ہوا کہ ذرا حال طلسم کشا دریافت
کروں کہ کہاں ہے کیونکہ پرچہ اخبار سے معلوم ہوا تھا کہ طلسم کشا طرف کوہ بے ستون کے روانہ
ہوا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا تھا اور اخبار والے نے لکھا تھا کہ حکیم استقلینوس جو کہ ایک رکن طلسم تھا
طلسم کشا کا شریک ہوگیا ہے اور اسکی اطاعت کرلی ہے نہ معلوم طلسم کشا سے اور بے ستون سے
کیونکر مقابلہ ہوا اور کیا واقعہ گذرا کیونکہ کئی دن سے پرچہ اخبار سے کچھ حال ثابت نہیں ہوا نہ اخبار والے
نے کچھ حال تحریر کیا یہ سوچکر اسنے کتاب سحر اٹھا کر دریافت کرے کہ مجکو کل حال کوہ بے ستون اور
طلسم کشا کا معلوم ہو جائے یہ نیت کرکے اور اسم سحر پڑھکر اسنے جو کتاب کھولی اسمیں تحریر پایا کہ ای
ملکہ بے ستون برباد ہوا ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا کوہ بے ستون برباد ہوا بادشاہ طلسم سابق
رہا ہوا تمام کوہ بے ستون میں طلسم کشا کا قبضہ ہوگیا جو ساحر اور سردار اور اہل لشکر بچ گئے تھے
قتل ہوئے اور بہتیرے انمیں سے انھوں نے مع وزیر کے اطاعت کی طلسم کشا سے ضرغام سردار خونخوار
و صبیح سردار خونخوار غضب آکر لڑے اور ہاتھ سے طلسم کشا کی مارے گئے انکے لشکر نے بھی طلسم کشا
کی اطاعت کی اب اسطرف آنیکی تدبیر ہورہی ہے یہ واقعہ دیکھکر سوسن کے حواس جاتے رہے
زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس مجکو یہ حال نہ معلوم ہوا ورنہ میں جاکر ضرور بے ستون کی کمک
کرتی خیر اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا مگر بادشاہ طلسم ایسا غافل ہے کہ اسکو ان حالات سے بالکل خبر
نہیں ہے اور کوئی تدارک نہیں کرتے ہیں ایسے عیش وعشرت میں مصروف ہوئے ہیں خیر مجکو اس سے
کیا غرض ہے مجکو اپنے دربند کا بندوبست کرنا لازم ہے کیونکہ یہاں لوح طلسم ہے جبتک لوح طلسم
نہ ملیگی طلسم کشا کچھ بنا نہیں سکتا ہے پس اسی دربند کا کامل طور سے بندوبست لازم ہے خرابی یہ
ہوئی ہے کہ بادشاہ طلسم رہا ہوگیا ہے اسکے رہا ہونے سے بڑی قوت طلسم کشا کو ہوئی ہے وہ سب حالات

سے واقف ہو وہ طلسم کشا کو ہر مقام پر لیجائیگا اور ہر ایک مقام کے حالات سے آگاہ کریگا اگر وہ رہنا
ہوتا تو اسقدر دقت نہ تھا کیونکہ یہ دونوں حکیم حالات طلسم سے کامل طور سے آگاہ نہ تھے اگر یہ طلسم کشا
کے ہمراہ ہوتے تبھی تو کچھ نہ کر سکتے تھے کسی نہ کسی مقام پر طلسم کشا اسیر ہو جاتا مگر بادشاہ کے رہا ہونے
سے یہ بات جاتی رہی تیرا دہر آتے تو بھی دیکھتی ہوں بادشاہ کیا بنا لیتا ہے وہ ہی بادشاہ ہے جسکو اسیر کر لیا
تھا اسوقت نہیں جبکہ تختہ جات طلسمی کا مالک تھا اب اسکا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہے یہ خیال کر کے
اسنے ہر مقام کا نہایت کامل طور سے بندوبست کیا اور رقعہ تحریر کر کے بنام صرصر آتش خوار جادو روانہ
کیا اسمیں کل حالات کو جو پسنتون کے تحریر کر دیئے کیونکہ اسکو کتاب سحر سے معلوم ہو چکے تھے اور
تحریر کیا کہ تمکو لازم ہے کہ خوب اپنے مقام کا بندوبست کرو اور کسیوقت غافل نہ ہو جو کوئی آئے اسکو
اسیر کر کے فوراً قتل کر ڈالنا کیونکہ سنا جاتا ہے کہ طلسم کشا کا اسطرف کا قصد ہے پہلے تم ہی ہو اگر اس مقام
سے چلا آیا تو بڑی خرابی ہوئی ساری محنت بیکار گئی اور بدنامی بھی حاصل ہوئی بزرگوں کی محنت
رائگان ہوگی اسی دن کے لیے یہ تدبیر کی گئی ہے اور کسی حال سے بھی غافل ہونا نہین تمھارے
حال سے غافل ہونگی والسلام یہ تحریر کر کے ایک طائر سحر کے ذریعہ سے وہ نامہ روانہ کیا اور خود بھی
بندوبست میں لوح طلسم پر سحر تازہ کر کے اپنے مقام پر بیٹھی ادہر طائر سحر نے وہ نامہ صرصر کو جا کر دیا
صرصر نے وہ نامہ پڑھکر اسکے جواب میں تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھیے میں بدولت کسی وقت نہ غافل تھے
نہ اب غافل ہونگے ہم اپنے خوب کیا کہ مجھکو اس حال سے آگاہ کر دیا میں اب اور زیادہ بندوبست کرونگا
اور ہر ایک حال سے غافل ہونگا تمکو اپنا تابع دار خیال فرماتی رہیے گا آپکے حکم سے کبھی سرتابی نہ کرونگا
ایک طلسم کشا کی کیا حقیقت ہے اگر لاکھو طلسم کشا آئینگے تو وہ بھی اسیر ہو جائینگے یہانسے زندہ
و سلامت نہ جا سکینگے میں آپ اسیر کر کے انکو قتل کر ڈالونگا خواہ طلسم کشا آئے خواہ کوئی دوسرا
یہ جواب تحریر کر کے اسی طائر کے ہاتھ روانہ کر دیا اور صرصر نے اپنے سحر کو زور پر دیا اور خوب بندوبست
کیا جب سوسن کے پاس پہونچا اسکو اطمینان ہوگیا یہ تو یہاں بندوبست کر کے بیٹھی اسکو تو اسی حالت
میں رکھا جاتا ہے اب خواجہ سلامت کا حال تحریر ہوتا ہے کہ یہ جو دریا سوسن کی طرف لشکر سے نکلکر
روانہ ہوئے تھے کئی کوس تک برابر چلے آئے کسی مقام پر آکر دم لیا جب برابر کئی کوس نکل آئے
ایک درخت سایہ دار کے سایہ میں بیٹھکر خیال کرنے لگے کہ جو جادوان نشان ہیکل سے بلند آواز سے

دربند سوسن کی سرحد کے بیان کیے ہیں وہ تو تمکو معلوم ہیں اور یہ بھی کہا ہی کہ جو ادھر سے جائیگا وہ اسیر
ہو جائیگا پس اسطرف سے جانا مناسب نہیں ہی یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ اپنے کو دیدہ و دانستہ مبتلاے بلا
کرو اور کسی طرف سے چلو پھر خیال میں آیا کہ اور تو کوئی راستہ سواے بلند آوازہ نے بیان نہیں کیا
پھر کیا ادھر سے جاؤں کہ دربند سوسن میں پہونچوں پھر دل سے کہنے لگے کہ اسی طرف چلو چاہے اسیر ہو جاے
مگر کچھ آپ ہی دل سے کہا کہ یہ تو بالکل خلاف ہی میں تو ادھر سے نہ جاؤنگا فکر کرنے لگے فکر کرتے کرتے دل میں
یہ بات پیدا ہوئی کہ زائچہ کھینچ کر دیکھو زائچہ راہ دیگا اسطرف کو روانہ ہو یقین کرتا ہوں خدا پہونچا دیگا
اگر خداوند کریم عقب پشت دربند پہونچا دے تو بڑی اسکی مہربانی ہو اور اسی امر کی کوشش کرو اور اسی
قصد سے روانہ ہو اور فال کھولو پھر اگر فال راہ دے اسطرف کو راہی ہو ارادہ یہ سوچکر خواجہ نے کہا کہ
عقب پشت دربند سے جانا ادھر سے بہتر ہوگا وہ عیاری بھی بن پڑے گی خدا اسی سمت پہونچا دے
تو کیا اچھی بات ہو یہ سمجھکر زمین کو لیپا اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل کر کے زائچہ کھینچا خواجہ شاگرد
ہیں خواجہ بزرجمہر کے انھوں نے یہ نیت کی کہ میں اسطرف سے دربند سوسن کو جاؤں قید ہونے
سے بچوں یہ نیت کر کے خواجہ نے خیال کیا زائچہ میں مشرق کی سمت کو جانا نکلا پس خواجہ نے
اصطرلاب وغیرہ اٹھا کر زائچہ زنبیل کیا اور ناک پر انگلی رکھکر آپنے یہ قصد کر کے گردش کی کہ جسطرف منھ
پھر کر جائیگا پس اسی سمت کو روانہ ہونگا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ کی یہ فال یکایک ہی
کبھی بیٹ پڑتی ہی نہیں ہوا یہ جو انھوں نے آنکھ بند کر کے گردش کی سات مرتبہ کر کے جیسے ہی آنکھ
کھولکر دیکھا تو وہی سمت تھی کہ جدھر کو زائچہ نے جانے کی اجازت دی پس خواجہ اسی سمت کو
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر روانہ ہوے پاے شاطری مارتے ہوے خواجہ نے دل سے یہ قصد
کر لیا تھا کہ اس راستے سے جانا مناسب نہیں بلکہ غیر راہ سے جانا مناسب ہی کیونکہ اس سمت کا
بندوبست نہ کیا گیا ہوگا اس خیال سے کہ کوئی اس راہ سے آگاہ نہیں ہی پس ادھر سے کون آئیگا خداوند کریم
ضرور پہونچا دیگا تم اسکی ذات پر تکیہ کر کے روانہ ہو چنانچہ خواجہ سلامت ذات خداوند کریم پر تکیہ کر کے روانہ
ہوے پاے شاطری لگاتے ہوے بعد مجاہدت چلے جاتے تھے کوئی پہر دن باقی ہوگا کہ ایک
صحرا ملا جو پہونچکر اس صحرا کو آب و گیاہ سے سرسبز و شاداب پایا ہر رنگ کے گلہاے رنگ برنگ کھل رہے تھے
[illegible] پانی سے [illegible] تھے شکار بھی اسمیں ہر قسم کا موجود تھا خواجہ اس صحرا کو دیکھ کر بہت

خوش ہوے دل سے کہا کہ چلے چلو جہاں پر رات ہو جائے اُسی مقام پر شب بسر کرو اگر شب ماہ
ہوتی تو یہ ہوتا کہ برابر چلے جاتے صرف کسی مقام پر ٹھہر کر نماز وغیرہ سے فراغت کر لیتے چونکہ
آجکل اندھیری راتیں ہیں اسی صحرا میں یا اور کسی مقام پر ٹھہر کر شب بسر کرو وقت صبح نماز صبح
سے فراغت کر کے روانہ ہو جاؤ صرف خدا چاہے گا پہنچ جاؤ گے کوئی کوہ یا پہاڑ نظر آئے اور کسی انسان کی صورت
نظر آئے تو اُس سے دریافت کریں یہ کون مقام ہے واقعی امر یہ ہے کہ اس طلسم میں وہ وہ جنگل
شاداب و سرسبز نظر آئے ہیں کہ کسی طلسم میں نہ دکھائی دیے تھے باوجودیکہ طلسم ہوشربا
بہت بڑا طلسم تھا مگر ایسے خوشنما اور سرسبز جنگل و پہاڑ اسمیں بھی نہ تھے واقعی یہ طلسم بنام و نمود
طلسم زعفران زار ہے اسکا نام ہی یہ مقام ہے زعفران کا تختہ معلوم ہوتا ہے گو ابھی داخل طلسم
نہیں ہوے ہیں بیرون طلسم یہ حال ہے تو اندرون طلسم کیا سماں ہوگا خدا چاہے گا وہاں کی
بھی سیر ہوگی گو کئی مرتبہ طلسم میں جانیکا اتفاق ہوا مگر اس تعجبات میں ہوا کہ سیر کرنیکی نوبت نہ آئی اگر
اب ضرور سیر ہوگی راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ راہ چلتے ہیں تو ایک دن میں ہزاروں کوس
نکل جاتے ہیں چشمہ و چاہ و دریا یا نہر و ٹیلہ جو راہ میں ملتا ہے اسکو کچھ بھی خیال میں نہیں لاتے ہیں
چنانچہ آج بھی کئی سو کوس نکل آئے ہیں جس راہ کو سانڈنی سوار دس دن میں طے کرتے ہیں خواجہ سلامت
اس راہ کو ایک گھنٹہ میں طے کرتے ہیں جیسے کہ خسروان نامہ میں تحریر ہے کہ دن بھر میں خواجہ تمام
ملکوں کے بادشاہوں اور سرداروں کو نامے پہنچا آتے ہیں یا قریب کو عقاب ہیں پر آکر صاحبقران کو
کھانا کھلاتے ہیں ایک دن میں پچاس پچاس اور سو سو نامے پہنچاتے ہیں اور کہاں کہاں
ہندوستان چین یا چین فرنگستان حالانکہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں زمین آسمان کا
فرق ہے اگر سانڈنی سوار روانہ کرتے تو ایک ایک سردار و بادشاہ کو ایک ایک ماہ میں خبر ہوتی
جسکو خواجہ نے سات یا آٹھ دن کے عرصہ میں سب کو حال صاحبقران سے آگاہ کر دیا تھا اور
اس راہ دور و دراز کو طے کیا تھا ایسے راہ کے چلنے والے ہیں چنانچہ آج بھی کئی سو کوس نکل آئے
ہیں آمدم برسر قصہ خواجہ یہ اپنے دل میں خیال کرتے ہوے چلے جاتے ہیں قریب شام اور
ایک جنگل میں پہونچے جو کہ اُس سے بھی زیادہ تر سرسبز و شاداب تھا الغرض جنگل طے کیا تھا کہ رات
ہو گئی جب تک روشنی رہی راہ چلے گئے یہاں تک کہ جب تاریکی ہو گئی فقط ستاروں کی روشنی

گیا اُسکی روشنی مین کچھ راہ طے کی ایک مقام مناسب و درخت سایہ دار کے نیچے آکر ٹھہرے دم لیا
اُس مقام پر چشمہ بھی تھا اُس چشمہ سے پانی لیکر منھ ہاتھ دھویا وضو کیا نماز ادا کی اُسکے بعد اپنے
پاس سے کچھ نکالکر کھایا یہ صحرا ایسے تھے کہ اُنمین کوئی درخت ایسا نہ تھا کہ سرسبز نہو یا سایہ دار نہو
اور ہر مقام پر میوے کے بھی درخت تھے خواجہ نے خوب میوہ توڑکر اپنے پاس جمع کر لیا
تھا اُنمین سے کچھ کھایا اور درخت پر جاکر اُسکی چھوٹی چھوٹی شاخین توڑکر اور بچھاکر اُسپر آرام سے
لیٹے اور بیٹھے یہانتک کے وہ رات اُسی درخت پر براحت و آرام بسر کی بوقت سحر درخت پر سے
اُترکر چشمہ سے وضو کیا نماز سحر ادا کی اتنے عرصہ مین کچھ روشنی ہو گئی آفتاب عالمتاب افق مشرق
سے برآمد ہوا اور طے منزل بمنزل مغرب کے راہی ہوا خواجہ بھی کمر باندھکر روانہ ہوئے ایک سمت کو
منھ اُٹھاکر جو خدا کی ذات پر تکیہ کرکے کام کرتا ہے اُسکا خدا ذو الکرم ضرور مقصد پورا کرتا ہے اور
منزل مقصود پر پہونچا دیتا ہے چنانچہ خواجہ تو اُسکی ذات پر تکیہ کرکے چلے تھے کیون نہ اپنی مراد کو پہونچتے
اور کیون نہ منزل بمقصد پر پہونچتے خواجہ چلے جاتے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک جوان لباس نفیس
پہنے ہوئے ابھی سبزہ آغاز قوی تن قوی سن قوم کا اشراف چہرہ سے سرداری و عالی خاندانی پیدا
حسین و خوبصورت مخصص کمر دل قوی بازو میانہ قد جوانی و رعنائی رخ سے پیدا ایک درخت تنومند
سایہ مین لکڑی ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہے چارون طرف دیکھ رہا ہے خواجہ نے جو اسکو دیکھا بہت
تعجب کیا کہ گو یہ جنگل سرسبز تھا و ایسا ہی مگر مین کل سے جو چلا ہون اسوقت تک کوئی انسان کیا
سواے شکاری جانور وان کے کوئی دوسری قسم کا جانور بھی نہین دیکھا مقام تعجب اور جاے
حیرت ہے کہ یہ جوان یہان کہان سے آیا اور اکیلا ہے صاحب مقدرت اور عزت بھی معلوم ہوتا ہے
اگر یہ خیال کیا جاسکے کہ یہ اسے شکار آیا تھا تو کچھ سامان شکار ضرور ہمراہ ہوتا اور ایک ملازم ہوتے
یون اکیلا نہوتا اگر یہ خیال کیا جاسکے کہ کسی آہو یا اور شکار کے تعقب مین چلا آیا ہے تو مرکب وغیرہ
اور کچھ سامان شکار ہوتا اسکے پاس بس سوا اسکے اور امر نہیں کہ یہ مسافر ہے کہین کو جاتا ہے راہ
چلتے چلتے تھک گیا ہے ذرا کسل راہ دور کرنے کو درخت کے نیچے ٹھہر گیا ہے پھر خیال کیا کہ کوئی سامان
بھی تو پاس نہین ہے یہ کیسا مسافر ہے پھر دل سے کہا کہ اسکے ہمراہ کوئی ملازم یا غلام ہوگا
اسکے اور ہیں اسباب سفر بار ہوگا یہ آگے بڑھ آیا ہے اُسکا انتظار کر رہا ہوگا ایسے ایسے خیال

دل میں سوچتے ہوئے چلے جاتے تھے صرف اس خیال سے کہ اس جوان سے چلکر دریافت کرین کہ یہ کون ہی
کدھر سے آیا ہی اور کدھر کو جاتا ہوا اور یہ کیا مقام ہی خواجہ اسکی طرف چلے اسکی نظر خواجہ پر پڑی اسنے دیکھا
کہ ایک مسافر سنگلاخ میں جھولی پڑی ہوئی بار و عقرب لپٹے ہوئے قشقہ ماتھے پر دیا ہوا بال بڑے بڑھے قد
بھی دراز بہت ہانپتے ہوئے تھکے ہوئے ملول ہاتھ میں عصا سفر کا سامان پشت پر لوٹا ڈوری کا نہ دیکھ کر
چلا آتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ اپنے مقام سے چلا کہ اس سے پوچھون کہ کدھر سے آنے ہوا اور کدھر
کا قصد ہی اسکو اپنا مہمان کرون ناظرین نازک خیال کو معلوم ہو کہ یہ جوان اسی صحرا مین رہتا ہی اسکا
مکان پختہ بنا ہوا ہی دو ایک ملازم بھی ہین سامان فرش و فروش سے آراستہ و پیراستہ صفا و
صاف ہی ایک اسکی بات بہت عجیب ہی اسکا طریقہ یہ ہی کہ یہ صبح سے اگر اس صحرا مین کھڑا ہوتا ہی
جو کوئی مسافر ادھر سے آتا ہی اسکو اپنے مکان پر لیجاکر مہمان کرتا ہی جو کچھ چٹنی روٹی نصیب ہوتی
ہی اسکو کھلاتا ہی پانی پلاتا ہی زاد راہ اگر اسکے پاس نہین ہوتا ہی تو دیتا ہی اور سر راہ پر لگا دیتا ہی جو کوئی گمکردہ راہ
آجاتا ہی وہ ان دنون اسکا یہی شغل رہتا ہی بہت ہی خلیق اور مسافر دوست ہی اور اپنے گھر سے بھی
آسودہ ہی سب کچھ خداوند کریم نے اسکو دیا ہی گو نوکری پیشہ ہی مگر بہت با مروت اور نہایت خلیق
ہر ایک سے جھک کر ملتا ہی بڑا قدرشناس و فیض اساس ہی اسکے سبب سے مسافرون کو تکلیفات
نہین ہوتی راہ گمکردہ راہ پر آجاتے ہین مگر وضع اسکی بھی انھین لوگون کی ہی جو اس طلسم کے باشندون
کی ہی یعنی طلسم زعفران زار کے اطراف و جوانب کے رہنے والون کی خواجہ نے اسکو دیکھ کر اور
اسکی وضع کو دیکھکر اپنے دل مین کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ مقام بھی داخل حد طلسم ہی کیونکہ اس جوان کی
کی وضع کہے دیتی ہی شکر ہی خداوند کریم کا کہ ہم ابھی حد طلسم سے باہر نہین ہوئے بلکہ بیرونی حد مین
داخل ہو خداوند کریم ہمکو منزل مقصود تک پہونچا دیگا یہ سوچتے ہوئے ادھر سے چلے وہ انکو
دیکھکر اس خیال سے چلا کہ اس مسافر کو بھی لیجاکر مہمان کرون اور جو خدمت مجھ سے ہوسکے بجا لاؤن
اگر یہ راہ بھول کر ادھر آیا ہو تو اسکو اسکی منزل کا پتہ دیکر کسی کو ہمراہ کرکے راہ پر لگا دون کیونکہ
آج تک اس قطع اور اس وضع کا کوئی مسافر ادھر نہین آیا گو یہ بھی ساحر ہی مگر اس اقلیم اور
اس سرحد کا رہنے والا معلوم نہین ہوتا ہی نہ معلوم کدھر سے بھول کر ادھر چلا آیا ہی ایسا نہو
کہ کسی بلا مین مبتلا ہو کیونکہ اسکے چہرے سے آثار خستگی و نجابت پائے جاتے ہین جب دونون

ہم بتا چکے ہیں کہ پہلے اپنے ہاتھ پر اسنے سلام اٹھایا یہی طریقہ ہے کہ جو کہ وہاں کے باشندون کا ہی
خواجہ سلامت نے جواب سلام تو دیا مگر کہا بہت پریشان کا ہے کہ وہ دونون اب قریب ایک دوسرے
کے پہونچ گئے اب جو خواجہ سلامت نے اسکے چہرے کو دیکھا تو کچھ آثار حضرت عشق پائے جاتے تھے
چہرے کا زعفرانی رنگ لبوں کی کبودی اور خشکی آنکھون کے حلقہ کا لاغر ہونا اور گرد سے چہرا غبار آلود کا
زرد ہونا اس امر کی دلالت کرتا تھا کہ یہ کسی پر عاشق ہے گو یہ سب آثار تھے مگر چہرہ اسپر بھی روشن
اور منور تھا ہر ایک اعضا سے خوبصورتی پیدا تھی جب قریب پہونچکر صاحب سلامت ہوئی خواجہ
نے جو اسکو دیکھا تو خواجہ کے دل میں ایک الفت سی اسکی پیدا ہوئی اور کچھ اسکی طرف سے بھی بوئے محبت
پائی گئی ادھر خواجہ کو جو اسنے دیکھا اسکے دل میں بھی محبت پیدا ہوئی ادھر خواجہ ادھر وہ جوان
ایک دوسرے کو بنگاہ الفت دیکھکر تصویر حیرت بنے تعجب کرتے رہے تھا اور سوچتے تھے کہ اس الفت
و محبت کا کیا سبب ہے کہ جو پیدا ہوئی ہے وہ جوان یہ خیال کرتا تھا کہ مجھکو اس مسافر سے کیوں الفت ہوئی
خواجہ یہ خیال کرتے تھے کہ مجھکو اس جوان سے کیوں محبت پیدا ہوئی ہے اسکا کیا باعث مگر ایک
دوسرے پر اس امر کو اظہار نکرتا تھا کہ ہم کو تم سے نسبت ہوئی ہے تھوڑی دیر تک دونوں صاحب
کھڑے رہے کہ اس جوان نے سبقت کی کلام [illegible] کہا اے مسافر تم کدھر سے آئے ہو اور کدھر کو جاؤ گے
کیا ادھر راہ بھول کر چلے آئے ہو اگر راہ گم کی ہے تو مجھسے فرمائیے میں آپکو راہ پر لگا دونگا دوسرا میرا
طریقہ یہ ہے کہ جو مسافر ادھر آتا ہے میں اسکو اپنا مہمان کرتا ہوں بدون اسکو کھانا وغیرہ کھلائے ہوئے
جانے نہیں دیتا ہوں لہذا آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیے اور جو ما حضر میسر ہو وہ نوش
فرمائیے اور یہ ارشاد فرمائیے کہ آپکا طریقہ کیا ہے اور کیا مذہب ہے خواجہ نے یہ سنکے فرمایا کہ اے جوان میرا
مذہب و طریقہ تو وہی ہے جو کہ آجکل اسطرف رائج ہے یعنی [illegible] پرستی اور سامری پرستی
پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہ کیا مقام ہے اور تمہارا کیا طریقہ ہے اور کیا مذہب ہے میں جب سے
ان صحراؤن اور جنگلوں میں داخل ہوا ہوں یہانتک کسی انسان کو آجتک نہیں دیکھا سوائے
تمہارے میں بہت حیران ہوں کہ تم یہاں کہاں [illegible] آئے ہو کیا تم بھی مسافر ہو اس جوان
نے کہا کہ میں مسافر نہیں ہوں بلکہ اسی جنگل میں رہتا ہوں یہی جنگل اس غریب
[illegible] کا مسکن ہے اسی جنگل میں غریب خانہ ہے یہی ہمارا مسکن و ماوا ہے آپ تشریف لے چلیے

تشریف لیچلیے تھوڑی دیر قیام فرمائیے تاکہ کسل راہ برطرف ہو پھر مین اس مقام کا نام و نشان اور اپنی یہان
قیام کی کیفیت سب عرض کرونگا اے مسافر میرا یہ طریقہ ہے کہ جو مسافر ادھر سے آتا ہے اسکو اپنا مہمان کرتا
ہون جو خدمت مجھ سے ہو سکتی ہے وہ بجا لاتا ہون جو نان و نمک نصیب ہوتا ہے وہ اسکے روبرو
حاضر کرتا ہون مسافرون کی خدمت کرکے اپنی بسر اوقات کرتا ہون بلکہ جو زاد راہ مجھ سے ہو سکتا
ہے وہ بھی پیش کرتا ہون کیا کرون کہ یہان سے کہین جا نہین جا سکتا ہون انسان کی صورت کو
ترستا ہون کبھی کبھی جو صورت ہمجنس کی نظر آجاتی ہے اسکو غنیمت جانتا ہون اسی سبب سے
یہ طریقہ اختیار کیا ہے اور چونکہ سبب دولت آپکا ہے وہ بھی بسر ہے خواجہ پہلے تو اسکی یہ تقریر سنکے
خاموش ہو رہے اور خیال کرنے لگے کہ ایسا نہو کہ یہ کوئی غول بیابانی ہو اور ہمکو دھوکا دیتا ہو تو
بڑی خرابی ہو یعنی ہمین مبتلا اضطراب ہو جس کام کو نکلے ہو وہ بھی معطل رہے صاحبقران
وہان انتظار کرینگے یہ خیال کرکے خواجہ اسکی تقریر اور صورت بغور دیکھنے لگے چونکہ خواجہ قیافہ شناس
بہت بڑے ہین شناخت کرلیا کہ یہ انسان ہے غول بیابانی نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب عشق کے
کہ جو اسکے چہرے سے پیدا ہے انسان سے نفرت ہوئی اس صحرا مین آکر مقیم ہوا ہے کیونکہ اکثر حضرت عشق
کے برباد کیے ہوئے کوہ و صحرا مین رہتے ہین یہی انکا مسکن ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مجنون کا دشت نجد
مسکن بنا تھا اور انھون نے اسکو آباد کیا تھا اسی طرح سے اس جوان نے ولولہ عشق مین اس
صحرا کو آباد کیا ہے بس ہمکو لازم ہے کہ اسکے حال کو بخوبی دریافت کرو کہ کیا سبب ہے یہان رہنے کا
اور یہ کیا مقام ہے اس جوان کی تقریر سنکے حیران ہوکر جواب دیا کہ اے جوان مین نے سب تقریر
تمھاری سنی مین نے جب سے تمکو دیکھا ہے حیران ہون کہ اس جنگل مین کہ جہان بوے آدمزاد
نہین ہے سوا اسکے تمھارے مین نے اس مقام پر کسی کو نہین پایا اسکا کیا سبب ہے اور تم یہان کیونکر
بسر کرتے ہو اس جوان نے جواب دیا کہ اے مسافر تم میرے مکان پر تشریف لیچلو مین تم سے سب حال اپنا
بیان کرونگا یہان کہان بیان کرون تم بھی راہ کے تھکے ہوئے ہو ذرا کسل تو نکال دو غرضکہ یہ حال
سنکر خواجہ نے جواب دیا کہ اے جوان اگر مین تمھارے یہان جاؤنگا اور وہان قیام کرونگا تو میری منزل
کھوٹی ہوگی اور مجکو عرصہ ہوگا جس کام سے مین جاتا ہون اسمین تاخیر ہوگی اسکی کیا ضرورت ہے جو
مین نے تم سے سوال کیا ہے اسکو مختصر لفظون مین بیان کرو اور جواب دو مجکو اپنے مکان پر نہ لیچلو یہ پہلو

یہان سے اسقدر زر و طعام پر مجھا امکان ہو یعنی ٹھہر نہیں سکتا ہون اُس جوان نے جواب دیا کہ اے مسافر یہ
ممکن نہیں ہے خداوند نے بعد کئی روز کے آج تمھاری صورت دکھائی اپنی قدرت سے تمکو بھیجا ہے اے مسافر
میرا طریقہ اور قاعدہ ہے کہ جبتک میں ایک مسافر کو کھانا نہیں کھلا چکتا ہون اُسوقت تک خود نہیں
کھاتا ہون مگر آج کئی دن سے کوئی مسافر نہیں آیا تھا میں نے سوائے شیر گاؤ اور ترونگا کے کوئی
قسم جنس و غلہ سے نہیں کھایا ہے آج تمھاری بدولت میں غلہ وغیرہ سے آشنا ہونگا ہر روز کھانا پکایا
جاتا تھا اور میں یہان آکر مسافر کا انتظار کرتا تھا جب مسافر سے ملاقات ہوتی تھی گھر پر بوقت شب
واپس جاتا تھا وہ طعام وغیرہ پھنکوا دیتا تھا اور خود اُسی اشیاء پر جسکا ذکر کیا ہے اکتفا کرتا تھا اور خداوند
عجائب کا شکر کرکے سو رہتا تھا آج میرے مقدر میں قسم غلہ سے کھانا تھا اور نقصان نہ تھا کہ تم تشریف
لائے پس اب یہ امر غیر ممکن ہے کہ میں تمکو جانے دون خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہیں کہ میں اپنی راہ
کھوٹی کرون اور منزل کو نہ جاؤن کیونکہ اگر میں اسوقت تمھارے مکان پر جاؤنگا اور وہان ٹھہرونگا
اُسکے بعد روانہ ہونگا تو مجھکو شام کسی جنگل میں ہوگی ایسا نہو کہ جانوران صحرائی مجھکو پریشان کرین
اگر کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ملا تو کہان قیام کرونگا سوائے جنگل کے جنگل میں خوف جان ہے
اُس جوان نے کہا کہ اُس امر کو دل سے دور کیجیے کہ آج آپکو جانا نہ ملیگا دو دن دو ایک روز کے
خواجہ نے یہ سُنکے کہا کہ لو اوّل تو میں ہی سوچ لو ٹھہر سکتا ہون نہیں تو کہ دو ایک روز میں نہیں ٹھہر سکتا
ہون میرا بڑا نقصان ہوگا اُس جوان نے کہا کہ یہ فکر نہیں ہے اگر آپکا نقصان ہوگا تو جسقدر آپکا نقصان
ہو مجھکو آگاہ فرمائیے میں وہ بھی حاضر کرونگا اور آپکو جانے نہ دونگا یہ جو کلمہ اسنے کہا اب خواجہ کے تصور میں
آئی ہوئی یا اول تو اسی کلمہ سے خواجہ کو لالچ آرہا تھا کہ یہ بڑا مالدار ہے جب تو یہ کہتا ہے کہ میں زاد راہ
بھی دیتا ہون جب سے اسکی زبان سے سنا تھا یہ ہی دل میں فکر تھی کہ کسی تدبیر سے چلکر اسکے گھر کو
تاراج کیجیے کیونکہ کافر ہے اور کافر کا مال لینا ہر طرح سے جائز ہے خواہ جبر سے لے خواہ خوشی سے لے
اسکا مال جس طور سے ہو لو اور اسکو لوٹو آج کئی دن سے کچھ نفع نہیں ہوا کوڑی دو کوڑی کا
شاید اس مقام پر نفع ہو جائے خداوند کریم نے صورت تو نکالی ہے مگر انکار اس غرض سے
کرتے ہیں کہ یہ زیادہ مصر ہو جب اسنے کہا کہ جو کچھ آپکا نقصان ہوگا وہ بھی میں حاضر کرونگا
اور زیادہ خواجہ کو لالچ ہوا اور خیال فرمایا کہ بڑا مالدار ہے یہ جو اسنے کہا کہ جو آپکا نقصان ہوگا وہ بھی میں

حاضر کرونگا خواجہ نے جواب دیا کہ ایسی کیا ضرورت ہی کہ مین تمھارا مہمان ہون اور تمکو ناحق زیر بار کرون
اور اپنا نقصان کرون یہ ممکن نہین ہی اُسنے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ مین آپکو جانے دون بدون چار دن
مہمان رکھے ہوے خواجہ نے کہا کہ بڑی خرابی ہی مین ادھر کیون آیا اگر یہ جانتا کہ راہ زن ملیگا
تو ادھر ہرگز نہ آتا دوسری راہ سے جاتا ای جوان تو جو خیال اپنے دلمین کرتا ہو کہ میرے پاس نقد جنس
ہی تو یہ امر نہین ہی مین بالکل مفلس ہون سوا اسکے اس بقچی لوٹے کے اور رسی ڈنکے اور
اس تھالی کے کوئی اسباب نہین ہی اور نقد میرے پاس پانچ پیسے ہین یہ ہی میرا زاد راہ ہی اور یہ عبارت
مسافرت ہی مین ایک بادشاہ کا نوکر ہون رخصت لیکر مکان گیا تھا پرسون میری رخصت کا زمانہ
ختم ہوگیا اگر وقت پر نہ پہونچونگا تو جو دن ناغہ ہونگے وہ کٹ جائینگے ایک تو یون ہی اس قلیل تنخواہ
مین بسر نہین ہوتی ہی پانچ آدمیون کی روٹی ہی اور جو کمی ہو جائیگی تو کیونکر بسر ہوگی سب فاقہ کرکے
مر جائینگے اگر تمھارا یہ خیال ہو کہ جو کچھ انکے پاس ہو وہ مکان پر لیجا کر دعوت کے دھوکے سے لے لون اگر
زیادہ کچھ دینے مین مخالفت کرے تو مار کر ڈالدون تو بھائی میرے پاس کچھ نہین ہی سوا اسکے اسقدر رقم
اور ان اشیا کے جو کہ مین نے تمسے کہے ہین اگر تمھاری یہ خوشی ہی کہ مین سردی کھاؤن اور پیاسا مرون
اور فاقہ کرون تو لو یہ لوٹا اور رسی و تھلی و پیسے حاضر ہین مگر میری جان چھوڑ دو تاکہ مین اپنی
نوکری پر جاؤن اور حاضری لکھوا کر اپنے کاروبار مین مصروف ہون تاکہ امید ہو کہ بعد مہینہ بھر کے
تنخواہ ملیگی جو کہ میری اور میرے بچون کے زندگی کی صورت ہوگی اگر تم قتل کر ڈالوگے تو میرے بچے
مارے فاقون کے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جائینگے کیونکہ ابھی وہ اس قابل نہین ہین کہ
کچھ پیدا کرکے اپنی زندگی بسر کرین ایک میرے ہلاک کرنے سے سات نفر دون کا اور خون ناحق سر پر
تمھارے ہوگا جب مین نے تمھاری صورت دور سے دیکھی تھی اسیوقت مین نے دل مین کہا تھا
کہ خداوند خیر کرین کیونکہ مین راہ بھول کر ادھر چلا آیا ہون یہ ضرور کوئی قزاق ہی وہ ہی پیش آیا کہ
تمنے زبردستی نہین کی دوسرا طریقہ قزاقی کا نکالا ہی اپنے گھر لیے جاتے ہو وہان کچھ کھلا کر ضرور بیہوش
کرتے ہوگے اور جو کچھ ہوتا ہوگا مسافر کے پاس وہ لے لیتے ہوگے تو میرے پاس کیا ہی مین اسی سبب سے
تو ادھر چلا آیا اور تمسے اس مقام کا حال دریافت کیا اور تمھارا حال اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو مین اسکو
سے واپس چلا جاتا ایک قدم آگے نہ آتا پہلے یہ ہی قصد ہوا تھا پھر یہ خیال آگیا کہ جبکہ تمھارا رستے کے پاس

کچھ کمی نہین تو پھر کیون خوشامد کرتے ہو بس مین چلا آیا جو میرا خیال ہوا تھا وہ ہی ٹھیک ہی کیون مجھکو
فقیر دیتے ہو کہ مین زاد و راہ بھی دیتا ہون مین نے جو کہا کہ میرا نقصان ہوگا تو کہا کہ نقصان بھی
دونگا ایسا میرا کیا لالچی ہی مین ایسے فقیرون مین کب آتا ہون صاف صاف کیون نہ کہدو دیدہ کیون
دیکھو معلوم ہوا تمنے مسافرون کو قتل کرکے بہت کچھ جمع کیا ہوگا یہ جو خواجہ نے کہا اُس جوان نے
جواب دیا کہ ای مسافر مین قزاق ہون نہ کوئی میرا دوست قزاق ہی یہ گمان تیرا غلط ہی مین خداوند
کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین کوئی نہ تو دغا ہی نہ مکر ہی میرا یہی طریقہ ہی اگر مین اسکے خلاف عرض کرتا
ہون یا میرے دل مین کسی قسم کی دغل فصل ہی تو خداوند مجھکو خاک سیاہ کر دین اور میرے اوپر
اپنا عذاب نازل کرین ای مسافر مین سچ کہتا ہون کہ مین مسافرون کو مہمان کرتا ہون انکو بہت
کچھ دیتا ہون اس خیال سے کہ وہ میرے حق مین دعا کرین تاکہ میری عقبی درست ہوا اور
میرے گناہ خداوند معاف فرمائین مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین تمکو اسقدر دونگا کہ جس سے تم
کچھ تجارت وغیرہ کا بندوبست کرو اور اپنی اوقات براحت بسر کرو خواجہ نے دل مین یہ سوچ لیا
تھا کہ اگر یہ قزاق بھی ہی تو مجھ سے کیا لے گا اور مین ہی اسکا مال لونگا یہ جاتا کہان ہی خواجہ نے یہ سنکے
کہا کہ مین تو نہ جاؤنگا یہ سننا تھا کہ وہ جوان ہاتھ جوڑ کر خواجہ کے قدم پر گر پڑا اور کہا کہ ای مسافر
از برای خداوند مجھ غریب پر رحم کرکے میرے گھر چل کہ جو نان و نمک مجھکو نصیب ہی اُسکو
نوش کر کہ مین بھی کئی روز سے بسبب فاقہ کے مر رہا ہون پرسون سے کچھ نہین کھایا ہی سوا اسکے تیرا کو
اور آزردگی اٹھا کے آپکے کھانا لیکے نہ تو شکم سیر ہوتا ہی نہ نیت بھرتی ہی خواجہ کو منظور یہ ہی
تھا کہ یہ زیادہ مصر ہو تو مین جانے کا اقرار کرون انکا خود دل چاہتا تھا چند وجوہ سے اول
تو یہ کہ انکو یہان کے حالات دریافت کرنا تھے کہ یہ کون مقام ہی دوسرے اس جوان کا تیسرے
اس جوان کو لوٹنا تھا بس جب وہ قدمون پر گرا آپ نے یہ کہا کہ اچھا چلو مگر مین تمہارے فقیر سے اور
دنیا کے لیے نہین آیا ہون تمہاری منت و سماجت سے چلتا ہون یہ جو خواجہ نے کہا وہ جوان خوش
ہو گیا اور بصد منت خواجہ کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان کی طرف چلا راہ مین کہتا جاتا تھا کہ
ای مسافر تم اپنے دل مین کوئی خیال بد نہ لاؤ اطمینان رکھو مین قزاق نہین ہون خواجہ خاموش
سے چپکے کے کہ مین چلے آتے ہین اسکے ہمراہ کہ کس تدبیر سے اسکو فقیر دون اور اسکا سب مال

واسباب جو کہ اسکے گھر میں ہو سب پر قبضہ کر لو اُن کیا عیاری آج دن بیاس فکر میں ہیں آدھر وہ جوان خوش خوش
چلا جاتا ہے یہانتک کہ قریب مکان پہونچا اب خواجہ نے سر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک مکان پختہ دو منزلہ
استر کاری کی ہوئی مثل بیضہ مرغ کے سفید صاف و شفاف رنگا مہری کی ہوئی بڑا سا دروازہ لگا ہوا اسپر
دونوں طرف نقش اچھے اچھے ایوان بنی ہوئی بیچ میں تاج بنا ہوا ہے مکان بہت خوب ہے بس وہ جوان جب قریب مکان
پہونچا اندر دروازے کے چلا خواجہ اس خیال سے ٹھہر گئے کہ یہ اندر جاتا ہے زنانہ ہوگا کیا ضرور ہے کہ کسی کے
ناموس پر نگاہ ڈالنے سے گو یہ کافر ہے مگر حکم ہے کہ ناموس کافر کو بھی نگاہ بد سے نہ دیکھو بس بیکار
گنہگار ہونے سے کیا حاصل کہ اس جوان نے تبیح نہیں کیا ہے کہ اب آپ ٹھہر جائیے وہ برابر بلا کچھ کہے
سُنے اندر چلا گیا اور اگر تم بھی چلے جاؤ گے تو تمپر کوئی اعتراض نہ ہوگا مگر پھر بھی بمقام خیال و غور ہو کے
پھینکے کہ جب تم اس امر سے آگاہ ہو کہ یہ زنانہ مکان ہے تو پھر کیوں بلا دریافت اندر چلے آئے
یہ خیال کر کے خواجہ ٹھہر گئے تھے اُس جوان نے پلٹ کر دیکھا کہ مسافر صاحب آتے ہیں یا نہیں اب
جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ مسافر دروازے پر کھڑے ہیں پکار کر کہا کہ اے حضرت آئیے یہاں زنانہ نہیں ہے
یہ سب مکان مردانے ہیں سب کے سب سوا ایک ضعیفہ کے کوئی عورت نہیں ہے وہ بھی آپ لوگوں
سے پردہ نہیں کرتی ہیں دوسرے ہمارے طریقے میں ہے کہ پردہ وغیرہ نہیں ہوتا ہے یہ ہی طریقہ آپکا
بھی ہوگا یہ جو آپنے کہا اب خواجہ بلا خوف اُسکے ہمراہ اندر مکان کے آئے مکان کو بھی صاف و شفاف
پختہ سے پایا چھوٹا سا باغیچہ صحن میں تھا ہر قسم کے درخت لگے ہوئے تھے روشیں پٹری بچھی ہوئی آراستہ
سبز تختہ فرشینے سے رکھی ہوئی خواجہ صفائی اور پاکیزگی کی تعریف کرتے ہوئے اُسکے ہمراہ ایوان میں آئے
یہاں تخت بچھا جو کا لگا ہوا اسپر براق چاندنی بچھی ہوئی پلنگ لوازمہ کے دونوں طرف لگے ہوئے
وسط میں گاؤ تکیہ رکھا ہوا قالیچہ بچھا ہوا پلنگوں پر گرد پوش پڑے تھے شیشہ آلات لگا ہوا مکان بھی خوب
مثل عروس شب اول کے آراستہ ایک طرف سبو دان پر کورے کورے کٹورے رکھے ہوئے
آبخورے قلعی کیے ہوئے رکھے ہوئے شالباف کی لنگی پڑی ہوئی چوکی پر تھالی جو تر رکھا ہوا
لوٹے چوکی پر رکھے ہوئے خواجہ کے منہ میں یہ سب سامان دیکھ کر پانی بھر آیا اُس جوان نے
خواجہ کو لا کر چوکی پر بٹھایا کہا کہ ابھی طشت میں حاضر ہوتا ہوں خواجہ پاؤں لٹکا کر چوکی پر
بیٹھ گئے وہ جوان اُس مکان کے صحن کی دیوار میں ایک دروازہ لگا تھا اُس میں گھُس کر اُس طرف گیا تھوڑی دیر

اسکے بعد پھر آیا اور ایک کمرہ کھولا اور آپ کمرہ کھولکر اسطرف چلا گیا خواجہ اسی طور سے پاؤن لٹکائے
ہوئے بیٹھے ہین کہ خواجہ نے دیکھا کہ اس کمرہ سے ایک ضعیفہ سر سے پاؤن تک سفید کپڑے پہنے
ہوئے بال سب سر کے سفید کوزہ پشت منھ پر نقاب ڈالے ہوئے باہر آئی اور قریب دالان آکر
کھڑی ہوئی اور خواجہ کی طرف بنگاہ غور دیکھا کی بڑے عرصہ تک بعد اسکے وہ ضعیفہ پھر اسی کمرہ
مین چلی گئی کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ دو خدمتگار ایک کے ہاتھ مین تسلا اور ایک کے ہاتھ مین لوٹا
وہ آئے انھون نے آکر کہا کہ میان مسافر پاؤن لائیے تاکہ ہم آپکے پاؤن گرم پانی سے
دھلا دین اور دبا دین تاکہ کسل راہ کم ہو جائے خواجہ نے پاؤن جوتے سے نکالے اسنے
تسلا رکھا جسکے ہاتھ مین لوٹا تھا اسنے پانی ڈالنا شروع کیا اسنے پہلے پاؤن دھلائے اسکے بعد خوب
ملے اور اسنے پانی ڈالا اسطور سے کہ جیسے پاشوئی کیا جاتا ہے جب پانی ہو چکا وہ خدمتگار جو کہ لوٹا لیے
ہوئے تھا اسنے بڑھکر ایک تولیا ریشمی کھونٹی پر سے لیا اس سے دونون پاؤن پونچھے اب یہ پاؤن اٹھا کر
بیٹھے پہلے یہ خود اس خیال سے پریشان کر بیٹھے تھے کہ تمام گرد بھر و نیز بڑی تھی کہ فرش خراب ہوگا جب
پاؤن دھو گئے اب خواجہ پاؤن اٹھا کر بیٹھے کہ وہ دونون خدمتگار پھر اسی مکان مین چلے گئے اسکے
جانیکے بعد پھر وہ ضعیفہ آئی اور بڑے عرصے تک کھڑی دیکھا کی پھر چلی گئی خواجہ حیران کہ ضعیفہ
آکر کیا بار بار دیکھتی ہے اور چلی جاتی ہے خدا خیر کرے ہم خیر کہے کیا اسنے پہچان لیا ہے جو بار بار آکر
دیکھتی ہے ذرا ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ یہان سوا ساحرون کے کوئی آباد نہین ہے بس اسی خیال
سے خواجہ نے اپنا بند و بست کر لیا ہے یہ حالت ہے اس طور سے بیٹھے ہین کہ جیسے بر چھا لگا بیٹھا ہے
پر تولے ہوئے کہ ادھر کوئی حرکت کرے یہ اتر جاؤن خواجہ کی یہ حالت ہے کہ ادھر کچھ آہٹ ہوئی
انھون نے کان کھڑے کیے اور گلیم کی طرف ہاتھ بڑھا خواجہ کی وہ مثل ہے کہ چپہ چپہ کھٹکا شیدہ سر کا خلاصہ یہ
کہ خواجہ بہت ہوشیار بیٹھے ہوئے ہین بعد جانے اس ضعیفہ کے ان خدمتگارون نے تپائی پر لوٹا
اور بیسن دانی رکھی اور دوسرے نے لا کر دسترخوان چن دیا کہ جسپر ہر قسم کی نعمت تھی کھانون کے نام
لکھنے سے بیکار کا طول ہوگا خلاصہ یہ کہ ہر قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا وہ دسترخوان چن کر چلے گئے
کہ وہ ضعیفہ پھر آئی اسکے ہاتھ مین رومال تھا آئے گوشہ پر دسترخوان کے آکر بیٹھ گئی اور خواجہ کی طرف
مخاطب ہوکر بولی کہ تو   مسافر آئیے نان و نمک جو کچھ نوش فرمائیے اسوقت تو یہی کچھ ہے زیادہ تدارک کیا

نہوسکا کہ آپکی خاطر کرین جلدی مین آپسے مین بہت شرمندہ ہون اب عذر نہ فرمائیے کھانا سرد ہوا جاتا ہی خواجہ
نے کہا وہ صاحب کہان ہین جو کہ مجکو لاے ہین وہ بھی تو آئین تو مین کھاؤن یہ کیا کہ مجکو بٹھا کر خود چلے گئے ہین
بدرون آنکے کھانا نہ کھاؤنگا بقول کسیکے طاقت مہمان نداشت + خانہ مہمان گذاشت آنکو بلائیے تو مین کھاؤن
بدرون میزبان کے مہمان کو کھانا نہ چاہیے وہ تو کہتے تھے کہ جب تک مین مہمان کو کھانا نہین کھلا لیتا
ہون اُسوقت تک خود نہین کھاتا ہون آج چار روز سے مین نے کچھ نہین کھایا ہی کیونکہ کوئی مسافر
نہین آیا ہی پھر یہ کیا کہ خود غائب ہوگئے اُس ضعیفہ نے کہا کہ آپ نوش فرمائیے وہ ابھی نہین کھائے گا
جب تک کہ اپنے خداوند کی عبادت نہ کرلیگا ان شب کو آپکے ہمراہ مین بھی کھاؤنگی ورنہ وہ بھی کھائیگا
خواجہ نے جواب دیا کہ یہ ہرگز نہوگا آپنے کہا کہ اے مسافر مجکو اپنے دین و مذہب کی قسم تو کھانا کھا
اُسکا انتظار نکر خواجہ مجبور ہوے بھوک بھی بڑی شدت سے لگی تھی بس روٹی اٹھا کر نوالہ توڑا
اور سالن مین ڈبو کر برابر منھ کے لائے چونکہ عادت تھی خلاف عادت کیونکر ہوتا بیساختہ منھ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم نکل گیا بسم اللہ کا منھ سے نکلنا تھا اور اُس ضعیفہ کے کان مین ان الفاظ کا پڑنا تھا
کہ وہ بیساختہ پکار اُٹھی کہ اے فرزند جمال جلد دوڑو یہ مسافر خدا پرست ہی اسنے بڑا دھوکا دیا ہم سبکو
یہ کہا یہ کہکر خواجہ کی طرف ہاتھ کو دراز کیا کہ خواجہ کو پکڑ لون جیسے اُسکا ہاتھ خواجہ کے قریب آیا خواجہ
تو ہوشیار بیٹھے ہوے تھے اُسکے پکارنے سے حیران ہوگئے تھے کہ اسنے کیا علامت مجھمین خدا پرستی کی
کی دیکھی جو پہچان گئی اسکا بالکل خیال نہ تھا کہ ہمارے منھ سے کلمۂ بسم اللہ نکل گیا ہی مین جیسے اُسکا
ہاتھ اُنکے ہاتھ پر پڑا یہ فوراً جست کرکے بیرون دالان صحن مین آئے نوالہ ہاتھ سے پھینکا ابھی انھون نے
کھایا تک نہ تھا وہ اُٹھکر انکی طرف چلی کہ لینا یہ مسافر خدا پرست ہی جانے نہ پائے انھون نے خیال
کیا کہ صحن مین آکر اگر دروازے سے جاتا ہون تو جو لوگ دروازے پر ہونگے وہ دیکھ لینگے بس
یہ سوچکر جب تک ضعیفہ انکے قریب آئے آئے یہ جست کرکے دیوار پر مکان کی جا بیٹھے وہ یہ حالت دیکھکر
اور چلا دیکر پکارنے لگی کہ اے بیٹا جلد آ یہ مسافر تو خدا پرست نکلا دوسری صفت اسمین یہ ہی کہ لنگور
کی جست وخیز کرتا ہی اسنے جو نوالہ اٹھایا اور قریب منھ کے لیگیا اسکے منھ سے وہ کلمہ نکل گیا جو کہ مسلمان
وقت کھانا کھانے کے کہتے ہین مین نے آواز دی اور اسکی طرف ہاتھ دراز کیا کہ پکڑ لون یہ میرے ہاتھ
کو جھٹکا دیکر فوراً جست کرکے صحن مین آیا مین اسکے پیچھے یہان آئی کہ پکڑ لون یہ جست کرکے دیوار پر جا کھڑا ہوا

یہ چلا رہی تھی کہ وہ جوان اسطرف سے یہ کہتا ہوا آیا کہ کیا ہے کیا والدہ صاحبہ آپ کیوں پکار رہی تھی
ہیں کیسا خدا پرست آو غرض اس جوان نے اسطرف آکر دیکھا کہ میری ماں صحن میں کھڑی ہے اور چلا
رہی ہے اور وہ مسافر دیوار پر کھڑا ہے آو خواجہ نے دیکھا کہ وہ جوان لنگی باندھے ہوئے صرف کرتا
پہنے ہوئے اس ضعیفہ کے پکارنے سے والدہ صاحبہ والدہ صاحبہ کہتا ہوا آیا ہے پس اُسنے اپنی ماں کے
قریب ہو کر پوچھا کہ کیا ہوا بیان فرمائیے اُس ضعیفہ نے تمام سرگذشت بیان کی جب وہ جوان
سن چکا تو اُسنے اُس ضعیفہ سے کہا کہ پھر آپکے قیاس میں یہ کون شخص ہے یہ تو ثابت ہو گیا کہ یہ مرد
خدا پرست ہے وہ بولی کہ میرے قیاس میں ضرور بالضرور یہ خواجہ عمرو ہے یہ مکاریاں اُسی کی ہیں اور یہ
چالاکیاں اُسی کی ہیں سوا اُسکے یہ حرکت اور چالاکی کوئی نہیں کر سکتا ہے یہ سنکے اس جوان نے کہا
کہ اے مرد مسافر یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ تم مرد مسلم اور خدا پرست ہو جیسے نہ پوشیدہ کرو مجھکو یہ بتاؤ
کہ تم ہو کون آیا خواجہ عمرو تو نہیں ہو اس مسافر یعنی خواجہ عمرو نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تم کیا
کہہ رہے ہو میں اس امر سے آگاہ نہیں کیسا خواجہ عمرو نہ معلوم تمہاری تقریر کس قسم کی ہے کہ سمجھ میں
نہیں آتی ہے صاف طور سے بیان کرو عمرو و خواجہ میں کیا جانوں کیسا خواجہ اور کیسا عمرو میں تو
اچھا خاصہ انسان ہوں مرد عجائب پرست ہوں نہیں جانتا ہوں کہ خدا پرست کسکو کہتے ہیں
یہ کس ملعون کا نام لیتے ہو نہ معلوم اس ضعیفہ کو کیا دکھائی دیا جو یہ ایکبار چلا اٹھی کہ خدا پرست
معلوم ہوتا ہے بوڑھی ہو گئی ہے اسکا علاج کرو میں اسی سبب سے تو آتا نہ تھا جو میرا خیال تھا وہ ہی نکلا
نہ کہ تمنے میرے اوپر یہ الزام رکھا ہے کہ خدا پرست ہو میرے قتل کرنے کی فکر کی ہے کہ یہی الزام رکھکر
اسکو قتل کروں اور جو کچھ اسکے پاس پیسہ روپیہ کا ہو لے لوں اس سے کیا حاصل میں نے ابھی تمہارے
یہاں کا نمک تک نہیں کھایا پانی تک نہیں پیا ہاں صرف فرش پر بیٹھنے کا گنہگار ہوں جو چاہے آپکی
سزا دو مجھکو قتل نہ کرو میرے بال بچے مر جائینگے مارے فاقوں کے میں تو پہلے ہی دیتا تھا کہ جو کچھ میرے
پاس ہو لیلو تمنے خود نہ مانا زبردستی مجھکو یہاں لائے اب یہ الزام لگاتے ہو اس سے کچھ فائدہ نہیں
ہے اُس جوان نے کہا کہ اے مسافر تو اس امر سے اطمینان رکھ کوئی تجھکو قتل نہ کریگا تیرا ایک بال بھی کم
نہ ہوگا اگر تو صاف صاف بیان کر دے کہ خواجہ عمرو تو نہیں ہے اس امر کے پوشیدہ کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا یہ
امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ تو مرد خدا پرست ہے اب اگر تو پوشیدہ کریگا تو ہمکو یقین نہ آئیگا اس طور سے تیرا ثابت

ہو گیا ہے از راہ مہربانی یہ بھی ہمپر ظاہر کر دو کہ تم ہو کون خواجہ سلامت تو نہیں ہو خواجہ نے یہ سنکر ہنسکر جواب دیا
کہ کیا بیہودہ بکتے ہو کیسا خدا پرست میں اپنا سمجھا ہے پرستا ہوں تم جو خدا پرست ہو گے دیکھو اپنے
کلمے جو زبان سے نکالو گے تو خدا تمکو غارت کریگا دیکھو اپنے حواس میں آ کر
دیوانے نہ بنو اسپر جوان نے اس ضعیفہ سے کہا کہ یہ تو انکار کرتا ہے اب کیا کیا جاے اسنے کہا بابا یہ
انکار کرے چاہے اقرار میں نہ مانونگی یہ خواجہ عمرو ضرور ہیں میرا دل گواہی دیتا ہے لیکن یہ مصلحت سے
پیرا اپنے کو پوشیدہ کرتا ہے ای فرزند میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک مرد بزرگ مجھ سے فرماتے ہیں کہ خوش
ہو جسکی تمکو تلاش تھی اور جسکا انتظار رہتا وہ کل تیرے یہاں آئیگا اسکی خوب مدارات کرنا
دیکھو بہت ہوشیار رہیو اسسے کام لینا بہت عزت سے پیش آنا جب ہم انکو لیکر آئے کہ ہوشیار تھے مجھ سے
کہا ہے کہ ایک مسافر آیا ہے ذرا آکر دیکھ لیجیے میں اسوقت آئی اور دیکھا مگر کوئی علامت نہ پائی
چلی گئی مگر مجھکو اسوقت سے بڑی تشویش تھی کہ یہ خواب کیسا ہے کہ اسکا ظہور ہوا آج تک تو کبھی
خواب غلط نہیں ہوا ہے اسی سبب سے دوبارہ پھر جاکر دیکھا تھا کہ اب کچھ ثابت ہو مگر پھر بھی
نہ ثابت ہوا خیال یہ کیا کہ ابکی مرتبہ جو مسافر آئیگا وہ خواجہ عمرو ہونگے مگر مجھے شک تھا میں کھانا
کھلانے کو خود آکر بیٹھی اپنے قاعدہ سے مگر میری نگاہ اسی مسافر کی طرف تھی اور میں دیکھ رہی
تھی کہ اگر یہ مرد مسلم ہے تو اسکے منہ سے وقت نوالہ اٹھانے کے ضرور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نکلے گا اور اگر کافر ہے تو یہ کلمہ زبان پر نہ جاری ہوگا میں میرے کہنے کے موافق ہوا جیسے اس
مسافر نے نوالہ اٹھایا کلمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نکلا میں مجھکو یقین ہو گیا کہ یہ خدا پرست ہیں
اور خواجہ عمرو ہیں میں نے تمکو پکارا چاہے یہ پوشیدہ کرے چاہے ظاہر کرے میں نہ مانونگی یہ ضرور
خواجہ عمرو ہیں وہ میرا خواب صادق تھا اُن مرد بزرگ نے مجھکو پہلے ہی خبر دی تھی آج جسکا تمکو انتظار
ہے وہ کل آئیگا ای فرزند یہ خواجہ عمرو ضرور ہیں اس جوان نے کہا کہ ای والدہ ماجدہ میں نے
بھی یہی خواب دیکھا تھا بلکہ مجھسے تو ارشاد فرمایا تھا کہ صبح کو تو جاکر فلان مقام پر کھڑا
ہونا اور فلان طرف سے جو مسافر آئیگا اسکو اپنے مکان پر لانا اور اسکی عزت کرنا میں نے
ایسا ہی کیا میں خود حیران تھا کہ یہ کیا امر ہے مجھسے تو فرمایا تھا کہ فلان طرف سے جو مسافر آئیگا وہ ہی
ہوگا جسکا تمکو انتظار ہے موافق اُنکے ارشاد کے ہوا تو مگر یہ تو ساحر ہے میں اسیر ہی نسبت کا خیال کر کے لایا

گو یہ آتے نہ دیکھا مگر جہانتک ہوسکا مین نے کوشش کی اور یہان آیا اب حیران تھا کہ کیونکر ظاہر ہو کہ
یہ کون ہین آیا جسکا پتہ و نشان دیا ہے وہ ہی ہین یا کوئی اور یہین اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے
آواز دی بس ضرور یہی اور آپکا خواب صادق تھا یہ خواجہ عمرو ہین خواجہ سلامت ان دونون کی
یہ تقریر دیوار پر بیٹھے ہوے سنا کیے جب وہ باہم باتین کر چکے تو اُس جوان نے کہا کہ اے مرد خدا پرست
واسطے مجھکو اپنے دین و مذہب کا بھید اپنے کو پوشیدہ نکر ہم سب بھی مسلمان اور خدا پرست ہین
اگر یقین نہ آئے تو ہمسے کلمۂ طیبہ سن یہ کہکر اُس جوان نے بفصاحت کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا
اور چند قواعد اسلام بیان کیے اور کہا کہ آپ ہمسے کسی قسم کا خوف نہ فرمائین ہم آپکے دوست
ہین دشمن نہین ہین آپکے قدوم میمنت لزوم کے ایک مدت سے منتظر تھے خدا نے آپکی زیارت
سے مشرف فرمایا اب جلد ہمکو اپنے حال سے آگاہ فرمائیے ہمارے دلون کو خوش فرمائیے ہم آپہی
کے انتظار مین یہان مدت سے مقیم ہین یہ کہکر اُس جوان نے اور اُس عورت نے ہزارون قسمین
کھائین اب جو خواجہ نے انکی تقریر سنی اور کلمۂ طیبہ کو اور قواعد دین اسلام جو بیان کیے خواجہ
نے بھی بغور انکے چہرہ پر نگاہ کی تو نور اسلام کو انکی پیشانی پر جلوہ گر پایا خواجہ نے دلمین کہا کہ
ضرور یہ دونون خدا پرست ہین اور جو کچھ کہتے ہین سچ کہتے ہین واقعی خدا پرست ہین اگر کافر
ہوتے تو اسقدر فصاحت سے کلمۂ طیبہ نہ پڑھتے کافر کی زبان سے ادا ہی نہوتے دوسرے
نور اسلام بھی پایا جاتا ہے اپنے کو پوشیدہ نکرو بلکہ ظاہر کر دو پریشان کرنے سے کیا حاصل اب تو یہ
بہت پریشان ہو چکے ہین ادھر انھون نے کہا کہ آپ بالکل خوف نکرین ہم جسقدر یہان لوگ
ہین سب خدا پرست اور مسلمان ہین انمین کوئی کافر نہین ہے سب کو آپکا انتظار ہے اور سب آپکے
مشتاق ہین آپہی کی تشریف آوری کی غرض سے مین نے ہزارون روپیہ اپنا صرف کیا اور
ہزارون کی متحمل غلامون کے خدمت کی آپکی تشریف آوری کی امید ہی مین ابتک زندہ رہا
ہون ورنہ کب کا مرگیا ہوتا لله از برائے خدا اب نہ اپنے کو پوشیدہ فرمائیے اسطور سے جو اُس جوان نے
کہا تب آپ پکارے کہ اے جوان مین نے یہ مان لیا کہ مین مرد خدا پرست ہون تیرے کہنے کے موافق اور
تو نے مجھکو پہچان بھی لیا مگر یہ بتا کہ تو جسکا انتظار کرتا تھا اور جسکے انتظار مین تو نے ہزارون روپیہ صرف
کیا ہے تیرا قول ہے بس کچھ روپیہ اس شخص کی رونمائی کے لیے بھی رکھا ہے کہ اگر وہ آئے تو رونمائی دونگا دل کو

خوش کرو اگر ایسا ہو سکے تو شاید وہ آسکے ورنہ اُنکا آنا محال ہے اگر تم خواجہ عمرو کی رونمائی لاؤ تو مین اُنکو بلادونگا واقعی امر یہ ہے کہ مین خداپرست ہون اور خواجہ عمرو میرے تابع ہین مین جہان چاہون اُنکو بلالون اگر تمکو اُنکا انتظار ہے تو شوق سے اُنکی رونمائی حاضر کرو وہ آتے ہین اُس جوان نے کہا کہ ہماری یہ لیاقت کب ہے کہ ہم اُنکی خاطر کر سکین یا اُنکو کچھ دے سکین وہ شاہ عیاران عیار بیک طرار رئیس تراشندہ کافران سر برندہ عیاد دیگران برادر حمزہ صاحبقران شاہزادہ والاہمت اولیٰ ہین گو اُنکا القب بہت بڑا ہے میری زبان مین اسقدر گویائی نہین ہے کہ مین اُنکو زبان پر جاری کرسکون دوسرے بد دل گلاب وکیوڑے سے کلی کیے ہوئے نہین میری تو یہ حقیقت نہین ہے نہ مین یہ لیاقت رکھتا ہون کہ کچھ اُنپر سے نثار کرون ہان البتہ اُنکے پان کھانے کے لیے سات ہزار روپیہ حاضر ہے مین منگائے دیتا ہون آپ اُنکو طلب فرمائیے جوابدیا کہ تم منگاؤ وہ آتے ہین یہ سُنکے اُس جوان نے اپنے ملازمونکو آواز دی کہ ادھر آؤ ملازم فوراً حاضر ہوے اُسنے کہا کہ وہ فلان کمرے مین جو سات توڑے سر بمہر رکھے ہوئے ہین اُنکو بہت جلد لاؤ ملازم دوڑے ہوئے گئے اُن توڑونکو لیکر حاضر ہوے اس جوان نے کہا کہ یہان رکھدو اور چلے جاؤ بس وہ توڑے رکھکر چلے گئے جب وہ جاچکے اُسوقت اُس جوان نے کہا کہ یہ رونمائی حاضر ہے بسم اللہ خواجہ سلامت کو طلب فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایک بات تو بتاؤ تم خواجہ کی صورت سے واقف ہو اگر اُنکو دیکھو گے تو پہچان لو گے کیا تمنے خواجہ کو کسی مقام پر دیکھا ہے اُس جوان نے کہا کہ جناب عالی جبکہ مین حالت کفر مین تھا اُس حالت مین مجکو سوسن جادو نے ایک تصویر دی تھی کہ اس صورت و شکل کا انسان جہان ملے اُسکو اسیر کر لینا جانے نہ دینا اول تو مین نے وہ تصویر دیکھی تھی وہ تصویر میرے پاس ہے دوسرے جب مجکو عالم خواب مین مرد بزرگ نے مسلمان کیا تھا تو خواجہ کی صورت دکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اُنسے تمھارا کام اجرا ہوگا اور یہ تمھاری مراد کو پورا کرینگے بس مین صورت سے خواجہ کی بخوبی آگاہ ہون اگر خواب مین بھی دیکھون تو پہچان لون یہ جو خواجہ نے سُنا کہا اچھا پہچانو یہ کہکر اب جو خواجہ دیوار سے ملا کرتے ہین اور جست کرتے ہین تو اصلی صورت پر تھے وہ تنکا سی ڈاڑھی چھوٹی چھوٹی آنکھین کلچہ سے گال ملاق سا پیٹ کھٹائی سے کان چھ گز کا دھڑ تیرہ گز کا اور تین گز کا اوپر کا دھڑ کا کرتا و پائجامہ پہنے ہوے سر پر کاغذ کی ٹوپی اُسمین لومڑی کی دُم لگی ہوئی سامنے کھڑے ہوے جیسے ہی اُس جوان و ضعیفہ نے دیکھا پہلی ہی نگاہ مین پہچان لیا دونون خواجہ

نے زمین پر آسکے آنکھے جال مارکر وہ ساتون تو ڑے نذر زنبیل کر لیے وہ دونون دوڑکر خواجہ کے قدمون پر
گر پڑے اور یہ کہنے لگے کہ ہمکو امید نہ تھی کہ ہم یہ قدم دیکھینگے ہمارے خداوند کریم نے ہمکو یہ صورت زیبا
اور شکل رعنا دکھائی گو اسکی امید نہ تھی مراد بر آئی خدا نے آرزو پوری کی خداوند کریم ان قدمون کو
ہم سبکے سر پر تا صد و سی سال سلامت با کرامت رکھے آج ہمکو وہ خوشی حاصل ہوئی ہے کہ اپنی
مدت العمر نہ حاصل ہوگی آج کونسا دن ہے پہ ہم کسکے قدم دیکھ رہے ہین کوئی ہے کہ ہمکو ان قدمون پر سے
ہزار مرتبہ نثار کرے یہ کہتے جاتے تھے دونون ماں بیٹے اور آنکھین قدمون پر ملتے جاتے تھے ایک مرتبہ
قدمون پر سے اٹھکر گرد پھرنے لگے کہ خواجہ نے اُس جوان کا سر سینے سے لگایا اور فرمایا کہ ملیس
سے لبس اب خوشی کر چکے آؤ بیٹھو اور ضعیفہ کو بھی منع فرمایا دونون ماں بیٹونکو لیکر دالان مین آسکے
یہ کہکر کہ ہمارا تو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہے مین تو کھانا کھاتا ہون یہ کہکر دستر خوان پر
بیٹھے تھے اور قصد کیا تھا کہ لقمہ اٹھا کر کھائین کہ اُس ضعیفہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ کھانا نہ
نوش فرمائیے گا یہ کھانا زہر آلود ہے اس سبب کہ اسمین زہر ملا ہوا ہے اور سم قاتل ہے ادھر
لقمہ منہ سے نیچے اترا اور کلیجہ پاش پاش ہو گیا خواجہ نے کہا کہ واہ کیا خوب آپنے بڑی عمدہ دوستی
اور مہربانی کی تھی در پردہ میری جان لی تھی یہ زہر ملا کر کھانا لانے کی کیا وجہ تھی کیا عداوت
مین عداوت کی تھی میری سمجھ مین یہ امر نہ آیا کہ یا تو اُس گرما گرمی اور منت و سماجت سے یہان
لاسکے اُسپر یہ امر کہ کھانا زہر آلود کھلانے کا قصد کیا ابھی میری زندگی باقی تھی جو مین نے
نہین کھایا اگر کھا لیتا تو ہلاک ہو جاتا وہ تو میرے منہ سے بسم اللہ نکل گئی چونکہ میری زندگی
تھی جو یہ کلمہ نکل گیا کہ تم لوگون نے شور و غل مچایا مین جست کرکے بالا کے دیوار چلا گیا اب
کوئی تمکو نہ پاتا مین شب کو آتا اور تم سب کو بیہوش کرکے اور سب مال و اسباب نذر زنبیل
کرکے اور تم سب کو بھی اپنی راہ لیتا خیر تم یہ واقعہ بیان کرو کہ یہ مقام کیا ہے اور کہان کی سرحد ہے
اور تمھارے یہان رہنے کا کیا سبب ہے اور غذا پرست ہونے کا اور میرا انتظار کرنے کا اور زہر آلودہ
کھانا دینے کا کیا باعث ہوا یہ بیان کرو کہ تمھارا نام کیا ہے راوی بیان کرتا ہے جب اُس جوان نے
نے سوسن کا نام لیا تھا تو خواجہ کو یقین ہو گیا تھا کہ یہان سے در بند سوسن کا ضرور پتہ ملے گا
عجب نہین ہے کہ یہی سرحد ہو در بند سوسن کی اُس جوان سے معلوم ہوگا کیونکہ ابتک نہ کبھی

اسی طرف چلنے کی اجازت دی تھی اور فال نے بھی لیس جب خواجہ نے یہ سب تقریر اُس سے کی
اُسنے کہا کہ یہاں کچھ نوش فرمائیے پھر مین باطمینان تمام سب حال عرض کرونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا
لیس اُسنے وہ سب کھانا اُٹھوا کر پھینکوا دیا اور دوسرا کھانا منگایا لیس ان دونوں ماں بیٹون
اور خواجہ نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا شکر خدا بجا لائے اب جب کھا پی کے بیٹھے تو خواجہ نے
کہا کہ ہان بیان کرو اسوقت اُس جوان نے کہا کہ ای میرے شفیق و رفیق و میرے اُستاد
ای میرے محسن میرا نام جمال راہدار ہے مین اس ضعیفہ کا فرزند ہون ایک مین ہی بیٹا ہون
بہت سے لڑکے ہوئے سب مر گئے جب مین پیدا ہوا تو میرے باپ نے میرا نام جمال راہدار
رکھا اسکا سبب یہ تھا کہ راہداری کا پروانہ میرے باپ کے نام ملکہ سوسن جادو کی طرف
سے تھا اس سرحد کا اُنکا نام کمال الدین راہدار تھا جب میرا سن کوئی نو برس کا ہوا میرے باپ نے قضا کی
مجکو چونکہ اُسدن سے وہ منصب اور وہی تنخواہ سرکار سوسن سے میری مقرر ہوگئی اور
میرے نام راہداری کا پروانہ جاری کیا گیا مین اپنی ماں کو لیکر یہان رہنے لگا میری والدہ کا نام
مسعود خاتون ہے یہ بہت نیک اور پارسا ہین انھون نے میری پرورش مین بہت کوشش کی
اور ہزارون روپیہ صرف کیا یا خواجہ سلامت یہ مقام سرحد دربند سوسن کے نام سے مشہور
ہی یہ وہ سرحد ہے کہ جس سے سوا ے میرے اور سوسن جادو کے کوئی آگاہ نہیں ہے اور یہی پشت
در پشت ہے سوسن نے یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ جسکو ادھر سے اُسکو طلب کرنا ہوتا ہے اُسکو وہ ایک
پرچہ کاغذ کا تحریر کرکے دیدیتی ہے کچھ ایسی علامت اُسنے مقرر کی تھی کہ سوا ے میرے اور اُسکے کوئی آگاہ
نہ تھا اور نہ ہے مجکو یہ حکم دیا تھا کہ جب تم اس نشانی کا کاغذ پانا تو ادھر سے آنے بھی دینا اور
جانے بھی دینا جو ادھر سے دربند کے آئے اور اُسکے پاس کاغذ میرا دستخطی ہو وہ جانے پائے اگر نہو
تو اسیر کر لینا جاننا کہ یہ کوئی غیر ہے یا جو کوئی داخل دربند ہوا اور اُسکے پاس کاغذ دستخطی ہو تو داخل
دربند ہو ورنہ اسیر کر لیا جائے چنانچہ یہ ہی طریقہ جاری تھا اور جاری ہے اور والد کے وقت
مین بھی یہ ہی قاعدہ تھا مگر اب چند سے بالکل سوسن کی ممانعت ہو گئی ہے کہ کوئی نہ ادھر سے
جانے پائے نہ آنے پائے کیونکہ طلسم کشا آگیا ہے اور وہ برائے تلاش لوح ضرور آئیگا اگر نہ آئیگا تو
اُسکا عیار ضرور آئیگا کیونکہ وہ بڑے غضب کا ہے چنانچہ اب کوئی نہ ادھر سے آتا ہے نہ اندر دربند

سے جانے پاتا ہے بالکل راہ بند ہے خلاصہ یہ کہ یہ مقام دربند سوسن کے نام سے مشہور ہے مگر یہ
کوہ سوسن کی پشت اور اسکی سرحد ہے یہاں سے کہ جہاں پہلا مکان واقع ہوا ہے سرحد ہے دربند
سوسن کی ابتدا ہے اسوقت سرحد سوسن میں داخل ہیں بس یہیں ہمیشہ سے اسی مقام میں رہتا تھا
اپنی خدمت بجا لاتا تھا کئی سو برس کا عرصہ ہوا ہے کہ بادشاہ سابق کے دادا نے جو کہ اصلی راستہ
دربند سوسن کا ہے صرصر آتش خوار سے ملکر بند کر دیا ہے اب کوئی ادھر سے جا نہیں سکتا ہے اگر
کوئی قصد جانیکا کرے تو اسیر ہو جائے جب تک کہ صرصر مارا نہ جائیگا وہ راستہ کھلے گا نہیں اسنے
یہ طلسم یہاں تیار کیا ہے کہ ایک تالاب ہے کہ جسکے کنارے اُسکے اُستاد کی قبر ہے اسپر وہ شب کو جلسہ سحر
آراستہ کرتا ہے رات بھر گانا اور بجانا ہوتا ہے جو مسافر شب کو ادھر سے جاتا ہے وہ اس جلسہ کو دیکھکر
وہاں جانیکی خواہش کرتا ہے جو جو قریب جاتا ہے وہ وہ وہ جلسہ دور ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ
رات بھر وہ پریشان رہتا ہے بوقت صبح وہ اسیر ہو جاتا ہے دن بھر وہ سب اہل جلسہ مرغابیاں
بنی ہوئی تالاب میں تماشا دکھاتی ہیں جہاں کوئی مسافر آفت کا مارا اُسطرف جانکلا وہ
کیا جانے کہ یہاں طلسم ہے اُس تالاب کو دیکھکر منہہ ہاتھ دھونے کی ضرورت سے یا کوئی ادھر راہ چلنے
کی ضرورت سے گیا اسیر ہو گیا مرغابی بنکے تالاب سے نکلکر اُسکے سر پر گردش کی اُسکے اوپر پانی کا قطرہ
گرا وہ غرق زمین ہو گیا بس اسیر ہو گیا ایک غبار اس سرحد پر چھایا رہتا ہے ادھر سے کوئی نہیں
جاسکتا ہے راستہ یہ ہے بس وہ جلسہ جو ہوتا ہے وہ طلسمی ہے وہاں ناچ گانا بھی ہوتا ہے مجکو گانے
وغیرہ سے بہت شوق تھا میں نے جو سُنا کہ اُس تالاب پر ہر روز شب کو جلسہ ہوتا ہے اور خوب گانا
ہوتا ہے میں نے مالکہ سوسن سے درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو میں جا کر شریک جلسہ ہوا کروں
کیونکہ مجکو گانے کا بہت شوق اور اس جلسہ کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے چونکہ سوسن جادو میری
بہت خاطر کرتی ہیں اور محبت بھی کرتی ہیں مجکو اجازت دی اور صرصر کو طلب فرما کے حکم دیا کہ ہمارا اہلکار
بہت معتمد ہے اور ہم اس سے از حد محبت کرتے ہیں یہ تمہارے یہاں کے جلسہ میں آنے کی خواہش رکھتا
ہے لہذا ہم اسکو اجازت دیتے ہیں اور حکم کرتے ہیں کہ اسکو آنے دیا کرو کوئی مخالفت نکرو چنانچہ صرصر نے
قبول کیا اُس دن سے میں اُس جلسہ میں جانے لگا اور شریک جلسہ ہونے لگا چنانچہ مجکو گانے
وغیرہ سے از حد شوق تھا علم موسیقی کی تعلیم لینے لگا جو کوئی اُستاد ملا اُسکی خدمت کی اور اُس سے

حاصل کیا چنانچہ جہانتک ہوسکا میں نے کوشش کرکے حاصل کیا اب میں خود جلسہ میں گانے لگا اتفاق سے
ملکہ سوسن کی دو لڑکیاں ہیں حسن میں شہرۂ آفاق اور دلبری میں مشتاق انکو خداوند کریم نے حسن
عالم کشش اور ناز فریب عطا فرمایا ہے بہت ہی خوبصورت ہیں واقعی آسمان حسن کے چاند سورج
ہیں اسم بامسمی ہیں یعنی دونوں کے نام یہ ہیں ایک کا نام مہروش جو کہ بڑی دختر ہے اور چھوٹی کا نام
ماہ وش ہے دراصل انکے حسن کے آگے مہ و ماہ شرمندہ ہیں انکے حسن کے آگے زہرہ و مشتری
ماند ہے اپنا مثل و نظیر نہیں رکھتی ہیں انھوں نے جو سنا کہ فلاں مقام پر جلسۂ رقص و سرود برپا ہوتا
ہے انکو بھی گانے سے اور علم موسیقی سے شوق ہے انکو یہ جو معلوم ہوا وہ اپنی ماں سوسن سے اجازت
لیکر اس جلسہ میں تشریف لائیں اور آکر مسند عزوقار پر جلوہ فرما ہوئیں گانا وغیرہ شروع
ہوا جلسہ آراستہ ہوا وہ جو طلسمی لوگ تھے انھوں نے گانا وغیرہ گایا ملکہ کی دختران نے پسند نکیا
میں نے اپنے طریقہ کے موافق گانا شروع کیا میرا گانا ملکہ ماہ وش و مہروش کو پسند آیا اور
مجھسے ماہ وش و مہروش نے فرمایا کہ تم ہر روز اس جلسہ میں آکر گاتے ہو میں نے ہاتھ باندھکر
عرض کیا کہ جی ہاں ہر روز حاضر ہوتا ہوں فرمایا کہ ہمکو تو اسقدر فرصت نہیں ہوتی ہے کہ ہم ہر روز
آیا کریں اور شریک جلسہ ہوا کریں مگر ہاں آٹھویں دن آئینگے اور شریک جلسہ ہوا کرینگے تم بھی اب
ہر روز کا آنا موقوف کرو جسدن ہم آئیں اسدن آیا کرو اور ہمکو اپنا گانا سنایا کرو کیونکہ ہمکو تمھارا
گانا بہت پسند آیا ہے اس عرصہ آٹھ روز میں خوب مشق کیا کرو میں نے عرض کیا بہت خوب آج سے
ایسا ہی ہوگا چنانچہ دونوں آفت جان بوقت صبح اٹھکر اپنے مکان کو چلی گئیں میں یہاں چلا آیا
میں نے اسدن سے یہی طریقہ اختیار کیا کہ روز کا جانا موقوف کردیا اور آٹھویں دن جبکہ
دونوں لڑکیاں سوسن کی آتی تھیں جانے لگا اور اپنا گانا انکو سنانے لگا اسیطرح بھی ایک زمانہ
گذرا ایک دن کا ذکر ہے کہ میں حسب قاعدہ گیا اور شریک جلسہ ہوا اور دونوں شاہزادیاں
جو آئیں اسدن ماہ وش دختر خورد سوسن جامۂ سرخ لباس پہنے ہوئے تھی چونکہ اب
میری بھی شباب تھا اور اسکا بھی عالم حسن زور پر تھا گلشن حسن و جمال بہار پر تھا جیسے ہی نگاہ اٹھاکر
دیکھتا ہوں ایک تیر تھا کہ دل کے پار گذر گیا اس مہروش پری پیکر کی محبت نے میرے کاشانۂ دل
میں اپنا گھر بنا لیا ہے استاد یوں تو قبل میں بھی میرا یہ حال تھا کہ جبتک میں اس جلسہ میں حاضر رہتا

تھا اُسنے عرصہ تک ماہ وش کی طرف دیکھے جاتا تھا اُسکے گلشن جمال کی گلچینی کیے جاتا تھا مگر
اُسوقت تک اُسکو تمیز اچھے برے کی نہ تھی صرف اسی طور سے کوئی اور قسم کا خیال سے نہیں دیکھتا تھا
بلکہ اچھی صورت جو معلوم ہوئی تھی دیکھتا تھا اب جو سن تمیز کو پہونچا تو ملکہ کے عشق نے دل میں گھر بنایا
خدنگ عشق سے نشانہ دل کو کیا اسقدر محبت ہوئی کہ اب بدون دیکھے چین نہ آتا تھا سپاہ عشق کی کشور دل پر
چڑھائی ہوئی فوج غم والم نے دیار دل کے لوٹنے کا سامان کیا اب وصل کی خواہش ہوئی یہ ہی دل
چاہتا تھا کسی طور سے اس ماہ وش پری پیکر کو گلے سے لگا لوں پیار کروں دل وجان سے فریفتہ ہوگیا
میں نے جو خیال کر کے دیکھا تو ملکہ کا بھی میلان پایا مگر بسبب خوف ملکہ سوسن کے اپنے عشق کا اظہار
نہ کرسکا دل میں آتش فراق سے سوزش ہونے لگی اور ایک آگ مشتعل ہوگئی کہ جو ہر وقت دل کو
جلانے لگی میں تڑپنے لگا مگر اظہار نہ کرتا تھا اس خیال سے کہ اگر اس امر کا اظہار ہوگا تو سوسن جادو
سے کب گوارا ہوگا اور میری دشمن ہوجائیگی کیونکہ وہ مالک دربند اور بڑی مرتبہ والی ہے میں اُسکا ملازم اور
ریزہ خوار ایک ادنےٰ نوکر ہوں بھلا یہ کونسی بات ہے کہ میں اس امر کا اظہار کروں اور میرے حق میں خرابی
ہو کیونکہ وہ کافرہ ہے ایسا نہو کہ غضبناک ہوکر مجکو قتل کر ڈالے تو بڑی خرابی ہو پہلے دل کو بہت
سمجھایا اور بہت پند ونصیحت کی مگر یہ حضرت کب مانتے ہیں اور زیادہ تڑپانے سے بیقرار ہونے لگے
خلاصہ یہ کہ اب میں رات دن بیقرار رہنے لگا میرا یہ کام ہوگیا کہ رات تو اختر شماری و دن آہ وزاری
میں بسر ہونے لگا آٹھویں دن جاتا تھا چونکہ میری معشوقہ کو بہرا گانا پسند تھا خوب گاتا تھا بلکہ خوش
تھی کہ جہاں سے ممکن ہوا علم موسیقی سیکھ خوب طریقے سے آگاہ ہوں اشعار عاشقانہ خوب گاتا تھا
رات پھر اُسکے گلشن حسن کی سیر کرتا تھا اور گلچینی حسن وجمال کرتا تھا ملکہ کو میرا گانا پسند تھا میں
گاتا خوب تھا اسی سبب سے ملکہ کو بھی میری طرف میلان تھا چنانچہ آٹھویں دن اب جو ملکہ
اُس جلسہ میں آتی تھی تو بعد دن میرے اُسکو چین نہ آتا تھا یا تو یہ طریقہ تھا کہ پہر دو پہر بیٹھکر چلی جاتی
تھی یا اب رات رات بھر تک یہ جلسہ رہنے لگی خلاصہ یہ کہ میں فراق ملکہ میں تڑپ تڑپ کر بسر
کرنے لگی خیسارہ زندہ رہ گئے مگر وہ امید بالکل قطع تھی کہ ملکہ سے وصل ہو میں اس آٹھویں دن
کی صحبت کو غنیمت جانتا تھا اب وہ دن اسی انتظار میں گذرتے تھے کہ وہ دن آئے تو جاکر اپنے معشوق کی
کی صورت دیکھوں اور اُسکے باغ حسن کی سیر کروں القصہ اسی طرح عرصہ گذر گیا میں وصل تو میسر نہ تھا

اتفاق سے یہ طریقہ ملکہ نے جاری کیا کہ جب انکا جی علاوہ اُس دن کے کہ جسدن وہ جلسہ مین تشریف لاتی
تھین سیر گانا سننے کو چاہا تو اپنی ملکہ سوسن سے اجازت لیلی تھی مجکو اپنے محل مین طلب کرلیا مین وہان گیا
جاکر خوب گاتا تھا اسکو بھی مسرت ہوتا کبھی کبھی چلا جاتا تھا اور گانے بجانے آتا تھا مگر اب دن بدن میری حالت
غیر ہونے لگی آٹھوین دن کی صحبت سے میری زندگی تھی صرف صورت دیکھنے پر میری حیات تھی مگر اب شام
رات دن اسکے سوا رونیکے مجکو اور کام نہ تھا یہانتک کہ اسقدر بیقرار ہوا اور ایسا نحیف وزار ہوا
کہ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوتا ہے تاب و طاقت نے جواب دیا صبر و شکیب نے ساتھ چھوڑا عنان اختیار ہاتھ سے
جاتی رہی صبر نے جواب دیا اب بالکل نوبت اس امر کی ہے کہ رسوا ہونگا یا جان جائیگی یہ ہی دل مین
قصد کیا کہ ایکی مرتبہ جو جلسہ مین جاؤن تو اپنا عشق اس آفت جان پر ظاہر کرون اور صاف طور
سے کہدون کہ تمپر مرتا ہون اب چاہے اس امر کے اظہار ہونے سے مین قتل کیا جاؤن چاہے زندہ
رہون کہانتک صبر کرون ای استاد یہ قصد کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا اور جلسہ کے دن کا انتظار
کرنے لگا مگر یہ دل کب مانتا ہے اور کب قرار لیتا ہے از حد بیقرار ہونے لگا اور تڑپنے لگا جب صبر نہوسکا
تو مین نے یہ قصد کیا کہ کچھ کھا کر اپنی جان دون سوا اسکے کوئی تدبیر اور نہوگی وصل یار تو میسر
ہونا محال ہے سوا اپنے جان جانیکے ای خواجہ سلامت یہ قصد مصمم دلمین کرلیا ایک انگشتری الماس کی
میرے ہاتھ مین تھی اسکو والدہ سے پوشیدہ طور سے پیسا اور پسودہ الماس کو اپنے پاس رکھا اور
جس مقام پر مین سوتا تھا وہان آکر اپنے پلنگ پر لیٹا اور یہ قصد کیا کہ کھالون کچھ خیال جو
اسکے روے زیبا کا آیا تصویر خیالی اسکی آنکھون کے سامنے پھرنے لگی مین اسکو مخاطب کرکے کلام
کرنے لگا اور اظہار عشق اور اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا میری نوبت جنون پہونچی تھی یہ عالم تھا کہ
مجنون ہوگیا تھا یہ ہی جی چاہتا تھا کہ کوہ و صحرا کی سیر کرون جنگلون کو اپنا مسکن بناؤن مگر اس
خیال سے نہ جاتا تھا کہ اگر چلا جاؤنگا تو یہ جو آٹھوین دن صورت زیبا کی زیارت ہوتی ہے کیونکر ہوگی
بس اس خیال سے کہین نہین جاتا تھا نہ کسی کے سامنے روتا تھا اپنے مقام پر بیٹھکر روتا تھا اور
گریبان کو چاک کرتا تھا خلاصہ یہ کہ جب مین نے یہ قصد کیا اور تصویر خیالی ملکہ روبرو آگئی مین
اسکو مخاطب کرکے اس سے ہمکلام ہوا اور جب کچھ جواب نہ ملا تو یہ حالت ہوئی کہ رونے لگا
اسی حالت گریہ و زاری مین آنکھ [illegible] ہوگئی دیدہ ظاہری تو بند ہوئے باطنی کھل گئے عالم خواب مین

کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرد بزرگ بارلیش سفید سبز عمامہ سر پہ چہرہ نورانی میری بالین پر کھڑے
ہوئے ہین اور فرما رہے ہین کہ اے جمال راہدار اسقدر کیون بیقرار ہوتا ہی اور کیون جان دینے
پر آمادہ ہوتا ہی ارے اپنی جان کو غنیمت جان کیون وصل معشوق سے نا امید ہوتا ہی اسکا وصل
تیرے نصیب مین ہی مگر ایک شرط سے کہ تو دین اسلام قبول کر اور بیان باطل پر لعنت کر اور کلمہ طیبہ پڑھو
صدق دل سے مسلمان ہو اے جمال راہدار تجکو لازم ہی کہ تو دین اسلام قبول کر کے خواجہ عمرو کے آنیکا
انتظار کر کیونکہ خواجہ کے سبب سے وصل معشوق تجکو حاصل ہوگا اگر تو خواجہ عمرو کی شرکت کریگا اور
انکی خدمت بجا لائیگا کیونکہ وہ دربند سوسن کی تلاش مین ادھر آینگے تو انکو دربند سوسن مین پہونچا دینا
وہ سوسن جادو کو اسیر کرینگے انکے اسیر کرنے سے تیرا بھی مطلب ہوگا اور تجکو وصل نصیب ہوگا
انکی کوشش اور سعی سے اگر وہ کوشش و سعی نکرینگے تو کبھی تجھے وصل نصیب نہوگا اگر تو انکے کہنے پر
عمل کریگا تو تیرا کام بخوبی ہوگا تجکو لازم ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اور خواجہ کی تشریف آوری کا
انتظار کر وہ نظر کردہ حضرت پیغمبران ہین شاہ عیاران ہین انکی عزت و توقیر ہر ایک پر لازم ہی وہ جہان
اپنا قدم رکھین بہ دل و جان اس کام کو پورا کیے ہوئے نہ چھوڑین انھین کے قدمون کی برکت سے تو
وصل یار سے بہرہ مند ہوگا اور وہ عنقریب آنیوالے ہین اور تو بھی بہت جلد وصل یار سے بہرہ مند
ہوگا اپنی جان نہ دے کیونکہ حمزۂ صاحبقران یہان تشریف لا چکے ہین بے ستون جادو سے
مقابلہ ہو رہا ہی بعد فتح کوہ بے ستون وہ خواجہ عمرو کو براے دریافت حالات دربند سوسن
روانہ کرینگے خواجہ اسطرف کو آئینگے تو انکی شرکت کرنا اور اپنا درد دل انسے بیان کرنا وہ ضرور تیرے
لیے کوشش کرینگے اور تجکو وصل یار سے کامیاب کرینگے تو خوش ہوگا مگر اپنے دین اسلام قبول
کرنیکو کسی پر ظاہر نکرنا اسی طور سے پوشیدہ رہنے دینا اور جسطور رہتے تو جلسہ مین جاتا ہی اسی طور
سے جایا کرنا جب خواجہ آجائین تو وہ جس طور سے کہین اسپر عمل کرنا انکی رائے کے موافق کام کرنا
انکے کہنے کے خلاف کبھی نکرنا یہ فرما کر مجکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا اور بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی مین ایسا خائف و
ترساں ہوا تھا کہ میرا بند بند کانپ رہا تھا انھون نے مجکو تسکین فرما کر اس عالم خواب مین مسلمان کیا مین نے
دین اسلام قبول کیا وہ مرد بزرگ آنکھون کے سامنے سے غائب ہوگئے مین نے قصد کیا تھا کہ اسم مبارک دریافت
کرون مگر مین کچھ ایسا محو ہوا تھا وصل یار کو سنکے کہ نصیب ہوگا اور مجکو خوشی حاصل ہوئی تھی کہ اس عالم خواب

مین یہی کہتا ہوا اون نہ سہتا تھا فرط خوشی سے اسی سبب سے اسم مبارک دریافت نکر سکا کیونکہ مین اپنے
آپ مین نہ تھا وہ مرد بزرگ غائب ہوگئے مین اسی حالت خوشی مین تھا کہ ایک مرتبہ آکر کسی نے شانہ ہلایا میری
آنکھ کھل گئی کیا برا معلوم ہوا مگر آنکھ کھولکر جو دیکھا تو والدہ کو سرہانے کھڑا ہوا پایا دیکھا کہ انکی آنکھون سے
آنسو جاری ہین آواز گرفتہ ہے زار و قطار رو رہی ہین مین نے اپنے حواس درست کرکے دریافت کیا کہ یہ کیا
آپکی حالت ہے جلد بیان فرمائیے کیونکہ آپ اسقدر بیقرار ہین اور اشکبار انھون نے کچھ زبان سے تو فرمایا
نہین مجھے گلے سے لپٹا لیا اور رو رو کر کہنے لگین ای فرزند تیرے دل پر کیا گذری جو تو نے اپنی جان
دینے کا قصد کیا ہے جلد بیان کر کہ سودہ الماس کی پڑیا کہان ہے جو کہ تو نے کھانے کے لیے اپنے پاس رکھی تھی
میرے سر کی قسم کچھ کھایا تو نہین ہے ارے فرزند جگر بند تو ہی تو میری زندگی کی آس ہے اس ضعیفی کا سہارا ہے
تیرے اوپر کیا گذری ہے جو تو نے مرنے کا قصد کیا ہے جلد اپنی حالت بیان کر ای فرزند تو کیون اپنی حالت کو
مجھ سے پوشیدہ رکھتا ہے ارے تو ہی تو میری زندگی ہے اب تو امید بھی نہین ہے کہ پھر تجھسا فرزند مجھکو نصیب ہوگا
مین نے اپنا سارا زمانہ تیرے پیچھے کاٹا اگر تو نہوتا تو کون میرا تھا کہ جو میرے رزق اور میری راحت کی
فکر کرتا تیرے دل مین کیا سمائی تھی جو تو نے یہ قصد کیا ای فرزند جو تیری حالت ہے اور تیرا خیال ہے مین اس سے
بخوبی آگاہ ہوگئی ہون تو اس سے قبل مجھ سے بیان کرتا تو مین کوشش کرتی ملکہ سوسن کے قدمون پر
جاکر گرتی اور کہتی کہ اسکو غلامی مین قبول فرمائیے جب مین روتی اور فریاد کرتی کہ میرا بچہ ہلاک ہوا جاتا
ہے پہلے اسکے عوض مجھکو قتل فرمائیے اسکے بعد اسکو ہلاک فرمائیے اس خطا پر اور یہ کہکر تلوار رکھکر اپنے
گلے پر رکھتی تب امید تھا کہ سوسن منظور کرتی اور تیری مراد حاصل ہوتی تو وصل یار سے بہرہ مند ہوتا
کیونکہ ملکہ رحم دل اور میرے حال پر اور تیرے حال پر بہت مہربان ہے دوسرے کوئی تو بدقوم نہین
ہے عالی خاندان ہے ملکہ سے تیرا خاندان اچھا ہے وہ صرف حاکم ہونے سے اس مرتبہ کو پہونچ گئی ہے ورنہ وہ
خاندانی حالت مین تجھسے کم ہین چار پیڑھی کی عزت ہے انکا تو فخر تھا مگر خیر تو نے پوشیدہ کیا میری اور تیری
زندگی تھی کہ خداوند کریم نے میرے حال پر رحم کیا اور مجھکو تیرے حال سے آگاہ کیا ابھی مین سو رہی
تھی کہ ایک مرد بزرگ نے خواب مین آکر مجھکو مسلمان کیا اور تیرے حال سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ جلد
جاکر اس سے سودہ الماس لے لے ایسا نہو کہ وہ کھا جائے گو مین نے اسکو بھی مسلمان کیا ہے اور
اسکو آگاہ کر دیا ہے کہ خواجہ خضر کے بدولت تو اپنے معشوق کے وصل سے کامیاب ہوگا انکے

آپکی امید پر رہا اور آپکی تشریف آوری تک تو اپنی جان نہ دے اور آپکا انتظار کر اسکو مسلمان کیا ہے تو بھی
دین اسلام قبول کر اسکو غنیمت جان کہ اس دین کے قبول کرنے کی برکت سے تیرے فرزند کی جان
بچ گئی ورنہ وہ ہلاک ہو جاتا ای فرزند انھوں نے تیرے عشق کی سب حالت اور تیری سب کیفیت مجھ سے
اس حالت خواب میں بیان کی یہ کہکر والدہ نے سب حال مجھ سے اول سے آخر تک بیان کیا اور ان
مرد بزرگ کی صورت بیان کی جنکو میں نے خواب میں دیکھا تھا انہیں مرد بزرگ نے والدہ کو بھی مسلمان
کیا تھا پس جب میں نے یہ حال والدہ کی زبانی سنا میں نے بھی سب حال اول سے آخر تک سب
بیان کیا اور اپنا خواب بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا پس ای خواجہ سلامت ہم دونوں ماں بیٹے
صدق دل سے مسلمان ہو گئے اب جو خیال کرتے ہیں تو کلمہ یاد تھا عالم بیداری میں کلمہ پڑھا اور
مذہب عجائب پرستی پر لعنت کی وہ جو میرے قلب کی بیقراری تھی وہ برطرف ہو گئی اور کسیقدر اطمینان
ہوا میں نے وہ سودہ الماس والدہ کو دیا انھوں نے اسکو اسی وقت پھینک دیا رات بھر ہم دونوں
اسی خواب کو بیان کیا کیے اور والدہ میرے گلے لگ لگ کر رویا کیں میں نے آپنے اپنے عشق کا قصہ جو وہ ملا تھا
کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی میں نے اپنے ملازموں کو طلب کر کے ان سے کہا کہ بھائیوں میں نے تو دین اسلام قبول
کیا اور عجائب پرستی پر لعنت کی اگر تمکو دین اسلام قبول کرنا ہو تو میرے پاس رہو ورنہ چلے جاو سب نے
بیان کیا کہ ہم مسلمان ہیں ہر ایک نے بیان کیا کہ ایک مرد بزرگ نے ہمکو عالم خواب میں آکر مسلمان کیا اور
فرمایا کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور در بند سوسن برباد ہوگا سوسن جادو یا قتل ہوگی یا مطیع اسلام خواجہ
عمرو و حمزہ صاحبقران کی اطاعت و شراکت کریگا اسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور جو اسنے انحراف کریگا وہ
قتل ہوگا اور ذلیل ہوگا مگر خواجہ عمرو کے آنے تک تم لوگ اپنے دین و مذہب کو سوائے اپنے مالک کے کسی پر ظاہر
نہ کرنا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں یہ جو میں نے ان لوگوں سے سنا بہت خوش ہوا یہ ہی کلمے
ان مرد بزرگ نے مجھ سے بھی فرمائے تھے چنانچہ اسدن سے میں آپکے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا ہر وقت
یہ ہی دعا تھی کہ کہیں آپ تشریف لائیں اور میں اپنی مراد دلی سے کامیاب ہوؤں میں نے اسدن سے یہ طریقہ
کیا تھا کہ راستے پر جا کر کھڑا رہتا تھا جو مسافر ادھر آتا تھا اسکو اپنے مکان پر لاتا تھا اگر کافر ہوتا تھا اسکو
زہر آلودہ کھانا کھلا کر ہلاک کرتا تھا ہزاروں کافروں کو میں نے اس طریقہ سے قتل کیا اور آپکا انتظار
کھینچا آج خدا نے میری مراد پوری کی کہ آپکی دیدار سے مشرف فرمایا رات کو وہ مرد بزرگ خواب میں آکر

آپکی تشریف آوری کی خبر دی گئی بموجب انکی ارشاد کے ظہور میں آیا بس میں آپکے تصدق اور آپکے قدموں کی
برکت سے اپنی مراد کو پہونچونگا یہ سنکے خواجہ نے فرمایا کہ کیوں جمال رابدار اب بھی وہ جلسہ ہوتا ہے
اور وہ دونوں شاہزادیاں آتی ہیں اور تم بھی جاتے ہو یقین ہے دونوں شاہزادیاں ساحرہ ہونگی جمال رابدار
نے عرض کیا کہ استاد اسی طریقہ سے روز جلسہ ہوتا ہے یہ جلسہ تو طلسمی اور سحر کا ہے جبتک صبیح آتش خوار
نہ قتل ہوگا اسوقت تک یہ جلسہ نہ موقوف ہوگا دونوں شاہزادیاں اسی طرح سے آٹھویں دن آتی ہیں اور
یہ آپکا خادم بھی جاتا ہے اور گاتا ہے یہی دو سبب تو میری زندگی کے تھے ایک زیارت معشوق آٹھویں دن
دوسرے آپکا انتظار خیر خداوند کریم نے آرزو پوری کی کہ اپنی زندگی میں وصل یار کی امید ہوئی ای استاد
دونوں شاہزادیاں سحر سے بالکل ناواقف ہیں بلکہ انکی جسقدر مصاحبین و خواصین ہیں وہ بھی سحر سے
ناواقف ہیں ایک حرف نہیں جانتی ہیں سوا سوسن جادو اور انکے ملازموں کے اور صبیح آتش خوار
و انکے ملازموں کے ساحر نہیں ہیں اصل امر تو یہ ہے کہ سوا مہروش و ماہ وش اور انکے نوکروں
کے یہاں سب ساحر ہیں خواجہ نے کہا کہ خیر یہ بتاؤ کہ اب کسدن جلسہ ہوگا کہ جسدن تم جاؤگے جمال رابدار
نے جواب دیا کہ استاد آج ہی تو دن ہے میرے جانے کا آج ملکہ آئینگی اور شریک جلسہ ہونگی خواجہ نے
کہا کہ ای جمال رابدار ہمکو بھی اس جلسہ میں لیچلو تاکہ ہم وہاں چلکر کوئی تدبیر کریں اور سوسن جادو کو
قتل یا اسیر کریں اور صبیح آتش خوار کو قتل کرکے راہ دربند کی کھولیں تاکہ صاحبقران یہاں تشریف
لائیں دربند کو فتح کریں تمھاری شادی سوسن جادو کی دختر ملکہ ماہ وش کے ساتھ کریں جمال رابدار
نے عرض کیا کہ استاد آپ اسقدر توقف فرمائیں کہ میں آج جاکر ماہ وش و مہروش سے آپکا ذکر کروں
اور انکو آپکی تعریف کرکے آپکا مشتاق کروں یقین ہے کہ وہ ضرور آپکو طلب کرینگی کیونکہ وہ گانے کی
بہت شوقین ہیں اور از حد مشتاق ہیں جب آپکے گانے کا حال سنینگی کہ آپ بہت عمدہ گاتے ہیں تو ضرور
اس امر کی خواہش کرینگی خواجہ نے کہا کہ تم کیونکر انکو میرے حال سے آگاہ کروگے اسنے کہا کہ میں آج عرصہ
کرکے جاؤنگا ملکہ ضرور باعث دیر کا دریافت کرینگی میں عرض کرونگا کہ میرے استاد ایک مدت
کے بعد آئے ہیں انکی خاطر و مدارات میں عرصہ ہوگیا وہ ضرور دریافت کرینگی کہ کس فن کے استاد
ہیں میں بیان کرونگا کہ علم موسیقی کے بڑے کامل ہیں میں نے یہ فن انھیں سے حاصل کیا ہے ایک زمانہ
بعید کے بعد آئے ہیں گو میرا جی آنے کو نہ چاہتا تھا کہ انکو چھوڑکر آؤں مگر آپکے خوف سے انکو چھوڑ کر حاضر ہوا ہوں

ہین وہ ایک غزل بین گا کر چلا جاؤنگا جب یہ بیان کرونگا تو وہ ضرور یہ فرمائینگی کہ ہم بھی اُسکے گانے کے
مشتاق ہین ہمکو بھی سناؤ مین عرض کرونگا کہ آپ طلب فرمائیے یقین ہی کہ آپکے طلب فرمانے سے وہ
تشریف لائین بس وہ ضرور ضرور کسی سے آپکو طلب کرینگی آپ شوق سے تشریف لائیے گا پھر آپکو اختیار ہی
جس طور سے چاہیے گا اپنا کام کیجیے گا خواجہ نے یہ سنکے فرمایا کہ کیون جمال رایلا رہ یہ تو نہوگا کہ مین وہان
کسی صورت پر جاؤن اپنی صورت کو تبدیل کرکے اور وہان یہ نہو کہ میری اصلی صورت ظاہر ہو جائے
اور یہ راز افشا ہو مین بھی اسیر ہون اور تم بھی مبتلائے بلا ہو کیونکہ تم کہتے ہو کہ جو کوئی اسطرف جاتا ہی
وہ اسیر ہو جاتا ہی جمال رایلا رہ نے جواب دیا کہ ای آشنا یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر ہی کہ جو بیرون دربند
سے آنے کا قصد کرتا ہی وہ اسیر ہو جاتا ہی اور وہ مبتلائے بلا ہوتا ہی یہ امر نہین ہی کہ جو اندرون
دربند سے اور اسطرف کا رہنے والا ہو وہ شریک جلسہ ہو اسیر ہو جائے اور مبتلائے بلا ہو کیونکہ
ہم جیسے لیے ہی باشندگان دربند کے لیے نہین ہی یہ بھی اس غرض سے ہی کہ طلسم شاہ آ جائے اُسی کے
لیے یہ سارا بند و بست ہی دوسرے یہ طریقہ ہی کہ جو شریک جلسہ ہونے والے لوگ ہین اُنکو اجازت ہی
کہ وہ جسکو چاہین اپنے ہمراہ لائین ہان اگر کوئی بدون اجازت سرخ یا سوسن یا اُن لوگون کے جنکو
اجازت ہی جلسہ مین شریک ہونے کی جائیگا وہ اسیر ہو جائیگا بس جبکہ آپکو شاہزادیان طلب کرینگی
تو گویا اجازت ہوئی پھر آپ سے کوئی مزاحمت نکریگا رہا یہ امر کہ ایسا نہو کہ اس مقام پر پہونچکر آپکا
راز افشا ہو یعنی بسبب سحر کے آپکی اصلی صورت ظاہر ہو جائے تو اسکا یہ بند و بست ہوگا کہ ہم اور
آپ اُس جلسہ سے الگ بیٹھینگے اور اب بھی یہ ہوتا ہی کہ مین جو جاتا ہون الگ بیٹھتا ہون کیونکہ یہ
تو کارخانہ سحر کا ہی وہ دونون شاہزادیان بھی الگ اُس جلسہ سے بیٹھتی ہین اس سرحد مین [illegible] جاتی
سامنے جلسہ اتنے فاصلہ پر آراستہ ہوتا ہی کہ جیسے یہان سے میرے مکان کا دروازہ وہان [illegible]
اور اُسکے مصاحب ہوتے ہین اور سحر کی پتلیان اور یہان الگ فرش کیا جاتا ہی مین اور یہ دونون
شاہزادیان اور اُنکی خواصین ہوتی ہین بس آپ وہان کب ہونگے کہ جو سحر کے سبب سے آپکی صورت
اصلی ظاہر ہوگی یا راز افشا ہوگا خواجہ نے کہا اچھا معلوم ہوگیا دوسرے مین اسکا بھی بند و بست
کرونگا کہ کیسا ہی سحر کیا جائے میری صورت اصلی نہ ظاہر ہو جس صورت پر جاؤن اُسی صورت پر
رہون جمال رایلا رہ نے کہا کہ جب آپ پر عکس سحر بھی نہ پڑیگا تو پھر کیونکر آپکی صورت تبدیل ہوگی وہ تو

امر ہی کہ جو اُس غبار کے اندر جائے وہ اسیر بھی ہو جائے اور اصلی صورت بھی اُسکی ظاہر ہو جائے خواجہ نے کہا اچھا یہ معلوم ہو گیا اب جو مین تمکو تعلیم کرون اُسپر عمل کرو میرے جانی کی وہان یہ تدبیر ہی کہ مین تمکو چند طریقہ اور قاعدے علم موسیقی کے تعلیم کرتا ہون اُس طریقہ اور قاعدے سے آج تم وہان گانا جب تم گاؤ اور روزمرہ سے آج گانا تمھارا الگ ہوگا تو اسکا سبب دریافت کیا جائیگا اور تم ضرور کہیگے بھی جاؤگے اُسوقت تم بیان کرنا کہ میرے اُستاد جنکا نام قیصر تان توڑ خان ہی وہ تشریف لائے ہین اُنھون نے یہ نئے طریقے جو کہ اپنے دل سے ایجاد کیے تھے مجکو تعلیم فرمائے ہین بس زیادہ تر میرا اشتیاق ہوگا یقین ہی اُسیوقت طلب کیا جاؤن مین وہان جاکر اپنا رنگ جمالونگا پھر تمھارے کہنے اور سننے کی ضرورت نہوگی جمال رامہار نے عرض کیا بہت خوب فرمائیے کہ آپ آتے کہان سے ہین اور کوہ بے ستون کی کیا حالت ہی تب خواجہ نے سب حال کوہ بے ستون کے برباد ہونے اور بے ستون کے قتل ہونے اور اُسکے وزیر وا اہل لشکر و سردار خوارون کے بعد قتل سردار سردار خواران صرغام و ہیچ کے شریک ہونے اور بادشاہ سابق کے رہا ہونے اور زنار جادو وہمشیرہ بے ستون کے قتل ہونے اور اپنے ادھر آنے کا براہ دریافت حالات دربند سوسن وبراے تلاش لوح طلسم وبراے قتل صرصر آتش خوار بیان کیا اور کہا کہ مین اس غرض سے یہان آیا ہون پہلے میرا قصد تھا کہ اصلی راہ سے جاؤن پھر مین نے خیال کیا کہ اگر اصلی راہ سے جاؤنگا تو اسیر ہو جاؤنگا کوئی ایسی تدبیر کرون کہ دوسری راہ سے داخل طلسم ہون اب یہ خیال کرکے ادھر کو روانہ ہوا گو واقف نہ تھا مگر خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے منزل مقصود پر پہونچا دیا اور اچھا طریقہ دربند مین جانیکا پیدا کیا دیکھنا کہ مین کیونکر سوسن جادو کو اور صرصر آتش خوار کو قتل کرتا ہون اور لوح کو تلاش کرتا ہون اور جاکر حضرت سے بیان کرتا ہون وہ یہان آکر دربند کو فتح فرماکر طلسم کو فتح کرین لوح کو حاصل کرینگے اور تمھارا عقد ملکہ باہوش کے ہمراہ کردینگے جمال رامہار خوش ہو گیا اٹھکر خواجہ کے گرد پھرا خواجہ نے گلے سے لگایا اُسکی مان بھی اٹھکر گرد پھری خواجہ کی بلاگردان ہوئی اور بہت دعائین دین وہان سے اٹھکر اپنے مقام پر آئی خواجہ کے لیے کھانے وغیرہ کی تدبیر کرنے لگی یہان خواجہ نے جمال رامہار کو علم موسیقی کی تعلیم دینا شروع کی ایک تو وہ اس فن سے آگاہ تھا اب جو خواجہ نے اسکو تعلیم کیا جیل نکلا تھوڑی سی تعلیم مین ایسا ہو گیا کہ اُسکا جواب دینے والا کوئی نہ تھا آفت کا پرکالا ہو گیا اول تو جوان دوسرے صاحب آواز تیسرے اس فن سے شوق چوتھے طبیعت دار پانچوین ایسے شخص کی تعلیم جو کہ

واقف تھا نہ علم موسیقی میں یگانہ ان سے باتوں کی ترجیح ہونے سے بڑا ولولہ ہو گیا دن بھر میں خواجہ سے
اسکو سیکھ لیا وہ راگ و راگنیاں اور بہت سی تعلیم فرماکے اور اس سے انکو سنا جو وہ گاتا
تو وہ اور بھی تھا ہمہ تن راگ بن گیا تھا خواجہ نے بہت تعریف فرمائی اسکو اپنا شاگرد کیا جب ان
باتوں سے فراغت حاصل ہوئی جمال راہدار نے کہا کہ یا استاد اب جہاں حضرات کہاں تشریف فرما
ہیں خواجہ نے کہا کہ وہ سب استاد ان کی حوالی میں مع حکیم استاد اتالیق وغیرہ و اہل لشکر کے
فروکش ہیں اور بہ تقسیم انہی امیروں کے انتظار میں یہاں سے ماہ وشان جمال الدین یا انکو بلاؤں تو وہ ادھر
کو روانہ ہوں اور آکر وہ رسید کو فتح کریں جمال راہدار یہ سنکے خاموش ہو رہا یہانتک کہ وہ دن
تمام ہوا اور رات کا وقت آیا آفتاب طرف مغرب کے راہی ہوا شاہ انجم نے بزم عشرت کو آراستہ کیا
صحبت عیش و نشاط کو برپا کیا مطربہ فلک نے اپنا ساز وغیرہ درست کر کے صحبت انجم کو گرم کیا جمال راہدار نے
جانے کا سامان کیا لباس سے آراستہ و پیراستہ ہوا وہاں موافق دستور کے بزم عشرت جو کہ تا الیہ
ہر روز آراستہ ہوتی تھی آراستہ ہوئی چونکہ آج مہروش و ماہ وش کے آنے کا دن تھا انکے
لیے الگ فرش کیا گیا اور سب سامان کیا گیا جیسے ہی شام ہوئی دونوں شاہزادیاں آئیں شیخ نے
بڑی عزت و آبرو سے انکو لا کر انکے مقام پر بٹھایا جب وہ دونوں آ بیٹھیں رقص و سرود کا هنگامہ ... کی
پتلیاں ناچنے گانے لگیں شاہزادیاں مسرور تماشائے رقص و سرود ہو رہی تھیں جب وہ ناچ و گانا تھکیں
اور کھانے کا وقت آیا دونوں نے خاصہ کھایا طریقہ یہ تھا کہ بعد طعام کھانے کے جو آکر بیٹھتی تھیں
تو جمال راہدار کا گانا سنتی تھیں اب جو آج آکر بیٹھیں تو جمال راہدار کو انکے مقام پر نہ پایا ماہ وش نے مہروش
سے کہا کہ ابھی تک آج کیا سبب ہے کہ جمال راہدار نہیں آیا تمہیں کچھ خیال ہے کہ جمال راہدار نہیں آیا اب جو اسکے
گانے کا وقت آیا تو خیال آیا مہروش نے کہا کہ اے بہن سچ کہتی ہو کتنے بجے سے مجکو بھی یاد آیا تھا اور
ایسا ہی ہر دن اسکے ہمارا جی نہ لگے گا کسی کو بھیجکر دریافت کرنا چاہیے کہ کیسا ہی جو نہیں آیا نہ آنیکا
سبب کیا ہے کیونکہ وہ تو ضرور آتا تھا کوئی نہ کوئی ایسا سبب ہے کہ جو نہیں آیا ورنہ وہ ہمارے آنے
سے قبل آجاتا تھا ہم اسکو یہاں بیٹھا ہوا پاتے تھے ماہ وش نے کہا کہ ابھی کسی کو بھیجکر دریافت فرمائیے
کہ کیا سبب ہے کہ پس مہروش نے اسی وقت ایک چوبدار کو حکم دیا کہ مکان پر جمال راہدار کے جاؤ
اور دریافت کرو کہ اسکا مزاج کیسا ہے جو وہ نہیں آیا ہے اس سے ہماری طرف سے نہ آنے کا باعث

دریافت

دریافت کرنا اور اسکو ہماری طرف سے دعا کہنا اور کہنا کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہیں بدون تمھارے
ہمارا دل نہیں لگتا ہے تمھارا مزاج کیسا ہے جو تم نہیں آئے ہو اگر اسکا مزاج اچھا ہو تو اپنے ہمراہ
لے آنا عرصہ نکرنا یہ حکم پاکر چوبدار روانہ ہوا وہاں جمال رایدار کو کب قرار آتا ہے تھوڑی دیر صبر کرکے
تو ٹھہرا رہا مگر دل بیقرار ہے یہی چاہتا ہے کہ کسی طور سے وہاں پہونچ جاؤں اور اپنی معشوق کی زیارت
سے بہرہ مند ہوں مگر بمصلحت ٹھہرا ہوا ہے جب اسکے جانیکے وقت سے زیادہ دیر ہوگئی تو اٹھا اور اپنے
دل میں کہا کہ اب جلسہ بالکل آراستہ ہوگا اور دونوں شاہزادیاں کھانا کھا کر جلوہ فرمائے مسند عزت و
وقار ہوئی ہونگی اب میری تلاش ہوگی اسنے خواجہ سے کہا کہ اے استاد میں جاتا ہوں اب میری وہاں
تلاش ہوگی یقین ہے کوئی نہ کوئی میری طلب کی غرض سے روانہ کیا جاے انشاء اللہ میں وہاں پہونچکر آپکو
بلاتا ہوں آپ یہاں تیار رہیے گا خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ کرو خدا حافظ بس جمال رایدار خواجہ سے
رخصت ہوکر اور مکان سے باہر آکر طرف اس جلسہ کے روانہ ہوا یہانتک کہ راہ طے کرکے قریب
جلسہ پہونچا کہ اسنے دیکھا کہ ایک چوبدار ملازمان ملکہ سے ادھر کو آتا ہے اسنے آواز دی کہ کون آتا ہے
چوبدار نے کہا کہ ہم ہیں ملازم ملکہ تم کون ہو اسنے کہا کہ میں ہوں اسنے کہا کہ جمال رایدار اسنے کہا کہ ہاں اسنے
کہا کہ میں بموجب حکم ملکہ تمھارے مکان پر جاتا تھا ملکہ گھبرا رہی ہیں تمنے آج عرصہ کیوں لگایا
شاہزادیوں کو بڑی دیر سے تمھاری تلاش ہے مجکو حکم دیا کہ جاکر دریافت تو کرو کہ مزاج کیسا ہے
جو آج اسوقت تک نہیں آئے سے جلدی چلو اتنا عرصہ کیوں ہوا جمال نے جواب دیا کہ ایک ضرورت
سے نہ آنا ہوا ابھی فراغت ہوئی فوراً ادھر کو روانہ ہوا یہ کہکر اور تیز چلا اور آکر یہاں پہونچا
چوبدار نے بڑھکر عرض کیا کہ جمال رایدار آگئے مجکو راہ میں ملے اسی طرف آتے تھے میں مکان پر
بھی نہ پہونچنے پایا تھا یہ جو شاہزادیوں نے سنا سر اٹھا کر دیکھا کیونکہ بدون جمال کے گھبرا رہی تھیں
اسیکی یاد تھی اور یہ خیال تھا کہ نہ معلوم کیا ہے جو نہیں آیا چوبدار نے جو یہ کہا خوش ہوکر سر اٹھایا اب
جو سر اٹھا کر دیکھا اتنے عرصہ میں جمال بھی پہونچ گیا تھا اسنے جھککر سلام کیا انھوں نے جواب
سلام و بکشادہ پیشانی کہا کہ کیوں آج عرصہ کیوں ہوا مزاج تو اچھا تھا ماہ وش اپنی معشوقہ کو
جو اسنے اس طور سے کلام کرتے دیکھا بیقرار ہوگیا یہی دل نے چاہا کہ دوڑ کر گلے سے لگا لوں
حسرت دل کو نکالوں مگر حیا و شرم دامنگیر ہوئی اور پاس رسوائی اور عزت نے روکا اسنے

سر جھکا کر جواب دیا کہ کیا عرض کرون ایک ایسی ضرورت لاحق ہوئی کہ عرصہ ہو گیا گو مین جانتا تھا کہ
آج زیارت سے آپ حضرات کی محروم رہونگا بشومی تقدیر یہ ہے کہ پھر قسمت نے رسائی کی صرف
عرصہ ہی ہوا قدمبوسی تو حاصل ہوئی گو حاضر تو ہوا ہون مگر میرا دل مکان مین ہے اور اُسکو وہان
چھوڑ آیا ہون آپکی خفگی اور ناراضی کے سبب سے چلا آیا ورنہ کوئی موقع آج حاضر ہونیکا نہ تھا
خیر معاف فرمایا جاؤن یہ جو خطا سرزد ہوئی ہے کہ عرصہ ہو گیا اور میرے حاضر ہونے سے جو طبیعت
کو پریشانی ہوئی ہے آپ ایسا قدردان کہان پاؤنگا مگر آج اسقدر امر کا امیدوار ہون کہ دو ایک
غزلین گا کر مین رخصت ہونگا میری گستاخی اور خطا معاف فرمائی جاسکے اور مجکو اجازت ملے
کہ مین گا کر چلا جاؤن ایسی ہی ضرورت ہے جو مین عرض کرتا ہون شاہزادیون نے مسکرا کر فرمایا کہ کیا
ایسی ضرورت ہے کہ ابھی تو ابھی آئے اور پھر سویرے سے جانیکی اجازت طلب کرتے ہو
نہال رابہار نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ کیا ضرورت ہے ایسی ہی ضرورت ہے جو اسقدر گستاخی
سے کرتا ہون عرض کیا امیدوار معافی ہون شاہزادیون نے فرمایا کہ کیا ہے وہ ضرورت کہنے کی
نہین ہے جو نہین بیان کرتے ہو نہال رابہار نے جواب دیا کہ ہم غلامون کی کونسی ایسی ضرورت
ہے جو آپ سے پوشیدہ کرینگے اور آپ پر ظاہر نکرینگے اگر آپ سے پوشیدہ کرینگے تو بیان کس سے کرینگے
وہ کون ایسا آپ سے بڑھکر ہے جو ہماری پوشیدہ ضرورت کو سنیگا صرف مانع خراشی کے سبب
نہین عرض کرتا ہون شاہزادیون نے فرمایا کہ بیان کرو اگر ہمارے سننے کی ہے نہال رابہار نے
مسکرا کر عرض کیا کہ صدقے جاؤن اور قربان ہون آپکو خداوند عجائب تا صد ہی سال
ہم سب غلامون کے سر پر سلامت باکرامت رکھین خداوند ترقی حسن و جمال و ترقی حیات و دولت
و اقبال عطا کرین میرے عرصہ مین آنیکا اور جلدی رخصت ہو کر چلے جانیکا یہ سبب ہے کہ میرے
استاد کہ جنسے مین نے کسی زمانہ مین علم موسیقی کی تعلیم لی تھی اتفاق سے آج ادھر تشریف لا کے
تھے مین جنگل مین برائے شکار گیا تھا شکار کھیل رہا تھا کہ مین نے دیکھا استاد چلے آتے ہین
مین دوڑکر قریب گیا سلام کیا مزاج پرسی کی ادھر آنیکا سبب دریافت کیا فرمایا کہ مین ایک
ضرورت سے ادھر آیا تھا اکثر تمنے مجھ سے کہا تھا کہ مین صحرائے بہارستان مین رہتا ہون آپ میرے
مکان پر تشریف لائیے ادھر جو آیا تو خیال ہوا کہ تمسے بھی مل لون بہت دنون سے ملاقات نہین ہوئی

تھی نہ معلوم اب ملاقات ہو یا نہو کیونکہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے کوئی طلسم کشا ہے اُسکی آمد لگی ہوئی
ہے نہ معلوم کدھر جانا ہو کدھر نہو تمھارے مکان کی تلاش میں چلا تھا کہ تم سے ملاقات ہو گئی میں نے
اُنکے شکار کو ترک کیا آنکو لیکر اپنے غریب خانہ پر آیا جو نان و نمک موجود تھا وہ حاضر کیا بعد اُسکے
اُنسے حالات دریافت کیے کہ آپ ادھر سے تشریف لاتے ہیں مزاج تو اچھا ہے اُنھوں نے فرمایا کہ زندہ
ہوں اب میرا زمانہ پیرانہ سالی کا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی کو اپنا جانشین و خلیفہ کروں میرے
بہت سے شاگرد ہیں مگر کوئی ایسا نہیں ہے کہ جسکو خلیفہ کروں چونکہ تمکو تم سے از حد محبت ہے جب ادھر آیا
تو خیال میں آیا کہ تمکو ہمراہ لیجا کر اپنا خلیفہ کروں اس غرض سے ادھر آنا ہوا مگر ایک بات اُنھوں نے
ایسی بیان کی کہ جسکے سبب سے طبیعت پریشان ہو گئی وہ یہ بات ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ طلسم کشا
نے آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا اور سب بے ستون جادو مارے گئے تمام باشندگان کوہ بے ستون
تباہ و برباد ہوے میرا بھی گھر تاراج ہوا میں بھی آوارہ ہوا بس اسی خیال سے اب خلیفہ کرتا ہوں کہ
میں اور کسی طرف نکل جاؤنگا کیونکہ یہاں کون میری قدر کریگا جو کہ قدر کرتے تھے وہ ان خدا پرستوں
کے ہاتھ سے مارے گئے وہ گھر تباہ ہوا میں نے کہا کہ آپ کیوں کسی طرف جاتے ہیں آپکے دم کے لیے
یہاں ہر طرح کا سامان موجود ہے آپکو کسی قسم کی تکلیف نہوگی جواب دیا کہ یہ تو سچ ہے اگر ایسا نہ جانتا تو
میں آتا کیوں مگر میری بسر نہیں ہوسکتی ہے جب تک کہ میں خود نہ پیدا کروں گو اکیلا ہوں مگر پھر بھی
سیلانی و سیر سے پیدا ہوا رہی کا صرف ہے اسکو کون اٹھا سکتا ہے لہذا میں اور کسی طرف نکل جاؤنگا
اب تو تباہ ہو چکا ہی ہوں صرف تم سے ملنے کی غرض سے آیا کیونکہ اکثر تمنے شکایت بھی کی کہ استاد آپ ہمارے
مکان پر نہیں تشریف لاتے تھے میں نے وعدہ بھی کیا مگر وقت مہلت ہی نہیں ملتا تھا بے ستون
کی صحبت سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی اگر شب کو مہلت ملی تو وہ وقت اُن لوگوں کی تعلیم دینے کا تھا
جو کہ میری وجہ معاش تھی اور یہ بھی بے ستون سے اقرار تھا کہ ہم آپکو کہیں جانے نہ دینگے اگر
اُنکے خلاف کرتا تو وہ ناراض ہوتے اس سبب سے نہیں آنا ہوتا تھا اب وہ گھر ہی نہ رہا جو میں
نہ نکلتا اور بہت سی باتیں اُنھوں نے ایسی کہیں کہ جنکو سنکے کلیجہ پھٹ گیا بس یا خداوند میں اُنکی خاطر
و مدارات میں مصروف تھا اس سبب سے تم سے دور ہوا دوسرے اُنکے آنیکی خوشی میں بھول بھی گیا
تھا اب جو اُنکو کھلا پلا کر مہلت ہوئی تو یاد آیا میں نے اُنسے کہا کہ آپ تشریف رکھیں میں حاضر ہوتا ہوں

ایک مقام پر آٹھوین دن جلسہ ہوتا ہی وہان مین بھی جاتا ہون وہ لوگ صاحب قدر ہین میری قدر
فرماتے ہین مین آپکا نام لیکر انسے کچھ پیدا کر لیتا ہون تو آج وہ جلسہ آراستہ ہوگا اور سبکو میرا انتظار ہوگا اگر
نہ جاؤنگا تو وہ لوگ ناراض ہونگے فرمایا کہ جاؤ مین بھی سوتا ہون بس مین انکو تنہا چھوڑکر چلا آیا ہون اس
غرض سے آج رخصت کا طالب ہون کہ وہ میرے مہمان ہین دوسرے اُستاد ہین ایسا نہو کہ میرے نہونے
سے کسی قسم کی انکو تکلیف پہونچے تو وہ یہ خیال کرین کہ ہم شاگرد کے گھر پر گئے تھے اور پہنچ ہوا اس سے
اپنی تباہی کی حالت بیان کی تو اسنے ہمسے بے مروتی اس خیال سے کی کہ ایسا نہو کہ اُستاد یہان قیام کرین
تو بڑی مشکل ہو اُستاد کو کھانا کھلانا پڑیگا اور انکی طرف کچھ پیسہ میرا صرف ہو جسکے سبب سے مین زیر بار
ہون آپکا نام بدنام ہوگا انتہا شہزادون نے کہا کہ اگر ایسا تھا تو تم انکو چھوڑکر کیون آئے ہو تمکو کسیکے ہاتھ کہلا بھیجا
ہوتا یا انکو بھی ہمراہ لے آئے ہوتے ہم انکا بھی گانا سنتے جب تم شاگرد ایسے ہو کہ تمھارا مثل و نظیر نہین
ہی تو وہ اُستاد کیسے ہونگے ہم بھی انکی صحبت سے بہرہ مند ہوتے کچھ ہمسے ہوسکتا وہ انکے ساتھ سلوک کرتے
جواب دیا کہ ہمراہ اس غرض سے نہین لایا کہ ایسا نہو آپکے خلاف ہو کہ یہ صحبت تکلیف کی ہو ایسا ایک شخص کو کیون
لے آیا کہ جو نہ یہان کا باشندہ ہی نہ ہم اس سے آگاہ ہین صورت آشنا بھی نہین ہین دوسرے یہ خوف
ہوا کہ ایسا نہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ یہ طلسم کشا سے ملگیا ہی اور طلسم کشا کو اپنا اُستاد بنا کر لایا ہی کیونکہ
یہان کے باشندے انکے حال سے آگاہ نہین ہین نہ صورت سے آگاہ ہین اور طلسم کشا کی آمد آمد ہوئی
ہی وہ کوہ بے ستون کو برباد کرچکا ہی اُستاد اسکے برباد کیے ہوے ادھر کو آئے ہین اُستاد فرماتے بھی
تھے کہ اب اسکا قصد ادھر آنیکا ہی کیونکہ بادشاہ سابق بھی تو رہا ہوا ہی وہ شریک ہوا ہی طلسم کشا کا
شہزادون نے کہا کہ کوئی ایسا خیال نکرتا نہ طلسم کشا اسطرف آسکتا ہی کسیکو اس راہ سے آگاہی نہین
ہی دوسرے امان جان کامل طور سے بند و بست کرچکی ہین تم اس امر سے اطمینان رکھو خوب کیا
تم نہ لائے اگر لاتے تو کوئی نقصان نہ تھا نہ ہم ناراض ہوتے بلکہ اور خوش ہوتے اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارے
اُستاد کا نام کیا ہی جمال نے عرض کیا کہ انکو سب اُستاد قیصر تان توڑخان کہتے ہین انھون نے
یہ نام سنکے کہا کہ ہمنے آجتک یہ نام نہین سنا خوب نام ہی اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم تمھارے اُستاد کو بلائین
تو وہ آئینگے کہا کیون نہ آئینگے انکو عذر کیا ہوگا آنے مین جبکہ انکا یہ ہی پیشہ ہی کہ وہ آپ لوگون کو
خوش کرکے آپ لوگون سے انعام پائین اور چار پیسے حاصل کرین تو پھر کس سبب سے انکار کرینگے

بیاہ آپکا باعث فخر ہوگا آن دونون نے کہا کہ وہ کب تک یہاں پہنچینگے جواب دیا کہ ابھی تو مین آنکو نہ جانے دونگا بدون
دس چار روز کے انکو اُنہون نے کہا کہ اچھا آپکی جلسہ مین ضرور بلانا جمال نے کہا بہت خوب حضور آپکی جلسہ پر کیا منحصر ہی
اگر آپکی خوشی ہو تو اُسوقت طلب فرمائیے خواہ کل مکان پر طلب فرمائیے وہ ضرور حاضر ہونگے جواب دیا
کہ اسوقت آنکو تکلیف ہوگی ایک تو وہ راہ کے تھکے ہوئے ہونگے دوسرے وہ اسوقت پہونچے ہونگے اگر آئینگے
تو کچھ لطف نہ ہوگا آنکی طبیعت آگے سے لطف نہ ہوگی اور ہمکو بھی کچھ لطف نہ ملیگا جواب دیا کہ یہ امر
مضمون ہی بلکہ وہ ہر وقت ایسا گاتے ہین کہ انسان محو ہو جاتا ہی آنکے گانے کی یہ حالت ہی کہ اگر
صحبت افسردہ ہو تو وہ صحبت کو بشاش کر دین اگر بشاش ہو افسردہ کر دین آنکا اختیار مین ہی کہ
جیسے چاہین ہنسا دین جب چاہین رلا دین صحبت کا رنگ خوب دیکھتے ہین جیسی صحبت ہوتی ہی ویسا
گاتے ہین اور بہت سے کمال ہین ہین کیا تعریف کرون شاہزادیون نے کہا کہ تمھارے کہنے سے تو
جی چاہتا ہی کہ ہم اسیوقت آنکو بلا بھیجین مگر آنکی تکلیف کے خیال سے اس امر کو فسخ کرتے ہین ایسا
ہو کہ تم کہتے ہو وہ سر و ضعیف ہین تکلیف ہو اور کچھ طبیعت ناساز ہو جائے کہ وہ کہین اچھے
شاگرد کے مکان پر گئے تھے کہ بیمار ہو گئے جمال نے عرض کیا کہ آپ اسکا خیال نہ فرمائین وہ ایسی
حالت مین آٹھ آٹھ دن تک برابر بیٹھے ہوے گایا کیے ہین اور ذرا بھی آنکو کسل نہین ہوا ہی نہ ماندگی
آئی ہی نہ کچھ طبیعت ناساز ہوئی ہی آئندہ آپکو اختیار ہی نہ مین یہ کہتا ہون کہ آپ اسی وقت
طلب فرمائیے آپکی جو خواہش مین نے پائی تو اسقدر یہ بھی عرض کیا جواب دیا کہ اچھا کل دیکھا جائیگا
ایسا ہوگا تو ہم کل آنکو اپنے مکان پر طلب کر کے آنکا گانا بھی سنینگے اور آنکی دعوت بھی کرینگے تاکہ
آنکو معلوم ہو کہ ہم کسی مقام پر گئے اور کوئی ہمارے شاگرد کے قدردان ہین جمال نے کہا کہ
بہت خوب یہ کہکر اُسنے سازندون سے کہا کہ ساز ملاؤ تاکہ مین کچھ گاؤن اور اپنی شاہزادیون کا
دل خوش کرون آن دونون نے یہ سنکے جواب دیا کہ اچھا آج تم نہ گاؤ ہم بھی جاتے ہین تم بھی جاؤ
کیونکہ تمھارے استاد آئے ہوے ہین اسنے کہا جی نہین اب تو مین آ گیا ہون مجھکو تنہا میرا بھی
خود دل چاہتا ہی کہ گاؤن اگر نہ آتا تو آج یہ جلسہ نہ ہوتا آپ تو میرے سبب سے تکلیف فرما کر
تشریف لائین اور مین حاضر ہون اور آپکو خوش نکرون آج مین وہ چیزین آپکو سناتا ہون
جو کہ آج استاد نے مجھکو تعلیم فرمائی ہین ذرا آپ توجہ سے سماعت فرمائیے یہ کہکر اسنے گانا شروع

کیا سازندون نے ساز ملایا اسنے یہ غزل جناب نواب ناین صاحب کاشف لکھنوی کی شروع کی غزل

تلاش میں لب کی دربدر ہون ہوا ہون ہمیشہ نہ کیون سفر میں
میں مثل چوسر کی نرد کے ہون قرار کیونکر ہو ایک گھر میں

لگا کے ہاتھ اسکا دیکھ کسطرح سے پر رخنہ اندام بخیہ گر میں
کہ تیغ ابرو کا زخم گہرا اتر گیا ہے مرے جگر میں

فراق دلبر میں چین دم بھر نہ شب کو ممکن ہے نہ سحر کو
جو درد دل کو ہوا افاقہ تو ہوک اٹھنے لگی جگر میں

تعجب اسکا ہے مجکو زاہد کہ دل میں جلوہ ہے آتش غم کا
ہے یہ اسکی قدرت کے کھیل یہی نہ ہوتی کا گھر ہو آگ گھر میں

جو چھپا نہ سکا تمام عالم نہ چھپا جانب از پھر ملے گا
یہ یاد رکھیے نہ پائیے گا دہان ایسی کسی بشر میں

جو کھولے فصاد فصد میری تو اسکے مژگان کے نشتر سے
جو آب رکھتی ہے نوک مژگان کہان یہ تیزی ہے نیشتر میں

حسین دنیا میں تم ہو یکتا تمھارا ہمسر کہیں ہے پیدا
تمھارے رخ نے مثال دون کیا ہے صاف دہبہ یہ قمر میں

مزہ جو بوسہ میں لب کے پایا یہان ہو اسکا تو اکثر کیا
نبات اور قند میں نہ لذت نہ یہ مزا وسعت ہے نیشکر میں

سکون پہلو میں کسطرح ہو کہ دل ہے آیا جگاہ مژگان
قرار اسکو ہے غیر ممکن کہ بچھی ہین سو برچھیان جگر میں

ارادہ کیا ہے کہو تو ہمسے لہو بہاؤ گے آج کسکا
بتاؤ صاحب یہ آج خنجر لگا لیے بیٹھے ہو کیون کمر میں

ہزار افسوس کی یہ جا ہے فلک نے ہمسے اسے چھڑایا
جو مہ جبین ایک رشک یوسف ملا رکھا ڈھونڈ ہے سے عمر بھر میں

دلا نہ تو غیب جلد زاہد اگرچہ ہیں بہت حسین ہیں
وہ جب سے آنکھون میں ہے سمایا کوئی سماتا نہیں نظر میں

پیشان اسکی ہے دیکھو کاشف تمھو جو کافر ہے مسلمان
کیا جو کرتے تھے بت کو سجدہ وہ جا کے بیٹھے خدا کے گھر میں

یہ غزل جو اسنے گائی آج تو اور ہی رنگ ہو گیا تمام محفل کو سکتا ہو گیا صبح آتش خوار کو دہ ورد بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بھی جھومنے لگا در و دیوار کو سکتے کی نوبت ہو گئی کو رات کا وقت تھا مگر طائر اپنے آشیانون سے تڑپ تڑپ کر نکل آئے جسقدر ذی روح تھے سب بیقرار ہو گئے ماہ و نخل و مہر و شمس کا تو یہ عالم تھا کہ مثل تصویر گلی کے خاموش تھیں آنکھون سے برابر آنسو جاری تھے جو وہان پر تھا آف آف کر رہا تھا تمام صحرا میں سناٹا تھا ایک ہو کا عالم ہو گیا جمال رایہار اس غزل کو خوب خوب گایا ہر ایک کو محو کر دیا سب بیقرار ہو گئے خلاصہ یہ کہ عجب رنگ ہو گیا کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے بڑے عرصے تک یہ عجیب عالم رہا جب جمال نے دیکھا کہ تیرا رنگ نہ بیٹھ گیا اور سب محو ہو گئے آج خوب رنگ جما اور خوب سما بندھا اب اسنے گانا موقوف کیا بڑی دیر تک وہی حال رہا بعد اسکے سب کو ہوش آیا تو ہر طرف سے صدا آنے لگی کہ واہ کیا خوب گا کے آج تو تمام عالم کے گانے والون کو گرد کر دیا یہ گانا کبھی آجتک نہیں سنا تھا

تھنے لگا یا جمال نے کہا کہ یہ سب فیض اُستاد کا ہے کہ انھون نے آکر مجکو اس قابل کیا کہ آپ لوگون کو پسند
آیا ورنہ مین کب اس لائق ہون کہ کوئی میرے گانے کو پسند کرے ہان اگر اُستاد کو سُنیے تو لطف ملے
مین اُنکا ایک ادنے شاگرد ہون مین نے کبھی دل لگا کر اُنسے تعلیم لی ہی نہین یہ صرف آج کے دن بھر
کی صحبت کا اثر ہے وہ ہمیشہ مجھ سے ناخوش رہتے ہین اگر مین اُنکے پاس رہتا تو ہان کچھ ہو جاتا خیر اب وہ
تشریف لائے ہین شاید کچھ حاصل ہو جائے ماہ وش و مہر وش نے کہا واہ کیا خوب گا رہے ہو اسوقت
تو تمنے خوش کر دیا یہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ تمہارے اُستاد کو بُلا کر اُنکا گانا بھی سُنین آج تو تمنے وہ گانا گایا ہے
کہ بھلا کیا کوئی گائے گا سچ بتاؤ کہ یہ آج رنگ تمنے کہان سے پیدا کیا تم ہر روز جو گاتے تھے تو یہ رنگ نہوتا
تھا نہ اس قاعدہ سے گاتے تھے جو کہ آج گائے ہو آج تو تم نئے ہو گئے ہو اب معلوم ہوا کہ آپ مجھ سے
مرشد ہین آپکو ایسا گانا آتا تھا مگر آپ نہین گاتے تھے آج گائے جمال نے جواب دیا کہ ای حضور مین آپ سے
عرض کر چکا ہون کہ آج میرے اُستاد تشریف لائے ہین انھون نے کچھ تعلیم فرمایا ہے اُنکا قصد ہے کہ مجکو خلیفہ
کرین حضور کے قدمون کی قسم مین پہلے اس سے آگاہ نہ تھا یہ صرف اُنکی صحبت کا اثر ہے اور اُنکی تعلیم کا
جو اسوقت ایسا گایا ہون ورنہ مین کیا جانون وہی سیدھا سیدھا گانا جانتا تھا جو ہر روز گاتا تھا اگر
ایسا گانا آتا ہوتا تو کبھی مین پوشیدہ نکرتا مہر وش نے کہا کہ بھئی جو کچھ ہو چاہے اُنکو تکلیف ہو چاہے
زحمت مین تمہارے اُستاد کے گانے کی بہت مشتاق ہوئی ہون جبکہ تم شاگرد ایسے ہو اور انھون نے تمکو
آج دن بھر مین ایسا کامل کر دیا ہے تو وہ خود کیسے ہونگے تمھارا ابھی گانا ایسا ہے کہ اُسنے بیخود کر دیا ہے لوگ
اپنے آپے مین نرہے تو تمہارے اُستاد کیسے ہونگے گو میرا قصد تھا کہ آج اُنکو تکلیف نہ دون کیونکہ وہ راہ
کے تھکے ہوے ہین مگر اسوقت کے تمہارے گانے نے از حد اشتیاق دلایا ہے اور دل اُنکے گانے کا بہت
مشتاق ہے اب صبر نہین ہو سکتا ہے بس مین تمسے کہتی ہون کہ جو بلا کر اُنکو طلب کرتی ہون وہ آئینگے یا نہین
میرا سخن رائگان تو نجائیگا جمال نے کہا کہ ضرور آئینگے یہ کہلا بھیجیے کہ ہمنے تمہارے شاگرد جمال راہدار سے
تمہارے آنے کا حال سُنا لہذا ہمکو تمہارے گانا سُننے کا از حد اشتیاق ہے لہذا اگر تکلیف نہو تو [illegible] گھڑی
کے لیے زحمت کرو تاکہ ہم بھی تمہارا راگ گانا سُنکے خوش ہون گو زحمت اور تکلیف تو ہے مگر تعلیم فرمایا ہے تحسین اُنکو جانا
بعید نہوگا کہ ہم مشتاقون کو اپنے فیض صحبت سے محروم رکھون یہان ہم آکر کے لیے پر از عنایت ہوگا اور
ہین کہ نہ معلوم اس ہفتہ تک تمہارا یہان قیام ہو یا نہو تو ہم محروم رہ گی جو کہ طلب کے پاس گئے ہین کی گئی

تمھارا گانا نہین سنا ایسا کامل واکمل آئے اور ہم اُسکے کمال سے محروم رہین اور اُسکی زیارت سے نہ آنکھین سینکین
فرما کر اس چوبدار کے ہمراہ تشریف لائیے ہم سب مشتاقون کو اپنی زیارت سے مشرف فرمائیے بعید از عنایت
نہوگا یہ جو جمال رابدار نے کہا چونکہ مہروش و ماہ وش کو گانے کا بہت شوق تھا اور ہمیشہ سے گانے کا اشتیاق
ہوا تھا جمال رابدار کی تعریف کرتے سے اور اسوقت سکے گانے سے بے حد مسرور ہوئے جمال کے گانا سننے کی طور سے
چوبدار سے کہا اور کہا کہ تو جا کر اسی طور سے ہماری طرف سے کہدینا جب بلا کہ چکین تو جمال سے
چوبدار نے کہا کہ بہت بہتر مکان پر جا کر حکم خدمتگار کو آواز دینا جب وہ باہر آئے تو کہنا کہ تمھارے
میان سے جو استاد آئے ہین انکو انکے پاس لیجاو وہ تمکو انکے پاس لیجائیگا انکی خدمت مین میری طرف
سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ استاد شاہزادیون نے دیر ہونے کا سبب دریافت کیا پہلے تو مین نے
بہت پوشیدہ کیا جب وہ ناخوش ہونے لگین تو مین نے آپکی تشریف آوری کا حال بیان کیا اسکے بعد
مین گایا تو آپکے صدقے سے آج خوب گایا بہت تعریف ہوئی تب سبب دریافت کیا گیا کہ جیسا آج تم
گائے ہو ایسا کبھی نہین گائے اسکا کیا سبب ہے مین نے عرض کیا کہ استاد کی تعلیم کا سبب ہے کہ
انھون نے آکر آج یہ چند نئی چیزین تعلیم فرمائی ہین بس شاہزادیون کو پہلے ہی اشتیاق ہوا تھا انکا
تصدیع طلب فرمانے کا تھا مگر بخیال زحمت نہ طلب کیا اب صبر نہو سکا اور بیقرار ہو کر آپکو طلب کیا ہے
لہذا اگر زحمت نہو تو میرے اوپر مہربانی فرما کے تشریف لائیے اور شاہزادیون کو خوش فرمائیے بعید از
عنایت نہوگا مین ناچار ہون مین نے لاکھ لاکھ منع کیا مگر انھون نے نہ سماعت فرمایا ہان آپ سے مستدعی
شرمندہ ہون کہ مجھ نالائق کی ذات سے آپکو اسوقت زحمت ہوگی یہ میرا پیام و پیام شاہزادیون کا پیام دینا اگر وہ
آئین تو انکو ہمراہ لے آنا اور اگر نہ آئین تو جو وہ فرمائین وہ آکر بیان کر دینا بس وہ چوبدار طرف مکان
جمال رابدار کے روانہ ہوا بعد جانے چوبدار کے شاہزادیون نے جمال سے کہا کہ جب تک تمھارے استاد آئین
اسوقت تک تم گاؤ تمھارے گانے سے سیری نہین ہوتی ہے محفل سونی کیون رہے گانا ہو سے جانے جمال
یہ سنکر پھر گانے لگا راوی بیان کرتا ہے اول تو وہ گاتا ہی خوب تھا اب جو خواجہ نے
ال نے دیکھا کہ تیرا رنگ شہزادیون پر جمتا ہے تبادیا کہ آسمنے یہ رنگ کیا کہ سب تعجب ہو گئے اور خواجہ کے از حد
ناموقوف کیا بیٹھے رہے ... کیا ہی خواجہ یہان آئے اور انھون نے سلسلہ عیاری کا بپا کر دیا ہے ادھر جمال
ہنسنے لگی کہ واہ کیا خوب گاتے ہو آج تو تمام سرزمین کفر آباد رہے یہ عجیب مکان ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہان جمال رابدار

گا رہا ہے اِدھر خوب خوب اہل محفل کو محو کر رہا ہے اُدھر چوبدار بحکم بادہ وشی و مہروشی طرف مکان جمال کے
راہی ہوا یہ دونوں استاد جمال کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہیں جمال کا گانا سن رہی ہیں اُدھر خواجہ نے
بعد [illegible] جمال راہدار کے اپنی صورت بجز وسے ایک ضعیف گویے کی بنائی ہے اور آپ بھی اپنے کو آراستہ کیے
ہوئے اس انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ دیکھوں یہاں سے میری طلب کیلئے کوئی آئے تو میں جاؤں جہاں جمال
گیا ہے اور وہاں جا کر کوئی تدبیر عیاری کی کروں خواجہ بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے تھے اور آدمی کا کہ ایسے
طلسم والوں سے آنا ہوگا اُسکا انتظار کر رہے تھے نیند نہیں آتی تھی اسی فکر میں مبتلا تھے کہ اُدھر چوبدار نے
دروازے پر آکر پکارا کہ رحیم بخش رحیم بخش نے آواز دی کہ کون ہے چوبدار نے جواب دیا کہ میں ہوں چوبدار
سرکاری ذرا یہاں آؤ رحیم بخش بیدار ہوتے ہی باہر آیا چوبدار نے کہا کہ میں تمہارے میاں کے استاد پاس آیا
ہوں اُن شاہزادیوں نے اُنکو کچھ پیام بھیجا ہے ذرا میری خبر کر دو رحیم سنتے ہی خواجہ کے پاس آیا اور کہا کہ
چوبدار شاہزادیوں کے پاس سے آیا ہے آپکے پاس آنے کو کہتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ پیام لیکر آیا ہوں خواجہ نے
کہا کہ بلا لاؤ بس رحیم دروازے پر گیا اور اُس چوبدار کو اپنے ہمراہ لیکر خواجہ کے پاس آیا خواجہ یہاں پلنگ پر
لیٹے ہوئے تھے چوبدار نے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیکر کہا کہ بیان کرو کیا پیام لائے ہو اُسنے
ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ آپکے شاگرد جمال راہدار نے عرض کیا ہے کہ میں جو خدمت میں شاہزادیوں کی حاضر ہوا
اُنھوں نے باعث عرصہ ہونے کا دریافت کیا میں نے عرض کیا میرے استاد قیصران (?) تو یہاں میرے
مکان پر بعد مدت کے تشریف لائے ہیں جنکا میں علم موسیقی میں شاگرد ہوں ایک زمانے سے میں اُنسے عرض کرتا
تھا کہ میرے مکان پر تشریف لائیے وہ اقرار فرماتے تھے مگر بسبب فرصت نہونے کے آنکا تشریف لانا نہوتا
تھا آج اتفاق سے ادھر تشریف لے آئے چنانچہ آنکی خاطر و مدارات میں مصروف تھا یہی سبب باعث عرصہ
ہوا یہ جو میں نے اُنسے عرض کیا اُنھوں نے فرمایا کہ آنکو بھی اپنے ہمراہ لیتے آتے کیوں نہیں میں نے عرض کیا کہ
بسبب تکلیف کے کہ آنکو راہ کی تھکن تھی میں ہمراہ نہیں لایا دوسرے آپ مزاجوں سے عرض نہیں کیا
تھا اب اگر آپکو اشتیاق ہو تو طلب فرمائیے وہ فوراً تشریف لائینگے مگر اُنھوں نے کبھی بسبب تمکنت کے قبل
اسکے طلب فرمانے کو موقوف رکھا تھا میں جو آن جیسے (?) کو گایا جو کہ آپنے آج تعلیم فرمایا کہ [illegible] آنکا زیادہ
اشتیاق پیدا ہوا لہذا اُنھوں نے یاد فرمایا ہے آپ از راہ مہربانی تشریف لے چلئے انکی عنایت ہوگی اور
ساری تقریر اس چوبدار نے جمال راہدار کی اور دونوں شاہزادیوں کی جو کہ طلب کے بارے میں کی تھی

عرض کی کہ میں نے بسبب طول کے وہ تقریر اور پیام جو کہ مہر وش و ماہ وش و جمال نے زبانی چوبدار
کے بھیجا تھا نہیں تحریر کیا صرف اسی پر اکتفا کی کہ اسنے کل پیام شاہزادیوں اور جمال کا بیان کیا ورنہ
خواہ مخواہ کی پوری تقریر اور جواب تحریر کیا کہ طول بیجا ہوگا آمدم بر سر مطلب مہر وش و ماہ وش نے
چوبدار کی زبانی پیام کا جواب سنکے جمال راہدار سے کہا کہ تمنے سنا جو کچھ تمھارے استاد نے ہمارے
اور ہمارے پیام کا جواب دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بد مزاج اور متکبر ہیں ہم تو سمجھتے تھے کہ جب
آپ طلب فرمائینگی وہ فوراً تشریف لائینگے یہ تو اسکے برخلاف ہوا جمال خود یہ جواب سنکے حیران تھا کہ
یہ کیا سبب ہوا جو استاد نے یہ جواب بھیجا میں تو کہہ آیا تھا کہ میں آپکا ذکر کرونگا وہ ضرور طلب کرینگی آپ
فوراً آئیے گا اور اپنی تدبیر فرمائیے گا انکی خود یہ خواہش تھی یہ کیا ہوا کونسی بات خلاف مزاج گذری
یا انکو کسی امر کا شک ہوا جو نہیں آئے یہ اپنے دلمیں خیال کر رہا تھا کہ مہر وش و ماہ وش نے
جو یہ کہا بس جمال نے ہاتھ جوڑکر جواب دیا کہ میں اسکا سبب سمجھ گیا یہ امر تو ضرور ہے کہ بد مزاج تو
ہیں اور دوسرے یہ امر ہے کہ جو صاحب کمال ہوتا ہے اسکو اپنے کمال پر غرور ہوتا ہے دوسرے وہ قدردانوں
سے ناز بھی کرتا ہے جہاں اسکو معلوم ہو گیا کہ فلاں شخص کو ہماری خواہش ہے اور ہمارا اشتیاق
ہے پھر وہ پاؤں پھیلاتا ہے اس غرض سے کہ زیادہ تر قدر ہو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا
ہے کہ دس دس آدمی بلے ستون کے یہاں سے لینے کو آتے تھے اور سواری آتی تھی استاد
نہیں جاتے تھے باوجودیکہ ملازم تھے اور یوں ہر ماہ میں ہزار بارہ سو انعام و اکرام میں تحفہ تحائف
میں پایا کرتے تھے ہر روز تو فرمائش رہتی تھی کہ فلاں نسخہ بھیجیے فلاں نسخہ روانہ فرمائیے بلے ستون
بسبب انکے کمال کے کان نہیں ہلاتے تھے جو یہ کہتے تھے اسکو فوراً بجا لاتے تھے جو استاد کہتے تھے ایک
مرتبہ میں بھی گیا تھا اسقدر قدر فرماتے تھے باوجودیکہ گو بلے کی کوئی قدر امیروں رئیسوں و بادشاہوں
میں نہیں ہوتی ہے سامنے بٹھایا جاتا ہے مگر انکو برابر اپنی مسند پر جگہ دیتے تھے حد کی قدردانی ہوئی
انکو تو وہی عادت ہے اسی خیال سے انھوں نے دریافت کیا کہ سواری لائے جو بار بار نے کہا ہوگا
کہ نہیں لایا ہوں بس غصہ آگیا مہر وش نے کہا کہ تمنے یہ پہلے کیوں نہ کہدیا کہ سواری بھیجیے گا
تو آئینگے جمال نے جواب دیا کہ میں یہ سمجھا تھا کہ آپ خود قدردان ہیں آپکو خود ان امور کا خیال ہوگا
دوسرے میں نے یہ خیال کیا کہ میں سواری کو عرض کروں تو شاید ناگوار ہو لہٰذا میں خاموش ہو رہا

بس اگر آپکو بہت اشتیاق ہے تو مجکو اجازت دیجیے اور سواری میرے ہمراہ کیجیے جو میں انکو جا کر بلا لاؤن
اب وہ بدون میرے جائے ہوئے نہ آئینگے اگر سواری بھی جائیگی تب بھی نہ آئینگے کیونکہ انکا آپسے دیر ہے تکلف
نہیں ہیں انکو ہر طرح سے سمجھاؤنگا جب وہ مانینگے چونکہ ان دونوں کو از حد اشتیاق ان کے ملنے کا ہوا تھا اور
جمال کی تقریر اور تعریف انکی دلپر اثر کر گئی تھی نہ معلوم کو سنا افسون جمال نے کر دیا تھا کہ یہ دونوں
بیقرار تھیں کہا کہ اچھا جاؤ تم انکو اپنے ہمراہ لیکر آؤ ہم یہاں موجود ہیں کہ بدون انکے یہاں سے ہم نہ اٹھینگے اور دل
نہ لگیگا مگر کیا کرین تمہارے استاد کا ہمکو بہت اشتیاق ہے انکے گانا سننے کا بہت شوق ہے کہ ہمارا دل اور
دل بہت آنکے گانے سے بیقرار ہے جمال نے کہا کہ اچھا جاتا ہوں سواری کا حکم دیجیے شاہزادیوں نے
ان کہاروں کو حکم دیا کہ جو انکا تخت اپنے دوش پر رکھکر لاتے ہیں اور اپنی سواری کا تخت جمال
کے ہمراہ کیا اور کہا کہ اس سلیمان تخت کو اس تخت پر سوار کرکے لاؤ بس جمال اس تخت کو ہمراہ لیکر
اور چند چوبدار اور کہار اور سامان رخصتی اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا یہاں خواجہ سلیمان
کو یہ ہوش کہ یہ کیا کیا کہ چوبدار بلانے کو آیا تھا تمنے اسے واپس کر دیا اب اگر کوئی نہ آئیگا
محنت جمال کی تمہاری نادانی کی بڑی غلطی کی راوی بیان کرتا ہے اس وقت جو خواجہ نے یہ جواب دیا تھا اوس
خیال سے کہ قدر ہو اور انکے اشتیاق کا حال بھی معلوم ہو کہ کس قدر اشتیاق ہے جسقدر اشتیاق باقی ہے
اسیقدر یہ کام جلد ہوگا مگر عرصہ جو ہوا تو اب خواجہ کو خلجان ہوا کہ تمنے بیکار یہ جواب دیا جو بنا ہوا کام
بگڑ گیا خواجہ یہ کلام اور تقریر دل سے کر رہے تھے کہ جمال رابدار آکر موجود ہے سامان کو دروازے
پر ٹھہرا کر اندر مکان کے آیا دیکھا کہ خواجہ جاگ رہے ہیں جمال کو جو خواجہ نے دیکھا تو پوچھا کہ کیا جلسہ
برخاست ہو گیا جو تم واپس آگئے یا آج تم رخصت لیکر چلے آئے جمال نے کہا کہ جی نہیں آپکے لینے کو
آیا ہوں استاد یہ کیا امر تھا کہ آپنے چوبدار کو یہ جواب دیا اور تشریف نہ لائے آپکا شاہزادیوں کو بہت
اشتیاق ہے اور از حد آپکے گانے کا شوق ہے میری تقریر نے خوب رنگ جمایا اور آج کے میرے
گانے نے تو قیامت برپا کر دی اسی نے تو اسقدر انکو بیقرار کر دیا کہ انھوں نے اسوقت آپکی طلب
میں چوبدار کو روانہ کیا گو انکا پہلے قصد نہ تھا کل طلب فرمانے کا قصد تھا مگر گانے نے میرے
انکو بیقرار کر دیا جب چوبدار نے جا کر کہا تو مجھ سے کہا کہ تم جا کر لاؤ پہلے تو بہت افسوس کیا
اور کچھ افسردہ سی ہو گئیں جب میں نے کہا کہ مجکو اجازت ہو تو میں سمجھا بجھا کر لے آؤں تو

ناز کرتے آئیں اور سب ابتک ناز اٹھاتے ہیں ماہ وش نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے خیر تیار تو اس امر کا یقین
نہیں ہے کہ وہ آئیں مہروش و ماہ وش میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک رتھ نیں سامنے
سے نمودار ہوئی مہروش کی نگاہ تو اسی طرف تھی ماہ وش سے کہا کہ ای بہن وہ جمال ایلیار اپنے
استاد کو لیکر آ گیا ماہ وش نے کہا کہ ہاں بہن معلوم تو ہوتا ہے کہ وہ ہی آتا ہے وہ دیکھو سچا ہے
مہروش و ماہ وش میں باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک وہ سواری قریب آگئی دونوں شاہزادیاں
اشتیاق میں جمال ایلیار کے استاد کے اپنے مقام سے اٹھکر لب فرش تک آئیں دیکھا کہ شتر سوار ایک
مرد ضعیف کوز پشت اسقدر ریشمی دراز بیٹھا ہوا ہے کہ پلکیں تک سفید ہو گئی ہیں سر کے بال بھی سفید
ہیں کلابتون کا پائجامہ پانچوں دار پاؤں میں ہندو کا انگرکھا آستین ستاریا فن کی گوٹ لگی ہوئی کمر میں
کمر کوٹی لگی ہوئی کمانیاں لگی ہوئیں ایک رومال ہاتھ میں کا وتیلے ہوئے سر پر گول دار پگڑی رکھے
ہوئے جمال کے بیٹھا ہوا ہے وہ تخت کہاروں نے لاکر فرش کے برابر رکھ دیا جمال نے خواجہ سے
کہا کہ استاد ملاحظہ فرمائیے دونوں شاہزادیاں آپکے اشتیاق میں لب فرش آئی ہیں خواجہ نے
جو سر اٹھا کر دیکھا تو پہلے نظر خواجہ کی مہروش پر پڑی نگاہ کا پڑنا تھا کہ خواجہ کو اسکی وضع قطع
و طرح بہت پسند آئی اور کچھ رغبت سی پیدا ہوئی اور دل کو بھی رغبت پیدا ہوا اور بیتابانہ دل بھی
اسکی طرف دیکھا دل نے کہا کہ صبر کر انشاء اللہ اسکے وصل کی بھی تدبیر نکلیگی خواجہ نے دیکھا
کہ واقعی یہ دو آفتاب ہیں کہ بالاے زمین جلوہ گر ہیں خواجہ نے دیکھا کہ ایک کے گلے میں سرخ جوڑا ہے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ شفق میں آفتاب ہے دوسرے کے گلے میں سبز جوڑا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
دھان کے کھیت میں آفتاب طالع ہو رہا ہے خواجہ نے جمال سے دریافت کیا کہ ان میں تمہاری
معشوقہ کون ہے جمال نے عرض کیا کہ جو سرخ جوڑا پہنے ہوئے ہے میرے قتل پر کمر باندھے ہوئے ہے
اسی قتال عالم کا میں قتل کیا ہوا ہوں اور اسی کی تیغ ابرو کا کشتہ بنا ہوا ہوں یہی میرے
دل کی لیجانے والی ہے اسی کے حسن عالم فریب نے مجھکو اپنا مفتون بنا رکھا ہے اسی سے میرا دل الفت
کر لگیا ہے خواجہ نے اب بغور اس سبز پوش یعنی مہروش کی طرف دیکھا تو سراپا اسکو نور
کے سانچے میں ڈھلا ہوا پایا دونوں ابرو اس آفت جان کے مثل آیا ہوئی تلوار کے تھیں آنکھیں
مثل بادام کے وہ سرخ سرخ ڈورے جیسے آفت برپا کرنے کے تھے غلامی [illegible] اسکا حسن عالم فریب

وزرا دلکش تھا اگر اسکا سراپا تحریر کرون تو اصل مطلب فوت ہو جائیگا خلاصہ یہ کہ خواجہ مہروش پر فریفتہ
ہوئے بس جمال رابدار خواجہ کو اپنے ہمراہ لیکر جلسہ مین آیا دونون شاہزادیان خواجہ کی وضع دیکھکر
بہت ہنسین مگر ضبط سے کام لیا جب خواجہ قریب پہونچے انکو سلام کیا اور دعائے ترقی حسن وجمال
دی وہ خواجہ کو لیکر اپنے مقام پر آئین بڑی عزت وآبرو سے جگہ دی خواجہ سلام کرکے بیٹھے جب سب
بیٹھ چکے اسوقت مہروش نے خواجہ سے کہا کہ آپکا اسم شریف کیا ہی خواجہ کا یہ عالم ہی کہ مہروش کیطرف
بنگاہ غور دیکھ رہے ہین نگاہ ادھر سے خیرگی نہین کرتی ہی اسکے چہرۂ انور پر نگاہ ہی یہ دعوی بیان کرتا ہی
کہ جب مہروش نے خود کلام کرنے مین سبقت کی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکۂ عالم اس غلام کو
قہرمان نوڑہ خان کہتے ہین مین رہنے والا کوہ بےستون کا ہون بےستون جادو کا ملازم تھا
وہ میری بہت قدر فرماتے تھے اور حد درجہ کی عنایت میرے حال پر کرتے تھے مگر اے ملکہ کیا بیان
کرون کہ میری تقدیر نے کیا رنگ بدلا میرا اسقدر زمانہ انکی خدمت مین گذرا جب زمانہ پیرانہ سالی کا
آیا تو وہ گھر تباہ ہوا مین آوارہ ہوکر ادھر آیا خداوندان خدا پرستون کا برا کرین کہ جنکے سبب سے دربدر
پھرنے کی نوبت آئی ورنہ بے غل وغش بسر اوقات ہوتی تھی جو کچھ گھر کا اثاثا تھا وہ سب برباد ہوا
یون دربدر پھرتے آوارہ ہوئے خدا پرستون نے آکر بےستون جادو کو قتل کیا کوہ بےستون
برباد ہوا یہ کہکر تمام حالت بربادی کوہ بےستون کی بیان کی اور اپنا آوارہ ہونا بیان کیا
کہ مین آوارہ ہوکر وہان سے چلا راہ مین خیال آیا کہ اپنے شاگرد جمال رابدار سے تو مل لو
اور اسکو اپنا خلیفہ کرون اسکے بعد جدھر جی چاہے چلے جانا بس اسطرف کو آیا یہان آکر انکا
مہمان ہوا انھون نے بہت میری قدر کی مگر اسکے ساتھ پریشان بھی بہت کیا اسوقت مین کبھی
نہ آتا اگر مجھکو بےستون بھی طلب کرتے مگر انھون نے مجھ جا کر ایسی منت وسماجت کی کہ مین مجبور
ہوگیا آنا پڑا انھون نے اسقدر ناچار کیا کہ سوا آنے کے کوئی چارہ نہ ہوا یہ کہکر تمام حالت جو کہ
جمال سے سنی تھی سب بیان کی وہ دونون سنکے کہنے لگین کہ اب آپ کسی اورطرف کیون تشریف
لیجاتے ہین جو ہمسے ہوسکے گا ہم آپکی خدمت کرینگے یہ تو ہم نہین کہ سکتے ہین کہ جسقدر بےستون جادو
آپکو دیتے تھے ہم بھی اسیقدر دینگے ہان جو کچھ ہمسے ہوسکے گا وہ دینگے کیونکہ وہ ایک مرحلے کے
حاکم تھا اور صاحب اختیار تھا اور ہم تو ایک شخص کے تابع دار ہین ویسی قدردانی نہین کرسکتے ہین

جو آپکو دین بان اسقدر تو ضرور ہو سکیگا کہ آپ خشک رد کی کہا سکین خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ میرا بھی یہ ہی جی چاہتا ہی کہ بقیہ عمر اپنی کسی ایسے مقام پر بسر کرون کہ جو لوگ قدر دان ہون کیونکہ بے ستون جادو نے میری عادت خراب کر دی ہی مجہ سے کسیکی تلخ زبانی اور ترش کلامی کی برداشت نہین ہوگی اور جو ملازم رہیگا وہ تو یہ چاہیگا کہ یہ ہر وقت حاضر رہے اور ہمارے روبرو گایا کرے اب مجہ مین اسقدر طاقت نہین ہی علاوہ گانے اور بجانے کے دوسرا کام مجکو نہین آتا ہی ہان اسکے متعلق جو جو کام ہین اُس سے آگاہ ہون انھون نے جواب دیا کہ اگر آپکا یہ قصد ہی تو یہ گھر حاضر ہی ہمیشہ جو ہوگا ہم حاضر کیا کرینگے جسوقت آپکا جی چاہے ہمارے پاس تشریف لائیے گا اور ہمکو اپنے گانے سے مسرور فرمائیے گا خواجہ نے جواب دیا کہ خیر جب وہ وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا یہ فرمائیے کہ اسوقت آپنے مجکو کیون زحمت دی ہی انھون نے کہا کہ ہمنے آپکو اسوقت اس غرض سے تکلیف دی ہی گو تکلیف تو بہت ہوگی مگر ہماری خوشی یہ ہی کہ ہمکو گانا سنائیے تاکہ ہم بھی آپکے گانے سے محظوظ ہون خواجہ نے جواب دیا کہ مین کیا اور میرا گانا کیا یہ صرف آپکی قدردانی ہی جو مجہ ایسے نالائق بدتقدیر کے گانے کا اشتیاق پیدا ہوا اور یاد فرمایا خیر جو حکم آتا ہی سناتا ہون یہ کہکر خواجہ نے جمال سے کہا ستار اُٹھا لاؤ اور ملاؤ مین گاتا ہون یہ سنکے جمال نے ستار اُٹھا لیا اُسکو ملایا خواجہ نے گانا شروع کیا یہ غزل جناب نواب سید علی خان عرف بن صاحب کاشف لکھنوی کی شروع کی

غزل

جان کو انسان کے عزرائیل پریان ہو گئین
قاف مین ہوش اڑ گئے دیوانی پریان ہو گئین

پان کھانے سے ہوا کچھ اور ہی دانتون کا رنگ
رخ کے نیچے جب تری زلفین پریشان ہو گئین

اپنے ناسورون شیشون کی صدا سے خون یار
پھر شرر آنکھین تھین جیسی شمع زندان ہو گئین

نام جب عقدہ کشا کا ہمنے کاشف لے لیا
اسقدر مشکل کی کرنی یہ نظر رکھتے ہین

پانی کر دین ابھی خنجر کو جلا دین افلاک

حسن انکو کیا ملا یہ آفت جان ہو گئین
جل گئے جن چاند رخ تابان کی تیزی دیکھکر

صاف جو ہیرے کی کنیان تھین وہ مرجان ہو گئین
رات کشتی کی کسا ابر ای رشک مسیح

اشک کے جھالر سے پا مستان گلیان ہو گئین
آرزو مین وصل کی دلمین رہینگی عمر بھر

مشکلین مشکل سے مشکل تھین آسان ہو گئین و یکبارگی
دل نازک کو گران کیون نہو سخت کلام

اہل طبع سنکر جسے نالہ بھی اثر رکھتے ہین

وہ جو انکا نقشہ کھینچا حسن ہی انسان کو کیا
زلف کا سایہ پڑا دیوانی پریان ہو گئین

ہمنے جانا ہوری گرمی سے یا دل جیسے گئے
جب ترے بیمار پر خشوار گھڑیان ہو گئین

تو ضم گہٹا تاریکی شب سے جو مجوس کا
دشتین خفتی نہین سب مجوس نالان ہو گئین

بانسوں رکھتے ہین ہم اور نہ زر رکھتے ہین
کیا صنم ہم کوئی پتھر کا جگر رکھتے ہین

داغ دل سے مری کیونکر نہ گل ہو خورشید

دلمیں الفت تری اسی شک تمر رکھتے ہیں
معصیون زخ سے نہیں عشق ہی عاشق کو حضور
دو ہیں رکھتے ہیں یا در نہ کر رکھتے ہیں
یاد گیسو میں کہوں حسرت دل کا کیا حال
بیچ سینا ہے وہ قیامت کا اثر رکھتے ہیں

تیغ ابرو کا تری خوف نہیں ہے سلطنت
آپ کہہ دیجئے ایمان اگر رکھتے ہیں
ذکر ہے اللہ کا گو کہ نہیں [illegible] تمہو سے
حشر عالم میں بپا شام سحر رکھتے ہیں

عشق کو خال سکھ ہم شغل سپر رکھتے ہیں
خاک ہو جنپر ہیا ہے جن سینوں کا جوش رہے
دلمیں ہم الفت بت اسنام گر رکھتے ہیں
صورت جانب در کرو ہم زید ہوا ہی کا شکست نظا

یہ دونوں غزلیں جو خواجہ نے گائیں عجب عالم ہوا ہر ایک بیخود ہو گیا جانوران صحرائی اپنے اپنے نشیمنوں سے نکل آئے خواجہ کے سر پر سایہ کر کے بیٹھنے لگے خواجہ نے یہ دونوں غزلیں لحن داؤدی گائیں ایک تو خواجہ کا گانا دوسرے شب کا وقت عجب عالم ہوا ہر ایک بیخود و بیدم ہوا زمین و آسمان سے صدائے آہ واہ آنے لگی اہل محفل کا تو یہ حال ہوا کہ سر دھننے لگے آنکھوں سے ہر ایک کی اشک حسرت جاری ہوئے کوئی نیم بسمل تھا کوئی رو رہا تھا کوئی مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہا تھا کوئی کلیجہ پر ہاتھ رکھے ہوئے آہ آہ کر رہا تھا کسی کے لب پر صدائے آفت آفت تھی عجب سمان تھا صبح آتش خوار بھی اس گانے کے شوق میں اور یہ سنکے کہ جمال رابدار کے آستانہ پر آئے ہیں وہ گا رہے ہیں یہاں آ کر بیٹھا تھا وہ بھی بیخود ہو گیا تھا خواجہ نے جمال سے قبل گانے کے پوچھا تھا کہ یہ کون ہے اسنے کہا تھا کہ یہ ہی صبح آتش خوار جادو ہے خواجہ نے پہچان لیا تھا دلمیں کہا تھا کہ یہ ہمارا شکار ہے اگر اسکو قتل کر کے راستہ دربند سوسن کا نہ کھولا تو اپنا نام خواجہ عمرو نہ رکھا یہ جاتا کہاں ہے پس خواجہ ایسا گانے لگے کہ دو زندہ دلوں نے آ کر گرد خواجہ کے حلقہ کر لیا ایسے مست و بیخود ہوئے تھے کہ برابر انکے انسان بیٹھے ہوئے تھے مگر وہ انکو [illegible] نہ ہو سکتے تھے پرندوں نے سر پر خواجہ کے اپنے پروں کا سایہ کیا تھا جانوروں پر کیا موقوف ہے اشجار اس صحرا کے جھوم رہے تھے وہ جو سحر کی پتلیاں تھیں وہ وجد کر رہی تھیں خواجہ نے گا کر تمام محفل و صحرا کو مست کر دیا تھا جب خواجہ نے دیکھا کہ اب رنگ محفل دوسرا ہو گیا ہے گانا موقوف کیا راوی بیان کرتا ہے کہ اس عالم بیخودی میں ہر ایک نے جو جسکے پاس تھا اسنے اتار اتار کر دیدیا خواجہ کے پاس روپیہ اشرفی زر و زیور و جواہرات کا انبار ہو گیا خواجہ اس مال کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دلمیں اپنے خیال کیا کہ ایک غزل اور گا کر اب یہ رنگ کرو اور یہ کہو کہ میں ساقی گری تو بہت کرتا ہوں سبکو شراب پلا کر بیہوش کر دوں اور صبح کو بیہوش کر کے قتل کرو پھر دیکھا جائیگا یہ خیال کر کے خواجہ نے گانا موقوف

کیا تب سے عرصہ تک وہی رنگ رہا یہانتک کہ سبکو ہوش آیا اور سب اپنے آپے میں آئے وہ بیخودی برطرف ہوئی اسوقت سب نے تعریف کرنا شروع کی ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی مہر وش و ماہ وش نے تو اسقدر تعریف کی کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اپنے گلے کے مالے اور جو زیور پہنے ہوئے تھیں وہ سب خواجہ کو انعام میں دیا اور کہا کہ اے استاد فہمستان نوڑخان ہم آپ سے بہت شرمندہ ہیں کہ ہمارے پاس یہاں اسوقت کچھ نہیں ہے جو ہم آپکو دیں بھلا ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں مگر اس حقیر نذر کو قبول فرمائیے خواجہ نے مسکرا کر جوابدیا کہ اے ملکہ یہ بھی لاکھوں ہیں ہم لوگ تو اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ ہمکو جو دے سو خوش ہو کر دے تو عین ہماری لیاقت ہے اگر ناخوشی سے دیا تو کس کام کا خواجہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ گو آپ ابھی گا چکے ہیں مگر ہمارا دل سیر نہیں ہوا ہے بلکہ اور زیادہ بیقرار ہے اور مشتاق ہے اگر خلاف طبع اقدس نہو تو کچھ اور گائیے خواجہ نے جوابدیا کہ ملکہ اب کچھ بھی جی نہیں لیتا انھوں نے جوابدیا کہ یہ تو کبھی نہو گا ایک غزل اور گائیے اور از حد اصرار کیا خواجہ مجبور ہوئے جواب میں کہا کہ اچھا یہ چند شعر غالب کے گاتا ہوں انکو بھی سنیے یہ کہکر اپنی بغل سے نے نکالی اسکی خفلیان درست کین نے میں یہ چند شعر غالب کے گانا شروع کیے نظم

میرے بس میں یا تو یارب وہ ستم شعار ہوتا / یہ نہ تھا تو کاش دل پر مجھے اختیار ہوتا
مرے پھول پر جو آتے تو بنا یہ گل کھلایا / وہ کلابتون گجرا وہ گلے کا ہار ہوتا
یوں مٹائی میری حسرت کہ نشان نہ باقی رکھا / میں لپٹ کے روح لیتا جو کہیں مزار ہوتا
میں زبان سے انکو سچا کہوں الکو یار کیسے دوں / میں کیا کروں کہ دل کو نہیں اعتبار ہوتا
ترے تیر کی قضا کیا مری حسرتوں نے روکا / نہ لپٹتیں یہ بلائیں تو جگر کے پار ہوتا
ترے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے / یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ چند شعر جو خواجہ نے نے میں گائے ایک مرتبہ سبکو بسمل کردیا کسی میں یہ حالت نرہی کہ کچھ کلام کرسکے سب بیخود ہوکر رہ گئے تصویر عالم تھا سوائے خواجہ کے کہ وہ تو گا رہے تھے اور کسی میں دم نہ تھا آنکھوں سے دریا اشک حسرت جاری تھا لبوں پر نالے تھے زبان پر صدائے اُف اُف تھی یہ حال تھا کلام کرنا محال تھا سب بیہوش تھے خواجہ نے یہ رنگ دیکھکر نے بجانا اور گانا موقوف کیا اور خاموش ہوئے اسوقت تک بھی یہ حالت تھی کہ کوئی اپنے آپے میں نہ آیا سب بیخود پڑے رہے

جب وہ حالت کم ہوئی اور وہ سماں برطرف ہوا سبکو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے حواس درست
کرکے اسکی تعریف کرنا شروع کی اور جس سے جو ہوسکا وہ خواجہ کو دیا اب خواجہ کے سامنے انبار لگا ہوا ہی
خواجہ خوش ہو رہے ہین جب سب حواس مین آکر اپنے مقام پر بیٹھ چکے اور وہ حالت برطرف ہوئی
مہر روشن و ماہ وش جان و دل سے خواجہ کے گانے کی عاشق ہوگئین اور جمال کی طرف دیکھکر کہا
کہ واقعی جیسی تمنے تعریف کی تھی اُس سے زیادہ تر پایا کیون نہ ہو ایسے ستون جا و دانکی قدر کرتا ہے یہی
لائق ہین کہ انکو اپنے پاس سے جدا نہ کیجئے خیر اگر انکی مرضی ہوگی اور خوشی تو ہم انکی کچھ خدمت کرینگے
تو اس لائق نہین ہین مگر اپنے امکان بہر کیونکہ اب ایسا شخص ملنا محال ہی بشر کی کیا مجال ہی جو ایسا
گا سکے نہ یہ گلا ممکن ہو سکتا ہی نہ یہ آواز نہ معلومات یہ گانا ہی اور قسم کا ہی آجتک ہمنے ایسا گانا
سنا ہی نہ تھا کہ دل کے ٹکڑے ٹکڑے کیے دیتا ہی انسان اپنے آپ مین نہین رہتا ہی بیخود ہو جاتا ہی
ہم اسکی کیا تعریف کرین واقعی یہ انکا سحر سامری ہی کسی طور سے دل سیر نہین ہوتا ہی یہی جی چاہتا
ہی کہ سنتے جائین اور یہ گاتے جائین خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ اسوقت تو مین کچھ نہین گایا ہون ورنہ
مجکو آتا کیا ہی یہ سب آپکی قدر دانی ہی ہان اگر مجکو انکاموں سے فراغت ہوا اور دل بھی خوش ہو تو آپکو کچھ
سنا دون جو میرے استاد نے مجکو تعلیم کیا ہی مگر ای ملکہ یہ جلسہ کیسا ہی کہ جو بالکل بے نمک ہو رہا ہی
کیا آپ لوگ عادی نہین ہین ملکہ نے جواب دیا کہ یہ آپنے کیا کہا کہ جلسہ بالکل بے نمک ہی خواجہ نے
کہا کہ اور کیا جو لطف صحبت اور لطف زندگانی اور باعث ترقی روح اور سبب دفع رنج و غم
و باعث قوت دل و سرور قلب ہی وہ ہی اس جلسہ مین نہین اسی کا چرچا نہین ہوتا ہی اسکے
نہ ہونے سے بالکل صحبت بے نمک ہی اگر شراب ناب کا بھی جام چلتا جاتا تو دونا لطف اس گانے
کا ہوتا اور آپکو مزہ حاصل ہوتا مہر روشن و ماہ وش نے کہا کہ واقعی آپنے سچ کہا مگر اس مقام پر
ممانعت ہی کہ کوئی شرابخواری نکرے اس سبب سے ہملوگ مجبور رہین ورنہ ہملوگ تو اسکے بہت
عادی ہین کیا آپکو بھی اسکا شوق ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ انسان کون ہی جو اسکا
شوق نرکھتا ہو جو اسکا شوقین نہوا اور اسکی لذت سے آگاہ نہو وہ انسان کیسا ہی وہ
حیوان ہی ای ملکہ مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ یہی تو باعث زندگی اور دافع غم و الم سبب
خوشی دل اور قوت قلب ہی اگر اسکا ایک جام بھی پی لیا جائے کیسا ہی رنج و غم ہو تو [illegible]

ہو جاتے اسکے پینے سے لطف زندگی حاصل ہوتا ہے وہ مزہ ملتا ہے کہ انسان تمام عالم کے رنج والم
کو بھول جاتا ہے اور وہ خوشی حاصل ہوتی ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی ہے ایسی جو شے
ایسی ہو اس سے کس طور سے نفرت کیجائے اور کیونکر نہ اسکا شوق کیا جائے میں تو بہت عادی
ہوں دم بدم جام پر جام پیتا ہوں جب تک مجکو نشہ نہیں ہوتا مجھ سے گایا نہیں جاتا ہے دیکھیے مجکو
انگڑائیاں اور جماہیاں آنے لگی ہیں ہاتھ پیر ٹوٹنے لگے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بخار چڑھا آتا ہے
مہر وش و ماہ وش نے جواب دیا کہ استاد ہم مجبور ہیں اگر ممانعت نہوتی تو ہم ابھی آپکے لیے شراب
منگاتے خود بھی پیتے اور آپکو بھی پلاتے خواجہ نے جواب دیا کہ اگر یہاں شراب کا چرچا ہوتا تو ایک کمال
میں آپکو ایسا دکھاتا کہ وہ کمال آپنے آجتک کبھی نہ دیکھا ہوگا نہ اسطرح کی ساقی گری دیکھی ہوگی
کہ جس طور سے میں ساقی گری کرتا مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ وہ کیا کمال تھا جو آپ دکھاتے
اور کس قسم کی ساقی گری دکھاتے جواب دیا کہ وہ یہ کمال تھا کہ پاؤں میں گھنگرو باندھکر میں
گت ناچتا اگر ارشاد ہوتا تو ایک گھنگرو بولتا یا دو بولتے یا پانچ یا دس یا تمام جیسا حکم ہوتا اور
جو کا حکم ہوتا وہی بولتے اگر حکم ہوتا تو ایک بھی نہ بولتا اور ساقی گری کا یہ طریقہ ہوتا کہ سر پر جام لبریز
کرکے رکھتا اور گت ناچتا جاتا اور ایک قطرہ نہ گرتا کلائی پر رکھتا اور گت ناچتا جاتا اور ایک قطرہ
نہ گرتا مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ واقعی یہ کمال اور یہ تماشا ہمنے آجتک نہیں دیکھا کیا کریں کہ
مجبور ہیں یہاں شراب کا چرچا نہیں ہو سکتا ہے دوسرے ایک شیخ بھی قریب ہے ہاں اگر مہربانی
فرمائیے اور ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائیے تو کیا مضائقہ ہے ہم یہ بھی کمال آپکا دیکھیں اور
نہایت خوش ہوں آپکی بدولت اس کمال سے بھی بہرہ مند ہوں خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو کب
عذر ہے آپکے دولت سرا پر آنے سے مگر ہاں اگر عزت و آبرو کے ساتھ طلب فرمائیے گا تو میں کبھی
عذر نکرونگا اگر اسکے خلاف طور سے طلب فرمائیے گا تو ہرگز ہرگز نہ حاضر ہونگا انھوں نے
جواب دیا کہ جی نہیں ہم آپکو ساتھ عزت و آبرو کے طلب فرمائینگے بلکہ ہمارا منشا تو یہ ہے کہ اب
آپ کہیں نہ تشریف لیجائیے ہمارے غریب خانہ پر تشریف رکھیں جو نان و نمک ہمکو میسر ہے آپکو
قبول فرمائیے خواجہ نے جواب دیا کہ خیر اسکا تو جواب میں آپکو پھر دونگا ابھی تو میں اپنے ڈیرے کو جاتا
ہوں جیسا کچھ ہماری [illegible] سے فرصت ملیگی اور فراغت ہوگی اور سیر جانے لگونگا آپ سے رخصت

ہونے آؤنگا اسوقت اسکا تذکرہ فرمائیے گا جیسا موقع ہوگا ویسا جواب دیا جائیگا اگر میری مرضی کے موافق
ہوگا اُسکو قبول کرونگا ورنہ اور کوئی گھر تلاش کرونگا مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ بہت بہتر ہماری
مرضی یہ ہی ہے کہ ہم آپ سے اسوقت وعدہ لیتے ہیں کہ ہم آج اپنے باغ میں جلسہ آراستہ کرینگے اور آپکی
دعوت بھی ہے لہذا سواری وچوبدار حاضر ہوگا آپ اُسکے ہمراہ مع اپنے شاگرد جمال ربابار کے تشریف
لائیے گا خواجہ نے جواب دیا کہ بہت خوب حاضر ہونگا گو میں انکار کرتا مگر جب آپنے دعوت کا نام لیا
تو میں مجبور ہوگیا کیونکہ میں نے اپنا یہ طریقہ رکھا ہے کہ جو کوئی مجھ سے دعوت کا اقرار لیتا ہے اور کہتا ہے
کہ میں نے دعوت کی ہے تو میں انکار نہیں کرتا ہوں خواہ وہ اعلے درجہ کا ہو خواہ ادنے درجہ کا میں
انکار نہیں کرتا ہوں بلکہ جہاں اُسنے کہا کہ میں نے آپکی دعوت کی ہے میں نے کہا اچھا میں آؤنگا اور میں
گیا جو اسکو میسر ہوا اُسنے مجھکو کھلایا میں نے اُسکی خوشی کے لیے ایک آدہ غزل بھی گائی تھوڑی دیر تک
بیٹھکر چلا آیا اب جو دعوت کا نام لیا ہے تو میں ضرور آؤنگا آپ سواری وچوبدار بھیجیے گا اُنھوں نے کہا کہ
بہت خوب یہ کہکر اُنھوں نے کہا کہ ای اُستاد اب تو صبح بھی قریب ہے اور یہ جلسہ بھی برخاست ہونے کو ہے
لہذا ایک غزل اور گا دیجئے اور ہمکو خوش فرمائیے اگر تکلیف نہو خواجہ نے جواب دیا کہ گو اب تھک
بہت گیا ہوں مگر مجھکو تمھاری خوشی منظور ہے لہذا خواہ مجھکو تکلیف ہو خواہ راحت میں تمھاری خوشی
ضرور کرونگا کیونکہ اسوقت میں تمھارا مہمان ہوں اور مہمان کو لازم ہے کہ میزبان کی خاطر کرے
یہ کہکر آپنے ساز کو درست کیا اور یہ غزل نواب سید علی خان عرف نواب نبن صاحب کاشف لکھنوی کی گانی شروع کی

کس شعلہ رو نے دل میں یہ داغ بھر دیے ہیں — کتنے چراغ روشن کعبہ میں کر دیے ہیں
تاریکی لحد کا کیا غم نکیر و منکر — ہم نے چراغ روشن داغوں سے کر لیے ہیں
بیکس قفس میں اڑ دن میں اتنی نہیں ہے طاقت — کس کام کے خدا نے پھر مجھکو پر دیے ہیں
سنتے نہیں کسیکی فریاد چپ ہیں بیٹھے — تو نے خدا بتوں کے کیا گوش کر دیے ہیں
اس آہنی قفس کو اڑ جاتا کیا میں لیکر — صیاد پر جو تو نے میرے کتر دیے ہیں
دندان نہیں ہیں اے بت منہ میں ترے نمایاں — موتی دہن میں گویا خالق نے بھر دیے ہیں
کیا چیز ہے جہنم جس سے ڈرو ان میں واعظ — دل کے مرے شرارے دوزخ میں بھر دیے ہیں
کیوں ہوں نہ پانی پانی ساون کی ہیں گھٹائیں — جل تھل برس برس کے آنکھوں نے بھر دیے ہیں

ای ابر چشم تر سے تجکو مناسبت کیا — اسنے تو چھیون چھیون تالاب بھر دیے ہین
ابرو کمان وہ کاشف ہی اندنون کشیدہ — غیرون نے کان انکے سنتا ہون بھر دیے ہین

یہ غزل گا کر اسنے بھیرون مین دوسری غزل تو ابھی صاحب موصوف کی شروع کی کیونکہ خواجہ کو منظور یہ ہی کہ ایسا رنگ جماؤن کہ کوئی پہلو عیاری کا باقی نرہے اور میرا اسکا انکے دلون پر بیٹھ جائے تب خوب طور سے عیاری ہوگی یہان ذرا ہوشیاری سے کام کرنا لازم ہے اسی سبب سے خواجہ نے ایک غزل کے بعد دوسری غزل بدون کہے شروع کر دیتے ہین چنانچہ یہ دوسری غزل بھیرویں مین شروع کی کیونکہ صبح کا وقت تھا غزل

جدائی مین بتون کی داغ جتنے دل پہ کھائے ہین — چراغ اتنے ہی ہمنے طاق کعبہ مین جلائے ہین
ہوا سے اڑ کے گیسو کب رخ جانان پہ آئے ہین — سیہ بادل کے ٹکڑے شمس کے آتش پہ چھائے ہین
بتان شعلہ رو نے دل جو عالم کے جلائے ہین — خداوندا یہ کیسے آگ کے پتلے بنائے ہین
سنو گے تم تو دکھ ہوگا تمہین روداد عاشق کی — کہین کیا کیسے کیسے ہجر کے صدمے اٹھائے ہین
جگہ دین کیون نہ اے واعظ انھین ہم خانۂ دل مین — خدا نے طاق کعبہ مین بتون کے گھر بنائے ہین
انھین ہر روز و شب گردش مثال مہر و مہ ساقی — جو کوزہ گر نے میری خاک سے ساغر بنائے ہین
یہی جی چاہتا ہی پھینکدین اب چیر کر پہلو — دل بیتاب کے ہاتھون سے ایسے تنگ آئے ہین
سر لوح جہان پر پڑ گئی ہو جب نظر اپنی — کسیکے ابروے خمدار ہمکو یاد آئے ہین
نگین آسمان کے یہ نہین ہین عالم چراغان کا — کنول داغون کے ہمنے آہ سوزان سے جلائے ہین
اندھیرا دیکھکر شب کو تری وحشی کی تربت پر — چراغ آنکھون سے آکر غول صحرا نے جلائے ہین
لگا دے جا کے ٹھوکر نہ کوئی مست اے ساقی — اسی سے شیشۂ دل کو بغل مین ہم چھپائے ہین
تصور سے ترے دیکھا ہے وصل کا سامان شب فرقت — کہ تصویر خیالی ہم کلیجے سے لگائے ہین
فرشتون سے نہ ڈر تربت مین آنکھین کھولدے کاشف — سر بالین مدد کو حیدر کرار آئے ہین

اب جو خواجہ نے یہ غزل بھیرون مین گائی ایک تو صبح کا وقت تھا دوسرے خواجہ کا گانا تیسرے وہ آواز وہ لحن عجب ہی سمان ہو گیا ماہ تابان شہر ما کرا و رخواجہ کے گانا سننے کی تاب نہ لا کر نشہ شراب سے حیران ہو کر محفل سیارگان کو برخاست کر کے مع اپنے ہمراہیون کے طرف عشرتکدۂ مغرب

سکے راہی ہوا آمد آمد طلوع نیر روز کی نشاط خانہ مشرق سے شروع ہوئی وہ چراغوں کا جھلملانا شمع
کا مائل بزردی ہونا وہ نسیم سحری کا چلنا لونوں کو انگڑائیاں سکیہ دینا تھا وہ سپیدۂ سحر کا
گانے نے تو کسی میں دم نہ باقی رکھا تھا جب خواجہ نے دیکھا کہ نور سحری نے اپنا جلوہ دکھایا اور
آمد آفتاب عالمتاب کی شروع ہوئی ستارے جھلملا جھلملا کر غروب ہونے لگے رخ شمع پر
زردی چھا گئی بس گانا موقوف کیا پریزادیں رنگ پیدا رہا جب سب کو ہوش آیا کوئی نہ
چاہتا تھا مگر بعالم مجبوری سب نے خواجہ سے کہا کہ کیا کریں مجبور ہیں ورنہ یہی جی چاہتا ہے
کہ آپ یہاں سے جائیں اور ہم بیٹھے جائیں اگر آپ یہاں ٹھہرتے ہیں تو خلاف طریقہ طلسم کے ہوتا ہے
سزا بھگتیں ہم آپکا گانا سنینگے اگر خدا دن دکھائیگا خواجہ نے کہا میں بھی ناچار ہوں کہ میرا کبھی جی نہیں
چاہتا ہے کہ آپکی خدمت سے جدا ہوں مگر بقتل آپکے میں بھی تو ناچار ہوں آپ لوگ تو یہاں کے
رہنے والے ہیں میں تو یہاں کی حالت سے آگاہ بھی نہیں ہوں کہ یہ کیا مقام ہے اور یہاں کا کیا
کارخانہ ہے اور یہ جلسہ کس غرض سے آراستہ ہوتا ہے تب مہروش و ماہ وش نے کہا کہ اے استاد
یہ سرچشمہ زرینہ سوسن کی جنکی والدہ ماجدہ حاکم و مالک ہیں اس تالاب سے زرینہ سوسن کی
جاری شروع ہوئی ہے پہاڑ بلند آواز جو یہاں کا بادشاہ تھا جسکو بسبب چند در چند امور کے
میری والدہ اور دیگر رئیسان طلسم نے معزول کرکے قید کرلیا تھا اور شکال جو کہ آجکل بادشاہ طلسم ہے
وزیر تھا بادشاہ کا پہاڑ بلند آواز کے دادا نے فکر کرکے یہ جو صبیح آتش خوار یہاں موجود ہے اسکے
ملکہ زرینہ سوسن بیاہ دو میری ماں سے ملاقات کرائے اور اپنی باہم مشورہ کرکے سرچشمہ زرینہ یہ طلسم
بنایا اور صبیح کو اسکا مالک کیا اگر صبیح قتل ہو جائے تو یہ طلسم ٹوٹ جائے اور زرینہ سوسن کی
کھلجائے یہ تالاب بھی سحر کا ہے اور اسکے اندر انکے استاد آفتاب شعلہ پیکر کی قبر ہے اسپر گنبد
بنا ہوا ہے یہ اسکے تہ میں ہے یہ سب یہاں میلا کرتے تھے بڑی جگری تو دریعے آدمی آتے تھے جسکا سبب
پہاڑ بلند آواز کے دادا نے صبیح سے کہا کہ میں یہاں پر طلسم بناتا ہوں اور تمہارے سپرد
کرتا ہوں بس صبیح نے قبول کیا انہوں نے اور صبیح نے ملکر سحر کیا کہ غبار پیدا ہوا اور اس صحرا میں
چھا گیا صبیح نے سحر کرکے بہت سی پتلیاں پیدا کیں اور یہ طریقہ مقرر کیا کہ شب بھر یہاں
جلسہ آراستہ رہے اور دن بھر یہ پتلیاں ان جزیرہ یہاں بنی ہوئی تالاب میں بیٹھا جو کریں دن کو

جو کوئی ادھر آئے اور اس سرحد میں داخل ہو تو فنا ہی نکل کر اُسکے سر پر گردش کرے اور جب
اُسکے سر پر قطرہ پانی کا گرے وہ آنے والا غرق زمین ہو جائے اور اسیر طلسم ہو جائے مگر جب کو
آنے والا جاسوس کی حالت دیکھکر جلسہ میں آنے کی خواہش کرے تلاش طلسم میں نجیب جو پھرا کرے
جب دیکھے تو یہ دکھائی دے کہ وہ سامنے طلسم ہے جب اُدھر کو چلے جلسہ تک نہ پہنچے جو آنیوالا
جلسہ کی طرف قدم بڑھائے وہ وہ جلسہ دور ہوتا جائے یہانتک کہ صبح ہو جائے اور وہ قریب
غبار ہو پہنچکر اسیر کر لیا جائے اس قسم کا طلسم تیار کیا گیا چونکہ آپکے بلند آوازے کے دباؤ کا بنایا
ہوا یہ طلسم تھا اسمیں شراکت مریخ کی بھی تھی اور انھوں نے مریخ کو اُسکے جز و کل کا راز کر دیا تھا
بدین سبب اُنکے مرنے کے بعد بھی یہ طلسم اور اُنکا سحر برقرار رہا ہاں اگر مریخ قتل کیا جائے تو یہ
طلسم برطرف ہو صرف آنکی غرض اس دربند کے راستہ بند کرنے سے تھی کیونکہ اسی دربند میں
کسی مقام پر لوح طلسم ہے جس سے امان جان اور دیگر ارکین مثل بادشاہ و وزیر کے آگاہ نہیں
مگر لوح طلسم بدون والدہ ماجدہ کی شراکت کے یا بعد آنکے قتل ہونے کے مل سکتی ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہے
کہ بادشاہ طلسم یا دوسرے رکن طلسم اُسکو حاصل کر سکیں اس امر سے صرف آگاہ ہیں کہ دربند
سوسن میں لوح طلسم ہے اس سے سواے والدہ کے دوسرا شخص آگاہ نہیں ہے کہ کس مقام میں
ہے اور کہاں ہے وہ تو جانتی ہیں اور آگاہ ہیں اور اُنکو اُسکے حاصل کرنے کا بھی طریقہ معلوم ہے
ان امروں سے سواے اُنکے کوئی آگاہ نہیں ہے وہ جسکو چاہیں لوح دیدیں یا اُسکو مقام لوح سے
آگاہ کر دیں یا اُسکو طریقہ لوح کے حاصل کرنے کا بتا دیں تو لوح مل سکتی ہے مگر اس امر کی قسم ہے
اور عہد ہے کہ نہ کسی کو لوح دینگے نہ مقام لوح سے آگاہ کرینگے نہ اُسکے طریقہ سے کہ جس طریقہ سے
لوح دستیاب ہوتی ہے کسی کو آگاہ کرینگے چنانچہ یہ حفاظت لوح ہماری سات پشت سے چلی آتی
ہے اور اسی طور سے ایک دوسرے کو حال لوح سے آگاہ کرتا ہے چنانچہ ہماری نانی نے والدہ صاحبہ
کو اور والدہ صاحبہ کی نانی نے میری والدہ کی ماں کو اسی طور سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتا آیا
اور یہاں حکومت ہمیشہ عورت کی رہی ہے یہ شرط ہے کہ جو حاکم دربند ہو وہ ساحرہ ہو اور علم سحر
سے بخوبی آگاہ ہو ساحران زبردست سے ہو چنانچہ سب ساحرہ ہوتے آئے اب بعد والدہ کوئی
ایسا انکی اولاد میں سے نہیں ہے کہ جو حاکم دربند ہو کیونکہ سواے ہم دونوں کے اور نہ کوئی لڑکی نہ لڑکا

رکھتی ہیں چونکہ عالم ہو اور سحر سے آگاہ ہو رہی ہیں ہم دونوں بہنیں ہم میں سے ایک بھی سحر سے
آگاہ نہیں ہے ایک حرف بھی الفاظ سحر سے نہیں جانتی ہیں کیونکہ ہم حاکم دربند ہو سکتی ہیں
ہمارے سحر و ساحری سے کبھی رغبت نہ ہوئی شہنشاہ اس فن کو حاصل کیا کہ گذشتہ جو دیکھا تو اسمیں
سوا سحر خرابی اور قباحت ہے کچھ اسمیں سوا اسکے برائی کے اور کچھ نہیں پایا اس سے اسکو ترک
کیا انکو والدہ صاحبہ ہمیشہ ناراض رہتی اور ابا بھی ناراض ہیں پہلے تو انھوں نے جبکہ ہم
دونوں چھوٹی تھیں مارا اور بہت بہت تاکید کی لکھو پڑھو تا انکار جو کیا تو کچھ اعتبار نہ کیا اور کچھ
دو کوٹھے نہ جا کر رکھتی تھیں اور رکھا تا نہیں دیتی تھیں پڑھنے وغیرہ تعلیم کرتی تھیں ہم انکو یاد
نہ کرتے تھے آخر کو عاجز آکر انھوں نے ہمکو چھوڑ دیا اور ایک لڑکی کو لیکر کسی عزیز کی پالا اور اسکو سحر
تعلیم کیا جب وہ منزل اٹھکی ہو گئی ایک دن وہ باغ میں بیٹھی ہوئی تھی ایک دیو کسی طرف سے
ادھر کو آنکلا وہ بھی ساحر تھا وہ دیکھکر عاشق ہو گیا اور اسکو اٹھا لیجانے کے قصد سے باغ میں آیا
پہلے اسپر اپنا عشق ظاہر کیا اسنے انکار کیا اسنے زبردستی قصد کیا کہ اٹھا لیجاوے تو اسنے سحر کیا
اس دیو نے بھی سحر کیا خوب سحر چلا آخر کو وہ دیو غالب آیا اور اٹھا کر لے گیا والدہ اسدن تھیں
نہیں ہم سے مکان پر گئی ہوئی تھیں کیونکہ جسدن سے سپاہ سے بلند آواز کے واسطے یہ طلسم
بنایا تھا تو اسدن سے ہر شخص اور والدہ سے از حد تپاک ہو گیا ہے اسکو عرصہ کوئی سو برس کا
ہوا ہے جب سے یہ تپاک ہے کہ ایک روح دو قالب ہیں خلاصہ یہ کہ وہ دیو اسکو لے گیا اسدن
سے ایسا غائب ہوا کہ پھر پتہ نہ ملا کہ کہاں چلا گیا جب والدہ وہاں سے آئیں انکو یہ حال معلوم
ہوا انھوں نے بہت تلاش کیا کہیں نشان نہ ملا آخر تھک کر بیٹھ رہیں بہت افسوس کیا کئی دن تک
روتی رہیں جب سب نے سمجھایا تو وہ حالت برطرف ہوئی ہم دونوں سے اسقدر ناخوش ہوئیں
کہ ہمکو اپنے باغ سے نکال دیا ہمنے آکر ایک اور باغ تھا اسمیں رہنا اختیار کیا اسکو آراستہ کیا
جب سے ہم اس باغ میں رہتے ہیں وہ یہی باغ ہمارا مسکن ہو رہا ہے کبھی کبھی جب الفت انکی جوش
کھاتی ہے وہ آکر دیکھ جاتی ہیں ہم تو ہر روز صبح کو برائے سلام خدمت میں جاتی ہیں سلام کرکے
چلے آتے ہیں یہی طریقہ ہے اکثر انکی زبان سے سنا ہے کہ وہ یہ کہا کرتی تھیں کہ افسوس اب وہ زمانہ
آنیوالا ہے کہ ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ اس زمانے میں اس طلسم کی عمر آخر ہو گی کہ جب ہمارے خاندان میں

کوئی ایسا نہوگا کہ جو تمہارے آگاہ ہو جو حاکم اسوقت اس دربند کا ہوگا وہ تو ساحر ہوگا اسکی
اولاد میں سے کوئی ساحر نہوگا پس اسی زمانے میں طلسم کشا براے فتح طلسم آئیگا اور طلسم فتح
ہوجائیگا چنانچہ میں دیکھتی ہون وہ زمانہ یہی ہے جسکی میرے بزرگ اور دیگر اہل طلسم خبر دیا کرتے تھے
کیونکہ سواے میرے کوئی ساحر نہیں ہے میری اولاد میں سے کہ جسکو میں یہان کا حاکم کرون اور راز طلسم
سے آگاہ کرون گو دو لڑکیان رکھتی ہون مگر وہ دونون ایسی نالائق نکلی ہین کہ جنکو سحر و ساحری
سے نفرت ہے ضرور یہ وہی زمانہ ہوا چاہتا ہے جبھی ان سے سحر و ساحری سے نفرت کی ہے اسدن سے
انکو اس امر کی زیادہ فکر ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے اکثر کاہنان طلسم نے خبر دی ہے کہ جس زمانے میں
دربند سوسن میں کوئی ساحر نہوگا سواے حاکم دربند کے اسی زمانہ میں دربند سوسن فتح
ہوجائیگا اور طلسم کشا لوح کو آکر حاصل کریگا مسیح جادو مارا جائیگا راستہ دربند کا کھلیگا
والدہ یہ فرماتی ہین اپنی مصاحبون اور خواصون سے کہ وہ زمانہ یہی ہے خیر اس سے تو کچھ غرض
نہین ہے مطلب اس امر سے یہ ہے کہ جبکا سے بلند آواز کے داداکے عہد سے یہ طلسم تیار ہوا ہے اور
جب ہی سے یہ جلسہ آراستہ ہوتا ہے اس سے صرف غرض دربند سوسن کی راہ بند کرنے سے ہے
تاکہ طلسم کشا اسطرف تلاش میں لوح کی نہ آسکے اگر آئے بھی تو اسیر ہو جائے ای استاد اس جلسہ کے
آراستہ ہونے کی یہ بنا ہے ہم دونون بہنین جو آتی ہین تو صرف اس غرض سے کہ ہمکو ناچ و گانے کا
شوق ہے یہان ناچ و گانا ہوتا ہے تو اسکا تماشا دیکھنے کو آتی ہین والدہ نے جو اجازت دی ہے تو
صرف اس مطلب سے دی ہے کہ شاید وہان کا طریقہ اور کارخانہ دیکھکر اور سحر و ساحری کا رنگ
دیکھکر کچھ اسطرف رغبت کرین اور اس فن کو حاصل کرین چنانچہ ہم کبھی کئی برس سے آتے ہین
یہ جلال براہدار یہان ہمسے قبل سے آتا تھا ہمکو ان سحر کی پتلیون کا گانا پسند نہ آیا مگر جلال براہدار
کا گانا پسند آیا پس اسکے گانا سننے کی غرض سے آٹھوین دن کا آنا مقرر کیا اسی طریقہ سے آٹھوین
دن آتے ہین شب بھر یہان رہتے ہین اور جلسہ کا بھی تماشا دیکھتے ہین اور جلال کا گانا بھی
سنتے ہین صبح کو چلے جاتے ہین آٹھوین دن یہ جلسہ بہت عمدہ طور سے ہوتا ہے یہ وہ جلسہ ہے اور
یہ وہ دن ہے کہ جسدن قمر آفتاب مشعلہ پیکر پہ پیلا ہوتا تھا دن بھر میلا آراستہ رہتا ہے
شب کو جلسہ آراستہ ہوتا ہے آٹھوین دن تو دن بھر اور رات بھر یہان مجمع رہتا ہے مگر اونکو یہان لوگون

سکے آنے کا حکم نہین ہی یہ لوگ نہ اس میلے مین آسکتے ہین نہ میلا کا سامان دیکھ سکتے ہین دن کو
وہ لوگ آتے ہین جو کہ آفتاب شعلہ پیکر کو بخدائی مانتے ہین اور اسکو سجدہ کرتے ہین دن انکے
واسطے مقرر ہی اور رات ہم لوگون کے لیے ہی گو اجازت ہی ہم لوگون کو کہ ہم چاہین تو روز آئین مگر ہمنے خود
آٹھوین دن کا آنا مقرر کیا ہی سات دن تک ہم اپنے باغ مین جلسہ آراستہ کرتے ہین اور گانا سنتے ہین
اسی سبب سے ہمنے آپ سے عرض کیا ہی کہ آپکی دعوت ہی شب کو تشریف لائیے گا خواجہ نے یہ سنکے
جواب دیا کہ بہت اچھا اب معلوم ہوا کہ یہ جلسہ سحر ہی مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ جی ہان استاد
یہ جلسہ سحر ہی اور یہ سب پتلیان سحر کی ہین صرف چند ملازم جو کہ صبح کے نوکر ہین وہ تو اصلی ہین
باقی سب کارخانہ سحر کا ہی خواجہ نے دیکھا کہ صبح کے ہوتے ہی وہ سب پتلیان خود بخود اس تالاب
مین کود ین اور انھون نے مرغابیون کی صورت پیدا کی اور شناوری کرنے لگین کہ صبح نے اٹھکر
مہر وش و ماہ وش سے کہا کہ ای ملکہ اب ہم تو جاتے ہین کیونکہ صبح ہو گئی ہماری عبادت کا وقت
آگیا ہی آپ بھی تشریف لیجائیے گا انھون نے کہا کہ ہان بس جاؤ ہم بھی جاتے ہین صبح تو چلا گیا ان
دونون نے خواجہ سے کہا کہ اے استاد اب ہم یہان ٹھہر نہین سکتے ہین آپ بھی تشریف لیجائیے اور ہم بھی
جاتے ہین بوقت شب ہم آپکو اپنے مکان یعنی باغ مین طلب کرینگے ضرور ضرور تشریف لائیے گا
خواجہ نے کہا بہت خوب بس ایک تخت پر خواجہ سلامت وہ سب مال و اسباب لیکر پریان نوپرخان
کی صورت بنے ہوئے مع جمال راہدار کے سوار ہوئے اور کہار تخت لیکر طرف مکان جمال راہدار کے
روانہ ہوئے ادھر مہر وش و ماہ وش دونون شاہزادیان مع اپنی خواصون و مصاحبون و کنیزون
کے طرف اپنے باغ کے راہی ہوئین آن دونون نے اپنے باغ مین پہونچکر سامان دعوت کا شروع
کیا باغ کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور کل سامان دعوت مہیا کیا باغ کی سرد روش پٹری کو درست
کیا بارہ دری کو شیشہ آلات سے آراستہ کیا ہر مقام پر قرینہ سے ہر شے لگائی گئی صحن باغ مین جلسہ
کے آراستہ ہونے کا سامان کیا گیا شگیرہ کارچوبی طلائی چوبونکا استادہ کیا گیا فرش و فروش عمدہ
طور سے بچھایا گیا باغ کو بادلہ سے باندھا تمام درختون پر تھان سو سے کے لپیٹے گئے آئینہ جابجا لگایا گیا
قندیلین آویزان کی گئین اور طائران خوش الحان کے قفس جابجا لٹکائے گئے آب نہر صاف و شفاف
کیا گیا فوارے لگائے گئے سبزہ زار پر بہت نفیس جھاڑ لٹکائے گئے گرد نہر کے جواہرات کی کرسیان لگائی گئین

مہر وکش و ماہ وش نے خوب باغ کو آراستہ کیا ہر قسم کے کھانے پکوائے آپ بھی خوب اپنی
آرائش و زینت کی خواصون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی آج اپنے کو کنگھی چوٹی سے آراستہ کرنا کیونکہ
آج ایک نئی استاد آئینگی گانے والی وہ تم سب کو صاف و شفاف دیکھکر اور باغ کو آراستہ پاکر
خوش ہونگی اور اپنے دل مین خیال کرینگی کہ شاہزادیان شوقین ہین خواصین و کنیزین و مصاحبین
وانیسین و جلیسین سب اپنا سامان کرنے لگین خلاصہ یہ کہ سہ پہر تک سب سامان درست ہوگیا
ہر ایک اپنی آرائش و زینت سے فارغ ہوگیا اسدن مہر وکش و ماہ وش پر عجب عالم تھا اگر
فرشتۂ آسمان بھی دیکھتا تو ہزار جان سے فریفتہ ہوجاتا اگر زاہد شب زندہ دار بھی انکا اسوقت کا
عالم دیکھ لیتا تو عبادت خدا کو ترک کرکے انکے محراب ابرو کا طواف کرتا اور طاق ابرو محراب حرم
خیال کرکے سجدہ کرتا وہ نارنجی جوڑا گلے مین وہ اس پر جوبن کا ابھار وہ زلفون مین شانہ کیا ہوا وہ
عطر سہاگ ملا ہوا سر سے پاؤن تک دریائے جواہر مین غرق اس شان و شوکت سے مجمع
کنیزان مین مثل آفتاب و ماہتاب کے جلوہ گر ہوئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرد ماہتاب کے ستارے
ہین یہان تو سب سامان ہوچکا تھا جب وقت سہ پہر ہوا تو مہر وکش نے مجلدار سے کہا کہ جا کر
چوبدار سے کہدو کہ تخت ہماری سواری کا لیکر جمال راہدار کے مکان پر جائے اور وہان سے جمال راہدار
اور انکی استاد کو لیکر یہان آئے انسے کہے کہ آپکو مہر وکش و ماہ وش نے یاد کیا ہے تشریف
لیچلیے تب مجلدار نے آکر چوبدار سے کہا چوبدار یہ حکم پاکر فوراً تخت سواری لیکر طرف مکان
جمال راہدار کے روانہ ہوے یہ تو ادھر کو جاتے ہین یہان کا حال سماعت فرمائیے جب خواجہ
جمال راہدار کے مکان پر آئے کہا ...ن کو رخصت کیا وہ تو ادھر گئے یہ اپنے مکان مین آئے جمال راہدار
سے کہا کہ تمنے دیکھا کہ مین نے کیا رنگ جمایا اور کیا شیشے مین اتارا ہے اور کیسا مشتاق کیا ہے مین
چاہتا تھا کہ اسوقت تیاری کرکے صریخ وغیرہ کو اسیر کرلون مگر وہ شراب کا چرچا ہی سنا وہ ہی
سو تو شراب رہا مہر وکش و ماہ وش نے کہا کہ یہان شرابخواری کی ممانعت ہے مین ناچار ہوگیا
انشاء اللہ تعالیٰ آج شب کو اگر مین نے صریخ کو اسیر نکر لیا تو اپنا نام نرکھا جمال نے جواب دیا کہ
ای استاد اس جلسہ مین صریخ کہان ہوگا وہ اپنے مقام پر ہوگا کیونکہ اسکے یہان بھی تو جلسہ آراستہ
ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ تم دیکھنا مین مہر وکش و ماہ وش سے کہکر اسکو بھی بلاؤنگا وہ جاتا کہان

ہی اگر اُسکو اسیر نہ کیا اگر وہ نہ آئیگا تو ابکی مرتبہ کے جلسہ میں جو کہ آٹھویں دن یہاں ہوگا آئینگے اور کیسی
تدبیر سے اسیر کرونگا بدون اُسکو اسیر کیے ہوے نہ جاؤنگا مہرخ نے کہا سنو میں سوسن کو بھی اسیر کرونگا
اور اُسکو اسیر کرکے اگر اُسنے اطاعت کی اور میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرونگا اور تمھاری
شادی ماہ وش کے ساتھ کرونگا مگر میرے نزدیک تو ماہ وش سے مہر وش خوبصورت ہی اور اُسکا
حسن دلفریب صبر و طاقت کا لیجانیوالا ہی خواجہ نے مہر وش کی اسطور سے تعریف کی کہ جمال [illegible]
سمجھ گیا کہ حضرت کا دل مہر وش پر آیا ہی اور آپ مہر وش پر فریفتہ ہوے ہیں اسی سبب سے
اُسکی تعریف فرما رہے ہیں مگر میرا معشوق مہر وش سے اچھا ہی لاکھ خواجہ اپنی معشوق کو اچھا
فرمائیں میں کب مانتا ہوں یہ کہکر اور خواجہ کی طرف مُنھ کرکے جواب دیا کہ اے اُستاد یہ تو وہ مثل ہی
کہ اپنے دہی کو کون کھٹا کہتا ہی کوئی اپنی چیز کو بُرا نہیں کہتا ہی یا یہ آپنے سُنا ہوگا کہ مجنون سے
کسی نے کہا کہ لیلی تو ایک کالی عورت ہی تو اُسکی صورت پر کس سبب سے فریفتہ ہی مجنون نے ایک
آہ کی اور کہا کہ میری آنکھ سے دیکھ تو نے سُنا نہیں ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید میری آنکھ سے
جو دیکھیگا تو صورت لیلی کی اچھی معلوم ہوگی وہ سوال کرنے والا خاموش ہو رہا اپنا سا مُنھ لیکر
رہ گیا اے اُستاد وہی سوال میرا آپ سے بھی ہی کہ میری آنکھ سے ماہ وش کو ملاحظہ فرمائیے تو
اُسکی اچھائی اور بُرائی کا حال معلوم ہو پھر اُسوقت اگر آپ اُسکی مذمت فرمائیں تو میں جانون
اُستاد گستاخی معاف آپکے مطلب کو میں سمجھ گیا واقعی آپ کیون نہ مہر وش کی تعریف فرمائیے گا
آپکے نزدیک مہر وش بہت حسین و خوبصورت ہی اور لائق تعریف کرنے کے ہی خواجہ نے جمال کیطرف
بنگاہ قہر دیکھا اور دلمیں کہا کہ جمال سمجھ گیا پھر اگر سمجھ گیا ہی تو کیا نقصان ہی دل ہی تو ہی دل پر کسیکا
اختیار نہیں ہی وہ ماہ وش پر عاشق ہی میں مہر وش پر خدا نے اپنا فضل کیا کہ میرا دل ماہ وش
پر نہیں آیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی میرا دل جو جمال کی تعریف کرنے سے ان دونون کے دیکھنے کو چاہتا
تھا تو یہی سبب تھا بقول شاعر شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد
جمال کے تعریف کرنے سے میرے دلمیں ایک الفت پیدا ہوئی تھی اسکا یہی سبب تھا کہ میرا دل آنیوالا
تھا دل سے یہ باتیں کرکے جمال سے کہا کہ اے جمال ہمارا ارادہ تمکو لازم ہی کہ آج تم اور دیکھیگا نا مجھ سے
سے کہو اور اُسکو پا کر تو تیسے کو میں پہلے تمکو گواؤنگا اُسکے بعد میں گاؤنگا کیونکہ ماہ وش کو تمھاری

طرف رغبت ہوا اور اسکا دل تمپر آگیا جمال نے کہا بہت خوب بس خواجہ نے دو پہر تک جمال کو
اور کچھ تعلیم کیا علاوہ کل کے جب دو پہر بجی تو جمال کی ماں نے آکر عرض کیا کہ خواجہ سلامت
خاصہ تیار ہی خواجہ نے کہا کہ آج تو کھانے مین زہر نہین ملایا ہی آسنے سر جھکا کر کہا کہ خواجہ اب شرمندہ
نہ فرمائیے وہ تو نادانستگی مین خطا سرزد ہوئی تھی اب کیا ایسی نادان ہون جو زہر ملاؤنگی کیا مین
آپکی دشمن ہون خدا وند کریم مجھکو موت دے جو مین آپکے کھانے مین زہر ملاؤن آپ سے تو مجھکو
بڑی امید ہی میرے فرزند کی زندگی کا آپ ہی سبب ہین یہ دن تو خدا نے بڑی مشکلون سے
نصیب کیا ورنہ مین کہان اور یہ دن کہان آج آپکے آنے سے تو جمال اسطرح کلام کرتا ہی ورنہ
سواے [illegible] کے یا اشعار یا اشعار پڑھنے کے یا صحرا بصحرا [illegible] کی
تلاش مین پھرنے کے کوئی کام نہ تھا دیوانہ وار وحشی مثال پھرا کرتا تھا کبھی دو پہر رات کو آیا کبھی
تین پہر رات کو آیا اور پڑ رہا نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا کبھی کسی وقت جب زیادہ تر بیقرار رہا کچھ
کھا لیا وہ بھی اسوقت جب راستہ چلنے کی طاقت نہ رہی رات دن خدا وند کریم سے یہی دعا تھی
کہ جلد خواجہ سلامت کو بھیج کہ میرا کام ہوا اور میری مراد برآئے معشوق سے وصل کی صورت پیدا ہو
ایسا کہ یہ شرط ہی کہ جب خواجہ آکر صبح جادو کو قتل کرینگے اسوقت صاحبقران آکر اس فرزند کو
تیغ کرینگے اگر اس نے اطاعت کر لی تو میری شادی ماہ وش کے ہمراہ ہوگی یا سوزن ماری
گئی تو ہوگی یہ ہی دو صورتین وصل یار سے نصیب ہونے کی ہین ای خواجہ بڑی مرادون اور
بڑی آرزوون سے تو آپکا دیدار نصیب ہوا اور آپکی زیارت اور قدمبوسی پھر آسپر مین
آپکو زہر کھلا کر قتل کرونگی یہ تو مجھسے کبھی نہو گا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مین نے مذاق سے کہا تھا کہ اصل مین
میرا ایسا گمان ہی یہ سنکے وہ خاموش ہو رہی خواجہ نے و جمال نے کھانا کھایا منھ ہاتھ دھو کر مسہری پر
جا کر لیٹے سو رہے خلاصہ یہ کہ سہ پہر کو قریب چار بجے کے بیدار ہوے منھ ہاتھ دھویا وضو کیا نماز
ظہر ادا کی مع جمال راہدار اور اسکے ملازمون کے اسکے بعد لباس سے اپنے کو درست کیا
جمال نے بھی تبدیل لباس کیا خواجہ نے جمال سے کہا کہ ای جمال راہدار ابھی تک کوئی وہان سے لینے کو
نہین آیا نہ سواری آئی اسکا کیا سبب ہی جمال نے عرض کیا کہ استاد آپ پریشان نہون جو بدار مع سواری
کے آتا ہوگا میرے قیاس مین تو یہ آتا ہی کہ وہان سے چل چکا ہی خواجہ نے فرمایا کہ دیکھیے کب تک آتا ہی یہان

تو اب اسکی نگرانی کسی تدبیر سے وہاں ہو چکی ہے اور نگر عیار ہیں اگر آج کوئی نگر شہر ہوئی تو تم دیکھ لینا
کہ میں کیا تدبیر کرتا ہوں اگر میں کو ہوسن پر ہمراہ ان دونوں کے جاکر ہوسن پر عیاری نگر ہوں تو تم آج سے
مجھکو خواجہ عمرو نہ کہنا جھوٹا کہنا آج ہی کل میں میں جاکر وہاں عیاری کرونگا ہوسن کو بھی اسیر
کرونگا اور [illegible] کو بھی [illegible] دونوں جا سکتے کہا [illegible] جمال نے کہا کہ استاد آن مرد بزرگ نے خواب
میں فرمایا تھا کہ مہرخ آتش خوار کے قاتل خواجہ عمرو ہیں خواجہ نے کہا بھلا یہ خیال تو کرو کہ انکا کہنا کیونکر
غلط ہو سکتا ہے جو کچھ آنحضرت نے تمسے خواب میں فرمایا تھا اسکے موافق ہوا یا نہیں اسی طرح سے یہ
امر بھی ظہور میں آئیگا جمال نے کہا کہ خدا چاہے [illegible] خواجہ [illegible] خوش ہو رہے کیونکہ [illegible] مع
تخت و کہار دوان کئے آکر جمال راہدار کے گھر پر پہونچے رحیم بخش دروازے پر بحکم جمال راہدار
بیٹھا ہوا تھا جمال نے اسکو یہ حکم دیا تھا کہ جب چوبدار سواری لیکر مہروش و ماہ وش کے پاس سے
آئے تو مجھکو فوراً خبر کرنا رحیم بخش بیٹھا ہوا تھا کہ چوبدار نے آکر رحیم بخش سے کہا کہ خبر کردو
چوبدار شاہزادیوں کے باغ سے سواری لیکر آیا ہے جمال راہدار اور انکے استاد کو شاہزادیوں نے
طلب فرمایا ہے بہت جلد تشریف لیچلیے رحیم بخش تو اسکا منتظر تھا یہ سنتے ہی اندر مکان کے گیا
وہاں یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ سواری ابھی تک نہیں آئی کہ رحیم بخش کو جو جمال نے آتے دیکھا کہا
کہ لیجیے مبارک ہو سواری آگئی میں نے رحیم بخش کو دروازے پر بٹھا دیا تھا کہ جب سواری
آئے تو مجھکو فوراً خبر کرنا وہ خبر لیکر آیا ہے جمال یہ کہہ رہا تھا کہ رحیم بخش نے آکر سلام کیا اور عرض
کیا کہ مہروش و ماہ وش کے پاس سے چوبدار مع سواری کے آیا ہے آپکو اور خواجہ صاحب کو
بہت جلد طلب فرمایا ہے یہ سننا تھا کہ خواجہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے جمال چلو [illegible]
بس جمال و خواجہ باہر آئے تخت پر سوار ہو کر طرف [illegible] باغ مہروش و ماہ وش کے چلے
یہانتک کہ کہاروں نے تخت در باغ پر لاکر لگا دیا مہروش و ماہ وش نے خواصوں کی ڈانک
بٹھا دی تھی دم بدم کی خبر دریافت کر رہی تھیں کہ جمال راہدار اسکے استاد آئے یا نہیں یقین ہے کہ
ابھی تک چوبدار مع سواری کے انکو لینے نہیں گیا ورنہ دونوں آجاتے [illegible] بہت جلدی کیا
تھا خواصیں بار بار ڈیوڑھی پر آکر جلدی سے استفسار کرتی تھیں اور شاہزادیوں [illegible] کرتی
تھیں شاہزادیاں خفا ہو رہی تھیں کہ [illegible] دونوں [illegible] باغ میں [illegible] کھڑی

ہوئی ہیں گرد خواصوں کا ہجوم ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گرد ماہ چہار دہ کے ستاروں کا ہجوم ہے نازنینیں پشتا لگین
تکیوں میں بیٹھی ہیں آراستہ پیراستہ جواہر میں غوطہ زن ہیں عجب عالم ہے ان دونوں کو
از حد شوق ہے اور حد سے زیادہ انتظار ہے دروازے کی طرف دیکھ رہی ہیں بار بار دریافت
کر رہی ہیں کہ اب سواری آئی اب سواری آئی کہ یکایک ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ ملکہ
جمال رابیا فرزند ملکہ کمال رابیا کا مع اپنے استاد کے جنکو آپ نے طلب فرمایا تھا آ گیا یہ سننا تھا
کہ مہر وش و ماہ وش کی باچھیں تا بناگوش پھٹ گئیں دونوں نے مسکرا کر کہا کہ واقعی وعدہ
کے بڑے سچے اور صادق الوعدہ ہیں مرد معقول معلوم ہوتے ہیں حکم دیا کہ محلدار سے کہدو کہ
سواری سے ان دونوں صاحبوں کو اتروا لے کیونکہ ہم عورت ذات ہیں کوئی مرد ہمارے گھر میں
نہیں ہے کہ جسکو استقبال کے لیے روانہ کریں کہ وہ جا کر انکو اتروا لے اور اپنے ہمراہ لاوے
کہ ہم خود آتے مگر چند در چند وجوہ سے ہمارا جانا مناسب نہیں ہے محلدار نے بڑھکر پردہ اٹھایا
خواجہ و جمال رابیا دونوں تخت سے اتر کر داخل باغ ہوئے عقب میں وہ سب خواصیں اور
محلداریں تھیں کہ جو انکے انتظار و استقبال کے لیے شاہزادیوں نے مقرر کی تھیں جمال رابیا تو
سیکڑوں مرتبہ اس باغ کو دیکھ چکا تھا مگر خواجہ نے نہیں دیکھا تھا خواجہ سیر باغ کرتے ہوئے
ہر روش و پٹری کو دیکھتے ہوئے چلے آتے ہیں جمال رابیا کہے دل میں کہتا ہے کہ آج شاہزادیوں
نے باغ کو خوب سجا ہے خدا وند کریم جلد کہیں اس ماہ شب چہاردہ کی صورت دکھا دے تاکہ دل مضطر
کو قرار آوے یہ تو یہ باتیں دل سے کرتا جاتا تھا کو خواجہ کو بھی مہر وش کے دیکھنے کا اشتیاق تھا
مگر نہ اسقدر جسقدر کہ جمال کو تھا خواجہ ہر روش و پٹری کی سیر کرتے ہوئے آتے تھے خواجہ
نے دیکھا کہ ایک باغ بہشت آگیں اشجار میوہ دار سے ایسا بھرا ہوا ہے بار اتنا ہے کہ شاخیں زمین سے
لپٹ رہی ہیں یا سجدہ ہائے شکر کر رہی ہیں کہ آج ہماری مراد بر آئی کہ خواجہ عمرو نامدار
تشریف لائے احسان ہے کہ انکے قدم سے یہ باغ روشن ہوا ایک سمت اشجار گلہائے
خوشبودار کے لگے ہوئے ہیں نرگس بچشم حیران نگراں ہے کہ خواجہ کس طرف سے تشریف
لاتے ہیں شبو و لالہ نے اپنا گلدستہ تیار کیے ہوئے ہے برائے نذر [illegible] پاؤں سے
انتظار خواجہ میں کھڑا ہے سنبل مثل زلف معشوق پریشان ہے سوسن شکل غنچہ حیران ہے لالہ

وصفا آتو رو پہ خواجہ جمال سے بہ اشتیاق دیکھا اور مسکرا کر سلام کیا شاہزادیان اُن دونون کو
ہمراہ لیکر بارہ دری مین آئین بارہ دری کو خواجہ جمال نے دیکھا پایا مثل عروس تصویر اول سے
آراستہ و پیراستہ پایا فرش مکلل بچھا ہے تمام بارہ دری مین کیا ہوا تھا پردے جابجا نیچی سنگ کے بٹنے
ہوے کلابتون کی ڈوریون سے بندھے ہوے موتیون کے گچھے لگے ہوے سقف بارہ دری
مین چھت بندی ہوئی آئینہ قلم کار کا کام کیا ہوا سقف مین جا بجا جھاڑ ہانڈیان و لیمپ نادر کار جابجا لٹکا
آویزان در و دیوار پر رنگ آمیزی کی ہوئی کنول دو شاخے سہ شاخے لیمپ وغیرہ لگے ہوے
جابجا صناعان چابکدست و نادر کار کے ہاتھ کی تصویرین طلائی و نقرئی چوکھٹون مین لگی ہوئین
تھین نیز آدم آئینہ بہشت پر دیوار گیریان چارون طرف لگی ہوئین مثل عروس کے گلدان کھلے کرسی
تھین دیوار گیریون پر گلدستہ نادر کار رکھے ہوے سجے ہوے وسط بارہ دری مین مسند زرنگار
مرصع کار آراستہ دونون طرف بارہ دری کے دو صوفیان گنگا جمنی آمیز بچھے ہوے زرد و زری
پڑے ہوے تکیے لگے طاقون پر شیشے رنگ برنگ کے آئینہ آلات رکھے ہوے افراط لیمپ نادر رکھی ہوئی
کسی طرف گلاس رکھے ہوے کسی طرف اچاریون مین میوہ مثل پستہ و بادام و اخروٹ کی گری
کسی طرف طاقون پر اچاریان نقل بادام و پستہ کی کسی سمت چھوٹی چھوٹی طشتریون مین لوزیات
مثل بادام و بالائی کے اور ہر قسم کی شیرینی چنی ہوئی ایک طرف میزین آراستہ تھین ہر قسم
کے کھانے کے فواکہات رکابیون مین رکھے ہوے الماریان مین ترتیب سے ہر شے رکھی ہوئی خواجہ دیکھتے
ہوے سب اور انکی سلیقہ مندی کی تعریف کرتے ہوے اور خوش ہوتے ہوئی آنکے ہمراہ وسط بارہ دری مین
آئے ان دونون نے لا کر خواجہ کو بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا گو خواجہ نے بہت انکار کیا کہ
یہ مقام میرے بیٹھنے کا نہین ہے مین ایک ادنےٰ گدا ہون میری یہ کب لیاقت ہے کہ مسند زرنگار
پر بیٹھون شاہزادیون کے ہوتے مگر انھون نے نہ مانا بجبر بٹھایا جمال بھی خواجہ کا اشارہ پاکر بیٹھ گیا
اب دونون شاہزادیان بیٹھین سلسلۂ سخن آغاز ہوا اور دونون یون گوہر افشان ہوئین یون
انھون نے سررشتۂ سخن کو آغاز کیا کہ آپ نے بڑا عرصہ فرمایا ہم بڑی دیر سے منتظر تھے یک بیک پریشان
تھا دل یہ شک تھا کہ آمد کی خبر دیتین اگر کسی طرح سے کچھ خبر ہی نہین آئی تھی خدا خدا کر کے آپ تشریف
لائے مزاج تو اچھا ہے یہ کس سبب سے ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ جس وقت یہان سے سواری

پہونچی اور پوچھا بار انھون نے کہا کہ آپکو یاد فرمایا ہے یہیں وہ جمال فوراً ہی باہر آئے کیونکہ عرصہ سے منتظر تھے
کہ اب آدمی برائے طلب آتا ہوگا اسوقت ادھر کو روانہ ہوئے اپنے ملازمون سے دریافت فرمالیجیے
ذرا بھی جو عرصہ کیا ہو تو ہم ضرور گنہگار و لائق عتاب ہین انھون نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا
یہان سے آدمی کے جانے مین عرصہ ہوا جواب کچھ اور گفتگو فرمایئے خواجہ نے جواب دیا کہ جو ارشاد
ہو کہا کہ کچھ کوہ بے ستون کی بربادی کا حال بیان فرمایئے اور حمزہ اور اُسکے عیار کی کچھ کیفیت
بیان فرمایئے کیونکہ آپنے تو دونون کو دیکھا ہوگا قیصر شان نو ر خشان نے ایک آہ سرد دل پُر درد
سے کھینچکر جواب دیا کہ آپ نے تو دل کو دُکھا دیا اور بیقرار کر دیا وہ واقعہ دریافت کیا ہے لیکن آپکے
حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون یہ کہکر کل واقعہ جنگ و پیکار و حکیم اسقلینوس کی شرکت
و حمزہ صاحبقران کے اس طلسم مین آنے کا بیان کیا اور کوہ بے ستون کی بربادی اور بادشاہ سابق
کے رہا ہونے کا اور بے ستون جادو کے مارے جانیکا حال اول سے آخر تک کہہ سنایا اور کہا کہ اُس
عیار کا کیا حال بیان کرون وہ عیار بے بدل اور مکار و حیلہ ساز ہے خداوند اُسکے مکر و فریب سے بچائے
بہت بڑا عیار ہے مگر یہ امر ضرور ہے کہ وہ قوم کا شاہزادہ ہے ولایت اول کا اور اول درجہ کا حسین ہے
و خوبصورت ہے شاید پیغمبرون کا نظر کردہ ہے خواجہ نے بہت تعریف اسکی کی اور حمزہ صاحبقران کی
بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ شاہزادون خرابی یہ ہے کہ یہ دونون خدا پرست ہین ہمارے خداوند کو بُرا
کہتے ہین اگر یہ عیب نہوتا تو یہ دونون شخص لائق جواہرات مین تولنے کے تھے انکا قتل و نشانہ تھا حمزہ کا
قوت و لیاقت و حسن و جمال مین کوئی ہمسر نہین ہے گو حمزہ کی قوم اچھی نہین ہے کوئی خاندانی نہین ہے وہ جو مسلمانونکا
معبد گاہ ہے جسکو خانہ کعبہ کہتے ہین حمزہ کے باپ و دادا وہان کے مجاور تھے اور اب بھی ہین یہ مرتبہ جو شوکت
حمزہ کو عمرو کی ذات سے نصیب ہوئی نہ وہ عیاری کرتا اور نہ وہ حمزہ کو جرأت دلاتا نہ حمزہ کو مرتبہ
صاحبقرانی حاصل ہوتا یہ سب امر حمزہ کو عمرو کی ذات سے نصیب ہوئے ہان البتہ حسن و جمال کے
شاہزادی مہرنگار حمزہ پر عاشق ہوئی بڑی دولت لیکر آئی عمرو نے کوشش کر کے حمزہ کے پاس
لشکر جمع کر دیا اسی طور سے کئی ملک کی شاہزادیان حمزہ پر عاشق ہوئین خلاصہ یہ کہ یہ حسن و جمال کا ثمرہ
کہ جو چرچا ہوا کہ بردہ قاف تک پہونچا وہان کی شاہزادی آسمان پری عاشق ہوئی وہ قاف مین لیگئی
وہان جاکر حمزہ نے بڑی بڑی شوکت ثانی کی بڑے بڑے دیون کو قتل کر کے زلزلہ قاف ثانی ہو سلیمان کی

لقب حاصل کیا ان سب شوکتوں اور عزتوں کے سبب سے حمزہ صاحبقران لقب ہوا اور خانہ کعبہ
کے مجاور کا لڑکا ہے ہاں خواجہ عمرو ضرور رو لاہت اول کے شاہزادے ہیں انکو یہ امر پسند نہ آیا
انھوں نے عیاری کو پسند کیا وہ حمزہ سے حسن وجمال میں بہتر ہیں اپنا مثل و نظیر نہیں رکھتے ہیں
آپسے بھی بڑی بڑی شاہزادیاں مثل ملکہ سرو تن و ملکہ برق جادہ و ملکہ جادو دختر بادشاہ
سنبلی آباد و ملکہ فتانہ عاشق ہوئیں انکے حبالہ نکاح میں آئیں خواجہ عمرو ایسے ہیں کہ جسکو چاہیں بادشاہ
کردیں جسکو چاہیں صاحبقران بنائیں جس زمانہ میں حمزہ سے اور انسے بگڑ گئی تھی انھوں نے حمزہ کا
ناک میں دم کردیا تھا چار صاحبقران بنا کر لائے حمزہ کو انسے ذلیل کرایا جب تک میل نہیں ہوا اسوقت
تک حمزہ کو راحت سے بیٹھنے نہ دیا یہ سب قصے کتابوں میں تحریر ہو چکے ہیں خلاصہ یہ کہ عمرو عیار حمزہ
سے بھی قوم میں اچھا ہے اور صورت و خصلت میں بھی اچھا ہے یہ واقعہ ہم میں نے خود حمزہ و عمرو کو دیکھا
ہے جب وہ کوہ بے ستون کو برباد کر چکے ہیں اور اپنی بارگاہ میں جا کر حمزہ بیٹھا ہے اور یہ میں برباد و تباہ ہو کر
چلا ہوں تو اس خیال سے کہ ذرا ان خدا پرستوں کی بھی شکل دیکھوں لشکر خدا پرستوں میں گیا تھا تو میں نے حمزہ و عمرو
کو دیکھا تھا سنا جاتا ہے کہ حمزہ عمرو کو بھائی بھائی کے سوا اور کچھ نہیں کہتے ہیں یہ بھی سنا ہے کہ حمزہ و عمرو دونوں
دودھ شریک بھائی بھی ہیں حمزہ عمرو کی بڑی عزت کرتے ہیں انکو اپنا جان بخش و محسن کہتے ہیں اور اپنی
شوکت و شان کا سبب و ترقی جاہ و مرتبہ کا باعث کہتے ہیں اور اصل بھی یہ ہے کہ حمزہ کو ہر مقام پر عمرو
نے بچایا ہے ورنہ قتل ہو جاتا حمزہ پر کیا منحصر ہے حمزہ کے سرداروں و فرزندوں کی جان بخشی کی اور
عیاریاں کر کے ساحروں و غیر ساحروں کی قید سے رہا کیا اور زیر تیغ سے اٹھا لیا جب ہی حمزہ کہتا ہے کہ
عمرو میرا جان بخش ہے کوئی بیجا نہیں کہتا ہے اب آپ نے حمزہ اور عمرو کے واقعات سنے راوی بیان کرتا ہے کہ
خواجہ عمرو نے اول سے آخر تک کل حالات صاحبقران کے اور اپنے بیان کیے مگر ہر مقام پر اپنے کو فوق دیتے
رہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ یہ دونوں حمزہ کے حسن و جمال کی تعریف سنکے نادیدہ فریفتہ ہو جائیں تو پھر انکا
بھی یوں ہی رہ جائے اور یہ بھی بڑی خرابی ہو اس سبب سے ہر مقام پر خواجہ سلامت اپنی تعریف فرماتے تھے
ورنہ حمزہ صاحبقران کی مذمت نہ ایسی مذمت جو کہ خلاف شان ہو اپنے کو عالی خاندان و شاہزادہ کہا حمزہ
صاحبقران کو عالی خاندان تو کہا مگر یہ ضرور کہا کہ قوم کا شاہزادہ نہیں ہے حمزہ کے اگر حسن کی تعریف کی تو
اپنے حسن کی انسے زیادہ صفت بیان کی اس خیال سے کہ انکا دل حمزہ پر نہ آسکے کیونکہ اکثر شاہزادیاں

حسن وجمال کی تعریف سنکے عاشق ہوگئی ہین ایسا نہو کہ یہ بھی فریفتہ ہوجائین خیر آدم بچہ سے مطلب جب
خواجہ نے یہ تقریر ختم کی مہر وش نے کہا کہ استاد تمنے تو اسطور سے انکا حال بیان کیا کہ گویا تم
انکے کل خاندان سے اور انکے تمام عمر کے واقعات سے آگاہ ہو یہ جواب دیا کہ مین نے کتابون مین دیکھا
ہے اور کچھ دو ایک دن اُس لشکر مین رہ کر اہل لشکر سے سنا ہے اس سبب سے بیان کیا ماہ وش
نے کہا کہ ہمنے تو امان جان کی زبانی سنا ہے کہ حمزہ بقول آپکے خاندانی کعبہ کے مجاور کا فرزند ہے جب پیدا
ہوا ہے تو نوشیروان نے اسکو پرورش کیا ہے غضب کہ آپنے بیان کیا ہوا اور عمرو عیار حمزہ کے
باپ کا ایک ساربان تھا امیہ اُسکا نام ہے اُسکا لڑکا ہے ساربان زادہ ہے آپ فرماتے ہین کہ شاہزادہ
و لایت اول کا ہے حمزہ سے تو مین اچھا ہے آپنے ایک مرتبہ بگڑکر جواب دیا کہ دادا تم کیا جانو وہ شاہزادہ
ہے اسکو لوگون نے بیکار مشہور کیا ہے کہ وہ ساربان زادہ ہے سو بس جادو گرو کیا معلوم جو کچھ کتابون
مین دیکھا وہ بیان کیا ساحر یعنی ساحری کی ہمیشہ بسبب عداوت کے اسکو اس طور سے
لکھ گئے ہین وہ شاہزادہ ہے ماہ وش نے یہ سنکے جواب دیا کہ آپ تو اس طور سے بگڑ گئے کہ گویا آپ بڑے
خیرخواہ حمزہ کے ہین جوابدیا کہ مجکو غصہ اس سبب سے آیا کہ آپ بیکار کو ایک عالی خاندان اور
شریف کو ساربان زادہ کہتی ہین اس سے کیا فائدہ ہے گو وہ دشمن ہے ہمسب کا مگر جیسکی حالت ہو
وہ بیان کرے بدنام نکرے ماہ وش نے کہا خیر ہوگا ہمکو اس سے کیا غرض اور کیا مطلب ہے خواہ
وہ شاہزادہ ہو خواہ ساربان زادہ ہو ہمین اسکے حسب ونسب سے کام ہے نہ ہمکو اسکے حالات اور
واقعات سے غرض ہے ہمکو تو صرف گوہبلستون کی بربادی کے حالات دریافت کرنا ہین وہ آپنے
بیان کیے اسکے ساتھ زمانے بھر کا قصہ بیان کرنا شروع کیا بیکار وقت ضائع کیا خیر معلوم ہوا
کہ یہ واقعہ گذرا اور یون بیستون جادو مارا گیا اور گوہبلستون برباد ہوا ہم آپکو امان جان کی
خدمت مین لیجائینگے اُنکے روبرو آپ یہ سب حال بیان فرمایئے گا کیونکہ اُنکو یہ سب حالات
سننے کی بہت آرزو اور اشتیاق ہے جواب دیا کہ اچھا جو مجھ سے دریافت کریگا اُس سے بیان
کرونگا مین نے اسی سبب سے تو یہ قصہ یاد کر لیا ہے بطور کہانی کے اگر کوئی بادشاہ کہے کہ ہمارے
روبرو بیان کرو تو مین یہی قصہ بیان کرون اُسکے حکم کی تعمیل کرون کیونکہ مجکو نہ کوئی قصہ آتا ہے نہ کہانی
ماہ وش و مہر وش نے کہا کہ خیر اب تو ہم سن چکے ہین اب اگر آپکا حکم ہو تو ہم اپنی گائنون کو طلب

کریں وہ کچھ گائیں تاکہ محفل کا رنگ جمے اسکے بعد پھر جہاں کچھ گائیں پھر آپ جو کہ ہماری غرض ہی خواجہ نے جواب دیا کہ بشوق سے کیا میں نے منع کیا ہے یہیں مہر وش و ماہ وش نے حکم دیا کہ ارباب نشاط کے داروغہ کو طلب کرو کہ وہ حاضر ہوا اور ہماری گانے والیاں آکر کچھ ہمارا دل خوش کریں اور ہمارے مہمان کا یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ایک مطربہ ساز و سامان سے درست ہو کر حاضر ہوئی سامنے آکر مجرا کیا مہر وش نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ ذرا سمجھ بوجھکر گانا کیونکہ یہاں ایک بہت بڑے گانیوالے تشریف فرما ہیں کہ جنکے روبرو بڑے بڑے گویے نہیں گا سکتے ہیں بلکہ نام سے کان پکڑتے ہیں اُنھوں نے کہا کہ آپکے اقبال سے جو ہمکو آتا ہے وہ گاکر سنا دینگے یہ کہکر سازندوں سے کہا کہ ساز ملاؤ سازندوں نے ساز ملایا اُس مطربہ نے پہلے گت ناچی پھر بیٹھکر یہ چند شعر غزل کے گائے اشعار

حسن انسان میں جو آیا تو ادا بھی آئی
کدوخ قالب میں جب آئی تو قضا بھی آئی
ہاے کسوقت میں ہوئی ہے مرادیں حاصل
یہ تو فرمائیے کانوں میں صدا بھی آئی
نازو انداز جب آیا تو حیا بھی آئی
یوں تو ہر روز ہلاتے تھے لب بام ہمیں
یار بالیں پہ جب آیا تو قضا بھی آئی
شمع محفل میں جو آئی تو ہوا بھی آئی
آج پہلو میں جو آئے تو حیا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے آپنے توڑا تو سہی

اس غزل کو خوب خوبصورت مطربہ نے گائی مگر خواجہ جم سلامت اُسی طور سے خاموش بیٹھے رہے بھلا آپکو کب یہ گانا پسند آتا ہے وہ تو اتنا جی توڑ توڑ کر گائی یہاں کچھ بھی دین بھی نہ ہوا مہر وش و ماہ وش نے اسکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا ساقی کو حکم دیا کہ ہاں ایک دورہ شراب کا چلے ساقیان سیمین ساق و گل اندام نے جام ہائے بلورین لبریز کرکے پلانا شروع کیا سب محفل کو ایک مرتبہ گردش کرکے پلا دیا گزک اڑنے لگی انھیں سب باتوں میں وہ دن تمام ہو گیا شاہزادیوں نے روشنی کا حکم دیا جھاڑ سازوں نے ایک دم میں تمام باغ میں روشنی کر دی اب جو روشنی ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام باغ میں آگ لگی ہوئی ہے جب روشنی ہو چکی اُسوقت دونوں شاہزادیاں مع جہاں اراہار و قیصر مالک لوزخان بیرون بارہ دری آکر تکیہ و مسند پر جلوہ گر ہوئیں سب خواصیں و مصاحبیں و انیسیں و جلیسیں آ آکر گرد بیٹھیں محفل آراستہ ہوئی شاہزادیوں نے آتشبازی کے چھوٹنے کا حکم دیا آتشبازوں نے آتشبازی میں آگ لگائی بہت قسم کی آتشبازی چھوٹی جب آتشبازی چھوٹ چکی اُسوقت بکاول نے آکر عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہے بس شاہزادیاں خواجہ و جہاں اراہار اور کل اپنے مصاحبوں کو لیکر دسترخوان پر آئیں ہر قسم کا کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھایا گیا

آپ نے اُس سے فرمایا کہ اب تم جاؤ میں شراب لیکر آتا ہون آپنے بعد جانے اُسکے شراب کو خراب کرنا
شروع کیا پانچ کشتیان شراب کی درست کین خلاصہ یہ کہ جس رنگ کی شراب تھی اُسی رنگ کی صراحی
و کنٹر تھا اُنکے منھ سوسن سے باندھے اُنپر جھالا لپیٹا کشتیون میں لگایا زربفتی کشتی پوش اُنپر ڈالے
ایک کشتی میں الماس نگار جام و گلاس لگائے اُسپر بھی تورے پوش ڈالا بعد اُسکے تین کشتیان گزک
کی تیار کین کسی میں میوہ کتا کسی قاب میں مٹھائی حلوا سوہن کی لوزین کباب بہت نادر کا تیار کیے
اچار اور ترکاری بہت باریک کٹی ہوئی پڑی ہوئی ایک قاب میں مغز کے دانے تلے ہوئے مصالحہ میں [illegible]
ملے ہوئے کئی ہو گئے غرض اس طور سے گزک کی کشتیان تیار کین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ سب سامان درست کر کے
بڑی عمدگی اور سلیقہ سے لیکر بارہ دری میں آئے اور لاکر سامنے وہ کشتیان رکھدین کشتی پوش سب پر
سے برطرف کیے اب جو سب نے دیکھا تو نئی طریقہ سے کشتیان آراستہ پائین دیکھا تو گلابیان اور
صراحیان و کنٹر اس طریقہ سے کشتیون میں آراستہ ہین اور اس طریقہ سے اُنکے منھ سوسن سے بند ہیں اور جھالے
بندھے ہوئے ہین کہ جیسے عروسان شب اول گھونگھٹ نکالے ہوئے سرنگون بیٹھی ہوئی ہین یہ دیکھکر
سب نے تعریف کی خواجہ اس طریقہ سے کشتیان آراستہ کر کے لائے اگر پارسا شخص بھی دیکھتا
تو اُسکے منھ میں بھی پانی بھر آتا اور وہ بھی توبہ کا خیال نکرتا توبہ شکنی کر کے شراب خواری میں مصروف
ہو جاتا اور توبہ کا بالکل خیال نکرتا زہد و پارسائی کا یہ دیکھکر سب نے بہت تعریف کی خصوصاً
مہرو شن و ماہ وش تو بہت ہی معترف ہوئین اور کہنے لگین کہ آج تک کوئی اس سلیقہ اور
طریقہ سے شراب لیکر اور یون کشتیون میں لگا کر نہیں لایا بڑے بڑے کامل پیشہ ساقی نوکر تھے
اور سلیقہ شعار بھی تھے مگر کوئی اس سلیقہ اور طریقہ سے کبھی شراب محفل میں نہیں لایا جس
طریقہ سے استاد تم لائے ہو خواجہ نے جواب دیا کہ ہزار روپیہ صرف کیا ہزاروں آدمیون کی
کی خدمت کی رات کو رات دن کو دن نہ خیال کیا جب یہ طریقہ اور سلیقہ حاصل ہوا ہے آپنے ابھی
دیکھا کیا ہے جب طریقہ شراب پلانے کا ملاحظہ فرمائیے گا تو آپکو معلوم ہوگا کہ یہ کمال بھی انسان
میں ہے اور انسان بڑا فضیلت والا اور دانا ہے مہرو شن نے جواب دیا کہ ہمکو معلوم ہو گیا کہ آپ
بڑے صاحب کمال ہین اور آپکی تقریر اور طرز گفتگو کہے دیتی ہے ہان اب تو بہت دل مشتاق
ہے کچھ گانا شروع فرمائیے خواجہ نے جواب دیا کہ پہلے جمال کا گانا سنئے جو کہ مین سے [illegible]

بسمل کر دیا ہر ایک تعریف کرنے لگا خواجہ نے بھی بہت تعریف کی جب رہ گا کر چپ ہوا خواجہ نے کہا کہ ای جمال یہ مقام رہ گیا اور یہ مقام جسے نہ ادا ہو سکا اسکا خیال رہے یہ کہکر کہا کہ لے اب تم سنو اور دیکھو کہ مین کیونکر گاتا ہون سازندون سے کہا کہ ذرا ہوشیاری کے ساتھ ساز بجایئے گا کسی مقام پر رہ نجایئے گا انھون نے کہا کہ نہین آپ گائین ہم آپنے سامنے یہکر یہ غزل نواب صاحب موصوف کی شروع کی غزل

گلا کیا اپنا کٹتا تھا فزون سختی مین پتھر سے ۔ لہو کی جا اڑین چنگاریان قاتل کے خنجر سے

تناسب کب تم کو ہی ہمارے ماہ پیکر سے ۔ ضیا مین خال عارض ہین کہین وہ چند اختر سے

بھلا کیا ابر کو نسبت ہمارے دیدۂ تر سے ۔ جہان مین نوح کا طوفان بپا ہو یہ اگر برسے

ہنسی مین سلک دندان پر نظر جب جا پڑی اپنی ۔ ہوا لبریز اپنا دامن نظارہ گوہر سے

مجھے دیکھا جو آتے بزم مین یہ ہنسکے فرمایا ۔ تم آئے ہم سے ہو طلب کس واسطے جاؤ مرے گھر سے

کسیکی تیغ ابرو پر ہمارا دم جو نکلا تھا ۔ دیا غسال نے بھی غسل آخر آب خنجر سے

ہوا ہون پیرہن اک حور وش کے عشق ابرو مین ۔ نہین کم چین لوح جبین کی موج کوثر سے

پس مردن ہین نالہ کشی کی یہی وہی عادت ۔ نکلتے ہین شرارے رات دن تربت کے پتھر سے

کف افسوس ملتا ہی جلا جل غم مین دارا کے ۔ صدائے سینہ کوبی آتی ہے طبل سکندر سے

چمن مین تو دم بادہ کشی گھر گھر کے آئے تھے ۔ ہماری آہ کے بادل خدا جانے کہان برسے

پڑھی ہی عشق کے مکتب مین شوق لاغری ایسی ۔ کہ جسم زار اپنا کم نہین ہے خط مسطر سے

نہ بیٹھا ہو حسن جسپر وہ حسین ہے اپنے پہلو مین ۔ نہ کیونکر چاندنی مہتاب کی ہو گرد بستر سے

سمائی تھی جو اس رخ کی تجلی تھا یہی باعث ۔ نہ جھپکی آنکھ اپنی آفتاب صبح محشر سے

کوئی جانباز اوجھل کیا لگا ہوا ہے یہ ہو قتل مین ۔ کہ تیغ ترک تکتی ہر طرف ہے چشم جوہر سے

موذن کیون اذان دیتا ہے کھلے تب وصلت ۔ چھری کیون پھیرتا ہے نعرۂ اللہ اکبر سے

کیا ہے بیٹھے ہین کچھ ایسے کہ ساقی دیکھ ہی لیتا ۔ ہماری آہ کے بادل ادھر آئے ادھر برسے

بہشت الہ رستہ کا [illegible] ۔ ارادہ ہے مگر مجبور ہین اپنے مقدر سے

یہ غزل خواجہ نے جو گائی تمام محفل کو دنگ کر دیا ہر ایک کا یہ عالم تھا کہ جیسے مرغ بسمل ہوتا ہی ہر ایک تڑپ رہا تھا کسیکے لب پر آہ تھی کسیکی زبان پر واہ تھی کوئی اف اف کر رہا تھا کسیکے آنسو رواں تھے

کوئی سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہا تھا کوئی آہ سرد بھر رہا تھا ہر ایک اپنے رنگ میں مبتلا تھا تمام
اہل محفل بیخود و بیحس تھے کسی کے سامنے تصویر معشوق پھر رہی تھی کوئی مثل تصویر کے ساکت
ہو کر رہ گیا تھا تمام طائران باغ اپنے آشیانوں کو چھوڑ چھوڑ کر چلے آئے تھے اور آس پاس گھیرا کر کے جسکے
بیچ خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے تھے اپنے پروں کا سایہ کر کے ہوا پر قائم ہوئے تھے جانوران صحرائی
صحرا سے اپنے مقام کو چھوڑ کر اور یہ صدائے دلاویز سنکے گرد باغ کے آ کر جمع ہوئے ہیں جو طائر قفس میں بند
ہیں وہ مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہے ہیں انکا بس نہیں ہے کہ قفس سے نکلکر سر خواجہ پر بلا گردان ہوں جانوران
پر بستہ کا جب یہ حال ہو کہ صدقہ و نثار ہونے کا قصد کریں تو انسان کیوں نہ فدا و نثار ہو اور بیہوش و بیخود
ہو باغ کے تمام اشجار وجد میں آ کر جھوم رہے ہیں بارہ دری کو حیرت ہے مثل آئینہ ساکت ہے ہر شئے وجد میں
ہے عجیب طلسم کا گانا ہے تھوڑے عرصہ تک محفل کا عجب عالم رہا جب سب کو ہوش آیا بہت تعریفیں کی خواجہ کو
بہت کچھ دیا مہروش نے پھر کہا کہ کوئی اور غزل گائیے خواجہ نے کہا کہ اب ساقی گری نکرو مہروش
نے جواب دیا کہ آپکے گانے نے مست کر دیا ہے شراب کی کیا ضرورت ہے ایک غزل اور گائیے پھر
شراب پلائیے گا خواجہ نے کہا کہ جیسی تمہاری مرضی یہ کہکر نکالی سازندوں کی طرف دیکھکر کہا کہ
تم مہربانی کر کے تم ساتھ دے نہیں سکتے ہو بیکار تکلیف ہوتی ہے گانے کا بھی لطف جاتا ہے وہ خواجہ
کی صورت دیکھکر خاموش ہو رہے خواجہ نے بجانا شروع کی اور یہ غزل نواب سید علی خان کاشف لکھنوی کی گانا شروع کی غزل

ہم جو محفل میں انکی اغیار آ سکے ۔ دل کے ہاتھوں سے بیقرار آ سکے
کچھ ہو ہی سکے ہوں چمن سے گذشتہ ورشتہ ۔ پھر الہی کہیں بہار آ سکے
ویرہاں ہیں ہم صنم کہ مگر ۔ تجکو سو مرتبہ پکار آ سکے
سر جو میرا قلم ہو خنجر سے پر ۔ نخل الفت میں کیونکہ بار آ سکے
عوض گل چڑھا گئے تیوری ۔ جب کبھی وہ سر مزار آ سکے
وصف گیسوئے یار میں کاشف ۔ ہاتھ مضمون پیچدار آ سکے

رو زور پرو حرم میں جا جا کر ۔ تیرے عاشق سے تجھے پکار آ سکے
دور پیمانہ اگر رہے دن رات ۔ نہ کبھی آنکھوں میں خمار آ سکے
اپنے خالق کو جا کے مسجد میں ۔ شیخ صاحب کبھو پکار آ سکے
جب نظر سے چھپے وہ مہ پارا ۔ دل کو کس طرح پھر قرار آ سکے
دل بیتاب جب ہو پہلو میں ۔ چین کیونکر تہ مزار آ سکے

راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ باغ میں مہروش و ماہ وش
کے بیٹھے ہوئے یہ غزل کاشف لکھنوی کی بجا بجا کر گا رہے ہیں سب اہل محفل دنگ ہیں اور تعریف
کر رہے ہیں ادھر ملکہ سوسن کو وہ سوسن پر اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسکو یکایک
خیال آیا کہ ذرا چل کر صحن آتش خوار کے پاس وہاں کا نقشہ دیکھوں کہ آتش نے کیا بندوبست کیا ہے

ایدھر یہ بھی اسکو خبر ہو چکی ہوں کہ طلسم کشا کے آنے سے وہ غافل تو نہیں ہے اسکا کچھ دل بھی گھبرایا
ایک مرتبہ اسنے سحر کیا کہ تخت سحر اسکے سامنے آیا اسنے سوسنی رنگ کی پوشاک پہنی جھولی سحر کی
کاندھے پر ڈالی اب یہ تخت سحر پر سوار ہو کر طرف مرج آتش خوار کے مقام کے چلی تخت اڑاے
چلی جاتی تھی کہ اسکا گذر اس سمت سے ہوا کہ جہاں پر باغ تھا مہر وش و ماہ وش کا اسکے کان میں
گانے کی صدا آئی اسنے تخت کو روکا اور سنا کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہے کیا خوب کوئی گا رہا ہے کیا آواز
ہے اور کیا گلا ہے کوئی بہت خوش گلو ہے چونکہ اسکو بھی گانے سے از حد شوق ہے تخت کو روکے ہوے
ہوا پر سنا کی کہ یہ کدھر سے آواز آتی ہے اب اسکو بخوبی ثابت ہوا کہ یہ آواز مہر وش و ماہ وش
کے باغ سے آ رہی ہے اسنے اپنے دل میں خیال کیا کہ ذرا چلکر گانا بھی سن لو اور لڑکیوں کو بھی دیکھ لو اور
دریافت کرو کہ یہ کئی دن سے آئی کیوں نہیں طبیعت کیسی ہے یہ تخت کو اڑا کر چلی یہ بھی خیال کیا کہ ان
گانے والوں کو بھی دیکھ لو کہ یہ کون ہے بہت ہی عمدہ اور بڑا گانا گاتا ہے یہ تخت کو اڑا کر باغ کے قریب
آئی یہاں آکر اسنے دیکھا کہ اس کثرت سے روشنی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ باغ میں آگ لگی ہوئی ہے
اسنے دل میں خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں نے یہ جلسہ آراستہ کیا ہے اسی سبب سے
روشنی ہے اور یہ ہی وجہ نہ آنے کی ہے چلو چلکر گانا سن لو یہ اسی طور سے تخت اڑاے ہوے باغ
میں آکر پہونچی پہلے اسکا قصد ہوا تھا کہ اسی طرح سے تخت پر سوار گانا سنا کروں جب جی گھبرا لے
اور طبیعت سیر ہو جاے تو سلطنت جاتی ہوں اس طرف جاؤں کیا فائدہ انکی بزم میں جانے
جانے سے جوان جہاں ہیں نہ معلوم کس شغل میں ہوں ابھی آسنوں کے ساتھ بے تکلف بیٹھی
ہوں میں جاؤں انکو برا معلوم ہو اس وقت کا آنا بھی برا ہوا آنکی خوشی بزم میں خلل ہوگا کیا ضرور ہے کہ کسیکے
عیش میں خلل انداز ہوں آنکھوں سے دیکھو کہ کیا جلسہ آراستہ کیا ہے یہ سوچکر ایک سمت تخت کو
درختوں کی آڑ میں لاکر قریب اس جلسہ کے کھڑی ہوئی اب جو نگاہ دوڑا کر دیکھا تو یہ نظر آیا
کہ مہر وش و ماہ وش نہایت کو سنوارے ہوے مسند پر بیٹھی ہیں گرد خواصیں وغیرہ جمع ہیں سامنے
جنجال پڑا ہے بیٹھا ہوا ہے [illegible] ساغر موجود ہیں کشتیاں شراب کی سامنے چنی ہوئی ہیں
ایک کونیا [illegible] کا پائجامہ پہنے ہوے [illegible] کا انگرکھا سر پر گول لیلا رنگ پگڑی [illegible] مودب سامنے
بیٹھا ہوا گا رہا ہے اور گا رہا ہے اور خوش الحانی سے گا رہا ہے کہ سب [illegible] میں [illegible] گویا بلبل [illegible]

حرکت تک نہین ہوتی ہی یون شعر اُسکی زبان سے ادا ہوتے ہین کہ جیسے تار سے صدا نکلتی ہی سب اہل محفل
مثل تصویر کے ساکت بیٹھے ہوئے سُن رہے ہین اور اُسی کی طرف دیکھ رہے ہین یہ عالم ہی کہ جیسے اُسکے
سروانپر چڑیا لو بیٹھے ہوئے ہین اُسکے اُڑ جانے کے خوف سے حرکت تک نہین کرسکتے ہین یا عالم سکتہ ہی
کہ آنکھین کھلی کی کھلی رہ گئے ہین ہان اسقدر تو ضرور ہی کہ آنکھون سے آنسو تو جاری ہین مگر اور کسی
قسم کی حرکت تک نہین ہو رہی ہی کہ کوئی دل پر ہاتھ رکھے ہوئے ہی کوئی کلیجہ دونون ہاتھون سے
سنبھالے ہوئے ہی جب وہ گویا تان لیتا ہی سب بیقرار ہو جاتے ہین عجب رنگ ہی یہ بھی بچے سے
[illegible] سنا کی آخر کو اسکی بھی حالت دگرگون ہونے لگی اور دل پر قابو نہ رہا
اُسنے دیکھا کہ [illegible] پرند اُسکے گِرد اُس مرد ضعیف کے سر پر سایہ فگن ہین اور بہت سے چرند و پرند
[illegible] باغ [illegible] پڑے ہوئے ہین یہ اُس مرد ضعیف کے گانے کا اثر ہی کہ انسان تو کیا حیوان
تک بیخود ہین اور وجد کر رہے ہین حیوان تو حیوان درخت در و دیوار بسبب وجد کے جھوم رہے
ہین جب اسکا یہ حال ہوا کہ بیخود ہو کر جھومنے لگی اسوقت اسکے دل نے کشش کی اور اسنے خیال کیا
کہ اُسی مقام پر چلکر ذرا دیر ٹھہر کر گانا سنو کیونکہ اسقدر عمر آئی ایسا گانا سننے مین نہین آیا ہی یہ کون
ہی اسکو تو آجتک مین نے نہین دیکھا یہ کوئی نیا گویا ہی اور اس در بند کا رہنے والا بھی نہین معلوم
ہوتا ہی ذرا چلکر دریافت کرنا چاہیے اگر یہ میری نوکری کرے تو اسکو نوکر رکھون اس سے خوب
دل بہلا کریگا کچھ دیر تو غم غلط ہوگا یہ دل سے باتین کرکے تخت پر سے اتر پڑی اور طرف محفل کے چلی
راوی بیان کرتا ہی کہ گو اسکا قصد وہان جانے کا نہ تھا مگر خواجہ کے گانے نے اسکو بھی بیقرار کر دیا اور
کھینچ بلایا گانا کیا ہی گویا مقناطیس ہی کہ جس طرح سے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہی اُسی
طرح سے خواجہ کا گانا جہان کسی نے سنا بس دل بیقرار ہو گیا جہان کہین ہوا کھنچکر اُسی مقام پر
چلا آیا کہ جہان خواجہ گا رہے ہونگے آمدم برسر قصہ ادھر سے یہ چلی اُدھر خواجہ نے گانا موقوف کیا
گویا گانا موقوف کیا تھوڑے عرصے مین سب کو ہوش آگیا اپنے آپ مین سب آئے تعریف
ہونے لگی روپیہ اشرفی برسنے لگا یہ بیقرار ہوکر چلی تھی جب اسنے سنا کہ اُسنے گانا موقوف کیا
دل سے کہا کہ واہ ری تقدیر جب ہم چلے اسیوقت اُسنے بھی گانا موقوف کیا خیر مین جاکر اور
کہکر گواونگی یہ سوچتی ہوئی قریب آئی جیسے ایک خواص کی نگاہ سوسن پر پڑی اُسنے ہاتھ جوڑکر

مہر وش سے کہا کہ عالم کا عالم غضب ہو گیا ملکہ جہان آپکی والدہ سوسن جادو وہ دیکھیے تشریف
لاتی ہین مہر وش و ماہ وش نے کہا کہ کہان کہان کیا تجکو خبط ہوا ہے وہ اپنے باغ مین آرام فرما رہی
ہونگی وہ اسوقت کہان اُسنے کہا کہ مین سچ عرض کرتی ہون وہ کیا سامنے چلی آتی ہین اب
مہر وش و ماہ وش نے سر اُٹھا کر دیکھا تو واقعی سوسن چلی آتی ہے یہ دیکھنا تھا کہ دم نکل گیا صرف
اس خیال سے کہ ایک تو بیا گوئیا یہان موجود ہے دوسرے جمال صرف اس خیال سے کہ اگر طلب
کیا تھا تو پہلے اجازت کیون نہ حاصل کر لی بدون اجازت کے کیون طلب کیا صرف اسی خفگی
کا خیال تھا مگر اب کیا ہوتا ہے سوسن کو دیکھتے ہی دونون کی دونون اُٹھ کھڑی ہوئین انکا اُٹھنا تھا
کہ سب خواصین مصاحبین بھی کھڑی ہو گئین خواجہ نے جو یہ رنگ دیکھا گھبرا کر کہا کہ کیون ملکہ کیون
کیا ہوا جو اسقدر آپ پریشان ہو گئین مہر وش نے کہا کہ اُستاد کچھ نہین والدہ ماجدہ تشریف لاتی
ہین ہم انکے استقبال کو جاتے ہین نہ معلوم اسوقت کس غرض سے تشریف لاتی ہین کیونکہ یہ وقت
تو انکے آرام کرنے کا ہے یہ جو انھون نے کہا خواجہ نے بھی پلٹ کر دیکھا اور جمال نے بھی جمال تو
ہزار مرتبہ دیکھ چکا ہے مگر خواجہ نے دیکھا کہ ایک ضعیف سی عورت سوسنی رنگ کی پوشاک پہنے
ہوئے مگر چہرے سے خرانٹ پنا ظاہر بڑی لکاتہ شیطان کی خالہ چہرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
ساحرہ زبردست ہے بادۂ کبر و نخوت سے مست ہے آنکھون اور کانون سے شعلے نکل رہے
ہین بدون جلائے خود بخود آتش بغض و نفاق سے جل رہی ہے گو ابھی زندہ ہے مگر آتش و تیغ
نے اسکو مردہ دنیا بنا کر رکھا ہے دونون آنکھین دو طاس خون معلوم ہوتی ہین ایسی
بڑھیا ہے کہ منھ مین دانت ہین نہ پیٹ مین آنت مگر بظاہر سحر و ساحری مین اپنے وقت کی
سامری و جمشید ہے بلکہ دنیا مین شیطان کی اُستانی بلکہ نانی ہے جھولی کاندھے پر پڑی ہوئی
اسطرف چلی آتی ہے خواجہ اسکی صورت دیکھکر خائف ہوئے یا حفیظ و یا حفیظ دل مین پڑھنے
لگے اور کہنے لگے کہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو مگر دل مین خوش بھی ہوئے کہ یہ لکاتہ یہان
آگئی ہے نہین تو اسکا کام اسی مقام پر تمام کیا چاہتا ہون جاتی کہان ہے مجکو تکلیف بھی نکرنا پڑی مگر
راوی بیان کرتا ہے کہ بسبب سحر کے ایسی وہ بدشکل تھی اور ایسی بدصورت تھی کہ دیو بھی دیکھتا
تو ڈر جاتا ہے تمام عمر سحر مین بسر ہوئی تھی اسکے اشارون سے افسون گری و شعبدہ بازی پیدا تھی

خواجہ نے اسکو دیکھکر جمال راہدار سے کہا کہ کیا یہ ہی سوسن جادو دربند سوسن کی مالک
ہی اور اسی کی حفاظت مین لوح طلسم ہی جمال نے جواب دیا کہ جی ہان یہ ہی لکا مہروش وماہ وش
کی مادر نامہربان ہی خواجہ نے کہا کہ یہ تو ایسی بدصورت ہی کہ خدا اسکی صورت نہ دکھائے اور لڑکیان
ایسی صورت مین جمال نے جواب دیا کہ ای استاد یہ ایسی بدصورت و بدشکل نہین ہی بلکہ سحر سے اپنے کو
ایسا بنالئے ہوئے ہی عورت وضعدار و خوبصورت ہی نہ ایسی ضعیف ہی جیسی کہ یہ اسوقت ہی
یہ حالت اسنے اپنی سحر سے بنائی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ یہ نئی بات ہی ہمنے جسقدر جادوگرنیان بدصورت
دیکھین انکو یہ ہی دیکھا کہ وہ اپنے کو سحر سے خوبصورت و شکیل بنائے رہتی ہین برخلاف اسکے
کہ اسنے اپنے کو بدصورت بنایا ہی نہ معلوم اسکا کیا سبب ہی جمال نے جواب دیا کہ کوئی تو سبب ہوگا
خواجہ نے کہا خیر میرے خدا نے اسکو یہان پہونچا دیا اب یہ موت کے پنجہ مین آگئی ہی قضا اسکو
گھیر کر لائی ہی اب یہ جاتی کہان ہی بڑی زحمت سے بچا خداوند کریم بڑا کارساز ہی اب یہ شہر اب
پہونچتی ملی ہولی اسکو بلاؤنگا اور بیہوش کر کے اسیر کرونگا گو قبل مین میرا قصد یہ تھا کہ
مہروش وماہ وش کو بیہوش کرون ایک کی صورت انکو بناؤن اور ایک کی صورت خود بنون
اور جسکو سوسن کے پاس جاکر عیاری کرون اور اسیر کرلون جب وہ یہان خود آگئی ہی تو اب
کیا ضرورت ہی خدا نے اسکو یہان پہونچا دیا قضا اسکا دامن پکڑکر اسطرف کھینچ لائی کیا قدرت خدا
اور شان کبریائی ہی جمال نے کہا کہ استاد ذرا سمجھ بوجھکر عیاری کیجیے گا یہ لکا بڑی علامہ اور ہوشیار ہی
خواجہ نے کہا کہ تم دیکھتا ہوتا کیا ہی مین پہلے ہی صورت دیکھکر سمجھ چکا ہون خواجہ مین اور جمال مین اسقدر
مین یہ باتین ہو رہی ہین کہ اس مقام پر کوئی نہین ہی سب سوسن کے استقبال کو گئے ہین جمال
نے پیشتر خواجہ کو اشارہ مین جواب دیا کہ خداوند کریم آپکی آرزو پوری کرے اور آپکے بدولت میری بھی مراد کو
بر لائے اور آپکو کامیاب کرے یہان یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر مہروش وماہ وش دونون مان کے
استقبال کو مع خواصون کے چلی تھین تھوڑی دور راہ طی کی تھی کہ سوسن کی نگاہ انپر پڑی اور انکی
سوسن پر ان دونون نے بہت جھککر ادب سے مجرا کیا اور سب ہمراہیان کو مجرا کیا اسنے جواب دیا کہ سلامت رہو برخوردار
من تمھاری شادی ہو جاوے آگے پہونچے ہون پر والی ہی سوار او ربیٹھی قدم بڑھکر گلے سے لگایا پیشانیون پر
بوسہ دیا گو انسے ناراض ہی اسسبب سے کہ وہ ساحری سے نہ حاصل کرنے سے آپکے مگر بھی ان کی محبت ہی اور الفت ہی اسوقت

کچھ پیار آ گیا بیٹیا انہوں کو چوم کر کہا کہ کیا سبب تھا جو کئی دن سے نہیں آئیں نصیب دشمنان مزاج تو اچھا تھا
مہروش و ماہ وش نے جواب دیا کہ جی ہاں طبیعت تو اچھی تھی مگر کچھ نزلہ کی شکایت تھی اس سبب سے حاضر
نہ ہو سکی کہا اب تو کوئی شکایت نہیں ہے کہا کہ جی نہیں اب تو بخوبی طبیعت اچھی ہے کہا کہ کیوں یہ جلسہ آج کیسا ہے
کہا کہ ایک گوئیا کوہ سیہ ستون کیطرف سے بعد برباد ہونے کوہ سیہ ستون کے اور سیہ ستون جادو کے
مارے جانے سے تباہ و برباد ہو کر ادھر نکل آیا ہے وہ گوئیا ہے چونکہ سیہ ستون کے پاس ملازم تھا اور چمال نے اپنا
جو آپکا ملازم ہے اُستے اس سے علم موسیقی کی تعلیم پائی ہے جب سنا اور یہ سنا کہ گانا خوب ہے پہلے اسکو کل
اس جلسہ میں بلایا کہ جو جلسہ سیہ کا کنارے تالاب کے شب بھر برپا ہوتا ہے وہاں اسکا گانا سنا بہت خوب
آیا آج اسکو اپنے مکان پر بھی چمال نے بلایا اور طلب کیا آپکے گانا سننے کے لیے یہ جلسہ آراستہ کیا ہے آپکو
اس غرض سے اطلاع نہیں دی کہ اگر اچھا گانا ہوگا تو ہم اسکو لیکر آپکی خدمت میں حاضر ہونگی آپکو کیوں
زحمت دیں سوسن نے کہا کہ میں حیران تھی کہ یہ اسکیسا ہے اور یہ کون گا رہا ہے میں اس وقت بیٹھی تھی
کچھ ایسی پریشان ہوئی اور دل گھبرایا کہ باغ میں ٹھہرا نہ گیا میں نے قصد کیا کہ مہرخ کے پاس چلوں وہاں کچھ جی بہلاؤں
تخت پر سوار ہو چکی تھی کہ گانے کی آواز کان میں آئی کچھ ایسی وہ بھلی معلوم ہوئی کہ اس صدا کیطرف چلی
یکایک وہ صدا تمہارے باغ سے آتی ہوئی معلوم ہوئی میں یہاں آئی باغ کو آراستہ با رونق دیکھی میں نے
خیال کیا کہ لڑکیوں نے جلسہ آراستہ کیا ہے چلو ذرا دیکھا تو دم بھر ٹھہر کر جی بہلاؤں یہاں جو آئی تو ایک نئے شخص کو
گاتے ہوئے دیکھا اسکو زیادہ اشتیاق ہوا تخت پر سے اتر کر چلی کہ اسنے گانا موقوف کر دیا کیا بری تقدیر ہے
ان دونوں نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیچلیں گوئیا آپکے دل کو خوش کریگا اماں جان یہ بڑا صاحب کمال ہے شہر بھی
خوب بلا ہوا اور گاتا بھی خوب ہے ان دونوں نے خوب تعریف کر کے آسمان پر چڑھا دیا وہ ہاں ہاں کرتی ہوئی
اسکے ہمراہ آئی جہاں جلسہ آراستہ تھا جب وہ قریب آئی چمال نے بھی اور خواجہ نے اٹھکر سلام کیا خواجہ نے دعا
دی کہ اعلیٰ اعلیٰ مراتب رہیں یا ملکہ سوسن جادو آفتاب سحر و ساحری آپ ہی کے دم سے روشن ہے
آپ پر ساحری ختم ہے کی دنیا [illegible] آپکی خدمت سے آپکی [illegible] ہم لوگ کا سنتا تھا کہ کوہ سیہ ستون پر آپکی
[illegible] اور [illegible] انہوں [illegible] کا حال سنتا تھا کہ آپ لوگ کے [illegible] اور دل [illegible] تھا
کہ [illegible] آپکی خدمت میں ہو [illegible] سیہ ستون جادو کی خدمت [illegible] آئی
[illegible] اگر ہم [illegible] کچھ [illegible] قدم [illegible] کچھ جی [illegible] تھا [illegible] مگر تو برباد ہوا [illegible]

یہان پہونچا دیا آپکے قدم دیکھنا نصیب مین تھے جو میرے دلمین آیا کہ جمال پاس چلون یہان آیا تقدیر نے
جو رسائی کی تو شاہزادیون کی خدمت مین حاضر ہونے کا اتفاق ہوا انھون نے مجھ ایسے نالائق کی ایسی قدر فرمائی
کہ اپنی صحبت مین طلب فرمایا یہان حاضر ہوا مین خود اس امر کی خواہش رکھتا تھا کہ آپکی زیارت نصیب ہو مین ضرور
شاہزادیون سے عرض کرتا کہ آپ مجکو ملکہ کی خدمت مین لیچلین تاکہ مین آنکی بھی قدمبوسی حاصل کرون چونکہ میرے
مقدر مین آپکی زیارت نصیب ہونی تھی اسنے ایسی رسائی کی کہ آپ خود تشریف لائین اسوقت مین اپنی خوشی کی کیا حالت
بیان کرون واقعی جامہ میرا تنگ ہوگیا مین اپنے پیرہن مین نہین سماتا ہون کیونکہ خداوند نے میری خوشی کے
موافق اسوقت تقدیر فرمائی آپکے نور جمال سے میری آنکھونکو منور فرمایا آپکے تشریف لانے سے دوسرا رنگ محفل کا
ہوگیا اب اور ہی رونق ہوگئی یہ ابھی بچہ ہین انکو ان باتون کی کیا قدر ہے ہان آپ جیسے بڑے بڑے گانے والون کو
شناہ ہے آپ قدر فرمائینگی مین یہی افسوس کر رہا تھا کہ افسوس اسوقت کوئی قدردان نہین ہے مین کسکو گانا
سناؤن اگر کوئی قدردان ہوتا یہ میرا گانا سنتا تو قدر فرماتا مین شاہزادیون کی خوشی کر رہا تھا انکا دل
بہلا رہا تھا اب میرا بھی دل لگے گا اور جو جو کمال مجکو آتے ہین اور جسقدر مجکو گانا آتا ہے سب اسوقت
آپکے روبرو گاؤنگا اور آپکو سب کمال دکھاؤنگا کیونکہ آپ صاحب قدر ہین خواجہ نے مجکو ایسی تقریر کی کہ
سوسن جادو خواجہ کی دام تقریر مین اسیر ہوگئی صرف باتون ہی پر فریفتہ ہوئی گانا تو درکنار ہے خواجہ
نے اسکو دام تقریر مین اسیر کرلیا وہ یہ کہکر مسند پر بیٹھی کہ واقعی آپ خوب گاتے ہین مین دور سے سنتی
ہوئی چلی آئی ہون گو میرا قصد اودھر آنے کا نہ تھا مگر آپکی آواز اور گانے نے ایسی کشش کی کہ مین اودھر
نہ گئی ادھر چلی آئی یہان آکر آپکو گاتے ہوئے پایا بڑے عرصے تک درختون کی آڑ مین کھڑی ہوئی سنا کی
جب دل بہت بیقرار ہوا یہان آئی آپنے یہ غضب کیا کہ میرے آتے ہی گانا موقوف کردیا خواجہ نے جواب دیا
کہ ای ملکہ یہ آپکی قدردانی اور پرورش ہے کہ مجھ ذرہ بیمقدار کی اسقدر تعریف فرماتی ہین ای ملکہ عالم مین گانا
کیا جانون مجکو آئین بائین شائین ہے اگر آپ ان باتونکو خوش کرکے سنکر پسند فرماتی ہین تو عرض کرلیتا ہون ورنہ جو گانا ہے
وہ مجکو کب آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ جمال مجھسے اچھا گاتا ہے سوسن نے جواب دیا کہ بس رہنے دو انکسار تمہاری
یہ قدر بڑھاتی ہے اور اس مرتبہ کو پہونچایا ہے کہ ہر ایک فخر کرتا ہے اور عزیز رکھتا ہے جتنا اپنے علم کے نزدیک
کوتاہ ہوتا ہے اسیقدر بڑا ہوتا ہے جو شناہ ہو اسکے موافق کہ واقعی اسوقت تمھارا اتفاق [illegible]
[illegible]

تھویا یا گانے کی صفت یہ ہے کہ دل بیقرار ہو جائے جو جہان پر ہو اسی مقام پر بیخود ہو کر رہ جائے اگر گوش تک بھی پہنچے
تو یہ ہی جی چاہتا ہے کہ پر پیدا ہوں اور میں اس مقام پر پہونچ جاؤں جہان یہ گانا ہوتا ہے اور جب گانیوالا
تان لے دل بیقرار ہو جائے بیراختر میں نے آپ ہی کے گانے میں دیکھا کہ میں جاتی کہان تھی اور یہ چلی کہان
آئی دل بیقرار ہو گیا لاکھ میں نے چاہا کہ اپنے کام کو جاؤں دل نے گوارا نہ کیا آخر بدون ادھر آئے قرار
نہ آیا خواجہ نے کہا کہ یہ آپکی عنایت ہے اور آپکی صرف قدردانی ہے خیر جو مجکو آتا ہے وہ آپکو سناتا ہوں سوسن
نے کہا کہ پہلے یہ تو فرمائیے کہ آپکا آنا کیونکر ہوا تب خواجہ نے تمام حال جو کہ مہروش و ماہ وش کے روبرو
اپنے آنے کا اور کوہ بے ستون کے برباد ہونے کا اور بادشاہ سابق کے رہا ہونے کا اور بے ستون جادو
کے مارے جانیکا اور اپنے تباہ ہو کر نکلنے کا ادھر اس قصد سے آنیکا کہ جمال کو اپنا خایف کر دوں سب
بیان کیا اور کہا کہ اس غرض سے ادھر آنا ہوا ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ بسبب مکرر ہونے کے
اور طول کے اس مقام پر اس تقریر کو نہیں تحریر کیا سوسن نے یہ سنکے دریافت کیا کہ اب طلسم کشا
کا کیا قصد ہے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ اب یہ فکر ہو رہی ہے کہ کسی تدبیر سے ہریچ آتش بار کو قتل کیا چاہیے
تاکہ راہ دربند کی کھلے اور دربند میں جا کر لوح کی فکر کیا جائے کیونکہ بادشاہ طلسم ہما نے بلند آواز سے
شریک ہو کر طلسم کشا کو سب حال سے آگاہ کر دیا دوسرے حکیم استقلینوس نے جب میں چلا تھا تو
میں نے یہ سنا تھا کہ عمرو عیار ادھر کا قصد رکھتا ہے پہلے وہ آئیگا برائے دریافت حالات پھر اسکے
بعد طلسم کشا آئیگا جب وہ یہاں کے حالات دریافت کر لیا جائیگا خداوند خیر کریں سوسن
نے جواب دیا کہ وہ لوگ اسی حسرت میں رہینگے میری زندگی تک تو اس دربند پر قبضہ پا نہیں سکتے ہیں
نہ ہریچ کو قتل کر سکتے ہیں نہ لوح مل سکتی ہے وہ ساربان زادہ کیا لیاقت رکھتا ہے جو ادھر آئیگا اگر آئیگا
تو اسیر ہو جائیگا اسیر کیا منحصر ہے وہ جو بڑے حکیم ہیں اور وہ جو بڑے بادشاہ طلسم ہیں جو کہ مدتوں
حکومت طلسم کر چکے ہیں وہ تو آکر دیکھ لیں کہ یہاں سے کیونکر زندہ جاتے ہیں ان لوگوں پر کیا موقوف ہے
خود طلسم کشا آکر دیکھ لے کہ وہ یہاں سے زندہ بھی جاتا ہے گو پاک اسم اعظم یعنی باطل السحر ہے مگر کبھی
زندہ نہ جا سکے گا اسیر ہو جائیگا اور قتل کیا جائیگا کیونکہ یہ طلسم مثل اور طلسموں کے نہیں ہے کہ بآسانی
فتح ہو جائے اور لوح ملجائے جب تک لوح نہ ملیگی طلسم کا فتح ہوتا دشوار ہے اور لوح جب تک یہ دربند
نہ فتح ہوگا نہ ملیگی اس دربند کا فتح ہونا دشوار ہے کیونکہ یہ دربند بھی اور دربندوں کے مانند نہیں ہے کہ فتح ہو جائے

یہ کوہ بے ستون شیشت ہی کہ فتح کر لیا یا میں بے ستون جادو نہیں ہوں کہ قتل کر ڈالا میرا قتل کرنا بھی بہت دشوار ہے خیر اگر عمرو عیار آتا ہے تو آئے یہان وہ ذرا مزہ بھی پائے خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ وہ بہت بڑا مکار اور حیلہ ساز و عیار ہے سوسن نے کہا کہ میں اُسکے حال سے بخوبی آگاہ ہوں وہ میرا کیا بنا سکیگا یہان آکر سوائے ذلیل ہونے اور اسیر ہونے کے دوسری بات اُسکو نہ حاصل ہوگی خواجہ نے کہا خیر ہمکو اس سے کیا غرض خداوند ایسا ہی کریں اُسنے میرا بہت دل دکھایا ہے اور بہت بڑا صدمہ دیا ہے اس حالت کو پہونچایا ملکہ نے کہا کہ یہان آکر اس سے بدتر اسکی حالت ہوگی تم دیکھ لینا اگر یہان ہوگے اُسنے جواب دیا کہ خداوند اسکی صورت نہ دکھائیں خداوند ایسا کریں کہ وہ منحوس قدم یہان نہ آئیں بلکہ یہ کہے کیا اگر آئینگے تو کیا ہوگا مایہ دولت کو نہ کچھ اُس سے خوف ہے نہ کچھ وسوسہ نہ اور کسی بات سے اب تم کچھ گاؤ تاکہ دل خوش ہو اس بیکار کی تقریر سے کیا فائدہ خواجہ نے اسکی تقریر سُنکے دل میں کہا کہ بڑی متکبر ہے دیکھو اسکا کیونکر غرور نکالتا ہوں جاتی کہان ہے جیسا یہ مجکو بڑا کہتی ہے ویسی ہی سزا پائیگی میرے ہاتھ سے ماری جائیگی یہ کہکر اُسنے کہا کہ ملکہ سنو میں گاتا ہوں بس آپنے لے اٹھائی اور گانا شروع کیا خوب خوب گانے لگا سوسن نے اور کو سست کر دیا اور سب شغل کو خلاصہ یہ کہ خواجہ ایسا گانے کہ سوسن وجد کرنے لگی اور سوائے آہ کے اُسکی زبان سے دوسری لفظ نہ نکلتی تھی گاتے گاتے ایک مرتبہ آپ از خود رفتہ ہوئے اور گھنگرو پاؤں سے باندھ کے گاتے بھی جاتے ہیں اور بجاتے بھی جاتے ہیں اور گت بھی ناچتے جاتے ہیں یہ غزل کا شہرہ تا لکھنؤ کی ورد زبان ہے غزل

مقام اُسنے کیا ہے لامکان پر
نہیں ٹوٹا یہ شیشہ ہی کا ساقی
مزہ ہے آجتک اُسکا زبان پر
نہیں پیتا ہے تو زاہد اگر مے
کیا قبضہ بتون نے اس مکان پر
ملایا خاک میں جس طرح مجکو
کمر باندھے تو قاتل امتحان پر
ہے کاشش زار ایسا کیا اٹھیگا

نئی بیداد ہے مجھ ناتوان پر
گرا ہے آسمان مجھ ناتوان پر
نہ مسجد میں ہے نہ بتکدہ میں
لگا ہی لے ذرا اپنی زبان پر
خدا کی شان ہے وہ بت خفا ہو
غضب ٹوٹے خدا کا آسمان پر
تڑپنے سے مرے دل کے نشیب ہے
گرے گا رشک کا ہو رنج جہان پر

ہماری آہ کب ہے آسمان پر
کمر باندھی ہے تو اُسنے امتحان پر
لب شیرین کا بوسہ اک لیا تھا
نتا دل اب اُسے ڈھونڈھوں کہان پر
ہمارا دل جو کعبہ اللہ کا گھر
جو نام اللہ کا آسکے زبان پر
ابھی ہم تیغ پر رکھدیں سر گلو
گرے بجلی الٰہی آسمان پر
یہ غزل گاتے جاتے تھے اور گت ناچتے

جاتے تھے کبھی ایک گھنگرو بولا کبھی دو کبھی سب کبھی آدھے کبھی کوئی نہ بولا کبھی آپنے گت ناچتے ناچتے ٹھوکر لی کہ
یہ معلوم ہوا کہ اب گرے اُسی حالت مین سنبھل گئے گرتے گرتے اب جو اُٹھے تو ہاتھ مین ساغر و شیشہ
شراب کا تھا پس اُسی گت ناچنے اور گانے مین ساغر کو لبریز کیا اُسکو سر پر رکھا اور گت شروع کی
نئے طریقہ سے گانے اور ناچنے ذرا بھی جام کو حرکت تک نہوئی گو سیکڑون ٹھوکرین لین کبھی بیٹھ گئے
کبھی اُٹھ کھڑے ہوے کبھی توڑا لیا کبھی بیٹھکر بتایا یا ہاتھ سے کبھی آنکھ کا اشارہ کیا یہ کمال دیکھکر اہل محفل
کا یہ حال ہے سواے واہ واہ کے دوسری صدا نہین ہے ہر طرف صداے احسنت و مرحبا بلند ہے
سب وجد مین ہین جہان پر سوسن بیٹھی ہوئی تھی ٹھوکرین لیتے ہوے توڑے لیتے ہوے اُسکے
قریب آئے جام شراب لبریز کیا ہوا سر پر تھا اُسی حالت مین سر جھکا کر کہا کہ ایسے قدردانون کو شراب سر
سے پلاتے ہین یہ کہکر جام پیش کیا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ خود بھی کہہ چکے تھے کہ مین ساقی گری خوب کرتا ہون
اور مہروش و ماہ وش نے بھی سوسن سے کہا تھا کہ انھون نے اپنی ساقی گری کی بہت تعریف کی ہے اور کہا
ہے کہ مین ناچتا بھی خوب ہون جو گھنگرو آپکی اجازت ہو وے بولین اگر حکم ہوا ایک بھی نہ بولے اُسی حالت
گت ناچنے مین سر سے شراب پلاتا ہون اسی غرض سے مین نے میکدہ اُنکے سپرد کر دیا ہے چلکر ملاحظہ
فرمائیے گا کہ کس سلیقہ سے شراب کشتیون مین لگا کر لائے ہین کہ آجتک کوئی اس طور سے نہین لایا ہے نہ
لائیگا سوسن نے آکر دیکھا بھی تھا کہ واقعی نئے طریقہ سے کشتیان آراستہ کی ہین یہ بہت خوش ہوئی تھی
دل مین اپنے کہا تھا کہ یہ آدمی لائق نوکر رکھنے کے ہے آپنے بھی یہی کہا تھا کہ جو گھنگرو آپکی اجازت ہو وے
بولین چنانچہ اُسی طریقے سے آپ ناچے اور گائے اور جام شراب سامنے لیکر آئے جب انھون نے
سر جھکا کر اُسکو جام دیا اُسنے وہ جام شراب لیکر ہاتھ پر رکھا اور کچھ پس پشت پلٹ کر دیکھا اُسکے بعد
اُسنے قصد کیا کہ جام کو لبون سے لگا کر لے اندیشہ انجام پی جاؤن آپ اُسکے پشت کی طرف دیکھنے سے
ہوشیار ہو گئے تھے یہ خیال کیا تھا کہ خواجہ اسکا پشت کی طرف دیکھنا خالی از علت نہین ہے ہوشیار
ہو جانا چاہیے ایسا نہو کہ دھوکا کھاؤ کیونکہ یہ کہہ چکی ہے کہ مین ہوشیار ہون اُسنے کوئی تدبیر اپنے
بچاؤ کی کی ہو تو تم اسیر ہو جاؤ پس انکا ہاتھ گلیم پر تھا اور جال پر دھرا اُسکی طرف دیکھ رہے تھے
مگر کچھ دور کھڑے کہہ رہے تھے کہ ملکہ شراب نوش فرمائیے تاکہ سرور ہو میرے گانے کا لطف حاصل
ہو اودھر اُسنے پینے کے قصد سے جام طرف لبون کے بڑھایا کہ یکایک جام کے اندر شراب نے

جوش مارا اب اسنے شراب کی طرف نگاہ تند دیکھا اور کہا کہ او شراب بتا کہ تجھ مین کیا ہی جو تو جوش مارتی
ہی جام مین سے آواز آئی کہ ای ملکہ خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار رہو یہ گویا نہین ہی بلکہ خواجہ عمرو عیار
حمزہ خود ہی تمھارے اسیر کرنے کو بحکم حمزہ یہان آیا ہی اس جام مین بیہوشی ملی ہی ادھر تمنے پی ادھر بیہوش
ہوکر گرین مین خالص شراب نہین ہون بلکہ مجھ مین دو مثقال سے زیادہ بیہوشی ہی اور جسقدر یہان شراب
ہی سب بیہوشی آمیز ہی تمھاری لڑکیون کو اسنے دھوکا دیا ہی صرف تمھاری دھیج کی تلاش مین آیا ہی
اسنے کل ہی تالاب والے جلسہ مین چاہا تھا کہ اپنا رنگ جماؤن ساقی گری کرکے صبیح کو شراب بیہوشی آمیز
پلاکر بیہوش کرون مگر اس سبب سے مجبور ہو گیا کہ وہان اسکا چرچا ہی نہین ہوا بلکہ اسنے خود
خواہش کی تو مہروش نے کہا کہ یہان شراب خواری کی اجازت نہین ہی یہ خاموش ہو رہا یہان بھی
آکر اسنے یہ ڈھنگ ڈالا تھا کہ صبیح کو طلب فرمائیے مہروش نے انکار کیا مگر اسنے اسپر بھی اپنا کام کیا
گویا اسکو خبر تھی کہ تم آؤگی جو اسنے پہلے سے بیہوشی ملا رکھی تھی بہت جلد اسیر فرمائیے یہ عمرو ہی یہ عمرو
ہی یہ عمرو ہی یہ صدا دیکر شراب شعلہ جوالہ بنکر جام سے اڑ گئی اور بلند ہو کر اس شعلہ سے بھی یہی
صدا آئی اس واقعہ کا ہونا تھا اور شراب کا شعلہ بنکر اڑنا تھا کہ سوسن نے یہ کہکر قصد کیا کہ کفشدوز گیر
کھون کر او ساربان زادے مین نے تجکو پہچانا تو جاتا کہان ہی بڑا غضب کیا تھا تجکو مار لیا تھا اگر
مین اپنا بندوبست نکرلی تو تو اپنا کام کر چکا تھا مین نے جب سے یہ سنا ہی کہ طلسم کشا آگیا ہی اسکے
ساتھ اسکا عیار بھی ہی اسوقت سے مین نے اپنا بندوبست کر لیا ہی مین غافل نہ تھی بھلا تو ایسا کیا بنا سکتا
تھا اور بنا سکتا ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر جاتا کہان ہی مین نے پہچان لیا تجکو تیرے حال سے شراب نے
آگاہ کیا مین حیران تھی کہ یہ گویا قہرمان لوٹر خان کہان سے آیا مین اکثر بے ستون کے پاس گئی ہون لیکن
تو مین نے اور بہت سے گویے اُسکی سرکار مین دیکھے مگر اسکو نہین دیکھا پھر یہ خیال کیا تھا کہ شاید
اب نوکر رکھا ہو مگر دل نہ گواہی دیتا تھا آخر کو حال کھلا نہ اور یہ چھال رلا ہلا رکھان جاتا ہی مینے
اسے منع کیا تھا کہ اب کوئی نہ آنے پائے جبتک ہمسے اجازت نہ لیجائے اسپر اسنے یہ کیا کہ ہمارے
قاتل کو اپنا مہمان کیا اور اسکو یہان لیکر آیا اور یہ کیا خوش خوش بیٹھا ہوا تھا اور گانا سن رہا تھا اپنا اعتبار
بناکر لایا تھا واہ کیا خوب یہ ہماری لڑکیان ہین کہ ہمسے اطلاع بھی نہ کی ایک غیر شخص کو اپنے باغ مین بلایا
میری شامت اعمال کہ مین کیون ادھر آئی تو بچ گئی نہ معلوم یہ رہ کر کیا آفت برپا کرتا میرے خلاف دلے

جا کر وہان پہونچا یا نہ بیدل گھبراتا ہے مین ادھر کو آتی میری تقدیر یہان لائی اسکو اسیر کرنا تھا اور سبب ساحر ہونا
مین امر پیدا کرنا تھا یہ کہکر آپ نے نگاہ غور خواجہ کی طرف دیکھا ادھر خواجہ نے جیسے ہی شراب کے جوش کو
دیکھا اور یہ سنا کہ سوسن نے دریافت کیا کہ ای شراب بتا کہ تجھ مین کیا ملا ہے جو تو جوش مارتی ہے اور
جام کے اندر سے صدا آئی کہ ملکہ ہوشیار ہوجاؤ اور خبردار ہوجاؤ یہ خواجہ عمرو ہے عیار جھٹ وہین سے سوسن
جب تک خبردار ہوئے ہوئے آپ نے جلدی سے جال مارا جو کچھ مال و اسباب روپیہ اشرفی زر وجواہر تھا
سب جال سے اکٹھا لیا بلکہ وہ کشتیان اور جو سامان نقرئی و طلائی سامنے رکھا ہوا تھا سب
جال مارکر نذر زنبیل کیا اور خود گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے اس مقام سے ہٹکر دوسرے مقام پر گلیم
اوڑھکر کھڑے ہو گئے مگر جمال سے اسی حالت گلیم اوڑھنے مین کہا کہ ای جمال اپنے کو بچا ہر ایک راز
افشا ہو گیا سوسن تجکو مار ڈالے گی مین تو اپنے کو بچاتا ہون تو بھی بچ یہ جو جمال سے کہا تو جمال خواجہ
کی طرف دیکھ رہا تھا یا یہ جو خواجہ کی صدا سنی اور خواجہ کو اپنے مقام پر نہ پایا جب تک سوسن
ہوشیار ہوکر سحر کرے جمال بھی وہان سے چلدیا اور جلدی سے پتہ سے پرے کو درختون کی
آڑ مین ہو گیا ادھر سب خواصین وہ دونون شاہزادیان دیکھ رہی تھین کہ یہ کیا واقعہ ہوا اور کیا
امر ہے یہ شراب سے کیسی صدا آ رہی ہے یا تو گانا سن رہی تھین اور ناچ دیکھ رہی تھین یا اس واقعہ
کو دیکھکر حیران ہوئین جب شراب شعلہ بنکر اڑی اور یہ صدا دی ادھر سوسن سنکے یہ تقریر کی
اپنے ہوش و حواس جاتے رہے اور سب بد حواس ہو گئین کہ یہ کیا واقعہ ہے عمرو یہان کہان سے
آ گیا یہ کیا خبر شراب نے دی ادھر سوسن نے گھبرا کر خواصون سے کہا کہ وہ سامنے عمرو کھڑا ہوا
ہے مین نے سحر سے اسکو مجبور کر دیا ہے تم جا کر پکڑ لو اب بھاگ نہین سکتا ہے انھون نے سوسن کے
کہنے سے ادھر کو دیکھا اور دیکھا کہ تو نہ عمرو ہے نہ کوئی ہے بلکہ جمال و قیصر تان و تو ڑخان بھی غائب ہین اور
سب مال و اسباب بھی مع اوگالدان اور خاصدان و چنگیر و کشتیون کے غائب ہے انھون نے
یہ دیکھکر عرض کیا کہ ملکہ عالم عمرو کہان ہے جسکو آپ نے سحر سے اسیر کیا ہے ہمکو تو نہین دکھائی دیتا
ہے آپ ہمکو پتہ بتا دیجئے تو ہم جا کر پکڑ لائین سوسن نے برہم ہوکر کہا کہ وہ میان قیصرتان تو ڑخان
جنکو جمال رنگا پیارا استاد بنا کر لایا تھا وہ کونسا نہین ہے بلکہ عمرو وہی پکڑ لو انھون نے عرض کیا کہ
ملکہ نہ تو ہمکو تان تو ڑخان دکھائی دیتے ہین نہ عمرو نہ جمال رنگا پیارا نہ وہ مال و اسباب ہے جو سامنے

تان نور خان کو دیا تھا بلکہ چند چیزیں جو کہ سامنے مسند کے رکھی ہوئی تھیں اور کشتیاں شراب کی
وہ سب غائب ہیں یہ آپ فرماتی کیا ہیں ہم حیران ہو ہو کر دیکھ رہی ہیں ہمکو تو کچھ نظر نہیں آتا ہے
یہ جو انھوں نے کہا اب سوسن نے بھی اُس طرف دیکھا واقعی کسی کو نہیں پایا سب غائب
تھے کہا کہ تلاش کرو وہ ابھی اسی باغ میں موجود ہوگا کسی درخت کی آڑ میں پوشیدہ ہو گیا ہوگا
انھوں نے کہا کہ ملکہ اسکو تلاش کریں آپ نے کہا کلاری کم بختوں اُسی گویے کو لیے اپنے باپ دادا نے یار کو
اور جمال یار ابدار کو ادھر بلاؤں وہ گویا نہ تھا تمھاری ماں کا خصم عمرو عیار تھا کہ گویے کی صورت بنکر
آیا تھا اسی باغ میں ہوگا کہیں گیا نہ ہوگا اپنے یار کو مال زادیوں تلاش کرو جب اسطور سے گالیاں دیکر کہا تو خواصیں
اُٹھیں ادھر اُدھر تلاش کرنے لگیں درختوں میں ایک طرح پیچ گیا کہ عمرو عیار گویے کی صورت بنکر آیا تھا ملکہ
نے پہچان لیا اسی باغ میں ہے جانے نپائے در باغ پر جو لوگ برائے پاسبانی مقرر تھے انکو بھی اس امر سے آگاہ
کر دیا اور کہدیا کہ خواہ عورت ہو خواہ مرد ہو جو کوئی باغ سے باہر جانے کا قصد کرے اسکو اسیر کر لینا جانے
نہ دینا بدوں اجازت کے یہاں بھی سب مستعد بیٹھے ہیں خواصیں باغ میں درختوں میں دوڑ دوڑ کر تلاش
کرنے لگیں ایک تلاطم مچا ہوا ہے کوئی نہر میں کودی ہے پانی میں تلاش کر رہی ہے کوئی درختوں میں کوئی البیلی
بیلے کے تختہ میں کوئی مہندی کی روش میں کوئی داغ بر دل لالہ کے درختوں میں کوئی پریشان خاطر سنبل کے
اشجاروں میں کوئی حیران وار نرگس کے تختہ میں تلاش کر رہی ہے کوئی اُن انباروں میں دیکھ رہی ہے کہ جو ہوا
سے برگہائے درخت گرے ہیں اور ایک مقام پر انکا انبار کر دیا گیا ہے غرضکہ ہو رہے گئے ہیں اسی طور سے
تمام خواصیں ڈھونڈ رہی ہیں اب یہاں زیرنگیرہ سوسن اور دونوں اسکی لڑکیاں یعنی مہر جبیں و
ماہ وش سے سوسن کہتی ہے کہ کیوں اسی لیے تمنے یہ جلسہ آراستہ کیا تھا کہ ہمارے قاتل کو اس جلسہ
میں بلایا تھا زمانے کا رنگ بدل گیا ہے کیا خراب زمانہ ہے دنیا کا خون سفید ہو گیا ہے کہ بیٹیاں ماں کی دشمن
ہوں ماں کے قاتل کو اپنے پاس جگہ دیں تم کیا کرو آجکل کی اولاد ہوتی ہی ایسی ہے یہ تمھارا قصور نہیں ہے بلکہ
زمانے کا قصور ہے یہ بتاؤ کہ میں جو ماری جاتی تو تمکو کیا ملتا یا تو یہ ہوتا ہے کہ تمکو یہ لوگ پکڑ لیجاتے مسلمان کرتے
اپنے مصرف میں لاتے ہاں پہلو گرم کرنے والے ملتے شب بھر مزے ہوتے ایسی ہستی کو آگ لگے وہ دونوں
سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہیں مثل چوروں کے دم نکلے ہوئے ہیں کہ یہ کیا ہوا رنگ چہروں کے اڑے ہوئے
ہیں زعفرانی ہو رہے ہیں حواس درست نہیں ہیں یہ دل سے کہہ رہی ہیں کہ کیا ہوا ہمکو اس حال سے خبر

تھی ورنہ کبھی نہ بلاتے بلکہ خبر کردیتے یہ تو ورق ہی پلٹ گیا اب کیا جوابدہی چور تو تمھارے گھر سے نکلا
واقعی زمانہ ہمکو کیا کہے گا کہ بیٹیون نے مان کے قاتل کو اپنے پاس جگہ دی یہ تو خاموش بیٹھی ہوئی دل سے
یہ باتین کر رہی تھی ہین سوسن کہہ رہی ہے کہ اگر ایسا ہی تھا کہ یہ کوئی آیا تھا تو پہلے ہمکو خبر کی ہوتی ہمسے دریافت
کیا ہوتا اجازت لی ہوتی اگر ہم اجازت دیتے تو پھر طلب کیا ہوتا یہ کیسی خودمختاری ہے کہ بدون ہماری اطلاع
اور خبر کے بلا لیا اور ہمکو آگاہ تک نہ کیا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ضرور تمکو بھی معلوم تھا تمھاری
بھی سازش تھی جب اس طور سے سوسن نے لعنت و ملامت کی اسوقت ان دونون نے ہاتھ جوڑ کر
اور قدمون پر گر کے رو رو کر یون جواب دیا کہ والدۂ ماجدہ آپکے سر کی قسم اگر ہم اس حال سے آگاہ ہون
کل جو ہم جلسہ مین کنارے تالاب کے گئے حسب دستور قدیم جمال بھی آیا اگرچہ عرصہ کر کے ہمنے اس سے
دیر کا سبب دریافت کیا اسنے کہا کہ میرے استاد قیصر ثان لوٹ خالی آئے ہین انکی خاطر و مدارات
مین عرصہ ہوا اسنے بہت تعریف کی ہمکو اشتیاق ہوا ہمنے طلب کیا وہ وہان آئے خوب گاتے
مجکو گانا پسند آیا پھر انکا وعدہ لیا آج ہمنے یہان طلب کیا ہم اس امر سے بالکل آگاہ نہ تھے کہ وہ
عمرو عیار ہے نہ ہمکو اسکا گمان نہ یہ معلوم تھا کہ سوا مونڈی کاٹا اپنی صورت بدل سکتا ہے یہ مکار
و دغاباز ہے نہ ہمکو جمال سے ایسی امید تھی کہ ہمارا نمک کھائیگا اور ہمارے ساتھ دشمنی کریگا اگر ہم اس
حال سے آگاہ ہوتے تو ضرور آپکو خبر کرتے ہم بالکل ناواقف تھے اسقدر تو حضور ضرور ہوا کہ آپسے
اجازت نہ لی اسکی جو چاہیے سزا مرحمت فرمائیے ہم اسقدر امر کے گنہگار ضرور ہین ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے
ہین جو ہم ابتدا اس امر سے آگاہ ہوتے سوسن نے گلے لگا کر کہا کہ یہ امر تو ضرور درست ہے اور تم
سچ کہتی ہوگی مگر تمکو زیبا تھا کہ تم ہمسے اجازت لیتین ہین اگر مناسب جانتی اور خوب دریافت
کر لیتی تو اجازت دیتی اسوقت کچھ مضائقہ نہ تھا اب تو جو ہوا سو ہوا آئندہ اسکا خیال رہے اب
ایسا قصور نہو ان دونون نے کہا کہ اگر اب کی مرتبہ ایسا قصور ہو تو آپ ہمکو جو چاہیے گا سزا
دیجیے گا اچھا اماجان یہ بتائیے کہ اب کیا ہوگا وہ موا تو بھاگ گیا سوسن نے کہا کہ پریشان
نہو وہ جائیگا کہان اسی باغ مین ہے تمھاری خواصین تلاش کر کے پکڑے لاتی ہین مین خود بھی
براے تلاش چلتی ہون تم گھبراؤ نہین اسمین جو ہونا تھا وہ ہوا اسمین تمھارا کیا قصور ہے بڑی خیریت
ہوئی کہ مین اپنا بندوبست کر چکی تھی اگر بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو بڑی خرابی ہوتی اسوقت

ضرور قتل ہوتی یہ کہکر سوسن نے کچھ پڑھا اور پڑھکر اپنے ہاتھ کو دیکھا تحریر پایا کہ عمرو اسی باغ میں موجود ہے
ابھی گیا نہیں ہے اُسنے کہا کہ سنا عمرو وش و ماہ وش وہ ساربان زادہ ابھی گیا نہیں ہے اسی باغ میں
ہے چلو ہم تم بھی تلاش کریں یہ کہکر اُٹھی کہ سامنے سے ایک خواص بہتی ہوئی آئی کہ ملکہ آپ کیوں تکلیف کریں
میں جاتی ہوں تلاش کرتی ہوں سوسن نے کہا کہ تو بھی تلاش کر اور میں بھی تلاش کرتی ہوں میں اکیلی
یہاں بیٹھکر کیا کرونگی وہ خواص یہ سُنکے ایک طرف کو چلی گئی اور ڈھونڈھنے لگی سوسن بھی چمن میں
جا کر تلاش کرنے لگی روشنی اسقدر ہے کہ جو ذرے زمین پر پڑے ہیں وہ بھی دکھائی دیتے ہیں نہ یہ کہ
انسان نہ دکھائی دے مگر جب وہ اُسی حالت پر موجود بھی ہو یہ سب تو تلاش کر رہے ہیں پہلے جمال کا
حال ملاحظہ ہو جب اُسنے دیکھا کہ خواصین براے تلاش نکلیں سوسن چلیں اب اُسنے خیال کیا کہ تم پکڑے
جاؤگے اور عمرو اسیر ہو سے سوسن نے قتل کیا اس سے اپنی جان بچاؤ اور جا کر خواجہ کے حال سے
صاحبقران کو آگاہ کرو کہ خواجہ کو سوسن نے اسیر کر لیا ہے پھر خیال آیا کہ جاؤ گے کدھر سے پھاٹک پر
بھی تو حکم جا چکا ہے کہ باہر کوئی نہ جانے پاے اسلیے بڑی خرابی ہوئی مفت میں پھنسے اور قتل ہونے یہ بہت
پریشان ہوا دروازوں کی آڑ آڑ میں نشست بارہ دری پر آیا تو اُسنے دیکھا کہ برسات کا پانی بہنے کا
ناب دان قد آدم بنا ہوا ہے اُسنے خیال کیا کہ اسی کی راہ سے نکل چلو بس یہ تو یہاں بچ کر یہ خیال کرکے
کہ صاحبقران کو خواجہ عمرو کے حال سے آگاہ کرو اور یہ سوچکر کہ عمرو اسیر ہو گیا ہوگا سوسن
نے سحر کرکے پکڑ لیا ہوگا اُسیوقت اُسی عالم شب میں طرف لشکر صاحبقران کے طرف کو روانہ
کے راہی ہوا مگر پریشان تھا کیونکہ یہ خواجہ سے دریافت کر چکا تھا کہ لشکر اسلام کہاں ہے خواجہ کہ چکے
تھے کہ حمزہ و صاحبقران مع لشکر کے اُسی مقام پر فروکش ہیں کہ جہاں پر کوہ بے ستون تھا اور یہ بھی ذکر
فرما دیے ہونگے یہ اسکو پتہ تو معلوم تھا یہ تو اُس سمت کو چلا اسکو تو راہ میں رکھا جاتا ہے اب حال
یہاں کا تحریر ہوتا ہے کہ تمام خواصین و سوسن خود تلاش کر رہی ہے لیکن کہیں نہ خواجہ کا نشان ملتا ہے
نہ جمال کا یہ پریشان ہو ہو کر سحر سے دریافت کرتی ہے سحر اسکو یہ تا خبر دیتا ہے کہ اسی باغ میں ہے مگر
یہ کبھی ایسی بات جو اس ہے یہ نہیں دریافت کرتی ہے کہ کہاں ہے اور کس صورت میں ہے جو نشان نہیں
ملتا ہے یہ جب سحر سے معلوم ہوتا ہے خود بھی دوڑتی ہے اور ادھر اُدھر دیکھا خواصوں کو بھی یہ دوڑاتی تھی
خفا بھی ہوتی ہے تا ایمان بھی دیتی ہے خلاصہ یہ کہ اُسوقت سے صبح تک سارے تمام باغ کو چھان مارا کوئی

گوشہ اور کوئی مقام باقی نہ رکھا جو نہ تلاش کیا ہو حد کر دی کہ درختوں کے پتوں تک میں دالانوں
کی کرسیوں اور خیموں میں تلاش کیا مگر نہ پتہ چلا نہ ملا کوئی یعنی نہ خواجہ ہاتھ آسکے نہ جمال آخر کو یہ
تو عاجز ہو کر یہ کہکر چلی آئی کہ جلد تلاش کر کے لاؤ میں تو تھک گئی اور سوا اسکے جو نہ ملا اگر تلاش کر کے
نہ لاؤ گی تو ایک ایک کو سزا دونگی پھر پہرے والوں سے دریافت کیا کہ کوئی اندر سے باہر تو
نہیں گیا انھوں نے جواب دیا کہ جب سے ہمنے پہرا سنبھالا ہے پھاٹک بند کیا ہے نہ کوئی اندر سے باہر
گیا نہ باہر سے اندر سوا اسکے بوستان گل اور ہوا اسکے خصوصاً جس وقت سے یہ حکم ملا کہ کوئی اندر سے
نہ باہر جانے نہ باہر سے اندر آسکے اس وقت سے تو ہوا کو بھی ہمنے باہر نہیں جانے دیا ہے جب یہ ان
لوگوں نے جواب دیا کہ کوئی باہر نہیں گیا ہے سوسن نے یہ کہا کہ آخر یہ دونوں کیا ہو گئے کیا بوستان گل
ہو کر دھوئیں ہوا پر سوار ہو کر چلے گئے یا ہوا بنکر نکل گئے یا مگس یا پشہ بنکر کسی مقام پر رہ گئے یا اور کوئی
جانور بنگئے بہت تلاش کر کے یہ کہتی ہوئی اپنے مقام پر آئی مسند پر بیٹھی دونوں لڑکیاں بھی آکر اسکے
برابر بیٹھیں یہ بہت حیران ہے کہ یہ دونوں کدھر چلے گئے کیا ہو سوا اسکے پھر سحر سے دریافت کیا پھر
سحر نے یہ ہی خبر دی کہ وہ اسی باغ میں ہے کہیں گیا نہیں ہے اسکو شک گذرا کہ ان خواصوں
میں تو کوئی نہیں ملا ہوا ہے ایک ایک کو بلاکر آئینہ سحر کیا کہ اگر رنگ روغن عیاری کا ہوگا تو اڑ جائیگا
اب جو دریافت کیا آئینہ سے کو اصلی صورت پر پایا یہ شک بھی دفع ہوا مگر یہ بہت حیران ہے پھر خواجہ کی ادھر
از خود تلاش کرنے لگی اب اسی طرح سے دن نکل آیا ہے یہ تو تلاش کر رہی ہے اب خواجہ بھی خواجہ کا
حال ملاحظہ فرمائیے کہ آپ گلیم اوڑھے ہوئے سب مال و اسباب نذر زنبیل کر رہے ہیں چاہتے ہیں تمام
کو لوٹیں گے کا مال و اسباب نذر زنبیل فرمایا ایک حبہ تک باقی نہ رکھا بلکہ کچھ ٹاٹ تک اٹھا کر نذر زنبیل
کر لی خوب ساھو ھوش بماہ وش کو لوٹا وہ چیزیں جو کہ ظاہرا سامنے موجود تھیں انکو نہ اٹھایا اس
خیال سے کہ انکے اٹھانے میں پھر ظاہر ہو جائیگا اسکے بعد جا کر تمام خواصوں کے مال کو غارت کیا
صاحبوں کے مال کا صفایا کیا خلاصہ یہ کہ آپ رات بھر لوٹا کئے جب خوب لوٹ چکے اب خیال میں
آیا کہ کوئی تدبیر اور کرنا چاہیے کہ جس سے یہ شہزادی قبضے میں آسکے اب یہاں جو آئے تو دیکھا اسکی
طور سے تلاش ہو رہی ہے آپ بھی ایک گوشہ میں کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے لگے کہ اتنے عرصے میں سوسن
خواصوں کو یہ حکم دیکر جب خود تلاش کرتے کرتے تھک گئی مسند پر آکر بیٹھی کہ جس طور سے ہو ڈھونڈھکر لاؤ

ابھی باغ سے کہین گیا نہین میرا تجربہ مجھسے کہہ رہا ہی اسکی یہ حالت ہی کہ سانس پھولی ہوئی ہی حواس درست
نہین ہین از سرتا پا غرق عرق ہی مسند پر بیٹھی ہوئی پنکھا اپنے ہاتھ سے ہلا رہی ہی انھون نے جو
سوسن کو اس حالت سے آتے ہوئے دیکھا اور یہ حال اسکا دیکھا آپ خود اس مقام سے ٹل گئے
اور فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے کہ ایک گل مراد
ہاتھ نہین آیا پھر فکر مین جو غواصی کی تو ایک گوہر آبدار مراد کو پایا آپ ایک طرف کو درختون مین چلے گئے
یہان سوسن آکر بیٹھی ہی کہ ایک خواص پائنچے چڑھائے ہوئے ڈوپٹہ کی گاتی باندھے ہوئے دم پھولتا
ہوا سانس پھولی ہوئی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا کہتی ہوئی چلی آئی ہی کہ رات سے اسوقت تک تلاش
کرتے کرتے پریشان ہو گئی اتنی ہوسکے کا کہین پتہ تک نہین ہی نہ معلوم زمین کھا گئی کہ آسمان یا
کوئی بھوت تھا کہ ہوا ہو کر چلا گیا یا جن تھا کہ سایہ بنکر نکل گیا ہوا ملکہ کا یہ حکم ہی کہ تلاش کرو
تلاش کرو کہان تلاش کرین کہان نہ تلاش کرین ہم تو بہت عاجز ہین اب چاہے ملکہ خفا ہون چاہے
خوش ہون ہم مین تو اب دم تلاش کرنے کا نہین ہی کیا کوئی سوئی ہی جو خاک مین ملگیا یا جوتی ہی
یا نگینہ ہی کہ کسی طرف پڑا رہا اچھا خاصہ موٹا تازہ الشان ہی یہ کلام کرتی ہوئی اور بڑبڑاتی
ہوئی سامنے ملکہ سوسن کے آئی اور کہا کہ ملکہ اسوقت آپکا سینہ غلطی کر رہا ہی آپ خود بھی
پریشان ہوتی ہین اور ہم کنیزون کو بھی پریشان کر رہی ہین کہان تلاش کرین وہ تو نہین پاتا
ہی واہ کیا خوب اس موذی کا سلگے نے یہان آکر ہمکو بھی اور ملکہ کو بھی بیکار پریشان و عاجز کیا
او ملکہ نے اسقدر فکر کی اور اسقدر تلاش مین دوڑین اور دھوپ مین کہ پسینہ آگیا سانس
پھولی ہوئی ہی ہوائیان اڑ رہی ہین چونکہ ایک قدم راہ نہ چلے وہ اسقدر پھرے اسکا کیا حال
ہوگا ایک تو یہ فکر کہ کسی طور سے تلاش کرون کیونکہ وہ دشمن ہی دوسرے رات بھر کی تھکن
تیسرے جاگنا کیونکر یہ حال نہو کسقدر پسینہ آیا ہوا ہی یہ کہکر رومال کمر سے نکالکر کہا کہ مین
اپنی ملکہ کا پسینہ پاک کرون کسقدر اس حرامزادے نے آکر ملکہ کو زحمت دی ہی بارہ بجے رات سے
اسوقت تک سوائے پھرنے اور تلاش کرنے کے کوئی دوسرا کام نہین ہی سوسن نے کہا کہ تو کیا بیان کرتی
کہ کسقدر مجھکو فکر ہی کہ یہ حرامزادہ چلا کہان گیا باہر تو صرف رہی کہ باغ سے کہین گیا نہین ہی پھر پسینہ خشک
ہوجانے تو پھر تلاش کو چلتی ہون ذرا دم لے لون بولی کہ اب آپ کیون زحمت کرین میرے قیاس مین تو یہ

آتا ہی کہ وہ جو پشت باغ پر نابدان بنا ہوا ہی اُسکی راہ سے دونون نکل گئے کیونکہ پھاٹک پر انکھون نے
پہرہ چوکی پایا یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر پھاٹک کی طرف سے جاتے ہین تو پکڑ لیے جاینگے اسی طرف سے نکل
گئے جانے بھی دیجیے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت سوسن نے جواب دیا کہ جائیگا کہان کہین گیا نہین
ہی میرا حکم رہا ہی کہ وہ گیا نہین ہی پھر مین کیونکر کہون کہ چلا گیا اُس خواص نے کہا کہ خیر ہوگا سو ہوا چاہے ہو
چاہے چلا گیا ہو مین تو ذرا دم لے لون پھر تلاش کرونگی یہ کہکر سوسن کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ ابھی تک
چہرے کا پسینہ خشک نہین ہوا باوجودیکہ پنکھا ہلایا جا رہا ہی مین رومال سے پاک کر دون سوسن
نے کہا تو کیون زحمت کرے خود ہی خشک ہو جائیگا اُسنے کہا کہ مجھکو تو برا معلوم ہوتا ہی جسقدر یہ پسینہ حضور کا
نکل رہا ہی اُسی قدر میرا خون خشک ہوا رہا ہی یہ کہکر اور قدم بڑھا کر کیسا سفید براق رومال تھا اُس سے
پسینہ چہرۂ سوسن کا پونچھنے لگی سوسن کو جو اچھا معلوم ہوا اور اُس رومال سے عطر سہاگ کی خوشبو
آئی اُسنے اور منہ کو بڑھا دیا اور کہا کہ اے خوب طرح سے پسینہ پونچھ لے اچھا تو نے رومال کو خراب کیا
کیا عمدہ خوشبو اس سے آتی ہی یہ عطر اسمین کہان سے آیا اُسنے کہا کہ اے بلکہ مین نے کل جو عطر لگایا تھا
تو ہاتھ اسمین پونچھ لیے تھے اس سبب سے اسمین خوشبو آتی ہوگی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ خواص اصل مین
سوسن کی تھی چونکہ جوان تھی مہروش وماہ وش کو بھی اس سے الفت ہو گئی تھی اور سوسن بھی اس سے
محبت رکھتی تھی مگر مجبور ہوکر انکے ساتھ کر دیا تھا کیونکہ انھون نے ضد کی اس سبب سے ساتھ کر دیا سوسن
بھی اسکو عزیز رکھتی ہی اسکی ضد کو گوارا کرلی ہی بس اسنے جو رومال سے پسینہ پاک کرنیکا قصد کیا تھا
پہلے سوسن نے انکار کیا تھا جب اُسنے نہ مانا تو مجبور ہو گئی خلاصہ یہ کہ وہ خواص کہ جسکا نام دل آرا تھا
پسینہ چہرے سے اور پیشانی سے پاک کرنے لگی اُدھر سوسن کے دماغ مین جو عطر کی خوشبو پہونچی اُسکا
دماغ معطر ہوا اُسنے بھی کچھ جلدی نہ کی کہ جلدی سے پاک کر یا تو پاک کر خلاصہ یہ کہ ادھر تو خواص نے پسینہ
پاک کر کے سوسن کے منہ پر سے رومال کو ہٹایا اُدھر سوسن کو چھینک آئی اور دھم سے بیہوش ہو کر
مسند پر گری راوی بیان کرتا ہی کہ اُس مقام پر سوائے سوسن اور دل آرا خواص کے کوئی نہ تھا جیسے
ہی سوسن بیہوش ہوکر گری ادھر تو سوسن گری اُدھر اُس خواص دل آرا نے جھک کر اور پلٹ کر نعرہ کیا کہ منم
شاہ عیاران عیار بیک طرار خنجر گذار ریشن تراشندہ ساحران سر برندۂ جادوگران قاتل کافران نعرۂ عمرو عیار

عمرم کہ کلاہ از سر قیصر ببرم | رنگ سیاہ از رخ شبرنگ بداختر ببرم | در مجلس خسروان چو گردم ساقی

جام و قدح و سبو و ساغر ہمہ بشکنم	اگر گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی

دوبارہ بہت ہوشیار بیٹھی تھی یون عیاری کرتے ہین بھلا میرے پھندے سے کوئی بھی نکلا ہی جو یہ نکل جاتی یہ کہکر اور خنجر لیکر
اسکے قریب پہونچ گئے جیسے ہی قصد کیا کہ خنجر کا وار کرون ویسے ہی نعرہ ہوا کہ او ساربان زادے حرامزادے
دست خود را نگہدار خبردار رہا تو نہ لگانا مین آ پہونچا تو نے تو بڑا غضب کیا تھا اگر مین نہ آجاتا تو کام تمام
کرچکا تھا یہ نعرہ سنکے خواجہ نے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی خواجہ نے دیکھا کہ صیرنج آتش خوار
تیز اتیز چلا آتا ہی ہوا پر اڑتا ہوا خواجہ نے اسکو دیکھکر قصد کیا کہ ایک ہاتھ رسید کرون جبتک یہ آسکے
کچھ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ سحر کردے تمھارے پاؤن زمین پکڑ لے اور آکر اسیر کر لے اور یہ ریکین تیغ کو
خنجر بھی تمھارا اچٹ جائے تو بڑی خرابی ہو خیر یہ جاتی کہان ہی ابھی اسکی زندگی ہی ابکی مرتبہ ان دونون کو
قتل کرونگا اگر یہ آگیا ہی تو آجائے جاتا کہان ہی ان دونون کی ساتھ قضا ہی دوسرے یہ خود بھی ہوشیار تھے
اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ اس نے بند و بست کیا ہو مثل شراب کے کہ جیسے وہ شعلہ ہو کر اڑ گئی
سبو سے کوئی اور فتور پیدا ہو کوئی شعلہ سحر وغیرہ پیدا ہو کر پکڑ لے تو اس سبب سے یہ ہوشیار رہے تھے
ایک ہاتھ مین خنجر تھا ایک ہاتھ گلیم پر تھا بس جب یہ خیال ہوا کہ مین اسکے قتل کرنے مین مصروف ہون
یہ مجھکو آکر اسیر کر لے فوراً گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گئے اسکو چھوڑ کر جب تک وہ زمین پر آئے آئے
آپ غائب تھے وہ جو زمین پر آیا اسنے نہ دیکھا نہ بھالا آواز گیر دی خواجہ موجود ہوتے تو زمین پاؤن
پکڑ لیتی آپ گلیم اوڑھکر اس مقام سے ٹل گئے ادھر اسنے آواز گیر دیکر سحر کیا کہ پانی برسا اس سے
سوسن کو ہوش آیا اب جو سوسن کو ہوش آیا اپنے کو مسند پر پڑا ہوا دیکھا اور صیرنج کو اپنے برابر کھڑا
ہوا پایا صیرنج کا یہ عالم ہی کہ حیران وار ادھر ادھر دیکھ رہا ہی سوسن یہ واقعہ دیکھکر اٹھ بیٹھی اور
کہنے لگی کہ کیون صیرنج تم اسوقت کہان آ گئے اور کسکو اسقدر پریشان ہو کر دیکھ رہے ہو سوسن نے
یہ کہکر دیکھا کہ دل آرام کہان ہی صیرنج نے یہ سنکے سوسن کو جواب دیا کہ اس ساربان زادے کو دیکھتا
ہون ابھی تو وہ یہان کھڑا ہوا تھا مین نے آواز گیر بھی دی تھی سوسن نے کہا کہ کیسا ساربان زادہ
وہ کہان تھا مین تو رات سے اسکی تلاش کر رہی تھی ابھی تو میرے برابر میری خواص دل آرام کھڑی
ہوئی تھی صیرنج نے جواب دیا کہ اجی بلکہ وہ دل آرام نہ تھی تمکو فریب دیا تھا دل آرام کی صورت بنکر آیا تھا
رومال بیہوشی آمیز سے تمھارا منھ پونچھتا تھا اور پسینہ پاک کرتا تھا کہ تمکو غش آگیا تم جب بیہوش ہو

ہوکر میں خنجر لیکر چلا تھا کہ قتل کرے میں اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک پتلہ سحر نے مجکو اس حال
سے آگاہ کیا میں وہاں سے چلا اسوقت آکر پہونچا کہ جب وہ قریب پہونچ چکا تھا اور ہاتھ اٹھا کر چاہتا
تھا کہ خنجر مارے اور ایکا کام تمام کرے کہ میں آکر پہونچا میں نے اسی مقام پر سے اسکو ڈانٹا اور آواز بھی
جہاں سے میں نے خنجر کا وار کرتے دیکھا تھا میرے ڈانٹنے سے اتنا تو ہوا کہ اسنے ہاتھ روک لیا میں نے
آواز گیدڑ کی زمین پر آیا کہ عیار کر یکہ کون یہاں آکر سحر کیا اور سحر سے پانی برسا کر آپکو ہوشیار کیا اسی جگہ
اسکو دیکھا تو پتا نہ معلوم کدھر چلا گیا اسکو دیکھ رہا ہوں سوسن نے کہا کیا بیان کروں وہ تو
یوں غائب ہو جاتا ہے کہ جیسے یہاں پر تھا ہی نہیں اور میرا واقعہ تو سنو کہ میرے اوپر کیا گذرا
کل شب کا واقعہ ہے کہ میں اپنے مکان میں بیٹھی ہوئی تھی کہ میرا دل گھبرایا میں وہاں سے چلی کہ چلکر
تمہارے پاس کچھ صلاح کروں اور کچھ تدبیر کروں کہ یہ جو مشہور ہے کہ طلسم کشا ادھر کو آتا ہے تو
طلسم کشا اسی مقام پر اسیر ہو جائے یہاں نہ آسکے تخت سحر پر سوار ہو کر چلی تھی کہ ادھر میدان میں پہنچی
جب یہاں پر آئی تو میں نے یہاں پر روشنی دیکھی اور گانے کی صدا میرے کان میں آئی میں یہاں
آئی تو میں نے جلسہ آراستہ پایا ایک گویے کو گاتے دیکھا جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ گویا کوہ
بیستون کی طرف سے آیا ہے استاد ہے کمال راہدار کا قیصر تان ٹوڈر خان نام واقعی گانا خوب
تھا مجکو بھی گانا اسکا مرغوب تھا میں بھی بیٹھ گئی گانا سننے لگی کہ یکایک اسنے اٹھکر ایک گت ناچی اور طشتری
و ساغر اٹھا کر بادۂ ناب سے ساغر کو مملو کیا اور سر پر رکھا اور ناچتا ہوا میرے قریب آیا اور مجکو
تحفہ کا کر کہا کہ ایسے قدر دان کو سر سے شراب پلانا چاہیے میں نے وہ ساغر اٹھا لیا چونکہ مجکو خیال
تھا اور یقین چلی تھی کہ طلسم کشا آگیا ہے اسکے ہمراہ اسکا عیار بھی ہے میں نے وہیں شک کر لیا تھا
جیسے شراب کا ساغر قریب منہ لیگئی بو شراب نے جوش مارا میں نے شراب سے دریافت کیا اسنے
کہا کہ مجھ میں بیہوشی ملی ہوئی ہے یہ گویا نہیں ہے بلکہ عیار ہے کہ گویے کی صورت بنکر آپکے اسیر کرنیکو آیا ہے
یہ سنتا تھا کہ میں نے آواز دی کہ دارو گیر کرو ادھر شراب پھینکا بنکر آئی ادھر میں آواز دیکر دیکھا اور
سر اٹھا کر دیکھتی ہوں تو وہ غائب تھا میں اسکا پتہ نہ تھا خدا جانے کہاں گیا اسوقت تک تلاش کیا
میں پتہ و نشان نہ ملا ابھی ابھی تلاش کر کے آئی تھی کیونکہ تھک گئی تھی پسینے پسینے ہو گئی تھی کہ میری
خواصیں دل آرا وغیرہ بولی آئی پنکھا سوزنی سے کہا کہ بیبی مالکہ کے منہ پر پسینہ بہت ہے میں بحال

سینہ پاک کردون گو مین نے انکار کیا اُسنے نہ مانا وہ سینہ پاک کرنے لگی اس رومال مین عطر سہاگ
کی خوشبو تھی مین نے اُسکو سونگھا وہ رومال میری جان کا وبال ہوا کہ ادھر اُسنے رومال ہٹایا مجکو
چھینک آئی پھر مجکو خبر نہین کہ کیا گذری اب جو آنکھ کھلی تو تمکو کھڑے ہوئے پایا تمنے یہ بیان کیا کہ
اُسنے دل آرا کی صورت بنکر اور رومال سے مجکو میرا سینہ پونچھکر بیہوش کیا بڑی خیر گذری کہ تم آ گئے
اے صرصر اب اسکی کیا تدبیر کرون یہ تو بڑی خرابی ہوئی بُرے شخص نے گھر دیکھا خرابی یہ ہے کہ نا معلوم کون کس وقت
آتا ہے بلا کی طرح پیچھے پڑا ہے صرصر نے کہا کہ کیا عرض کرون کل مجکو بھی خداوند نے خوب بچایا پہلے تو
یہ سمجھے تمام پر گئے تھے وہ جو کنارے تالاب کے جلسہ آراستہ ہوتا ہے اسمین کوئی شریک ہوئے تھے
یہ کہیے کہ وہ قیصر زبان تو نہ تھا یہ تو سحر و عیار تھا جمال اُسکو قیصر بنا کر لایا تھا دل ہی آگہی ساحر اوراو
نے یہان طلب کرنیکا اقرار فرمایا تھا معلوم ہوتا ہے کہ موافق اپنے اقرار کے طلب کیا ہے گاؤن جمال اپنا ہمراہ
نذر بڑی نمک حرامی کی سوسن نے کہا کہ جی ہان اُسنے نمک حرامی پر کمر باندھی ہے خیر جاتا کہان ہے صرصر نے کہا کہ جب
اپنے ملازم نمک حرامی پر کمر باندھین تو کیا ہوگا سوسن نے کہا کہ اس جمال کو سزا ملیگی تو پھر اور کوئی ایسی جرأت
نکریگا مین تو اپنے باغ کو جاتی ہون تم جا کر جمال کا پہرا رکھو اُسکے مکان سے پکڑ لاؤ تا کہ اسکو سزا دون
تو خواجہ کھڑے ہوے سُن رہے تھے گھبرا گئے ڈرتے ہوے جب انھون نے یہ سُنا کہ سوسن نے صرصر
سے کہا کہ تم جا کر جمال کو پکڑ لاؤ کیونکہ میرا سحر مجکو خبر دیتا ہے کہ جمال باغ سے نکل گیا ہے ورنہ اپنے مکان پر
گیا ہوگا خواجہ نے خیال کیا کہ ایسا نہو کہ جمال مکان پر موجود ہو وہ تو غافل ہوگا کہ یہان کون آئیگا اور
اس غفلت مین اسیر ہو جائے تو شامت اُسکی جان تلف ہوگی اس سے جا کر اُسکو اس حال سے آگاہ
کردون اور پہر تیرے تو کوئی تدبیر ایسی کرو کہ اس صرصر کو پکڑ لو خواجہ یہ خیال کر کے چلنے تھے کہ سوسن نے
کہا کہ اے صرصر تمنے بیان کیا کہ پتلہ سحر نے خبر دی یہ پتلہ سحر کیسا تھا جسنے خبر دی صرصر نے جواب دیا کہ جب آپنے
مجکو اطلاع دی تھی کہ طلسم کشا نے کوہ بے ستون فتح کیا اور بے ستون جادو مارا گیا اب آگے کا قصد
ہے کہ ادھر کو آئے برائے فتح دربند سوسن لہذا ہوشیار رہو جاؤ اور میری طرف سے بھی غافل نہ ہو تب مین
مین نے اُسی وقت چار پتلہ سحر کے تیار کیے اور آپکی حفاظت کے لیے مقرر کیے اُنکو حکم دیا کہ جب کوئی آفت
ملکہ پر آئے مجکو فوراً خبر دینا تاکہ ہم اسکا تدارک کرین اُنھین پتلون مین سے ایک نے جا کر مجکو اس حال سے
آگاہ کیا سوسن بہت خوش ہوئی اور کہا کہ واقعی تمنے خوب تدبیر کی خیر اب تم جاؤ جمال کو اسیر کر لاؤ صرصر

نے کہا کہ میں تو جاتا ہوں ذرا آپ یہ تو سحر سے دریافت کیجیے کہ اب عمرو عیار کہاں ہے سوسن نے پھر
اسم سحر پڑھکر اپنے ہاتھ کی پشت دیکھی لکھا ہوا پایا کہ اب عمرو عیار یہاں نہیں ہے وہ جو پشت کی طرف
نابدان ہے اسکی راہ سے چلا گیا سوسن نے صریخ سے کہا کہ وہ نابدان کی راہ سے نکل گیا راوی
بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ تمام مال و اسباب لوٹ چکے تھے اور اس فکر میں مبتلا ہوے کہ کسی تدبیر
سے سوسن کو اسیر کروں گلشن عیاری کی سیر کر رہے تھے کہ ایک گل مراد ہاتھ لگا تھا اسیوقت
ایک طرف کو چلے تھے کہ راہ میں دل آرا خواص خواجہ کی تلاش میں درختوں کے درمیان میں کھڑی
ہوئی تھی خواجہ نے اسکو اپنی عیاری کے لیے پسند کیا اور آگے ہی اسکے منھ پر حباب بیہوشی مارا وہ تو
چھینک مار کر بیہوش ہو کر گری خواجہ نے اسکو درختوں کے درمیان میں پوشیدہ کر دیا تھا اور خود اسکی
صورت بنکر سوسن کے پاس آئے تھے اور اسکو بیہوش کیا تھا کہ صریخ نے آکر بچایا خواجہ [illegible]
غائب ہو گئے تھے اور باغ سے نکلکر طرف مکان جمال را پدار کے روانہ ہوے تھے انکا حال بعد تحریر
کیا جائیگا پہلے سوسن کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یہ صریخ کو طرف مکان جمال را پدار کے
روانہ کر چکی بعد جانے صریخ کے اسنے پھر اسم سحر پڑھکر اپنے ہاتھ کی پشت کو دیکھا تو لکھا ہوا
پایا کہ دل آرا خواص آگے مشرق کی طرف جو بید کا تختہ ہے وہاں اسکو خواجہ عمرو نے بیہوش
کرکے ڈالدیا ہے وہ بیہوش پڑی ہوئی ہے بس یہ دیکھکر سوسن نے خواصوں کو آواز دی اب تم سب چلی آؤ
عمرو نکل گیا اب تلاش کرنا بیکار ہے یہ سنتے کہ سب خواصیں سمٹ کر چلی آئیں جان میں جان آئی عاجز تھیں
ایسے خوف سے کچھ کہہ سکتی نہ تھیں مگر تلاش کر رہی تھیں ڈر ڈرا تی جاتی تھیں مہروش و ماہ وش بھی
تلاش خواجہ میں سرگردان تھیں وہ بھی پہنچکے ماں کے پاس آئیں سوسن نے انسے بھی سب حال بیان کیا
اور کہا کہ ایک خواص جاکر دل آرا فلان مقام پر بیہوش پڑی ہے اسکو اٹھا لاے اور اب میں جاتی ہوں ذرا
خبردار رہنا وہ ناعیار مکار آیا ہوا ہے ایسا نہو کہ پھر تمکو کوئی دھوکا دے اب جو کوئی خبر دے خواہ عورت
خواہ مرد آکے اسکو اپنی صحبت میں نہ آنے دینا بلکہ جہانتک ممکن ہو اسیر کر لینا اور مجکو خبر دینا انھوں نے کہا
بہت خوب اتنے میں ایک خواص دوڑی ہوئی گئی اور دل آرا کو جاکر اٹھا لائی دل آرا ایک ٹاٹ کے
ٹکڑے میں لپٹی ہوئی تھی اسکو لاکر ہوشیار کیا اب جو ہوش آیا اسنے اپنے کو برہنہ پایا بہت روئی ملکہ سوسن
نے سب حال اس سے بیان کیا وہ خاموش ہو رہی ملکہ نے کہا کہ تیرے کپڑے عمرو عیار لے گیا اور میں

یہ کہکر اُسکو دس روپیہ دیئے وہ روتی ہوئی اپنے مقام پر آئی اب جو اُسنے اپنی کوٹھری مین جا کر دیکھا تو نہ پایا اُسکا
ہر ایک کپڑونکا صندوق ہی پلنگ کا بچھونا تک غائب ہے یہ دیکھکر چلائی کہ ای ملکہ کوئی مجھکو لوٹ لیگیا وہان
سے دوڑی ہوئی آئی اور سب حال بیان کیا اب سب نے جا جا کر دیکھا تو کسی نے اپنا مال و اسباب
نہین پایا سب صفایا تھا سبکی سب روتی اور پیٹتی سوسن کے پاس آئین ہر ایک نے رو رو کر بیان کیا
کہ میرا سب مال سو روپیہ کا تھا کوئی بولی میرا پچاس روپیہ کا تھا سوسن نے کہا کہ بیبیون صبر کرو اور
اُس ستارہ بان زادے کو گالیان دو اور کوسو جو کہ تم سب کا مال و اسباب لیگیا خداوند عجائب و سامری
تمکو اور روپیہ دیگی یہ سنکر وہ سب روتی ہوئی نکلین دل آرا نے کہا کہ ای ملکہ مین بہنون کیا اُسکے پاس تو ایک ایک جوڑا
ہی میرا تو وہ موا سب مال جو کہ رکھا ہوا تھا وہ بھی لیگیا اور جسم کے کپڑے بھی لیگیا مین کیا کرون سوسن
نے مہر وش سے کہا کہ تم اسکو اپنے کپڑے منگا کر دیدو مہر وش نے کہا کہ ابھی صندوق سے کپڑے
نکالکر پہن لے وہ کوٹھری مین آئی یہان آکر کوٹھری کو خالی پایا پکاری ملکہ یہان بھی تو خاک اُڑ رہی ہے
کچھ بھی نہین ہے اب تو سوسن اور مہر وش و ماہ وش حیران ہوکر آئین آکر دیکھا تو کچھ نہ پایا بالکل صفایا
تھا اب تو جسقدر کنیزیان اور لڑکے تھے سبکو دیکھا ایک تنکا نہ تھا مہر وش و ماہ وش پیٹنے لگین
سوسن نے کہا کہ لڑکیون صبر کرو یہ اسی حرامزادے کا کام ہے سب لوٹ مار کر لیگیا وہ خاموش ہو رہین
دل آرا سے کہا کہ ہمارے میلے کپڑے فلان مقام پر رکھے ہوے ہین انہین سے لیکر پہن لے اُسنے جو جا کر
دیکھا تو میلے کپڑے بھی نہ تھے آکر کہا کہ ملکہ وہ موا میلے کپڑے بھی آپکے لیگیا کچھ بھی اُس نے باقی نہ رکھا آخر
کو عاجز ہوکر اُسکے پلنگ کی چادر دی وہ اُسنے باندھی وہ ٹاٹ کا ٹکڑا اوڑھ لیا اب سوسن نے پوچھا
کہ تجھپر کیا گذری اُسنے کہا کہ مین اُس مردے کو پیلے کے درختون مین ڈھونڈھ رہی تھی کہ پیچھے سے کوئی چیز
خود بخود ڈگری مجھکو چھینک آئی گر پڑی بیہوش ہوگئی پھر مجھکو خبر نہین ہے کہ کیا ہوا اب جو ہوش آیا تو اپنے
کو یہان پایا سوسن نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب بہت ہوشیار رہنا مین مکان پر جا کر تمہارے لیے
روپیہ بھیجتی ہون اور دل آرا کے لیے کپڑے مگر اب کسی کو نہ آنے دینا ان سب نے کہا کہ ای ملکہ اگر اب وہ ہمکو
ملجائے تو ہم اُسکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر کباب لگا کر کھائین ہمکو ذرا بھی اُسکے حال پر رحم نہ آئے سوسن نے
کہا کہ خیر تم دیکھنا کہ مین کیونکر اُسکو قتل کرتی ہون یا جاؤن تو ان سب باتونکا حال اُسکو معلوم ہو یہ کہکر
اور سبکو تاکید کرکے سوسن تخت سحر پر سوار ہوکر چلی گئی وہان جا کر اُسنے دل آرا کے لیے کپڑے اور روپیہ بھیجے خیر ادھر کو

تھوڑا تھوڑا روپیہ اور جوہر و تحف ہمراہ وکیل کے لیے گماشتہ کے پہلے روانہ کیے یہاں یہ ہی چرچا ہو رہا تھا کہ
وہ سب مال آیا لانے والے نے تمام شیرازہ سکو دیا وہ سب خواجہ کو کوسنے اور گالیاں دینے لگیں راوی
ان سبکو تو اسی حال میں مبتلا رکھتا ہے کہ خواجہ کو بڑا ملال کہ یہی ہیبت آدھی سو میں سے بعد روانہ کرنے
مال و اسباب کے سحر کیا اور اپنی حفاظت کا بندوبست کرکے باطمینان تمام بیٹھی اور صبح کا انتظار کرنے لگی
کہ جمال یہاں آکر اسیر کرکے لاتا ہوگا اسکو صبح پہنچنے کے انتظار میں چھوڑا جاتا ہے اب خواجہ کا حال بیان ہوتا
ہے کہ یہ جو باغ سے نکلا ایسے شاطری بار کر جمال کے مکان پر آئے اسکو نہ پایا فورًا انکی ذہن میں ایک تدبیر
آئی جلدی سے جمال کے ملازموں و اسکی ماں کو خرطہ بیہوشی اسیر دیکر بیہوش کیا اور یہ دریافت
کرلی یہی کہ جمال کہاں ہے انھوں نے کہا کہ یہ کہا تو میں بیان کرتا ہوں جب وہ کہا کہ بیہوش ہوئی
انکو اور سب نوکروں کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور جمال بار کرکے گھر کا مال و اسباب مع تخت و پایہ
کے سب نذر زنبیل کیا جاتا اس پر کہ جھاڑو تک نہ چھوڑی غرض فقط بگٹی تک نذر زنبیل کر لیے جھاڑو زمین
کردی اس طور سے مکان کو صاف کیا کہ جیسے کوئی لوٹ لیگیا اور خود جمال کی ماں کی صورت بنکر بال کھولکر
صحن میں بیٹھکر خواجہ عمرو کا نام لیکر پیٹنا اور گالیاں دینا اور کوسنا شروع کیا کہ ہائے وہ موا عمرو آیا
میرے بچے کو بھی پکڑ کر اپنے ہمراہ لیگیا اور میرے مال و اسباب بھی لوٹ لیگیا مجھکو کسی طرف کا
نہ رکھا اسے میں کیونکر صبر کروں بچہ میرا بھی آتا تھا کہ تو بھی دین اسلام قبول کر جب میں نے انکار کیا تو
مجھکو اسی سے ناحق پر اکیلا چھوڑ دیا اب میں کدھر جاؤں اور کیا کروں میرا تو کوئی سہارا نہیں ہے کہیں بچہ
اور روتی ہی جاتی اور کہتی ہے ایسا کہ کس طرح عمرو کو غارت کروں یہ مردہ یہاں کہاں سے آیا جو مجھکو لوٹا
میرے ہی دشمن تھا بلکہ اسکی صورت نہیں دیکھی اور صبح ہو جو وہاں سے خونخوار روانہ ہوا
طاؤس سے گزرتا ہوا جمال کا مکان جب قریب مکان جمال آیا تو اسکے
کان میں رونے کی صدا آئی اسنے دلمیں کہا کہ یہ کون رو رہا ہے چلو تو معلوم ہو جائیگا پہلے اپنا کام کرلو پھر تلاش
کرنا کہ کون رو رہا ہے ایسا نہو کہ مجھکو دیکھکر جمال کسی طرف نکل کر خوف سے بھاگ جائے یہ جسقدر قریب
مکان جمال پہنچتا جاتا ہے اسی قدر رونے کی صدا قریب ہوتی جاتی ہے جب یہ بالکل قریب پہنچ گیا اسے
اسکو معلوم ہوا کہ جمال کے مکان سے رونے کی صدا آتی ہے اسنے اپنے دلمیں کہا کہ یہ کون رو رہا ہے کیا جمال
رو رہا ہے اگر یہ رو بھی رہا ہے درست و ساحت بھی کریگا تو میں نہ مانونگا ضرور پکڑ کر لیجاؤنگا اسکو سزا

عمرو روانہ ہوا تو لنگا اسنے بڑا غضب کیا تھا یہ دل سے باتیں کرتا ہوا جمال کے مکان کے صحن میں پہنچا پر سے
آتراب یہان آکر کیا دیکھا کہ تمام مکان ویران ہی ایک بھی چیز مکان مین اسباب خانہ داری سے نہین ہی
جمال کی مان صحن مین بیٹھی ہوئی بال کھولے ہوے خاک برو دہتڑ مار رہی ہی اور رنجواہہ کا نام لیکر
گالیان اور کوسنے دی رہی ہی یہ واقعہ دیکھکر یہ حیران ہوا وہ ضعیفہ ایسی رونے اور پیٹنے مین مصروف تھی
کہ اسنے اسکو بھی نہ دیکھا کہ کون آتا ہی یہ قریب اُس عورت کے آیا اور کہا کہ اے ضعیفہ جلد بتا تیرا بیٹا جمال
کہان ہی اور تو روتی کیون ہی نہ مانو گی تو اسکو پکڑ کر لیجاونگا کیونکہ حکم ملکہ کا ہی اسنے ملکہ کے ساتھ نمک حرامی
کی اور ملکہ کے قاتل سے مل گیا اسکو اپنے ہمراہ لیکر ملکہ کی لڑکیون کے باغ مین گیا وہ تو خیر ہوئی کہ ملکہ
اسکے حال سے آگاہ ہوگئین ورنہ دونون وہان سے بھاگے جلد بتا کہ کہان ہی اسکو چھپا کیا ہی اور یہ
تیری کیا حالت ہی اور یہ تیرے مکان کی کیا کیفیت ہی تو روتی کیون رہی ہی جب عمرو نے یہ کہا تب اُس ضعیفہ
نے سر اٹھا کر دیکھا عمرو کو اپنے پاس کھڑا ہوا پایا عمرو کو دیکھتا تھا کہ ایک چیخ مار کر رونے لگی اور کہنے لگی کہ
مین کیا جانون کہ وہ کہان گیا عمرو عیار اسکو اپنے ہمراہ لیگیا ہی مسلمان کرکے مع تمام مال و اسباب خانہ داری
کے مین نے جو منع کیا تو جمال نے بھی خوب مارا اور عمرو نے بھی اور کہا کہ اگر دین اسلام اختیار کرو گی تو تمکو
ہمراہ لیجاوینگے مین نے انکار کیا مجکو مار پیٹ کر اکیلا چھوڑ کر سب مال و اسباب لوٹ کر چلے گئے مین بیٹھی
روتی بیٹھی رہ گئی اسکی جان پر روتی تھی کہ بیٹی ہوں مجکو رونا تو اس امر کا ہی کہ مال بھی گیا اور اسباب بھی
اور بیٹا بھی ہاتھ سے گیا اب میری کیونکر بسر ہوگی کیا کرون عمرو نے کہا کہ اے ضعیفہ کیون فکر کرتی ہی تو نے
خود اسکو بھگا دیا ہوگا اب سبب خوف بادشاہ کے اُسنے کہا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتی
ہون کہ جو مین نے اسکو بھگایا ہو یا مین اسکے حال سے آگاہ ہون یہ تو عمرو ہی نے دیکھا کہ وہ
دونون گھبرائے ہوے آئے پہلے تو سب مال و اسباب سمیٹا ایک مقام پر جمع کیا اسکو عمرو نے
جال مین رکھ کر غائب کر لیا اسقدر مال و اسباب تھا کہ تین دن تک اگر اٹھایا جاتا تو بھی نہ کم ہوتا اس عیار کے
نے دم کے دم مین سب اٹھا کر غائب کر لیا اسکے بعد دونون کو بلا کر اسنے کچھ کہا انھون نے قبول کیا مین خاموش
بیٹھی ہوئی دیکھا کی کہ یہ کیا آفت ہی جب وہ دونون سے کہہ چکا تو مجکو جمال نے بلایا اور مجھ سے کہا کہ دین اسلام
قبول کرو مین نے انکار کیا مجکو خوب پیٹے جھکایا جب مین نے نہ مانا تو مجکو مارا اور جو میرے ہاتھ لگا تھا
سب چھین لیا کپڑے بھی لے لیتا تھا اگر میری منت و سماجت سے چھوڑ دیا اور وہ دونون کے دونون

مال و اسباب لوٹ

چلے گئے مین اکیلی رہ گئی آنکی جان کو رو رہی ہون اس اولاد والی سے بن اولاد کی ہوتی تو اچھی تھی
ملکہ سے الگ شرمندہ ہوئی وہ الگ میری طرف سے بدگمان ہوئین اور مال و اسباب بھی برباد گیا
یہ سب اس حرامزادے جمال کی بدولت ہوا مجکو نہ تو جمال کا غم ہے نہ مال کا رونا اس امر کا ہے کہ
اب مین کدھر جاؤن اور کیا کرون اگر ملکہ کے پاس جاتی ہون وہ ناراض ہین کبھی مجکو اپنے پاس نہ رہنے
دینگی میری ہر طرح سے خرابی ہوئی مین کسی طرف کی نہ رہی ہائے میرے خداوند مین کیا کرون کیسی میری
تقدیر پھوٹ گئی کاش یہ مردا جمال مرجاتا تو میری یہ خرابی ہوتی مین ملکہ ہی کے پاس جا بیٹھتی میری بسر اوقات
ہوجاتی مین انکے دو کام کرتی وہ مجکو روٹی دیتین مجکو مکان کی کیا ضرورت تھی اور خانہ داری کی کیا
حاجت تھی یہ تو اسی مردے جوانا مرگ جمال کے سبب سے سب چیزون کی ضرورت ہوئی مین نے اپنی
جوانی اسکے پیچھے برباد کی یہ جوانا مرگ مجکو ضعیفی مین دغا دیکر ایک عیار کے ساتھ اسکے بہکانے سے چلا گیا کچھ
خیال نہ کیا کہ بڑھیا مان کیا کریگی اور کدھر جائیگی ہم اسکو تو کسی طرف کا نہین رکھے جاتے ہین اسطور سے
رو رو کر یہ سب قصہ بیان کیا کہ صبیح کو اسکے حال پر رحم آگیا اور کہا کہ تو سچ کہتی ہے کہ جمال عمرو کے ساتھ
سب مال و اسباب لیکر چلا گیا اور تجکو چھوڑ گیا اسنے جواب دیا کہ مین قسم کھا کر کہتی ہون کہ اگر آپ سے جھوٹ
کہتی ہون یا فقرہ کرتی ہون یا پوشیدہ کرتی ہون اور اس امر سے آگاہ ہون کہ جہان جمال و عمرو ہین
تو مجکو خداوند سامری و خداوند جمشید و خداوند آفتاب شعلہ پیکر خاک سیاہ کردین جب اسطور سے
قسمین کھائین صبیح کو یقین آگیا کہ یہ سچ کہتی ہے اسنے اس طور سے رو رو کر سب حال بیان کیا کہ
کیسا ہی سخت دل بے رحم ہو مگر اسکو بھی رحم آجاوے ایسا ہی ہوا کہ صبیح کو اسکے حال پر رحم آگیا کہنے لگا
کہ گھبراتی کیون ہے تو میرے ساتھ میرے مکان پر چل مین تجکو کھانے کو دونگا تو میرے استاد کی قبر
پر بیٹھی رہنا عبادت کرنا تیری عاقبت بھی درست ہوگی خوب ہوا کہ جمال چلا گیا ورنہ ایک نہ ایک
دن تو اسکی بدولت ذلیل ہوتی اور اس بڑھاپے مین عزت جاتی قتل کیجاتی کیونکہ وہ بہت
آوارہ ہوگیا تھا اس نے جواب دیا کہ خیر خوب ہوا جو وہ چلا گیا مین کہان جاؤن صبیح
نے کہا کہ مین نے تو قسمیہ کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور میرے مکان مین چلکر رہو اور عبادت
خداوند کرو اسنے آنسو پونچھکر کہا کہ مین خود یہ چاہتی ہون کہ کسی طور سے کوئی ایسا مقام ملجائے
کہ جہان مین بیٹھکر گوشہ مین عبادت خداوند کرون اور اپنی باقی زندگی بسر کرون صبیح نے

کہا کہ میں تو کہتا ہوں کہ یہاں سے چلکر میرے استاد کی قبر پر بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرو جواب دیا کہ
میں آپ سے سچ عرض کرتی ہوں کہ ایک مدت سے مجھکو اُس قبر کی زیارت کا اشتیاق تھا اس
جوامرد سے جمال سے کئی مرتبہ کہا کہ تو خدمت صرصر میں جا اور میں جاتا ہوں میری طرف سے عرض
کرنا کہ مجھکو آپکے استاد کی قبر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہوا اور اسکی زیارت کی مشتاق ہوں مگر آپ سے
ایک دن کبھی آپسے عرض نکیا اسو میری مراد بر آئی اگر آپکی یہی مرضی ہے تو مجھکو لے چلیے میں حاضر
ہوں میں قسم کھا کر عرض کرتی ہوں کہ میں اب کہیں نجاؤنگی مگر میری جان ملکہ کے ہاتھ سے بچا لیجیے گا
صرصر نے کہا کہ تمکو اس سے کچھ مطلب نہیں ہے تم میرے ساتھ چلو اُس نے کہا کہ چلیے صرصر خود اسکو
لیکر یعنی جمال کی نقلی ماں کو لیکر اپنے مکان میں آیا اور اسیوقت در گنبد کھولکر اسکو اپنے استاد
کی قبر پر بٹھادیا اور خود باہر آکر ایک عرضی بنام ملکہ سوسن اس مضمون کی تحریر کی کہ ملکہ عالم کو معلوم
ہو میں بموجب حکم ملکہ عالم مکان پر جمال رابدار کے گیا وہاں جا کر دیکھا تو مکان بالکل خالی پڑا ہے کوئی
نہیں ہے جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جمال رابدار کو مع اسکی ماں اور نوکر چاکر و کل مال و اسباب
کے عمرو اپنے ہمراہ لے گیا ہے ان لوگوں کا پتہ نہیں ہے میں نے بہت تلاش کیا کہیں نشان نملا جب عاجز
ہوا اور سپیدہ کے نمودار ہونے کا بھی وقت آگیا تھا میں اپنے مکان پر چلا آیا اگر جمال ملتا تو اسکو لیکر حاضر ہوتا
وہ تو ملا نہیں میں نے خیال کیا کہ اب جا کر کیا کرونگا آپکو بذریعہ تحریر کے اطلاع دیدی لہذا اب آپکو لازم
ہے کہ بہت ہوشیار رہیے عمرو اسی مقام پر کہیں نہ کہیں پوشیدہ ہے اور ضرور کچھ کریگا کوئی مکار ہے
زیادہ حد ادب عرضی لکھکر بذریعہ طائر سحر کے سوسن کی خدمت میں روانہ کی وہ طائر وہ عرضی لیکر سوسن
کے پاس گیا سوسن نے وہ عرضی پڑھی حال سے آگاہ ہوئی اسیوقت اسکا جواب تحریر کیا کہ میں
تو ہوشیار ہوں مگر تم بھی ہوشیار رہنا اپنی طرف سے اور میری طرف سے بھی جو تمنے لکھا ہے میں اس سے
آگاہ ہوئی یہ جواب لکھکر روانہ کیا اور اسیوقت ایک کمرہ میں جا کر بیٹھی اور خوب پہرہ چوکی کا تقرر کیا
اور سپہ سے کہدیا کہ جو کوئی میرے پاس آئے سوا صرصر کے اُس سے کہدینا کہ ملکہ چلہ میں بیٹھی ہیں ابھی
چالیس دن اُنسے ملاقات نہوگی اور اسنے اپنا خوب بندوبست کیا پھر تو بندوبست کرکے بیٹھی وہاں
طائر نے جا کر صرصر کو جواب دیا صرصر نے کہا کہ میں ہوشیار ہوں یہاں کون آسکتا ہے بدون میری
اجازت کے صرصر تو خوش خوش بیٹھا ہے یہ نہیں معلوم ہے کہ ملک الموت سر پر موجود ہے میں آپکو خود یہاں

لایا ہوا ہے اتفاق ایسے ہوتے ہیں چو قضا آید طبیب ابلہ شود جب قضا آتی ہے تو اسکے سامان غیب سے
پیدا ہوتے ہیں دراصل یہ ممکن نہ تھا کہ کوئی بدون اجازت صبح آتش تالاب کے اندر جا سکے یا اندر اُس
گنبد کے کہ جہاں آفتاب کی قبر ہے اسکو کوئی کیا کرے کہ خود صبح خواجہ کو لیکر آیا اور آفتاب کی قبر پر بٹھا دیا
یہ بھی نہ خیال کیا کہ پہلے تو دریافت کروں کہ یہ واقعی اصلی ماں جمال کی ہے یا اسمیں بھی کوئی فقرہ ہے
ایسا کچھ غافل ہوا اور کچھ ایسی تقریر کی خواجہ نے جمال کی ماں بنکر کہ اسکو بالکل خیال نہ رہا آ بادم پر قصہ
یہ تو قصہ یہاں تک پہنچا ہے ادھر صبح خواجہ نے دیکھا کہ صبح نے خود لاکر مجھکو اپنے استاد کی قبر پر بٹھا دیا اور یہ
دروازہ بند کر دیا ہے جو انھوں نے دیکھا اور اُس گنبد کو فرش و فروش و شیشہ آلات و دیگر اسباب نقرہ
و طلائی سے آراستہ پایا ایک طرف روپیہ اشرفی کا انبار تھا جو کہ پہلے والے آکر چڑھا گئے تھے ایک طرف
جواہر کا ڈھیر تھا بس خواجہ نے پہلے تو سب روپیہ اشرفی و جواہر اٹھا کر نذر زنبیل کیا اُسکے بعد وہ سب اسباب
جو کہ قبر پر رکھا ہوا تھا یعنی ظروف طلائی و دیگر اسباب فرش و فروش وغیرہ اُسکو بھی سب جھاڑ و کنول
اتار اتار کر نذر زنبیل کیے باطمینان تمام جب کوئی چیز باقی نہ رہی بالکل صفایا کر چکے اُس وقت کچھ زنبیل سے
نکالا اور اسپر دونوں تھوڑی بہت روئی لگائی آگ نکالی قبر پر رکھکر اسکو جلایا جب دھواں تمام گنبد
میں پھیلا ہوا ایک مرتبہ پکاری کہ اے صبح آتش خوار جلد آ یہ کیا ہوا کہ خود بخود قبر سے دھواں نکلا
اور آواز آئی کہ اب ہم یہاں نہ رہینگے بالائے آسمان جائینگے اور اپنا سب مال و اسباب بھی لیجائینگے یہ
صدا آئی ایک تڑاقہ ہوا قبر شق ہوئی اسمیں سے ایک آفتاب پیدا ہوا اسکا نکلنا تھا کہ خود بخود سب
فرش و شیشہ آلات جو جو اشیا یہاں تھیں سب غائب ہو گئیں اب کوئی چیز یہاں نہیں ہے جلد آکر دیکھو
کہ یہ کیا واقعہ ہے کیوں خداوند خفا ہو گئے ہیں چونکہ صبح تو اس گنبد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ
صدا سنی مجھے کچھ سمجھ میں آئی کچھ نہ آئی حیران ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے ذرا چلکر دیکھنا چاہیے ایک مرتبہ
دروازہ گنبد کا کھولا اندر آیا تھا مست آ گئی تھی اندر آکر دروازہ بند کر دیا یہاں آکر کیا دیکھا کہ گنبد
دھواں دھار ہو رہا ہے کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے اسنے گنبد میں آکر جب دھواں دیکھا اور کچھ نظر
نہ آیا تو پکارا کہ اے صنعت یہ کیا واقعہ ہے یہ دھواں کیسا ہے اور تو کیا کہہ رہی ہے اندر میں کیونکر آؤں تو
کون ہے اس صنعت نے وہی سب حال پھر بیان کیا یہ کہنا ہوا سنا گیا اور رونے لگا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ کچھ خطا سرزد ہوئی مجھ سے جو خداوند خفا ہو گئے خیر میں اچھا یا نشان کرکے مناؤنگا

یہ دھواں جسطرف ہو تو مجھو انتظام کرون یہ کہہ رہا تھا کہ ادھر اس دھوین سے اسکے دماغ مین اثر کیا
اور وہ چیخ کھاکر چھینک مارکر دھم سے گرا اپنے دوڑ کر اسکو اٹھا کر چیپا تو قصد کیا کہ قتل کر ڈالون
پھر خیال مین آیا کہ اسی کی صورت پر تیار ہوکر پھر چلکر سوسن پر عیاری کرون یہ اسکا بڑا محافظ
اور نگہبان تھا اسکو تمنے پکڑ لیا اب کون خبر لے گا اور کون اسکو بچائیگا یہ خیال دل مین کرکے
خواجہ نے پہلے اپنی صورت صبیح کی صورت سے مشابہ کی اسکے کپڑے اتار کر پہنے اسکے بعد
اسکو تو زنبیل کرلیا اور اس دھوین کو برطرف کیا پکارنے لگا کہ کوئی یہان آئے یہ کیا ہوا
کہ مین اندھا ہو گیا یہان جو اس ضعیفہ کی آواز سنکے آیا تو اس ضعیفہ کو دیکھا کہ وہ کھڑی
ہوئی کہہ رہی ہے کہ قبر سے ایک آفتاب نکلا اور یہ صدا آئی کہ ہم جاتے ہین اب یہان نہ رہینگے اور
یہ سب مال و اسباب اور روپیہ اور پیسہ لیے جاتے ہین مین یہی صدا سنکے اندر آیا تھا مین نے
خود بھی دیکھا کہ سب مال و اسباب خود بخود جو کچھ باقی تھا غائب ہونے لگا دو ہاتھ پیدا ہوتے ہین وہ
سب مال اٹھا لے لیے جاتے ہین مین گھبرا دیکھا کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے عجب کچھ ہو رہا وہی ہاتھ پھر پیدا
ہوئے اس ضعیفہ کو بھی اٹھا کر لے گئے اس ضعیفہ کا جانا تھا کہ دھواں پیدا ہوا میری آنکھون مین
جو لگا مین اندھا ہو گیا اب مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے جلدی آکر مجھکو لیجاؤ ورنہ مین ہلاک
ہو جاؤنگا یہ سنتے ہی جو ملازم اسکے اس مقام پر موجود تھے وہ دوڑے گنبد کے اندر آئے اسنے
کنڈی نہین دی تھی صرف پٹ بند کر دیے تھے نوکر جو آئے دھوین کا کچھ اثر نہ پایا میان کو دیکھا کہ
بالکل بیکار کھڑے ادھر ادھر مثل اندھون کے ہاتھ مار رہے ہین ان نوکرون نے گھبرا کر کہا کہ کیون میان
یہ کیا حال ہے کچھ بیان تو فرمائیے کہا کہ مجھکو باہر لے چلو تو مین بیان کرون یہان تو میرا دم
گھٹا جاتا ہے ایک تو اندھا ہوا ہون اسکا صدمہ دوسرے تاریکی اسکا سبب اب مین کیا بیان کرون
کیا نہ کرون یہ کیا آفت پیش آئی کیا مجھ سے خطا ہوئی جو مجھکو یہ سزا ملی جلدی باہر
لے چلو وہ نوکر صبیح کا ہاتھ پکڑ کے لے چلے اسنے راہ مین کئی مقام پر ٹھوکر کھائی گرتے گرتے
بچا اگر نوکر ہاتھ نہ پکڑے ہوتے تو منھ کے بل گرتا کہ منھ ٹوٹ جاتا راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ
صبیح کی صورت بنائے ہوئے گنبد کے باہر آئے نوکرون نے دیکھا کہ گنبد بالکل خالی
ہے کوئی شئی موجود نہین ہے خاک اڑ رہی ہے نوکر وغیرہ سب حیران ہین کہ یہ کیا سانحہ ہے یہان کا تو

نابینا ہو رہا ہے یہ تو نئی بات آج ہوئی لاکر صبیح کو مسند پر بٹھایا پوچھا کہ کچھ بیان فرمایئے کہ یہ کیا واقعہ
گذرا صبیح نقلی نے کہا کہ میں گنبد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس ضعیفہ کو لاکر میں نے اندر گنبد کے بٹھا دیا تھا
وہان بیٹھی چھالیا کتر رہی تھی میں باہر گنبد کے بیٹھا ہوا کچھ سحر کے الفاظ یاد کر رہا تھا کہ یکایک
وہ ضعیفہ اندر سے پکاری کہ ای صبیح جادو جلد آیئے دیکھیے یہ کیا واقعہ ہے کہ سب مال و اسباب خود بخود
غائب ہوا جاتا ہے اور آفتاب قبر سے نکلا ہے میں یہ سنکے حیران ہوا کہ یہ کیا سانحہ ہے اندر گنبد کے
گیا وہان جو گیا تو مین نے بھی یہی واقعہ دیکھا میرے سامنے سب مال جو کچھ باقی تھا غائب ہوا
مین گھبرا ہوا دیکھا کیا سحر یاد کرتا ہون یاد نہین آتا کہ یکایک وہ بڑھیا بھی غائب ہوگئی اسکے
بعد دھوان پیدا ہوا اسکا پیدا ہونا تھا میری آنکھون مین جو لگا تو مین اندھا ہوگیا اسوقت سے
کچھ نہین دکھلائی دیتا ہے نہ سحر یاد آتا ہے مجھکو جلد ملکہ سوسن کے پاس لے چلو تاکہ وہ کچھ میرا
بندوبست کرین اور کچھ علاج کرین ابھی ابھی تازہ روشنی چلی گئی ہے شاید علاج کیے جانے سے
واپس آئے پھر میری آنکھین روشن ہوجائین جلد لے چلو انھون نے کہا کہ بہت خوب جو
ملازم سحر سے آگاہ تھے انھون نے تخت سحر تیار کیا اسپر صبیح کو بٹھا کر طرف دربار ملکہ
سوسن کے لے چلے باقی سے کہہ گئے کہ ذرا ہوشیار رہنا کوئی آیا ہوا ہے یہ لوگ تو یہان
اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے ادھر وہ ملازم صبیح نقلی کو لیے ہوئے چلے جاتے تھے
یہانتک کہ راہ طے کرکے کوہ سوسن پر پہونچے باغ سوسن مین جادو پر آکر زمین پر اترے
جو پاسبان اور نگہبان سوسن نے مقرر کیے تھے انھون نے دیکھا کہ صبیح جادو تخت پر سوار اور
چند ملازم و خدمتگار ہمراہ ہین ادھر کو آتے ہین جب وہ قریب آکر پہونچے انھون نے
کہا کہ کدھر آتے ہو تم اسی مقام پر ٹھہرو صرف صبیح جادو کو آنے دو کیونکہ ہمکو حکم ہے کہ
سوائے صبیح کے کوئی آنے نہ پائے اگر ہماری لڑکیان بھی آئین تو نہ آنے دینا ہم کیونکر تمکو آنے
دین انھون نے کہا کہ ہم کیونکر اپنے آقا کو چھوڑ دین وہ تو دفعتًا نابینا ہوگئے ہین ہم انکو ملکہ کے
پاس لیکر آئے ہین تاکہ ملکہ کچھ تدارک کرین اور تم کہتے ہو کہ تم نہ آؤ اگر ہم چھوڑ دینگے انکو تو کچھ دکھائی دیتا
نہین ہے وہ گر پڑینگے انکے چوٹ لگ گی انھون نے کہا کہ ہمکو حکم نہین ہے ہم کیونکر جانے دین صبیح
نے خود پکار کر کہا کہ بھائیون مین بالکل مجبور ہون انکے سہارے سے تو آیا ہون یہ کیونکر

مجھکو چھوڑ دیں تم جاکر ملکہ کو میرے آنے کی خبر کرو اور میرے حال سے ملکہ کو آگاہ کرو دیکھو وہ کیا کہتی ہیں
میں اسی مقام پر کھڑا ہوں ملکہ سے کہنا کہ میری کمک کریں کیونکہ مجھکو سحر بالکل فراموش ہے نہ معلوم کس آفت
میں مبتلا ہوا ہوں وہ لوگ یہ سنکے باہم کہنے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتنا بڑا ساحر اور یوں
مجبور ہو جائے یہ کیا ہوا کہ اسقدر جلد اندھا ہوگیا ابھی کل تک تو اچھا بھلا تھا مقام افسوس اور
ترس کھانے کا ہے یہ باہم کہکر صبیح سے کہا کہ آپ ٹھہریں ہم آپکی خبر ملکہ سے کرتے ہیں یہ کہکر انمیں سے
چار تو اسی مقام پر یعنی اپنے پہرے پر کھڑے رہے اور دو اندر آئے اور اس کمرے کے دروازہ
پر پہنچکر کہ جہاں سوسن سحر تیار کرنے بیٹھی تھی کھڑے ہو کر پکارے کہ ای ملکہ عالم اگر اجازت ہو تو
ہم اندر آئیں سوسن نے پکار کر کہا کہ کیوں ای بہرام وای صمصام کیا ہے کس ضرورت سے
اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہو انھوں نے کہا کہ صبیح جادو تشریف لائے ہیں مگر عجب حالت سے
کہ بالکل اندھے ہو گئے ہیں انکو انکے ملازم پکڑکر لائے ہیں سحر بھی بالکل فراموش ہے انھوں نے قصد
کیا تھا کہ مع ملازموں کے داخل باغ ہوں ہمنے منع کیا تب انھوں نے کہا کہ میں اندھا ہوگیا ہوں تو
کیونکر اپنے پاؤں سے جاؤں انکا تم جاکر ملکہ کو خبر کرو کہ صبیح جادو آئے ہیں اول تو نابینا ہوگیا دوسرے
سحر بالکل فراموش ہوگیا ہے یہ ہی ملازم تو مجھکو لائے ہیں ورنہ میرا آنا نہ ہوتا میں تڑپ تڑپکر مرجاتا
یہ فرمایا ہے کہ کیا انسے کہا ہے سوسن نے جواب دیا کہ تم خود انکا ہاتھ پکڑکر لے آؤ انکے ملازموں کو
باہر ٹھہراؤ انسے کہو کہ تم یہاں ٹھہرو ہم تمھارے مالک کو ملکہ کے پاس لیے جاتے ہیں انھوں نے
جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر سوسن نے کہا کہ ذرا ہوشیاری سے لانا کسی قسم کی تکلیف نہو کوئی ٹھوکر
نہ لگے انھوں نے کہا کیا خیال ہے یہ کہکر وہ دونوں ساحر باہر آئے یہاں سوسن فکر کرنے لگی کہ
یہ کیا ہوا کہ اتنا بڑا ساحر اور اندھا ہوگیا ابھی تھوڑی دیر کا زمانہ ہوا ہے کہ میرے پاس آیا تھا مجھکو
سحر دیکھا کے گیا میرے پاس بیٹھا رہا میں نے اسکو برائے اسیری جمال روانہ کیا اسنے اسکی اطلاع
کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی روانہ کی میرے پاس اتنے عرصے میں کیا ہوا کہ ایسا اندھا ہوا کہ
دوسرے آدمی ہاتھ پکڑکر لائے اسکے ساتھ سحر بھی فراموش ہوا کچھ عقل نہیں کام کرتی ہے سوسن تو
تو یہ دل سے باتیں کر رہی تھی اور دونوں ساحروں نے باہر جاکر صبیح کے قریب آکر کہا کہ ملکہ نے فرمایا ہے کہ آپ
نوکروں کو ہمراہ میرے پاس تشریف لائیے اپنے ملازموں کو در باغ پر ٹھہرا دیجئے صبیح نے جواب دیا کہ

اس سے کیا غرض کہ میری ہی ملازم مجھکو لیکر جائین ملکہ کے پاس مجھکو ملکہ کے پاس جانے سے مطلب ہے خواہ کوئی لے چلے
تم لیچلو یا میرے ملازم ان دونون سے کہا کہ آپ ہمارے ہمراہ چلیں یہ کہکر مسیح کا ہاتھ پکڑ لیا اور مسیح کے
نوکرون سے کہا کہ آپ جائیے یہان ٹھہرین یا مسیح نے انسے کہا کہ اب تمھارے ٹھہرنے کا یہان کام نہین ہے تم مکان پر
جاؤ دل تو مین اچھا ہو جاؤنگا اپنے آپ سے آؤنگا اگر نہ بھی اچھا ہوا تو ملکہ کے ملازم مجھکو پہونچا دینگے انھین
تو ہی کیا ملکہ خود بھی اس امر کو نہ گوارا کرین کہ مین ایسی حالت مین انکے پاس سے چلا جاؤن انھون نے کہا کہ
بہتر ہم جاتے ہین مسیح نے کہا کہ جاؤ مگر بہت ہوشیاری سے رہنا اور کام کرنا دیکھو عمرو عیار آیا ہوا ہے ایسا نہو
کہین وہان نہین ہوا ایسا نہو کہ وہ کوئی مکر و فریب کرکے تم لوگون مین شامل ہو جائے اور کوئی فتنہ
برپا کرے انھون نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کبھی ایسا نہوگا ہم بہت ہوشیاری سے کام کرینگے
کسی غیر کو اپنے پاس نہ آنے دینگے مسیح نے کہا کہ ہان لے جاؤ وہ ساحر جو کہ مسیح کے ہمراہ آئے تھے وہ اسی
تالاب کی طرف چلے گئے اور جاکر اپنے کاروبار مین مصروف ہوے جو کہ ساحر وہان تھے انھون
نے دریافت کیا ایسیان مسیح کا مزاج کیسا ہے کیا آنکھون مین روشنی ہوئی انھون نے کہا کہ ہم انکو
ملکہ سوسن کے باغ تک پہونچا آئے اندر ہم جانے نہ پائے سوسن کے ملازم انکو لیگئے ہمکو انھون نے
باہر سے رخصت کر دیا نہ معلوم وہان کیا علاج کیا گیا اور اب کیسے ہین یہ سنکے وہ لوگ بھی
خاموش ہو رہے ہیں آدھر ساحران سوسن مسیح آتش خوار نقلی کو بہت ہوشیاری اور حفاظت
سے اس مقام پر لائے جہان سوسن بیٹھی ہوئی تھی آکر پکارا کہ ملکہ عالم یہ مسیح جادو تشریف لائے
ہین سوسن نے کہا کہ اچھا مسیح نے سوسن کی آواز سنکے کہا کہ ای ملکہ وہ ناعیار سرداران زادہ آیا
ہوا ہے اسی کے خوف سے آپنے اسقدر بندوبست فرمایا ہے لہذا پہلے سحر سے دریافت کر لیجیے کہ مین اصلی
مسیح جادو ہون یا وہ میری صورت بنکر آیا ہے خوب جانچ لیجیے پھر مجھکو اندر اپنے پاس طلب فرمائیے گو سوسن کا
ارادہ یہی تھا کہ سحر سے دریافت کر لون مگر جب مسیح نے یہ کلمہ کہا تو سوسن نے خیال کیا کہ تمھاری بھی
کیا عقل ہے کیا عمرو اور کیا تالاب سحر مسیح بدون حکم مسیح کوئی وہان جا نہین سکتا ہے پھر عمرو کیونکر گیا ہوگا
اور مسیح کی صورت بنا ہوگا اگر عمرو مسیح کی صورت بنا ہوتا تو یہ کیون کہتا کہ سحر سے دریافت کر لیجیے وہ
تو [illegible] کرتا اسقدر شک بیکار ہے بھلا مسیح کو عمرو کہان پاتا جو اسکی صورت بنتا یہ خیال کرکے دلمین
کہا کہ تم [illegible] سے آؤ مین تو سحر سے دریافت کر چکی ہون بھلا تمسے بھی شک کرون اگر تم ایسے خیرخواہ دشمنون سے

بلجاؤ تو رہی بات مین اسکو کبھی نہ لاؤنگی اول تو عمرو کا تم تک گذر ہی محال ہی یہ خام خیال ہی اگر عمرو کا سایہ
بھی بدون اجازت تمھارے اسطرف آئے تو جل جائے نہ یہ کہ وہ خود آئے اور تمھاری صورت بنکر آئے
پس یہانتک بالکل بیکار اور دشوار امر ہی تم آؤ ذرا مین تمھاری حالت تو سنون کہ تمپر کیا گذری یہ کیا واقعہ
ہوا ابھی تک تو تم اچھے تھے مین بہت حیران ہون صرصر نے کہا کہ ملکہ مین کیا عرض کرون کہ یہ کیا آفت میرے
اوپر نازل ہوئی خیر جو مقدر مین تھا وہ پیش آیا سوسن نے کہا کہ ای صرصر بہت جلد میرے پاس آؤ
صرصر کو وہ ساحر لیکر اندر کرسی کے آئے صرصر نے کرسی مین پہونچکر کہا کہ آپ کدھر کو تشریف رکھتی ہین
مین کسطرف کو سلام کرون کیونکہ مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی سوسن نے کہا کہ جبکہ تم مجبور ہو تو ناچاری ہی ایسی
حالت مین سلام و بندگی کی کیا ضرورت ہی دوسرے مین تو سامنے بیٹھی ہوئی ہون تم میرے پاس کرسی پر
بیٹھ جاؤ صرصر یہ کہکر کہ آداب عرض کرتا ہون بیٹھ گیا بیٹھنے جو لگا تو جا نگر گرنے لگا کہ خود سوسن نے اسکو
پکڑ لیا اور کہا کہ افسوس خداوند کسی کو آنکھون سے نہ مجبور کرے یہ آنکھین بڑی نعمت ہین یہ کہکر صرصر کو اپنے
پاس بٹھا لیا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ تم اب جاؤ اپنے کام مین مصروف ہو یہان تمھارا کوئی کام نہین ہی
بیکار ٹھہرنے سے کیا فائدہ وہ صرصر کو پہونچا کر دربار مین آکر بیٹھ رہے یہان سوسن نے صرصر نقلی سے
دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا کچھ بیان کرو کیونکر تمھاری یہ حالت ہوئی اسنے کہا کہ ملکہ کیا بیان کرون میرا یہ
جی چاہتا ہی کہ اپنے کو ہلاک کرون اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہی اگر ازسے ہو کر بیٹھے دوسرون کے محتاج ہو کے
تو بیکار ہی مگر اس امر کی مجھکو پہلے سے خبر تھی کہ ایک زمانہ مین مین نابینا ہونگا مین نے اسکا بندوبست کر لیا
تھا ایک سرمہ تیار کر رکھا تھا اسکو ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا مگر اسمین شرط یہ تھی کہ ساحر زبردست
اپنے ہاتھ سے لگائے اسم سحر پڑھکر تو مین نے دلمین خیال کیا تھا کہ مین خود ساحر زبردست ہون اپنے ہاتھ
سے لگا لونگا اسم سحر پڑھکر اس امر سے آگاہ نہ تھا کہ جب اندھا ہونگا تو سحر بھی فراموش ہو جائیگا ورنہ
اسکی بھی تدبیر دوسرے طور سے کرتا اسکو تیار کر لیتا کہ کسی بات کی ضرورت نہوتی خیر یہ امر تو ممکن ہی کہ اگر
مجھکو سحر فراموش ہی تو آپ تو سحر سے آگاہ ہین اور مجھ سے زیادہ تر علم سحر سے آگاہ ہین پس اگر آپ کوشش
فرمائینگی تو مین اچھا ہو جاؤنگا سوسن نے کہا کہ اگر میری جان تک تمھارے کام آئیگی تو بھی مین دریغ نکرونگی
کیونکہ تمسا خیرخواہ کہان پاؤنگی تم تو میرے قوت بازو اور مددگار ہو تمھارے بیکار ہو جانے سے مین بالکل
بیدست و پا ہو جاؤنگی اگر تمھارے علاج مین یہ شرط ہوگی کہ آسمان سے تارے توڑ کر لاؤن تو تمھاری آنکھین

پروشن ہوں تو میں اُسکی بھی کوشش کرونگی اگر تمہاری آنکھیں اس شہر طلسم سے اچھی ہوں میں اپنے خون کا
سرمہ بنا کر لگاؤں تو ابھی ابھی جہاں کا کہو خون نکالوں اور اُسکا سرمہ بناؤں صبیح نے جواب دیا کہ مجھکو آپ سے
اس سے زیادہ امید ہے مجھکو بھی تو آپ سا قدردان نہ ملیگا خیر اب میرا واقعہ سماعت فرمائیے کہ کیونکر اس
بلا میں مبتلا ہوا میں جو آپ سے رخصت ہو کر جمال راہدار کے مکان پر گیا تو وہاں کسی کو نہ پایا بالکل مکان
خالی تھا عجیب اس امر کا تھا کہ کل مال و اسباب ندارد تھا جھاڑو کا تنکا تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھکر میں بہت
حیران ہوا ایک مرد ضعیف وہاں کھڑا ہوا تھا میں نے جو اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ میں اپنی بکریاں چرانے
آیا ہوں صبح سے یہاں موجود ہوں اور تو میں نے کچھ نہیں دیکھا صرف اسقدر دیکھا کہ ایک عورت اور
پانچ سات مرد اس مکان سے گھبرائے ہوئے نکلے سبکی پشت پر کچھ بار بھی تھا اور جلدی جلدی وہ یہاں سے
چلے گئے میں کھڑا دیکھا کیا تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر آئے اور اندر مکان کے گئے اور پھر وہاں سے
بوجھ لیکر آئے اسی طور سے انھوں نے کوئی دس پھیرے کیے میں نے جو دریافت کیا تو انھوں نے کہا
کہ ہم اس مکان میں رہتے تھے اس میں آسیب ہو گیا ہے لہذا اب یہاں سے جانے کا قصد کیا یہاں مزدور وغیرہ
ممکن نہ ہوسکے ہم خود سب مال اُٹھائے لیے جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ وہ سب مال لیگئے میں نے اُس سے
دریافت کیا کہ یہ تو بتلائیے اُس سے دریافت کیا تھا کہ جاتے کہاں ہو اُسنے کہا کہ مجھکو اس دریافت کرنے کی
کیا ضرورت تھی اور وہ مجھکو کیوں بتاتے یہ سنکے میں نے بہت تلاش کیا جب کہیں پتہ نہ چلا تو میں مکان پر
واپس آیا آپکو اطلاع کی آپکے پاس سے جب جواب پہونچ لیا تب میں نے کھانا کھایا کھا کر اُستاد کی قبر کے
قریب گنبد کے باہر بیٹھکر سحر تیار کرنے لگا ایک ضعیفہ میرے عزیزوں میں سے ایک مدت سے قبر پر ہمیشہ
اُستاد کی بیٹھی ہوئی زیارت اُنکی قبر کی کیا کرتی تھی اور عبادت اُسنے ترک دنیا کی تھی جب سے
اُسکا شوہر و فرزند جوان مر گیا تھا وہ کسی وقت باہر نہ آتی تھی سوا اسکے رفع حاجت کے وہ بھی اُسوقت
کہ جب سب سوتے ہوتے تھے اُسکا یہ قول تھا کہ میرا سایہ کسی پر نہ پڑے اور نہ میری کوئی شخص صورت دیکھے
اُسکو اسی طور سے ایک زمانہ گذر گیا تھا میں دونوں وقت اُسکو کھانے کو دیدیا کرتا تھا وہ عبادت
خداوندی میں مصروف رہتی تھی آج بھی وہ اُسی گنبد میں تھی کہ ایک مرتبہ پکاری کہ ای صبیح آتش خوار
جلد یہاں آؤ دیکھو کہ یہ کیا ہوا اور کیا امر ہے کہ میں ہمیشہ یہاں بیٹھی رہتی تھی اور عبادت کیا کرتی تھی کبھی
ایسا واقعہ نہیں گذرا نہ ایسی صدا آئی جیسی اسوقت صدا آئی اور واقعہ گذرا میں یہ سنکے اندر گیا

میں نے بھی دیکھا کہ سقف گنبد میں سے دو ہاتھ پیدا ہوئے اور وہ اسقدر دراز ہوئے کہ زمین پر آئے
اور سب مال اٹھانے لگے مجکو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے اُس ضعیفہ نے بیان کیا کہ پھر شق ہوئی
اُس سے آفتاب پیدا ہوا اور صدا آئی کہ اب ہم یہاں نہ رہینگے اب ہم بالاے آسمان جاتے ہیں
اور اپنا سب مال واسباب اور روپیہ اشرفی لیے جاتے ہیں یہ صدا آکر دو ہاتھ پیدا ہوئے اور سب مال واسباب
خود بخود غائب ہونے لگا کہ میں نے گھبرا کر تمکو آواز دی تاکہ تم بھی دیکھو لو یہ اُس ضعیفہ نے بیان کیا اور
اسقدر میں نے بھی دیکھا بلکہ جب وہ سب مال واسباب غائب ہو چکا وہ ہی ہاتھ اُس ضعیفہ کو
بھی اٹھا لے گئے مجکو اور زیادہ حیرت ہوئی میں حیران کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا کہ وہ آفتاب غائب ہو گیا
میں نے اسی حالت میں قصد کیا تھا کہ سحر کروں سحر بالکل فراموش تھا اور حیران ہوا کہ
یکایک دھوان پیدا ہوا اُس قبر سے دھوین کا پیدا ہونا تھا کہ تمام گنبد دھوان دھار ہو گیا
وہ دھوان جو میری آنکھوں میں لگا میں نے لاکھ لاکھ چاہا کہ باہر نکل جاؤں مگر بسبب تاریکی اور
کثرت دھوین کے راہ نہ دکھائی دی بس آنکھیں بسبب دھوین کے بند ہو گئیں اب جو
آنکھیں کھولیں تو روشنی بالکل نہ تھی کور ہو گیا تھا یہ جو حالت ہوئی میں نے ملازموں کو پکارا
اُنکے ذریعہ سے باہر آیا باہر آکر اُنسے سب حال بیان کیا اور اُنسے کہا کہ تم مجکو ملکہ کے پاس لے چلو تاکہ میرا
علاج ہو اور میں اِس بلا سے نجات پاؤں کیونکہ باہر آکر جو سحر کو یاد کیا تو یہاں بھی نہ یاد آیا
اُس وقت خیال میں گذرا کہ ملکہ کے پاس چلوں اور اُنسے کہوں کہ وہ اسم سحر پڑھکر یہ سرمہ جو کہ
میرے پاس موجود ہے میری آنکھوں میں لگا دیں تاکہ میری آنکھیں روشن ہو جائیں اُنکی بدولت
میں صاحب نور اور صاحب چشم پھر ہو جاؤں بس ملازموں کے ذریعہ سے یہاں آیا یہ میرا واقعہ ہے
جو کہ میں نے عرض کیا سوسن نے یہ سنکے کہا کہ واقعی عجیب واقعہ تمنے بیان کیا کہ جو بالکل
سمجھ میں نہیں آتا ہے اور نئی بات ہے کیا کوئی تم سے بے ادبی یا قصور ہو گیا تھا کہ جسکی یہ سزا ملی
شیخ نے کہا کہ ملکہ میری دانست میں تو کبھی کوئی نہ تو قصور ہوا نہ بے ادبی ہوئی کہ جسکی یہ سزا ملی
ملکہ نے کہا کہ خیر یہ تکلیف تمھارے مقدر میں لکھی ہوئی تھی وہ پیش آئی کوئی مقام خوف
واندیشہ نہیں ہے نہ مقام رنج و صدمہ وہ سرمہ لاؤ تاکہ میں اُسکو تمھاری آنکھوں میں
لگاؤں اور تمھاری آنکھیں روشن ہوں مگر اسکا کیا علاج ہوگا کہ تمکو سحر جو فراموش ہے

صبح نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہو جائیں پھر میں اسکا بندوبست کرونگا ایک منٹ
میں سحر یاد کرونگا یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے سوسن نے کہا کہ خیر لاؤ وہ سرمہ صبح نے کہا بہت
خوب راوی بیان کرتا ہے کہ صبح نے جو اس امر کو پوشیدہ کیا اور بیان کیا کہ میرے عزیزون
میں سے ایک عورت مدت سے قبر پر بیٹھی ہوئی عبادت کرتی تھی اور جمال راہدار کے چلے جانیکی
کیفیت دوسرے طور سے بیان کی اسکا سبب یہ تھا کہ یہ پہلے لکھ چکا تھا کہ مجکو کوئی نہیں ملا
جمال کا مکان خالی تھا وہ مع اپنی ماں کے کسی طرف عمرو کے ہمراہ چلا گیا یہ اسنے نہیں
لکھا تھا کہ میں جمال کی ماں کو لے آیا ہوں بسبب اس خیال کے کہ ایسا نہو کہ ملکہ اس ضعیفہ کو
طلب کرکے قتل کرے دوسرے اب صبح اصلی تو تھا نہیں کہ وہ پورا واقعہ بیان کرتا خواجہ
نے جو مناسب جانا وہ بیان کیا آمدم برسر مطلب کہ جب سوسن نے یہ کہا صبح سے کہ لاؤ سرمہ میں
تمھاری آنکھوں میں لگا دوں بس صبح نے ٹٹول کر اپنی کمر سے ایک سرمہ دانی نکالی کہ جو برنجی تھی
اور اسپر ڈانٹ لگی ہوئی تھی وہ سرمہ دانی نکالکر سوسن کو دینے لگا جدھر سوسن تھی اسکے
خلاف اسنے ہاتھ بڑھایا دینے کو سوسن نے کہا کہ ادھر ہاتھ لاؤ میں ادھر ہوں صبح نے کہا کہ آپ
خود لے لیں کیونکہ میں تو بیکار ہوں اسی طور سے بہکا کرونگا سوسن نے ہاتھ بڑھا کر صبح کے ہاتھ سے وہ
سرمہ دانی لی اور کہا کہ کیا کروں صبح نے کہا کہ کوئی اسم سحر پڑھکر اسکی ڈانٹ کھولیے اور
ڈانٹ کھولکر یہ سلائی موجود ہے اس سلائی سے کوئی اسم سحر پڑھکر سرمہ لگائیے اور وہ سرمہ
میری آنکھوں میں یا خداوند سامری و جمشید و یا استاد آفتاب شعلہ پیکر کہکر لگائیے اسی طور سے
دونوں آنکھوں میں لگائیے پھر قدرت سرمہ خداوند کا تماشا ملاحظہ فرمائیے کہ کس قدر جلد میری آنکھیں
روشن ہوتی ہیں سوسن نے کہا کہ اچھا بس صبح نے سلائی بھی نکالی اور اسی طور سے بہکنے لگا
ادھر ادھر ہاتھ ڈھونڈھنے لگا سوسن نے اسکے ہاتھ سے سلائی بھی لی جب سلائی لیچکی اسوقت اس
لکا نے کچھ بڑبڑایا بڑبڑا کر قصد کیا کہ سرمہ دانی کو کھولوں ڈانٹ کو کسا ہوا پایا زور کیا ڈانٹ نہ کھلی
صبح سے کہا کہ اسکی ڈانٹ نہیں کھلتی ہے صبح نے کہا کہ ملکہ زور کرکے کھولیے آپنے تو غضب کیا
کہ لوالے آنکھیں ہیں بھی تو شرط ہے کہ جب تک سرمہ لگانے اسوقت تک سرمہ لگانے والا بات نکرے منہ سے
نہ بولے پھر اسی طریقہ سے اسم سحر پڑھکر اور زور کرکے ڈانٹ کھولیے سوسن نے کہا کہ یہ

تم نے کب کہا تھا ورنہ میں کلام نہ کرتی صریخ نے جواب دیا کہ میرے تو اس کو بسبب پیچ و صدمہ کے
بچا نہیں ہوا گیا ہوا لگا اب تو کہدیا سوسن نے پھر اسم سحر پڑھکر اور تو اشٹا پر زور کیا انکھ کھلی
آخر کو عاجز ہو کر اور اسکے پاس لاکر خوب پیچ کھا کر جو زور کیا ایک مرتبہ تڑاق سے آواز آئی سرمدانی
کے سر پر سے تو اشٹ پیدا ہوئی تو اشٹ کا جدا ہونا تھا کہ ایک غبار سرمدانی سے اڑا وہ دماغ میں سوسن
کے جو پہنچا اسکا دماغ میں پہونچنا تھا کہ اسکو چھینک آئی اور ایک مرتبہ بیہوش ہو کر گری یہاں
صریخ نے جھپٹ کر آواز دی کہ وہ مارا اسکو خواجہ عمرو عیار نابکار بیباک طرار نعرہ کیا کہ گذارم
کرا دوست میں زندہ و سلامت برابر رہی اسوقت تو تیرے یار نے آکر بچا لیا ورنہ میں کام تمام کر چکا
تھا نہیں تو اب آیا کیا میں پہلے ہی اسکا خاتمہ کر چکا ہوں وہ میرے پاس زنبیل میں موجود ہے اور قید ہی
زنبیل کی سیر کر رہا ہے اب اپنے حمایتی صریخ کو بلا کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے بچالے ہیہات بھاگی بھاگی پھرتی
تھی اب بھلا میں کب چھوڑتا ہوں یہ کہکر آپ نے نعرہ کیا نعرہ خواجہ عمرو

مرے مکر سے کانپتا ہے جہان | دوندہ جہان گرد طرار ہوں | عمرو ہوں میں عیار صاحبقران
ہوا تیز رفتار گر ہو قدم | صبا ٹھوکریں کھاتی ہے سر قدم | زمانے کا مکار و غدار ہوں
تو ہو جائے مرے گرد پا بیہوش کو | | آزادوں صبا کے بھی میں ہوش کو

یہ نعرہ کرکے آپ جھپٹ کر اٹھے برابر سوسن کے آ بیٹھے ہوئے
ہتھیاری کمر سے خنجر نکالا راوی بیان کرتا ہے چونکہ اسکی قضا نہ تھی اور نہ ابھی اسکے مقدر میں
گرفتار ہونا تھا بلکہ خواجہ کے مقدر میں زحمت و تکلیف بدی تھی کیسے خواجہ غالب آتے گو خواجہ اپنا
کام تو کر چکے تھے مگر اسقدر بڑے دانا و عقلمند ہو کے پھر دھوکا کھایا کہ اسکو اٹھا کر زنبیل نہ کر لیا خنجر
لیکر قتل کرنے چلے اور خوشی میں اپنی حفاظت کا خیال بھی نہ رہا کہ اپنی حفاظت بھی کر لیتے
جیسے خنجر لیکر اٹھے اور قریب پہونچے کہ برابر سے سوسن کے پہلو سے زمین شق ہوئی اور ایک
پتلی پیدا ہوئی خواجہ اسکو دیکھکر چھپکے تھے کہ جب تک ہوشیار ہوں ہوں تب پتلی نے آتے کے ساتھ خواجہ
کی کلائی پکڑلی اور کہا او ساربان زرا دیکھ یہ کیا کرتا ہے ملکہ پر خنجر اٹھاتا ہے خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ جیسے
لوہے نے کلائی پکڑی اب جو قصد کرتے ہیں کہ زور کرکے کلائی چھڑا لوں تو اتنی قوت نہیں پاتے
ہیں بالکل بے حس و حرکت اپنے کو پاتے ہیں اب کیا کریں ادھر تو اسنے ایک ہاتھ سے
خواجہ کی کلائی پکڑی دوسرے ہاتھ میں اسکے چھوٹی سی برنجی پچکاری تھی وہ اسنے

سوسن کے منھ پر ماری کہ چھینک کے رستے سے بیہوشی دفع ہوئی سوسن کو ہوش آیا اُسنے دیکھا کہ میرے
سحر کی پتلی مریخ کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے کہ او ساربان زادے تو نے بہت آفت
برپا کر رکھی ہے آ کر ملکہ کے اوپر یہ بہار ہی کرتا ہے یہ کہو کہ ملکہ اپنا اندر بست فرما چکی تھیں کہ بھاگ گئیں ورنہ
تو نے تو اسوقت بالکل کام تمام کیا تھا اب بتا کہ کیونکر اپنی جان بچائیگا اتنے میں آپ بولے کہ اب تو قتل
کیے جاوینگے آپ بولے کہ او حرامزادی میں کون ہوں اُسنے کہا کہ تو عمرو عیار ہے آپ بولے کہ تو جھوٹی ہے
میں تو مریخ ہوں اندھا ہو کر آیا ہوں تاکہ ملکہ میرا علاج کریں آپکی بدولت میری آنکھیں روشن ہوں
وہ بولی کہ تو خود جھوٹا ہے تو عمرو عیار ہے سوسن نے جو یہ واقعہ دیکھا اور یہ تقریر سُنی ایک مرتبہ سنبھل کر
بیٹھی اور پکاری کہ اے پتلی سحر یہ کیا واقعہ ہے جلد بیان کر اُسنے کہا کہ اے ملکہ یہ عمرو عیار ہے مریخ کی
صورت بنکر آیا ہے نہ معلوم اسنے مریخ کو کیا کیا آپکو فقرہ دیا کہ میں اندھا ہو گیا ہوں اپنے پاس سے
سرمہ دانی دی تھی اُسمین سرمہ نہ تھا بلکہ بیہوشی تھی کہ جیسے آپنے اُسکو زور کرکے کھولا اُس سے
بیہوشی اُتری کہ آپ بیہوش ہو گئیں اسنے قصد کیا کہ آپکو خنجر سے ہلاک کرے کہ میں نے
آکر ہاتھ پکڑ لیا اور آپکو ہوشیار کیا اب کہتا ہے کہ تو جھوٹی ہے میں عمرو عیار نہیں ہوں بلکہ مریخ
آتش خوار ہوں اے ملکہ یہ جھوٹ بولتا ہے اپنی جان بچانے کے لیے مکر کرتا ہے ورنہ یہ عمرو ہے مریخ
نہیں ہے سوسن نے کہا تو سچ کہتی ہے اُسنے کہا کہ میں سچ کہتی ہوں سوسن نے خواجہ سے کہا کہ
تم بتاؤ کہ تم کون ہو آیا مریخ ہو یا عمرو عیار خواجہ نے کہا کہ ملکہ یہ آپکی سحر کی پتلی جھوٹی ہے میں عمرو
نہیں ہوں بلکہ وہی آپکا ایک ادنے نابینا غلام مریخ ہوں ملکہ اس سے فرمائیے کہ میرا ہاتھ
چھوڑ دے کہ کلائی ٹوٹی جاتی ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ اُس پتلی نے خواجہ کا وہی ہاتھ پکڑا تھا کہ جس
ہاتھ میں خنجر تھا گو دوسرا ہاتھ آپکا چھوٹا ہوا تھا مگر بیکار تھا کہ بے حس تھا اُس پتلی نے یہ سُنکے
سوسن سے کہا کہ ملکہ آپ ملاحظہ فرمالیں اور اس سے دریافت فرمائیں کہ یہ کہتا ہے کہ
میں مریخ ہوں اگر یہ مریخ ہے تو اسکو کیا ضرورت تھی کہ یہ برہنہ خنجر ہاتھ میں لے ملاحظہ فرمائیے
کہ اسکے ہاتھ میں خنجر ہے یا نہیں ہے آپ بولے کہ اے ملکہ جب سے میں اندھا ہوا ہوں سب
سحر فراموش ہو گیا ہے سحر میرے قبضہ سے نکل گئے ہیں بلکہ میرے دشمن ہو گئے ہیں کہ
اسنے مجھکو قید کر رکھا تھا یہ بھی میرے پاس قید تھی لیکن اُسنے وہ دشمنی ادا کی جو کہ اسکے دلمیں

ایک مدت سے تھی کہ جن نے اسے قید کر رکھا تھا اسے اسی دشمنی اور عداوت کی وجہ سے بہت سے
ہاتھ میں زبردستی خنجر دیدیا ورنہ میں تو صریح ہوں سوسن حیران ہے کہ یہ پتلی کہتی ہے کہ یہ عمر سچا اور وہ
خود کہتا ہے کہ میں صریح ہوں کسکو سچا جانوں اور کسکو جھوٹا اسی فکر میں تھی کہ اسکے خیال میں
یہ آیا کہ تو سحر کرا اگر یہ صریح ہے تو اسکی اصلی صورت برقرار رہے گی ذرا بھی تغیر نہ ہوگا اور اگر یہ صریح بنا ہوا
ہے اور عمرو ہے اور روغن عیاری سے صورت بنائی ہے تو سب رنگ و روغن اڑ جائیگا اصلی
صورت نکل آئیگی جھوٹ سچ کا حال کھل جائیگا کہ کون سچ کہتا ہے اور کون جھوٹ یہ خیال کرکے
کہنے لگی کہ میں ابھی امتحان کیے لیتی ہوں معلوم ہوا جاتا ہے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا آپ بولے
ضرور امتحان کیجیے تاکہ آپکو بھی میری حالت معلوم ہو جائے کہ میں سچا ہوں یا یہ پتلی سوسن نے
فوراً اسم سحر پڑھکر خواجہ کی طرف دم کیا اسم سحر کا دم کرنا تھا کہ وہ رنگ و روغن عیاری اڑ گیا
اور اصلی صورت نکل آئی اب سوسن نے دیکھا کہ سامنے خواجہ عمرو کھڑے ہوئے ہیں کیونکہ یہ تصویر
حضرت کی دیکھ چکی تھی وہ ہی زیرہ سی آنکھیں وہ ہی کلیجہ سے گال وہ کھٹالی سے کان تنکا سی گردن
سینہ سے ہاتھ پاؤں طباق سا پیٹ چھ گز کا قد پیچے کا تین گز کا اور کہ کا ناریل سا سر ٹاٹ کا کرتا اور
پائجامہ پہنے ہوئے سامنے کھڑا ہے یہ دیکھکر سوسن نے کہا کہ تم کون ہو آپ بولے صریح تب سوسن
نے کہا کہ ذرا آئینہ میں اپنی شکل مبارک کو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر خود سوسن نے اٹھکر خواجہ کو آئینہ
دکھایا اب جو خواجہ نے آئینہ میں دیکھا تو اپنی اصلی صورت پائی رنگ اور روغن عیاری کو اڑا ہوا پایا
یہ جو دیکھا تو آپ بولے کہ واقعی ملکہ تم ساحرہ زبردست ہو اور بڑی صاحب اقبال ہو
تمکو کوئی قتل نہیں کرسکتا ہے جیسا سنا تھا اس سے زیادہ پایا میں نے تو کان پکڑے اب
مجھکو چھوڑ دو کبھی ادھر نہ آؤنگا بلکہ حمزہ کو بھی منع کردونگا آنا کیسا اس طرف منہ کرکے بھی
نہ سوؤنگا ادھر کے آنے کا خیال بھی نہ کرونگا نہ سوتے نہ جاگتے معلوم ہوا کہ تم سامری
و جمشید کی بھی استاد ہو وہ اگر ہوتے تو تمھاری شاگردی کرتے سوسن نے کہا کہ ابے حرامزاد
کیوں مجھکو فقرہ دیتا ہے تو اور زندہ آگئے تیری تو شامت آگئی اب بھلا یہ بھی ممکن ہے کہ میں تجھکو زندہ چھوڑ دوں
ہزاروں قتل کیے ہوئے اب تجھکو اس طور سے قتل کرونگی کہ تیرے حال پر مرغان ہوا
و ماہیان دریا رحم کھائیں اور تجھکو رحم نہ آئے اگر میں نے تیرے گوشت کے کباب

لگاکر نہ کھاسکے تو اپنا نام سوسن نہ رکھا اب تو جاتا کہان ہی بعد مدت تو میرے
ہاتھ آیا ہی شب سے تو نے مجکو پریشان کر رکھا ہی برابر عیاریان کر رہا ہی اور
پھر باز نہین آتا ہی اپنی مکاری اور عیاری سے تیرا تو کھٹکا ہی اُسپر کبھی فقرہ
دیتا ہی یہ تو بڑی خیر ہوئی کہ مین نے اپنا بندوبست حفاظت کا کر لیا تھا کہ پھر تیرے
ہاتھ سے جان بچگئی اگر بندوبست نہ کر چکی ہوتی تو تو قتل کر ڈالتا کیونکہ جو میرا خیرخواہ
اور محافظ تھا اُسکو بھی تو نے پکڑ لیا تھا اب کون تیرے پنجہ سے بچاتا مجکو یہ خیال
تھا کہ تو چلا گیا ہی ضرور آسکے گا عیاری کرنے کو بس مین نے سحر کرکے یہ پتلی اپنی
حفاظت کے لیے بنائی تھی اور مقرر کی تھی کہ جب تو عیاری کرے اور قتل پر آمادہ ہو وہ مجکو
بچالے اور تجکو پکڑ لے ایسا ہی ہوا اب بتا کہ تجکو کس طور سے قتل کرون آیا تیرے
کباب لگاؤن یا تیر انداز کرون یا سنگسار کرون یا دار پر کھینچون یا جلاد کو بلاکر
تیرا سر قلم کراؤن یا تیری بوٹیان کاٹ کر زاغ وزغن کو دون جس طور کی سزا تو
خود اپنے لیے تجویز کر اُسی طور کی تجھے سزا دون تو نے بڑے بڑے ساحران نامی وگرامی کو
قتل کیا ہی اُن سب کا خون تیرے سر پر ہی آج اُنکا عوض تجھ سے لیا جائے گا جب
تجکو مین قتل کرونگی تو اُنکی روح مجھ سے خوش ہوگی آپ بولے کہ اے ملکہ مین تو تمھارا
ایک ادنےٰ غلام ہون میری تو یہ مرضی ہی کہ مجکو رہا کرو مین تمھاری جان و مال کو شب
و روز دعا دیا کرونگا بلکہ اب یہان ٹھہرونگا بھی نہین سیدھا خانہ کعبہ کو چلا جاؤنگا
وہان جاکر عبادت خدا کرونگا اور اپنی اوقات بسر کرونگا مین آپکے قدمون کی قسم
کھاتا ہون کہ اب جو یہان ٹھہرون سوسن نے کہا کہ کیون فقرہ دیتا ہی اور بیکار کی
تقریر کرکے دماغ پریشان کرتا ہی بس خاموش رہ آپ بولے کہ ای ملکہ اگر سچ پوچھتی ہو تو مین
صرف تمھارا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون تم سحر کسقدر جانتی ہو معلوم ہوا کہ تم بہت زبردست
ساحرہ ہو ورنہ کیا مین ایسا نادان تھا کہ رات دن مین تین تین مرتبہ تمپر عیاری کرتا
واقعی امر یہ ہی کہ تمھارے برابر کوئی ساحر یا ساحرہ مین نے آج تک نہین دیکھی جو کہ خداوند
ساحران یعنی ساحر شمشہ فس و ملکہ ماسم تھے آپ جب عیاری مین آئی وہ نہ پہچان سکے

اور بہر سے ہاتھ سے مارے گئے آپ پر جب عیاری کی پہچان لیا وہ مرتبہ مین اپنی چالاکی سے باہر نکل گیا
ایکی مرتبہ تم نے پکڑ لیا مین اب صاف صاف طور سے عرض کرتا ہون کہ مین خدمت حمزہ سے پشیمان ہو گیا ہون
مین یہ جانتا تھا کہ کوئی ساحر زبردست ہو تو مین اوسکی خدمت مین رہون تاکہ حمزہ کا دشمن نہو اور حمزہ مجکو
نہ پا سکے پس آپ سے بڑھکر کون ہوگا لہذا مین آپکی غلامی اختیار کرتا ہون اور آپکی اطاعت کرتا ہون اب
آپکی اطاعت و غلامی سے باہر نہونگا مثل غلامان حلقہ بگوش کے ہر وقت آپکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا
کبھی سرتابی نہ کرونگا سوسن نے کہا کہ بس زیادہ بک بک مت کر تو لاکھ لاکھ مجکو فقرے دے اور بہر سا تھ
کیا جسکو اور سنا اور تیرے فقرون مین آنیوالی نہین ہون پس اب اس امر کی امید قطع کر کہ تو رہا ہو اور زندہ
بچے تیری زندگی تمام ہو گئی تیرا جام عمر لبریز ہو گیا بتا کہ تو نے صبح کو کیا کیا اور کیونکر صبح تک پہونچا خود اپنے
دیکھا کہ یہ حرامزادی کسی طور سے نہ مانیگی اسے خواجہ [illegible] ہو یہ تو کسی فقرہ مین نہین آتی ہی اب
کیا تدبیر کرون کیونکر سیدھی سے انگلین ٹیڑھی ہو گئین کریم مین سے توجہی شے کا نام تک نہین لیا ہی اور خیال
تک نہین ہی پس خدا سے اور تم سے اقرار ہو چکا ہی کہ جب تک تین مرتبہ اپنے منہ سے نہ طلب کروگے اوس وقت تک
تمکو دست نہ اوسکی لہذا مین نے تب تو کفار ایک مرتبہ بھی مین نے نہین طلب کی ہی بیکار یہ کہتی ہی کہ مین تمکو قتل کرونگی
اسکی تو کیا مجال ہی کہ یہ مجکو آنکھ اوٹھا کر بھی دیکھ سکے تم خواجہ خوف کیون کرتے ہو اور اسکی منت کیون کرتے ہو
یہ ہی کیا شی قتل اور فقیہ اسکی اصل کیا ہی یہ جاتی کہان ہی ضرور تمہارا شکار ہوگی یہ سوچکر کہا کہ اے سوسن جادو
واقعی امر یہ تھا کہ مین تمکو دھوکا دیتا تھا اگر تم مجکو رہا کرتین تو پھر مین تم پر عیاری کرتا اور بدون تمکو قتل یا اسیر
کیے ہوئے یہان سے نہ جاتا مگر کیا کرون تم میرے فقرہ مین آئین نہین مین نے تو لاکھ چاہا کہ تم کسی طور
سے میرے فقرہ مین آجاؤ مگر بہت ہوشیار اور مکار ہو خیر خدا سب سے بزرگ است تو مین جانتا ہون کہ
تم مجکو قتل نہین کر سکتی ہو تم کیا ہو وہ جو اپنے کو خداوند کہتے تھے بہت شیطان ساحر کیا جمشید
وہ دونون مجکو قتل نہین کر سکتے ہین تو تمہاری کیا اصل ہی وہ کہین پڑے ہوئے نار جہنم مین جل رہے ہونگے
قتل کرنا تو درکنار تم میرے جسم کا ایک بال نہین کم کر سکتے ہو پس خیریت اسی مین ہی کہ مجکو چھوڑ دو
ورنہ پچھتاؤگی اور صبح کی جو حالت دریافت کی صاف صاف یہ ہی کہ مین صبح کو کھا گیا اور سے
باغ مین مہرو شش وماہ وش سے اگر تمکو میرے پنجے سے بچایا تھا مین اوس سے جلا ہوا تھا جیسے
رہی اوسپر قبضہ ہوا اوسی مین اوسکا نقش کر گیا اب وہ کہان ہی جو تم نے دریافت کیا کہ اوسپر قبضہ

کیونکر پایا تو اسکا اصلی واقعہ یہ تھا کہ مین یہان موجود تھا جب تم نے مہرخ سے کہا کہ تم جا کر جمال راہدار
کو پکڑ لاؤ مین نے جو یہ سنا تو خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ حرامزادہ جمال کو پکڑ لائے اور تم اذیت دو لہذا
مین مہرخ سے پہلے وہان پہونچا جمال کو تو پایا نہین اوسکی مان اور نوکرون کو پایا سبکو بیہوش کرکے
مع مال و اسباب کے داخل زنبیل کیا ایک تنکا تک نہ چھوڑا اور خود اوسکی مان کی صورت بنکر بیٹھ رہا
جب مہرخ پہونچا اوسکو شیشہ مین اوتارا اور اوسکے ہمراہ اوسکے مکان پر آیا اوسنے گنبد مین کہ جہان
قبر افراسیاب شعلہ پیکر اوسکے استاد کی تھی مجکو پہونچا دیا مین نے یہ فقرہ کرکے اوسکو اندر گنبد کے بلوایا
پہلے تو سب مال و اسباب نذر زنبیل کیا وہ دوا بیہوشی سے اوسکو بیہوش کیا پہلے اوسکو کہا ابا اور
بعد اوسکی صورت بنکر تیار ہو کر اوسکے ملازمون کو آواز دی اندر آنے نکر اوسکا ہاتھ پکڑ کر باہر آیا
سب حال اوسنے بیان کیا تھا جو کہ تم سے بیان کیا اوسکو لیکر یہان آیا اور یہان آکر
تمکو فقرہ دیکر بیہوش کیا اگر مین یہ جانتا کہ تم نے یہ تدبیر کی ہے تو تمکو کبھی اوٹھا کر زنبیل
میں کرتا موقع محل دیکھکر قتل کرتا غرض عمرو کا لکھا یا راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ نے کل حال
ابتدا سے آخر تک جمال کی مان سے اور مہرخ سے گفتگو کرنے کا اور مہرخ کو عمرو کا دیکھ
گنبد کے اندر بلانے کا بیان کیا جب سوسن یہ سب حال سن چکی اسنے سحر کیا کہ خواجہ
کے جسم پر قید سحر آیا اسنے ہوکی خواجہ کو اسنے قید سحر مین مبتلا کرکے سحر کیا کہ خواجہ کی قوت
بالکل زائل ہو گئی اور پاؤن زمین نے پکڑ لیے اب اوس پتلی سے کہا کہ چھوڑ دے اوسنے چھوڑا
وہ پتلی تو غائب ہو گئی اب اسنے آواز دی اپنے نوکرون کو جب وہ آئے اسنے اون سے
سب حال بیان کیا اور کہا کہ کولہو اور شکنجہ لاؤ جب وہ کولہو وغیرہ لینے کو گئے اسنے خواجہ سے
کہا کہ مہرخ کو بتا دے تو مین تجکو چھوڑ دون ورنہ قتل کرونگی خواجہ نے کہا کہ مہرخ کہان مین
مہرخ کو کیا لگا ہون بھلا مین اوسکو کہان سے پیدا کرون تمکو فقرہ دیتا ہون کہ مین کب تیری
قید سے مین آ لینے والا ہون مہرخ تو میرے پیٹ مین ہی سوسن نے کہا کہ اگر تو مہرخ
کو نہ بتائے گا تو میرے ہاتھ سے بہت سختی کے ساتھ مارا جائیگا مین تجکو بعذاب الیم قتل
کرونگی خواجہ نے کہا چاہئے تو مجکو قتل کر چاہئے قید کر مین تو مہرخ کو کہا چکا ہون کہان سے
لاؤن مگر یہ مین جانتا ہون کہ تو مجکو قتل نہین کرسکتی ہی مین ہی تجکو قتل کرونگا خواجہ نے یہ

یہ کہکر ہزارون گالیان سوسن اور ساحری دمشید کو دین سوسن کو اور غصہ آیا برہم ہوکر
بولی تو میرے منہ در منہ مجھکو گالیان دیتا ہے اور حرامزادون کو بڑا کہتا ہے جلد بتا کہ مہرخ کہان ہے
جواب دیا کہ میرے پیٹ مین چھپا ہے اتنے عرصہ مین ملازم سب سامان لیکر آگئے اسنے کہا کہ کوئلے
سلگاؤ سیخین گرم کرو اونھون نے ایسا ہی کیا یہ بھی کہتی جاتی ہے کہ مہرخ کو بتا کہ وہ کہان ہے خواجہ
یہی جواب دیتے جاتے ہین کہ مین کھا گیا ہون جب یہ بہت پشیمان ہوئی اور حیران اور شام بھی
ہوگئی تو اسنے خیال کیا کہ اگر اسکو قتل کر لیتی ہون تو مہرخ کا پتہ نہ چلیگا کہ وہ کہان ہے پہلے اسسے مہرخ کو
لے لون تو پھر قتل کرون یہ دل مین سوچکر ملازمون سے بولی کہ ایک قفس لاؤ مین اسے قید
کرونگی چونکہ شام ہوگئی ہے اسوقت اسکو کیا قتل کرون کل صبح کو سب ساحران دربند کو جمع کرکے
اسکو قتل کرونگی پہلے اسسے بسختی مہرخ کو لونگی اسکے بعد قتل کرونگی دیکھون یہ مہرخ کو کیونکر
نہین بتاتا ہے جب کہ سختی پڑیگی آپ ہی قبول دیگا وہ چونکا ہوکہا بس کرو مجھے بہت کھایا گیا ہے
دیکھنا کہ وہی اقتضا کل ہوگا یہ جو حکم دیا ملازم ایک بڑا سا قفس لائے اسنے آہنگرون کو طلب کرکے
خواجہ کے جسم پر قید آہن آراستہ کرائی اور قید کرکے خواجہ کو سلامت دی سحر اوتار لیا
ملازمون نے خواجہ کو قفس مین بند کیا ایک قفل آہنی بہت بڑا اوسمین لگا دیا اوس قفس کو
سقف مین کہ جہان سوسن سوتی تھی لٹکا دیا اوسکے دروازہ پر پہرا چوکی سوسن نے مقرر
کیا آپ ایک پلنگ پر کھانا وغیرہ کھا کر قریب بارہ بجے رات کے لیٹی اور اوس پنجرے
خواجہ کو دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ بتا مہرخ کہان ہے خواجہ کہتے ہین اور تمہارے ہین جا بجا سے
جسم لٹکا ہوا ہے کیا بسبب پنجرے کے اور بیقراری کے مگر کہتے جاتے ہین کہ مین کھا گیا ہون میرے پیٹ
مین ہے خواجہ کو پنجرہ مین پہنچا کے پہونچا کے سوگئی خواب غفلت مین مبتلا ہوئی کیا سوئی کہ
اسکے نصیب سو گئے اور خواجہ کے نصیب جاگ اٹھے خواجہ نے اپنے ہاتھ پاؤن مین جنبش
پائی ایک مرتبہ ہاتھ کو ہلا جو لاکر قریب منہ کے لائے دانتون سے ہتکڑی کا منہ کھولا راوی بیان
کرتا ہے کہ اوسنے خواجہ کو زنجیر سے جکڑا تھا ہاتھ پاؤن الگ تھے مگر ہتکڑیان بیڑیان
طوق خاردار لوہے کے فولاد کے رانون اور بازؤن پر چڑھا دیے اوس قفس کے چارون
طرف سلاخین لگی ہوئی تھین اسی سبب سے خواجہ کا ہاتھ منہ تک پہونچ گیا تھا کہ جنکے سبب

خواجہ نے دانت سے ہتکڑی کا سرا کھولا اور اوسکو ہاتھ سے اوتارا اور سکے بعد خواجہ کے
جسم پر سے جب رہا ہوا دنبل سے سوہن عیاری نکالا اوس سے ریتا کر سب قید اپنے جسم پر سے
جدا کی قبل سکے جدا کرنے مین صبح ہوگئی ورنہ انھون نے قصد کیا تھا کہ اسی سوہن سے ریتا کر
قفس کی تیلیان کاٹون گا اور باہر نکلون گا یہ غلطی سوسن سے ہوئی کہ اوسنے انکو فوراً یہ چکر
کیون نہ دیا کہ یہ بالکل حرکت نہ کر سکتے چونکہ انکے مقدر مین رہا ہونا تھا اس سبب سے
اوسنے خیال کیا کہ اسقدر قید ہے اور قفس کے اندر بند ہے یہ اب جا کہان سکتا ہے انھون نے
اس تدبیر سے اپنے کو رہا کیا جب یہ رہا ہوئے اور صبح ہوگئی تو انھون نے قفس کو کاٹنا شروع
کیا اور جلدی سے گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے ایک گوشہ مین قفس کے کھڑے ہو گئے سوسن
کو تو کھٹکا تھا اسکو نیند کسی آتی تھی یہ علی الصبح سویرے سے بیدار ہوئی جیسے آنکھ کھولی خواب (?) گاہ
سے روشنی اندر ہوتی تھی پہلا اسنے آنکھ کھولکر قفس کی طرف دیکھا جیسے اسکی نگاہ قفس پر پڑی
اوسنے دیکھا کہ خواجہ قفس مین نہارد (?) ہین اسنے قفل کی طرف دیکھا تو قفل کو بدستور پایا اسپر یہ حیران
ہوئی کہ عمرو کہان چلا گیا لیٹی ہوئی تھی اوٹھ بیٹھی کہ شاید لیٹے سے نہ معلوم ہوتا ہو کسی گوشہ مین
بیٹھ رہا ہو اب یہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے خواجہ اسکو نظر نہین آتے ہین اسکی حیرانی
بڑھتی جاتی ہے غرضکہ اسنے خوب طرح سے دیکھ لیا اور اسکو خواجہ نہ نظر آئے اتنے مین سب اسکے
ملازم وغیرہ کیا اوٹھ چکے تھے اسنے آواز دی کہ اے صمصام جادو و بہرام جادو و ولندار (?)
جادو و وزیرایان آؤ دیکھو کیا غضب ہوا عمرو عیار پنجرے سے غائب ہو گیا مع قید کے اور
قفل اوسی طرح سے لگا ہوا ہے خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ سب قید کاٹ کر بند زنبیل کر لی تھی یہ
خیال کر کے کہ لوہا خریدنے والوں کے ہاتھ بیچ لینگے کچھ ٹکا ہی جائیگا پس جو اسنے پکارکر
کہا وہ سب کے سب اندر گھر کے آ گئے اور کہا کہ ملکہ کیا فرماتی ہو اوسنے کہا کہ ذرا دیکھو کہ عمرو
قفس مین ہے یا نہین ہمکو تو نہین دکھائی دیتا ہے اسپر ہر ایک آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا
کسیکو آپ نظر نہ آئے سوسن سے کہا کہ ملکہ عالم عمرو تو قفس مین نہین ہے نہ معلوم کہان گیا
اور کیونکر نکل گیا یا کچھ مکر تیلیون سے نکل گیا یا ہوا کے (?) کی طرح اوڑ گیا آپ اوسی قفس
مین کھڑے ہوئے ہنس رہے تھے اور دل مین کہہ رہے تھے کہ خوب تدبیر کی کیا کہنا خواجہ

خواجہ تمہارا اپنی آپ تعریف فرما رہے ہیں ایک دفعہ آپکو جو مذاق معلوم ہوا آپ نے طوطے
کی بولی بولی سب حیران ہوئے کہ یہ طوطا کہاں بولا آواز آرہی ہے مگر کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے سب
حیران ہوکر سوسن سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے عمرو طوطا ہوگیا اوسنے کہا کہ اگر طوطا ہوجاتا تو اسی قفس
میں ہوتا جانتا کہاں یہاں تو نہ طوطا نظر آتا ہے نہ عمرو یہ کیا واقعہ ہے آپ بولے کہ طوطا تم لوگ
ہوگئے ہم تمہارے باپ ہیں دراز زبان سنبھال کر کلام کرو ورنہ گدی سے زبان کھینچ لی جائے گی
بھلا ہمکو کوئی قید کرسکتا ہے ہمارے خدا نے ہمکو رہا کردیا ہم قفس سے بھی نکل آئے لو ہم جاتے ہیں
سوسن نے جو یہ صدا سنی کہا کہ لو موا بول رہا ہے دیکھو کیسی زبان درازی کررہا ہے ذرا قفس تو اوتارو
اسی میں ہے کہیں باہر نہیں گیا ہے کیونکہ قفل اسی طرح سے لگا ہوا ہے صمصام نے قفس اوتارا آپ ایک
مرتبہ مینا کی بولی بولے سب ہنس پڑے کہ لو ابھی طوطا بنا تھا اب مینا بنگیا آدمی کہاں ہے کوئی تماشہ
ہے کبھی طوطا بنتا ہے کبھی مینا آپ نے کہا کہ ایک مرتبہ کہدیا کہ ذرا سنبھال کر زبان کو بات کرو تم لوگ
نہیں مانتے ہو دیکھو تمہیں بتا دونگا اور سوسن لے میرے جسم کی بوٹیوں کو کاٹ کباب لگا اور کہا
دیکھو تو کباب لگاتی ہو یا میں لگاتا ہوں بہت خوش ہو رہی تھی کہ اتنے میں صمصام
نے قفس زمین پر رکھا سوسن نے کہا کہ بول رہا ہے باتیں کررہا ہے دکھائی نہیں دیتا ہے
اب آپ خاموش رہے کچھ نہ بولے اب تو تمام ساحر جو کہ اسکے نوکر تھے اور دوست
تھے سب آکر جمع ہوگئے تھے پیشتر کہ عمرو قفس کے اندر سے غائب ہوگیا قفس اوسی طور سے بند رہا
سب چلے آتے ہیں کہ چلکر ذرا دیکھیں کہ کیونکر غائب ہوگیا قفس سے اور کدھر گیا سب آ آکر
گرد قفس کے جمع ہوگئے سبکی آنکھیں قفس کی طرف لگی ہوئی ہیں اور سب دیکھ رہے ہیں مگر
کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے سوسن تو حیران ہے کہ یہ کیا ہوا کہ یکایک قفس سے نکل گئے آواز آئی
سب نے پلٹ کر دیکھا کہ یہاں کہاں بولا سوسن نے کہا کہ کیا اودھر اودھر دیکھتے ہو اسی
قفس سے آواز آرہی ہے عمرو بول رہا ہے کبھی مثل بجاتا ہے کبھی طوطا کبھی مینا یہ نئی تھا کہ انسان ہوکر
انسان سے حیوان ہوگیا کیا بیان کریں عقل حیران ہے جب کسی طور سے خواجہ کا قفس
میں پتہ نہ چلا تو صمصام نے کہا کہ میں اندر قفس کے جاکر دیکھتا ہوں آپ لوگ ہوشیار رہئیے
میں قفس کا در کھولتا ہوں اگر اسکے اندر سے کچھ بھی نکلے تو پکڑ لیجئیگا سوسن خود

آکر پہنچے پاس قفس کے صمصام نے قفل کھولا [illegible] کھڑکی کھولی آپ قریب تو کھڑے تھے
دبے کر قفس کے باہر نکل آئے اور ایک ڈھول صمصام کے بھائی کو لگا اوسکی ٹوپی دور جا کر
گری ڈھول مارکر آپ ہٹ گئے اوس کے برابر ایک ساحر کھڑا تھا اوس سے صمصام نے
کہا کہ واہ بھائی میرے تمہارے کب ایسی دل لگی ہوتی ہے [illegible] ایسی دل لگی کی یاد رکھیگا
[illegible] کی پھر اسنے [illegible] اوسنے کہا کہ دل لگی ایسی کہا کہ تم نے دیدہ و دانستہ
ڈھول ماری کہ ٹوپی گر پڑی اور [illegible] کہ دل لگی ایسی اوسنے کہا کہ قسم سامری کی کہ مین واقف بھی
نہین ہون مجھکو خود تعجب ہے کہ دل لگی اچھی نہین معلوم ہوتی ہے صمصام نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا صمصام
کے اوسکے یہ باتین ہو رہی تھین کہ آپ نے کیا کیا کہ ایک ساحر کے دوسرے کے ایک لات ماری وہ دھم
سے گرا یا ہی تھا کہ آپ نے ایک کے [illegible] آپ نے چپاتین چپاتین اور
ڈھولین مارنا شروع کردین مارے ڈھولون کے دھول پیٹا دیا اور بولا دیا سب عمرو
کی تلاش کرنا بھول گئے سوسن حیران حیران ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ یہ کون سکو مار رہا ہے
مگر کوئی دکھائی نہین دیتا ہے اب تو سب قفس کے پاس سے ہٹ آئے کہ کون یہان کھڑا ہوکر بیکار کو
ڈھولین کھائے میدان صاف ہوگیا سوا سے سوسن کے کوئی اس مقام پر نہ رہا یا صمصام تھا صمصام
نے اندر قفس کے جا کر تمام قفس کو تلاش کیا کہین پتہ نہ چلا باہر چلا آیا یہان ڈھول پور رہا ہوا تھا آخر کو سوسن
حیران ہو کر سحر کیا اور دریافت کیا کہ عمرو کہاں ہے معلوم ہوا کہ ابھی تمہارے باغ مین ہے آپ نے
حکم دیا کہ عمرو کو تلاش کرو کہین گیا نہین ہے اسی باغ مین ہے مین سحر کرکے حصار کیے دیتی ہون
کہ باغ کے باہر نہ جا سکیگا اسی باغ مین [illegible] گرفتار ہو جائیگا یہ کہکر اوسنے سحر کیا کہ گرد باغ
کے حصار سحر ہوگیا اب تمام ساحر تلاش کرنے لگے آپ [illegible] سوسن کی [illegible] کی
[illegible] کہ یہان سے نکل چلو مگر کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہین دیوار آتشی حائل ہو جاتی ہے
راستہ نہین ملتا ہے آخر کو آپ پریشان ہو کر پھر واپس آئے یہ خیال کر کے کہ اب اسکو قتل کر کے
یہان سے جائینگے [illegible] قتل کیے ہوئے [illegible] نہ ہوگی ساحر تلاش کر رہے ہین جب
کہین پتہ نہ چلا تو سب سوسن کے پاس واپس آئے اور کہا کہ ہم نے تمام باغ کو چھان مارا کہین
عمرو کا پتہ نہ ملا سوسن نے پھر سحر سے دریافت کیا سحر نے خبر دی کہ باغ مین موجود ہے فلان

مقام پر کھڑا ہوا ہے سوسن نے ساحروں کو پتہ دیا وہ دوڑے گئے آپ وہاں سے نکل کر دوسری طرف
جا کھڑے ہوئے سوسن نے اوسطرف کو بھیجا آپ اوس مقام پر پہونچ گئے کسی کے دھول ماری کسی کے
پیٹ کسی کے گھونسا رسید کیا کسی کے سر کا کسی کے چوتڑوں میں لاتیں دیکر دوسے مارا کسیکا ہاتھ
توڑا کسیکا سر پھٹ گیا کوئی منہ کے بل گرا غرضکہ لوٹ گئے سوسن اور سب ساحروں کو
عاجز کیا جب آپ بھی تھک گئے تو آپ نے خیال کیا کہ کسی مقام پر بیٹھ کر کچھ دیر دم لو ایک
طرف کو چلے گئے اوسی باغ کے وہاں باغبان کا چھپر پڑا ہوا تھا اوسکی جورو کھانا وغیرہ
پکا کے اور نکال کے رکھ کر آنگن کے بیٹھا سب کو تکتی تھی آپ نے اوسکو دبا کے
مار کر بیہوش کیا اوسکی صورت بنا کر اوسکے چھپر میں آئے باغبان کے ساتھ کھانا کھانے لگے
اوسکو پشت پر چھپر کے گوشہ میں تو آپ دبا کے جاتے تھے کہ صاحب تم نے سنا کل عمرو
عمرو کو ملکہ نے پکڑا تھا اور اکو قفس میں بند کیا وہ قفس سے غائب ہو گیا اور باغ میں اوسنے ظلم ڈالدیا کہ
سبکا مال و اسباب لوٹ لیا وزرا تم ہوشیار رہنا اوسنے کہا کہ وہ سرا یہاں آکر کیا بنائیگا میرے
پاس کیا ہے جو لے جائیگا یہ جھوپڑی ہے اور یہ تھالی ہے لیجائے مجکو کیا ڈر اور دیر تک آپ اوس سے
باتیں کرتے جاتے ہیں اور کھانا کھاتے جاتے ہیں وہاں سوسن نے جب دیکھا کہ وہ اودھم
کم ہو گیا اور امن ہو گیا خیال کیا کہ شاید باغ سے باہر چلا گیا جو یہ ظلم کم ہوا ہے ذرا اوراق
تو کروں یہ دل سے باتیں کر کے کتاب اوٹھا کر دیکھا کہ عمرو کہاں ہے آیا باغ میں ہے یا باغ
سے باہر چلا گیا یہ تحریر پایا کہ عمرو فلاں مقام پر فلاں باغبان کی جورو کی شکل بنا ہوا اوسکے ساتھ
کھانا کھا رہا ہے جو اسنے دیکھا کتاب ساحری میں یہ وہاں سے اوٹھی اور اسنے کسی سے کہا نہ
سنا اوس باغبان کے چھپر کی طرف چلی یہانتک کہ وہاں جا کر پہونچی جیسے اسنے دور سے دیکھا
کہ واقعی باغبان کے ساتھ آپ اوسکی جورو کی شکل بنے ہوئے کھانا کھا رہے ہیں مسکرا کر باتیں
کر رہے ہیں چونکہ کتاب ساحری سے تو اسکو معلوم ہو چکا تھا اسنے پکار کر کہا یہ خیال کرکے کہ کچھ
ہوا تو ہے نہیں کہ چلا جائیگا غائب ہو جائیگا اتنے سامنے موجود ہے کدھر جائیگا معلوم ہو جائیگا
میں جا کر پکڑ لونگی یہ پکاری کہ او باغبان اپنی جورو کو پکڑ لے نہ جانے پائے جب تک
میں نہ آلوں وہ حیران تھا یہ کیا کہتی ہیں پلٹ کر کہا کہ آپ کیا فرماتی ہیں سوسن نے کہا

کہ یہ جو تیری ساتھ کھانا کھا رہی ہے تیری جورو نہین ہے بلکہ عمرو عیار ہے تیری جورو کو فلان مقام پر
چھپر کی پشت پر بیہوش کر کے ڈالدیا ہے خود اوسکی صورت بنکر آیا ہے تیرے ساتھ کھانا کھایا
ہے یہ جو سوسن نے کہا اوسنے جو سنا تو وہ یہ کہکر بلبلایا ہاے میری جورو مین لٹ گیا اس حرامزادہ
عمرو نے مجکو لوٹ لیا میری جورو کو نہ معلوم کیا کیا اوسنے یہ کہکر قصد کیا کہ مین پکڑون آپ نے
ایک چپت مارکر اوسکے گلیم اوڑھ لی جبتک سوسن اوٹھے آپ غائب ہوگئے سوسن
جو آکر پہونچی تو انکو نہ پایا باغبان کو بیٹھے ہوئے دیکھا اوس سے کہا کہ کہان گیا اوسنے جواب دیا
کہ ابھی اسی مقام پر موجود تھا جب آپ نے پکار کر کہا کہ پکڑ لے مین پکڑنے کو بلبلایا میرے
چپت ماری اور غائب ہوگیا کسی گوشہ مین ہوگا سوسن نے بہت تلاش کیا آپ وہان
سے نکل کر پھر بارہ دری مین چلے آئے جب نہ ملے تو سوسن نے کہا کہ جا تیری جورو تجھے
تیرے چھپر کے پیچھے پڑی ہوئی ہے جا اوسکو اوٹھا لا وہ باغبان گیا اوسکو اوٹھا کر لایا اوسکو ہوشیار
کیا اوس سے پوچھا کہ تیرے اوپر کیا گذری اوسنے کہا کہ مین جو کھانا نکال کر باہر پیشاب کو نکلی
کسی نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا مین گر پڑی کچھ مجکو خبر نہین کہ میرے اوپر کیا گذری سوسن
نے اوس سے کہا کہ عمرو نے تجکو بیہوش کر کے تیرے چھپر کی پشت پر تجھے ڈالدیا تھا اور تیری
صورت بنکر تیرے خاوند کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا یہ مین نے کتاب مین دیکھا مجکو جب
معلوم ہوا تو مین وہان سے اوسکے اسیر کرنے کے لیے آئی تیرے خاوند نے پکار کر کہا کہ پکڑ لے
اسنے عرصہ کیا وہ اسکو چپت مار کر چلا گیا خیر اب تو مین سے نہین آیگی جو وہ آئیگا تو مین چپکے چپکے آ دیکھی اور
پکڑ لونگی خیر وہ رو پیٹ کر بیٹھ رہے وہ شب کو بھی اور کھانا لی جو کچھ تھی آپ لیٹ گئے سوسن
اون دونون کو پانچ روپیہ دیکر اپنے مقام پر آئی یہان آکر پھر دریافت کیا کہ اب کہان ہے
معلوم ہوا کہ بارہ دری مین فلان مقام پر سوتے ہوئے وہان جا کے دیکھا تو نہ پایا بہت حیران ہوئی
اسی طور سے دو دن اور دو راتین سوسن خواجہ کے پیچھے پریشان رہی نہ کچھ کھایا نہ پیا
نہ سوئی نہ بیٹھی حد سے زیادہ تپ یا اودھر کو گئی اب اسنے سبکو منع کر دیا ہے کہ تم چپکے مین خود
تلاش کرونگی خواجہ کا یہ حال ہے کہ کسی کی چوکی ساتھ لی کسی کا پاندان غائب کر دیا کوئی بیٹا کو لوٹا کسی کو
غائب کر دیا وہ سر پیٹتی رہی اور دیدہ زاد ... آئی اوسی طرف سے اوٹھ کر چلی آئی جبکہ اسطرح سے خواجہ

بہت پریشان کیا تو سوسن نے دریافت کیا کتاب ساحری سے کہ یہ کیا سبب ہے کہ عمرو تمام لوگوں کو پریشان کر رہا ہے
اور دکھائی نہیں دیتا ہے یہ واقعہ تو میرے اوپر ظاہر ہوا کتاب نے خبر دی کہ اوسکے پاس ایک گلیم ہے کہ جب اوسکو
اوڑھ لیتا ہے وہ سبکو دیکھتا ہے اوسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا اوسی گلیم کو اوڑھے ہوئے ہے سب کو اوسنے پھر [illegible]
پریشان کیا ہے یہ امر جو خواجہ کی حالت کا اوسکو معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گلیم اوڑھے ہوئے ہے اور اس گلیم کی
یہ خاصیت ہے کہ وہ سبکو دیکھیں گے اور اوسکو کوئی نہیں دیکھیگا یہ بہت پریشان ہوئی اپنے خیال کیا یہ تو بڑی
خرابی ہوئی اگر راستہ باغ کا کھولے دیتی ہوں تو یہ خرابی ہوتی ہے کہ وہ چلا جائیگا پھر آکر پریشان کریگا ایسا نہ کہ میں
غافل ہو جاؤں اور وہ پکڑ لے یا قتل کر ڈالے تو کیا ہو اگر راستہ نہیں کھولتی ہوں تو وہ [illegible]
پکڑ لیگا بڑی خرابی میں جان ہے آج کئی دن سے لیٹی تک نہیں ہوں اسی خوف سے ان تکلیفوں میں
مبتلا ہوئی ہوں خداوند سامری اس عذاب سے نکالیں تو نکلوں فکر کرنے لگی کہ کس طور سے اس بلا سے
رہائی ہو فکر کرتے کرتے یہ بات ذہن میں آئی کہ تو عمرو عیار کو اسی باغ میں اسی طور سے چھوڑ دے اور اسکو باغ کے
رہنے دے اور خود اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس اعظم کوہ پر چلی جا کیونکہ وہ بڑا [illegible] شہر کا
مالک ہے بھی شہر اعظم کا یہ یہاں تڑپ تڑپ کر مر جائیگا راستہ تو اسکے باہر نکلنے کا ملیگا نہیں
یونہی تڑپ تڑپ اور پتھر سے پتھر سر ٹکرا کر ہلاک ہوگا تو قید رہیگا اور اپنے سپہ سالار منقور جادو کو
بلا کر اس باغ کی نگہبانی اور پاسبانی سپرد کر اور اس سے کہدے کہ تم اپنا حصار کر لو کہ باغ میں
جاتی ہوں اگر یہاں رہونگی اپنے خوف سے عمرو کے نہ سوؤنگی نہ لیٹونگی تو بیمار ہو جاؤنگی راوی بیان کرتا ہے
کہ اس امر کو اسنے اپنے دل میں ٹھیرا لیکر ایک طائر سحر کو روانہ کیا منقور جادو اپنے
سپہ سالار کو اس [illegible] شہر کے اندر سے کہ جہاں اسکا لشکر وغیرہ ہے طلب کیا کیونکہ بیرون شہر کوہ
سوسن پر اسکے باغ میں رہتی ہے اسکا کل لشکر اور سپہ سالار اندرون شہر ہے اوس طائر سحر نے
جا کر منقور جادو کو آگاہ کیا کہ تمکو ملکہ یاد فرماتی ہیں وہ اوسیوقت اژدر سحر پر سوار ہو کر آیا پاس
سوسن جادو کے آکر اوسنے پہلے سلام کیا سامنے کھڑا ہو گیا منقور نے دیکھا کہ سوسن
بہت حیران اور پریشان چہرہ اوترا ہوا ہے منہ پر ہوائیاں اوڑ رہی ہیں ہاتھ جوڑ کر پوچھا کہ
کیوں ملکہ نصیب دشمنان مزاج کیسا ہے میں کچھ روئے مبارک پر گرد کدورت پاتا ہوں خیر تو ہے
سوسن نے کہا کہ اے منقور کیا بیان کروں عمرو کے ہاتھوں بہت پریشان ہو رہی ہوں

اوسنے آج پانچ روز سے پریشان کر رکھا ہے نہ کھا سکتی ہون نہ پی سکتی نہ سو سکتی نہ لیٹنے کی
مجھے فرصت ملنے دیتا ہے آج پانچ روز سے سوا سے میوے خشک کے کوئی چیز قسم غذا سے
کھائی ہو یا پانی پیا ہو تو مین نے اپنی لڑکیون کے استخوان چبا لیے ہون اور انکا خون پیا ہو قہقہور
نے کہا کہ آپ قسم بیجا کو کھاتی ہین مجھکو اسی طور سے یقین ہے اگر یہ واقعہ تو مفصل بیان فرمائیے سوسن
نے اول سے آخر تک کل حال بیان کیا اور کہا کہ آج چار روز سے وہ کسی باغ مین
ہے مین نے حصار سحر کر دیا ہے کہ وہ کہین جا نہین سکتا ہے اوسکے پاس ایک گلیم ہے کہ وہ اوسکو
اوڑھ لیتے ہین اور غائب ہو جاتے ہین وہ سبکو دیکھتا ہے اوسکو کوئی نہین دیکھتا ہے پس اس سبب
سے بہت حیران ہون کہ کیا کرون ابھی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ تمکو یہان کا اختیار دیکر
یہان سے دو تین دن کے لیے اپنے بھائی کے پاس اعظم کوہ پر چلی جاؤن وہان جاکر
آرام لون اور دو ایک دن رات سے بسر کرون اوسکے بعد چلی آؤن جب تک تم یہان کا
بندوبست کرو اور حفاظت رکھنا عمرو کو نکلنے نہ دینا اپنا حصار سحر ہر طرف کیے لیتی ہون تم اپنا
حصار گرد باغ کے کر دو دیکھو بہت ہوشیاری اور خبرداری سے رہنا روز روز کی مجھکو خبر دیتے رہنا
زہر یلیطائر سحر کے قہقہور نے کہا کہ آپ تشریف لے جائین اپنے امکان بھر بہت کوشش کرونگا
عمرو کی کیا لیاقت ہے جو باہر جا سکے ہوا تو اس باغ سے جا نہ سکے گی عمرو تو انسان ہے سوسن
نے کہا کہ بہت اچھا لے اب مین جاتی ہون اوسنے اوسوقت اپنی خواصون وغیرہ کو بلا کر کہا کہ
سامان سفر کرو پھر خیال مین آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو خواصون مین ملکر اونکے ہمراہ باغ سے باہر
نکل جائے تو ساری محنت بیکار ہو کہا کہ اچھا تم لوگ اسی باغ مین رہو مین آتی ہون یہ کہکر اور سحر
کیا کہ زمین شق ہوئی اور سوسن غرق زمین ہو کر طرف اعظم کوہ کے اپنی بھائی کے پاس چلی گئی
یہ کیا کہ اپنا حصار سحر ہر طرف کر لیا قہقہور نے اوسوقت اپنا سحر کیا کہ اوسکا حصار گرد باغ کے
ہوگیا خواجہ نے قصد کیا تھا کہ جب خواصون کو اپنے ہمراہ لیکر جائیگی تو کسی خواص کو بیہوش
کر کے اوسکی شکل بنکر اوسکے ہمراہ چلا جاؤنگا مگر جب سوسن اکیلی غرق زمین ہو کر چلی گئی تو خواجہ
رہ گئے پھر تو اوس باغ مین گشت لگائی کہ شاید کسی طرف سے راستہ مل جائے تو نکل جاؤن مگر
رستہ نہ پایا مجبور ہو کر رہ گئے اوسدن تو قہقہور نے وہ اوتنا دن اور رات جاگ کر بسر کی خواجہ

بھی اوسکو پریشان نہ کیا یہ تو یہاں بندوبست کرکے بیٹھا ہی مگر ناظرین کو معلوم ہو کہ مقہور جادو
ایک جوان خوبصورت صاحب خلق شکیل حسین سروچری کیر دخترنت سے بڑی ساحر زبردست
باوجود جرأت ہے سدت ایک مدت سے اعظم جادو پریزور سوسن جادو کی دختر ملکہ ماہ اختری
پر عاشق دلدادہ ہی مگر بسبب اپنے ملازم ہونے کے سوسن کا ملازم ہی اور اعظم جادو ایک بادشاہ
عظیم اور حاکم دبدبہ ہی مقہور اسی کا سپہ سالار ہی اور اوسکے یہاں ملازم ہی کہ وہ اعظم تمام اوسکے
قبضہ مین ہی اوسکی اقتدار کے سکے چلتے ہوئے ہین تنہا سلطنت ساحری کے جھنڈے گڑے ہوئے
ہین اپنا مقابل وہ کسی کو نہین جانتا ہی سوسن کو تو وہ مانتا ہی نہین ہی تو بھلا اور کی کیا حقیقت
ہی شمشال جو بادشاہ طلسم اسوقت ہی وہ اوسکی تو کچھ اصل سمجھتا ہی نہین ہی سب حاکمان وزیر
شمشال کی اطاعت کی اور جاکر نذر دی الا اعظم جادو نے نہ اطاعت کی نہ نذر دی جب کبھی شمشال
نے طلب کیا بذریعہ نامہ کے جواب لکھدیا کہ مہلت ہوئے تو حاضر ہون کیونکہ آجکل کچھ انتظام ملکی مین
مصروف ہون کچھ کارندون کے ہاتھ سے خرابیان پڑگئی ہین اونکی دیکھ بھال کررہا ہون صاف
طور سے انکار کرنا کبھی مناسب نہ جانا تو بحیلہ حوالہ ٹالا لیا تو بادشاہ متکبر ہی کئی مقام سے
اوسکی دختر کی شادی کے پیغام بھی آئے بادشاہان بزرگ نے درخواست کی اوسنے انکار کیا
اور کہا کہ مین ابھی اسکی شادی نہ کرونگا ماہ اختری بھی حسن مین طاق سحر مین شہرہ آفاق ہی نہایت
حسین و خوبصورت عورت ہی نازنین مہ جبین مہر تمکین بلقیس اعظم کہ وہ کہلاتی ہی زلیخا سے ورثہ
ہفت اقلیم کی لقب سے مشہور ہی نہایت حسین و شکیل ہی ابھی اوسکا سن بھی کوئی پندرہ سولہ برس
کا ہوگا بقول شاعر بیت پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۞ جوانی کی راتین مرادون کے دن ۞ اوسکے
سراپا مین یہ چند شعر کافی ہین نظم سبز نخل گل جوانی تھا ۞ حسن یوسف فقط کہانی تھا ۞ تھا یہ اوس گل کا
جامہ زیب بدن ۞ سادی پوشاک پر ہو سو جوبن ۞ سارا گھر اوس پہ رہتا تھا قربان ۞ روح گریان
کی ہی تو باپ کی جان ۞ آڑی ہیکل گلے مین ڈالے ہوئے ۞ پیاری پیاری سی کچھین نکالے ہوئے ۞
ناک مین نیم سا قند آونکا ۞ شوخی چالاکی فقط اسن کا ۞ خلاصہ یہ کہ بہت حسین اور خوبصورت
تھی یعنی شہرہ آفاق دلبری مین طاق اوسکو ایک دن مقہور نے اس طور سے دیکھا تھا کہ وہ سوسن
کے یہان آئی تھی مقہور بھی موجود تھا یہ دیکھکر عاشق ہوگیا تھا بسبب خوف اعظم جادو و سوسن جادو

اظہار عشق کر نہ سکتا تھا ایک تو ملازمت کا خوف دوسرے اپنے کم مرتبہ ہونے کا ڈر تیسرے
یہ خوف کہ اگر اظہار عشق کرون اور ان لوگون کو ناگوار ہو تو میری جان پر بنے یا تو قتل کیا جاؤن یا اسیر
کر لیا جاؤن کیونکہ جبکہ اعظم جادو نے بڑے بڑے شاہون کی درخواست کو قبول نہ کیا تو مین کیا چیز
ہون اور میری کیا حقیقت دیاقت ہے جو میری درخواست کو قبول کریگا اسکے اظہار مین سوا
ذلت و خواری کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا اس سے بہتر و انسب یہی ہے کہ اس امر کو سینہ مین پوشیدہ
رکھون اور وقت کا منتظر رہون دیکھون کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہے اور آتش فراق سے شمع سان رات
دن جلا کرون راوی ناقل ہے کہ مشہور جادو نے ایسے ایسے خیالات کر کے اظہار عشق و محبت ملکہ
ماہ اختری نہ کیا اپنے سینہ مین اس آتش کو پوشیدہ کیا رات دن اسی تصور و خیال مین مبتلا رہتا
تھا اور آتش فراق سے جلا کرتا تھا چہرہ اوسکا زعفرانی ہو گیا تھا آنکھون مین حلقہ پڑ گئے تھے
آثار حضرت عشق اوسکے رخ سے پائے جاتے تھے اوسکو اپنے سر و پا کا ہوش نہ تھا دن اوسکو آہ و
زاری مین و شب اوسکی اختر شماری مین گذرتا تھا ہر وقت تصویر خیالی ملکہ ماہ اختری کی پیش
نگاہ رہتی تھی تنہائی مین اکثر دل ہی سے باتین کیا کرتا تھا ملکہ کی تصویر خیالی سے اسکو سوا سے اس
شغل کے دوسرا شغل نہ تھا کھانا پینا سونا وغیرہ حرام تھا اکثر اکیلا بیٹھا ہوا رویا کرتا تھا کبھی یہ
جی چاہتا تھا کہ صحرا مین نکل جاؤن گریبان کو چاک کرون حضرت عشق نے اوسکو اپنے قبضہ مین
کر لیا تھا مشہور دلیر اوسکی سپاہ غم و الم نے چڑھائی کر لی تھی اقلیم دل کو فوج حسرت و رنج نے
غارت کر لیا تھا دیو عشق سر پر سوار تھا پہلوان عشق نے باوجودیکہ مرد سپاہی تھا مگر زیر کر لیا تھا وہی
سبب آیا تھا مشہور رنجا و در مغلوب ہو گیا تھا خلاصہ یہ کہ مشہور ملکہ ماہ اختری پر ایک
مدت سے عاشق و فریفتہ تھا اوسکے سودا سے زلف مین از خود رفتہ تھا مگر اظہار عشق نکر سکتا
تھا نہ تو اسقدر زر و جواہر رکھتا تھا نہ صاحب حکومت تھا نہ اعظم جادو و سوسن جادو
سے سحر ساحری مین مقابلہ کر سکتا تھا مجبور و ناچار آتش فراق سے جلا کرتا تھا اور یہ شعر پڑھا کرتا
تھا شعر نالہ را ہر چند می خواہم کہ پنہان برکشم ٭ دل ہمی گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن ٭ راوی خجستہ
بیان نقل کرتا ہے کہ مشہور کا تو یہ عالم تھا عشق ملکہ مین ملکہ ماہ اختری کو اسکی خبر بھی نہ تھی کہ کیسے کون
مرتا ہے یہ تو جملہ معترضہ تھا صرف ناظرین کو آگاہ کرنا تھا کہ مشہور ایک مرد عاشق تن اور دام زلف مین

مبتلا ہی یہان تک مین نے تحریر کیا تھا کہ خواجہ اوس دن تو خاموش رہے اور مقہور نے بھی اپنا بند و بست
کر لیا ہی یہ کچھ براءت اوس دن باغ مین رہا کسی قسم کی تکلیف خواجہ نے مقہور کو نہین دی مگر باغ
کے باہر نہ جانے دیا اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی اور پہلے حال سوسن کا تحریر ہوتا ہی آمدم برسر قصہ کہ
سوسن جادو جو قید پر اپنے سپہ سالار کو اپنے باغ مین چھوڑ کر اور خواجہ عمرو کو اسی باغ مین مقید بتصویر
کر کے ہوئی گرد باغ حصار کر مقہور سے کہ اسکے اور اپنے خواجہ کی حفاظت اور پاسبانی کا حکم دیکے غرق
زمین ہو کر طرف کوہ اعظم کے اپنے بھائی اعظم جادو کے پاس روانہ ہوئی خلاصہ یہ کہ راہ طی کرکے کوہ اعظم
پر پہونچی وہ وقت ہی کہ اعظم جادو دربار برخاست کرکے داخل محل سلطانی ہوا ہی سب ارکین سلطنت و امیران
بھی اپنے گھرون کو رخصت ہو گئے دسترخوان چنا گیا ہی اعظم کا قصد ہی کہ کھانا کھانے کو زمین
شق ہوئی اور سوسن جادو پیدا ہوئی تمام خاک مین آلودہ حواس باختہ منہ پر ہوائیان اوڑتی ہوئین
یہ حالت بہن کی دیکھکر اعظم جادو نہایت پریشان ہوا کہا کیون سوسن تو اسقدر حیران کیون ہی یہ
کیا تیری حالت ہی اسقدر بدحواس کیون ہی راوی کہتا ہی کہ اعظم بڑا ہی اور سوسن چھوٹی ہی اسنے کچھ جواب نہ دیا
پہلے جھککر تسلیم کی ادا کی اوسکے کہا کہ بھائی صاحب کیا بیان کرون کہ کس آفت مین مبتلا ہون اور کس بلا مین
گھری ہوئی ہون اعظم نے جواب دیا کہ کچھ تو بیان کرو کہ اس حالت سے کیون تمہارا آنا ہوا کہ خواصین
ساتھ نہین نہ کچھ سامان سواری و شان و شوکت ہمراہ ہی بلکہ تنہا آئی ہو اور غرق زمین ہو کر آئی ہو سوسن
نے عرض کیا کہ ذرا میرے حواس درست ہولین تو عرض کرون اعظم نے کہا کہ آؤ کھانا تو کھاؤ پھر سب حال بیان
کرنا سوسن نے کہا کہ آپ میری حالت ملاحظہ فرما رہے ہین کیونکر اس حالت مین دسترخوان پر
آؤن ذرا حواس بجا ہولین اعظم نے کہا اچھا یہ کہکر حکم دیا خواصون کو کہ پانی لاؤ سلیمہ کے ہاتھ پاؤن منہ
دھولاؤ حرامزادیون کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہو اور کوئی جاکر پانی نہین لاتی ہو یہ حکم دینا تھا کہ اوسوقت
آب گرم و تسلہ لیکر حاضر ہوئین سوسن نے منہ ہاتھ دھویا اب اسکے حواس درست ہوئے اعظم
بھی ہاتھ روکے بیٹھا رہا جب یہ منہ ہاتھ دھوکر فراغت کر چکی اعظم نے کہا کہ اب آؤ کچھ کھانا تو سوسن
اعظم کے بار بار کہنے سے مجبور ہوئی اگرچہ بھوک بھی بہت تھی آکر دسترخوان پر بیٹھی سب نے کھانا کھایا
جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہو چکی تب سب اہلیان سے بیٹھے اب اعظم نے سوسن سے کہا
کہ کچھ حال اپنا بیان کرو تب سوسن نے اول سے قصہ شروع کیا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ طلسم کشا

حد طلسم پر آگیا کی معرکہ شنکال سے اور طلسم کشا سے ہوئے پھر وہ طلسم کشا غالب آیا چنانچہ ہوا خواہان
شنکال شریک طلسم کشا ہو گئے ہین اونھون نے سب حالات طلسم سے طلسم کشا کو آگاہ کیا چنانچہ
طلسم کشا ورشید بیستون کی طرف آیا حکیم استقلینوس حکیم فیثا غلین نے طلسم کشا کی اطاعت کی
بیستون جادو مارا گیا کوہ بیستون برباد ہوا بادشاہ سابق یعنی سیماب نے بلند آواز رہا ہوا اوسنے رہا ہوکر
سب حال سے طلسم کشا کو خبردار کیا اور کہا کہ بدون ورشید سوسن کے فتح ہوئے لوح طلسم دستیاب
نہوگی پس طلسم کشا نے اپنے عیار خواجہ عمرو کو ورشید سوسن کی طرف اس غرض سے روانہ کیا کہ وہان کے
حالات دریافت کرکے آؤ اور مجکو خبر کرو تاکہ مین جاکر ورشید سوسن کو فتح کرکے لوح حاصل کرون اور مرزیح کو
بھی قتل کرنا یہ تو آپ بخوبی آگاہ ہونگے کہ وہ بڑے غضب کا عیار ہے اوسنے بڑے بڑے ساحران نامی
کو قتل کیا خلاصہ یہ کہ وہ عقب کوہ سے آیا چپال راہدار سے ملا اوسکو کچھ فقرہ دیکر مسلمان کیا اوسکے ذریعے
مہروش و ماہ وش کے پاس پہونچا اونکو اوس عیار کا گانا پسند آیا اونھون نے اپنے باغ مین طلب کیا
گانا ہو رہا تھا کہ اتفاق سے مین بھی پہونچ گئی وہ عیار میرے روبرو بھی خوب گایا شراب مین بیہوشی ملاکر
مجکو جام دیا مین عمرو کی او غنچہ کے آنے کی خبر پاچکی تھی کہ وہ سرحد طلسم تک آچکے ہین اپنا بندوبست کر چکی
تھی شراب نے مجکو اونکے حال سے آگاہ کیا مین نے آواز گیر دی اوسکے پاس گلیم عیاری ہے اوسکی
یہ خصلت ہے کہ اوسکو جو اوڑھے تو خود سبکو دیکھے اوسکو جو کہ اوسے کوئی نہ دیکھ سکے پس وہ گلیم اوڑھکر
غائب ہوگیا تمام خواصون وغیرہ کو لوٹ لیا دوپہر رات سے دوپہر دن تک تلاش کیا نہ ملا پھر اوسنے
صبح سے اوپر عیاری کی سیری خواص بنکر آیا اور رومال بیہوشی آمیز سے میرا منہ پونچھ لیا کیونکہ پسینہ آیا ہوا
تھا مجکو بیہوش کیا مین مرزیح کو اس حال سے آگاہ کر چکی تھی کہ طلسم کشا برائے فتح طلسم آچکا ہے اوسکا عیار
بھی اوسکے ہمراہ ہے خبردار رہنا اور میری طرف سے بھی غافل نہوتا چنانچہ اوسنے بندوبست کر لیا تھا جب
وہ عیار میرے قتل کے لیے خنجر لیکر چلا وہان مرزیح کو خبر ہوگئی وہ چپک کر آیا مگر غلطی کی کہ قبل زمین پر پہونچنے
کے ڈانٹا وہ پھر گلیم اوڑھکر غائب ہوگیا مرزیح نے آکر مجکو ہوشیار کیا مین نے سب حال اوس سے بیان
کیا اوسنے اور مین نے پھر تلاش کیا نہ ملا اب جو دریافت کیا چپلہ سحر سے تو معلوم ہوا کہ وہ باغ سے نکل گیا
مین نے مرزیح کو روانہ کیا کہ تم چپال راہدار کو پکڑ لاؤ وہ عیار زنبیل سے چپال کے گھر پہونچ گیا وہان جاکر
چپال کی مان اور اوسکے لاڑمون کو بیہوش کرکے اوسکے پاس زنبیل ہے اوسمین داخل کیا اور سامان اسباب

لے لیا بالکل جھاڑو دیدی اور خود جمال کے مالن کی صورت بنکر بیٹھ رہا جب مرتیخ پہونچا اوسکو نظرہ دودھ کا
دیکر اوسکے مکان پہ گیا اوسکے اوستاد کی قبر پہ عبادت کرنے کو بیٹھا پہلے جو کچھ وہان تھا وہ
سب غائب کیا پھر مرتیخ کو اندر بلایا مرتیخ کو بیہوش کرکے زیر زنبیل کیا آپ اوسکی صورت بنکر
اور اندر جا کر بذریعہ اپنے ملازمون کے میرے پاس آیا مجھ سے سب حال بیان کیا اپنے
نابینا ہونے کا ایک سرمہ دانی دی جسکا فرح ہوا جب مین یہان اپنا چند دوست حفاظت کر چکی تھی اُس
سرمہ دانی مین بیہوشی تھی مین نے جو کھولا بیہوشی میرے دماغ مین پہونچی مین بیہوش ہو کر
گری وہ قتل کرنے چلا تھا لیکن سحر نے نکل کر اوسکو پکڑ لیا مجھکو ہوشیار کیا پھر کیا کہون کہ جو جو فقرے
اوسنے سکھائے مگر مین نے نہ سنے مین نے جو مرتیخ طلب کیا تو کہا کہ مین کھا گیا ہون کہان سے لاؤن
مین نے ہر چند بد عہدی کی مگر وہ نہ قبولا مین نے اوسے قید کیا اور قفس مین بند کیا اپنے سر پر لٹکایا
سوئی رات کو وہ قفس سے خود بخود غائب ہو گیا صبح کل قید کے قفل اوسی طور سے لگا رہا اور قفس بند رہا
اور لٹکا رہا جب صبح کو مین بیدار ہوئی اب جو دیکھا اوسکو قفس مین نہ پایا بہت حیران ہوئی پہلے تو
خود بخود دیکھا کہ جب نہ ملا اور نظر نہ آیا تو سب غور صورت دیکھ کے ملایا اوسنے بھی دیکھا لیکن
نظر آیا خلاصہ یہ کہ وہ قفس سے نکل کر میرا باغ کو پریشان کرنے لگا مین نے کتاب سامری مین
جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ باغ ہی مین ہے مین نے گرد باغ حصار کیا کہ جا نہ سکے اوسنے وہ وہ آفتین
برپا کین کہ مین کیا عرض کرون تمام باغ مین ایک دہل چل ڈالدی تلاطم برپا کر دیا باغبان کی جورو
کو بیہوش کرکے اوسکی صورت بنکر اوسکے ساتھ خوب کھانا کھایا مین یہان سے کتاب مین
دیکھکر چلی جیسے مجکو آتے ہوئے دیکھا غائب ہو گیا خلاصہ یہ کہ بہت پریشان کیا کسیکا بادان
غائب کر دیا کسیکا لوٹا غائب کیا یہ اندھیر تھا کہ کوئی کھانا پکا رہی ہے اور کھانا آگے سے غائب ہوتا
جاتا ہے جب مین پریشان ہوئی اور کتاب سامری سے یہ معلوم ہوا کہ اوسکے پاس گلیم ہے جسکے اوڑھ
لینے سے وہ غائب ہو گیا ہے پس وہ کسیکو نظر نہ آیگا اور مین پانچ شبانہ روز سے پریشان بھی ہو گئی
تھی نہ سوئی تھی نہ چین سے لیٹی تھی نہ کچھ کھانا پانی پیا تھا مین نے دیکھا کہ اگر یہی حالت رہیگی تو مین
ماندی ہو جاؤنگی مین نے اپنے سپہ سالار مشہور جادو کو طلب کرکے باغ کی حفاظت اور قبضہ گرد
کی پاسبانی اوسکے سپرد کی اور اوس سے کہا کہ تم اپنے لشکر سے گرد باغ حصار کر لو اوسنے گرد باغ گھیرا کیا

مین اپنا حصار سحر برطرف کرکے اور منظور کو کل باغ کا مالک کرکے زمین مین غرق ہو کر آپکی خدمت مین
آئی کہ یہان پہونچکر دو چار دن تو راحت سے بسر کرون تاکہ یہ کسل برطرف ہو پھر اسکی کوئی تدبیر کی جائیگی
یہ حال ہو میرا اور یہ آفت میرے اوپر نازل ہوئی عمرو عیار کے ہاتھ سے پریشان ہو کر بھاگی ہون لہذا
باغ کو ترک کرکے راوی بیان کرتا ہے کہ سوسن نے کل حال بیان کیا مین نے بسبب طول ہونیکے
اور تکرار کی مختصر طور سے جو کہ ضروری تھا اس مقام پر تحریر کیا ورنہ اوسنے تو مفصل تحریر شدہ بیان
کیا تھا اعظم جادو اور اوسکی بی بی ملکہ سمن جادو خاموش بیٹھی سنا کی جب سوسن نے اپنی
تقریر ختم کی اوسوقت اعظم نے کہا کہ کیون سوسن نمک حرامی کا نتیجہ کیا ہوا جیسے شہنشاہ کال نے
اپنے آقا ولی نعمت کے ساتھ سلوک کیا اور اوسکی شراکت تمنے بھی کی اوسکا یہ انجام ہوا کہ راحت
بیٹھنا نہ نصیب ہوا کچھ ہی زمانہ گذرنے پایا تھا کہ طلسم کشا طلسم کو فتح کرنے کو آگیا اس طور پر شہنشاہ کال
نے نمکحرامی کی اوسی طور سے اوسکے ملازمون نے اوسکے ساتھ سلوک کیا بد کام کا انجام بد ہے تمہارا وہ یہ
جو تمہاری حالت ہوئی ہے کہ ایک ادنا عیار سے جو کہ غیر ساحر ہو یون بھاگی ہو کہ کوئی سامان ہمراہ نہ ہوا سر دیا
بھلا اوسکی بھی یہ مجال تھی یا مجال ہے کہ وہ تم ساحرون کو پریشان کرے اور ہم اوسکا کچھ نہ کرسکین اگر یہ کہو
کہ ساحر حشمش وغیرہ کو اوسنے قتل کیا تو اون لوگون نے خود ہی اپنی جان دی اور مارے گئے اور ہلاک
ہوگئے اے سوسن تو نے جو یہ سب حالتین سحر و عیاری کی بیان کین عقل تسلیم نہین کرتی ہے کہ انسان مین یہ
اوصاف اور خصلتین ہون اور انسان بھی کون انسان کہ جو غیر ساحر ہو باوجودیکہ ہم ساحر ہین ہم ایسے کام نہین کرسکتے
ہین نہ کہ غیر ساحر کرے یہ بالکل خلاف ہے تو جو خائف ہو کر بھاگی ہے تو اس خیال سے ایسی ایسی باتین بیان
کرتی ہے تاکہ یہ کوئی الزام نہ رہے کہ ساحرہ ہو کر غیر ساحر سے بھاگ آئی سوسن نے کہا کہ بھائی صاحب
مین سچ عرض کرتی ہون کہ اوسکی یہ حالت ہے مین جھوٹ نہین عرض کرتی ہون اعظم نے کہا کہ خیر کیا کہون
میرا جی چاہتا ہے کہ اوسکو ہلاک کر دیکھون سوسن نے کہا ایسا غضب نہ کیجیےگا مین اسی غرض سے
تو اوسکو منظور کے سپرد کر آئی تاکہ وہ ہلاک ہو جائے جب باغ سے باہر نہ نکل سکیگا جب تک
باغ مین میوہ وغیرہ رہیگا کھائیگا جب ہو جائیگا تو مارے فاقون کے مر جائیگا اعظم نے کہا
کہ وہ منظور کے ساتھ کھانا کھایا کریگا جبکہ تم کہتی ہو کہ اوسکی یہ حالت تھی کہ ہر ایک کے ساتھ
بیٹھکر کھایا لیتا تھا اور کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا تو اوسوقت اوسکو کون منع کریگا سوسن نے کہا

کچھ روکیا جائیگا اتنے میں یہاں کچھ دنوں رہ کر راحت لے لوں پھر کوئی تدبیر کروں گی اعظم نے کہا کہ
شوق سے یہ تو تمہارا گھر ہے منع کون کرتا ہے کہ اتنے میں ماہ اختری دختر اعظم آگئی اوسنے جھک کر سوسن
کو سلام کیا سوسن نے بلائیں لیں ملکہ نے پوچھا کہ دن پھوپھی جان سب عمرو کش و ماہ وش تو اچھی
ہیں سوسن نے کہا کہ ہاں بیٹیا اچھی ہیں اپنے باغ میں رہتی ہیں میں اون سے ناراض ہوں کیونکہ وہ
میرے کہنے پر عمل نہیں کرتی ہیں عمر ساحری سیکے اونکو نفرت ہے ماہ اختری نے کہا ہاں اپنی اپنی طبیعت
ہے پھر اچھی اونکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے سوسن نے کہا اچھا میں اونکو بلا لونگی ماہ اختری یہ
کہکے خاموش ہو رہی راوی سوسن کو چھوڑکر اعظم پہ مقیم ہے اسکو تو کوہ اعظم پر رکھتا ہے چنانچہ سوسن یہاں مقیم ہے اور اس
نے طائران عرض سے مقرر کئے ہیں کہ خواجہ کی حالت سے آگاہ کرتے رہیں اور مقہور جادو نے پہنچکر
کیا اور ایسا حصار گرد باغ کے کھینچا کہ طائر بھی اندر نہ آسکیں اس غرض سے کہ شاید کوئی ساحر جو کہ
ہوا خواہان عمرو سے ہو وہ آکر نہ لے جائے کیونکہ بہت سے ساحر عمرو کے شریک ہیں اور عمرو کے اونمین
سے کوئی خبر پاکر نہ آئے اسنے ایسا بندوبست کیا ہے کہ کوئی ساحر نہ آسکے ایسا بندوبست جادو سے کیا
تو طائر بھی اندر باغ کے نہ آسکے باہر ہی رہے یہاں کا اب حال ملاحظہ ہو جب ایک رات و ایک
دن مقہور کو راحت سے گذرا اور خواجہ نے کسیکو نہ ستایا مگر مقہور سویا نہیں جاگا کیا جب صبح ہوئی مقہور
نے ملکہ کی خواصوں سے کہا کہ کیا خرابی کی بات ہے ملکہ فرماتی ہیں کہ عمرو نے پریشان کر رکھا ہے مجھکو تو
رات بھی گذری اور اسقدر دن بھی آیا عمرو نے ستایا تک نہیں تم بتاؤ کہ کسیکو پریشان کیا اون سب نے
جواب دیا کہ ہمکو بھی پریشان نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے ڈر گیا مقہور نے کہا کہ شاید ایسا ہی ہو خیر
اس امر سے تو اطمینان ہے کہ وہ باہر باغ کے جا نہیں سکتا ہے اونھوں نے کہا کہ ہاں سب خواصیں یہ
کہکر اپنے مقام پر آئیں اور باہم صلاح کی کہ جبکہ ملکہ یہاں نہیں ہیں تو ہمارا کیا کام ہے ہم بھی ملکہ کے پاس چلیں یا
مقہور سے پوچھکر سب نے مقہور سے کہا کہ ہم ملکہ کے پاس جاتی ہیں مقہور نے کہا کہ تمکو اختیار
ہے خلاصہ یہ کہ جسقدر خواصیں اور مصاحبین سوسن کی تھیں مع اون ساحروں کے جو کہ صرف تھے اور
باغ کو چھوڑکر عمرو کے خوف سے غرق ہو ہو کر سوسن کے پاس چلے آئے اب وہاں باغ میں سوا
مقہور اور خواجہ اور باغبانوں کے کوئی نہ رہا ان خواصوں نے اور ساحروں نے سوسن
سے آکر بیان کیا سبب اوسنے دریافت کیا کہ کیا حالت ہے عمرو کی کچھ مقہور کو پریشان تو نہیں کیا

اون سبھون نے کہا کہ جب سے آپ یہان تشریف لائی ہین عمرو نے نیند پریشان نہین کیا مگر مقہور
جادو مارے خوف کے رات بھر سوتے نہین ہین یقین ہو کہ وہ عمرو کو اسیر کرین سوسن نے
کہا کہ خداوند ایسا کرین اون سب نے کہا کہ اونھون نے یہ بندوبست کیا ہو کہ باغ سے
باہر نہ کوئی جا سکے نہ اندر آ سکے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر بدون اونکی اجازت کے ہم اونسے
اجازت لیکر آئے ہین ورنہ غیر ممکن تھا سوسن نے کہا کہ یہ تو اچھی تدبیر کی ہو جب یہ معلوم ہوا
سوسن کو کہ مقہور نے ایسا سحر کیا ہو کہ کوئی اندر نہین جا سکتا ہو اوسنے جو طائر سحر برائے خبر
مقرر کیئے تھے اونکو واپس بلا لیا اب یہ مع خواصون کے وہان بیٹھی ہوئی ہو یہان
جب خواصین اور سب ملازم سوسن کے چلے گئے مقہور اکیلا رہ گیا تو اوسنے طائر سحر روانہ کرکے
اپنے ملازمون کو طلب کیا اونکے اندر آنیکی اجازت دی اونسے کہدیا کہ اب باہر باغ کے نہ
جانا اون سب نے کہا کہ بہت خوب دو دن اسی طور سے گذرے خواجہ عمرو یہ فکر کر رہے ہین
کہ کسی تدبیر سے کوئی عیاری کرکے مقہور کو قتل کرون یا اوسکو اسیر کرون اگر یہ شرارت کرے
تو بہتر ہے یہان سے رہائی ہو اگر یہ شرارت نکرے تو قتل کرو تب ہی رہائی ہوگی خواجہ اس فکر
مین دن رات مصروف رہتے تھے اور گلشن عیاری کی سیر کیا کرتے تھے مقہور جادو نہ دن کو سوتا
تھا نہ رات کو اول تو وہ فراق مین ملکہ ماہ اختری کے رات دن مبتلا رہتا تھا اور شمع سان گھلتا
تھا دوسرے یہ فکر تھی کہ ایسا نہ ہو کہ عمرو عیار تنکو غافل پاکر نپر کوئی حملہ کرے تو بڑی خرابی ہو ایک
دن کا ذکر ہے کوئی دو دن ہو گئے ہونگے مقہور کو یہان آئے ہوئے کہ اکیلا کمرے مین بیٹھا ہوا
تھا تصویر خیالی ملکہ کی سامنے اوسکے موجود تھی یہ اوس سے راز و نیاز کی باتین کر رہا تھا اور شعر
عاشقانہ پڑھ رہا تھا خواجہ ٹہلتے ہوئے فکر عیاری مین مصروف اوس کمرے مین آئے یہان
جو آئے تو مقہور کو اس حالت مین پایا کہ رو رہا ہے اور یہ تین شعر کسی شاعر کے ورد زبان ہین سے
اے رشک قمر دل کا جلانا نہین اچھا ٭ ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا ٭ دیگر ٭ دم صدمۂ فرقت
سے نکل جائے تو اچھا ٭ یہ سر سے بلا ہجر کی ٹل جائے تو اچھا ٭ فرقت مین تیرے تار نفس سینہ مین
میرے ٭ کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا ٭ کبھی یہ کہتا تھا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم
زبان سوزد ٭ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ٭ کبھی کہتا ہو کہ اے ملکہ عالم مین کیا عرض کرون

جو تمھاری فرقت مین میرا حال ہی رات اختر شماری دن آہ وزاری مین کٹتا ہی مرتا ہون تمکو خبر نہین
ہی ذرا تو اپنے عاشق ناشاد کی آکر خبر لو ورنہ یہ عاشق ناشاد مر جائیگا یہی جی چاہتا ہی کہ کسی طرف
گریبان چاک کرکے نکل جاؤن جنگل کی ٹھوکرین کھاؤن تربت قیس کا مجاور ہون اوسکی قبر پر
بیٹھکر مجاوری کرون یا مثل فرہاد کے اپنا سر پھوڑ کر جان دون اے ستمگر شیرین ادا تجکو خبر بھی
نہین غرضکہ مقصور اس طور کی تقریر کر رہا ہو خواجہ تو بڑے قیافہ شناس ہین انھون نے جسدن
مقصور کی صورت دیکھی تھی اوسی دن پہچان لیا تھا کہ یہ کسی پر عاشق ہی مگر اس فکر مین تھے کہ کسی
تدبیر سے معلوم ہو جائے کہ کس پر عاشق ہی وہ کون ہی مگر یہ نہ ثابت ہوا آج تو خواجہ کو یقین ہو گیا
بڑے عرصہ تک کھڑے ہوئے سنا کیے کہ شاید اوس معشوق کا نام اسکی زبان سے نکل جائے
جسپر وہ عاشق ہی مگر مقصور کو اسقدر خیال ہی کہ ملکہ کا نام تک نہین لیتا ہی یہی کہتا ہی کہ اے ملکۂ عالم
مین بسبب خوف رسوائی کے آپکا نام نہین لے سکتا ہون نہ اپنا عشق ظاہر کر سکتا ہون بس
آتش فراق مین جلتا ہون خواجہ خاموش سنا کیے جب انھون نے دیکھا کہ یہ کسی طور سے نام
نہین لیتا ہی وہان سے چلے آئے راہ مین ایک تدبیر ذہن مین آئی اوسکے تدارک کی فکر مین مصروف
ہوئے سہ پہر کا وقت تھا کہ مقصور جاڑے کمرے سے آنسو وغیرہ پونچھکر باہر نکلا اس خیال
سے کہ ذرا چلکر کچھ دیر باغ کی سیر کرون دل بہلاؤن شاید کچھ دل ٹھہرے اور قرار آئے اس دل
بیقرار کو بس مقصور کنارے نہر کے آکر کرسی پہ بیٹھا تھا کہ اسنے دیکھا سامنے سے باغبان ایک گلدستہ
ہاتھ مین لیے ہوئے چلا آتا ہی یہ بیٹھا ہوا اسی طرف دیکھا کیا جب وہ قریب آیا تو اسنے دیکھا کہ ایک
ہاتھ مین اوسکے گلدستہ ہی اور ایک ہاتھ مین ٹوکری ہی کہ اوسمین نارنگیان کولے رنگترے
چکوترے مہتابیان ہین کس سلیقہ سے لگائی ہین کہ اونکا بھی ایک گلدستہ بنا ہوا ہی اوسنے
آنکے سامنے ہی سلام کیا بہت جھک کر اور کہا کہ اعلے اعلے مراتب رہین بھگوان اپنا فضل
وکرم رکھے یہ کہکر وہ گلدستہ اور ٹوکری سامنے مقصور کے نہر کی پٹری پر رکھدی اور خود بھی
ہاتھ جوڑکر بیٹھ گیا مقصور نے اوس گلدستہ کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد بھری اور خاموش
ہو رہا مگر آنسو نکل آئے یہ مالی مقصور کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا کیا مقصور نے کہا کہ کیون جی ہمکو
یہان آئے ہوئے آج دوسرا دن ہی تم کل کیون نہین گلدستہ بناکر لائے اور ڈالی لگائی

اسکا کیا سبب ہی جو آج یہ گلدستہ بھی تیار کر کے لائے اور ڈالی بھی لگائی اوسنے ہاتھ جوڑکر
عرض کیا کہ بھگوان آپکو سلامت رکھین اسکا سبب یہ تھا کہ عمرو عیار آیا ہوا تھا اور باغ کے
مین پھر رہا تھا مین نے خیال کیا کہ اگر گلدستہ بناکر لیکر جاؤن ایسا نہ ہو کہ عمرو اوسکے اوپر کچھ
چھڑک دے تو بڑی خرابی ہو مین بدنام ہوؤن کل سے جب امن ہوا مین نے اسوقت خیال کیا کہ شاید
عمرو عیار چلا گیا ہی جب تو امن ہوا ہی لہذا مین گلدستہ تیار کر کے حاضر ہوا کہ آپکو خوش کر کے
کچھ انعام لون مقصور نے جواب دیا کہ اسے بھائی یہ گلدستہ جسے کیا کرنا ہی بیکار ہی ایسا دل ہی
نہین رکھتا ہون یہ گلدستہ تو اون لوگون کے کام کا ہی جو کہ دل رکھتے ہون اہل نشاط
یہ گلدستہ اونکو چاہیئے جنکو فراغ ہو وہ اور خوش ہوون یہان تو تم سے مہلت نہین ہی کچھ
ایسی حالت مین گلدستہ لیکر کیا کرین جب سے اس باغ مین آیا ہون سولی پر جان ہی یہ خوف
ہی کہ ایسا نہ ہو عمرو ہلاک کر ڈالے وہ دکھائی تو دیتا نہین ہی جسکو چاہے ایسی حالت مین قتل
کرے تو کوئی اوسکا کیا کرے اس خوف سے سوتا تک نہین ہون ملکہ تو خود چلی گئین مجھکو اسی
آفت مین مبتلا کر گئین وہ بولا کہ حضور کے اقبال سے کل سے تو امن ہی ورنہ اسقدر مہلت کہان تھی
غدر مچا ہوا تھا وہ ضرور نکل گیا آپکے خوف سے مقصور نے کہا کہ وہ جا نہین سکتا ہی باغ کے
گرد حصار سحر کیا ہوا ہی مین اوسکو جانے نہ دونگا ملکہ میرے سپرد کر گئی ہین مقصور نے دیکھا
کہ باغبان میرے چہرہ کی طرف دیکھتا ہی جاتا ہی اور زمین پر کچھ لکیرین بناتا ہی کچھ دو اونگلیون
پر شمار کرتا ہی سر ہلاتا ہی کچھ کہنا چاہتا ہی پھر رہ جاتا ہی جب کئی مرتبہ اس طور سے مقصور نے دیکھا
ایک مرتبہ مقصور نے پوچھا کہ یہ تم کیا کرتے ہو کہ کچھ زمین پر نشان بناتے ہو اور کچھ شمار کرتے ہو کبھی
میری طرف دیکھتے ہو اوسنے کہا کہ حضور معاف ہو تو کچھ عرض کرون کہا کہ بیان کرو عرض کیا کہ جب مین حاضر
ہوا مین نے آپکے چہرہ کو متغیر پایا مین نے خیال کیا کہ میان کا چہرہ کیون متغیر ہی خیال ہوا کہ اسی
عمرو کے سبب سے میان پریشان ہین معلوم ہوتا ہی کہ رات کو آرام نہین فرمایا ہی چونکہ کچھ شد بد
مجھکو رمل مین دخل ہی مین نے خیال کیا کہ میان کے ستارے کو اور ون دیکھون کہ کیسے ہین یہی
حساب کر رہا تھا اور خیال کر رہا تھا مقصور نے ہنس کر جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی تو کچھ دیوانہ
ہو گیا ہی بھلا تو کیا جانے رمل کو تو درخت لگانا جانے روش پٹری درست کرنا درختون مین

پیوند لگاتا ہے پھولون پتّی کو پہچانتا ہے یا رمل مجکو بتاتا ہے اچھا بتا کہ کیا تجکو معلوم ہوا وہ بولا کہ وہ اسرار بیان
آپ نے تو پہلے ہی مجکو دیوانہ بنایا دریافت تو کیا ہوتا اگر مین غلط بتاتا تو پھر ایسا فرمایا ہوتا اور
اور ہو گا جب پہ کیا ہے کیا مالی پڑھے لکھے ہوئے نہین ہوتے ہین اگر مین نے پڑھا لکھا تو کیا ایسا
ہو نہین سکتا ہے مقصود نے کہا کہ اچھا تو اپنے شمار سے یہ بتا کہ کیا تجکو معلوم ہوا میرے
ستارون کا حال اوسنے کہا کہ اسکے بیان مین نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپکے ستارے
زبردست ہین مگر یہ تقریر آپکی عمرو کے خوف سے نہین ہے بلکہ یہ کہکر خاموش ہو رہا مقصود
نے کہا کہ پھر کیا کہا تو اوسنے کہ بلکہ اور خاموش ہو رہا کچھ بیان تو کر اوسنے کہا کہ اگر آپ خفا نہ ہون
تو مین بیان کرون مقصود نے کہا کہ کیا مین دیوانہ ہون کہ بیکار خفا ہونگا تب اوسنے کہا کہ میرے
حساب سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکا دل کسی پہ آیا ہے اور آپ اوسکو بسبب کسی مصلحت کے ظاہر
نہین کرتے ہین اور نہ اوسکا وصل نصیب ہوتا ہے آپ اوسکے فراق مین مانند شمع شبستان جلتے جاتے
ہین اور آتش فراق سے جلے جاتے ہین بھلا آپ سچ بتائیے کہ مین نے غلط تو نہین عرض کیا
ہے کیونکہ مجکو میرے علم کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا معشوق کوئی ذی مرتبہ ہے اور اپنے
اختیار مین نہین ہے بلکہ اوسپر کوئی اور قابض ہے اور جو قابض ہے وہ بڑی صاحب اختیار اور
آپ سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے بلکہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہ کسی ملک کا بادشاہ ہے جسکی دختر پہ
آپ عاشق ہین اور یہ عشق آپکو مدت سے ہے پھر جو اوس باغبان نے کہا تب مقصود اوسکی صورت
دیکھنے لگا کیونکہ اوسنے چپکے چپکے کی باتین کہین اور کل سچ کہا گویا یہ کل حال سے آگاہ ہے یا علم غیب
سے واقف ہے کیونکہ اس حال عشق سے سوا اسکے مقصود کے دل کے دوسرا کوئی شخص آگاہ
نہ تھا اسنے مقصود کے دل کا کل حال کہدیا اب تو مقصود حیران ہوا اور کہنے لگا کہ سچ بتا کہ تونے
کیونکر یہ حال دریافت کیا کیا اس علم کو بھی تو نے حاصل کیا تھا وہ بولا کہ جناب سے کہ جو
مین نے عرض کیا ہے سچ ہے یا غلط مقصود نے جواب دیا کہ پہلے یہ تو بتا کہ تونے کیونکر یہ سب حال
معلوم کیا اور کیا تو اس علم سے آگاہ ہے وہ باغبان بولا کہ اے مقصود جہاندیدہ شہزادہ نیک
سلامت یہ کرامت رنگین مین قوم کا مالی و باغبان نہین ہون بلکہ قوم کا برہمن ہون پہلے
میرے بزرگون نے اپنا پیشہ آبائی اختیار کیا ساتوین پیڑھی سے پوتھی لیکر پھرنے لگا اور ہر ایک کو [illegible]

مگر اوسی زمانہ مین مجکو اس امر کا بھی شوق تھا باغون مین جایا کرتا تھا پہرون باغبانون کو روش
پٹری درست کرتے دیکھا کرتا تھا اونکے پاس پہرون بیٹھا ہوا باتین کیا کرتا تھا اونکے اچھے
برے دن بتایا کرتا تھا اسی طرح سے ایک زمانہ گذرا کہ ایک باغبان نے مجھسے کہا کہ
میان برہمن ہم تمکو باغبانی بتادین تم ہمارے لڑکے کو یہ علم بتادو مین نے کہا اچھا اوسنے مجکو
باغبانی بتائی چونکہ مجکو شوق تھا مین نے خوب دل لگاکر اور خیال کرکے اوسکو حاصل کیا آخر باغبانی
مین کامل ہوگیا مین نے اوسکے لڑکے کو رمل بتایا پوتھی کا دیکھنا سکھایا اے سپہ سالار
یہ پیشہ بھی مین اب سمجھ نہین ہے سوا اسکے در بدر پھرنے اور ٹھوکرین کھانے اور بھیک مانگنے کے
دوسری بات نہین ہے جیب و بس کو بتایا تو ایک نے ایک پیسہ ہاتھ پر رکھدیا مین نے جو دیکھا
کہ یہ پیشہ بالکل خراب ہوگیا اب سوا فقیرون کی طرح پھرنے کے اور دوسری بات
نہین ہے مین نے ترک کیا چونکہ باغبانی آتی تھی مین نے اونہین نوکری کی اوسمین دن بھر پھرتا
تھا اور سیر بھی پیٹ بھر کر روٹی نہ ملتی تھی جب سے باغبانی اختیار کی راحت بھی ملی اور شکم
سیر ہوکر دونون وقت روٹی بھی ملنے لگی پس مین نے ترک کیا اور باغبانی کرنے لگا اسوقت
آپکو جو مغموم و مکدر دیکھا تو خیال آگیا جو کچھ یاد تھا اوسکے ذریعہ سے اسقدر حال دریافت
کرلیا اب چاہے جھوٹ ہو چاہے سچ چاہے آپکو یقین آئے چاہے نہ آئے منصور نے
کہا کہ اے باغبان مین تجھسے اپنا کیا حال بیان کرون بقول شاعر شعر دردیست اندر
دل اگر گویم زبان سوزد ٭ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ٭ کیا کرون کس سے کہون
کوئی نہ بتلا سکے ٭ سنگ کو سنگ سا سینا کیسا سمجھ سکے جو سمجھتا ہے ٭ اے بھائی میرا وہ حال ہے کہ
اگر کہتا ہون تو جان جاتی ہے اور نہین کہتا ہون تو بھی جان جاتی ہے بڑی خرابی مین مبتلا ہون
نہ کہنے مین تو یہ ہے کہ گھل گھل کر مرتا ہون پھر یہ بھی امید ہوتی ہے کہ شاید کبھی مراد دلی بر آسکے
اور کہنے مین تو فوراً قتل کا سامنا ہوتا ہے اور جو ذلت ہوگی وہ الگ پس اسی سبب سے دل ہی دل
مین غم کھاتا ہون اور رہ جاتا ہون یہ جو تو نے کہا سب سچ ہے مگر مجکو اسکے بھی اظہار مین خوف
نہین مگر یہ خیال کرتا ہون کہ مین تجھسے بیان کرون اور تو بھی کسی سے کہدے تو میری آبرو
بھی جاسکے اور جان بھی اوسنے کہا کہ میان سپہ سالار تم اس امر سے اطمینان رکھو مین پیشہ

بلکہ نہین ہون نہ اسقسم کا آدمی ہون کہ کسی کا راز بیان کرون سر بھی کٹ جائے تو بھی زبان
سے نہ نکلے آپ شوق سے بیان کرین تاکہ مین بھی تو جانون کہ میرے علم نے سچی سچی خبر دی
ابھی مجھکو بھولا نہین ہی منصور نے کہا کہ تم اس امر کا اقرار کرتے ہو اور قسم کھاتے ہو تو اسکا
بھی اقرار کرو کہ ملکہ سوسن کی ملازمت ترک کرکے میری ملازمت کر لینا تمھارے ہونے
سے میرا دل بہلیگا اور جسقدر کچھ مجھکو دریافت کرنا ہوگا دریافت کر لیا کرونگا باغبان بولا
کہ ایک بات اور اسمین ہے مین آپ سے باتین بھی کرنا چاہتا تھا اور خیال بھی کرتا جاتا تھا کہ
آپکی معشوقہ کا رنگ بہت گورا ہے بڑی بڑی آنکھین ہین ستوان ناک ہے میانہ قد ہے بڑی بڑی
زلفین ہین سارا سراپا ملکہ ماہ دختری کا اوس باغبان نے بیان کر دیا منصور نے جو اپنے
معشوق کا سراپا اوسکی زبان سے سنا بہت حیران ہوا دل مین کہا کہ گویا اسنے دیکھا تھا یہ دل
سے باتین کرکے بولا کہ تو نے تو اس طور سے بیان کیا کہ گویا اوس قتال عالم کو دیکھا ہے کیا جسکی
صورت تمنے بیان کی ہے اوس صاحب صورت کو کسی مقام پر دیکھا ہے اوسنے کہا کہ مین نے
آجتک اس صورت کا آدمی نہین دیکھا مگر میرے علم نے اوس شکل کی تصویر کھینچکر میرے روبرو
پیش کر دی ہے مین نے آپ سے بیان کی ہے جو اوسنے کہا تب منصور نے کہا کہ اے بھائی بیان کرو
کہ اوس آفت جان دل ویران سے وصل ہوگا یا نہین یا اوسکے فراق مین تڑپ تڑپ کر ہلاک
ہونگا اور میری اسی درد فراق و صدمہ جدائی مین بسر ہوگی اور مین ہمیشہ آتش فراق
سے مثل شمع کے جلا کرونگا تب اوسنے کہا کہ پہلے آپ اوسکا نام و نشان اور اوسکے باپ
کا نام مجھ سے بیان کرین تو مین اس امر کو بیان کر دون یہ جو مین نے بیان کیا ہے کہ اسمین کوئی نام
و نشان کی ضرورت نہ تھی صرف آپکے نام کی ضرورت تھی وہ مجھکو معلوم تھا مین نے دیکھ لیا ہے
اگر آپ یہ فرمائین کہ اپنے علم کے ذریعہ سے نام نشان بھی دریافت کر لو تو یہ امر غیر ممکن ہے کہ
نام معلوم ہو جائے ہان نام بتا دیجیے تو مین یہ بھی بتا دون منصور نے کہا کہ دیکھو اسکا خیال
رہے یہ امر کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے کہا کہ کیا مجال اگر ظاہر ہو تو آپ کھال کھنچوا کر بھس
بھروا دیجیے گا منصور نے کہا کہ آگاہ ہو کہ اے بھائی اصل امر یہ ہے کہ مین ملکہ ماہ اختر دختر ظلم جاہ
بادشاہ کوہ اعظم حاکم در بند اعظم پر ایک مدت سے فریفتہ ہون مگر اس خیال سے کہ مین ایک

جب آپ اوس سے قبول نہ کرینگے تو وصل کا ہونا بھی مشکل ہی مقہور نے کہا کہ وہ کیا طریقہ ہی کہ جسکو مین قبول
نہ کرونگا اوسنے جواب دیا کہ وہ یہ طریقہ ہی کہ جب تک عمرو عیار اس امر مین کوشش نہ کریگا اوس وقت
تک یہ ملکہ آپکے قبضہ مین نہ آئیگی ہان یہ امر ہی کہ آپ عمرو عیار سے ملین اوس سے اس امر کو
ظاہر کرین وہ اس امر مین کوشش کرین تو آپکو وصل ملکہ نصیب ہو اور آپ اپنی مراد کو پہونچین
یہ آپ سے کہان ممکن ہی حضور میرا علم تو یہی کہتا ہی کہ اوسکی کوشش سے اس امر کا ظہور ہوگا بدون
اوسکے تو غیر ممکن ہی اور اوسکا آپ کے ساتھ اس امر کا سلوک کرنا محال ہی کیونکہ آپ اوسکے جانی
دشمن ہین اور وہ آپکا لیکن جبکہ آپکے اور اوسکے دشمنی ہی تو وہ کیون اس امر مین کوشش کرنے لگا اور آپ
کیون اوس سے اس امر کی درخواست کرنے لگے اور وہ کیون شرا کرنے لگا مقہور نے ایک
آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا کہ واقعی تم نے بہت ٹھیک کہا گو مین اس امر کو گوارا بھی کرلون
مگر وہ کیون یقین لانے لگا اور باور کرنے لگا کیا وہ ایسا دیوانہ ہی کہ دشمن سے آکر ملے گا پس در اصل
یہ امر بہت دشوار ہی لہذا ثابت ہوا کہ ہمارے مقدر مین وصل سے شادکام ہونا محال ہی یہ بالکل
خیال خام ہی یون ہی تڑپ تڑپ کر مرنا مقدر مین لکھا ہی اگر تو سچ کہتا ہو اوسنے جواب دیا کہ
اگر یہ امر غلط ہو تو مین اپنا خون آپکو معاف کرتا ہون آپ فوراً مجھکو قتل فرمائیگا اگر میرے کہنے
کے خلاف نکلے یا خلاف ظہور مین آئے مقہور نے کہا کہ تو سچ کہتا ہی کہ یہ امر خواجہ عمرو کی
کوشش سے ہوگا اوسنے کہا کہ جی ہان وہ ضرور اس کام کو انجام دینگے اور انکی کوشش سے
ہوگا مین آپسے اقرار کرتا ہون کہ اگر وہ اقرار کرلین اور پورے طور سے وعدہ کرلین تو پھر کیا مجال
اعظم کی جو وہ کچھ بھی کہے اگر خلاف کرے تو وہ اوسکو قتل کرڈالین مقہور نے کہا کہ یہ کیا تو نے کہا
کہ پھر کیا مجال اعظم کی جو وہ خلاف کرے کیا اعظم اونکے تابع ہین ہی یا وہ اعظم پہ حاکم ہین اعظم
بادشاہ جلیل وہ ایک عیار اعظم سامری پرست عمرو خدا پرست کجا اعظم کجا عمرو اوسنے
جواب دیا کہ یہی تو بات ہی کہ اگر وہ اقرار کرلین گے تو پھر کوشش کرکے وہ اس امر کو ضرور کرادینگے
اگر اعظم نے اونکی اطاعت کرلی تو یہ امر ظہور مین آیا ورنہ وہ اعظم کو قتل کرکے آپ کی معشوقہ کو آپ سے
ملادینگے بلکہ کوہ اعظم کا آپکو بادشاہ کرینگے کیونکہ اونھون نے اکثر ایسا ہی کیا ہی کہ ہزارون
کی شادیان اسی طور سے کرادین اور عاشق و معشوق کو ملادیا ہی یہ امر تو اون کے نزدیک ایسا

سکو مشکل نہین ہے کہ میرا علم یہ کہتا ہے کہ وہ اسکو قبول ہی نہ کرینگے جب تک آپ اونکی سفارش نہ
کرینگے منشور نے کہا کہ اے بھائی جب یہ امر ہے تو مجھکو اس سے کب انکار ہے مین صاف کہدون
مجھکو سوسن کی ملازمت سے یہ امر تو حاصل نہ ہوگا کہ میری معشوقہ مجھکو مل جاے مین تو کہتا ہون
کہ اگر کوئی یہ کہے کہ تو مجھکو سجدہ کر اور شفاعت مانگ مین تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا تو مین اوسکو سجدہ
کرون بلکہ کبھی اوسکی اطاعت سے سرتابی نہ کرون نہ غلامی سے باہر ہون مجھکو اپنی معشوقہ کے
ملنے سے غرض ہے اگر عمرو عیار مجھسے اس امر کا اقرار کرے تو وہ اگر اس امر کی خواہش کرے
کہ تم میری طرف سے سوسن سے مقابلہ کرو تو مین مقابلہ کو موجود ہون خواہ مارا جاؤن خواہ
اوسکو قتل کرون وہ اس امر کی خواہش کرے کہ تم مجھکو رہا کردو مین تمہاری معشوقہ کو دلا دونگا
تو مین اوسکو رہا کردون مگر مجھکو کیونکر اعتبار آئے کہ جو وہ کہیگا وہی کریگا باغبان نے
کہا کہ اے سپہ سالار آپ نے اکثر کتابون مین دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ سچے خدا پرستان گذشتہ
سے کہتے ہین وہی کرتے ہین چاہے اس مین جان جاے چاہے رہے ابھی کل ہی کا ذکر ہے کچھ
زمانہ نہین گذرا ہے کہ سوسن جادو نے جب خواجہ عمرو کو اسیر کیا ہے اور اون سے دریافت
کیا ہے کہ مرزخ آتش شیر کہان ہے اونھون نے کہا کہ مین کھا گیا ہون تب ملکہ نے خواجہ
پر تشدد کیا کہ یہ قبول دے مگر خواجہ وہی کہے گئے جو کہ کہہ چکے تھے خواجہ نے جان کا دینا قبول
کیا مگر مرزخ کو نہ بتایا نہ اپنا دین و مذہب ترک کیا اسی طور سے بہت سے اسکے واقعہ
ہین خیال فرمائیے کہ اس باغ مین قید ہین مگر کوئی پروا نہین ہے یہ نہ ہوتا کہ اس خیال سے
کہ یہان پڑے پڑے ہلاک ہو جاوینگے اس سے یہی بہتر ہے کہ سوسن کی اطاعت کر لو وہ ان
تو نیچے کچھ پروا نہین ہے دوسرے یہ امر خیال کرنے کا ہے کہ اونکے پاس ایسی ایسی شئے ہے کہ جب
چاہین ساحرون وغیرہ ساحرون کو پوشیدہ ہوکر قتل کر ڈالین وہ سکو دیکھین نہ اونکو کوئی نہ دیکھے
مگر وہ یہ نہین کرتے ہین کیونکہ اون سے اور حمزہ سے قسم ہے کہ کسیکو حالت غفلت یا عالم پوشیدگی
مین قتل کرنا جب عیاری کرنا ظاہر طور سے کرنا جسکو قتل کرنا ہوشیار کرکے کرنا جسکو اسیر کرنا
پہلے اسیر کرنا کبھی گلیم وغیرہ سے کام نہ لینا اگر حریف اوسوقت مین اپنے معرفت مین لانا کہ
جان کا خوف ہوا اوسکو اپنے معرفت مین لاکر اپنی جان بچا لینا جیسا کہ اونھون نے بیان کیا کہ وہ گلیم و ڈھال کو کہ

مگر بحالت پوشیدگی مین اونھون نے کسیکو قتل نہین کیا اگر وہ چاہتے تو ملکہ کو قتل کر ڈالتے ملکہ کو
معلوم بھی نہ ہوتا پس یہ لوگ اپنے قول کے سچے ہین اور اپنی بات کے پابند ہین اگر وہ اقرار کرین گے تو ضرور
آپکی شرکت کرینگے اور آپکے کام کو انجام دینگے مین یہ نہین کہتا ہون نہ آپکو رغبت دلاتا ہون
کہ آپ اونکی اطاعت کرین یا اپنے دشمن سے ملین اور ملکہ کے ساتھ دشمنی کرین مگر جو میرے علم
سے مجھ پر ثابت ہوا وہ مین نے بیان کر دیا وہ بھی جب آپنے اس امر کی خواہش کی تب ورنہ مجکو کیا
ضرورت تھی آپکو اطلاع دیتا یہ سنکر مقصور نے کہا کہ تم نے سچ کہا مگر اسکے بجالانے مین کیا کرون تمھارا جو عمرو
تو گو یہان موجود ہین مگر وہ کیون اپنے کو ظاہر کرنے لگے اور کیون میری شرکت کرنے لگے جبکہ اونکو
میری طرف سے گمان بد ہے دوسرے مین نے اونکے ساتھ اسوقت تک کوئی نیکی نہین کی بلکہ
بدی کی ہے کہ اونکو باغ مین قید کر رکھا ہے وہ کیون میرے ساتھ بھلائی کرنے لگے اوس بابان
نے جواب دیا کہ مین نے سنا ہے بلکہ اکثر اونکے واقعات کو کتابون مین دیکھا ہے کہ اہل اسلام کا یہ
قول ہے کہ ہم دشمن کے ساتھ بھی یہ نیکی پیش آتے ہین گو وہ ہمارا دشمن ہو مگر جب وہ اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ
اب ہم دشمنی نہ کرینگے بلکہ دوستی کرین گے تو ہمکو یقین آجاتا ہے اور اسکی طرف سے جو خیال ہمارے
دل مین ہوتا ہے وہ نکل جاتا ہے ہم اوسکے ساتھ نیکی سے پیش آتے ہین اگرچہ وہ کبھی ہم سے دشمنی کرے
مگر ہم اوسکے دشمن نہین رہتے ہین اور اکثر ایسا ہوا ہے اور جب ہم شریک ہوسکتے ہین تو ہر طرح
سے شریک ہوسکتے ہین گو آپ نے کوئی نیکی عمرو عیار کے ساتھ نہین کی ہے سوا دشمنی کے مگر جب
آپ اس امر کا اقرار کرین گے کہ مین اب دشمنی سے باز آیا آپکی اطاعت کرتا ہون تو پھر وہ کبھی
آپکے ساتھ دشمنی نہ کرینگے بلکہ آپکے جان و دل سے شریک ہونگے مگر یہ مین کہے دیتا ہون کہ
آپکو دین اسلام قبول کرنا پڑیگا مقصور نے کہا کہ تم تو اسی طور سے اہل اسلام کی تعریف و توصیف
کر رہے ہو کہ جیسے خود تم بھی مسلمان ہو اور اونکے بہت بڑے دوست ہو جواب دیا کہ مین انصاف پسند
ہون اور جو امر حق ہوتا ہے وہ کہہ دیتا ہون چاہے وہ میرے مذہب کے خلاف ہو چاہے موافق
ہو مین کبھی کہنے سے نہین ڈرتا خواہ کسیکو ناگوار ہو خواہ وہ خوش ہو یا ناخوش ہو خواہ کسی کو اچھا معلوم ہو
خواہ برا معلوم ہو مین نے تو اپنے کو آزاد دیکھا ایسا ہی مقصور نے کہا کہ خیر مجکو اس سے کیا غرض خواہ تم دوست ہو اونکے خواہ دشمن
مجکو اپنے کام سے کام ہے مین تم سے اسوقت اقرار کرتا ہون کہ اگر عمرو عیار میری شرکت کا وعدہ کرلے تو مین اونکا

پہلے تو اون توڑ دون پر تنبیہ کیا اور کہا کہ اے مقصور دیکھو مین سچا ہون خواجہ عمرو ہون لیکن جو قول
زبان سے کہا ہے اوس سے پھرتا نہین قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبار ہے اسکا اقرار
کرتا ہون کہ تیری معشوقہ تجھکو دلا دونگا اعظم کی تو کیا مجال ہے جو تیرے ساتھ عقد بند کرے مین نے
پہلے ہی تیری صورت دیکھکر پہچان لیا تھا کہ تو کسی پر عاشق ہوا ہے جو مقصور نے سر اوٹھا کر
دیکھا تو خواجہ کو سامنے کھڑے ہوئے پایا اوسی صورت سے جو اونکی اصلی صورت تھی
بارہا ناظرین کی خدمت مین حلیہ آپکا عرض کر چکا ہون اب کوئی اس مقام پر تحریر کرنیکی
ضرورت نہین ہے جب مقصور نے یہ واقعہ دیکھا کہ وہی باغبان خواجہ عمرو نکلا وہ باغبان
نہ تھا بلکہ خواجہ عمرو تھے عمرو کی یہ عیاری اور طراری دیکھکر مقصور دنگ ہو گیا اسکے دلکو
یقین سا ہو گیا کہ ضرور یہ میری معشوقہ مجھکو دلا دینگے واقعی جیسا سنتے تھے ویسا ہی پایا
بلکہ اوس سے زیادہ پایا یہ دوڑکر خواجہ کے قدمون پر گرا خواجہ نے اوسکا سر اوٹھا کر
سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو کہ اب سوا تمہارے دختر اعظم
کا کوئی مالک نہین ہوگا مگر مجھکو اعظم کو یہ پیچ دکھانا اوسنے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے کہا کہ پھر
دیکھنا کیا ہوتا ہے اور کیونکر مین تمہاری معشوقہ تمکو دلائے دیتا ہون مقصور نے کہا کہ جو آپکے
قریب ہے کو قبول کرے دیکھا کہ اگر آپ یہ فرمائین تو مین آپکو سجدہ کرون خواجہ نے اوسکی
طرف تیز نگاہ غصہ سے دیکھا اور کہا کہ اب کبھی ایسا کلمہ زبان نہ لانا وہ خدا ہے یکتا ہے اوسکا کوئی شریک
نہین ہے وہ سچا ہے اوسنے تمکو پیدا کیا ہے اور تمام عالم کو یہ سب بچے شیطان تھے جو خدائی کا دعوی
کرتے تھے یا کرتے ہین سب شیطان کے بہکائے ہوئے ہین دیکھنا یہ روز قیامت کیا انکی
حالت ہوگی یہ لوگ ہمیشہ سے کلمہ پرست ہین سامری و جمشید کفر و دو وغیرہ سب کے سب
وحدانیت خدا سے لا ابالی ہین ایمان کیلئے اوس وقت پھر مقصور نے کہا کہ مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے خواجہ
نے جواب دیا کہ اگر تم کلمہ پڑھو گے تو پھر سحر نہ کر سکو گے سحر سے توبہ کرنی پڑیگی اس سے کہ یہ
اسلام ہے جو چیزین مذہب اسلام مین حلال ہین اونکو حلال جانو جو حرام ہین اونکو حرام سمجھو طریقہ
اسلام پر چلو اگر سحر سے توبہ کرو گے تو پھر اعظم وغیرہ سے مقابلہ کیونکر کرو گے مقصور نے کہا
کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہے کہ مقصور جادو از صدق دل مطیع اسلام ہوا اور خواجہ عمرو کی

پہنچا ہوا اگر منصور بموجب خیال خواجہ کے خواجہ کی اطاعت کی اور مطیع اسلام ہوا خواجہ کی تدبیر
پوری ہوئی اور عیاری بن پڑی جب اوسنے کہا تھا کہ تم جہ کو بالاے میں روپیہ منگاتا ہون اور روپیہ
منگا کر رکھا تھا اوسوقت خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور وہ روپیہ اپنے قبضہ مین کیا خواجہ
کی یہ عیاری اور چالاکی دیکھکر منصور کو بھی یقین واثق ہو گیا کہ ضرور خواجہ عمرو عیاری مشغول
تمہاری امداد مین ہین اونکے وصل سے کامیاب ہونگا اور میری مراد دلی بر آئیگی پس مطیع
اسلام ہوا خواجہ سے اسنے دریافت کیا کہ آپنے کیونکر پہچانا کہ مین کسی پر عاشق ہون خواجہ
نے کہا کہ اول تو اپنے علم کے ذریعہ سے دوسرے تمہاری صورت سے تیسرے اشعار عاشقانہ سے
جو کہ تم اوس کمرہ مین بیٹھے ہوئے پڑھ رہے تھے مین گلیم اوڑھے ہوئے وہان موجود تھا اور اسی فکر
مین تھا کہ تم پہ کوئی عیاری کرون کہ تم وہان سے اوٹھکر یہان آکے بیٹھے فوراً عیاری ذہن مین آگئی
باغبان کو بیہوش کرکے اوسکی صورت بنا کر سے یہ ڈالی تیار کرکے اور یہ ڈالی لیکر یہان سے
چلا کہ آپکو گلدستہ سونگھا کر بیہوش کرونگا اگر اسی تدبیر سے بیہوش نہ ہوئے تو ان اشیا مین
سے کوئی شے کھلا کر بیہوش کرونگا اوسوقت تم سے استفسار کرونگا اور کہونگا کہ دین
اسلام قبول کرو اگر تم قبول کرلیتے تو مین تمکو رہا کرتا اگر تم انکار کرتے تو ضرر پہنچاتا بلکہ قید کرتا یا یہ کرتا
کہ تمکو قتل کرتا تا کہ رہائی ہوتی حصار سحر پر بڑا صدمہ ہوتا مین تمہاری صورت پر تیار ہوکر سوسن کے پاس
جاتا اور اوسپر عیاری کرتا اور اسیر کرلیتا مگر جب یہان پہونچا تو یہ تدبیر کی خیر تمنے میرے کہنے پر عمل کیا
تمہاری تشفی درست ہوگئی مگر اب یہ بتاؤ کہ تم یہان سے کوہ اعظم پر بھی چل سکتے ہو سوسن کے پاس کیونکر چلو
یہ مجھکو معلوم ہے کہ سوسن تمہارے سپرد کرکے خود اعظم کوہ کی طرف گئی تھی اپنے بھائی کے پاس پہلے
تو یہ ارادہ تھا کہ سب خواصون کو لیکر جائے پھر خیال آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو عیار خواصون کے ساتھ
ملجائے اور یہان سے نکل جائے چنانچہ وہ عرق زمین ہوکر گئی ہے مین بھی کھڑا ہوا سن رہا تھا جب وہ
تم سے باتین کر رہی تھی مین نے اوسوقت یہ خیال کیا تھا کہ یہ جائے تو تم پر عیاری کرون وہی کیا
منصور نے کہا خیر اب یہ بتائیے کہ کیونکر اعظم کوہ پر چلون خواجہ نے کہا کہ یہ تدبیر ہے کہ تم ایک عرضی
بنام سوسن جادو اس مضمون کی تحریر کرو کہ جب آپ باغ اور عمرو عیار کو میرے سپرد فرما کے یہان
تشریف لے گئین حفاظت مین مصروف ہوا گرد باغ اس قسم کا حصار سحر کیا کہ کوئی ساحر یا غیر ساحر بدون میرا

اجازت کے اندر باغ کے نہ آسکے نہ ہوا اسکے نہ بوے گل باہر باغ کے جاسکے چنانچہ آپکی خواصین وغیرہ
جو آپکی خدمت مین گئی ہین اونسے آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ وہ مجھسے اجازت لیکر گئین تھین اونکے جانے
کے بعد مین نے برای خدمت چند ملازم اپنے طلب کر لیئے وہ میری خدمت کرنے لگے ہین یہان حفاظت مین
مصروف تھا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ میرے بھائی افغان گرز زن وغیرہ باز آئے ہین اونھون نے قریب
باغ کے خیمہ برپا کیا ہی کیونکہ وہ پہلے دربار سلیمان مین گئے تھے اونکو معلوم ہوا کہ مین ملکہ کے باغ مین ہون
وہ یہان آکر اوترے کیونکہ میرے بھائی ہین حبیب طائران سحر نے جو کہ مین نے برائے جاسوسی مقرر کئے
تھے کہ مجھکو بیرون باغ کی خبر دیتے رہین مجھسے آکر اطلاع کی تو مین نے اپنے ایک ملازم خاص کو اونکے
پاس بھیجا اور اونسے سبب تشریف لانے کا دریافت کیا چنانچہ اونھون نے کہلا بھیجا کہ مجھکو
اختلاج قلب از حد ہو گیا ہی اور حکیمون نے تجویز کیا ہی کہ مین کوہ و صحرا کی سیر کرون اوس وقت میرے
ذہن مین آیا کہ کوہ سلیمان بہت اچھا مقام ہی اور جاے پر فضا ہی مقصود کے پاس چلون اور اونسے
کہون کہ وہ میری ملکہ سلیمان سے سفارش کرے اور ملکہ مجھکو چند روز کے لیئے کوہ سلیمان پر قیام کرنے کی
اجازت دیدے اور ایک ضروری کام تمسے کرنا تھا اس غرض سے بھی ادھر کو آیا پہلے دربار سلیمان مین
گیا وہان معلوم ہوا کہ تم یہان نہین ہو بلکہ ملکہ کے باغ مین ہو بلکہ اپنے بھائی کے پاس تشریف لیگئی ہین
تمہارے سپرد باغ کو کرگئی ہین میں وہان سے یہان آیا لہذا یہان آکر معلوم ہوا کہ تمنے باغ کے گرد طلسم
کیا ہی کہ کوئی بدون تمھاری اجازت کے باغ مین داخل نہین ہو سکتا ہی مین مجبور ہو گیا ہون کیونکہ مین خود سحر سے
لاعلم ہون اس سے نفرت رہی ہان پہلوانی اور سپہ گری سے رغبت رہی اوسکو مین نے حاصل کیا تم
بھی آگاہ ہو اس فن مین میرا مقابلہ کوئی نہین کرسکتا ہی نہ کوئی مجھسے لڑ سکتا ہی بلکہ مجھکو یہ آرزو ہی کہ حمزہ سے
مقابلہ کرون اور اوسکو زیر کرون اسی خیال سے مین نے آجتک کسی سے مقابلہ تک نہین کیا حمزہ
کے اشتیاق مین دوسرا میرا کوئی ہم پلہ نہین ہی لہذا اگر تم اجازت دو تو مین تمھارے پاس آؤن اور تمسے
اوس امر کو بھی ظاہر کرون کہ جسکی غرض سے مین آیا ہوا تھا اور باغ مین رہکر اپنا دل بھی بہلاؤن اور تاکہ
میرا مرض اختلاج قلب دفع ہو اور اوس امر کے کہنے کی تمسے بہت ضرورت تھی مین تو تمکو خود اپنے
مکان پر طلب کرتا مگر اس خیال سے نہین طلب کیا کہ میرا خود قصد آنے کا تھا اسی سبب سے نہین طلب
کیا یہ جو اونھون نے پیغام بھیجا چونکہ میرے بھائی ہین سگے باپ کے ہین اونکے آنے کی خبر پاکر اور عالم

سنکر پریشان ہو گیا اوسوقت حصار سحر برطرف کردیا خیال نہ رہا اور اونکو پیام بھیجا کہ آپ تشریف
لائیے وہ تشریف لائے مین نے انکا استقبال کیا اونکے تشریف لانے اور سامان دعوت وغیرہ مین مجکو
بالکل خیال نہ رہا اوسی طور سے حصار سحر برطرف رہا خواجہ عمرو کو جو موقع ملا اونہون نے اسوقت کو غنیمت
خیال کیا صاف نکلا ہوا اپنی جان بچا کر چلا گیا اب جو مین اطمینان سے بیٹھا اور خیال آیا اور جو دریافت
کرتا ہون تو معلوم ہوا کہ عمرو نکل گیا بڑی شرمندگی مجکو اسی سے ہے لہذا مین اس خطا کی معافی
چاہتا ہون اب میرا یہان کیا کام ہے کیونکہ جس غرض سے مین یہان بموجب آپکے حکم کے مقیم تھا وہ
امر اب رہا نہین میری غفلت سے عمرو نکل گیا اگر مین اوسوقت پھر حصار سحر کردیتا تو یہ امر نہ ہوتا خیر
میری خطا کو معاف فرمائیے اور مجکو اجازت ہو مین اپنے مقام پر چلا جاؤن یا اجازت دیجیے تو مین
آپکی خدمت مین حاضر ہون بلکہ میری یہ خواہش دلی ہے کہ مین آپ ہی کی خدمت مین حاضر ہون کیا عجب
کہ کبھی آپ دونون صاحبون سے ایک ضرورت ہو جب مین اور وہ حاضر خدمت ہونگے اوسوقت
عرض کرونگا زیادہ حد ادب معافی کا امیدوار ہون آپ کے پاس سے جواب آنے کا منتظر ہون
مین یہان اکیلے باغ مین رہ کر کیا کرون بیکار ہے اب یہان رہنا آیندہ جیسا حکم صادر ہو بس یہ
مضمون لکھکر عرضی روانہ کر دی جب اسکا جواب آجائے اگر وہ اجازت دے تو وہان چلو پھر دیکھنا
کہ کیا ہوتا ہے جب چلنے کا وقت آئیگا تو پھر مین چلنے کی تدبیر بتاؤنگا مگر ایک کام کرو کہ پہلے اپنے ملازمونکو
بلا کر اونکو بھی مطیع اسلام کردیا اونکو یہان سے نکال دو اور اونپر یہ راز ظاہر نہ کرو ورنہ اون سے
افشائے راز ہوگا منصور نے کہا کہ میرے ملازم ایسے نہین ہین راوی بیان کرتا ہے کہ منصور کا حکم
تھا اپنے نوکرون کو کہ جب ہم حکم دین اور تمکو طلب کرین اوسوقت تم ہمارے پاس آنا اور جو کام
ہم کہین وہ کر کے چلے جانا کوئی ضرورت ہمارے پاس حاضر رہنے کی نہین ہے اپنے مقام پر موجود
رہو اس خیال سے اسکا یہ حکم تھا کہ یہ ہر وقت یاد ملکہ ماہ افشری مین رویا کرتا تھا کسی وقت حالت
بیقراری مین ملکہ کا نام بھی منہ سے نکل جاتا تھا اسکو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ ایسا نہو کہ یہ لوگ میرے
راز دل سے آگاہ ہو کر اور میرے راز کو افشا کرین اور طشت از بام ہو تو میری خرابی ہو سکتی ہے نہان کے
ناندان راز کہ رسانند محفلہا اسی وجہ سے ہر وقت حاضر رہنے کی ممانعت کر دی تھی جب جو ضرورت
ہوتی تھی یہ پکار لیتا تھا وہ آکر کام کر جاتے تھے پھر چلے جاتے تھے اسی سبب سے منصور خواجہ کو اکیلا ملگیا

اور یہ سب امر طے ہو گئے تب خواجہ نے منصور سے کہا منصور نے خواجہ سے کہا کہ آپ پوشیدہ
ہو جائیں پہلے میں اونکو بلا کر اونکا عندیہ لیتا ہوں اگر اونکا اس طرف میلان پاؤنگا تو اوسوقت آپ
ظاہر کر دونگا اگر میلان نہ پاؤنگا تو فوراً قتل کر دونگا تاکہ اسفندیار کو راز افشا نہو وہ یہ کسی سے نہ کہین کہ
ہمارے بیان سے ہمکو طلب کر سکے یہ کہا تھا جس سے کہ ہر ایک کو شک گذرے خواجہ نے کہا کہ
کیونکر اونکا ایما لو گے اور کیا کہو گے منصور نے جواب دیا کہ مین یہ کہونگا کہ اگر مین کسی سبب سے دین
اسلام قبول کر لون اور اہل اسلام کی شراکت کرون تو تم لوگ میرا ساتھ دو گے یا نہین اگر اونھون نے
اقرار کیا تو اوسپر اس امر کو ظاہر کر دونگا اور اگر انکار کیا تو اوسیوقت قتل کر دونگا خواجہ نے کہا کہ اگر اونھون نے
یہ خیال کر کے کہ بیان ہمارا ہے اس امر کے دریافت کرنے سے کیا منشا ہے ڈر اور بادشاہ کو کرنا چاہیئے
کیا یہ مسلمان ہو گئے ہین جو ہم سے یون دریافت کرتے ہین صرف اسوقت اقرار کر لے اور نکے دل کا
حال دریافت کرو پھر تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے جو چاہیے وہ کرنا اونھون نے کر کے اقرار کیا اور جب
تم نے ظاہر کیا وہ فرشتہ ہو گئے اور اونھون نے سب حال موسن واعظم سے بیان کیا تو پھر بڑی
خرابی ہوگی ساری محنت بیکار رہو گی تمہارا بھی مطلب فوت ہوا اور میرا بھی منصور نے کہا کہ مجھکو اسکی پروا
نہین ہے وہ جا کر کہدینگے تو کیا ہوگا کچھ مین چوری سے اس امر کو نہین کرتا ہون میرا دل اسی طور سے چاہا
کوئی میرا حاکم نہین ہے جب تک مجھکو دین اسلام کی بزرگی نہین معلوم تھی مین نے نہین قبول کیا تھا جب مجھپر
ظاہر ہوئی اور مین آگاہ ہوا مین نے اور ادیان باطلہ پر لعنت کی اور دین اسلام قبول کیا میرا مزاحم ہونیوالا
کون ہے موسن اگر بادشاہ ہین تو اپنے گھر کے ہین میرے اوپر وہ کون بدعت کرنیوالے یا اعظم اگر حاکم ہین تو
اپنے ملک کے میرے وہ کون ہین جنکا مین خوف کرون جبکہ آپ ایسا میرا معین و مددگار موجود ہو
اب مین ایسی حالت مین ترک فلک سے نہین ڈرتا ہون رستم و اسفندیار آئین تو اونسے بھی مقابلہ
کرون اگر سامری و جمشید آئین تو اونکو برابر کا شریک ہو کر سمجھے جواب دون اوسوقت تک مین
ڈرتا تھا کہ جبکہ مین بالکل بیدست و پا تھا کوئی میرا معین و مددگار نہ تھا خداوند کریم آپکو اور حضرت
کو تا صد دی و سال سلامت رکھکر اسلام کو زندہ و قائم رکھے کہ آپ ایسے میرے مددگار موجود ہین اگر اب
کوئی مجھکو آنکھ دکھائے تو آنکھ نکال لی جائے جبکہ سایہ دولت مین آگیا پوشیدہ ہوا ہون اور زیر اعلم اسلام
مین نے پناہ لی ہو تو کون میرا مقابلہ کر سکتا ہے اب مین بالکل بیخوف ہون کہا تک آپ [illegible]

ممکن ہو نکلے جب انکو گلے سے لگا چکنا اسوقت اُنسے کہنا کہ میں تم سے اپنا ایک راز کہتا ہون دیکھو یہ کسی پر
بدون میری اجازت کے ظاہر نہ ہو اور نہ کوئی آگاہ ہو جب میں نے تم کو اپنا راز دار خیال کر لیا اُسوقت
کہتا ہون جب وہ اقرار کرین اُسوقت پہلے تم اُسی شخص کا حال بیان کرنا اور اپنی بیقراری اور کہنا کہ مین
چاہتا ہون اعظم جادو سے مقابلہ کرون تمھاری کیا راے ہے تم ساتھ دو گے وہ ضرور اس امر کا اقرار کرینگے
کہ ہم ساتھ دینگے اُسوقت کہنا کہ تمھارا ساتھ دینا یہ ہے کہ جو مین کہون اُسکو قبول کرو جب وہ اسکا اقرار
کرین اُسوقت کہنا کہ کل شب کا ذکر ہے کہ جب مین صدمہ فراق سے بہت پریشان ہوا اور دل کو جدائی
اُس حور پیکر کی بہت شاق ہوئی تو مین نے یہ قصد کیا کہ صبح کو اپنے تئین ہلاک کرونگا اسی خیال مین روتے
روتے میری آنکھ لگ گئی ایک مرد بزرگ نے آکر مجکو تسلی و دلاسا دیا اور فرمایا کہ تو اسقدر کیون بیقرار
ہوتا ہے اور اپنی زیست سے بیزار ہوتا ہے تیرے نصیب مین اُس حور وش کا وصل ہے مگر ایک شرط
سے اگر تو اسکو قبول کریگا کیونکہ یہ امر بدون خواجہ خضر و حضرت سلیمان کی اطاعت کیے نہوگا
وہ جب تیرے شریک ہونگے اور تو عیار جاکر اعظم جادو کو اسیر کریگا اُسوقت یہ امر ہوگا اور یہ یاد
رکھو کہ دربند سوسن و دربند اعظم و دیگر دربند و طلسم زعفران زار فتح ہوگا شنکال جادو قتل ہے سنگھون جادو
کے مارا جائیگا اور تمام طلسم مثل کوہ بے ستون برباد ہوگا اور سوسن بھی ماری جائیگی اگر
اطاعت نہ کریگی دیکھو کسی کو بھی امید تھی کہ طلسم کشا ادھر کو آئیگا جب طلسم تمام ہوئی اور طلسم کشا آگیا
کئی مرتبہ شنکال سے مقابلہ بھی ہوا شنکال نے شکست بھی کھائی بادشاہ سابق بہار بھی ہوا کس قدر
بند و بست سوسن و مریخ نے کیا تھا کہ یہان طلسم کشا نہ آسکے نہ اُسکا عیار راستا بند کردی بڑا انتظام کیا
مگر دیکھو سے کہ کیونکر عیار یہان آکر پہونچا مریخ کو پکڑ لیا اور سوسن کو اسقدر حیران کیا کہ وہ شہر سے بیسجھ
کر کے اپنی جان بچاکر یہان سے چلی گئی بس جو شریک طلسم کشا ہوگا اُسکی مراد بر آئیگی اُسکا شہر برباد ہو
اور جو شریک نہ ہوگا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور قتل کیا جائیگا اب اگر سامری و جمشید بھی آئینگے تو طلسم نہ بچیگا
بلکہ جو کہ بانیان طلسم ہین وہ اس امر کی کوشش کرین کہ یہ طلسم فتح نہو تو بھی غیر ممکن ہے شنکال و
دیگر ساکنان طلسم کی کیا لیاقت ہے جو وہ طلسم کو بچا سکین سواے ذلت اُٹھانے کے دوسرا
امر نہ حاصل ہوگا اور طلسم فتح ہو جائیگا بس اس سے کیا فائدہ کہ تو بیکار اپنی جان دے اور وصل
معشوق سے بھی محروم رہے اور پھر کوئی فائدہ نہو اس سے بہتر یہ ہے کہ دین اسلام قبول کر مطیع اسلام

نہیں کرو خواجہ کی اطاعت اگر خواجہ اجازت دے باغ میں موجود ہیں پھر سے تمہارا مقصد کس سبب سے ہم وہاں باغ جا کر
ملاقات میں اپنا حال عرض کرتا ہوں کہ شاید دل اپنا راز دل بیان کروں اس کی کوشش کرینگے کیونکہ اپنی
جان بیکار رائیگاں کر اور خواجہ اپنی ملازمت کر دیں اسلام قبول کرو اصل مشرق سے شاد کیوں ہوئے
کی زندگی پر عیش و عشرت ہیں کیوں نہیں کہ یہ جو انھوں نے کہا ہے میں نے سر جھکا لیا انھوں نے فرمایا
کہ وہ ایک نعمت خدا ہزاروں کلمہ شہادت سامری و جمشید بیدین کہ بڑا یار ہیں اس حال سے کہ حق میں اپنی زبان سے
بیان سے فرمایا کہ مجھکو دوزخ و بہشت دکھایا اور دوزخ میں ہزاروں سامری اور جمشید جل رہے تھے
بہت جلا ایسے کہ ہیں انھوں نے مجھکو دکھایا پکار کر کہا کہ مقصود ہمارا
ہم کو سامری پرستی و جمشید پرستی کی بلکہ جب سے ہم دنیا پر سے یہاں آئے سوا جلنے کے ہم کو
دوسرا کام نصیب نہیں ہوا جلد اس مذہب کو ترک کرو ورنہ تیرا بھی یہی حال ہوگا میں نے یہ واقعہ دیکھکر ان بزرگ
سے عرض کیا کہ مجھکو یہاں سے جلد لے چلیے پھر سے یہ حال دیکھا نہیں جاتا پھر وہ مجھکو وہاں سے اس مقام
پر لائے کہ جہاں بہشت تھا وہاں بھی میں نے ہزاروں آدمیوں کو دیکھا بہشت میں آرام سے تھے
کہ جو دنیا پر سامری تھے مگر خواجہ خضر و خضر علیہ السلام کے کہنے سے دین اسلام قبول کیا تھا اور باطل پرستی ترک کیا
کی تھی اور یاد کرنے لگے مجھکو میں نے دیکھا کہ براحت و آرام بیٹھے ہوئے ہیں باغ کی سیر کرتے ہیں
بہت سی حوریں خوبصورت انکی خدمت میں ہیں ہر طرح کی راحت ہے انھوں نے جو مجھکو دیکھا تو پکار کر
کہا کہ اے مقصود ہمارا دو جلد سامری پرستی و جمشید پرستی ترک کر تا کہ مثل ہم سب کے تجھکو بھی راحت
ملے اور عیش و عشرت میں بسر ہو حضرت خواجہ خضر ان کی شراکت کر جب تک دنیا پر زندہ رہیگا ہر طرح
کی راحت و آرام سے بسر ہوگی یہ بزرگوار تیرے معین و مددگار رہینگے جب مریگا اور یہاں آئیگا تو یہاں
بھی راحت ملیگی اگر دین اسلام نہ قبول کریگا تو مثل ان سب کے ہمیشہ جہنم میں جلا کریگا اور چلایا کریگا
کوئی فریاد کو بھی نہ پہنچیگا خواجہ کی شراکت میں یہ سب نفع ہیں کہ سیر جنت نصیب ہوگی حوریں
جنت خدمت کرینگی اور شراکت کرتے ہیں ہزاروں طرح کی تکلیفیں دنیا پر بھی ملیں گی اور یہاں بھی
پس میں نے جو یہ واقعہ دیکھا اور ان لوگوں کا حال پایا میرا بند بند کانپنے لگا اور میری عجب حالت
ہوئی میں نے ان بزرگ سے عرض کیا کہ مجھکو مسلمان کیجیے انھوں نے فرمایا کہ صبح کو جب تو اٹھنا تو
خواجہ موجود ہیں انکی خدمت کر جا اور سماجت کرنا اپنی خطا معاف کرا جا اور کہنا کہ آپ اپنے کو ظاہر

کریں

فرمائیے میں آپکی اطاعت کرونگا پس جب تو اس طور سے کہیگا خواجہ اپنے کو ظاہر کرینگے اُنسے کہنا
وہ مجھکو خواجہ دین اسلام سے آگاہ کرینگے اور پوشیدہ کہیں اسپر عمل کرتا ہیں اُنسے کبھی کے دیتا ہون
مجھا تکیوان میں جو بیدار ہوا تو میرا عجب حال تھا از سر تا پا پسینہ میں غرق تھا مثل بید کے کانپ رہا تھا
اتمام میں ہوشیار ہوا تھا میں نے اُسی وقت عہد کیا کہ میں عمرو عیار و حمزہ صاحبقران کی اطاعت
کرونگا اور دین اسلام قبول کرونگا یہ مجھمین سے کہا تو وہ حالت برطرف ہوئی بس ای بھائیون میں تو
خواجہ کی نسبت وہ حاجت کرکے اُنکو ظاہر کرتا ہون اور اپنی خطا معاف کراتا ہون بس تم کو بھی لازم ہی
کہ میرا ساتھ دو اور دین اسلام قبول کرو جب تم یہ کہہ سکے وہ سب تمھارے کہنے پر عمل کرینگے بس
اُسوقت تم یہ کہنا کہ ای خواجہ عمرو مجھکو خواب میں ایک مرد بزرگ نے دین اسلام کو قبول کرنے کی ہدایت
فرمائی اور فرمایا ہے کہ میں خواجہ سے بھی کہدونگا وہ اپنے کو ظاہر کرینگے لہذا از راہ مہربانی اب آپ تشریف
لائیے اور ہم سب کو مسلمان فرمائیے میں اُسوقت اپنے کو ظاہر کرونگا اُسوقت تم کو مع اُن سب کے
خواجہ اسلام تعلیم کرونگا اسکے بعد جب وہ سب مطیع اسلام ہو لین یا اُسوقت سوسن کی خدمت میں
نامہ روانہ کرنا جب اُسکا جواب آئے اُسکے بعد طرف سوسن مع لشکر عظیم کے روانہ ہونا جس طور سے کہ
کہا منصور نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے کہا کہ میں گلیم اوڑھکر پوشیدہ ہوا جاتا ہون اور تمھاری
پشت پر کھڑا ہوتا ہون جسکی پیشانی میں نورانی دیکھونگا اُسکو تم کو بتادونگا کہ یہ مطیع اسلام ہوگا اور جسکی
پیشانی نورانی نہ ہوگی اُسکو بھی بتادونگا تمھارے کان میں کہدونگا کیونکہ مجھکو اس امر میں بہت بڑا
وقوف ہے منصور نے کہا کہ بہت خوب خواجہ نے جواب دیا کہ اس تدبیر سے معلوم بھی ہوجائیگا کہ فلان
دین اسلام قبول کریگا اور فلان نہیں قبول کریگا میں نے جب تم کو دیکھا تھا اُسی وقت شناخت
کرلیا تھا کہ تم دین اسلام قبول کروگے کیونکہ تمھاری پیشانی سے نور اسلام ہویدا تھا اور تمھاری پیشانی
روشن تھی یہ کہکر خواجہ نے گلیم اوڑھکر غائب ہوگئے عقب پشت منصور آکر کھڑے ہوئے جب خواجہ
غائب ہوگئے اُسوقت منصور نے اپنے ملازمون کو آواز دی وہ حاضر ہوئے منصور کو سلام کیا منصور
نے حکم دیا کہ جسقدر یہان میرے ملازم ہیں سب حاضر ہون مجھے اُنسے کچھ کہنا ہے سب حاضر ہوئے
منصور نے حکم دیا کہ تم سب بیٹھ جاؤ وہ سب سلام کرکے بیٹھ گئے اُسوقت منصور نے سبکو مخاطب
کرکے پہلے وہی تقریر کی جو کہ خواجہ نے تعلیم کی تھی اُن سب نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے

خیر خواہ و خیر اندیش ہیں اور آپ کی نیکی کے خواستگار ہیں ہم سب نمک حلال ہیں جہاں خدا نخواستہ آپکا
پسینہ گرے وہاں ہم اپنا خون گرا دینگے ادہر خواجہ نے مقہور کے کان میں چپکے سے کہا کہ ان سب کی
پیشانیوں سے نور اسلام پایا جاتا ہے میں نے خوب جانچ لیا ہے اور خوب شناخت کر لیا ہے یہ سب تمھارے
خیر خواہ و خیر اندیش ہیں ان سب کی پیشانیاں نور اسلام سے روشن ہیں تم بلا خوف انسے تقریر کرو کیونکہ
پیشتر مقہور سے کہا تھا اُن سب کے چہروں کو دیکھکر اور انکی تقریر سنکے جب یہ خواجہ نے کہا اور انھوں نے
سب یہ جواب دیا تو مقہور نے پھر وہ تقریر بیان کی کہ کتاب میں میں نے دیکھا ہے پس انھوں نے جو
یہ تقریر اپنے مالک کی سنی فوراً جواب دیا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہیں اگر ہماری سب کی جانیں آپکے
کام آئیں تو ہم حاضر ہیں آپ یقین کیجئے ہم اپنے سر کاٹنے میں خوں موجود ہیں تحصیل فرمائیے ہمارے زندہ
رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اگر خدا نخواستہ آپ نہ ہونگے تو ہماری زندگی کیونکر بسر ہوگی ہم تو آپ کی
بدولت پرورش پاتے ہیں اگر ہم نہ ہونگے تو آپ ہم سب کے بال بچوں کی خبر لینگے اور انکی پرورش
کا خیال رکھیں گے اگر خدا نخواستہ آپ نہ ہونگے اور ہم ہونگے تو انکی پرورش ہم سے نہ ہو سکیگی ایں
ہمارا مرنا بہتر ہے آپکے مرنے سے ہماری موت بہتر ہے آپکی زندگی سے یہ کہکر ہر ایک نے خنجر
اٹھا لیا اور قصد کیا کہ اپنا گلا کاٹے پس مقہور نے ہر ایک کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور ہر ایک
کو گلے سے لگایا اور کہا کہ تم لوگوں سے مجھکو اس سے زیادہ تر امید ہے یہ کیا امر ہے پس میں صرف
امتحان کرتا تھا مجھکو ثابت ہوگیا کہ تم سب خیر خواہ ہو اب جو تم سے کہوں اسکو قبول کرو میں تم سے
اپنا ایک راز کہتا ہوں وہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو اور یہ ڈر ہے کہ کسی پر افشا سے راز نہ ہو
اور کوئی اس سے آگاہ ہو انھوں نے کہا کہ کیا مجال ہے پس مقہور نے اپنے عشق کا حال بیان کیا
اسکے بعد وہ جواب جو کہ خواجہ نے تعلیم کیا تھا اور ساری تقریر کی اور کہا کہ میں تو مسلمان ہوگیا ہوں
تم سب کیا کہتے ہو اُن سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ اگر آپ نے دین اسلام قبول کیا
تو ہم نے بھی قبول کیا ہماری زیست و موت آپکے ساتھ ہے جو آپ کا دین و مذہب وہ ہمارا
پس مقہور نے بموجب ہدایت خواجہ عمرو خواجہ کو طلب کیا خواجہ نے ظاہر ہوکر سب کو مطیع
اسلام کیا خلاصہ یہ کہ وہ بھی سب کے سب از سر صدق مطیع اسلام ہوئے جب ان کاموں سے فرصت
پائی اب تو ہر طرح کا اطمینان ہوگیا خواجہ مقہور کے ہمراہ بارہ دری میں آکے چین سے آکر بیٹھے

کہا اگر ارشاد ہو تو تحریر کردون خواجہ نے کہا کہ ایک قسم کی تحریر کردو تو بہتر ہے لکھدو کہ پچاس ہزار روپیہ خواجہ عمرو
سے مین نے فلان وقت فلان تاریخ بطور قرض کے لیا کیونکہ مجھکو ضرورت تھی تاکہ میرا قابو بھی تم مین نالش ہی
کرسکے لیسکون اور اگر تم یہ تحریر کردو کہ پچاس ہزار روپیہ مین خواجہ کو دونگا جب مین اپنی معشوقہ پر قابض
ہونگا تو مین نہین تحریر کراونگا کیونکہ اس قسم کی تحریر بالکل بیکار ہوگی اسکا کوئی نتیجہ نہ ہوگا منصور نے
کہا کہ جس طور کی تحریر آپ فرماینگے مین تحریر کردونگا بس خواجہ نے کہا اگر یہی امر ہے تو آپ عند الطلب
کا رقعہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگاکر تحریر کردیجیے منصور نے کہا بہت خوب اسوقت منصور نے قلم دوات و
کاغذ اٹھاکر اس طور سے تحریر کیا کہ دام مجدکم بعد ما وجب ماسکے معلوم ہو کہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ سکہ
چہرہ دار جو کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا ذمہ میرے واجب الادا ہین مین اقرار کرتا ہون کہ یہ پچاس ہزار
روپیہ عند الطلب خواجہ عمرو کو یا جسکو وہ دلاین اسکو بلا عذر و حجت ادا کرونگا زیادہ فقط الرقوم
تاریخ فلان یوم فلان ماہ فلان سنہ فلان بس منصور نے اسی طور سے رقعہ لکھکر اس پر اپنے دستخط کردیے
خواجہ نے پھر بدا احتیاط ایک رسید بھی لکھوالی جسکا مضمون یہ تھا کہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ سکہ چہرہ دار
کہ نصف جسکے پچیس ہزار ہوتے ہین مین نے خواجہ عمرو سے تاریخ امروزہ مین بہ تحریر رقعہ عند الطلب
وصول پائے لہذا یہ رسید لکھدی کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے فقط خواجہ نے اسپر بھی
دستخط کرالیے اور دو گواہیان کرالین جب کامل طور سے خواجہ نے اپنا اطمینان کرلیا وہ رقعہ اور رسید
اٹھاکر نذر زنبیل کی اسوقت کہا کہ اگر کوئی تمھارے بھائی کو دیکھنے آئے تو اس سے کہدینا کہ
وہ شکار کو گئے ہوئے ہین اور مجھ سے کہا کہ تم جاکر بھائی صاحب کو لے آؤ پھر مین تدبیر کرونگا تم
اطمینان رکھو منصور نے کہا کہ بہت خوب کہ اسی عرصہ مین وزیر جواب لیکر آیا منصور نے اسکے ہاتھ
سے نامہ کھولا اسمین وہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین رقم کرچکا ہون منصور نے خواجہ کو سنایا
خواجہ نے کہا کہ چلو بس اسی وقت منصور نے حکم دیا کہ سامان سفر درست کیا جائے اسی وقت
سے سامان سفر درست ہونے لگا ادھر خواجہ سے منصور نے کہا کہ اب کیا تدبیر کی جائے اب مین
بھائی کو کہان سے لاؤن جو ہمراہ لیکر جاؤن میرے تو کوئی بھائی نہین ہے اور اگر ہے بھی تو ساتھ
ہی مگر ساتھ نہین ہے اور وہ مجھ سے برخلاف ہوگا خواجہ نے کہا کہ پھر مین کیا کرون اسوقت
مین نے تم سے کہا تھا کہ اس مضمون کا نامہ تحریر کرو اسوقت تم نے کیون نہین اس امر سے

مجھکو آگاہ کیا کہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے اور جو ہے وہ ساحر ہے وہ بھلا مجھسے کب موافق ہوگا میں کوئی اور صلاح
دیتا ہوں کہ بالکل تم نے غلطی کی اب کیا ہوتا ہے جہان سے ہو پیدا کرو مقصور نے کہا کہ خواجہ میں کہان سے
پیدا کرون اگر ایسا ہوتا کہ سوسن جادو میرے ملازمون سے آگاہ نہ ہوتی اور انکی صورت سے آشنا نہ ہوتی
تو میں یہ کرتا کسی ملازم کو اپنا بھائی بناتا اور اسکو لیجاتا اب کیا کرون خواجہ نے کہا کہ پھر میں کیا
بتاؤن تم سے غلطی ہوئی اسمین میرا کیا قصور ہے مقصور بولا کہ عالم مجبوری ہے کب ایسا کیا جاتا ہے میں تحریر کیے
دیتا ہون کہ جواب نامہ آنے میں عرصہ ہوا چونکہ وہ اختلاجی آدمی سمجھے ہیں ... گھبرایا تو وہ چلے گئے کہہ
گئے ہیں کہ ذرا میرا مرض کم ہو لے تو پھر میں آؤنگا سوا اسکے اس تدبیر کے دوسری کوئی تدبیر نہیں ہے خواجہ
نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم کو اختیار ہے میں کیا بتاؤن جو تم کو مناسب ہو وہ کرو بس مقصور نے قصد کیا کہ
قلمدان اٹھا کر سوسن کو تحریر کرے کہ تیرے بھائی بہ سبب اختلاج قلب کے گھبرا کر چلے گئے وعدہ
کر گئے ہیں کہ جب اختلاج کی شدت کم ہوگی تو آؤنگا اس سبب سے میں مجبور ہوگیا نہ حاضر ہو سکا اب
جو حکم ہو وہ بجا لاؤن کہ خواجہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اے مقصور یہ کیا غضب کرتے ہو بنا بنایا کام
خراب کرتے ہو بس تم کو یہ لازم ہے کہ کچھ صرف کرو تا کہ کوئی تدبیر کیجائے اے بھائی روپیہ وہ چیز ہے کہ
انسان بنتا ہے بنا ہوا ہے نہ کہ بھائی یہ امر کوئی دشوار ہے کچھ صرف کرنے کا اقرار کرو تو کسی کو نہ کسی کو کچھ دیکر
اسکا انتظام کیا جائے بدون پیسہ لیے تو ہرگز یہ نہ ہوگا وام کر بیٹا کام ابھی اسی مقام پر بھائی آ سکے
موجود ہو جائینگے مقصور نے کہا کہ کیونکر خواجہ نے کہا کہ کسی کو دس بیس ہزار روپیہ دیکر اس امر پر
راضی کیا جائیگا کہ تم مقصور کے باپ کو اپنا باپ بیان کرو اور مقصور کو اپنا بھائی جب لالچ ہوگا تو اس
امر کو پیرا یا سر انجام کریگا ... بالی چڑھ جائیگا مقصور نے کہا کہ خواجہ کس قدر روپیہ
صرف ہوگا خواجہ نے کہا کہ کوئی تیس ہزار روپیہ صرف ہوگا اگر اسکو تم گوارا کرو تو نقصان تو ہوگا لیکن
کام کتنا بڑا نکلیگا معشوقہ ہاتھ آ جائیگی اگر ایسا نہ ہوگا تو پھر مشکل ہے سوسن سر ہو جائیگی کہ
آپ جانتے ہیں تو تحریر کیا کہ میرے بھائی آ گئے ہیں انکو آپکی خدمت میں بھیجا عرض کرتا ہے جب میں نے
طلب کیا تو لکھ بھیجی کہ وہ چلے گئے بہانہ کیا سمجھے کہ ایسا تحریر کیا تھا اور اب کیا سوچ کر یہ تحریر
کیا ضرور اسمیں کوئی شکوک تھے ہیں پھر کوئی صورت نہیں ... کی آیندہ تم کو اختیار ہے اگر اس امر
کی خواہش تم کو ہے کہ میں ملکہ ... اختری کے وصل سے کامیاب ہوں تو روپیہ صرف کرو ... اشتی

لوگ تو جان کو معشوق سے عزیز نہیں کرتے ہیں خیال کرتے ہیں کہ اگر جان جاکر معشوق مل جائے تو کیا
بات ہے آبرو کو خیال نہیں کرتے ہیں جو کہ بہت بڑی شے ہے آبرو جسکا صدقہ جان ہے کہ جان پر بن جائے
مگر آبرو پر نہ بٹہ معشوق کے حاصل کرنے میں اسکا خیال نہیں رہتا ہے چاہے آبرو جائے معشوق مل
جائے نہ کہ روپیہ پیسہ یہ تو کوئی چیز نہیں ہے تم کیسے عاشق ہو کہ روپیہ کو عزیز کرتے ہو بس بس
معلوم ہوگیا آپ کی عاشقی کا حال جب اس طور سے خواجہ نے کہا اُسوقت مقہور نے کہا کہ روپیہ پیسہ کیا
چیز ہے اگر جان تک کام آئے تو حاضر ہے آپ نے کب کہا کہ روپیہ صرف کرو تو اسکی تدبیر ہو جائے جسقدر
ارشاد ہوا اُس قدر روپیہ کی تدبیر کی جائے خواجہ نے کہا کہ چالیس ہزار روپیہ کی تدبیر کرو بس مقہور نے
اُسی وقت چالیس ہزار روپیہ منگا دیا خواجہ کے سامنے رکھا خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھا کر داخل زنبیل کیا
اور کہا کہ خاطر اطمینان رکھو جب چلو گے اُسوقت تمھارے بھائی آجائینگے مقہور نے کہا کہ کل یہاں سے
کوچ کرونگا خواجہ نے کہا کہ بس کل وہ بھی آجائینگے یہانتک کہ وہ دن رات گذرے خواجہ سے
مقہور نے کہا کہ بسم اللہ آج تشریف لے چلیے خواجہ نے کہا کہ چلو یہ کہکر خواجہ نے کہا کہ اب تم اتنی دیر
ٹھہر جاؤ کہ تمھارے بھائی کو بلا لاؤں یہ کہکر خواجہ ایک گوشہ میں گئے اور زنبیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ یا دادا
آدم میری صورت بعجز ہے ایک پہلوان زبردست کی بن جائے اور وہ پہلوان قدآور اور نہایت
زبردست ہو یہ کہنا تھا کہ خواجہ کی صورت ایک پہلوان زبردست کی ہوگئی خواجہ نے زنبیل سے
نکال کر لباس پہنا ایک گرز تیار کیا کہ جسکے آٹھ پہلو تھے ایک پہل برنجی اور ایک آہنی اور ایک
فولادی ایک نقرئی ایک طلائی ایک الماس نگار ایک زمرد نگار ایک بلوری اور دستہ اُسکا مسی
تھا نہایت زبردست گرز تھا خواجہ کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ہاتھوں میں دستانے فولادی
سر پر خود و مغفر پاؤن میں موزے رانوں پر رانگے چار آئینہ جوشن زرہ و خود و دیگر آلات حرب و ضرب سے
درست ہوئے کمر میں ترکش پشت پر سپر دوش پر کمان کمر میں تلوار آبدار جب سب سامان سے
درست ہو چکے اب اُس گوشہ سے نکلے اور باہر آئے مقہور سے کہا کہ اے مقہور چلو بھائی لو کہ میں کون
ہوں مقہور نے کہا کہ میں کیا جانوں کہ آپ کون ہیں کہا کہ اس گوشہ میں تمھارے سامنے کون گیا تھا
جدھر سے میں آیا ہوں مقہور نے کہا کہ خواجہ عمرو گئے تھے میرے بھائی کو لینے کو اُنکے بعد آپ
تشریف لائے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو جو پہلوان کی صورت بنکر اُس گوشہ سے باہر آئے

تو مقصور جادو اور اسکے ملازم سب حیران و پریشان تھے کہ خواجہ عمرو کدہر چلے گئے اور یہ پہلوان زبردست
کہان سے آگیا اُس پہلوان کی صورت دیکھ کر ہر ایک خوف زدہ ہوا تھا اور مثل تصویر کے ہر ایک
ساکت کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور متحیر تھا کہ یہ کون ہی باوجودیکہ سب ساحر تھے مگر یہ صورت اور شکل رعنا
دیکھ کر سب خوف زدہ ہوئے اور متحیر تھے کہ اُسنے مقصور سے سوال کیا کہ مین کون ہون مقصور نے کہا
کہ مین کیا جانون کہ آپ کون ہین میرے سامنے تو خواجہ گئے تھے تب خواجہ نے کہا کہ ای مقصور
مین ہون خواجہ عمرو بس مین ایک پہلوان زبردست کی صورت پر متشکل ہوکر آیا ہون تم مجکو بہال
کرنا کہ یہ میرے بھائی ہین یہی آئے تھے انھین کی آمد مین خواجہ عمرو باغ سے نکل گئے یہ اسی قصد سے آئے
ہین کہ مین خود سے مقابلہ کرون بس اب یہ بھی موجود ہین اور آپ بھی انسے دریافت فرمائیے کہ آپ ان کو
آپ سے کیا کہنا ہی کیونکہ جب یہ تشریف لائے تھے تو انھون نے مجھسے کہا تھا کہ مین سوسن کے
پاس آیا ہون اور مجھے اُس سے کچھ کہنا ہی لہذا مجکو سوسن جادو کے پاس لے چلو مین آپکے حکم سے
یہ جب لیکر آیا ہون انسے دریافت فرمائیے پھر یہ جو کہہ لونگا اور میرا نام افغان گرزن نیزہ باز بتانا یہ
ضرور کہدینا کہ یہ سوسن سے بالکل ناواقف اور لاعلم ہین اور یہ بتاؤ کہ مجکو اس صورت پر سوسن پہچان تو
لیگی جب یہ خواجہ نے کہا تو مقصور اور زیادہ حیران ہوا اور دوڑکر قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ واقعی آپ کا
مثل و نظیر ہی بھلا کون آپکا مقابلہ کر سکتا ہی واقعی آپ عیار بے بدل ہین آپ سے تو کوئی نہین
لڑ سکتا ہی مین حیران تھا کہ آپ کہان سے میرے بھائی کو پیدا کرینگے کسکو میرا بھائی بنائینگے
جب آپ اس گوشہ مین گئے تھے اور مین حیران تھا کہ اتنے عرصہ مین آپ اس صورت و شکل پر تیار
ہوکر تشریف لائے ہم سب حیران تھے کہ یہ کون صاحب ہین اور کہان سے آگئے اور خواجہ سلامت
کیا ہوگئے کہ آپ نے یہ سوال کیا اور اپنے کو ظاہر فرمایا خیر یہ جو آپ نے فرمایا کہ سوسن مجکو پہچان تو
نہ لیگی سوسن کی کیا حقیقت ہی کہ وہ پہچان سکے اگر سامری و جمشید بھی قبر سے اُٹھکر آئین اور
پہچانین تو پہچاننا غیر ممکن ہی گستاخی معاف اگر آپکی والدہ ماجدہ بھی چاہین تو نہ پہچان سکین خواجہ
نے مسکرا کر جواب دیا کہ اب شوق سے چلو تم تو بہت فکرمند تھے کہ مین بھائی کو کہانسے لاؤن
دیکھو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے تمھارے بھائی پیدا ہوگئے یا نہین مقصور نے عرض کیا کہ سب امر آپکے
اختیار مین ہین جو چاہے وہ کیجیے مین قائل ہون اب تو کوئی مثل آپکے عیاری نہین کر سکتا ہی

جو کوئی عیاری کرے تو آپکا نام لے کر عیاری کرے تو شاید عیاری کر سکے خواجہ نے کہا کہ بس تشریف
کر چلیے آپ اپنا کام کیجیے اور جلدی عرصہ نہ لگائیے جون جون عرصہ ہوتا ہے ویسے ویسے میرا دل پریشان ہوتا ہے خواجہ
نے جو یہ کہا تو منصور نے اسیوقت تخت سحر تیار کیا اُس پر آپ بیٹھا اور خواجہ کو بٹھایا راوی بیان کرتا
ہے کہ خواجہ نے اپنی صورت معجزہ سے پہلوان کی بنائی تھی کیا مجال تھی کسی کی کہ کوئی پہچان سکے یہ امر غیر
ممکن تھا واقعی خواجہ کی ماں بھی نہ پہچان سکتی نہ باپ اوروں کی کیا قسمت تھی آمدم بر سر مطلب
منصور جادو افغان گرزرن کو تخت پر بٹھا کر اور تختوں پر سب ملازموں کو جو کہ ہمراہ آئے ہوئے تھے
اوران سب کو لیکر طرف دربند اعظم کے روانہ ہوا کہ اسکا حال آیندہ تحریر کیا جائیگا اب کچھ حال جمال راہدار
وصاحبقران کا تحریر کرتا ہوں انشاء اللہ تعالی اسکے بعد اور کچھ حال بادشاہ طلسم کا تحریر کرونگا اسکے بعد
پھر عنان قلم کو اسی طرف پھیرونگا اور اسی داستان کو تحریر کرونگا اب شمہ حال جمال راہدار وصاحبقران
کا قلمبند کیا جاتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں راوی بیان کرتا ہے کہ جمال راہدار جو باغ مہوش وماہ وش سے
مخوف ملکہ سوسن جادو نکل کر چلا تھا اپنے مکان پر نہیں گیا اُسنے یہ خیال کیا کہ خواجہ عمرو کے اسیر
ہوجانے کی حمزہ صاحبقران کو خبر کروں کیونکہ خواجہ عمرو کو سوسن نے اسیر کرلیا ہے گا بس یہ سیدھا
طرف کوہ بے ستون کے روانہ ہوا یہانتک کہ بعد قطع منازل و طے مراحل کے قریب لشکر صاحبقران کے
پہونچا وہ وقت تھا کہ دربار آراستہ تھا حکیم اسقلینوس و حکیم شیاطین و دیگر سردار ساحر و غیر ساحر حاضر
دربار تھے وزیر بے ستون بھی موجود تھا صاحبقران حکیم اسقلینوس سے فرمارہے تھے کہ ابھی تک کچھ
حال خواجہ عمرو کا نہ معلوم ہوا کہ انھوں نے لوح کے دستیاب ہونے کی کوئی تدبیر کی اور دربند سوسن
تک پہونچے مرنج کو قتل کرکے راستہ دربند کا کھولا کہ میں جاکر لوح کو حاصل کروں نہ بادشاہ طلسم
ابھی تک مع لشکر کے تشریف لائے حکیم اسقلینوس نے عرض کیا کہ یا صاحبقران خواجہ عمرو
یہ کہکر گئے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کو جاتا ہوں وہ اُدھر کہاں گئے ہونگے رہے بادشاہ طلسم وہ لشکر کو جمع کرکے
ضرور حاضر ہونگے وہ تشریف لے آویں تو پھر کوئی تدبیر قتل مرنج و دستیابی لوح کی جائے بدون انکے
آئے ہوئے اسکی تدبیر ہونا محال ہے اور خواجہ کا انتظار بھی بیکار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا
خیال ہے کہ خواجہ یہ ضرور کہہ گئے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کو جاتا ہوں یہ بھی کوئی مصلحت تھی جو کہہ گئے
ہیں ورنہ اُنسے یہ امید نہیں ہے نہ وہ ایسے ہیں اُنکی ذات سے مجکو یہ کبھی توقع نہیں ہے کہ میرے کام میں

پہلو تہی کریں اور ایسی حالت میں مجھکو چھوڑ کر چلے جائیں یہ کیا امر ہی اس سے زیادہ مشکلوں اور
مصیبتوں میں تو انھوں نے ساتھ چھوڑا نہیں تو اب کیا مجبور ہیں گے جہاں خوف جان تھا انھوں نے
جان کا خیال نہ کیا ہر مقام پر میری مدد و کمک کی یہ اُنسے امید نہیں ہی کہ وہ چلے جائیں وہ اسی طور سے
ستانے میں میرے ستانے کو یہ کہکر چلے گئے ہیں انکا دل کب گوارا کریگا کہ میں ایسے آفت میں مبتلا
رہوں یا وہ چلے جائیں ضرور وہ فکر میں دربند سوسن کے گئے ہونگے اور ضرور تدبیر کر رہے ہونگے وہ میری
طرف سے اور میرے کام سے غافل نہ ہونگے اور نہ کبھی تغافل کرینگے جب یہ صاحبقران نے سمجھایا
حکیم استقلیموس نے جواب دیا کہ میں اس امر سے آگاہ نہ تھا انکی طبیعت سے واقف نہ تھا کہ میں
اس امر کو سمجھتا اور اس بات کو عرض کرتا اب آپ نے فرمایا ہی اب کبھی ایسی جرأت نہ ہوگی خلاف
عرض کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی آپکو کیا علم تھا وہ میرے بھائی ہیں اور میری جان و روح
میں ہیں اور وہ ایک روح دو قالب ہیں میں انسے جدا ہوں نہ وہ مجھسے جدا ہیں انھوں نے بڑے بڑے
مصیبتوں میں میری مدد کی [illegible] وہ میرے جان نثار ہیں میرے اوپر کیا احسان میرے کل لشکر اور
کل سرداروں و کل عزیزوں سے جان نثار ہیں کیونکر انسے ایسی امید کروں حکیم نے عرض کیا کہ
واقعی جب وہ ایسے ہیں تو انسے کبھی برائی کی امید نہ کرنا چاہیے یہ کہکر حکیم نے عرض کیا کہ بادشاہ طلسم
آئیں تو پھر کسی کو ساحروں میں سے برائے دریافت حال روانہ کیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ انکے آنے
کی کیا ضرورت ہی میں خود جاتا ہوں کیونکہ راستہ دربند سوسن کی طرف جانے کا اور نشان تو بادشاہ طلسم
سے معلوم ہو چکا ہی اسی طرف جاؤنگا آپ لوگ یہاں قیام کریں جب میں دربند کو فتح کرلوں تو مع لشکر کے
تشریف لائیے گا اگر میرے یار جانی دوست ندیم جانی نے فکر و تدبیر کرکے راستہ دربند سوسن کا مرتب
کو قتل کرکے کھولا ہوگا تو میں جاکر دربند کو فتح کرلونگا لوح دستیاب ہوجائیگی اب مجھکو تاخیر منظور نہیں ہی جسقدر
عرصہ ہوتا ہی اسی قدر میرے اوپر ایک ایک ساعت فراق زیادہ ہوتی ہی میرا دل اپنے عزیزوں کے دیکھنے
کو بہت چاہتا ہی نہ معلوم وہ لوگ کہاں ہیں اور کس مقام پر مع لشکر کے مقیم ہیں دوسرے وہ لوگ بھی
میرے نہ جانے سے پریشان ہونگے تیسرے بادشاہ طلسم کے آنے کی حالت نہیں معلوم وہ کب
آئیں کب نہ آئیں یہاں ایک ایک لمحہ کا عرصہ برابر ایک برس کے ہوتا ہی میں اب ٹھہر نہیں سکتا ہوں
اگر خدا چاہے تو دربند میں جانے کی راہ کھول ہوگی تو خیر ورنہ میں خود تدبیر کرونگا مجھکو یقین ہی کہ خدا چاہے تو

سبب تدبیر کرلی ہوگی کوئی خرابی نہ ہوگی چونکہ خواجہ کے دیکھنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے شب سے
میں بہت پریشان ہون ضرور کوئی نہ کوئی آفت میرے بھائی اور دوست پر گذری ہے جو میرے قاصد
کی یہ حالت ہے مجھکو خبر لینا ضرور ہے کہ میں خبر لون کیونکہ انھون نے تو ہمارا مقام پر میری کمک کی اور اپنی جان
کا خوف نہ کیا اور میں انکے لیے پریشان ہون اور وہ میرے کام کو گئے ہون اور میں انکی خبر نہ لون یہ غیر ممکن ہے
میں اب ٹھہر نہیں سکتا ہون مجھکو میرے دوست کی خبر نہیں معلوم ہوتی کہ وہ کس حال میں ہے علم نے عرض کیا
آپ اسقدر توقف فرمائیں کہ بادشاہ طلسم آجائیں تو پھر ہم اور دوست آپکے ساتھ چلینگے [illegible]
اسقدر [illegible] ہے وہ دونوں انتظار فرمائیے پھر آپکو اختیار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ میرا سینہ
غیر ممکن ہے کہ میرے بھائی کی خبر نہ ملے اور میں اسکی تلاش میں نہ جاؤن جب صاحبقران نے یہ فرمایا
تو [illegible] سیمون نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ حضور اسقدر توقف فرمائیں میں بھی ایک ساحر
بھیجتا ہون کہ وہاں کے حالات دریافت کرے وہ جاکر وہاں کے حالات دریافت کرکے حاضر
ہوگا اور خواجہ سلامت کی خبر بھی آکر عرض کریگا اسکے حاضر ہونے تک توقف
فرمائیں صاحبقران نے فرمایا خیر تم یہ کہتے ہو تو جلد کسی ساحر کو روانہ کرو کیونکہ میں رات سے بہت پریشان
ہون کسی نہ کسی آفت میں میرا دوست وہ عاشق مبتلا ہوا ہے مگر اُس کو تاکید کر دینا کہ بہت جلد چلا آئے کیونکہ
دیر لگانے سے [illegible] عرض کیا کہ کیا مجال ہے جو دیر لگائے یہ کہکر ایک ساحر کہ اسکا نام [illegible] تھا بہت
بہت جلد بذریعہ سحر کے راہ طے کرتا تھا اور پرے سیمون نے اُس سے کہا کہ اے [illegible] تم فوراً
در بند سوسن کے جاؤ اور وہاں کی حالت دریافت کرو اور یہ خبر لاؤ کہ خواجہ عمرو خیر و عافیت سے ہیں یا نہ
کسی فکر میں ہیں مگر دیر نہ کرنا اگر جلد آؤ گے تو سرکار صاحبقران سے انعام کثیر کے مستحق ہو گے اور
پاؤ گے اُس نے عرض کیا کہ میں کل صبح تک واپس آجاؤنگا یہ کہکر اُٹھنے کا اپنے مقام سے
قصد کیا تھا کہ سلام رخصت کرکے روانہ ہون کہ ایک ساحر نے آکر صاحبقران کو خبر
کیا اور عرض کیا کہ ایک جوان خوش شمر وو دولت پر حاضر ہوا ہے اور عرض کرتا ہے کہ میری خدمت
صاحبقران میں کرو کہ ایک آپکا ادنی خادم بلکہ خانہ زاد در بند سوسن کی طرف سے ایک ضرورت
کے لیے حاضر ہوا ہے اور کچھ خدمت عالی میں عرض کرنا چاہتا ہے اگر اجازت پاؤن تو حاضر ہوکر قدمبوسی
حاصل کرون اور زیارت سے مشرف ہون نور قدم سے اپنی آنکھون کو روشن کرون صاحبقران نے

دربند سوسن کا نام سنتے فرمایا کہ جلد اسکو اپنے ساتھ ہی لاؤ کیونکہ وہ ضرور میرے یار جانی و دوست روحانی کے
پاس سے آیا ہی اور کچھ خبر لایا ہی میرے دوست کی خبر آئی ہی یہ جو حکم صاحبقران نے دیا وہ درگہ سالار فوراً باہر آیا
اور جمال راہدار سے کہا کہ چلو یاد فرمایا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جمال راہدار جو بعد قطع منازل و طی مراحل کے قریب
لشکر صاحبقران پہونچا بارگاہ صاحبقرانی کو دریافت کرکے در دولت پر آیا اور درگہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض
کرو کہ ایک آپ کا خادم در دولت پر حاضر ہی اور عرض کرتا ہی کہ میں دربند سوسن کی طرف سے آیا ہوں کچھ
خدمت عالی میں عرض کرتا ہی پس درگہ سالار نے جاکر عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ لے آؤ پس درگہ سالار
آکر جمال راہدار کو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آیا جمال راہدار نے مجرا گاہ پر آکر بہت ادب سے جھک کر
سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اُسنے دوڑ کر صاحبقران کے قدموں کو بوسہ دیا اور سب عیاروں سے
قدمبوسی حاصل کی چونکہ خواجہ عمرو و لندھور صاحبقران جمال راہدار کو دیکھ چکے تھے دور سے دیکھتے ہی
جمال نے درگہ سالار سے بھی کہہ دیا تھا کہ میں تم سے بہت خوش ہونگا اور بہت ممنون ہونگا کہ میں حضور معلی
صاحبقران زبان سے آگاہ نہیں ہوں تو درگہ سالار نے اشارہ سے صاحبقران کو سمجھوا دیا تھا جمال نے
پہچان لیا تھا اسی سبب سے جمال نے بوسہ دیا اور سلام کیا اور سب سے تو جمال آگاہ تھا بعد قدمبوسی
کے اُسنے پلٹکر اور سب سرداروں کو سلام کیا اور ہر ایک سے صاحب سلامت ہوئی صاحبقران نے
اشارہ فرمایا کہ کرسی جمال کو مرحمت کرو فوراً کرسی روبرو تخت صاحبقران کے بچھادی گئی جمال سلام کرکے
اُس کرسی پر بیٹھا اب صاحبقران نے جمال کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہی اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا
کہ اس خادم جان نثار غلام جان باز کو جمال راہدار کہتے ہیں سواے حضور کے اور سب جتنے سردار یہاں
حضرات تشریف فرما ہیں سب اس خادم سے آگاہ ہیں بلکہ میرے خاندان کے حال سے اُدھر دریم
بے ستون و حکیم اسقلبوس میں بہ اشارہ ہو رہے تھے کہ یہ جمال راہدار کمال راہدار کا فرزند کیونکر
یہاں آیا یہ تو بلازم ہی سوسن جادو کا بعہدہ راہداری پشت دربند پر یہ تو اُسکا ملازم ہی کیونکر آیا اسکا
کیا سبب ہی حکیم نے اشارہ سے کہا کہ معلوم ہو جائے گا مگر ہر ایک حیران و پریشان تھا اُدھر جب تو جمال
نے اپنا نام صاحبقران کی خدمت میں عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہارا آنا کیونکر ہوا یہ تو
تم کو خواجہ عمرو کے حال سے بھی آگاہی ہی کیونکہ تم دربند سوسن کی طرف سے آئے ہو اور کچھ حال عمرو دربند
سوسن کا بیان کرو کہ وہاں کیا کیفیت ہو رہی ہے جمال نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میں عرض کرتا ہوں اسی غرض

حاضر ہوا ہون خداوند نعمت یہ حقیر کمال راہدار کا فرزند ہے کمال راہدار ملازم تھا ملکہ سوسن جادو کا چوکیدار تھا
اور قابض دربند سوسن ہی جب اسنے انتقال کیا تو مین کم سن تھا جمال راہدار میرا نام تھا اپنے باپ کی
جگہ پر مین ملازم ہوا جب تک کم سن رہا میری وارث سے اور ایک شخص اس خدمت کو بجالایا جب مین سن
تمیز کو پہونچا اپنے عہدہ پر قائم ہوا اور اپنی خدمت بجالانے لگا خلاصہ یہ کہ ایک مدت سے ملازم ہون اتفاق
سے سوسن کی دختر فرخندہ ملکہ ماہ وش پر میرا دل آگیا کیونکہ آٹھوین دن انکی خدمت مین حاضر ہونے کا اتفاق
ہوتا تھا کیونکہ انہین بھی گانے وغیرہ سے شوق ہی اور مجکو بھی ہین وہان جاکر انکے روبرو گایا کرتا تھا مگر آتش
فراق سے جلتا تھا بس جمال راہدار نے اپنا عاشق ہونا ماہ وش پر اور آتش فراق مین جلنا آخر کو عاجز ہوکر
قصد ہلاکت کرنا خواب مین ایک مرد بزرگ کا آکر جمال کو عالم خواب مین مسلمان کرنا اور خواجہ عمرو کے ذریعہ
سے وصل معشوق سے شادکام ہونے کی امید دلانا خلاصہ یہ کہ جمال نے اول سے آخر تک سب حال
بیان کیا خواجہ کا پہونچنا اور عیاری کرنا سوسن کا آنا خواجہ کا شراب بیہوشی آمیز پلانا اسکا آگاہ ہونا
پنجہ سحر سے بچ رہنا اپنا اور خواجہ کا بھاگنا اپنا ناپیدان کی راہ سے بیرون باغ آنا اور یہاں سے شہر اوہر آنا
اور صاحبقران سے کہنا کہ جلد خبر لیجیے خواجہ وہان اسیر ہوگئے انکی خبر لینا واجب ہی سوسن بڑی ریکانہ ہی
ایسا نہو کہ قتل کر ڈالے اس امر کا مجکو یقین ہی کہ اسنے خواجہ کو اسیر کرلیا ہوگا کہ میرے سامنے تک خواجہ
باغ مین تھے اور اسکے روبرو کھڑے ہوئے تھے گو انھون نے خود مجھ سے کہا تھا کہ اے جمال بھاگ سوسن
بیہوش اور بیخبر سے حال سے آگاہ ہوگئی ہین یہ سنکے بھاگا خواجہ کھڑے رہے یہ سننا تھا اور جمال کا بیان
کرنا تھا کہ صاحبقران کا رنگ رو متغیر ہوگیا اور اسقلینوس کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون مین نے
آپ سے کہا نہ تھا کہ خواجہ دربند سوسن کی طرف گئے ہین خانہ کعبہ نہین گئے ہین اب آپ نے سنا
کیا انکو کب گوارا ہوتا کہ مین فکر تباہی طلسم مین مبتلا رہون اور وہ فکر لوح نہ کرین یہ بھی ممکن تھا آپنے سنا
کہ وہ گئے اور یہ کام کیے مگر کیا کرین کہ اسیر ہوگئے اب مجھپر لازم ہوا کہ مین جاؤن اور انکی کمک کرون
اور انکو قید سوسن سے رہائی دون سوسن کو قتل کرون اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون غرضکہ
اسقلینوس نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون خواجہ مرد عاقل وذکی و چالاک ہین انھون نے
تدبیر کرکے اپنے کو رہا ضرور کرلیا ہوگا آپ اطمینان رکھین بادشاہ طلسم کو آلینے دیجیے تشریف لیجانے سے
پہلے کہ اس عرصہ مین خواجہ وہان سب بندوبست کرلینگے اسوقت ہم یہان سے پہونچینگے وہان سب

بندوبست ہو گیا ہوگا بس چاہیے یہی کہ آپ لوح کی تدبیر فرمائیں اور لوح کو حاصل کریں صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ ممکن نہیں ہی کہ اب نہ جاؤں مجھکو بدون جائے قرار نہ آئیگا اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران ابھی
آپ تشریف نہ لیجائیں تا آنکہ بادشاہ طلسم کے بدون اُنکے آئے اگر تشریف لیجائیےگا تو کون راہ رہیگا
سوائے اُنکے کوئی سرحد طلسم سے دور [illegible] سوسن سے آگاہ نہیں ہی خصوصاً [illegible] سے اور وہاں سحر و
ساحری کا بالکل کارخانہ ہی یہاں کوئی ساحر نہیں ہی کہ جو سوسن کے حالات کو کہہ سکے اور اُسکے سحر کو رد کرے
سوائے اس امر کے کہ وہاں جاکر زحمت میں مبتلا ہو صاحبقران نے فرمایا کچھ ہو میں جاؤنگا ضرور
اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران میرے کہنے پر عمل فرمائیے اور ابھی اُسطرف نہ تشریف لیجائیے
کیونکہ وہاں سوائے خرابی کے کوئی اور صورت نہ ہوگی کیونکہ سنا ہے بابت [illegible] آپ کہہ چکے ہیں کہ بدون راہ کھلے
اگر طلسم کشا بھی اُدھر جائینگے تو اسیر ہو جائینگے بس جبتک [illegible] قتل ہو نہ لے اور راستہ نہ کھلے اُسوقت تک
آپ نہ تشریف لیجائیں بادشاہ طلسم کو آلینے دیجئے اور خواجہ وہاں [illegible] کو قتل کرکے راستہ کھولیں آپ
یہاں سے چلکر دربند کو فتح کریں صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو کسی امر کا خوف نہیں ہی اول تو میں مالک اسم
اعظم ہوں اُس مقام کو اسم اعظم پڑھکر رد کرونگا اگر [illegible] سامنے آئیگا اُس سے مقابلہ کرونگا اور قتل کرونگا
بھلا وہ مجھسے کیا لڑ سکتا ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی میں کسی کے بھروسے پر نہیں لڑتا ہوں اپنے خدا کی
ذات پر تکیہ کرکے مقابلہ کرتا ہوں بس سوائے خدا کے میں کسی سے نہیں ڈرتا ہوں عمرو کیا حقیقت رکھتا ہی
میں اس سے [illegible] یا سوسن سے خوف کروں وہ دربند کیا چیز ہی کہ میں نہ جاؤں یا [illegible] کا سہارا کروں اور
مددگار تلاش کروں اُسوقت میں کو کسی مددگار کی میں نے خواہش کی تھی جبکہ بڑے بڑے طلسموں کو فتح
کرنے گیا ہوں اور بڑے بڑے ساحروں سے یکہ و تنہا مقابلہ کیا ہی اور طلسموں کو فتح کیا ہی تو یہ کیا اصل
رکھتا ہی میرے اوپر کیا منحصر ہی میرے فرزندوں و سرداروں نے طلسم فتح کیے ہیں یکہ و تنہا اور مدد غیر کی
خواستگار نہیں ہوئے ہیں وہ کسی ساحر سے ڈرتے ہیں میں تو صاحبقران ہوں میں کیوں سوائے
مدد خدا کے دوسرے کی خواہش کرنے لگا اب آپ مجھکو نہ روکیے میں جاؤنگا بس حکیم اسقلینوس نے
کہا کہ یا صاحبقران رحم فرمائیے ہم سب کے حال پر خدانخواستہ ضرور وہاں جاکر کسی آفت میں مبتلا
ہو گئے تو ہم غلاموں کا کون ہی [illegible] تو ہم کو [illegible] پریشان کرے گا ایک ایک کو چن چن کر قتل
کریگا ہم کو نیست و نابود کر دیگا اور سب [illegible] انکسار کیا صاحبقران خاموش ہو رہے مگر [illegible]

سے کہا کہ تم آج ہمارے خیمہ خاص مین رہنا ہم کو تم سے کچھ حالات خواجہ عمرو کے دریافت کرنا ہین کیونکہ تم نے
جو حال بیان کیا وہ مجمل طور سے بیان کیا ہی مفصل طور سے مجکو دریافت کرنا ہی جمال نے کہا بہت خوب
صاحبقران نے حکم دیا کہ جمال راہدار کو جب دربار برخاست ہو ہمارے خیمہ مین پہونچا دینا خلاصہ یہ
کہ جب دربار برخاست ہوا صاحبقران دربار برخاست کرکے اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے خاصہ نوش
فرمایا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے چونکہ سب کو اس امر کا یقین ہوگیا تھا کہ
صاحبقران اب بارون بادشاہ طلسم کے آتے ہی بولے دربند سوسن کی طرف تشریف لیجائینگے سب کو
اطمینان تھا خصوصاً حکیم استقلینوس کے یہان سب اپنے اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہین کوئی گا رہا ہے
کوئی چوسر کھیل رہا ہی کوئی آرام پذیر ہی وہان جب صاحبقران نے خاصہ نوش فرمایا کہ بالائے مسہری تشریف
لیگئے جمال راہدار کو سب صاحبقران کے خیمہ مین پہونچا گئے تھے جو زیر مسہری فرش پر بیٹھا ہوا تھا کہ
صاحبقران نے کل حالات خواجہ عمرو کے دریافت کیے جمال نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا
بس صاحبقران نے خواجہ عمرو کی کیفیت جمال راہدار سے سنکے بہت افسوس کیا اور اسی وقت حکم
دیا کہ قندس دیو اشتر کو بلالاؤ چوبدار جاکر قندس کو لے آیا آپ نے حکم دیا کہ اشتقر کو کس کر قریب خیمہ برابر لے
گئے در خیمہ پر حاضر ہونا ہم براے طلایہ لشکر گشت کرینگے اسنے کہا کہ بہت خوب راوی بیان کرتا ہی کہ قندس نے
اشتقر کو زین و لگام سے آراستہ کرکے در خیمہ پر حاضر کیا صاحبقران بیدار تھے جمال سے باتین کررہے تھے کہ
قندس نے آکر عرض کیا کہ در خیمہ پر مرکب حاضر ہی صاحبقران نے جمال راہدار سے فرمایا کہ چلو پس
صاحبقران نے اٹھکر پوشاک زیب تن فرمائی ہتھیار لگاکے ایک پرچہ کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ اے حکیم
استقلینوس آگاہ ہو کہ میرے دوست و بھائی پر تو بلا نازل ہو اور مین یہان راحت سے بیٹھا رہون یہ
ممکن نہین ہی پس تم لوگ چلنے پر راضی نہوئے اور بلکہ مجکو بھی منع کیا مین اسوقت خاموش ہو رہا میرے
دل نے گوارا نکیا کہ ایسے وقت مین مین اپنے دوست کی کمک نہ کرون اور آسایش مین رہون مین دو دن
[illegible] مین جمال راہدار کو ہمراہ لیکر براے مدد و رہائی خواجہ عمرو طرف دربند سوسن کے جاتا ہون تم
سب پریشان نہ ہونا اطمینان رکھنا یہ تحریر کرکے چوبدار کو دیا اور کہا کہ یہ رقعہ اسوقت حکیم استقلینوس
مین رہنا اور خود خیمے سے باہر تشریف لائے اشتقر پر سوار ہوئے جمال کو بھی مرکب پر سوار کیا اب جمال سے کہا
تا فرمایا تم مجکو دربند سوسن مین پہونچا دو جہان خواجہ قید ہین جمال نے عرض کیا کہ مین آپ کو اسی راہ

لیے چلتا ہون کہ جس راہ سے خواجہ بسلامت میرے مکان پر پہونچے تھے صاحبقران نے کہا کہ اچھا بس
صاحبقران و جمال مع قندس کے لشکر سے باہر آئے جمال کے ہمراہ طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئے
صاحبقران کو تو راہ مین رکھا جاتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اُس دو پہر شب مین صاحبقران و جمال قریب
دس کوس کے نکل گئے تھے صبح ہوتے ہوتے ایک صحرا مین پہونچے صاحبقران نے ایک چشمہ آب پر پہونچکر
وضو کیا نماز پڑھی بعد فراغ نماز کچھ دیر تک سیر کی اُسکے بعد گھوڑے پر سوار ہوکر جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند
سوسن کے روانہ ہوئے صاحبقران کو تو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال لشکر کا تحریر کیا جاتا ہے کہ جب صبح
ہوئی دربار آراستہ ہوا سب سردار آکر حاضر دربار ہوئے دونون حکیم بھی آگئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے
صاحبقران کا انتظار کر رہے تھے استقلینوس نے وزیر بے ستون سے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہے
کہ ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لائے باعث دیر کیا ہے کیونکہ ہر روز ہم سب سے پہلے تشریف
لاتے تھے ہم سب جب حاضر ہوتے تھے تو انکو جنگل پر تشریف فرما پاتے تھے آج خلاف قاعدہ ہوا بے ستون
کے وزیر نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شب کو بیدار رہے ہین جمال سے باتین کی ہین خواجہ کا حال دریافت
کیا ہے اُسی سبب سے آنکھ نہین کھلی ہے آرام فرما رہے ہین جب بیدار ہونگے تشریف لائینگے استقلینوس
نے کہا کہ مین جاتا ہون اور بیدار کرکے ابھی لاتا ہون بدون صاحبقران کے سناٹا ہے وزیر بے ستون نے
کہا کہ چلیے مین بھی چلتا ہون شاید خدانخواستہ کچھ طبیعت ناعلیل ہوگئی ہو استقلینوس نے جواب دیا
کہ اچھا چلو بس قصد کیا تھا کہ اُس چوبدار نے جسکو صاحبقران رقعہ دے کر گئے تھے اور فرما گئے تھے
کہ یہ رقعہ استقلینوس کو صبح دیدینا اور کہدینا کہ صاحبقران جمال راہدار کو اپنے ہمراہ لیکر طرف
دربند سوسن کے گئے ہین تم اطمینان رکھو اور دیکھو اسوقت خبر نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا اُس
چوبدار نے بسبب خوف صاحبقران کے کسی سے اُسوقت نہین کہا بس صبح کو لا کر وہ رقعہ دیا
استقلینوس نے کہا کہ یہ رقعہ کیسا ہے اور کس نے دیا ہے چوبدار نے کہا کہ یہ رقعہ صاحبقران عالیشان
آپکو دے گئے ہین اور خود جمال راہدار کو ہمراہ لے کر طرف دربند سوسن کے تشریف لے گئے ہین فرما
گئے ہین کہ اطمینان رکھنا مین دربند سوسن کی طرف جاتا ہون برائے رہائی خواجہ عمرو اور مجکو تاکید
دیا تھا کہ اسوقت کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کرنا اور نہ یہ رقعہ دینا صبح کو جب دربار آراستہ ہو تو
اُسوقت استقلینوس کو رقعہ بھی دینا اور زبانی بھی کہنا یہ رقعہ حاضر ہے یہ سُنتا تھا کہ حکیم استقلینوس

ودیگر سرداروں کا رنگ رخ متغیر ہو گیا حواس جاتے رہے استقلینوس نے اس چوبدار سے کہا کہ تم نے اسی وقت
کیوں نہ آکر خبر کی اور کیوں نہ یہ رقعہ دیا ہم کو معلوم ہوتا تو ہم ابھی صاحبقران کو روکتے جانے نہ دیتے اُس نے جواب دیا
کہ وہ منع فرما چکے تھے کہ ابھی مت آکر خبر کرنا اور آپ کو آگاہ نہ کرنا وہ ناراض ہوتے میرے اوپر غصہ فرماتے یہ سنکے
استقلینوس نے وہ رقعہ پڑھا اور جو مضمون مرقوم بالا مرقوم تھا استقلینوس نے وہ رقعہ باواز بلند پڑھا اور
اہل دربار سے کہا کہ اب آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہیے کیا تدبیر کی جائے اُن سب نے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
تابع فرمان ہیں اور مطیع حکم ہیں جو آپ کا حکم ہوگا ہم اُسکو بجا لاوینگے جو آپ کی رائے وہ ہماری ہم آپ کی رائے کے
خلاف ہرگز نہیں رائے دینگے اُسوقت جب سب اہل دربار نے ایک زبان ہو کر یہ کہا استقلینوس نے
کہا کہ میری تو یہ رائے ہے کہ ہم سب مع لشکر کے تعاقب میں صاحبقران کے طرف دربند سوسن کے چلیں
اور وہاں پہونچکر صاحبقران عالیشان کے شریک ہوں تم سب کی رائے ہو اُن سب نے جواب دیا کہ
مناسب ہے یہ رائے بہت عمدہ ہے کوئی اس رائے سے انحراف نہیں کر سکتا ہے بس جب سب نے یہ جواب دیا
اُسی وقت استقلینوس نے حکم دیا کہ سب لشکر تیار ہو ہم بخدمت صاحبقران طرف دربند کے روانہ ہونگے
یہ حکم دیتا تھا کہ اُسی وقت لشکر ساحران میں بزور و شور مستعد ہونے لگا اور تیاری لشکر میں سب مصروف ہو گئے
خلاصہ یہ کہ تھوڑے عرصہ میں سب لشکر تیار ہو گیا سرداروں نے آکر عرض کیا کہ سب لشکر تیار ہے ساحروں
و غیر ساحرین کا بسم اللہ تشریف لے چلیے استقلینوس نے یہ سنکر کہا کہ اچھا اب اُسیوقت استقلینوس
اٹھ کھڑے ہوئے انکا اٹھنا تھا کہ سب سردار وغیرہ بھی اٹھ کھڑے ہو گئے خلاصہ یہ کہ حکیم استقلینوس اُن
سب کو ہمراہ لیکر بیرون بارگاہ آئے یہاں سب لشکر آراستہ تھا اور تیار آمادہ سفر تھا حکیم کا باہر آنا
تھا کہ خادموں نے تخت حاضر کیا استقلینوس تخت پر سوار ہوا شہزادہ طلبین اپنے تخت پر سوار ہوا
وزیر بے ستون اپنے تخت پر سوار ہوا اور سب سردار سوار ہوئے جو ساحر تھے وہ سوار ہو کر اپنے
سحر پر سوار ہوئے جو غیر ساحر تھے اور گھوڑوں پر سوار ہوئے اُدھر سب خیمے وغیرہ جو برپا تھے وہ اکھاڑ
لئے گئے اور بارگاہ کیے گئے خلاصہ یہ کہ سب سامان لیکر اور سب لشکر کو ہمراہ لیکر استقلینوس طرف دربند
سوسن کے بتعاقب صاحبقران روانہ ہوئے برائے تلاش صاحبقران طرف دربند کے انکو راہ
میں رکھا جاتا ہے اب آئندہ تحریر ہوگا احوال بادشاہ طلسم جیسے سیدھا سے بلند آواز میں قلم رسائی کرتا ہے
ناظرین ملاحظہ فرمائیں راوی بیان کرتا ہے کہ سیدھا سے بلند آواز جو صاحبقران سے جدا ہوئے تو اپنے

کے رخصت ہو کر طرف صحرائے عجائب کے روانہ ہوئے یہ کہکر کہ مین اپنا لشکر وغیرہ جمع کر لون تو حاضر ہون
سبکو اپنے ہمراہ لیکر پہر تو ادہر کو روانہ ہوئے وہان صحرائے عجائب مین سب سردار و ملازم جنکو پہلی مرتبہ
یہان آکر سیما نے بلند آواز نے نامے لکھے تھے اور طلب کیا تھا یہ خبر پاکر کہ ہمارا بادشاہ رہا ہو گیا
اُسنے طلب کیا ہے اپنے اپنے مقام سے چلے جہان جو پوشیدہ ہوا تھا نکلو ند شمشکال جادو اور فرزند
بادشاہ و دختر بادشاہ و زوجہ شاہ بھی اپنے ملازمون کو ہمراہ لیکر رہائی کی خبر پاکر اپنے مقام سے روانہ
ہوئے یہان آکر پہونچے سب ملازمون نے آپ کا استقبال کیا جو کہ اُنسے قبل آ گئے تھے خیمے وغیرہ
برپا ہوئے خلاصہ یہ کہ جنکو سیما نے بلند آواز نے نامہ لکھکر طلب کیا تھا سب وہان آکر جمع ہوئے
تھے اُس صحرا مین ایک مجمع کثیر و جم غفیر ہو گیا تھا اور سب بادشاہ کا انتظار کر رہے تھے سہ پہر کا
وقت تھا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے خیمون کے پردے اٹھے ہوئے تھے سیر صحرا
کر رہے تھے کہ ایک ابر بسوسنی رنگ ایک طرف سے آیا سب نے اُس ابر کو دیکھکر باہم کہا کہ یہ
کسی ساحر کے آمد کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ملازم بادشاہ آتا ہے اُدہر خورشید شیر سوار سپہر شاہ و ملکہ
شمشاد زوجہ نے اُس ابر کو دیکھکر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ساحر زبردست آتا ہے یہ امر تو ضرور ہے
کہ ہمارے خیر خواہون مین سے ہے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ابر قریب صحرا آکر شق ہوا اُس ابر کے اندر
سے دیکھا کہ ایک تخت پیدا ہوا جب وہ تخت قریب پہونچا سب سردارون و ملازمون و نیز
سب عزیزون وغیرہ نے پہچانا کہ خود بادشاہ تشریف لائے ہین پس سب نے بڑھکر استقبال اپنے
اپنے مقام سے چلے ہر ایک نے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ نے پہلے فرزند و دختر کو گلے سے لگایا
پیشانی پر بوسہ دیا مزاج کی کیفیت دریافت کی اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کے جان و مال کی ترقی
کے خواستگار ہین اور ابھی تک زندہ ہین خداوندا ہم سب کے سر پر آپ کو سلامت رکھے اُسکے
بعد سب سردارون سے ملا اور سب کو گلے سے لگایا خلاصہ یہ کہ سیما نے بلند آواز ان سب کو ہمراہ
لیکر بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا ہر ایک اپنے مرتبہ کے موافق بارگاہ مین بیٹھا اب بادشاہ نے
سب واقعہ اپنی رہائی کا اول سے آخر تک بیان کیا اور کہا کہ مین نے شراکت طلسم کشا کی اختیار
کی اور مطیع اسلام ہوا تم سب کو سمجھانے آیا ہون لہذا تم سب کی کیا رائے ہے میری شراکت کروگے
ورا اپنے آبائی دین ملکو ترک کرو گے سب نے عرض کیا کہ الناس علی دین ملوکہم جو آپکا طریقہ اور مذہب سو ہمارا

وہی ہم سب نے بھی اختیار کیا اگر حضور نے اپنا دین و مذہب ترک کرکے اور اطاعت اسلام و شہزادگیٔ طلسم کشا اختیار کی تو ہم نے بھی آپکی پیروی کی اور ہم نے بھی ترک کیا اس مذہب کو اور اطاعت کی دین اسلام کی اور طلسم کشا کی سیماسے بلند آواز ان سب سے بہت خوش ہوا اور ان سب کو مطیع اسلام کیا وہ از سر صدق مطیع اسلام ہوئے اب سیماسے بلند آواز نے ان سب سے دریافت کیا کہ تم پر بعد میرے اسیر ہونے کے کیا گذری کسی نے بیان کیا کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوا کہ آپ اسیر ہو گئے اور شندکال نے اسیر کر لیا اور خود تخت حکومت پر بیٹھا تو ہم نے خیال کیا کہ اگر ہم یہاں قیام کرتے ہیں تو شندکال ہم سے بھی اطاعت کو کہیگا ہم سے نمک حرامی نہ ہو سکے گی بس ہم بدون اسکے آگاہ ہوئے وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور ادھر ادھر اپنے کو پوشیدہ کرنے لگے کوئی بولا کہ ہم پر جب شندکال نے بہت تشدد کیا ہم نے اسوقت تو اطاعت کر لی پھر موقع پا کر چل کھڑے ہوئے ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی سیماسے بلند آواز نے سب کی تعریف اسکے بعد سیماسے بلند آواز نے پھر نامہ لکھکر جو سردار و اہل لشکر باقی رہ گئے تھے اور کوہ و صحرا میں منتشر تھے اور پراگندہ انکو طلب کیا وہ سب بھی نامہ پاکر حاضر خدمت ہوئے کیونکہ اسی وقت کے اسیر وار تھے انکو بھی بادشاہ نے مطیع اسلام کیا باقی اور ساحروں کو جو کہ رہ گئے تھے اہل لشکر کے ذریعہ سے طلب کیا وہ ساحر جا کر اور تلاش کرکے انکو لائے خلاصہ یہ کہ لشکر کثیر سیماسے بلند آواز کے پاس جمع ہو گیا یہ وہ لشکر تھا جس نے شندکال کی اطاعت نہ کی تھی اور یہ سب شندکال کے خوف سے کوہ و صحرا میں پراگندہ ہو گیا تھا وہ سب جمع ہو گیا اور جس لشکر نے نمک حرامی پر کمر کس کے شندکال کی اطاعت کی تھی وہ طلسم میں رہا القصہ بر سر مطلب کہ جب سب لشکر جمع ہو گیا بادشاہ نے اس خوشی کے شکریہ میں کہ میں اپنے عزیزوں اور بلا زموں و یگانوں سے ملا اور رہا ہوا ساتھ شبانہ روز جشن برپا کیا آٹھویں دن وہ جلسہ برخاست ہوا اور دو دن تک سیماسے بلند آواز نے اس صحرا میں اور قیام کیا تیسرے دن حکم دیا کہ تیاری سفر کیجائے اور سب تیار ہوں ہم یہاں سے طرف طلسم کشا کے چلینگے اور اپنے آنکھوں کو نور قدم طلسم کشا سے روشن کرینگے اور ملازمت و قدمبوسی حاصل کرینگے کیونکہ میں عرض کرا دیا تھا کہ مع لشکر کے بہت جلد حاضر ہونگا مجکو لازم ہے کہ اب میں عرصہ نہ کروں جہانتک ان میں سے منتظر ہونگے یہ حکم دیا تھا کہ اسیوقت لشکر میں تیاری سفر ہونے لگی اور سب لشکر تھوڑے عرصہ میں تیار ہو گیا خیمے وغیرہ بار کیے گئے

ساحر باز و ہنس و بط و طاؤس وغیرہ پر سوار ہوئے جو سردار تھے وہ اژدرہا سے آتشین پر سوار ہوئے بادشاہ
مع اپنے فرزند و دختر و زوجہ کے تخت پر بیٹھا ابر گلنار آکر سایہ فگن ہوا اس سے بارش لعل و یاقوت و گوہر
کی ہونے لگی پھر پر بادشاہ کے چتر زرین گردش کھانے لگا مرچھل بال ہما کی ہونے لگی بڑے شان و
شوکت سے سیماب سے بلند آواز طرف صاحبقران کے تین لاکھ ساحران جان باز کو ہمراہ لیکر چلا
خلاصہ یہ کہ سیماب سے بلند آواز مع کل لشکر کے اس مقام پر پہونچا کہ جہاں صاحبقران فروکش تھے
یعنے حوالی کوہ بے ستون میں یہاں جو آکر پہونچا تو کسی کو نہ پایا لشکر کا نام و نشان نہ تھا یہ واقعہ
دیکھ کر بہت حیران ہوا اور سرداروں سے کہا کہ عجیب بات ہے تمہارے لینے کو صاحبقران سے
رخصت ہو کر طرف صحرا کے عجائب کے گیا تھا تو صاحبقران مع لشکر کے یہاں تشریف فرما تھے
مجھکو حال ہی صحیح ہوا تو نہ معلوم کس طرف تشریف لے گئے ہیں کس سے دریافت کروں چند
ساحروں سے کہا کہ ذرا تلاش تو کرو اگر کوئی مل جائے تو میرے پاس لاؤ شاید اس سے کچھ حال
معلوم ہو یہ حکم دے کر لشکر کو حکم دیا کہ اس مقام پر قیام کرو مگر ابھی نہ کھولنا اگر صاحبقران کا
حال دریافت ہو گیا تو ہم اس طرف کو اسی وقت روانہ ہوں گے ان سب نے عرض کیا کہ بہت
خوب لشکر اسی طور سے کمر بستہ ایک طرف کو صف باندھ کر کھڑا ہو گیا چند ساحر اس صحرا کے بیابان
میں تلاش کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ حکیم استعلیموس ایک ساحر پیر کو یہاں چھوڑ گئے تھے
اور اس سے کہہ گئے تھے کہ اگر بادشاہ طلسم اس طرف تشریف لائیں تو اس سے کہنا کہ صاحبقران وغیرہ
مع کل لشکر کے طرف دربند [illegible] کے گئے ہیں اور آپ بھی اسی طرف تشریف لے چلیں تم بھی بادشاہ
کے لشکر کے ہمراہ چلے آنا پس وہ ساحر اسی مقام پر ایک پہاڑی پر مقیم تھا صبح کا وقت تھا
کسی ضرورت سے پہاڑی سے آیا تھا کہ ان ساحروں کی نگاہ اس پر پڑ گئی یہ ساحر اسکے
قریب آئے اور اس کو سلطان [illegible] پاس لے گئے [illegible] سلامت کی اسکے بعد
کہا کہ چلیے تم کو ہمارا بادشاہ طلسم بلاتا ہے [illegible] کہا کہ [illegible] کا نوکر نہیں ہوں جو چلوں جسکو
غرض ہو میرے پاس خود آئے میں اپنی جگہ کا خود بادشاہ ہوں اور کون بادشاہ [illegible]
[illegible] کہا کہ ہم کیوں نہ ہوں [illegible]
[illegible] یہاں آ [illegible]

ہو موجب چلا جاؤن ہان جنکے انتظار مین یہان مقیم ہون جب وہ آئینگے اُسوقت مین اُنکی خدمت مین جاؤنگا
اُنھون نے کہا کہ تم کسکے انتظار مین ہو وہ کون ہین اُسنے کہا کہ سیما سے بلند آواز بادشاہ طلسم کا منتظر ہون
یہ حکم حکیم اسقلبینوس یہ جواب اُس پیر مرد نے کہا تب اُن ساحرون نے جواب دیا کہ ہم بھی تو اُسی بادشاہ کے پاس
تمکو لیے چلتے ہین اُسی بادشاہ نے تو یاد کیا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے کہا کہ وہ کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ
سامنے مع لشکر کے تشریف فرما ہین چلو تو یہ سنتا تھا کہ وہ پیر مرد اُنسے کہنے لگا کہ اگر بادشاہ طلسم یاد فرماتے ہین
تو مین چلتا ہون اور حاضر ہوتا ہون یہ کہکر اُنکے ہمراہ ہولیا وہ اُس ساحر کو اپنے ہمراہ لیکر سیما سے بلند آواز کی خدمت
مین آئے اور عرض کیا کہ جستجو ہم نے بہت تلاش کیا تو یہ پیر مرد ہمکو ملے ہم اُنکو لیکر آئے ہین بلکہ یہ آپ کے انتظار
مین یہان مقیم تھے بہ حکم حکیم اسقلبینوس یہ سُنکے سیما سے بلند آواز نے اُس پیر مرد کو اپنے قریب بلاکر
دریافت کیا کہ صاحبقران مع لشکر کے تشریف لے گئے ہین اُسنے سلام کیا اور اُسنے بطور سے بیان کیا
پہلے اُسنے جمال راہوار کا آنا اور خواجہ کا حال بیان کرنا صاحبقران کا قصد کرنا کہ مین ہوسکے کہ خواجہ جادو
حکیم اسقلبینوس نے اُنکو بہت منع کیا اُنھون نے نہ مانا بوقت شب جمال راہوار کو ہمراہ لیکر طرف دربند
سوسن کے تشریف لے گئے جب صبح کو حکیم صاحب کو معلوم ہوا وہ بھی مع لشکر کے عقب صاحبقران
مین روانہ ہوئے مجھکو یہان چھوڑ گئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ جب بادشاہ تشریف لائین تو اُنکو اس حال سے
آگاہ کرنا اور کہنا کہ آپ بھی اُسی طرف تشریف لے جائین تم بھی اُنکے ہمراہ آنا بس یہ واقعہ ہی جو کہ مین نے عرض
کیا خلاصہ یہ کہ یہ سُنکے سیما سے بلند آواز نے لشکر کو اُسیوقت حکم دیا کہ کل لشکر طرف دربند سوسن کے روانہ
ہو یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کل لشکر ظفر پیکر سیما سے بلند آواز کا طرف دربند سوسن کے راہی ہوا اسکو
بھی راہ مین رکھا جاتا ہی اب مین عنان قلم کو طرف حالات مقہور جادو جو خواجہ عمرو کو ہمراہ لیکر طرف کوہ
اعظم کے چلا تھا وہان کوہ اعظم پر مقہور کا انتظار کر رہے تھے کہ مقہور اپنے بھائی کو لیکر آتا ہوگا چند ساحر
مقرر کیے تھے کہ جب مقہور جادو قریب کوہ اعظم کے پہونچے تو ہمکو فوراً خبر کرنا راوی کہتا ہی یہان کوہ
اعظم پر اعظم جادو مع سوسن جادو و خواجہ عمرو کے کہ وہ افغان کر زرزن نیزہ باز نہیں ہوئے تھے قریب
کوہ اعظم کے پہونچا اُدھر طائر سحر نے جاکر سوسن کو خبر دی کہ آپ کا سپہ سالار مع اپنے بھائی کے آگیا
ہی یہ سننا تھا کہ سوسن جادو نے اعظم جادو سے کہا کہ میرے سپہ سالار کے استقبال کے لیے
سرداروں کو روانہ فرمائیے کہ وہ اُسکو لے آئین بس اعظم جادو نے اُسی وقت چند سردار برائے استقبال

منصور جادو روانہ کیے سردار ادھر سے چلے ادھر سے منصور چلا آتا تھا کہ راہ میں ملاقات ہوئی ایک نے دوسرے
کو سلام کیا باہم صاحب سلامت ہوئی صاحب سلامت کے بعد مزاج پرسی ہوئی بس وہ سردار منصور کو
اپنے ہمراہ لیکر مع اسکے نقلی بھائی کے کوہ اعظم پر آئے یہاں دربار آراستہ تھا سب سردار اعظم جادو کے
مع سوسن جادو کے حاضر دربار تھے کہ وہ سردار آکر پہونچے منصور نے سوسن جادو و اعظم جادو کو
جھک کر سلام کیا اور اسکے بھائی نے بھی منصور کے بھائی کو دیکھکر سوسن و اعظم و کل اہل دربار حیران
ہوئے شکل مبارک کو دیکھکر کیونکہ آجتک اس تن و توش و اس قد و قامت کا کوئی پہلوان ان لوگوں کی
نگاہ سے نہیں گذرا تھا ہر ایک دیکھ رہا تھا اور دل میں کہتا تھا کہ یہ انسان کاہے کو ہے دیو ہے قالب انسان
میں سمایا ہوا آلات حرب و ضرب کو جو دیکھتا تھا تعجب کرتا تھا غرض ہر ایک کی نگاہ تھی جب منصور وغیرہ
سلام کر چکے ونگل درست ہوا ایک ونگل پر منصور اور ایک ونگل پر افقان گرزن بیٹھا افقان گرزن
کی نگاہ کبھی سوسن جادو کبھی اعظم جادو پر تھی کبھی اہل دربار پر جب سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ
چکے اسوقت منصور جادو سے سوسن جادو نے کہا کہ تم نے بڑا غضب کیا کہ غفلت کی خواجہ عمرو
باغ سے نکل گئے انکا نکل جانا بڑی خرابی کی بات ہے کیونکہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی آفت برپا کریگا منصور
نے عرض کیا کہ کیا عرض کروں کہ کیسی خطا و غفلت مجھ سے سرزد ہوئی یہ بھائی صاحب کے آنے کی
وجہ سے ہوئی ورنہ کبھی نہ ہوتی میں نے تو ایسا بندوبست کیا تھا کہ اندر باغ کے ہوا کا جانا یا باغ سے
باہر آنا محال تھا یہ تو تشریف لائے انکے آنے سے یہ غفلت ہوئی میں خطاوار ضرور ہوں میرا قصور معاف
فرمایا جاوے سوسن نے کہا کہ میں نے خطا تمہاری قبل ہی سے معاف کردی تھی اور اب بھی معاف
کی مگر ایسی نظارت تم کو زیبا نہ تھی منصور نے کہا کہ انسان سے خطا ہوتی ہے اب ایسا قصور کبھی مجھ سے
میں نہ ہوگا سوسن نے کہا کہ خیر ہاں یہ بتاؤ کہ یہ جو پہلوان ونیع تمہارے ہمراہ ہیں یہی تمہارے
بھائی ہیں منصور نے کہا کہ جی ہاں یہی بھائی صاحب ہیں یہ مدت دنوں سے علیل تھے جب
سخت بیمار تھے اب تو فضل خداوند سے اچھے ہو گئے ہیں صرف اختلاج کی شکایت تھی سو وہ یہاں
آنے سے دفع ہو گئی ورنہ ایسے علیل تھے کہ کوئی توقع زندگی کی نہ تھی اب تو یہ آدھے بھی نہیں رہے ہیں
قبل میں اگر آپ انکو ملاحظہ فرماتیں تو آپ کو معلوم ہوتا کہ ہاں پہلوان ہیں اس علالت نے ان کو
بہت لاغر کر دیا ہے ورنہ انکے مقابلہ سے ہر ایک کو خوف آتا تھا ہر ایک ڈرتا تھا سوسن نے کہا کہ یہ

بہت فربہ تھے عرض کیا کہ جی ہاں مین نے عرض نہین کیا ہی کہ آپ نصف بدن انکا رہ گیا ہی اسقدر یہ
لاغر ہو گئے ہین یہ کلمہ سُنکے ہر ایک اہل دربار اور حیران ہوا کہ خداوند انکو شر و فساد سے بچائے جب
لاغری مین یہ تن و توش ہی تو جب یہ فربہ ہونگے تو انکا کیا حال ہوگا ادھر ہر ایک یہ اپنے دل مین خیال کر رہا
تھا اُدھر سوسن نے منصور سے کہا کہ اور کبھی یہ تمھارے پاس نہین آئے نہ تم انکے پاس گئے نہ تم نے انکا
ذکر کیا کہ ہم کو بھی معلوم ہوتا کہ تمھارے بھائی ہین اور تم سے بڑے ہین منصور نے کہا کہ اسکا سبب یہ
تھا کہ مین نے جو ذکر کیا تھا کہ انکو ہمیشہ ساحرون سے نفرت رہی اور ساحری سے پہلو تہی اور فنون سپہ
گری کا شوق رہا اُسکی یہ کثرت کرتے رہے اور ہمیشہ ایک مقام پر انکا قیام نہین ہوا جو یہ میرے پاس
آتے یا مین انکے پاس جاتا جہان انھون نے سُنا کہ فلان مقام پر پہلوان زبردست اور فنون سپہگری
سے خوب آگاہ ہی یہ وہان پہونچے اور انھون نے اُس سے فنون سپہگری حاصل کیا بعدہ اور جس مقام پر
سُنا اُس مقام پر گئے ہمیشہ سفر مین رہے ان کامون سے انکو مہلت نہ ملی جو یہ میرے پاس آتے
نہ انکے قیام کی کسی مقام پر پورے طور سے صورت تھی جو مین جاتا آپ سے ذکر نہ کرنے کا یہ سبب تھا
کہ یہ پہلوان تھے مین نے خیال کیا کہ انکا ذکر کیا کرون کرکے کیونکہ جب یہ ساحر نہین ہین اور انکو
ساحرون سے نفرت ہی تو یہ بالکل آپ لوگون کی نگاہ مین حقیر ہونگے انکی کوئی وقعت نہوگی مین نے
ذکر کیا اور ملکہ نے طلب کیا انکی تو عادت ہی کہ یہ ساحرون کو بُرا بھلا کہتے ہین انھون نے بُرا کہا تو بڑی
خرابی ہوئی مجکو ملکہ کے روبرو خفت حاصل ہوئی بس ایسے شخص کا نہ آنا اور ذکر نہ کرنا مین بہتر سمجھا
اب یہ خود میرے پاس تشریف لائے اور انھون نے فرمایا کہ مجکو ملکہ سے کچھ عرض کرنا ہی اور ضروری عرض
کرتا ہون مین نے انکا نام لکھا آپ نے طلب فرمایا مین اپنے ہمراہ لیکر حاضر ہوا اب ان سے دریافت
فرمایئے کہ کیا عرض کرنا ہی آپ بھی موجود ہین اور یہ بھی ملکہ نے کہا کہ انکا نام کیا ہی منصور نے کہا کہ انکو
افغان گرززن کہتے ہین ہان اسقدر انھون نے مجھ سے ضرور کہا تھا کہ میرا قصد یہ ہی کہ مین حمزہ
سے مقابلہ کرون مین نے حمزہ کے زور و طاقت کی بہت شہرت سُنی ہی میرا جی چاہتا ہی کہ اُن سے
مقابلہ کرون باقی اور مجکو نہین معلوم کہ یہ کیا آپ سے عرض کرینگے یہ کہکر منصور خاموش ہو رہا اب
سوسن منصور کی طرف سے پلٹی اور افغان گرززن کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ منصور آپکا
بھائی ہی آپ نے ایک بدمزاجی کے ساتھ جواب دیا کہ ہان بھائی تو ہی مگر نالائق ہی سنئے اپنے باپ دادا

کے نام کو ساحری حاصل کرکے برباد کیا ہمارے خاندان مین ہمیشہ سے سپہ گری چلی آتی ہے اور ہم سب سپاہی
تھے یہ ایسا نالایق نکلا کہ اسنے اسکو ترک کیا اور ساحری جو کہ ایک ذلیل کام ہے اسکو اختیار کیا مین نے
جو اس سے یکبار ترک کیا تو اسی غرض سے ترک کیا کہ اسکے ملنے مین میری کم عزتی ہے اور باعث کسر شان ہے
کیونکہ ساحر ہمیشہ کم وقعت اور بے آبرو خیال کیے جاتے ہین کوئی انکی عزت و توقیر نہین کرتا ہے نگاہون
مین ہر ایک کے حقیر ہوتے ہین مقصود یہ کہ اسی علم کو حاصل کیا پھر مین کس طور سے مقصود سے ملتا یا
بلوتا اسی سبب سے مین کبھی اسکے پاس آیا نہ اسکو اپنے پاس بلایا اور یہی باعث ہے کہ اسنے
جو آپ سے کبھی میرا ذکر نہین کیا کیونکہ اسکے نزدیک سپہ گری ایک ذلیل پیشہ ہے اور یہ کہتا ہے کہ ساحر کو ہر طرح کا
اختیار ہے جو چاہے وہ بذریعہ سحر کے اپنے تئین شان و شوکت پیدا کرے سو دو سو آدمی اسکے پاس ہر وقت
ہر اسے خدمت موجود رہ سکتے ہین ہر طرح کی دولت و ثروت بہم کر سکتا ہے جو چاہے تو تمام عالم پر قبضہ
کرلے ساحر کسی کا کبھی محتاج نہین ہوتا ہے برخلاف اور پیشہ والون کے کہ جب تک انکی کوئی خواہش نہ
پورے وہ محتاج و مفلس رہتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ پہلوان کی ہر ایک قدر و منزلت کرتا ہے اپنے برابر
جگہ دیتا ہے برخلاف ساحر کے کہ اُسکی وقعت اور عزت ساحر ہی کریگا غیر ساحر کبھی عزت نہ کریگا بلکہ
نجس سمجھیگا پرہیز کریگا اور پہلوان کی ہر ایک ساحر و غیر ساحر عزت کرتا ہے ساحری کو حاصل کرکے
اپنے خاندان کا نام ڈبو دیا مین نے بہت بہت اسکو پند و نصیحت کی مگر اسنے کسی طور سے نہ سنا میرے
کنے پر عمل نہ کیا آخر کو مین نے عاجز ہو کر اسکو گھر سے نکال دیا اسنے یہان آکر آپکی ملازمت کی گو خداوند نے
ہر طرح کا راحت و آرام اپنے فضل و کرم سے مرحمت فرمایا ہے کسی شے کی حاجت نہین ہے ہم کو نوکری کی کوئی
ضرورت نہ تھی نہ ہے بلکہ سو پچاس آدمی خود ہمارے نوکر ہین یا یہ کیون ملازمت کرتے آجتک مین نے کسی
کی ملازمت کی بلکہ اپنا پیٹ پیدا کرکے فنون سپہ گری حاصل کیے ہم سپاہ لاٹھی کے لگے [illegible] ہر ایک
کی خوشامد کرنے لگا نوکری کرلی بطور میری کمی عزت کا سبب تھا اور ہے اس سے ملتا نہین مگر یہ جو اسکو
یہان چھوڑ کر چلا ہوا ہون تو وہ سبب ہے ایک تو مجھکو حکیمون نے بتایا کہ تم کوہ و صحرا کی سیر کرو تاکہ تمھارا دل
بہلے اور یہ اختلاج دفع ہو دوسرے مجھکو اپنا نام روشن کرنا اور سب پر ظاہر کرنا تھا کہ افغان بسیار برد
پہلوان ہے اور اپنی طاقت و قوت سب کو دکھاتا ہے تاکہ لوگ میری عزت کرین اور انکی نگاہون مین
میرا [illegible] زور و طاقت معلوم ہوا اور خیال کرین اور یہ جو مین نے [illegible] کرکے ایک فن کو

حاصل کیا ہوا سکا کچھ تو ظہور ہو یہ میں نے اپنے دل میں خیال کر کے خیال کیا کہ یہ کیونکر ہوگا اور کس طور سے
میرا نام ہوگا فوراً دل نے کہا کہ تو حمزہ سے مقابلہ کر کیونکہ اسوقت حمزہ کے زور و طاقت و قوت کے ہفت
اقلیم میں سکہ بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام عالم حمزہ کے جھنڈے کے گرد ہو گئے ہیں حمزہ نے تمام سرکشان عالم کو
پست کر کے تمام پیدا کیا ہے کوئی بہادر ایسا نہیں ہے کہ جسکو حمزہ نے زیر کیا ہو بس اگر تو نے حمزہ کو زیر کر لیا
تو اس سے زیادہ تیرا نام ہوگا اور وہ کل پہلوان اور سردار کہ جنکو حمزہ نے زیر کر کے اُنکے کانوں میں اپنی طاقت
کے حلقہ ڈالے ہیں اور وہ مطیع حمزہ ہیں وہ سب ہمارے مطیع ہو سکے یہ جو دل نے کہا اسوقت سے کہ
اسی امر کی فکر پیدا ہوئی کہ کسی راہ سے حمزہ سے مقابلہ کروں چنانچہ اسی فکر میں مبتلا تھا کہ میں نے سنا کہ
حمزہ نے آ کر کوہ بے ستون کو برباد کیا اور بے ستون جادو کو قتل کیا اور اب اُسنے قصد کیا ہے کہ جا کر زور بند
سوسن کو فتح کروں اور لوح طلسم حاصل کر کے طلسم کو فتح کروں اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہی طلسم کشا ہے چند
ساکنان طلسم و رکن طلسم و سلاز مان ششنگال شریک طلسم کشا ہو گئے ہیں بس میں نے خیال کیا کہ میں بھی
در بند سوسن کو چلوں اور وہاں پہونچکر ملکہ سے ملوں اور یہ ملکہ سے کہوں کہ آپ میرے مقابلہ کا تماشہ
ملاحظہ کریں کہ میں کیونکہ طلسم کشا کو زیر کرتا ہوں اور اسیر کر کے آپ کے سپرد کرتا ہوں اور طلسم کو فتح ہونے
سے بچاتا ہوں دوسرا میرا سبب یہ ہوا ادھر آنے کا ایک تو برائے سیر آیا ہوں دوسرے طلسم کشا سے
مقابلہ کرنے کو یہی امر مجھے آپ سے کہنا تھا لہذا میری یہ عرض ہے کہ جب طلسم کشا اس طرف کو آئے پہلے میرے
اُسکے مقابلہ ہو اگر میں اُسکو زیر کر لوں تو خیر ورنہ بعد میرے آپکو اختیار ہے جس طور سے چاہیے مقابلہ فرمائیے مگر
ہاں جب میرے اُسکے مقابلہ ہو اُسوقت سحر و ساحری کا بالکل دخل نہ ہو اور کوئی کام نہیں ہے ہاں لشکر
ساحران ایک طرف کو صف آرا ہو میرے مقابلہ کا تماشہ دیکھے اور حضور بھی ملاحظہ کریں اگر یہ امر آپ کو
منظور ہو تو مجھ سے اقرار فرمائیے بلکہ ایک پرچہ قرطاس پر تحریر فرما دیجیے تاکہ مجھکو اطمینان ہو جائے اگر یہ
منظور نہ ہو مجھکو جواب صاف فرمائیے ہو میں اپنے مقام کی طرف جاؤں یہاں نہ ٹھہروں کوئی اور صورت
حمزہ سے مقابلہ کی پیدا کروں مگر یہ خیال فرمائیے کہ ساحری حمزہ کے روبرو یہ حقیقت ہے کہ وہ ساحر کو
مثل سگ و خوک کے قتل کرتا ہے اور ساحر حمزہ کا کچھ نہیں بنا سکتا ہے میرے اُسکے برابر سے مقابلہ ہوگا
کیونکہ وہ بھی غیر ساحر ہیں خوب فنون سپہ گری و طاقت کی آزمائش ہوگی جس کو خدا فتح دیں میں اس امر
کا حضور [illegible] اقرار کرتا ہوں کہ میں حمزہ کو زیر کر لونگا اور کسی [illegible] ایک ضرب گرز میں دو

بیہوش ہوکر گر پڑے گا میرے گرز کی ضرب کی تاب نہ لا سکے گا اسکے لشکر کو ڈانٹا سکے گا بار ایک اور ڈپٹ رہا ہو
وہ بھی سامنے نہ آ سکیگا وہ یہ ہے کہ جب میں حمزہ کو ضرب گرز سے پست کر ڈالونگا اور وہ خاک پر گرے اسوقت
آپ اور اعظم جادو خود حمزہ کے قریب تشریف لیجائیں اور اسیر کر لیں کیونکہ حمزہ اپنے وہ اپنے ساحر سے
اسیر نہ ہونگا کیونکہ وہاں سحر کا کوئی کام نہ ہوگا ناچار پیر کی زبردستی اور وہاں جسم لیا گرفتہ وہاں جسم کو سمند
لگایا تھا اور اپنے زبردستی کو اسیر کرنا رہا ہے خود باندھ لیتا لیکن مجھکو یہ امر نا منظور ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو
باندھوں جوکہ میرے ساتھ گرز کی ضرب کی تاب نہ لا سکا تب میں گرز لگا کر ہتھیار پھینک کر آپ سے پکار کر کہدونگا
کہ تشریف لائیے اور حمزہ کو باندھ لیجیے بس آپ دونوں صاحب جا کر باندھ لیجیئے گا یہ جواب افغان نے کہا
سوسن نے اعظم کی طرف دیکھا اور اشارہ سے کہا کہ اکی کیا رائے ہے اعظم نے سوسن کا اشارہ پاکر
افغان کو جواب دیا کہ ہم نے یہ آپکی دونوں خواہشیں قبول کیں یعنی یہ کہ تمہاری ہی آپکے مقابلہ
کرتے ہیں بلکہ توقع ہے کہ ہمارے اہل لشکر نہ ہلاک ہونگے نہ حمزہ کے دونوں طرف سے اہل لشکر کشتہ
خون سے محفوظ رہینگے اور ہم دونوں حریف سے لڑتا ہوں کہ خون سے بری رہینگے ہمارا خاص منشا یہ ہے
کہ ہم حمزہ کو یعنے طلسم کشا کو اسیر کریں اور طلسم فتح ہونے سے بچے رہ منشا ہمارا آپکے مقابلہ سے حاصل
ہو جائیگا ہاں اسوقت خدانخواستہ جبکہ آپ حمزہ کو ضرب گرز سے زیر نہ کرسکیں گے اور خود زیر ہو جائینگے اسوقت
ہم ضرور سحر کرینگے اور نیز یہ سحر کے حمزہ سے مقابلہ کرینگے جسوقت تک آپ سے اور حمزہ سے مقابلہ
ہوگا اور فیصلہ نہ ہوگا اسوقت تک کوئی سحر نہ کریگا اور یہ جو لیا کہ آپ چاہتے ہیں حمزہ کو گرز سے پست کروں آپ
دونوں صاحب جا کر حمزہ کو باندھ لیں یہ بھی ہم کو قبول ہے کیونکہ جب آپ ہمارے لیے اتنی بڑی زحمت
گوارا کرینگے کہ حمزہ کو مقابلہ کر کے پست کرینگے تو کیا ہم سے یہ بھی نہ ہو سکے گا کہ ہم جا کر باندھ لیں اگر
ہم مقابلہ کریں اور حمزہ پر غالب آئیں تو کیا ہم اسوقت یہ خیال کرینگے کہ کوئی دوسرا آکر حمزہ کو باندھ
لے آپ ناحق جاتے ہونگے کہ اس قدر لشکر دار گرز کا وار سہینگا اسوقت آپ میں یہ طاقت کہاں
ہوگی کہ اس کام کو کیجیے جو اس تو درست نہ ہو سکے تو ہمیں ہم ضرور جیسا آپکے کہنے کے عمل کرینگے
کیونکہ یہ احسان آپکا ہم پر ہوگا اگر طلسم کشا اسیر ہو جائیگا افغان نے جواب دیا کہ بہتر بس اسی طور
سے ایک پرچہ پر تحریر کر دیجیے اس امر کا خیال رہے کہ یہ احسان میرا صرف آپ لوگوں پر نہیں ہوتا ہے
بلکہ تمام ساکنان طلسم و نیز بادشاہ طلسم پر ہوتا ہے میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر تمام عالم

لیے ساحر جمع ہوکر اس امر کی کوشش کریں کہ ہم حمزہ کو اسیر کرلیں اور طلسم کو بچالیں یہ غیر ممکن ہے حمزہ
سے کوئی لڑ ہی نہیں سکتا ہے کسی ساحر کا سحر حمزہ پر اثر نہیں کرسکتا ہے جبکہ یہ امر ہے تو بیکار ہے ہاں جو ہم مقابلہ
کرینگے تو یہ مقابلہ قوت و طاقت کا ہے جو قوی ہوگا وہ زیر کرلیگا اس صورت سے تو حمزہ زیر ہو سکتا ہے سحر
سے تو نہیں کوئی اُس پر غالب آسکتا ہے دوسرے یہ امر بھی منشا ہے کہ کیوں اہل لشکر دونوں طرف کے ہلاک
ہوں بیکار کو ہزاروں جانیں تلف ہوں اگر اسی طور سے یہ لڑائی سر ہو جائے تو کیا نقصان ہے جیسا کہ
ابھی آپ نے فرمایا اعظم جادو نے جواب دیا کہ آپ کا خیال بہت درست ہے ہم کو قبول ہے اور ہم
پسند کرتے ہیں بلکہ آپکی خواہش کے موافق تحریر بھی کیے دیتے ہیں یہ کہکر اور پرچہ کاغذ اٹھا کر جو کچھ افغان
نے کہا لکھ دیا اور اسپر اپنے دستخط اور سوسن کے بلکہ کل اہل دربار کے کر دیے اور ایک مکان برائے قیام
افغان گرززن بہت پاکیزہ مقرر کیا اور چند خادم و خدمتگار سوسن نے کہا یہ تو بتائیے کہ حمزہ ادھر کیوں
آنے لگا اگر وہ آئیگا تو دربند سوسن پر آئیگا یہاں اُسکا کیا کام ہے ہاں جب لوح حاصل کریگا تو سوسن
اسطرف کو دربند اعظم کے فتح کرنے کو آنے لگا ابھی اُسکا یہاں کیا کام ہے یہاں آپ کا قیام کرنا بیکار ہے
بھائی صاحب آپ بھی دربند سوسن پر چلیں اور افغان گرززن بھی افغان گرززن نے جواب دیا
کہ جب حمزہ دربند سوسن پر آئیگا اور اُسکو معلوم ہوگا کہ سوسن جادو نہیں ہے وہ دربند اعظم
کو گئی ہے بس وہ ضرور دربند سوسن کو ترک کرکے ادھر کو آئیگا کیونکہ جب تک اُسنے مقابلہ نہ کریگا اور ان کو
زیر نہ کریگا تو لوح اُسکو کیونکر ملے گی اور دربند کیونکر فتح ہوگا بس جب مہمان آئیگا اُس سے مقابلہ کیا
جائیگا اعظم نے کہا کہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہے اسی مقام پر قیام کرنا بہتر ہے سوسن نے کہا
کہ بہتر افغان کے لیے جو مکان مقرر ہوا تھا افغان دربار سے اُٹھکر مع منظور جادو کے اس مکان میں
آیا اعظم نے کہا افغان سے کہ جب تک آپ یہاں ہیں میرے مہمان ہیں میرے اوپر مہربانی فرما کے
جو نان و نمک مجھکو نصیب ہے وہ نوش فرمائیے افغان نے کہا کہ بہت خوب جو کچھ میرے پاس ہے
وہ بھی آپ ہی کا ہے اگر میں اپنے پاس سے کھاتا تو وہ کسکا تھا آپ ہی کا تھا اگر آپ کو یہ منظور ہے تو مجھکو
بھی بسر و چشم قبول ہے یہ کہکر اور اُٹھکر اُس مکان میں چلا آیا جب یہ چلا گیا اعظم نے سوسن سے کہا
کہ تم ہو بیوقوف اسوقت ہم مقابلہ سے بچتے ہیں ہمارے اہل لشکر ہلاکت سے بچتے ہیں اپنی بلا
دوسرے کے سر جاتی ہے بدون درد سر طلسم کشا ہاتھ آیا جاتا ہے جو ہمارا منشا ہے وہ حاصل ہوتا ہے ہم کیوں نہ

اعظم جادو وایسے ایسے خیال کرتا ہے اور افغان گرزرن کی محبت والفت اسکے دل میں پیدا ہوتی جاتی
ہے اور یکسوسن کے بھی دل میں راوی افغان کو تو یہان مقیم رکھتا ہے اب حال صاحبقران کا بیان کرتا ہے
کہ صاحبقران جمال رابہار کو ہمراہ لیے ہوئے چلے آتے ہیں طرف دو بہار سوسن کے اتفاق سے صاحبقران
کا گذر اُس مقام پر ہوا کہ جہان ملکہ ہرجبیں آفتاب منظر کا باغ ہے اور ملکہ فراق صاحبقران میں
شب و روز تڑپا کرتی ہے کیونکہ یہ جب براے ملک بے ستون جادو گئے تھے تو اُسی مقام پر یہ
صاحبقران کو دیکھ کر عاشق ہوئی اُس سودا سے عشق میں بے ستون جادو سے اپنی علالت کا بہانہ
کیا اپنے مقام پر چلی آئی تھی گو بے ستون خود اسیر عاشق تھا مگر کیا کرے اظہار عشق نہ کر سکتا
تھا ملکہ کے وصل کی آرزو دل میں لیکر دنیا سے طرف جہنم کے گیا خیر اس سے تو کچھ غرض نہیں ملکہ
بھانجی ہے شندکال کی یہ تحریر کرچکا ہون جلد اول میں یہ اس خیال سے اپنے مقام پر چلی آئی تھی کہ
وہان پہونچکر اپنے دل کو بہلاؤنگی اُسوقت تک کہ جسوقت طلسم کشا طلسم کو فتح کرے اگر طلسم کشا نے
طلسم کو فتح کر لیا تو اسوقت اُسکی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مدعاے دل ظاہر کرونگی یا شندکال نے
طلسم کشا کو اسیر کر لیا تو اُسوقت میں طلسم کشا کی کمک کرونگی اور طلسم کشا کو قید شندکال سے
رہائی دیکر بیرون طلسم نکل جاؤنگی اور اپنا اظہار عشق کرونگی یقین ہے کہ اس احسان کے عوض میں
وہ مجھکو قبول کرے اور مجھکو اپنے وصل سے شاد کام کرے بس یہ ایسے ایسے خیال اپنے باغ میں بیٹھی ہوئی
دل میں کیا کرتی تھی اور اس فراق میں جلا کرتی تھی دن بدن اسکی حالت خراب ہوتی جاتی تھی آثار
عشق چہرے پر ظاہر ہوتے جاتے تھے اسنے چند ساحر مقرر کیے تھے کہ جو اسکو ہر وقت حالات
صاحبقران کی خبر دیا کرتے تھے طائرون نے اس سے کل واقعہ بربادی کوہ بے ستون و قتل
بے ستون جادو کا بیان کیا یہ سنکے بہت خوش ہوئی اب اسکو زیادہ تر امید یہ ہے کہ ضرور طلسم کشا
طلسم کو فتح و برباد کرے گا یہ اتفاق سے بالاے کوہ بیٹھی ہوئی صحرا کی سیر کر رہی تھی دل بہلا رہی تھی مگر
تصویر خیالی صاحبقران کی اسکے روبرو موجود تھی یہ اُس سے باتین کر رہی تھی صاحبقران کا تصور
بندھا ہوا تھا کہ یکایک طائران سحر نے آکر اسکو خبر دی کہ اے ملکہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا مع جمال رابہار
کے یکہ و تنہا براے بربادی دو بہار سوسن چلا تھا اتفاق سے اس جنگل میں اُسکا گذر ہوا ہے فلان
درخت کے سایہ میں کھڑا ہوا اپنا پسینہ خشک کر رہا ہے اُسکا قصد ہے کہ یکہ و تنہا جاکر دو بہار سوسن

سوسن کو فتح کرون اتنے مین طلسم کشا پر یہ خبر ور بند سوسن گیا تھا اسکو سوسن جادو نے اسیر کر لیا ہی
اُسکی رہائی اور دربند کی بربادی کی فکر مین چلا ہی یہ سُننا تھا کہ ملکہ بیقرار ہوگئی دل مین کہنے لگی کہ ہوگا یہی
نہ کہ لوگ نام بدنام کرینگے کرین دل پر کسی کا اختیار نہین ہی بڑے بڑے بادشاہون کی بیٹیان اس دل کے
ہاتھون نکل گئین ہین تو مین کیا ہون ملکہ مہ جبین الماس پوش ملکہ بران شمشیرزن کہ اُنکے باپ
بڑے بڑے طلسمون کے بادشاہ تھے بلکہ خداوند طلسم کہلاتے تھے یہ جب عاشق ہوکر شریک طلسم کشا
ہوگئین اور اُنھون نے شہر آشنا کرکے طلسم کو برباد کرایا تو مین کیا چیز ہون اب وقت بیٹھے رہنے کا نہین
ہی بلکہ ملک طلسم کشا کا ہی کسی کا اب پاس و لحاظ نہ کرو ہوگا ننگ و ناموس خواہ بدنامی ہو خواہ نیکنامی
اپنے دل کی مطاوعت کرو کیونکہ اب تم سے فراق کی تکلیف اُٹھ نہین سکتی ہی اگر اس وقت مین کمک
کرو گی تو ضرور طلسم کشا کو خیال ہوگا اُسکو بھی تم سے ایک قسم کی الفت ہوگی دوسرے لوگ جب یہ
سنینگے کہ ملکہ بہ جلیس طلسم کشا پر عاشق ہی اور طلسم کشا اسکی طرف سے دربند سوسن کو بکیہ و تنہا گیا
اور اس نے طلسم کشا کی کمک نہ کی یہ کیسی عاشق تھی اور کیسا عشق تھا کہ معشوق پر تو وقت پڑا اور
عاشق نے خبر نہ لی یہ بالکل خلاف ہی عشق و عاشقی کے اب جو کچھ ہو وہ ہو ہم کو طلسم کشا کی کمک و مدد
و شہر آشنا واجب و لازم ہی یہ اسنے دل سے باتین کرکے اپنے باغ مین آئی اپنے وزیرزادی کو بلایا اور اُس سے
کہا کہ اب مجھ مین تاب صبر باقی نہین ہی نہ مجھ سے صبر ہو سکتا ہی دل مین شوق وصل و صدمہ فراق سے
اُٹھانے کی نہ قلب مین طاقت ہی کہ بار غم کو اُٹھاؤن اور اب میری یہ نوبت ہی کہ مین قریب ہلاکت
ہون اگر تم کوئی صورت وصال یار کی نہ نکالو گی تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی اور ریزۂ الماس سے اپنی جان
دونگی سوا ریزۂ الماس پھانک لونگی وزیرزادی نے بلائین لیکر عرض کیا کہ آپ کے دشمن جان دین آپ سے
بدگمان اپنے کو ہلاک کرین یہ کنیز آپ پر سے صدقہ ہوکر مرجائے آپ کی الا بلا لیکر دنیا سے جائے آپ کیون اسقدر
بیقرار ہوتی ہین اور بے صبر ہین حاضر ہون جو تدبیر فرمایئے مین سر آنکھون سے بجا لاؤن اگر حکم ہو تو مین
طلسم کشا کو جا کر اُٹھا لاؤن اور آپ کے پہلو مین بٹھا دون مگر ملکہ صرف اسقدر خیال ہی کہ ننگ و عار ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ مین اسکو خیال کرون یا اپنے دل کی اطاعت کرون وہ تو قابو سے نکلا جاتا ہی کسی پہلو قرار نہین
لیتا ہی سوا اسکے وصل کے کوئی دوسری تدبیر نہین ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر تشریف لے چلیے مین
آپکی وکالت کرونگی اور طلسم کشا کو راضی کرونگی اس امر مین کم و کمتی ہی ملکہ ہو گیا کیا جائے ملکہ نے کہا

کہا اچھا جو تمہاری تدبیر ہے تیار ہین وہ کرو وزیرزادی نے عرض کیا کہ ارشاد ہو ملکہ نے کہا کہ ابھی ابھی طائران سحر نے آ کر
مجھکو خبر دی ہے کہ طلسم کشا یکہ و تنہا سوا ایک جمال رابہار کے جو کہ ملازم تھا سوسن کا وہ کسی تدبیر سے
طلسم کشا کا شریک ہو گیا ہے اور کوئی ہمراہ نہیں ہے اسکو ہمراہ لیے ہوئے واسطے شہر سوسن کے جاتا ہے برائے
بربادی و ویرانی شہر سوسن یہ وقت کمک کا ہے اگر اسوقت مین اُسکی کمک کیجائیگی تو اُسکو بہت بڑا خیال ہو گا
لہذا وہ ادھر کو آیا ہے فلان مقام پر زیر سایہ درخت کھڑا ہوا ہے تو کسی تدبیر سے طلسم کشا کو یہان لے آ اور اُسکو
اسیر امتحان کر پھر دیکھا جائیگا یہ خبر طائران سحر نے دی ہے وزیرزادی نے جواب دیا کہ آپ مطمئن رہیے مین ابھی
جاتی ہون اور طلسم کشا کو لاتی ہون یہ کہکر وزیرزادی تخت پر سوار ہوئی اور ہوا پر کہہ کے چلی یہان ملکہ نے خیال
کر کے کہ وزیرزادی ضرور طلسم کشا کو لاویگی لہذا معشوق آتا ہے کچھ بناؤ کرو تا کہ اُسکی نگاہ مین بہت اچھی معلوم ہو
باغ کو آراستہ کرو یہ سوچ کر ملکہ نے اُسی وقت تیاری باغ کا حکم دیا کار پردازان سرکار نے دم بھر مین باغ
کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کر دیا ہر شے قرینہ سے لگا دی اگر آراستگی باغ و آرایش ملکہ کا حال تحریر
کیا جائے تو طول ہوگا لہذا مین اسکو ترک کرتا ہون صرف اسقدر کافی ہے کہ ہر شے بر مقام کے لائق آراستہ
کی گئی روشنی کا سامان کیا گیا روش پٹری درست کی گئی آئینہ بندی کی گئی اُدھر ملکہ نے غسل فرمایا
زلفون مین شانہ کیا پوشاک گلنار اُس تمثال عالم نے زیب تن کی زیور جواہر نگار پہنا سر تا پا دریا سے
جواہر مین غوطہ لگایا عطر سہاگ ملا اپنے کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کیا خواصون مصاحبون
و انیسون و جلیسون کو بھی حکم دیا کہ تم سب بھی اپنے کو آراستہ کرو آج ہم نے ایک محفل قرار دی ہے انھون
بھی اپنے تئین خوب آراستہ کیا خلاصہ یہ کہ ملکہ بناؤ سنگار کر کے بیٹھی کہ اب میری وزیرزادی میرے
معشوق کو لیکر آتی ہوگی یہان ملکہ تو انتظار کر رہی ہے اُدھر وزیرزادی صاحبقران کی تلاش مین چلی
پیارہ بیت ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران جمال رابہار کے ہمراہ چلے آتے ہین جب اُس مقام پر
پہونچے تو از سرتاپا عرق عرق تھے اور پیاس بھی لگی تھی یہان جو ہوا جسم مبارک مین لگی اچھی معلوم ہوئی
آپ نے جمال سے فرمایا کہ اے بھائی جمال مجھکو پیاس شدت سے لگی ہوئی ہے لہذا مین اس درخت کے
سایہ مین ٹھہرا ہوتا ہون پسینہ بھی خشک کرتا ہون تم کہین سے تلاش کر کے پانی لاؤ تا کہ پانی پیکر تشنگی
کو فرو کرون اس عرصہ مین جو کسل راہ ہے وہ بھی دفع ہو جائیگا ہم بھی پانی پینگے اور مرکب کو پلا پینگے اسکے
بعد منزل مقصود کی طرف چلینگے جمال نے جواب دیا کہ بہت خوب جمال برائے تلاش آب سرگردان ہوا

آنکھوں میں چھا نکلنے لگا ماہ زلف کو ہر طرف دوڑانے لگا صاحبقران زیر درخت کھڑے ہو گئے ہوا کھانے لگے
خلاصہ یہ کہ جمال ایک چشمہ پر پہونچا اسنے منھ ہاتھ دھویا اسپ مرکب کو پانی پلایا خود پیا صاحبقران کے
لیے پانی لیکر آیا صاحبقران نے بھی منھ ہاتھ دھویا پانی نوش فرمایا اشقر دیوزاد وہیں اُتر پڑے جمال
سے کہا کہ اشقر کو بھی لیجا کر پانی پلا لاؤ جمال اشقر کو لیکر گیا اشقر نے بھی پانی پیا جمال مع اشقر کے پھر
حاضر ہوا کہ صاحبقران نے جمال سے کہا کہ اشقر کو پانی پلا لائے جمال نے کہا کہ جی ہاں اب صاحبقران
نے قصد کیا تھا کہ مرکب پر سوار ہو کر طرف منزل مقصد کے روانہ ہوں کہ ایک برق چمکی کہ جس کے سبب سے
صاحبقران کی آنکھوں میں چکاچوندی ہو گئی صاحبقران نے جمال سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
ساحر آتا ہے یہ برق اُسی کے آمد کی ہے دیکھو تو کہ کون ہے ایسا نہ ہو کہ وہ یہ کہے کہ مجھکو دیکھکر بھاگ کھڑا ہوا
جمال نے کہا کہ یا صاحبقران آپ اپنی منزل کی طرف تشریف لیجائیے چلیے ساحر آتا ہے تو آنے دیجیے آپ کو
اس سے کیا غرض صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کبھی نہ ہوگا جب تک یہ ساحر یہاں آکر چلا نہ جاویگا اُس وقت
تک میں کہیں نہ جاؤنگا جمال خاموش ہو رہا کہ یکایک ایک تخت نمودار ہوا جمال و صاحبقران نے
دیکھا کہ اُس تخت کے اوپر ایک ساحرہ بیٹھی ہوئی ہے اور وہ تخت اسی طرف کو چلا آتا ہے یہ تکمہ ملکہ کی
وزیرزادی صاحبقران کو بخوبی پہچانتی تھی اور دیکھ چکی تھی دوسرے ملکہ کو طائران سحر نے خبر بھی دی
تھی کہ فلان مقام پر طلسم کشا زیر درخت موجود ہے اسی سبب سے بموجب کہنے ملکہ کے وزیرزادی چلی تھی یہاں
آکر پہونچی دور سے اسنے شناخت کر لیا کہ یہ طلسم کشا ہے خلاصہ یہ کہ تخت لیکر زمین پر آئی تخت سے
اُتر کر صاحبقران کو بہت جھک کر مجرا کیا صاحبقران حیران ہیں کہ یہ کون ہے اور اسنے کہاں مجھکو دیکھا
اور کیوں اسقدر ادب سے اسنے مجرا کیا اسکا کیا سبب ہے وزیرزادی مجرا کر کے اور ہاتھ باندھکر سامنے
کھڑی ہو گئی جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے کچھ کلام نہیں کرتی ہے
تو خود مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے نازنین تیرا کیا مطلب ہے کیوں خاموش کھڑی ہے کچھ بیان تو کر تاکہ معلوم
ہو اگر میرے بر لانے کا ہو تو میں کوشش کروں اور تیری آرزو بر لاؤں اگر کسی نے تیرے اوپر
جبر کیا ہو تو بیان کر میں اُس ظالم کو جا کر قتل کروں اگر کسی نے تیرے ملک وغیرہ کو چھین لیا ہو اور اُسپر
قبضہ کر لیا ہو تو مجھکو بے تأمل ہیں اُس سے مقابلہ کر کے تیرا ملک و مال تجھکو دلا دوں کیونکہ ہم کو تو
ہمارے خدا نے اسی غرض سے خلق فرمایا ہے کہ جسپر مشکل ہو اور جو مبتلا کے رنج و بلا ہو اسکی کمک

اگر مین اور اُسکو بلا سے نجات دین لهذا تو جلد بیان کر جب اسطور سے صاحبقران نے فرمایا تو وہ یون غنچہ
دہن سے گوہر فشان ہوئی کہ اے شاہ شاہان و اے سلطان سلطانان و اے صاحبقران عالیشان یہ کنیز بھی
آپکی کنیزون مین سے ہے مگر خدا پرست نہین ہے ایک مدت سے مشتاق قدم حضور کی زیارت کی تھی اور یہ تمنا
تھا کہ آپکے نور قدم سے اپنی آنکھون کو روشن کرون اور شرف زیارت سے مشرف ہون اسوقت مین
اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ مجکو طائران سحر نے جو کہ مین نے آپکی خبر کے لیے مقرر کیے تھے خبر دی کہ
صاحبقران عالیشان اس مقام پر تشریف لائے ہین فلان صحرا مین جلوہ فرما ہین چونکہ مجکو معلوم ہو چکا
تھا کہ حضور اسطرف ضرور تشریف لائینگے براے فتح طلسم مین کتاب مین دیکھ چکی تھی اسی غرض سے
مین نے طائر مقرر کیے تھے جب اُنھون نے خبر دی تو مین خوش ہو گئی کہ میری آرزو پوری ہوئی اور اب مراد
دلی بر آئے گی مین ایک حاجت رکھتی ہون وہ حاجت سواے آپکے اجرا نہ ہوگی کیونکہ آپ بیکسون
اور مظلومون کی حاجت روائی فرماتے ہین مجکو سحر کے ذریعہ سے ثابت ہوا تھا کہ یہ حاجت میری سواے
طلسم کشا یعنی حضرت صاحبقران کے کوئی نہ بر لاسکیگا اسی سبب سے حضور کا انتظار تھا وہ حاجت
یہ ہے کہ یہان سے تھوڑی دور پر میرا ملک ہے اُس پر ایک ظالم نے آکر قبضہ کر لیا ہے چونکہ مین عورت ذات
تھی اُس سے نہ لڑسکی بھاگ کھڑی ہوئی وہ کل ملک پر قابض ہو گیا جب سے ہزارون تدبیرین
کین مگر مقصد ہاتھ نہ آیا آخر کو وہ جو سامنے پہاڑی ہے اُسپر ایک خاص باغ تیار کیا اُسمین رہنا اختیار کیا
جبکہ یہ معلوم ہوا کہ آپکی بدولت مین اپنی مراد کو پہونچونگی اور آپ اسی طرف سے طرف دربند
سوسن کے تشریف لے جائینگے بس اُسدن سے اسی باغ مین مقیم تھی اور آپکا انتظار کر رہی تھی چنانچہ
آج میری مراد بر آئی آپ تشریف لائے پس اب میرا ملک اُس ظالم سے دلوا دیجیے اور میرا قبضہ اُس
ملک پر فرما دیجیے تاکہ مین اپنی مراد کو پہونچون اور آپکے جان و مال کو دعا دون اور ترقی دولت و اقبال کی شب
و روز خداوند سے دعا کیا کرون صاحبقران نے فرمایا کہ مین تیرے ملک کو اُس ظالم کے قبضہ سے نکال دونگا
اور تیرے زیر حکومت کر دونگا مگر ایک شرط سے اُسنے عرض کیا کہ وہ شرط کیا ہے فرمایا تجکو دین اسلام قبول
کرنا پڑیگا عرض کیا کہ پہلے مین دین اسلام قبول کرونگی مجکو انکار کیا ہے فرمایا کہ مین تیری کمک ضرور کرونگا
اُسنے عرض کیا کہ ابھی کلمہ تو مین نہین پڑھونگی کیونکہ آپکو ساحرون سے مقابلہ کرنا ہے ہان بعد فتح طلسم و
قتل شند کال کلمہ بھی پڑھونگی فرمایا کہ اچھا اب مطیع اسلام ہونا سنکے کہا کہ بسر و چشم صاحبقران نے فرمایا

کہ پھر مجھکو اُس ملک کی طرف لے چلو تاکہ مین تیرے حریف کو قتل کر کے تیرا ملک تیرے قبضہ مین کرون اور خود
اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہون اُسنے عرض کیا کہ آپ یکہ و تنہا ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین آپکو تنہا
لے چلون وہ سامنے میرا باغ ہے آج شب کو آپ وہان قیام فرمائیے جو نان و نمک مجکو نصیب ہے وہ نوش
فرمائیے بوقت صبح اپنے لشکر کو طلب کرونگی اُسکو ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے گا آپنے فرمایا کہ مجکو جلدی
ہے اور لشکر کے آنے مین عرصہ ہوگا میرا کام ہرج ہوگا میرا ایک دوست مبتلائے بلا ہے ایسا نہ ہو کہ مجکو یہان
عرصہ ہو وہ وہان قتل کر ڈالا جائے تو یہ بھی خرابی ہو مین اُسی کی کمک کو جاتا ہون تم خود میرے ہمراہ چلو اور
دور سے اُس ملک کو بتادو مین تنہا جاکر اُسکو فتح کر لونگا لشکر کے ہمراہ جانے مین عرصہ ہوگا کیونکہ وہ بھی تو
لشکر لیکر آئے گا لشکرون مین مقابلہ ہوگا نہ معلوم کب تک مہلت ہو اتنے عرصہ مین وہان اُسکا خاتمہ ہو جائیگا
اُسنے جواب دیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھیں میرا لشکر کل بوقت سحر حاضر ہوگا اور اس لڑائی مین عرصہ نہ
ہوگا دوسرے مین آپکو اکیلا تو ہرگز ہرگز نہ جانے دونگی اگر ایسی ہی تعجیل ہے تو آپ تشریف لیجائیے مین جب
اُس طرف سے مراجعت فرمائیے گا اُسوقت میری کمک فرمائیے گا اتنے دنون جہان مین مبتلائے بلا رہی
ہون اور دس پندرہ دن سہی آپ کا ہرج کار نہ ہو میرے لیے آپ اپنا نقصان نہ فرمائیے مین تو مبتلائے
بلا ہون جب واپس آئیے گا اُسوقت رحم فرمائیے گا یہان تو اب رنج و صدمہ اُٹھانے کی عادت ہو گئی
ہے مجھ بے صبر کو رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجہ ہو گیا + اُس نازنین نے اسطور سے تقریر کی کہ صاحبقران
کا دل دکھ گیا اور بیتاب ہو کر فرمایا کہ تم صدمہ نہ کرو مین بدون تمھاری حاجت روائی کیے یہان سے نہ جاؤنگا
چاہے عرصہ ہو جائے ہو چلو تمھارا باغ کہان ہے اُس میرے دوست کا خدا مالک ہے شاید مین تمھاری
حاجت روائی کرون خدا اور کریم کو اچھا معلوم ہو وہ اُسپر رحم فرمائے کوئی صورت اُسکی رہائی کی نکالدے
اور وہ اُس بلا سے نجات پائے جب یہ صاحبقران نے فرمایا اُسنے کہا کہ تشریف لے چلیے وزیرزادی
ملک کی صاحبقران سے اس طرح کی تقریر کر کے اُنکو اپنے ہمراہ لیکر چلی وہ جو سُنا ہوا آپنے کہ
[illegible] آسیہ [illegible] انگشتر و اسوقت تدبیر وزیرزادی نے کی کہ یہ فقرہ دیکر صاحبقران
کو ملکہ کے باغ مین لے چلی چونکہ حافظہ تھی یہ تدبیر کی جب صاحبقران چلنے لگے تو جمال رامدار نے صاحبقران
[illegible] کیا کہ [illegible] صاحبقران ٹھہر گئے جمال رامدار نے چپکے سے عرض کیا
کہ یہ کیسا آپ [illegible]

اسیر کرسکے تو بڑی خرابی ہو ایسا نہ ہو کہ اسکو سوسن جادو نے مقرر کیا ہو کہ جب طلسم کشا اسطرف کو آئے
تو کوئی مکاری کر کے طلسم کشا کو اسیر کر لینا دیکھیے ذرا سمجھ بوجھ کے تشریف لے چلیے صاحبقران نے فرمایا
کہ آؤ اس سے کوئی خوف نہیں ہے اُسکی پیشانی سے آثار مکر و فریب نہیں پائے جاتے ہیں یہ سچی ہے اگر ایسا
ہوا بھی تو کیا کیا جائے جو مقدر میں ہوگا وہ پیش آئیگا خدا حافظ و نگہبان ہے وہی مالک و مختار ہے ہم کو اسکی ذات
پر بھروسہ ہے جو اُسنے ہمارے مقدر میں لکھدیا ہے وہ پیش ضرور آئیگا تدبیر کا لکھا اور کلک قدرت کی تحریر
مٹ نہیں سکتی ہے آؤ چلو کوئی خوف نہ کرو یہ فرما کے آپ اُسکے ہمراہ ہو لیے بلا خوف و خطر ناچار جمال راہدار
بھی ہمراہ چلا [illegible] مختصر یہ کہ وزیرزادی صاحبقران کو بالاے کوہ لائی وہاں طائران سحر نے ملکہ کو خبر دی کہ ملکہ عالم
مبارک ہو آپکی وزیرزادی طلسم کشا کو لیکر آئی ہیں بالاے کوہ طلسم کشا آچکا ہے یہ سُننا تھا کہ ملکہ باغ باغ
ہوگئی پھولوں نہ سمائی رنگین پیرہن تنگ ہوگیا غنچہ آرزو کھل گیا گل مراد شگفتہ ہوگیا وزیرزادی کو دل میں
ہزاروں دعائیں دینے لگی کہ جسنے یہ میری حالت دیکھکر یہ کوشش کی کہ معشوق کو لیکر آئی خدا اسکا
دونوں جہان میں بھلا کرے بس یہ خبر پاکر ملکہ خواصوں کو ہمراہ لیکر خوش خوش مادر باغ معشوق کے
استقبال کو آئی ادھر وزیرزادی خوش خوش صاحبقران کو لیکر داخل خانہ باغ ہوئی صاحبقران و
جمال نے اُس باغ کو خوب آراستہ پایا ہوائے دلکش آرہی تھی نونہالان باغ پھولوں نہ سماتے تھے اشجار
بار اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے تھے یا سجدہائے شکر ادا کر رہے تھے خلاصہ یہ کہ وزیرزادی صاحبقران
کو لیکر اُس مقام پر پہونچی کہ جہاں ملکہ کھڑی ہوئی صاحبقران کا انتظار کر رہی تھی صاحبقران نے
کل باغ کی سیر کی ہر شے کو قرینہ و قاعدہ سے پایا کہ یکایک صاحبقران کی نگاہ ملکہ پر جا پڑی لاحول
کہکر آپ نے اپنا سر نیچا کر لیا اور ٹھہر گئے اُس نازنین سے فرمایا کہ یہ تمکو کہاں مجکو لے آئی کیا اپنا باغ
بھول گئی کسی دوسرے کے باغ میں لے آئی یہاں تو کسی کا ناموس ہے میں نامحرم ہوں میری نگاہ پڑ گئی
ایسی کوئی نادانی کرتا ہے کہ جمال نے صاحبقران سے اشارہ سے عرض کیا کہ میں نہ کہتا تھا کہ اسمیں مکر
ہے ظاہر ہوا نہ صاحبقران نے فرمایا کہ خاموش رہو دیکھا جائیگا ادھر صاحبقران کی تقریر سنکے
اُسنے جواب دیا کہ یا صاحبقران زمان میں اُسوقت آپسے عرض کرنا بھول گئی تھی معاف فرمائیے گا کہ
دو بہنیں یہ ہیں آپکی آمد کی خبر سُنکے آپکے لینے کو گئی تھی انکو یہاں چھوڑ گئی تھی کہ تم سامان
[illegible] اور [illegible] کرو اور باغ کو آراستہ کرو میں صاحبقران کو لیکر آتی ہوں یہ وہی ہے آپ [illegible] جمال

نہ فرمائین یہ آپکی خادمہ و کنیز مثل میرے ہے کسی تحیر کا ناموس نہیں ہے ہم دونون کو آپکا از حد اشتیاق تھا
اور ہم نے آرزو پوری کی کہ آپ تشریف لائے ہین آپکو لیکر یہان آئی یہ آپکے استقبال کے لیے
سب نازنینون کو لیکر کھڑی ہوئی یہ بھی آپکی کنیز ہے اسکا آپسے پردہ کیا ہے جب یہ صاحبقران نے
سُنا تو کہا کہ خیر اب تم نے کہا پہلے تو کہا تھا نہین تھا میری اسمین کیا غلطی تھی تمھارا قصور تھا اُسنے عرض
کیا کہ واقعی میرا قصور تھا معاف فرمائیے گا اب صاحبقران اسکے ہمراہ طرف بارہ دری کے چلے اب
جو قریب پہونچکر یہ نگاہ غور دیکھتے ہین تو صاحبقران کو کچھ صورت آشنا معلوم ہوئی جیسے نگاہ سے
نگاہ لڑی ایک خدنگ کمان ابرو چھوٹکر صاحبقران کے دل پر پڑا کہ دوسار ہو گیا صاحبقران کی
اُس نازنین مہ جبین کو دیکھکر فریفتہ ہو گئے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نازنین مہ جبین از
سرتا پا ناز و کرشمہ سے بھری ہوئی دلبری و دلربائی بات بات سے پیدا شان رعنائی ہویدا دونون مژگان
مثل محراب کعبہ گویا ترکان خونخوار برائے صف آرائی صف بستہ ہین عارض مثل گل سرخ کے سبب
ذقن تا یا سیب و دندان گوہر آبدار سے زیادہ صاف زلفین دوش پر پڑی ہوئی برائے عاشق کمند آسا بل
کھا رہی ہین گلا صراحی دار سینہ پر جوبن کا اُبھار از سرتا پا نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی نور رخ سے
تمام باغ روشن فراج ہین ساوہ پن گلنار لباس پہنے ہوئے دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے
جھرمٹ مین خواصون کے کھڑی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گرد ماہ تابان کے ستارے ہین یہ دیکھنا تھا
کہ خود صاحبقران اُسکے عاشق ہو گئے خدنگ عشق کے نشانہ ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب
ملکہ بیستون جادو کی کمک کو گئی تھی اور صف آرا ہوئی تھی صاحبقران کی جب نظر ملکہ پر پڑی تھی
تو کچھ میلان اُس زمانہ مین پیدا ہوا تھا اور ملکہ تو دل و جان سے عاشق ہوئی تھی کہ جسکا یہ انجام ہوا کہ جب
صاحبقران اسطرف تشریف لائے تو بیقرار ہو کر وزیرزادی کو بھیجکر بُلا لیا اسوقت جو صاحبقران نے دیکھا
اور پورے طور سے بہ نگاہ خریداری اور بہ نگاہ غور دیکھا تو اُنس الفت دیرینہ نے نمود کیا اُسی کا ظہور ہوا خلاصہ
یہ کہ صاحبقران بھی فریفتہ ہوئے جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر / از سوے
کینہ کینہ وز سوے مہر مہر / کیونکر نہ صاحبقران فریفتہ ہوتے کیونکہ ملکہ تو جان و دل سے عاشق جمال
باکمال صاحبقران ہو گئی تھی فراق صاحبقران مین زندگی شاق تھی آمدم برسر مطلب صاحبقران
نے دل کو سنبھالا اور دل سے خطاب کر کے فرمایا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہے ٹھہر جا ابھی سے جزع و فزع

کی کوئی تدبیر کیا ہوسکتی اُدھر اُس آفت جان و بربادکن خانمان نے مسکرا کر کہا کہ تشریف لائیے تو ہر چند فرمایئے
مسکراتا تھا کہ صاحبقران کے دل پر ایک چوٹ لگی آپ نے قصداً اُس کے فرمایا کہ حاضر ہوا حاضر ہوا آپ نے
کیوں اسقدر زحمت فرمائی میں تو آپ کی ہمشیرہ کے ساتھ آتا ہی تھا آپ کے اشتیاق میں راوی بیان کرتا
ہے کہ اگر صاحبقران نہ ہوتے دوسرا کوئی ہوتا تو ضرور اُسکے منھ سے آہ نکل جاتی اور بیتاب غش کھا کر گر پڑتا
مگر صاحبقران سا صابر کب اپنی ایسی حالت ہونے دیتا ہے ضبط کو کام فرمایا اور اُسی طرف دیکھتے ہوئے کہ پہونچکر
پیر تسلیم بجا لائیے کہ ملکہ نے بڑھکر صاحبقران کا ہاتھ تھام لیا ہاتھ کا ہاتھ میں آنا تھا کہ اُدھر اُسکو سکون
ہوا اِدھر اُنکو ملکہ اُسی طور سے ہاتھ پکڑے ہوئے صاحبقران کو بارہ دری میں لائی لاکر مسند پر بٹھایا
صاحبقران نے بارہ دری کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا سامنے ایک طرف وزیرزادی اور ایک طرف
ملکہ بیٹھ گئی کہ صاحبقران نے دونوں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے ملکہ ماہ فلک خوبی و گل گلشن محبوبی
آپ دونوں صاحب اسطرف تشریف لائیں میرے برابر اپنے مہمان کو سرفراز فرمائیں یہ کیا کہ آپ لوگ
سامنے بیٹھی ہوئی ہیں وزیرزادی نے جواب دیا کہ میری تو یہ لیاقت نہیں ہے کہ میں برابر بیٹھوں ہاں جو اس
پہلو کے بیٹھنے کے لائق ہیں وہ بیٹھیں گی میں کہاں اور یہ پہلو کہاں صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تم نے
کیا کہا یہ مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا ذرا صاف طور سے کہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ گستاخی معاف اگر
ایسی باتیں آپ سمجھ جائیے تو آخر آہستہ سمجھ کے ہو جایئے مگر صبر فرمایئے تھوڑے عرصہ میں سب راز آپ پر
ظاہر ہو جائینگے اور جو پہلو میں بیٹھنے کا مشتاق ہوگا وہ پہلو میں آکر بیٹھ جائیگا خداوند کریم نے یہ دن تو
نصیب کیا کہ ایک مقام پر محبوب و مطلوب جمع ہوئے صاحبقران نے حیران ہوکر فرمایا کہ یہ تم کیا
باتیں کر رہی ہو کچھ میرے ذہن میں نہیں آتا ہے کہ کیسے مطلوب و محبوب میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ
کسی کا طالب ہوں اور کوئی میرا مطلوب ہو نہ میں یہ لیاقت رکھتا ہوں کہ کوئی میرا طالب ہو میں طالب
ہوں وہ زمانہ گذر گیا اور وہ وقت اب گیا کہ کسی کو محبوب بناؤں اور خود محب بنوں یا کوئی میرا محب ہو
میں محبوب بنوں اب نہ وہ زمانہ ہے نہ وقت بقول جناب حشمت لکھنوی شعر کا شغف کسی حسین
سے الفت جہاں میں + اب کیا کریں شباب کا عالم گذر گیا + اب وہ دل ہی نہ رہا وہ ولولہ ہی نہ رہا
جو کوئی ہمارا مشتاق ہوگا یہ تمہارا کہنا بیکار ہے صاف طور سے بیان کرو وزیرزادی نے عرض کیا کہ اسقدر
عجز و انکسار نہ فرمایئے اب بھی وہ عالم ہے کہ ہزاروں جان دینے پر آمادہ ہیں ہزاروں مشتاق جمال ہیں

یہی خواہش ہی کہ ایک نگاہ ادھر کو دیکھ لین یہ آپکا فرمانا بجا ہی کہ وہ زمانہ گذر گیا ماشاءاللہ اب بھی وہ عالم ہی
کہ تمام حسینان جہان آپ پر سے صدقہ کیے تھے یہ کیا آپ فرماتے ہین یا صاحب تو ان تھوڑے سے عرصہ مین
آپ پر ظاہر ہوا جاتا ہی کہ کون آپکا طالب ہی اور آپ کس کے مطلوب ہین یہ کہکر اور ملکہ کی طرف دیکھکر
کہا کہ اے ملکہ اب جاکر پہلو مین بیٹھو باتین کرو بی یہ نخرہ مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ تم نے کسی اور سے
جاکر کرو یا تو وہ بیقراری تھی کہ راتون کو نیند نہ آتی تھی یا اب یہ حال ہی کہ جب وہ آگئے ہین تو اسقدر انکار ہی
کہ پہلو مین نہین بیٹھتی ہو اگر یہی بات تھی تو پھر مجھ کم بخت کو کیون بھیجا کہ مین انکو یہان لائی انکا کام بھی
ہرج کرایا لے بس نخرہ ہو چکا شرم و حیا کو بالائے طاق رکھو پہلو مین جاکر بیٹھو دیکھو کوئی مہمان ہوا ہے
مہمان کے دل کو نہین دکھاتے ہین ملکہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ واہ ری مجھکو ایسی باتین نہین بھاتی ہین تم نے ہر
ساتھ ایسی باتین نہ کرنا مین نے کب تم سے کہا تھا کہ تم جاکر لے آؤ دل تو اپنا چاہا مرتی تو آپ ہین نام میرا
کرتی ہین کیا خوب مین کیا جانون کہ فراق کسے کہتے ہین اور اشتیاق کس کا نام ہی یہ الفاظ تو آج تک مین نے
کبھی سننے بھی نہ تھے میرے کان ان باتون سے آشنا بھی نہ ہوئے تھے بس اپنی جھوٹ سچ بند فرمایئے اور
جائیے پہلو مین بیٹھیے یا جسکے لیے بلا کر لائی ہو اسکو لا کر بٹھاؤ وزیرزادی نے کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو وہ مثل
ہوئی کہ اگر مین تم کو سچ کہون تو تم مجھکو جھوٹا بھی نہ کہو یہ حالت میری ہی تو ہی کہ رات اختر شماری و دن آہ و
زاری مین کٹتا تھا ہمہ وقت یہی ذکر تھا مین ہی تو اشعار عاشقانہ پڑھا کرتی تھی مین ہی تو درد آمیز باتین
کیا کرتی تھی مین ہی تو آہ سرد بھرا کرتی تھی مین ہی تو لیے ستون جادو کی کمک کو گئی تھی اور وہان سے
یہ سودا مول لیکر آئی تھی مین ہی تو کوہ ستون کے میدان مین کسی کو دیکھکر عاشق ہوئی تھی اور
لیے ستون جادو سے علالت کا فقرہ کر کے چلی آئی تھی اور یہان تڑپ تڑپ کر راتین و دن بسر کرتی تھی
مین ہی نے تو طائر سحر کسی کی خبر کے لیے مقرر کیے تھے مجھ ہی کو طائران سحر نے کسی کے آنے کی خبر دی تھی
آپ ہی مین نے تو یہ کہا تھا کہ مین اپنے کو ہلاک کرونگی نہین تو کوئی تدبیر کرو مین ہی نے تو بیرا لینے کے
اپنی وزیرزادی کو روانہ کیا تھا یہ سب کام مین ہی نے تو کیے ہین تم بیچاری نخرہ کیا جانو جب اسطور
سے وزیرزادی نے کہا ادھر تو صاحبقران نے کان کھڑے کیے کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر ملکہ نے شرما کر سر
نیچا کر لیا اور آہستہ سے کہا کہ تو بڑی شوخ ہی خدا نہ کرے کہ کوئی اپنی بات تجھ سے کہے اور اپنے راز سے
تجھکو آگاہ کرے ٹھہر تو جا کیسا سمجھتی ہون وزیرزادی نے جواب دیا کہ سچ کہنے والا تو ہمیشہ برا ہوتا ہی اچھا

دل سے تو اسوقت کی خوشی کا حال دریافت کرو کہ کیسا شاد ہوگا چہرہ پر رونق آگئی ہے کل ہی کا ذکر ہے
کہ جیسا چہرہ پژمردہ صاحبقران کے زرد تھا آنکھوں میں حلقہ پڑے ہوئے تھے اسوقت وہی رخسار ہیں کہ گلنار ہو رہے
ہیں خون ٹپکا پڑتا ہے کس قدر بشاش ہوا اور کیا چہرہ کا حال ہے پھولوں نہیں سماتی ہو مسکراتے وہی ہو جب
وزیرزادی نے اسطور سے کہا ملکہ نے کہا کہ تم بڑی آفت کی پرکالہ ہو زیادہ چرب زبانی اچھی نہیں تھی
اپنی زبان بند کرو وزیرزادی بولی کہ ملکہ تم کو ہمارے سر کی قسم پہلو میں جا کر بیٹھو مہمان کی خاطر کرو اگر ایسا
ہی تھا تو مجھکو کیوں طلب کیا یہ کہکر ملکہ کا ہاتھ پکڑ کے صاحبقران کے پہلو میں بٹھا دیا ملکہ سر جھکا کر
بیٹھ گئی اسوقت وزیرزادی نے روبرو صاحبقران کے بیٹھکر کہا کہ یا صاحبقران اپنے مشتاق سے کلام
کیجئے اسکے ہاتھ سے شراب نوش فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم مجھ سے کل واقعہ بیان کرو کیونکہ تم
تو مجھکو کچھ اور خفقان دیکر لائی ہو کہ میرے ملک پر میرے دشمن نے قبضہ کر لیا ہے وہ ملک مجھکو دلا دیجیے
یہ تم نے کہا تھا یہاں آکر یہ رنگ ہوا اب صاف طور سے بیان کرو اسوقت وزیرزادی نے جواب دیا
کہ یا صاحبقران اصل واقعہ یہ ہے کہ ملکہ کی بھانجی ہیں شمشاد کالی جادو کی نام مبارک آپ کا ملکہ چیں افشاں
ہے انکو بے ستونی جادو نے اپنی کمک کے لیے طلب کیا تھا جبکہ آپ سے مقابلہ ہو رہا تھا یہ آپ کے
روبرو سیاہ پر فریفتہ ہو گئیں اور زیادہ بیقرار ہو گئیں تو میں انکو وہاں سے لیکے بے ستونوں سے یہ کہکر
کہ ملکہ کی طبیعت علیل ہو گئی ہے لے آئی یہاں آکر انکی اور حالت خراب ہوئی میں نے طائران سحر سے کہہ
رکھا تھا کہ آپکے حالات سے آگاہ کرتے رہیں چنانچہ طائران سحر نے آکر خبر دی کہ صاحبقران فلاں مقام
پر اکیلے تنہا سوتے ہیں یہ آپ کے فراق میں بیقرار تھیں ان پر فراق آپکا سب شاق تھا میں نے خیال
کیا کہ آپکو جا کر لے آؤں میں خدمت عالی میں حاضر ہوئی اگر اصل واقعہ بیان کرتی تو آپ اسوقت
تشریف نہ لاتے یہ فرماتے کہ بعد واپسی دیکھا جائے گا انکا یہاں کام تمام ہو جاتا بس میں نے قول سعدی
پر عمل کیا کہ سعدی کا قول ہے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز میں آپکو اس بہانہ سے لائی
میرا قصور معاف ہوا [illegible] انتظار کشیدہ سے کلام کیجئے تاکہ وہ بھی خوش ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ واقعی تم بڑی چالاک اور عقلمند ہو اگر تم یہ حال بیان کرتیں تو میں کبھی نہ آتا کیونکہ [illegible]
بھائی [illegible] لشکر سے یکہ و تنہا نکلا تھا جمال [illegible] نے مجھکو [illegible] یہاں سے
آگاہ کیا کہ [illegible] نے اسیر کر لیا ہے مجھکو [illegible] نہ آئی میں چل [illegible] کسی کو اس خیال سے آگاہ [illegible]

بند کیا خیر اچھا تم یہاں لے آئی ہو بہت بڑا فقرہ دیا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ نے میرے اوپر جو مہربانی فرمائی
احسان کیا بلکہ ایک کی جان بچائی میں آپکی بہت ممنون و مشکور ہوئی یہ احسان آپکا میرے اوپر
ہوا آپ یہاں تشریف رکھیے میں جاتی ہوں آپکے اہل لشکر کو آگاہ کرتی ہوں انکو لاتی ہوں اسی لشکر
سیاہ کے طرف دربار سوسن کے تشریف لے چلیے صاحبقران نے فرمایا کہ میں ٹھہر نہیں سکتا ہوں
صبح کو میں ضرور روانہ ہونگا یہ رات تمھاری خاطر سے یہاں بسر کرونگا اوس وقت سفر کرونگا اب زیادہ ٹھہر نہیں
سکتا ہوں وزیرزادی نے عرض کیا کہ بہت خوب ہے ہم سب آپکے ہمراہ چلیں گے آپ نے فرمایا کہ یہ
میں کب گوارا کرونگا کہ عورتیں میرے ہمراہ ہوں میں کسی کی مدد کا خواستگار نہیں ہوں یہ میری بدنامی
ہے کہ صاحبقران ہوا اور عورتوں کو ہمراہ لیکر آیا ہے دوسرے یہ کہ میرے دین و مذہب میں ساحروں سے عقد
وغیرہ جائز نہیں ہے ہم لوگ ساحروں سے عقد نہیں کرتے ہیں جب تک وہ سحر سے توبہ نہیں کرتی ہے تمھاری
ملکہ اس امر کو کب گوارا کرینگی وزیرزادی نے عرض کیا کہ یہ امر کیا مشکل ہے وہ سحر سے توبہ کرینگی انکو
تو صرف آپکے دیدار سے غرض ہے اگر عشق صادق رکھتی ہونگی تو کبھی انکار نہ کرینگی صاحبقران نے فرمایا
کہ اگر یہ امر ہے تو بعد فتح دربار سوسن جب میں ادھر آؤنگا اسوقت دیکھا جائیگا وزیرزادی نے جواب دیا
کہ اسوقت یہ امر ممکن نہیں ہے انکو بھی ہمراہ لیتے چلیے یہ آپکی خدمت کرینگی آپکے دشمنوں سے لڑا کرینگی
صاحبقران نے فرمایا کہ ہم لوگ کہیں عورتوں سے مدد لیتے ہیں یہ بات ساقط ہے عورتیں جہاد نہیں کر سکتی ہیں پھر
میں کیونکر ان کو ہمراہ رکھوں اور یہ مقابلہ کریں جہاں انھوں نے آتی دونوں صبر کیا ہے دلاور یہ مجھ دونوں
صبر کریں دوسرے یہ امر ہے کہ یہ کافر ہیں میں خدا پرست ہوں مجھ پر انکے ہاتھ کا کھانا و پینا سب
حرام ہے وزیرزادی نے عرض کیا میں آپ سے عرض کرتی ہوں کہ یہ اسوقت کو ملکہ اسلام ہوتی ہیں
اور باطل پرستی کو ترک کرتی ہیں ہاں جب آپکو فتح طلسم سے فراغت ہوگی اسکے بعد یہ سحر سے توبہ کرینگی
اسوقت آپ ان سے عقد فرما لیجیے گا اب یہ صرف آپکی خدمت میں رہا کرینگی آپکے دیدار سے
اپنے قلب کو تسکین دیا کرینگی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو سب ہے میں نے مان لیا
سوا اسکے ہمراہ ہی رکھنا ہے میں کبھی نہ مانونگا اسمیں میری بدنامی ہے وزیرزادی نے عرض کیا کہ ہم لوگ
پہلے آپکے ہمراہ نہ جائینگے بلکہ اسطور سے لشکر میں اور اپنے خیمے وغیرہ برپا کرینگے جہاں آپ جائینگے
اور جب آپ دوسرے مقام پر پہنچینگے اور خود کشی ہونگے تو ہم بھی ایک سمت کو حاضر ہونگے جہاں آپ

لشکر مین اور ساحر بھی وہان ہم بھی ہونگے اسمین آپ کا کیا نقصان ہو یہان جب ساحرون سے مقابلہ ہوگا
اُسوقت ہم بھی نکلکر مقابلہ کرینگی غیر ساحرون کے مقابلہ کے وقت خاموش کھڑے ہوئے تماشہ دیکھا
کرینگے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا خود دل آچکا تھا فرمایا کہ اچھا مین ٹھہر نہین سکتا ہون صبح کو
ضرور طرف ورہند سوسن کے روانہ ہونگا مین ٹھہرونگا نہین وزیرزادی نے جواب دیا کہ بہتر ہے کہ ملکہ نے کہا
کہ اپنے ہاتھ سے جام پلاؤ اب شرم و لحاظ نہ کرو یہ شرم و حیا ہو چکی یہ کہکر کشتی شراب کی ملکہ کے آگے بڑھادی
ملکہ نے شرماکر ایک جام شراب سے لبریز کیا اور منھ پھیر کر صاحبقران کی طرف بڑھا دیا صاحبقران نے
وہ جام ہاتھ سے لیکر کہا کہ جبتک تم مطیع اسلام نہ ہوگی اُسوقت مجھپر یہ شراب و دیگر اشیا حرام ہین
جبتک کہ تم اطاعت اسلام نہ کروگی اور سامری و جمشید پر لعنت نہ کروگی ابھی کلمہ نہ پڑھوا اس
امر کا خیال رہے کہ جبتک تم سحر سے توبہ نہ کروگی اُسوقت تک مین تم سے عقد وغیرہ نہین
کرونگا ہان جیساکہ تمہاری وزیرزادی نے کہا ہے کہ بعد فتح طلسم تم سحر سے توبہ کرنا یہین تمہارے
ساتھ عقد کرونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا ملکہ نے آہستہ سے کہا کہ مجھکو اطاعت اسلام ہے نیز
سامری و جمشید پر لعنت کرتی ہون کب عذر و انکار ہے مین نے اطاعت اسلام جان و دل
سے کی اور سامری و جمشید پر لعنت کی مطیع اسلام ہوئی راوی کہتا ہے کہ ملکہ مع وزیرزادی و خواصون
کے اُسیوقت مطیع اسلام ہوئی صدق دل سے اور سب نے اطاعت اسلام کی اب صاحبقران نے
ملکہ کے ہاتھ سے جام شراب لیکر لب سے لگایا اور فرمایا کہ اے ملکہ مین نے قصداً کہنا کرو یا ہون شراب
نہین پیتا ہون بخیال اسکے کہ نزول ہے میرے لیے حکیمون نے مارالحم تیار کیا ہے اُسکا استعمال کرتا ہون تم شوق
سے شراب کو نوش کرو یہ فرماکر وہ جام ملکہ کے منھ سے لگا دیا ملکہ پی گئی اب ملکہ نے اشارہ سے کہا کہ
ارباب نشاط حاضر ہون یہ حکم دیتا تھا کہ اُسیوقت ارباب نشاط حاضر ہوئے صحبت رقص و سرود
برپا ہوئی بسبب نشہ شراب کے ملکہ کا لحاظ برطرف ہوا باہم کلام ہونے لگے خلاصہ یہ کہ پہر رات سے
تک جلسہ آراستہ رہا اُسکے بعد خاصہ نوش کرکے پھر آکر محفل مین بیٹھے ناچ و گانے کی صحبت برپا ہوئی
دو پہر رات تک یہی رنگ رہا اُسکے بعد جلسہ برخاست ہوا اب صاحبقران نے فرمایا کہ اے ملکہ مین
اسوقت سحر طرف ورہند سوسن کے جاؤنگا جب اُدھر سے واپس آؤنگا تو پھر تمہارا مہمان ہونگا جو دن
تم کہوگی یہان قیام کرونگا ملکہ نے عرض کیا کہ مین بھی ہمراہ چلونگی صاحبقران نے فرمایا کہ تمہارا یہان رہنا

نہیں ہے ملکہ نے عرض کیا کہ میں نہ مانونگی اپنے کو ہلاک کرونگی اب یہ دامن ہاتھ سے نہ چھوڑونگی اگر آپ کو
یہ منظور ہے تو پہلے مجکو قتل فرمایئے پھر تشریف لیجائیے میں منع نہیں کرتی ہوں یہانتک کہ ملکہ نے اسقدر
اصرار کیا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ تم عقب میں آنا میرے ہمراہ نہ چلنا خلاصہ یہ کہ جب یہ قول و اقرار ہو چکا
ایک پسہری پر صاحبقران نے جاکر آرام فرمایا ایک پر ملکہ نے خلاصہ یہ کہ بوقت صبح صاحبقران نے
بیدار ہو کر نماز ادا فرمائی اور ملکہ سے رخصت ہو کر جمال راہدار کو ہمراہ لیکر طرف دربند سوسن کے روانہ
ہوئے ملکہ روتی رہ گئی بعد جانے صاحبقران کے ملکہ نے بھی حکم دیا کہ سب خواصیں تیار ہوں یہ حکم
دینا تھا کہ سب تیار ہونے لگیں تھوڑے عرصہ میں سب سامان درست ہو گیا ملکہ بھی مع وزیرزادی
و خواصوں کے عقب صاحبقران میں طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئی صاحبقران تو قطع منازل
و طے مراحل فرماتے چلے جاتے ہیں عقب صاحبقران میں ملکہ بھی اودھر کا حال سنیے کہ حکیم استقلینوس
دل لشکر کو لیکر چلے ہیں دو منزلہ سہ منزلہ کرتے چلے آتے ہیں یہاں باغ ملکہ میں صاحبقران نے ایک شب
قیام کیا اب جو صاحبقران چلے تو ایک صحرا میں پہونچے تھے ایک طرف سے تتق گرد کا پیدا ہوا صاحبقران
نے جمال راہدار سے فرمایا کہ کوئی لشکر آتا ہے ذرا ٹھہر جاؤ دیکھیں یہ کسکا لشکر ہے اور کدھر سے آتا ہے اور کدھر
کو جائیگا ابھی صاحبقران کا یہ کلام تمام نہ ہوا تھا کہ پشت کی طرف سے آواز آئی کہ او جمال راہدار تو
کہاں گیا تھا تو نے بڑی نمک حرامی کی کہ سوسن سے بغاوت کی اب اپنے بانی طلسم کشا کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دربند سوسن کے برائے قتل سوسن جادو چلا ہے میں کب تجکو اور طلسم کشا کو زندہ چھوڑنے والا ہوں
کہ تم دونوں دربند سوسن تک جاؤ اور سوسن تک پہنچ جاؤ اوس سے مقابلہ کرو راوی بیان کرتا ہے کہ جب سوسن جادو
اعظم کوہ کی طرف جانے لگی تھی تو ایک ساحر کو مقرر کر گئی تھی اور اوس سے کہہ گئی تھی کہ جہاں تم کو
جمال راہدار ملے اوسکو اسیر کر لانا چھوڑنا نہیں یہ حال کسی نے اوس سے نہیں کہا تھا اس ساحر کا نام
سبقت جادو ہے اوسکو اسی منصب پر مقرر کیا تھا اور بہت انعام دینے کا اقرار تھا یہ ساحر جمال راہدار
کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ اتفاق سے ادھر بھی تلاش کرتا ہوا آ نکلا جمال و صاحبقران کو دیکھا پہچان
لیا صاحبقران کے حال سے ہر ایک آگاہ ہے ہر ایک کے صفحہ دل پر صاحبقران کی تصویر کھنچی ہوئی
ہے اگر خواب میں بھی دیکھ لے تو پہچان لے کہ یہ طلسم کشا ہے اسنے جو دیکھا تو پہچان لیا دل میں کہا کہ خوب ہے
وقت ہے طلسم کشا اور جمال سے سامنا ہوا دونوں کو اسیر کر کے لیجاؤنگا بہت کچھ انعام پاؤنگا یہ

کیا اسنے پکارا یہ جو صدا کان مین آئی جمال نے و صاحبقران نے پلٹ کر دیکھا صاحبقران نے تو
ایک ساحر کو دیکھا کہ بہت قوی ہیکل تمام جسم سے اسکے شعلے نکلتے ہوئے للکارتا ہوا ادھر کو چلا آتا ہے
جمال نے پہچان لیا کہ یہ سبقت جادو ملازم خاص سوسن جادو ہے صاحبقران سے عرض کیا کہ
بڑا غضب ہوا سبقت جادو میری اور آپکی گرفتاری کے لیے بحکم سوسن جادو آتا ہے معلوم ہوتا ہے
کہ سوسن کو آپکے آنے کی خبر مل گئی جبھی تو اسنے سبقت کو روانہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آتا ہے
تو آنے دو کیا بنا لیگا اپنے منہہ کی کھائیگا جبکہ مین سوسن سے لڑنے کو چلا ہون تو اسکے ملازمون کی کیا
حقیقت ہے اور کیا اصل میرا خدا میرا حافظ و نگہبان ہے تم کچھ خوف نہ کرو یہ جو صاحبقران نے فرمایا جمال بیچارا
خاموش ہو گیا اتنے عرصہ مین سبقت جادو قریب آ گیا آتے ہی اسنے پہلے صاحبقران پر سحر کیا یہ
خیال کرکے کہ جمال کا اسیر کرنا کوئی بات نہین ہے پہلے طلسم کشا کو اسیر کرلون پھر جمال کو اسیر کرونگا اسنے
جو صاحبقران پر سحر کیا ایک شعلہ پیدا ہوا زمین سے اور وہ ایک طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران
نے اسم اعظم پڑھکر جو دم کیا وہ شعلہ برطرف ہو گیا یہ حیران ہوا اسنے پھر سحر کیا کہ آگ برسنے لگی صاحبقران
نے اسکو بھی اسم اعظم سے دفع کیا اسنے سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر ظاہر ہوا اس سے بارش تیر برسنے
لگے صاحبقران نے اسکو بھی دفع کر دیا پھر جو سحر کیا تو ایک شیر غران جنگل سے پیدا ہوا اور صاحبقران
پر حملہ ور ہوا صاحبقران نے اسکو بضرب سلیمانی سے قتل کیا جب اسنے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا طلسم
کشا نے دفع کر دیا کوئی سحر طلسم کشا پر اثر نہین کرتا ہے کیا کرون کیونکر طلسم کشا کو اسیر کرون نا دیکھتا
ہے کہ جو سحر اسنے کیا وہ صاحبقران نے برکت اسم اعظم سے دفع کر دیا آخر کو ظاہر ہو کر یہ سحر کر کے زمین پر
گرا اور ایک اژدرہا کی صورت بنکر دم کشی کرتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے اسم
اعظم دم کیا کہ وہ صورت اسکی برطرف ہو گئی صاحبقران نے ہنسکر فرمایا کہ پہلے اپنی صورت دیکھ پھر
میرے اوپر حملہ کرنا یہ کونسا طریقہ مقابلہ کا ہے کہ چارون ہاتھ پاؤن پھیلائے ہوئے زمین پر پڑا ہوا ادھر
میری طرف چلا آتا ہے اسنے جو دیکھا اپنے کو اصلی صورت پر پایا وہ ہیئت برطرف تھی اب جو اسنے اصلی
صورت پر اپنے کو دیکھا اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر سحر اثر نہین کرتا ہے ضرور یہ طلسم کشا ہے اسپر کوئی
غالب نہ ہوگا طلسم ضرور فتح ہوگا سلسلہ کال مارا جائیگا جو طلسم کشا کی میرے خیال مین اطاعت کریگا
وہ اچھا رہیگا مجھکو بھی لازم ہے کہ اطاعت کرلو ابھی تا لیس آنے کا زیادہ کیا کریگا تو مارا جائیگا مصلحت

ہین جان جائیگی یہ دل سے باتین کرکے اُٹھ کھڑا ہوا زمین سے اور ہاتھ جوڑکر صاحبقران کی طرف چلا اور
دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا اور یون کہنے لگا کہ میری خطا معاف فرمایئے آپ بیشک طلسم کشا
ہین اور قابل ہین تشکال جادو کے ہین نے آپکی اطاعت کی سوسن کی کیا ابیا قدرت ہے جو وہ
آپ سے مقابلہ کر سکے صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ مین نے تیری
خطا معاف کی تو اد یان باطلہ کو ترک کر اور اطاعت اسلام کر اُسنے اسیوقت اطاعت اسلام کی اور
صاحبقران کی شراکت کی صاحبقران سے پوچھا کہ آپ کسطرف تشریف لیے جاتے ہین کدھر کا
قصد ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین دربند سوسن کی طرف جاتا ہون براے رہائی خواجہ عمرو
و براے قتل سوسن جادو و براے فتح طلسم سوسن و دستیابی لوح اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا
کہ حضور اُس طرف بیکار تشریف لیے جاتے ہین سوسن جادو تو عاجز ہوکر خواجہ کے ہاتھ سے
طرف دربند اعظم کے چلی گئی ہے اور خواجہ عمرو کو اپنے باغ مین قید کر گئی تھی اپنے سپہ سالار کو
مقرر کر گئی تھی براے حفاظت خواجہ عمرو مگر مین نے بھی راہ مین سُنا ہے کہ مقہور جادو سپہ سالار
سوسن جادو اپنے بھائی کو لیکر بخدمت سوسن جادو گیا ہے مقہور کا بڑا بھائی مقہور کے
پاس آیا ہے اُسی کی آمد مین خواجہ عمرو باغ سوسن سے نکل گئے کیونکہ بسبب آمد افغان گرززن
مقہور غافل ہوا حفاظت نہ کر سکا خواجہ نے موقع پایا نکل گئے یہ بھی مین نے سنا ہے کہ افغان گرززن
اور مقہور جادو اس قصد سے یہان آیا ہے کہ آپ سے مقابلہ کرے چنانچہ اعظم جادو و سوسن جادو
سے اقرار ہو گیا ہے کہ آپ لوگ تماشہ دیکھیں مین طلسم کشا کو مع تمامی سپہ گری اور زور و طاقت
اسیر کرلونگا وہ کیا لیاقت رکھتا ہے جو مجھ سے مقابلہ کر سکے ایک ذرا سے حملہ مین مین اُسکو اسیر
کرلونگا اُن دونون نے اُسکے کہنے پر عمل کیا ہے اور سوسن و مقہور جادو و افغان گرززن کوہ اعظم
پر مقیم ہین کہ جب طلسم کشا ادھر آئیگا تو اُس سے مقابلہ ہوگا یہ جو اُسنے بیان کیا صاحبقران نے
جمال کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اب ہمارا طرف دربند سوسن کے جانا بیکار ہے بلکہ لازم ہے کہ طرف
دربند اعظم کے چلین اور افغان گرززن سے مقابلہ کرین دیکھین کہ وہ کیسا پہلوان ہے اور
کسقدر زور و طاقت رکھتا ہے کہ ہم سے مقابلہ کو کہتا ہے جمال نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہے
مین تو آپکے رکاب سعادت انتساب مین حاضر ہون جدھر تشریف لے چلیے گا آپکی خدمت

سے پوچھا کہ تم نے اس مقام پر کیوں قیام کیا اسکا کیا سبب ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے موافق حکم کے
عمل کیا انکا حکم تھا کہ جہاں پر صاحبقران کو دیکھنا پھر آگے نہ بڑھنا اُسی مقام پر قیام کرنا چنانچہ ہم نے
یہاں آکر صاحبقران کو تشریف فرما دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ وہ زیر درخت صاحبقران عالیشان جلوہ فرما
ہیں اسی طرف ملاحظہ فرما رہے ہیں استقلینوس نے سر اٹھا کر اُس طرف دیکھا صاحبقران کو جلوہ گر
پایا راوی کہتا ہے کہ حکیم استقلینوس بغضب صاحبقران لشکر لیکر چلے تھے اب یہاں آکر پہونچے راہ میں
صاحبقران سے ملاقات ہوئی اگر صاحبقران مانع بلکہ یہیں قیام نہ فرماتے تو ہرگز ہرگز استقلینوس
سے ملاقی نہ ہوتے انھیں قیام کے کرنے سے یہ ہوا کہ لشکر آکر صاحبقران سے ملحق ہو گیا جب استقلینوس
نے اُن لوگوں کی زبانی سُنا اور خود بھی صاحبقران کو تشریف فرما دیکھا اُدھر جب صاحبقران نے اس
لشکر کو دیکھا اور ملاحظہ کیا کہ لشکر نے قیام کیا خود اُس لشکر کی طرف اس قصد سے چلے کہ ذرا چلکر دیکھوں کہ
یہ کون لوگ ہیں اور یہ کسکا لشکر ہے صاحبقران ادھر سے چلے اُدھر سے استقلینوس برائے قدمبوسی
صاحبقران چلے جب صاحبقران قریب پہونچے اب صاحبقران نے پہچانا کہ یہ لشکر میرا ہی اور یہ
تخت پر جو سوار ہیں یہ حکیم استقلینوس ہیں اور وہ جو لشکر ساحران ہے وہ بھی میرا لشکر ہے یہ دیکھکر
صاحبقران اُس مقام پر ٹھہر گئے اور جمال آبدار سے فرمایا کہ دیکھا تم نے حکیم استقلینوس کو تا سبب
بزرگی معلوم ہوتا ہے کہ جب چوبدار نے انکو رقعہ دیا وہ اُس رقعہ کو پڑھکر فوراً مع لشکر کے وہاں سے چلے
کہ اسوقت پہونچے خیر اب انکو بھی ہمراہ لیکر طرف وربند کے چلیں گے ہم نے تو چاہا تھا کہ یکہ و تنہا
جاکر وربند کو فتح کریں مگر حکیم استقلینوس نے ساتھ نہ چھوڑا آتے ہیں تو آنے دو اُدھر حکیم نے جب
دور ہی سے پہچان لیا تو مع حکیم شیاطین و وزیر بے ستون و دیگر سرداروں کے تخت پر سے اُتر کر پیادہ پا
ہوکر رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت صاحبقران میں آیا اور صاحبقران کے قدم پر گر کے عرض کرنے
لگا کہ ہم غلاموں سے کونسی ایسی خطا سرزد ہوئی کہ ہم کو چھوڑ کر حضور یکہ و تنہا روانہ ہوئے جو خطا سرزد
ہوئی ہو اسکو معاف فرمائیے صاحبقران نے حکیم کے سر کو اٹھا کر سینہ سے لگایا ہاتھ چومے فرمایا کہ کوئی
تم سے کوئی خطا نہیں ہوئی بلکہ یہ سبب ہوا کہ میں نے تم سے کہا کہ میں طرف وربند سوسن کے
جاتا ہوں تم لوگوں نے منع کیا وہاں خواجہ عمرو عیار تھے مجھکو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو میں ان لوگوں کے
کہنے پر عمل کروں اور یہاں خواجہ کو سوسن جادو قتل کر ڈالے تو بڑی خرابی ہو بس میں بوقت شب

جتھال کو ہمراہ لیکر چل کھڑا ہوا تم لوگون کے اطمینان کے لیے یہ رقعہ لکھکر چوبدار کو دے آیا اسقلینوس نے
عرض کیا کہ جب مجھکو بوقت سحر رقعہ ملا مین فوراً اُسیدن کل لشکر کو لیکر روانہ ہوا راہ مین یہ دعا مانگتا
ہوا چلا آتا تھا ای کریم کارساز و ای رب بے نیاز و ای جامع المتفرقین مجھکو قدمبوسی صاحبقران کی
راہ مین نصیب ہو خداوند کریم نے میری دعا قبول فرمائی کہ آپکے قدمونسے ملا دیا کہان تک اسکا
شکر ادا کرون بعد حکیم اسقلینوس کے اور سب سردارون نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے
سب پر مہربانی اور شفقت فرمائی ہر ایک سے بکشادہ پیشانی ملے خلاصہ یہ کہ حکیم اسقلینوس نے
حکم دیا کہ اسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کرو آج یہان قیام کرینگے کل صاحبقران طرف دربند سوسن
کے روانہ ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ قیام کرنیکی کیا ضرورت ہے لشکر کو حکم کوچ دو اسقلینوس
نے عرض کیا کہ عدول حکمی تو نہین کرسکتا ہون مگر میری خوشی یہ ہے کہ آج یہان قیام فرمائیے کل پہلے سے
بوقت سحر تشریف لے چلیے آیندہ جو مرضی مولی ارحم اولی صاحبقران نے بھی خیال فرمایا کہ اب
خواجہ تو رہا ہو گئے ہین اب کوئی اندیشہ بھی نہین ہے جب تو یہ جلدی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ خواجہ کو
قتل کرڈالے اسکا تو خوف اب نہین ہے حکیم کے کہنے پر عمل کروا اور یہ اب دربند سوسن کی طرف چلتا ہے
بلکہ دربند اعظم کی طرف چلتا ہے یہ خیال فرماکے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری مرضی قیام کرو اسوقت
سب خیمے وغیرہ برپا ہو گئے ادھر لشکر صاحبقران فروکش ہوا اُدھر پہلو سے لشکر صاحبقران مین
ملکہ برجیس نے بھی خیمہ اپنے برپا کیے اُدھر یہ لشکر اترا اُدھر ملکہ بھی اپنے خیمے مین اتری اسقلینوس
صاحبقران کو لیکر داخل بارگاہ ہوئے سب لشکر اترا اور بار آراستہ ہوا اسقلینوس نے صاحبقران
سے کیفیت راہ دریافت کی صاحبقران نے سب حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ ملکہ برجیس بھی تیرے
ہمراہ ہین انھین کے باغ مین قیام کرنے سے تو یہ امر ہوا کہ میرے تمھارے ملاقات ہو گئی ورنہ جتھال
تھا اسکے بعد صاحبقران نے منصب جادو کا آنا اور مقابلہ کرنا اور اسکا مطیع ہونا اور رہا
رہائی خواجہ عمرو و سوسن جادو کا طرف کوہ اعظم کے جانا اور افغان گرز زن کا قتل ہوا قرار
اعظم جادو و سوسن جادو سے کہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرونگا بیان فرمایا کہ اب مین نے قصد
کیا تھا کہ طرف کوہ اعظم کے روانہ ہون کہ مجھکو آمد آمد لشکر معلوم ہوئی مین اس خیال سے ٹھہر گیا
کہ شاید کوئی حریف آتا ہو جب نشان لشکر نمودار ہوئے اور اُنسے ملاقات اسلام سپاہ ہوئی خواہ

مجھکو حیرت ہوئی کہ یہ کس خدا پرست کا لشکر ہے آخر برائے دریافت چلا تھا کہ تم سے ملاقات ہوئی اب
ہم اور تم ملکر طرف کوہ اعظم کے چلیں گے اسقلینوس نے عرض کیا بہت خوب اسکے بعد صاحبقران
نے سبقت جاہ وکو سب اسے ملایا سب نے سبکو باادب سلام کیا اور صاحبقران نے اُسکو بھی بارگاہ میں صف
ساحران میں جگہ دی عنایت فرمائی اسقلینوس نے عرض کیا کہ گستاخی معاف اگر حکم ہو تو ملکہ کو بھی لشکر
میں لے آؤں آپکی اگر مرضی عالی ہو تو اُنکو طلب فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ ہاں کیا نقصان ہے
اُنکو جو الگ اپنے چھپانے کا حکم دیا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ میرے ساتھ لشکر نہ تھا میں اکیلا تھا کیونکہ میں تم
سبکو چھوڑکر چلا آیا تھا میں نے یہ خیال کیا اگر انکو ہمراہ لیکر جاتا ہوں یہ سب خونریزی ہی ہے جو دیکھے گا وہی
کہیگا کہ خود صاحبقران چھپ کر کسی کا لشکر لیکر برائے مقابلہ آئے ہیں اسمیں میری بدنامی تھی پس میں نے
الگ الگ انکو آنے کا حکم دیا وہ ملکہ جو آئی میری ہمراہی میں یہ تم لوگ لینے ہوا سب انکا بھی لشکر میں ہونا اور میرے
ہمراہ ہونا امر نقصان نہیں ہے اسقلینوس نے کہا کہ یا صاحبقران ملکہ کہاں ہیں ہم کو معلوم ہو تو ہم
خود جاکر لے آئیں صاحبقران نے فرمایا کہ اسی جنگل میں کسی مقام پر پوشیدہ ہیں تلاش کر لو کیونکہ انکو حکم
علیحدہ اُترنے کا دیا گیا تھا وہ کسی مقام پر ہونگی حکیم اسقلینوس نے اُسیوقت چوبداروں کو بلا کر
حکم دیا کہ اسی صحرا میں تلاش کرو کہ کسی مقام پر جو خیمے وخرگاہ برپا ہوں ہم کو آکر خبر دو وہ چوبدار یہ حکم پاکر
روانہ ہوئے تلاش کرتے کرتے ایک مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ چند خیمے وخرگاہ برپا ہیں انھوں نے
وہاں جو لوگ تھے اُنسے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ خیمے ملکہ مہ جبیں آفتاب منظر کے ہیں وہ برائے
شکار آئی ہیں وہ چوبدار یہ دریافت کرکے لشکر میں آئے اور داخل بارگاہ ہوکر اسقلینوس سے عرض
کیا کہ جی ہاں آپکے لشکر سے تھوڑی دور پر چند خیمے برپا ہیں ہم نے جو جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
ملکہ مہ جبیں آفتاب منظر برائے شکار آئی ہیں یہ اُنکے خیمے ہیں جب یہ حکیم اسقلینوس نے
سنا صاحبقران سے بیان کیا کہ یہی خبر معلوم ہوگئی دریافت ہوگیا اب کیا آپ فرماتے ہیں صاحبقران
نے فرمایا کہ جا کر لے آؤ اسقلینوس نے عرض کیا کہ ایک رقعہ اپنا دستخطی تحریر فرما دیجئے اسمیں یہ مضمون ہو
کہ میں نے اسقلینوس کو تمھارے پاس روانہ کیا ہے تم اُسکے ساتھ لشکر میں چلی آؤ اب ہمارا لشکر آگیا ہے
صاحبقران نے اُسیوقت پرچہ قرطاس پر یہی مضمون تحریر کر دیا حکیم اسقلینوس سرداروں کو اور
ایک محافہ ہمراہ لیکر اسطرف کو روانہ ہوئے اُدھر ملکہ کو بھی طائران سحر نے آگاہ کر دیا تھا کہ لشکر صاحبقران

جب صاحبقران بیرون اطلاع کے چلے آئے تھے سرداران لشکر کو جو معلوم ہوا اسیوقت یہ لوگ بھی چلے
تھے یہاں آکر صاحبقران سے ملے اب سب لشکر اترا ہے صاحبقران بھی فروکش ہوئے ہیں ملکہ آپکے لینے
کو صاحبقران نے استقلینوس کو روانہ فرمایا ہے کہ تم جاکر ملکہ کو لشکر میں لے آؤ وہ آگئی ہیں ملکہ
بہت خوش ہوگئی وزیرزادی سے فرمایا کہ لو چلو اب لشکر میں وزیرزادی نے کہا کہ آپ خوش ہوں آپکی
لو ہم اور آپ یہاں ہو ... ادھر استقلینوس در خیمہ پر آکر پہونچے جو پاسبان در خیمہ پر بیٹھے ہوئے
پاسبانی کر رہے تھے اُنسے کہا کہ ملکہ کو خبر کرو کہ استقلینوس ملازم صاحبقران آپکی خدمت میں حاضر ہوا
ہے بحکم صاحبقران بلانیکو آیا ہے پاسبان نے محلدار کو بلا کر کہا کہ جاکر ملکہ سے عرض کرو کہ استقلینوس
صاحبقران کے پاس سے آئے ہیں محلدار نے جاکر ملکہ سے عرض کیا ملکہ تو انتظار فرما رہی تھیں جیسے محلدار
نے کہا کہ استقلینوس در خیمہ پر آئے ہیں ملکہ نے یہ سُنکے فرمایا کہ پردہ کرکے اُنکو لے آؤ پردہ ہوگیا بیرون
پردہ کرسی بچھادی گئی محلدار نے جاکر کہا کہ ملکہ نے حکیم صاحب کو یاد فرمایا ہے حکیم صاحب تشریف لائیے یہ
سنتا تھا کہ استقلینوس سب سرداروں کو باہر ٹھہرا کر خود اندر خیمے کے آئے جب قریب پردہ پہونچے بہت
جھک کر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا استقلینوس سلام کرکے کرسی پر بیٹھے ملکہ نے مزاج پرسی کی
اُنھوں نے کہا کہ آپکے جان و مال کو دعا دیتا ہوں میں تو آپکا دعاگو ہوں بسم اللہ تشریف لے چلیے صاحبقران
نے یاد فرمایا ہے اور یہ رقعہ بھی بھیجا ہے اُسکو ملاحظہ فرمائیے یہ کہکر رقعہ جیب سے نکال کر دیا ملکہ نے رقعہ پڑھا کہا
کہ میں چلتی ہوں اسیوقت خواصوں کو حکم دیا کہ سامان درست کرو وہاں عرصہ کسقدر کا تھا سب سامان درست
تھا استقلینوس باہر آئے ملکہ محافہ میں سوار ہوئیں حکیم نے پایہ محافہ پر ہاتھ رکھا سب سردار گرد محافہ کے
ہوئے سب اسباب اور خیمہ وغیرہ ہمراہ لیکر بڑی عزت و آبرو سے ملکہ کو داخل لشکر فیروزی اثر کیا برابر خیمہ
صاحبقران کے ملکہ کا خیمہ برپا کیا گیا ملکہ خیمے میں اُتریں سب خواصیں وغیرہ اپنے اپنے مقام پر آئیں جب
ان کاموں سے فراغت ہوئی حکیم نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ملکہ لشکر میں تشریف لے آئیں خیمے وغیرہ برپا
ہو گئے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران نے دربار برخاست کیا ملکہ کے خیمے
میں تشریف لے گئے ملکہ استقبال کرکے صاحبقران کو لیگئی مسند پر بٹھایا بہت خوش ہوئی خلاصہ یہ کہ وہ
رات انھی تفریحوں میں بسر ہوئی لیکن وقت سحر جب صاحبقران بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت کرکے بیرون
خیمہ تشریف لائے استقلینوس مع سرداروں کے بہت سویرے سے حاضر تھے صاحبقران کو مجرا کیا

صاحبقران نے سب کا مجرا و سلام لیکر حکم کوچ دیا اسیوقت سے سامان ہونے لگا گھوڑے پر زین کسے گئے
سامان درست ہو گیا صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اور سب لشکر و کل سردار چلنے پر تیار ہوئے ابھی کوس
سفری پر چوب نہ پڑی تھی کہ ایک طرف سے ایک ابر سوسنی رنگ و زمرد رنگ و یاقوت رنگ نمودار ہوا اسمین برق
کی چمک رعد کی گرج تھی صاحبقران نے سرداروں سے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ لشکر کو حکم کوچ نہ دو بلکہ صف
آرائی کا حکم دو کیونکہ یہ آمد لشکر ہے اور کوئی ساحر مع لشکر کے آتا ہے اس لشکر کو دیکھ لو شاید ہم سے مقابلہ کرنے
آتا ہو یا کسی ساحر کو میرے آنے کی خبر پاکر سوسن جادو نے روانہ کیا ہو کہ جاکر راہ میں روک لو اور مقابلہ
کرو یہ جو صاحبقران نے فرمایا استقلینوس نے اسی وقت لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا لشکر صف بستہ
ہوا کہ وہ ابر قریب آکر پہونچا اور طرف زمین کے مائل ہوا صاحبقران و دیگر سرداروں نے و کل اہل لشکر نے
دیکھا کہ زیر ابر یاقوت نگار تخت پر بادشاہ طلسم یعنی سیماب بلند آواز سوار ہیں سر پر چتر طلائی گردش
کر رہا ہے تاج سر پر ہے قبائے قلمکار زیب تن ہے گلے میں موتیوں کے مالے سامنے شمشیر الماس نگار رکھی
ہوئے ہے اور جھولی سے ایک پہلو میں ایک جوان تاج سر پر پہنے ہوئے سوار ہے اور ایک طرف تخت کے
ایک تخت پر دو نازنین سوار ہیں ان میں ایک مسن ہے اور ایک کمسن ہے عقب میں لشکر بیشمار ہے سیس و باز
و قرقرے پر سوار برچھیاں چمکاتے ہوئے پھرکیاں ہلاتے ہوئے شعبدہ ہائے سحر دکھاتے ہوئے کوئی پانی برسا
رہا ہے کوئی ابر سحر سے بارش مروارید کر رہا ہے کسی نے باغ سحر بنایا ہے کہ وہ ہوا پر قائم ہے اُس سے خوشبو
چلی آتی ہے اسی طریقہ سے وہ لشکر جو کہ قریب پانچ لاکھ کے تھا چلا آتا ہے عقب لشکر اژدر ہائے سحر
پر بارگاہیں و خیمے وغیرہ بار ہیں صاحبقران نے سیماب بلند آواز کو دیکھکر سرداروں سے فرمایا کہ لو
بادشاہ طلسم بھی آگئے جاؤ انکا استقبال کرو اور استقبال کرکے لاؤ جب یہ آلین گے تو پھر سفر کا حکم دینگے سردار
ادھر سے چلے صاحبقران نے استقلینوس سے فرمایا کہ یہ جوان جو تخت پر سوار ہے یہ کون ہے اور نازنین
کون ہیں استقلینوس نے عرض کیا کہ یہ جوان تو فرزند ہے بادشاہ کا اور یہ جو نازنین کمسن ہے یہ دختر ہے اور
جو مسن ہے یہ زوجہ ہے سیماب بلند آواز کی باقی اور سب سردار ہیں صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ معلوم
ہو گیا راوی کا بیان ہے کہ ادھر سے سردار بحکم صاحبقران طرف بادشاہ کے برائے استقبال چلے اُدھر
سیماب بلند آواز نے جو دیکھا کہ صاحبقران مع لشکر و کل سرداروں کے تشریف فرما ہیں یہ دیکھکر بادشاہ
نے اپنے فرزند و زوجہ و دختر سے و سب سرداروں سے فرمایا کہ پیدل ہو جاؤ سامنے صاحبقران عالیشان

صبح اہل لشکر کے جلوہ فرما ہیں یہ مقام ادب ہے سوار رہنے کا وقت نہیں ہے یہ حکم دینا تھا کہ سب سردار سواریوں
پر سے اُتر پڑے اور پیدل ہوئے بادشاہ بھی تخت پر سے اُتر کر طرف صاحبقران کے چلے لشکر کو اُسی مقام
پر صف آرا ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ نشانوں کو سلامی کرو اور سب ملکر مجرا کرو اہل لشکر نے ایسا ہی کیا کہ
صف آرا ہوکر علمہاے لشکر کو پہلے سلامی کہنا یہ مراد تھی کہ ہم سب باادب سلام کرتے ہیں بعد اسکے سب
لشکر نے باادب جھک کر مجرا کیا ادھر سے یہ چلے اُدھر سے سردار براے استقبال چل چکے تھے فاصلہ کے
درمیان راہ میں باہم ملے سب سرداروں نے بادشاہ کو سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا سرداروں نے
قدمبوسی حاصل کی اب بادشاہ کے عقب میں چلے سیماب بلند آواز نے قریب صاحبقران پہونچکر
بصد ادب کے ساتھ مجرا کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر گلے سے لگایا پھر تو جسقدر سردار وغیرہ بادشاہ
کے تھے باری باری سب قدمبوس ہوئے صاحبقران نے سب کے پشت پر دست شفقت رکھا اور
ہر ایک کی تعریف فرمائی جب مجرے وغیرہ سے فراغت ہوئی اور سب کا مجرا ہو چکا اُسوقت بادشاہ نے
عرض کیا کہ کیا قصد ہے حضور کا یہ لشکر کیوں تیار ہو کر باندھے ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ قصد سفر ہے میں
حکم کوچ دے چکا تھا کہ تمھاری آمد شروع ہو گئی میں نے ٹھہرنے کا حکم دیا اب جو تمھاری مرضی ہو وہ
کیا جائے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک اگر حکم ہو تو آج اسی مقام پر بھی قیام کیا جائے کل یہاں سے کوچ فرمایئے
کیونکہ میرا لشکر بھی تھکا ہوا ہے آسودہ بھی ہو جائے گا یہ جو بادشاہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ بھی
سہی اُسیوقت لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر اُسی مقام پر اُترنے لگا لشکر سیماب بلند آواز بھی قریب
لشکر صاحبقران ہوا خیمے و بارگاہیں وغیرہ برپا ہوئیں دونوں لشکر ایک مقام پر اُترے ایک طرف لشکر
ساحران ہوا ایک سمت لشکر غیر ساحران اُس جنگل میں منگل ہو گیا ہر طرف چہل پہل ہونے لگی بازار میں
آراستہ ہو گئیں صاحبقران نے دربار فرمایا بادشاہ طلسم کو تخت پر بٹھایا آپ بنگلہ پر بیٹھے دہنی طرف
کل سردار لشکر جو کہ غیر ساحر تھے وہ دنگلوں و کرسیوں پر بیٹھے اور بائیں طرف کل سردار لشکر ساحران بیٹھے
اسطور سے دربار آراستہ ہوا اب صاحبقران نے بادشاہ سے کل حال اول سے آخر تک راہ کا بیان فرمایا
اور فرمایا کہ سمت صفت جادو سے معلوم ہوا کہ سوسن جادو در بند اعظم کو چلی گئی ہے اپنے بھائی اعظم جادو
کے پاس اور وہاں مقیم ہے اُسی کے سپہ سالار مقبور جادو کا بڑا بھائی آیا ہے جسکا نام اقبال گرزن
ہے اُسنے سوسن و اعظم سے اقرار کیا ہے کہ میں طلسم کشا کو اسیر کرونگا ضرور وہاں قسمت آپ اطمینان رکھیں اور

اسی قلعہ سے وہ مع اپنے بھائی وسوسن کے اعظم کوہ پر مقیم ہے کہ جب طلسم کشا اسطرف کو آئیگا تو مقابلہ کیا جائیگا مین نے جب یہ سُنا تو خیال کیا کہ وربند سوسن کو جانا بیکار ہے اعظم کوہ کی طرف چلو اور افغان گرزن سے مقابلہ کرو چنانچہ یہی قصد کر کے چلنے کا قصد کیا کہ حکیم صاحب مع لشکر کے پہونچے انھون نے آکر کہا کہ آج اسی مقام پر قیام فرمائیے مین نے کہا کہ اچھا وہ دن اور رات یہان بسر کی اب لشکر کو حکم کوچ دیا گیا تیار ہو کر چلے تھے کہ تمھاری آمد شروع ہوئی پس اب کل یہان سے خط مستقیم طرف اعظم کوہ کے چلو اور وہان چل کر افغان سے مقابلہ کرین ذرا اُسکو بھی دیکھین کہ یہ کیسا جوان اور پہلوان ہے اور کسقدر زور و طاقت رکھتا ہے اور کس مرتبہ کا پہلوان ہے گو مین کسی لائق نہین ہون اور نہ مین کسی کو زیر کر سکتا ہون مین ایک ادنی ہون مثل مور کے ضعیف ہون مین بھلا کیا کسی کو زیر کرونگا اور کیا مقابلہ کرونگا مگر اس قسم کے طلسم کسی نے آجتک میرے مقابلہ کی باری نہین دی ہے کہ ہم حمزہ کو زیر کرلین یا مثل افغان کے کسی نے جنگ و عدہ کیا ہے اور یون اقرار کیا ہوا اُسکو بھی تو غرور ہے اس سے مقابلہ کرنا ضرور ہے اگر مین وہان نجاونگا تو وہ یہ خیال کریگا کہ طلسم کشا کو میرے حال سے آگاہی ہوگئی وہ میرے خوف سے ادھر نہین آیا اور مین سوائے خداوند کریم کے کسی سے نہین ڈرتا ہون اگر خداوند کریم چاہیگا تو مین اُسپر غالب آؤنگا ورنہ مجھکو ایک طفل پنجسالہ زیر کرسکتا ہے وہ تو پہلوان ہے مگر بفضل خداوند دو جہان سے آجتک مین کسی سے زیر نہین ہوا ہون کسی نے میری پشت زمین سے لگائی کیا عالم کہ اس پیرانہ سالی مین یہ ذلت میرے مقدر مین ہو اُسکی مرضی مین کیا چارا ہے بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہے اُسکو اختیار ہے جسکو چاہے ذلت دے جسکو چاہے عزت دے بموجب آیہ کریمہ تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر مین یہ جانتا ہون کہ غرور و تکبر کا انجام اچھا نہین ہوتا ہے ہمیشہ صاحب غرور و تکبر پست ہوتا ہے غرور و تکبر سوائے ذات باری تعالےٰ کے کسی کو زیبا نہین ہے کیونکہ وہ سب کا خالق ہے اُس نے سب کو پیدا کیا ہے عزازیل نے غرور و تکبر کر کے کیا نتیجہ پایا راندہ درگاہ باری تعالے ہوا طوق لعنت گلے مین پڑا تا بہ قیامت اسی حال رہیگا [illegible] راندہ درگاہ احدی رہیگا عجز و انکسار سے خداوند کریم خوش ہوتا ہے [illegible] اُسکو غرور [illegible] انکسار کرتا ہے اُسکا مرتبہ ہوتا ہے دیکھو جو درخت کہ میوہ [illegible] اُٹھاتے ہین وہ [illegible] رہتے ہین اور جو کہ فروتنی کرتے ہین اُنھے کیا کیا [illegible] اور انکو [illegible] اور جو بے ثمر ہوتے ہین کوئی اُنکی قدر

نفرت کرتا ہے اور دانشمند بلکہ انپر ہمیشہ ظلم وستم نہیں رہتا ہے اور وہ قتل کیے جاتے ہیں پس بہتر ہے انکو غرور وتکبر کا ماننا
ہے اور انکو عجز و فروتنی کا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا انشاءاللہ تعالی آپ اسکو بہتر پائینگے
وہ اپنی دریدہ دہنی اور چرب زبانی کی سزا پائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا معلوم ہے فرماکر خاموش ہو رہے
بادشاہ نے اپنا تمام حال بیان کیا اسکے بعد ادھر ادھر کی باتیں ہوا کیں قریب دوپہر کے دربار برخاست
ہوا سب دربار سے اٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے بادشاہ
مع زوجہ و فرزند و دختر کے اپنے خیمے میں تشریف لے گئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہانتک
کہ وہ دن اور وہ رات بہ عیش و راحت سب نے اسی صحرا میں بسر کی جب صبح ہوئی صاحبقران بیدار
ہوکر آمادہ سفر ہوئے خیمہ سے باہر تشریف لائے یہاں سب سردار مع بادشاہ کے موجود تھے صاحبقران
کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لائے بعد سلام و مجرا لینے کے صاحبقران نے سبقت جادو کو مع جمالہ
کے ہراول لشکر فرماکر اور پچاس ہزار ساحر و غیر ساحر اسکے ہمراہ کرکے اور اٹالہ بارگاہ کا یہ حکم فرمایا کہ تم
زیر کوہ اعظم مقام مناسب دیکھکر خیمے وغیرہ برپا کرنا اگر درمیان جنگ و پیکار کا فاصلہ ضرور چھوڑ دینا
سبقت جادو اٹالہ بارگاہ کا لیکر طرف اعظم کوہ کے راہی ہوا اسکے بعد صاحبقران مع بادشاہ طلسم
وکل لشکر ساحران و غیر ساحران وکل سرداران کے طرف اعظم کوہ کے بڑی شان و شوکت سے روانہ
ہوئے صاحبقران کے ہمراہ لشکر ساحران و غیر ساحران قریب چھ سات لاکھ کے ہوگا جس سفری پر چوب
پڑی لشکر روانہ ہوا اب صاحبقران قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں صاحبقران
راہ میں ہیں کہ ادھر زیر کوہ اعظم سبقت جادو مع اٹالہ بارگاہ کے پہونچ گیا اس میدان کا فاصلہ
دیکھکر اور لشکر حریف کے اترنے کا مقام چھوڑ کر صحرا سے پر آب و گیاہ میں خیمہ و بارگاہیں برپا کیں ایسا
مقام اسنے تجویز کرکے خیمے وغیرہ برپا کیے کہ لشکر کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے اور کسی قسم کی زحمت نہ
ہو بازار میں آراستہ ہوکر خرید و فروخت ہونے لگی و کنجیات کے جھنڈے نصب کر دیے گئے
نشان لشکر غلیم کے گڑے اسکے پھریرے ہوا سے اڑنے لگے سبقت جادو نے ہر قسم کا سامان بہم کر لیا
اور خوب اچھی طرح سے میدان وسیع اپنے قبضہ میں کر لیا دوپہر دن باقی تھا جب وہاں پہونچا تھا
اسنے اسی دوپہر دن دوپہر دن میں شام تک سب بند و بست کامل طور سے کر لیا بوقت سحر یہ کل
لشکر کو لیکر میدان میں صف آرا ہوا کہ آمد لشکر صاحبقران شروع ہوئی خلاصہ یہ کہ صاحبقران مع کل

بھی دربار آراستہ تھا اعظم جادو و سوسن جادو نے چند طائر سحر مقرر کیے تھے کہ جب طلسم کشا مع لشکر اسد نامدار
آئے اور زیر کوہ فروکش ہو ہم کو خبر کرنا اور ہرکارے مقرر کیے تھے انکو بھی حکم دیا تھا کہ ہم کو ضرور خبر دینا راوی بیان
کرتا ہے کہ یہاں دربار میں اعظم جادو ور سوسن جادو سے کہہ رہا تھا کہ ابھی تک طلسم کشا ادھر نہیں آیا میں یہ
خیال کرتا ہوں کہ وہ آتا ہوگا اسکو اسکے عیاروں نے خبر دی ہوگی کہ سوسن جادو مجھکو اپنے باغ میں قید کرکے
چلی گئی تھی اور اپنے سپہ سالار کو میری حفاظت کے لیے مقرر کر گئی تھی اسکا بھائی ہوا آیا وہ غافل ہوا
میں موقع پاکے نکل آیا لہذا اب آپ اس طرف نہ جائیں کیونکہ اعظم جادو بہت
بڑا ساحر اور بادشاہ بزرگ ہے یہ جو طلسم کشا نے سنا ہوگا یہ خیال کرکے کہ اب ور یہ سوسن کی طرف جانا بیکار
ہے اور اعظم کوہ پر جاکر اپنی عزت دیتا ہو واپس چلا گیا ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ اسی عیار کے بھروسے پر یہ مقابلہ
کرتا ہے یہ عیار جسکو زبردست پاتا ہے اسکو عیاری کرکے پکڑ لیتا ہوگا اور قتل کر ڈالتا ہوگا اور جو کہ زبردست
نہ ہوتا ہوگا اسکو حمزہ اکبر کر کرتا ہوگا اسی طور سے ساحر کا انجام ہوتا ہوگا کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہوا اسی
سبب سے حمزہ ساحر سے نہیں خوف کرتا ہے اور ساحر کے مقابلہ پر آمادہ ہوتا ہے اگر یہاں آتا تو کچھ نہ
بنا سکتا اسکا اسم اعظم یہاں کام نہ دیتا بس اپنے ایسے خیال کرکے وہ ادھر نہیں آیا یہ تقریر سنکر سوسن
نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے اعظم نے افغان گرزن کی طرف دیکھکر کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے افغان
نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہے مگر میں نے سنا ہے کہ حمزہ ایسا بہادر نہیں ہے وہ کسی سے دبتا نہیں ہے بلکہ
جس طرف کا قصد کرتا ہے اور جدھر کو روانہ ہوتا ہے وہ پھر ادھر سے واپس نہیں ہوتا ہے بدون اس کام کے پورا
کیے ہوئے عیار کے بھروسہ پر وہ مقابلہ نہیں کرتا ہے صرف اپنے قوت بازو پر وہ لڑتا ہے یہ سنا گیا ہے اب معلوم نہیں
کہ کیا اصل ہے جو آپ کا خیال ہے یہ امر اصل ہے یا جو کہ میں نے سنا ہے وہ اصل ہے اب معلوم ہو جائے گا اعظم نے
کہا کہ معلوم کیونکر ہوگا جب وہ آئے گا نہیں تو کیونکر معلوم ہوگا میرے خیال میں تو اسکا اس طرف کو
آنا محال ہے افغان نے جواب دیا کہ یہ آپ کا خیال خام ہے اعظم نے کہا کہ دیکھ لینا یہاں یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ وہ طائران سحر جو کہ اعظم و سوسن نے مقرر کیے تھے آکر موجود ہوئے زبان انسانی گویا ہوئے کہ
اے بادشاہ اعظم جادو و اے سوسن جادو آگاہ ہو کہ طلسم کشا مع ساٹھ لاکھ ساحروں کے اور ساحروں
و بادشاہ طلسم سیما سے بلند آواز و حکیم استقلینوس و حکیم فسطاطین وزیر بہ ستون جادو و
جمال راہدار و سلفقت جادو کے آج داخل زیر کوہ اعظم ہوا ہے اسکا لشکر اتر رہا ہے تمام صحرا لشکر

طلسم کشا سے حملہ ہو گیا ہے ہزاروں بارگاہیں و خیمے برپا ہو رہے ہیں باقی خیریت ہے کیونکہ ہم کو آپ نے ابھی خبر کے
لیے مقرر کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ جیسے طلسم کشا آجائے فوراً ہم کو آکر خبر کرنا چنانچہ ہم نے تعمیل حکم عالی کی اب
ہم کو کیا حکم ہوتا ہے اعظم جادو و سوسن نے حکم دیا کہ اب تم اپنے مقام کو چلے جاؤ جہاں رہتے تھے وہ طائر یہ خبر
دے کر اور یہ حکم پا کر فوراً پرواز کر کے اڑ گئے اب اعظم جادو نے قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرے کہ جوڑی ہرکاروں
کی گرد میں آلودہ پسینہ میں غرق آکر حاضر ہوئے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا اور کافر کو دعا دے
بعد دعا سے کے یوں عرض کیا کہ ہم یہ جو بموجب حکم سرکار برائے خبر طلسم کشا کو صحرا میں پھر رہے تھے چنانچہ آج
اس وقت طلسم کشا مع لشکر کثیر و تمام تجمل کے وارد ہوا لشکر کثیر ہمراہ ہے بادشاہ طلسم بھی ہمراہ ہے لشکر طلسم کشا سے
تمام جنگل بھر گیا ہے ہزاروں خیمے و خرگاہ برپا ہیں لشکر اتر رہا ہے ہم یہ دیکھ کر ادھر کو روانہ ہوئے کہ آپ کو خبر کر دیں
وہ ہرکارے یہ عرض کر کے بیٹھے تھے انعام پا کر دوسری جوڑی ہرکاروں کی پسینہ میں غرق خاک میں آلودہ
سانس پھولی ہوئی حاضر ہوئے اور آکے یوں گویا ہوئے کہ اے جہان پناہ ہم خاکسار بحکم سرکار برائے خبر
آمد طلسم کشا کو صحرا میں پھر رہے تھے کہ آج طلسم کشا مع لشکر کے آیا ہے اور لشکر زیر کوہ اعظم اترا بارگاہ و خیمہ
برپا ہوئی دربار آراستہ ہے و طلسم کشا نے بادشاہ طلسم کو حکم دیا کہ ایک نامہ بنام اعظم جادو و سوسن جادو
تحریر کیا جائے جو کہ تہدید آمیز ہو اور یہ مضمون بھی تحریر ہو کہ تم آکر ہماری خدمت میں حاضر ہو اور ہم کو لوح طلسم
دو تاکہ ہم طلسم کو فتح کریں اور دین اسلام قبول کرو اگر اسکے خلاف کرو گے تو یاد رکھو کہ بزور شمشیر ہم تم سے لوح
طلسم حاصل کیجا سکتی آیندہ تم کو اختیار ہے بادشاہ طلسم نے یہ سنکے طلسم کشا سے کہا کہ اس مضمون کا نامہ
کل روانہ کیا جائیگا طلسم کشا نے قبول کیا کل یقین ہے کہ نامہ آئے یہ زبانی ہرکاروں کے سنکے اعظم جادو
نے سوسن کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم نے سنا کہ آیا ہرکاروں نے کیا بیان کیا سوسن نے جواب دیا کہ جی ہاں
سنا اب اس امر میں جو آپکی رائے ہو میں تو آپکے حکم کی پابند ہوں جب اعظم جادو نے سوسن جادو
سے یہ جواب سنا اپنے سرداروں کی طرف مخاطب ہو کر یہ حکم دیا کہ ہمارا کل لشکر آج شام تک زیر کوہ اعظم
بمقابلہ طلسم کشا پہونچ جائے کل صبح کو ہم بھی مع افغان گرزن داخل لشکر ہونگے اور طلسم کشا کو
بذریعہ نامہ آگاہ کر دینگے کہ وہ خود میدان میں آکر ہمارے پہلوان افغان گرزن سے مقابلہ کرے اور اس
امر کا خیال رہے کہ نہ اسکی طرف کے ساحر سحر کریں نہ ہماری طرف کے ساحر سحر کرینگے بلکہ دونوں طرف کے
میدان میں آکر تماشہ مقابلہ کا دیکھیں گے اگر اسطور سے تم کو منظور ہو تو مقابلہ کرو ورنہ چلے جاو سرداروں

نے عرض کیا کہ اسیوقت کل لشکر سرکار جاکر زیر کوہ مقیم ہوتا ہے حضور اطمینان رکھیں راوی کہتا ہے کہ یہ حکم دیکر
اعظم جادو نے دربار برخاست کیا افغان گرزن بھی موجود تھا اُسنے اعظم جادو سے کہا کہ آپکا کیا خیال
تھا بلا لحاظ فرمائیے کہ طلسم کشا آگیا یا نہیں آپ تو فرماتے تھے کہ طلسم کشا نہ آئیگا میرے خوف سے ا جی
حضرت یہ لوگ جو قصد کرتے ہیں اُس امر کو ضرور کرتے ہیں یہ لوگ کسی کے ڈرتے نہیں ہیں اعظم جادو نے
جواب دیا کہ آئے ہیں تو کیا بنا لیں گے تم تو بھی وعدہ کر چکے ہو کہ ہم زیر کر لیں گے پھر خوف کس امر کا خوف ہے
افغان نے کہا کہ میں خوف کے سبب سے نہیں کہتا ہوں اعظم نے جواب دیا کہ کل ہم آپ چلیں گے اور داخل لشکر
ہونگے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سردار جو دربار سے اُٹھکر اپنے مقام پر آئے
یہاں ٹھہر کر اور کچھ دیر دم لیکر سردار چھاؤنی میں آئے اور لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہوں حکم شاہی ہے
کہ اسیوقت زیر کوہ جاکر مقیم ہوا اور خیمے وغیرہ بر پا کرو یہ حکم دیتا تھا سرداروں کا اہل لشکر کو اسیوقت
سے سب بند و بست کرنے لگے اور سامان سفر درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ میں کل لشکر تیار
ہو گیا اور خیمے وغیرہ کو کھونٹوں سے نکالے گئے اُتر رہے سحر پر بار کئے گئے راوی بیان کرتا ہے اُسیدن
کل لشکر اعظم جادو کا جو کہ قریب پانچ لاکھ ساحر و غیر ساحر کے تھا زیر کوہ آیا صاحبقران بارگاہ میں بیٹھے
ہوئے تھے پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے تھے صحرا کی سیر کر رہے تھے حکیم استقلینوس و حکیم شیاطین
و وزیر ستونوں سے بلند آواز سے اپنے زن و فرزند کے موجود تھے صاحبقران الحق نسخہ تقریر کر رہے تھے
یہ لکھ رہا تھا نامہ میں اور یہ تحریر کرتا کہ یکایک کوہ اعظم کی طرف سے ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا صاحبقران نے
اُس ابر کو دیکھکر بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھو کیسا غضب کا ابر آتا ہے ضرور کسی ساحر کی آمد ہے معلوم ہوتا
ہے کہ اعظم کو ہمارے آنے کی خبر ہو گئی وہ لشکر لیکر برائے مقابلہ آتا ہے یہ سنتا تھا اُسیوقت سپاہ سے بلند آواز
نے چند طائر سحر روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ ابر کیسا ہے اور کون آتا ہے وہ طائران سحر اُس ابر کی طرف
اڑکر چلے کہ اُدھر وہ ابر آکر اُس میدان میں قائم ہوا اُس ابر سے گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی برق
چمک رہی تھی رعد کی گرج تھی صاحبقران وغیرہ ملاحظہ فرما رہے تھے کہ وہ ابر شق ہوا اور اُس سے
لشکر کفار بیشمار پیدا ہوا ساحران غدار نہنگ و قرقرے پر سوار کالی کالی صورتیں جھولیاں کاندھوں پر
پڑی ہوئیں اُژدر ہائے سحر پر سوار چلے آتے ہیں صاحبقران نے استقلینوس وغیرہ سے فرمایا
کہ دیکھا ہم نے جو کہا تھا وہی ہوا نہ کہ لشکر ساحران نمودار ہوا یہ صاحبقران دیکھ رہے تھے کہ

یکایک اسی سمت سے کہ جس طرف سے وہ ابر سیاہ رنگ پیدا ہوا تھا گرد و غبار کا ستون بلند ہوا اور اس گرد و غبار
سے ایک لشکر جرار پیدا ہوا استقلینوس نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ دوسرا لشکر کہاں سے آتا ہے
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ دونوں لشکر ایک ہیں یہ جو بالا سے ہوا ظاہر ہوا ہے یہ لشکر ساحران ہے اور یہ جو
دامن صحرا سے نمودار ہوا ہے یہ لشکر غیر ساحران ہے وہ لشکر سامنے لشکر صاحبقران کے فروکش ہوا اپنے
دونوں لشکر ایک سمت کو لشکر ساحران اترا اور ایک طرف لشکر غیر ساحران اترا لشکر اسلام سے ہرکارے
برائے خبر چلے کہ دریافت کریں کہ یہ لشکر کہاں سے آیا ہے ادھر وہ لشکر اترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے [illegible]
انتظام کیا گیا ان طائران سحر نے جا کر سب حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ اعظم جادو کا لشکر آیا ہے کل
اعظم جادو بھی آئے گا یہ دریافت کرکے ادھر سے واپس آئے اور ہرکارے بھی خبر دریافت کرکے
بخدمت صاحبقران حاضر ہوئے اور زمین ادب کو لب عجز و نیاز سے بوسہ دے کر یوں دعا گو ہوئے
رباعی تا سر زند آفتاب سرور باشی + تا صبح دمد ہمدم ساغر باشی + تا تاج جہانست بر سر خسروان + زیب
خانہ اقبال سکندر باشی * صاحبقران عالیشان کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اوج و اقبال ہو دوست
شاد و دشمن پامال ہوں ہم نے جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اعظم جادو کا ہے اسنے آپ کی آمد
کی خبر سنکے برائے مقابلہ لشکر روانہ کیا ہے لشکر ساحران و غیر ساحران آیا ہے کل خود اعظم جادو بھی آئے گا
آپ کے غلاموں سے مقابلہ کریگا یہی خبر طائران سحر نے بھی آکر بیان کی صاحبقران نے یہ سنکے
استقلینوس وغیرہ سے فرمایا کہ سنا آپ نے تو سب نے ہوا کہ اعظم جادو لشکر لیکر آگیا اب مقابلہ
کا منہ ہوگا ہیں تو اسنے نامہ لکھنے والا تھا بلکہ تم نے ہیں نے کہا تھا کہ نامہ لکھو تم نے یہ جواب دیا تھا کہ
کل نامہ لکھا جائے گا اب وہاں نامہ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی وہ مع لشکر کے خود آگیا ہے آج اسکا
لشکر آگیا ہے کل وہ خود آئے گا استقلینوس وغیرہ نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہے جب اسکے پاس
نامہ جاتا ہے وہ کیا جواب تحریر کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ سوا اسکے جواب جنگ اسکے اور کیا جواب
تحریر کرے گا یہ سنکے وہ لوگ خاموش ہو گئے ادھر شام تک اعظم جادو کا لشکر آیا کیا صاحبقران
ملاحظہ فرما رہے تھے خلاصہ یہ کہ جب شام ہوگئی اور لشکر بھی آگیا اور اتر کے خیمے و بارگاہیں وغیرہ
آراستہ ہو چکیں جب آمد لشکر تمام ہوئی صاحبقران خیمہ خاص میں تشریف لائے راوی بیان کرتا ہے
کہ وہ رات تمام ہوئی یہاں زیر کوہ کل لشکر اعظم جادو صف باندھ کر کھڑا ہوا انتظار میں اسکے

بادشاہ کے اور صاحبقران نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے صاحبقران نے خواجہ عمرو
کے مقام کو دیکھکر فرمایا کہ بھائی عمرو کہاں ہو نشہ سے دربار سونا ہے اگر وہ ہوتے تو کچھ چہل پہل ضرور
ہوتی یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی ہے وہاں بالاسے کوہ اعظم جادو و سوسن جادو بیدار ہوئے اور سب
سردار جو کہ یہاں رہ گئے تھے علاوہ اُنکے جو لشکر مبارز سے آگئے تھے اعظم جادو و سوسن بیدار ہو کر
اور سب امر ضروری سے فراغت کر کے سامان سفر سے آراستہ ہو کر بیرون محل آئے سب سردار یہاں
حاضر تھے سب مجرا بجا لائے بعد مجرے وغیرہ کے اعظم نے سب سرداروں کی طرف دیکھا کہ سب
سردار حاضر ہیں سواے افغان گرززن کے جب افغان گرززن کو اعظم جادو نے نہ پایا سوسن
کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا سبب ہے کہ افغان گرززن ابھی تک نہیں آئے اور سب سردار تو آگئے
ہیں صرف اُنکی دیر ہے وہ آلیں تو ہیں لشکر کو روانہ ہوں کسیکو بھیجکر دریافت کرو کہ مزاج کیسا ہے وجہ
انکی آنیکا نہیں آتے سوسن نے کہا کہ اُنپر کیا منحصر ہے مقہور جادو بھی تو نہیں آیا ہے اعظم نے کہا
کہ بہتر ہے دونوں کو طلب کرو اسواسطے کہ سویرے سے یہاں سے چل کھڑے ہوں اور لشکر میں پہونچ
جائیں اور آج ہی نامہ لکھکر طلسم کشا سے جواب طلب کریں اور فکر مقابلہ ہو سوسن نے جواب دیا
کہ بہت خوب یہ جواب دے کر ایک چوبدار کی طرف دیکھا اور کہا کہ جاکر مقہور جادو سے کہو کہ
افغان گرززن کا مزاج کیسا ہے جو ابھی تک نہیں آئے ہیں یہاں سب آمادہ ہیں وہ آلیں تو
طرف لشکر کے روانہ ہوں وہ چوبدار یہ حکم پاکر چلا وہاں افغان گرززن جو بیدار ہوئے تھے تو انھوں نے
اپنے آپکو دوسرے لباس سے آراستہ کیا ہتھیار لگائے خود و زرہ میں پیراستہ کی داستانے
فولادی پہنے جوشن و چار آئینہ جسم پر آراستہ کئے دوش پر کمان کیانی ترکش ہزار تیروں کا کمر میں
شمشیر اصفہانی ڈوالا بائیں سپر بالائی دوش خنجر کمر اور دیگر آلات حرب و ضرب سے خوب آراستہ
پیراستہ ہو گئے جب اپنے کو آراستہ کر چکے اُس وقت مقہور سے کہا کہ اب چلو وہاں اعظم کو بڑا
انتظار ہوگا یہ مقہور سے کہہ رہے تھے کہ چوبدار نے اپنے آنے کی خبر کرائی جب خبر ہوئی اُسکو سامنے
طلب کیا اُسنے مجرا کر کے عرض کیا کہ بادشاہ نے دریافت کیا ہے کہ مزاج کیسا ہے اور فرمایا ہے کہ کیا
سبب ہے جو ابھی تک نہیں آئے کچھ عرصہ ہوتا ہے افغان نے جواب دیا کہ تم ٹھہرے رہو ہم ساتھ ہی چلتے
ہیں وہ چوبدار ٹھہر گیا چونکہ یہ آراستہ تو ہو ہی چکے تھے مع مقہور کے چوبدار کے ہمراہ طرف اعظم جادو

ان کے چلے مہمان اعظم جادو کو انتظار تھا کہ افغان آکر پہونچا مگر آگیا اعظم اور سوسن کو بس جب مقہور وافغان
آپہونچے تو اعظم جادو نے سب سرداروں وغیرہ کو ہمراہ لیکر زیر کوہ آئے اور لشکر کی طرف چلے وہاں لشکر انتظار
میں کھڑا ہوا تھا کہ آمد لشکر سے اعظم جادو کی دیکھی سب لشکر اُسی طرف متوجہ ہو گیا یہ خبر ہرکاروں نے
صاحبقران کو پہونچائی کہ اعظم جادو مع سوسن جادو و افغان گرزرن وغیرہ کے اپنے لشکر میں آرہا
ہے یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے جائیں ہم بھی آمد اعظم جادو کی دیکھیں
یہ حکم دینا تھا کہ پردے اُٹھا دیے گئے صاحبقران و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک ابر سیاہ اعظم جادو
کی طرف سے اُٹھا اُس ابر میں برق کی چمک اور رعد کی گرج تھی گھنٹہ و ناقوس کی صدا آرہی تھی ابر سے
اور بارش مروارید ہو رہی تھی کہ وہ ابر قریب لشکر آکر شق ہوا صاحبقران وغیرہ نے ملاحظہ فرمایا کہ
اُس ابر سے بہت سے تخت پیدا ہوئے اور ہنس و باز و اژدر دیکھا کہ آگے کے تخت پر ایک ساحر
اور ساحرہ بیٹھے ہوئے تھے ساحر تو سر پر تاج رکھے ہوئے تھا اور لباس شاہی سے آراستہ
تھا اسی طور سے وہ ساحرہ بھی تھی سر پر ان دونوں کے تاج تھے اور چتر گردش کر رہے تھے مرچھل
ہو رہے تھے بال ہما کے سامنے اُنکے سامان سحر رکھا ہوا تھا برابر اُس تخت کے دونوں طرف
تخت تھے ایک تخت پر صاحبقران نے دیکھا کہ ایک پہلوان قد آور قوی تن قوی سن یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قالب دیو میں انسان ہے آلات حرب و ضرب سے از سر تا پا آراستہ و پیراستہ گرز ہشت
پہلو اُسکے پاس تخت پر رکھا ہوا تھا عجب طرح کا گرز تھا کہ اُسکے آٹھ پہلو آٹھ رنگ کے تھے
صاحبقران نے بادشاہ طلسم سے دریافت کیا کہ یہی اعظم جادو ہے جو تخت پر سوار ہے مہاسک
بلند آواز نے عرض کیا کہ یہ جو آگے کے تخت پر ساحرہ و ایک ساحر تاج پہنے ہوئے سوار ہے
یہی اعظم جادو و سوسن جادو ہے اور داہنی طرف سب سردار ساحر ہیں اور بائیں طرف غیر ساحر ہیں اور
یہ جو ایک تخت پر برابر اعظم کے سوار ہیں یہی افغان گرزرن ہے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے اور جو برابر
اُنکے تخت پر ہے یہ مقہور جادو ہے راوی بیان کرتا ہے جب اعظم جادو اپنے لشکر کے قریب آکر پہونچا
سب لشکر نے پہلے سلامی کے باجے بجائے علمہا سے لشکر کو جلوہ دیا سب اہل لشکر نے جھک کر
سلام کیا اعظم جادو و سوسن جادو سب کا مجرا و سلام لیتا ہوا سرداروں کو ہمراہ لیے ہوئے داخل
لشکر ہوا ادھر ہرکاروں نے بجلدت صاحبقران حاضر ہو کر سب حال سے اور ہر ایک سردار کے نام سے

صاحبقران کو آگاہ کیا کہ فلان سردار ہے اور فلان اُسکا نام ہے جب صاحبقران کو معلوم ہوا
کہ اعظم جادو آگیا آپ نے اُسیوقت وزیر کو طلب فرما کے حکم دیا کہ نامہ تحریر کرو بنام اعظم جادو یہ نامہ
تحریر کرنے لگا وہی مضمون صاحبقران اپنی زبان سے ارشاد فرمانے لگے جو کہ بالا تحریر کر چکا ہون یہان تو
نامہ تحریر ہوتا ہے اُدھر اعظم نے داخل بارگاہ ہوکر منشی کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا اُس سے کہا کہ ایک
نامہ بنام طلسم کشا اس مضمون کا تحریر کرو کہ تم نے بہت بُرا کیا جو اسطرف آ گئے یہ مقام مثل کوہ بے ستون
و دیگر طلسمات کے نہین ہے کہ تم اسکو فتح کر لو بس بہتر یہی ہے کہ یہانسے اپنی جان سلامت لیکر
چلے جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ وہ سزا سے سخت پاؤ گے کہ تمام عمر یاد رکھو گے چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ
دے گا بلکہ ہمارے نزدیک یہ مناسب ہے کہ رومال سے ہاتھ باندھکر مع اپنے سردارون و بادشاہ
طلسم کے حاضر ہو ہم سے اپنی خطا معاف کراؤ اور دین اسلام کو ترک کرو یا یہانسے چلے جاؤ ورنہ یاد
رکھو سوائے خفت اُٹھانے اور ذلت پانے کے کوئی دوسرا امر حاصل نہ ہوگا مین تم سے ڈرتا نہین
ہون لوح طلسمی کا دستیاب ہونا محال ہے یہ نہ خیال کرنا کہ ہم ان دونون دربندون کو مثل کوہ بے ستون
کے فتح کر لینگے یہ خیال خام ہے پس اگر تم کو نہ یہان سے جانا منظور ہے اور نہ اطاعت کرنا تو آمادۂ مرگ و مہیائے
قضا ہوکر کل میدان جنگ مین آؤ اور ہم بھی آئینگے دونون لشکر صف آرا ہون ہماری طرف سے افغان گرززن
برادر بزرگ مقرر ہو چکا ہے جنکو اپنے زور و طاقت پر ناز ہے اور جنکو تمھارے ساتھ مقابلہ کرنے کا اشتیاق
ہے اور اسی اشتیاق مین وہ اپنے ملک سے یہان آئے ہین تم سے نکلکر میدان جنگ مین آکر مقابلہ
کرینگے تم بھی ساحر نہین ہو اور وہ بھی نہیں ساحر ہین پس تم دونون باہم مقابلہ کرو شرط یہ ہے کہ تمھارا لشکر
ساحرون کا الگ کھڑا تماشہ دیکھا کرے جبتک تم سے اور افغان سے باہم مقابلہ ہو اور غالب
و مغلوب کا حال ظاہر ہو اور ہمارا لشکر بھی اسیطور سے رہے اگر تم غالب آؤ گے تو افغان گرززن مع ہم
سب کے تمھاری اطاعت کرینگے اور افغان گرززن غالب آئینگے تو تم کو مع کل لشکر کے ہماری
اطاعت کرنا ہوگی بلکہ ہم کو تو یہ یقین واثق ہے کہ افغان گرززن غالب آئینگے اُسوقت مین اگر تم
ہماری اطاعت سے انکار کروگے تو پھر تمھارا زندہ رہنا محال ہے ہم ضرور قتل کرینگے اگر تم کو مقابلہ
نہین منظور ہے تو بدون مقابلہ آکر اطاعت کرو یا فتاحی طلسم سے دست بردار ہوکر چلے جاؤ آئندہ
تم کو اختیار ہے زیادہ تحریر بیکار ہے جب یہ مضمون بتا چکا دبیر نے پہلے مسودہ کیا اُسکے بعد صاف

کرکے پیش کیا اعظم جادو نے نامہ لکھکر اپنے دستخط کیے و مہر کرکے لفافہ مین بند کرکے مہر کی بادشاہ کے
نامہ پر اور مہر کرکے نامہ پیش کیا جب وہ دبیر نامہ تیار کرکے پیش کر چکا اُسوقت اعظم کے آگے ایک صندوقچہ
رکھا ہوا تھا اُسنے اُس صندوقچہ کو کھولا اُسمین سے ایک پتلی طلائی نکالی اُسکو سامنے رکھا اور کچھ اسم
سحر پڑھکر اُسپر دم کیا کہ وہ پتلی خود بخود بڑھنے لگی یہانتک کہ وہ برابر انسان کے ہوئی اور ایک صورت پری
اُسنے اپنی شکل پیدا کی وہ طلائی حالت اُسکی برطرف ہوگئی وہ پتلی گویا ہوئی کہ کیا حکم ہوتا ہے کیون
مجھکو یاد فرمایا ہے اعظم جادو نے اُس سے کہا کہ اے پتلی یہ نامہ لیکر پاس طلسم کشا کے جا اور اسکا جواب
لے آ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تدبیر اعظم جادو نے اس غرض سے کی تھی کہ افغان گرزن نے
کہا تھا مین نے کتابون وغیرہ مین دیکھا ہے اور سُنا بھی ہے کہ جو نامہ بر جاتا ہے حمزہ کے دربار مین حمزہ
اُس سے ایسی تقریر کرتا ہے کہ وہ برہم ہوتا ہے گو قتل تو نہین کرتا ہے مگر ذلیل تو ضرور کیا جاتا ہے بدین خیال
اعظم جادو نے سحر کی پتلی کے ہاتھ نامہ روانہ کیا کہ میرا نامہ بر ذلیل نہ ہو دوسرے وہان بڑے بڑے
ساحر ہین اُنکو بھی معلوم ہو کہ اعظم جادو ایسا ساحر زبردست ہے کہ اُسنے پتلی سحر کے ہاتھ نامہ روانہ
کیا اس خیال سے اعظم نے اس پتلی سحر کے ہاتھ نامہ بھیجا خلاصہ یہ کہ وہ پتلی نامہ لیکر طرف
لشکر اسلام کے چلی وہان دربار آراستہ تھا صاحبقران نامہ تحریر کرا رہے تھے سب حاضر دربار
تھے کہ وہ پتلی پہونچی پہلے تو برق کوندی اُسکے بعد پتلی پیدا ہوئی سب اہل دربار برق کی چمک کو دیکھکر
متحیر ہوئے تھے کہ یہ کیسی چمک ہوئی کہ وہ پتلی ظاہر ہوئی آتے ہی اُسنے سامنے صاحبقران کے
پکار کر کہا کہ اے طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین نامہ لیکر آئی ہون اعظم جادو کا بنام تمھارے اسکا جواب
تحریر کرو جو تم کو منظور ہو یہ جو اُسنے کہا صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ لاؤ نامہ اُس پتلی نے
نامہ دیا صاحبقران نے نامہ پتلی کے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور اُس پتلی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ
ٹھہر جا مین نامہ کا جواب تحریر کرا کے دیتا ہون اور کرسی مرحمت کی وہ پتلی کرسی پر بیٹھ گئی
سپاہ نے بلند آواز سے اُس کی طرف دیکھکر کہا کہ تو بڑی بدتمیز اور بے ادب ہے کہ نہ جب آئی
اُسوقت سلام کیا نہ جب کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی اُسوقت سلام کیا گو مین اس حال سے
آگاہ ہون کہ اعظم نے اپنے سحر سے تجھکو تیار کرکے بھیجا ہے صرف ہم لوگو نپر اپنا کمال ظاہر کرنے کو
تو ہم ایسے ایسے بہتیرے سحر کیا کرتے ہین اور بہت سے شعبدہ دکھایا کرتے ہین ہم ڈرنے والے

نہیں ہیں اور یہ کیا سحر ہی ہاں اگر کوئی نیا سحر تیار کرکے ہم کو دکھاتا تو ہم جانتے کہ ساحر زبردست ہے ایسے
ایسے سحر تو لڑکے کیا کرتے ہیں یہ انکا روزمرہ کا کھیل ہے اور کیا سحر کیجیے جو پتلہ یا پتلیاں ہوتے ہیں وہ
ایسے بے ادب ہوتے ہیں جیسی تو ہے تو بھی نالایق ہے اور تیرا بنانے والا بھی نالایق ہے کہا اے بدتہذیب گستاخ
اسکو پتلی کی طرف دیکھا اسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ اے سپہسالار بلند آواز اپنی زبان کو سنبھال کہ کلام
کرو زیادہ چرب زبانی اچھی نہیں ہوتی ہے یہ خیال کرنا کہ میں بادشاہ طلسم ہوں اب وہ زمانہ گذشتہ
تمہاری تو نہیں ہے ہاں جب تک تم بادشاہ طلسم تھے سب تمہارا پاس و لحاظ کرتے تھے اب تم تخت
سلطنت سے اتار دیے گئے ہو اور معزول کر دیے گئے ہو اب تمہارا کسی کو پاس و لحاظ نہ ہوگا اور
نہ ہی تم وہی ہو کہ ایک مدت تک قید رہے ہو اور کچھ نہ کر سکے کیا کروں کہ مجھکو میرے مالک کا حکم ہے ورنہ
اس سخت کلامی کی سزا دیتی اور تمہارا کمال دیکھتی مگر مجھکو صرف یہی حکم ہے کہ طلسم کشا کے پاس جا اور
نامہ دیکر جواب لے آ میں عدول حکمی نہیں کر سکتی ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے
اپنی زبان بند کر ایک جنبش لب میں تیرا کام تمام ہوگا ابھی خاک سیاہ ہو جائے گی یہ کہکر قصد کیا کہ
سحر کرے صاحبقران نے بادشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے ظل اللہ اے سپہسالار بلند آواز آپکو
زیبا نہیں ہے کہ ادنی ادنی سے الجھیے اور رنجش کیجیے جانے دیجیے دوسرے یہ نامہ لیکر آئی ہے اور نامہ بر
ہمیشہ لازوال ہیں ایلچی پر زوال نہیں ہے ہر مذہب و ملت میں ایلچی بے قصور ہیں جانے دو اس سے
رنجش نہ کرو اور اس پتلی سے کہا کہ خاموش رہ تو بھی بادشاہ سے ہم زبان نہ ہو اور جب بادشاہ یہ سنکر
صاحبقران کے کہنے سے خاموش ہو رہے اور وہ پتلی ناظرین پر یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ اول تو یہ
بارگاہ سلیمانی نہ تھی کہ جس میں سحر کی پتلی آسکے دوسرے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ اب صاحبقران
کے کیونکر سحر کی پتلی پہونچی کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہیں اسکی برکت سے وہ سحر مٹ جاتا ہے
صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبانی فرماتے اس گھڑی چپ ہو رہے تھے جب تک اسم نہ پڑھیں تب تک وہ سحر مٹ
نہیں سکتا ہے پس جب یہ پتلی خاموش ہوئی صاحبقران نے وزیر سے فرمایا کہ نامہ پڑھو وزیر نے
نامہ پڑھنا شروع کیا اول سے آخر تک نامہ پڑھا جب صاحبقران کل اہل دربار مضمون نامہ سے
آگاہ ہوئے صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ ہماری طرف سے پشت نامہ پر یہ تحریر کرو کہ تم نے بہت شوخ
چشمی کی اور بہت بڑی نالایق حرکت کی کہ ہم کو اس مضمون کا نامہ لکھا اگر ہم تمہارے ہاں ہوتے تو جواب دیتے

نہ ترک کیا اسلام نہ تمھاری اطاعت کرینگے بلکہ ہم کو جنگ و پیکار منظور ہے کل ہم میدان جنگ میں آکر مقابلہ کرینگے
جو تم نے ہمت کی ہے ہم نے منظور کی بلکہ ہم خود اس امر کو اچھا نہیں جانتے ہیں کہ سحر سے مقابلہ کیا جائے ہم
سحر و ساحری کو برا جانتے ہیں سحر کرنے والے کافر ہیں ہم اس امر سے مجبور ہیں کہ یہ لوگ ہماری ہمراہی سے دست بردار
نہیں ہوتے ہیں ہم لا کلام انکو منع کرتے ہیں مگر یہ نہیں مانتے ہیں تم اطمینان رکھو کہ کبھی خلاف عہد نہ ہوگا
لیکن ہم کو جنگ منظور ہے ہاں اگر تم کو یہ منظور ہو کہ باہم صلح ہو جائے تو مع اپنے سرداروں کے آکر حاضر خدمت
ہو اور دین اسلام کو اختیار کرو ورنہ طبل جنگ بجوا کر میدان میں آؤ ہمارا خدا ہمارا مالک ہے افغان گرزن
کی کیا حقیقت ہے جو ہم پر غالب آسکے گا بدون حکم خدا کے اگر ہمارے خدا کو یہ منظور ہے اور روز ازل
ہمارے خط پیشانی میں یہ امر تحریر کر چکا ہے کہ ہم افغان سے زیر ہو جائیں اور افغان ہم پر غالب آئے
تو ہم لاکھ کوشش اس امر کی کرینگے کچھ بھی نہ ہوگا بس خلاصہ یہ کہ ہم موجود ہیں برائے جنگ و پیکار ہم کو
کسی سے خوف نہیں ہے صاحبقران نے یہ مضمون وزیر سے تحریر کرا کے پشت نامہ پر اس پتلی کو دیا وہ
پتلی جواب نامہ لیکر وہاں سے پرواز کر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئی ادھر وزیر نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ اب نامہ تحریر کیا جائے فرمایا کہ کیا ضرورت ہے ان لوگوں کی تحریر سے معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ راہ پر نہ آئینگے
بدون مقابلہ اپنا سخن رائیگان کرنا ہے یہ فرما کر بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سا عقیل و دانا
ہو کر ایک ادنی سے بحث کرے اور اس امر سے آپ واقف ہیں کہ ایلچی ہمیشہ بے خطا ہوتے ہیں نامہ بر
کو کسی قسم کی سزا نہیں دی جاتی ہے چاہے جیسی وہ خطا کرے سیماب نے بلند آواز سے عرض کیا کہ بجا ارشاد
ہوا مگر میں اس سبب سے مجبور ہو گیا کہ اسکی حرکت مجھ کو بہت ناگوار معلوم ہوئی اسنے بالکل بے ادبی کی
یہاں آکر نہ کسی کو سلام کیا نہ مجرا اعظم نے صرف ہم لوگوں کو زیر و بالا ڈالنے کے لیے اور یہ دکھلانے کے لیے کہ ہم
بھی ساحر ہیں پتلی سحر کے ہاتھ نامہ بھیجا تھا یہاں کون ڈرنے والا تھا چھوڑ دیتا اگر آپ منع نہ فرماتے تو
ایک ہاتھ کے وار میں اسکا قیافہ بدل جاتا سب بے ادبی بھول جاتی جلا کر خاک کر دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ اسقدر غصہ زیبا نہیں ہے ان امور کا خیال رہے یہ فرما کر خاموش ہو رہے دربار آراستہ ہے
سب حاضر ہیں ادھر اعظم جادو دربار میں بیٹھا ہوا ہے افغان گرزن برابر تخت کے صندل پر بیٹھے
ہوئے ہیں اعظم جادو سوسن سے کہہ رہا ہے کہ یقین ہے تمھارے نامہ کو دیکھکر فوراً آمادہ ہوگا کہ صلح
کر لی جائے یقین ہے کہ یہاں آکر حاضر ہو اور بادولت کی اطاعت کرے اور دین اسلام کو ترک کرے

مین بھی اُسکی خطا کو معاف کرونگا بلکہ اپنے کل لشکر جیسے ساحران کا سپہ سالار کرونگا سوسن نے جواب دیا کہ گو یہ امر تو بہت ممکن ہی اگر حمزہ ایسا قصد بھی کریگا تو اُسکو سیما سے بلند آواز و حکیم اسقلینوس وغیرہ مانع ہونگے اور صلح نہ کرنے دینگے کیونکہ ان لوگون کو ہم سے از حد عداوت ہی اعظم نے جواب دیا کہ اگر ایسا حمزہ نہ کریگا ان لوگون کے کہنے پر عمل کریگا تو خراب ہوگا افغان گرزن نے دونون کی یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ لوگون نے وہ کتابین نہین ملاحظہ فرمائین کہ جنمین واقعات حمزہ کے تحریر ہین باوجودیکہ کل حالات حمزہ کے منشی تصدق حسین داستان گو نے لکھکر جناب منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین چھپوا دیے ہین سیدالشہدا حمزہ سے لیکر تا اینندم اگر آپ لوگ ان کتابون کو ملاحظہ فرمائے تو کبھی ایسے کلمے نہ فرماتے مین دیکھ چکا ہون حمزہ نے اُن اُن مقامات پر تو اطاعت کی نہین ہی کہ جہاں پر جان کا خوف تھا تو یہان کیا اطاعت کریگا یا ہتھیار ترک کریگا اُسکا ہمیشہ سے یہ قول ہی کہ جو میری پشت زمین سے لگا دے مین اُسکی اطاعت کرون بلکہ اُس سے جو مقابلہ کرتا ہی وہ یہی شرط اُس سے کرتا ہی کہ اگر تم مجکو زیر کروگے تو مین تمھاری اطاعت کرونگا اگر مین تم کو زیر کرونگا تو تم میری اطاعت کرنا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہی کہ آجتک حمزہ کسی سے زیر نہین ہوا جسنے زیر ہوکر اطاعت کر لی وہ زندہ بچا جسنے اطاعت نہین کی وہ مارا گیا پھر یہ کیونکر خیال کرلیا جائے اور کیونکر آپ تصور کرتے ہین اور مین کیونکر مان لون کہ نامہ کو دیکھکر حمزہ صلح پر آمادہ ہوجائیگا بدون مقابلہ کیے ہوئے ہان جب مین زیر کرلونگا اُسوقت وہ ضرور اطاعت کریگا یہ سُنکے اعظم نے کہا کہ آپ بتائین کہ کیا جواب آئیگا جواب دیا کہ جواب جنگ آئیگا اور یہ تحریر ہوگا کہ اگر آپ کا پہلوان ہم کو زیر کریگا تو ہم اطاعت کرینگے اور اگر ہم اُسکو زیر کرلین گے تو تم سب کو اطاعت کرنا ہوگی اعظم نے جواب دیا کہ ہم کو اسکا یقین نہین ہی کہ اسکا یہ جواب آئے بلکہ یہی جواب آئیگا کہ ہم اطاعت کرینگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ سوال و جواب ہورہے تھے کہ وہ پتلی جواب لیکر موجود ہوئی نامہ ہاتھ مین اعظم کے دیا اور جو تقریر بادشاہ سے اور اُس سے ہوئی تھی وہ بیان کی اعظم نے کہا کہ تو نے خوب کیا جو یہ جواب دیا اُدھر اعظم نے نامہ لیکر وزیر کو دیا اور ایک منتر پڑھکر دم کیا کہ وہ پتلی ایک مرتبہ اپنی اصلی صورت پر عود کرآئی یعنے طلائی ہوگئی اعظم نے اُسکو اُٹھا کر صندوقچہ مین رکھا صندوقچہ بند کیا وزیر سے کہا کہ ہان نامہ پڑھو وزیر نے جواب پڑھا اُسمین یہی تحریر تھا کہ اگر مین افغان سے زیر ہوگیا تو

مع اپنے کل لشکر کے جو کہ یہاں ہے اور علاوہ اسکے جو میرا اصلی لشکر ہے اور جسقدر میرے فرزند و دیگر عزیز اور یگانے
و سردار و اہل لشکر ہیں مع اُن سبکے تمھاری اطاعت کرونگا اگر میں اشغان کو زیر کر لوں تو اسیطور سے تم سب
اطاعت کرنا اسوقت کوئی عذر و انکار عذر کرنا طبل جنگ بجوا کر کل میدان میں آؤ تاکہ باہم فیصلہ ہو جائے جب
دبیر نے یہ جواب پڑھا جواب کو سُنکے اعظم جادو بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حمزہ بہت بڑا مغرور و متکبر آدمی
معلوم ہوتا ہے بدون یہ سزا سے معقول پائے ہوئے اپنی حرکت سے باز نہ آئیگا اور یہاں آکر اُسکو معلوم ہوگا
یہ کہکر افغان سے کہا کہ اب تم آمادہ و مستعد ہو طبل جنگ بجوایا جائے افغان نے جواب دیا کہ شوق سے
طبل جنگ بجوائیے میں ضرور مقابلہ کرونگا اسی اشتیاق میں تو یہاں آیا ہوں کوئی آپنے مجھسے خواہش
نہیں کی تھی میں خود خواستگار ہوا اور میں نے خود درخواست اس امر کی آپ سے کی اگر مجھکو مقابلہ نہ کرنا
ہوتا تو میں کیوں اس امر کا اقرار کرتا آپ کچھ خیال نہ کریں طبل جنگ بجوائیے مگر یہ ملاحظہ فرمائیے کہ جس قدر
میں نے کہا تھا اُسیقدر ہوا یا نہیں جو میں نے عرض کیا تھا وہی جواب آیا یا نہیں اعظم نے کہا کہ تم تو یوں
بیان کر دیتے ہو جیسے حمزہ کی کل حرکتوں و خصلتوں اور عادتوں سے واقف ہو اور برسوں حمزہ کے ساتھ
رہے ہو افغان نے جواب دیا کہ حمزہ کے واقعات کی کتابیں دیکھی ہیں اس سبب سے میں بیان کر دیتا
ہوں یہ سُنکے اعظم نے اُسوقت حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں طبل جنگ بجایا جائے ہم کل میدان جنگ میں
جا کر مع افغان کے لشکر حمزہ سے مقابلہ کرینگے چوبدار یہ خبر لے کر نقارخانہ میں گئے اور حکم شاہی سے
آگاہ کیا اُسیوقت نقارہ پر چوب پڑی نفیر سحر کو دم دیا باجے جنگی بجنے لگے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ
کل صبح کو مقابلہ ہوگا لشکر طلسم کشا سے سب اہل لشکر سامان جنگ کرنے لگے ساحر اسباب سحر درست
کرنے لگے غیر ساحر آلات حرب و ضرب کی درستی کرنے لگے یہاں جب اعظم طبل جنگ کا حکم دے چکا اور
نقارہ پر چوب پڑی اور صدا اسکی طبل جنگل میں گرجی تو پہلے یہ معلوم ہوا کہ زمین لرز گئی ہرکارے
جو لشکر اسلام کے یہاں موجود تھے خبر نواخت طبل جنگ لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے یہاں اعظم نے
اُن سرداروں کو جو کہ ساحر تھے حکم دیا کہ کل صف آرائی ہوگی تو تم لشکر ساحروں کو لے کر دہنی طرف
صف آرا ہونا بائیں طرف لشکر غیر ساحروں کا صف بستہ ہوگا اُسوقت تک تم دخل نہ دینا کہ جبتک
ہم حکم نہ دیں غیر ساحروں کے جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھنا اور اہل لشکر کو بھی منع کر دینا کہ وہ سحر نہ کریں اُن
سب نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ حکم دیکے اعظم نے دربار برخاست کیا سب اپنے خیمے میں آ گئے

سامان جنگ میں مصروف ہوئے ادھر تو سب سامان جنگ و پیکار میں مصروف ہیں ادھر صاحبقران
دربار میں جلوہ فرما تھے سب حاضر تھے کہ صداے نقارہ گوش مبارک میں پہونچی اہل دربار سے فرمایا
کہ آپ لوگوں نے بھی سُنی کہ یہ صداے طبل کیسی آئی کیا لشکر کفار میں طبل بجا اہل دربار نے عرض کیا
کہ لشکر کفار میں یہ طبل بجا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے اعظم نے طبل جنگ بجوایا ہے خبر تو منگاؤ
یہ جو حکم دیا اسقلینوس نے ہرکاروں سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کیسا طبل بجا ہے وہ ہرکارے ابھی چلنے
کو تھے سلام کرکے کہ یکایک جوڑی ہرکاروں کی غرق آلودہ پسینہ میں غرق سانس پھولی ہوئی داخل
دربار ہوئے مجرا بجا لاکر ہاتھ اُٹھا کر یوں دعا دی کہ ناظم مامر زند آفتاب سرور باشی + ماہ جم و یدہ جم ساغر
باشی + تا تاج حیات بر سر خضر بود + در خاتم اقبال سکندر باشی + صاحبقران کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ
اوج و اقبال ہو دوست شاد دشمن پامال ہو ہم لشکر کفار میں موجود تھے کہ جب آپ کا جواب پہونچا
اعظم جادو نے جواب نامہ پڑھوا کے اسی وقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اسیوقت نقارہ رزمی پر
چوب پڑی سب اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا اُسکا قصد ہے کہ کل میدان جنگ میں آکر مقابلہ
سرکار سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہے صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی کوس رزمی پر چوب پڑے اور نقارہ حربی بجایا جائے ہم کل کفار سے مقابلہ کرینگے یہ حکم
دینا تھا کہ اُسیوقت نقارخانے میں یہ حکم پہونچا نقارچی نے نقاروں کو سینک کر درست کیا کوس
حربی پر چوب پڑی صداے نقارہ بلند ہوئی شور نقارہ آواز آمد بیرون + کہ دون ستاو دون سامعہ
گردون دون + گوش گردون کر ہوگئے طائر آشیانوں سے صداے طبل سُنکے خوف زدہ ہو کر اُڑے کہ یہ
کیسی آواز آئی جگر زمین شق ہوگیا جب نقارہ بجا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ہوگا سب اہل لشکر جو کہ ساحر تھے وہ سامان سحر درست کرنے لگے اور جو غیر ساحر تھے وہ آلات
حرب و ضرب درست کرنے لگے اُدھر صاحبقران نے ساحروں سے فرمایا کہ کل جب صف آرائی ہوگی تو
لشکر ساحران کو تم لیکر بائیں طرف صف آرا ہونا جب تک ہم حکم نہ دیں اُسوقت تک لشکر کفار
سے نہ لڑنا اور غیر ساحروں سے فرمایا کہ تم دہنی طرف صف آرا ہونا یہ حکم دیکر دربار برخاست فرمایا
سردار اپنے اپنے مقام پر جاکر سامان سحر و آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ
دن بھر دونوں طرف طبل جنگ بجا کیا اور دونوں طرف سامان جنگ کی درستی ہوا کی ساحر اپنے اپنے

مقام پر بیٹھے ہوئے سحر کو جگا رہے تھے کسی طرف دھوان بلند تھا بخور کی خوشبو آرہی تھی کوئی گل اور
لوبان جلا رہے تھے سحر کو جگا رہے تھے خنجر ساطور خنجر و تلواروں پر باڑھ رکھوا رہے تھے کسی طرف
بیٹھے ہوئے کمانوں کو چلہ خانہ کھو شہ کر گئے تھے سینک سانک کر درست کر رہے تھے جو تیر اچھے
تھے وہ اپنے تیر رکھتے تھے ایک طرف ہزاروں سوار و پیدل بیٹھے ہوئے اور سان پر تلوار پر باڑھ رکھوا
رہے تھے جو بہادر و منچلے تھے وہ باہم بیٹھے ہوئے کلام کر رہے تھے کہ دیکھیں کل کس کا پہلے وار
ہوتا ہے اور کون آگے بڑھ کر لڑتا ہے اور کس کا قدم پیچھے ہٹتا ہے کون ثابت رہتا ہے اور کون بھاگ کھڑا ہوتا ہے
باہم گلے مل رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عید ہے اور کہتے تھے کہ بھائی صبح کو روز جنگ ہے اسوقت
گلے مل لو کل عروس مرگ سے ملاقات ہوگی ایک دوسرے کے خیمے میں جا کر بیٹھتا تھا اس سے
کہتا تھا کہ کیوں بھائی کیا ارادہ ہے کل روز جنگ ہے کفار سے مقابلہ ہوگا کیوں بھائی تم کیا کہتے ہو کس
حربہ سے لڑوگے آیا تلوار سے یا نیزے سے کل عروس مرگ سے سامنا ہوگا بھائی کل قدم نہ ہٹیں
اسطور سے مقابلہ کرنا کہ کفار عاجز ہو جائیں اور قدم انکے اکھڑ جائیں اور بھاگ جائیں اسنے جواب دیا
کہ ایسا ہی ہوگا تم دیکھ لینا کیسے بڑھ بڑھ کر ہاتھ لگاتا ہوں اور کس جوانمردی سے مقابلہ کرتا ہوں
راوی بیان کرتا ہے کہ جو کہ شجاع اور بہادر تھے وہ بار بار خیموں سے نکلکر آسمان کی طرف دیکھتے تھے
کہ آثار سحر آسمان پر نمایاں ہوئے ستارہ سحری فلک اخضری پر چمکا دامنوں کو ہوا کے رخ پر کر دیتے
تھے کہ نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے آثار سحر نمایاں ہوئے عاشق اشتیاق عروس مرگ میں صبح
کے بہت مشتاق تھے اور از حد صبح کی خواہش تھی بہادروں کا تو یہ حال تھا اشتیاق روز جنگ
میں انکی راتکا دراز ہونا شاق تھا اور جو بزدل تھے وہ یہ فکر کر رہے تھے کہ کیونکر بھاگیں کیونکہ ہم نے
تو صرف اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے نوکری کر لی تھی کہ پیسہ پیدا کرکے اپنی اولاد کو پرورش کریں
نہ یہ کہ لڑیں بھڑیں اپنا خون کریں اگر ہم نہ ہونگے تو ہماری اولاد کی کیونکر پرورش ہوگی ہم ایسی نوکری
سے باز آئے جو کوئی براے دریافت حال آیا اور پوچھا کہ مزاج کیسا ہے کل روز جنگ ہے جواب دیا کہ
بھائی صبح سے دست آ رہے ہیں بالکل طاقت نہیں ہے ہلا تک نہیں جاتا ہے کل بھائی کیونکر
میدان جنگ میں جا کر مقابلہ کریں اٹھا تک نہیں جاتا ہے بالکل بیکار ہو گئے ہیں انھوں نے
کہا کہ بھائی خدا تم کو شفا دے کسی نے اپنے کو بیمار بنا کر لحاف اوڑھ لیا تھا کہ سردی سے بہت

شدت سے بخار آگیا ہے بسبب بخار ہونیکے آج کی طاقت نہیں ہے کیا میدان جنگ میں جا کر مقابلہ کرینگے
مجبور رہیں بخار رہا اسی دن سے تاک میں تھا کہ جس دن مقابلہ ہوگا اُسی دن میں بھی آکر باونگا بخار سے
مقابلہ پڑا ہے کفار سے کون لڑے وہ لوگ سمجھے گئے کہ دغا کرتے ہیں ہر ایک لونکا یہ رنگ ہے خلاصہ یہ کہ آثار سحر
فلک پر ظاہر ہوئے ستارہ سحری طالع ہوا نور سحری نے پھیلنا شروع کیا نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے
تمام عالم میں نور سحر نے پھیل کر اپنی روشنی سے عالم کو منور کیا گلہائے خوش رو کھل کر مہکنے لگے ہر
طرف غنچہ چٹک رہے تھے اور پھول کھل رہے تھے ہر طرف خوشبو پھیلی ہوئی تھی آبپاشی شبنم سے
سبزہ صحرا کا لہلہا رہا تھا طائران خوش الحان شاخ درخت پر اپنے آشیانوں سے نکلکر حمد الٰہی میں
مصروف تھے بزبان بے زبانی حمد الٰہی کر رہے تھے چہچہہ زنی میں مصروف تھے اشجار نسیم سحری کے جھونکوں
کے سبب سے ہر مرتبہ جھک کر سجدہ شکر کرتے تھے اور سجادہ طاعت پر بوسہ دیتے تھے زاہدان عبادت
گذار اُٹھے عبادت خدا میں مصروف ہوئے جب آثار سحر نمودار ہوئے اور سب اُٹھکر عبادت خدا میں مصروف
ہوئے اعظم مؤذن اذان سے بہرہ مند ہوئے صوت اللہ اکبر بلند ہوئی رخ شمع مائل بزردی ہوا
لباس فلک لاجوردی ہوا عجب عالم تھا ہر طرف صدائے اذان بلند تھی ورودی صبح کی لشکروں میں
بج رہی تھی طائران خوش الحان شاخہائے درختان پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے جھونکے نسیم سحری
کے چل رہے تھے لشکر کفار میں گھنٹے بج رہے تھے کفار پوجا پاٹ میں مصروف تھے خلاصہ یہ کہ ہر ایک مذہب
کے لوگ اپنے معبود کی عبادت میں مصروف تھے یہاں صاحبقران بھی بیدار ہوئے نماز صبح
سے فارغ ہوکر اسلحہ سے آراستہ ہوئے اور سردار بھی اپنے اپنے خیمے سے مسلح و مکمل ہوکر نکلے لشکر بھی
تیار ہوکر چلنے پر آمادہ ہوا سردار لشکر کو طرف میدان جنگ کے جانیکا حکم دیکر دروازہ دولت پر حاضر ہوئے
یہ کہہ دیا تھا کہ جو کہ ساحر ہیں وہ طرف دست چپ کے صف آرا ہوں جو کہ غیر ساحر ہیں وہ طرف دست
راست کے صف آرا ہوں سردار دروازہ دولت پر حاضر ہوئے کہ اتنے عرصہ میں سپاہ سے بلند آواز برآمد ہوئے
سب نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر تخت پر آ بیٹھے اور صاحبقران کا انتظار کرنے لگے کہ اتنے میں
صاحبقران مسلح و مکمل زرہ داؤدی زیب جسم خود حضرت ہود سر پر سپر تیغ کا بندہ وار انداز صاحبقرانی سے
آراستہ پیراستہ بادشاہ نے سلام کیا اور بادشاہ اور سب سرداروں نے مجرا کیا ہر ایک کا سلام لیکر ارشاد
فرمایا چاہیے کرنے اشقر دیو زاد دوانہ کیا آپنے گردن اشقر پر ہاتھ رکھ کر جست کی پشت زین پر تشریف لے گئے

شعر شمشیر سے کہ گبرد با ہو گئیں ۔ بجست از زمین و بر آمد بزرین ۔ جب صاحبقران سوار ہو چکے بادشاہ
بھی تخت پر سوار ہوئے بعد سوار ہونے بادشاہ کے سب سردار سوار ہوئے جب سب سوار ہو چکے
صاحبقران مع بادشاہ کے طرف میدان جنگ کے راہی ہوئے سواری مثل باد بہاری کے بہ صد کر و فر چلی
جاتی تھی و سواری کا جلوس و جوانوں کی نمود و باجوں کا و شہنائیوں کا پھونکنا وہ صبح کا وقت اور نسیم
سحری کے جھونکوں کا چلنا عجب سمان دکھاتا تھا اس بہار اور ان جوانوں کو فلک پیر اپنی کمر کو خم کیے ہوئے
دیکھ رہا تھا ادہر سے تو صاحبقران بصد شوکت و شان بہ میدان جنگ میں پہونچے سب لشکر نے جھک کر سلام
کیا علموں کو جلوہ دیا سرخ و سبز نشانوں کے پھریرے کھل گئے ہوا سے لہرانے لگے باجے جنگی بجنے لگے ادہر سے
لشکر کفار بھی پوجا پاٹ کرکے اور مسلح و مکمل ہو کر طرف میدان جنگ کے چلا کالے کالے علم کے پھریرے کھولے
ہوئے تھے کفار با ساحری و تمشید کرتے ہوئے چلے آتے تھے اعظم جادو و سوسن جادو تخت پر سوار
عقب لشکر بیشمار ایک طرف مرکب پر افغان گرزرن بصد کر و فر بائیں طرف اعظم کا لشکر عجیب ساحران اور
دہنی طرف لشکر ساحران بصد شان سحر سازیان دکھاتے ہوئے شعبدہ بازیان کرتے ہوئے آکر پہونچے
صاحبقران نے افغان گرزرن کو عجب شان و دبدبہ سے دیکھا اپنے دل میں کہا کہ یہ پہلوان
واقعی بہت جری و بہادر معلوم ہوتا ہے جب دونوں لشکر آکر پہونچ گئے اب صف آرائی ہونے لگی صف آرا
نکلے انہوں نے صفوں کو آراستہ کیا ساتوں صفیں درست ہو گئیں دونوں طرف کے قلب لشکر کفار
میں اعظم و سوسن کا تخت قائم ہوا دہنی طرف سرداران سحر طراز بائیں طرف سرداران عجیب ساحر صف
باندھ کر کھڑے ہوئے میمنہ و میسرہ ساقہ و کمینگاہ قلب و جناح پہلوانوں و ساحروں سے آراستہ
ہوا افغان گرزرن برابر تخت اعظم کے مرکب پر سوار گرز گران سنگ ہاتھ میں لیکر کھڑے ہوئے بہ نگاہ
تند و تیز طرف لشکر اسلام کے دیکھ رہے تھے ادہر صف آرائی جب ہو چکی ادہر لشکر اسلام میں یوں
صفیں آراستہ ہوئیں کہ بائیں طرف تو لشکر ساحران و انکے سردار صف بستہ ہوئے اور قلب میں تخت
سلیمانی بہ بلند آواز کا قائم ہوا اور برابر انکے تخت کے دہنی طرف تخت حکیم اسقلینوس کا اور
بائیں طرف حکیم شبیا طلس کا یہاں تک ساقہ و کمینگاہ قلب و جناح میمنہ و میسرہ آراستہ ہوا تھا عالم
تھا کہ دم بدم [illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہوئے تھے سواروں کھڑے ہوئے پیدل
و دوش بدوش سواران چار آئینہ پوش جوشن پوش چار آئینہ بند صاحبقران زیر علم شیر پیکر بہ [illegible]

صبا حیثیت ثانی یا چہرہ نورانی جلوہ فرما تھے جب دونون طرف صف آرائی ہو چکی اسوقت دونون طرف
کے لشکر سے تبردار سلحے بردار برق کردار نکلے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا جو درخت حائل نگاہ تھے انکو
قلم کیا سقون نے نکلکر آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھا دیا ساحرون نے دونون لشکرون کے سحر
کرکے پست و بلند زمین کو ہموار کیا کسی نے سحر کیا کہ ہوا چلی جسقدر درخت حائل نگاہ تھے سب جڑ سے
اکھڑ گئے کسی نے سحر کیا کہ ابر سحر پیدا ہوا اُس سے پانی برسا گرد و غبار بیٹھ گیا جب سب بندوبست
ہو چکا ایک مرتبہ دونون لشکرون سے نقیب بلند آواز نکلے بے ثباتی دنیا کی تنبیہ کرنے لگے
آواز بلند کہنے لگے ای جوانان بکوشید تا جام زر نان بنوشید شعر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو ہو دولہا
اس زندگی کی رسوم کو یہ دنیا عجب مقام عبرت ہے اور جائے حسرت ہے بڑے بڑے بہادر جنکی تلوار
کی دھاک سے دیو کانپتے تھے وہ جاکر زیر زمین پوشیدہ عروس مرگ کے ایسے ہو گئے کہ عدم آباد
کو راہی ہوئے یہ دنیا مقام افسوس ہے کہان ہین وہ شاہان جلیل کہ جنکے سامنے غلامان زرین کمر صف
بستہ رہتے تھے جنکے حکم سے گردن قلم کی جاتی تھی انکو بھی موت نے نہ چھوڑا لقمہ اجل کیا اونچے اونچے مکان
تھے جنکے بڑے بڑے آج وہ سنگ گور ہین پڑے تاج ہین جنکے ٹکے تھے گوہر ٹھوکرین کھاتے ہین
وہ کاسہ سر کل جہان پر شگوفہ و گل کھلے تھے آج دیکھا تو خار بالکل تھے کل تھا جس جا پہ بلبلونکا
ہجوم آج اُس جا ہے آشیانہ بوم کج جو رکھتے تھے سر پہ فخر یہ تاج آج وہ فاتحہ کو ہین محتاج اب نہ
رستم نہ سام باقی ہے الف فقط نام ہی نام باقی ہے عبرت حور و مہ جبین نہ رہے ہر مکان آکر مکین نہ رہے
کوئی لیتا نہین ہے قیس کا نام کونسی گور مین گیا بہرام عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے نہ کبھی دھوپ مین
نکلتے تھے گردش چرخ سے ہلاک ہوئے استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے یہ جسکہ عالم ہے اور
دنیا ایسی بے ثبات ہے تو اسمین رہنا بیکار ہے بڑے بڑے شاہان جلیل کے مرقد کا نام و نشان تک
نہین باقی ہے کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہے دو پھول کے لیے خواستگار ہین سورۃ الحمد کے لیے محتاج
ہین اسطور سے نشان قبر برباد ہوئے ہین کہ کہین پتہ تک نہین ہے بڑے بڑے پہلوان مثل رستم
و سام کے تیغ اجل سے نہ بچ سکے اور جاکر زیر خاک پوشیدہ ہوئے لیکن اُنکے نام آجتک صفحہ روزگار
پر باقی ہین بسبب اُنکی جوانمردی و شجاعت و سخاوت کے بس ای جوانان مرد و تم بھی اپنے باپ دادا
کے نام کو روشن کرو اور آج وہ کام کرو کہ تا بہ قیامت صفحہ ہستی پر نام باقی رہے شعر ای نامورانِ

وہ کام کرتا + رستم سے زیادہ نام کرتا + سوائے نیک نامی کے کوئی شئے دنیا پر باقی نہیں رہتی ہے اسطرح سے
جو نقیبوں نے آوازیں لگائیں دونوں طرف کے اہل لشکر کے دل جوش شجاعت سے بھر آئے مثل
صف مژگان صفوں پر سناٹا چھا گیا ہر ایک جوش شجاعت سے جھومنے لگا قبضۂ شمشیر چومنے لگا
یہی دل چاہتا تھا کہ صفوں پر جا پڑیں اور مارے تلواروں کے لشکر کو تہ و بالا کر دیں صفیں درہم و
برہم کر دیں دونوں لشکروں کا یہ عالم تھا کہ نقیبان بلند آواز نقابت کر کے چلے آئے لشکر میں کڑکیتوں نے
کڑکا نکل کر کہا وہ بھی کڑکا کہکر لشکر میں آئے جب نقابت ہو چکی اُسکے بعد لشکر کفار کے علم جلوہ گری میں
آئے اور افغان گرزن اپنے مرکب کو چھیڑ کر سامنے تخت کے آئے اعظم جادو سے کہا کہ اجازت
مرحمت فرمائیے کہ میں جا کر حمزہ عرب سے مقابلہ کروں اعظم جادو کو افغان گرزن نے سلام کیا
تنگ مرکب درست کر کے بو ہوا باگ اٹھا لیا مرکب کو مہمیز کر کے میدان جنگ میں افغان نے آ کر
پہلے سلحشوری دکھائی برچھے کے ہاتھ نکالے سیف ہلالی صاحبقران زیر علم شیر پیکر اشقر دیوزاد
پر سوار مسلح و مکمل تشریف فرما تھے ملاحظہ فرما رہے تھے کہ لشکر کفار سے افغان گرزن میدان میں
مرکب ابلق پر سوار آیا ملاحظہ فرمایا کہ میدان میں آ کر اُس نے سلحشوری دکھائی راوی بیان کرتا ہے
کہ صاحبقران ملاحظہ فرما رہے تھے کہ جب صاحبقران غرق غرق ہوا اور مرکب بھی پسینہ میں زمین میں گاڑ
کے ایک پاؤں رکاب کے اندر ایک باہر نکالکر پسینہ کو مشت درشت سے پکڑ کے پسینہ کو خشک
کرنے لگا جب پسینہ خشک ہو گیا اور دم راست ہو گیا پھر سنبھل کر مرکب پر بیٹھا لشکر اسلام کیطرف
متوجہ ہو کر پکارا کہ اے فرقۂ خدا پرستان و اے یزداں پرستان جسکو تمنا ہے مرگ ہو وہ آ کر مجھ سے مقابلہ کرے
بلکہ میں اس امر کا خواستگار ہوں کہ حمزہ عرب سے مقابلہ کروں سوائے حمزہ عرب کے کوئی دوسرا
مقابلہ کرنے نہ آئے اعظم جادو اور حمزہ عرب سے بذریعہ تحریر کے اقرار ہو چکا ہے اُسی اقرار کے موافق کہ
مقابلہ کرے میں سوائے طلسم کشا کے دوسرے سے مقابلہ نہ کرونگا اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر طلسم
کشا حمزہ عرب مجھکو زیر کرے تو میں مع اعظم جادو و کل لشکر کے اُسکی اطاعت کرونگا اور اگر حمزہ
عرب مجھ سے زیر ہو جائے اور میں غالب آؤں تو حمزہ میری مع لشکر کے اطاعت کرے اور دین اسلام
ترک کرے سامری پرستی قبول کرے حمزہ کو ملکر کہا کہ اے حمزہ صاحبقران اگر بہادری و شجاعت کی
امنگ ہو تو آ کر مجھ سے مقابلہ کرو میں نے تمہاری شجاعت و بہادری کا بہت شہرہ سنا ہے اور تجھکو

تم سے مقابلہ کا بہت اشتیاق ہے اسی شوق مین بہت دور سے آیا ہون یہ جو افغان نے پکار کے کہا
دوسرے سردارون نے نکلنے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران نے انکو منع فرمایا اور خود اشقر کو مہمیز کرکے سامنے
تخت سیما سے بلند آواز سے تشریف لائے اور فرمایا کہ مین براے مقابلہ افغان گرزن میدان کو جاتا ہون
اجازت ہو سیما سے بلند آواز واستقلینوس و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ جب ہم غلامان جان باز و جان
نثار موجود ہین تو حضور کیون تکلیف فرماتے ہین جسکو حکم دین جا کر مقابلہ کرے آپکے قدم سے لشکر مین
رونق ہے ہم کیونکر عرض کرین کہ ہماری موجودگی مین آپ تشریف لیجاتے ہین اگر خدا نخواستہ کوئی چشم زخم حضور کو
پہونچے تو ہم کس کے ہوکر رہین گے یہ لوگ تو ہم پر تشدد اور زیادتی کرینگے اور ہم کو دم لینے کی مہلت نہ دینگے
بلکہ ہمارا نام مثل حرف غلط کے صفحہ روزگار سے مٹا دینگے ایک کو باقی نہ رکھین گے کیونکہ ہمارے دشمن جانی و
ایمان ہین ہم پر رحم فرمایئے خود نہ تشریف لیجایئے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ بالکل خوف نہ کرین خدا
کی ذات پر بھروسہ رکھین وہ مالک و حافظ و مختار ہے اور یہ امر ضرور ہے کہ آپ لوگ جان نثاری کو موجود
ہین مین آپ لوگون سے قبل مین عرض کرچکا ہون کہ میرا طریقہ ہے اور مین نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ حریف جسکا
نام لیکر پکارے وہی براے مقابلہ جاے سواے اسکے دوسرا نہ جاے اگر طفل پنج سالہ کو جوان شانزدہ سالہ
براے مقابلہ طلب کرے وہ طفل جا کر اس جوان سے مقابلہ کرے دوسرا نہ جانے پاے پھر مین کیونکر آپ لوگونکو
اجازت دون کہ آپ لوگ جا کر لڑین وہ تو میرا نام لیکر پکارتا ہے اور مجھکو طلب کرتا ہے اگر مین نہ جاؤنگا تو
تمام عالم مین بدنام ہو جاؤنگا اور میرے طریقہ کے خلاف ہوگا اور ہمارا یہ خیال کریگا کہ حمزہ نے جو
افغان کو زبردست دیکھا تو خود مقابلہ نہ کیا اپنے لشکر کے سردارون کو بھیجا خود تماشہ دیکھا کیا تو مجھکو
کیا ضرورت ہے کہ مین اپنے کو بدنام کرون بس آپ لوگ اطمینان رکھین مین جاتا ہون اور مقابلہ کرتا ہون
آپ لوگ معاونت مین جانے کے اور مقابلہ کرنے کے میرے حق مین دعا فرمایئے کہ خدا وند کریم مجھکو فتح
مرحمت کرے اور مین غالب آؤن یہ جو صاحبقران نے فرمایا اب کسی کو جرأت نہوئی کہ پھر کوئی کچھ [illegible]
کہے سب خاموش ہو رہے سیما سے بلند آواز سے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجایئے آپکو سپرد خدا وند
کریم کیا یہ سنکے صاحبقران نے حرکت کی گھوڑے کو رستہ فرمایا اور دامن گردان کی سوار ہوکے اشقر کو مہمیز
کرکے داخل میدان ہوے چاہے تمام لشکر کے دلاور ہنگامی مین آگئے یا جنگی جنگجو لگے سب سردار ساحر
و غیرہ ساحر ہمراہ رکاب صاحبقران ہوے صاحبقران یہ فرماتے ہوے کہ آپ لوگ کیون تکلیف [illegible]

غبار ہوگیا اسمین مرکب گردش کرنے لگے یون سنانین چمکتی تھین کہ جیسے ستارے چمکتے ہین راوی بیان
کرتا ہو کہ ہر ایک طعن پر طعن چل رہے تھے جو بند صاحبقران باندھتے تھے افغان کھول دیتا تھا اور افغان
باندھتا تھا صاحبقران کھول دیتے تھے صاحبقران لڑتے جاتے تھے اور افغان کے طریقہ جنگ کو ملاحظہ
فرماکے خیال فرماتے جاتے تھے کہ یہ طریقہ اور طور تو بالکل ہماری جنگ کے مطابق ہے جو میرے خاندان
کے طریقے ہین اور جس طور سے ہم لوگ جنگ کرتے ہین اسی طور سے افغان بھی لڑتا ہے بالکل وہی پیچ
اور توڑ اسکو بھی معلوم ہین جو مجھکو معلوم ہین کسی مقام پر رہتا ہی نہین ہے صاحبقران اگر بند صاحبقرانی
باندھتے تھے تو افغان کھول دیتا تھا خلاصہ یہ کہ تین سو ستر طعن کی رد و بدل ہوئی یہ حالت تھی کہ اب نیا
نیزہ تھا اور اخیر تھا اور اطعنہ تھا این را اخیر غالب و مغلوب کی خبر نہ ہوتی تھی کہ کون غالب ہے اور کون مغلوب ہے
جب باہم لڑتے ہوئے گرد و غبار سے باہر آگئے تھے تو سب دیکھتے تھے کہ برابر نیزہ بازی ہو رہی ہے جب
غبار مین پوشیدہ ہو جاتے تھے تو سنانون کی چمک سے معلوم ہوتا تھا کہ باہم لڑ رہے ہین یکایک صاحبقران
نے ایک مقام پر موقع پاکر اور افغان کو ہوشیار نہ پاکر غافل پاکر اپنا جو بند باندھا اور مرکب کو بائین طرف
موڑکر اپنا جو جھٹکا مارا صاف نیزہ ہاتھ سے افغان کے نکل گیا مثل شرارے کے بالاے آسمان گیا اور بالا
ہوا جاکر سنان نیزہ چمکی لشکر اسلام مین ایک شور تحسین و آفرین بلند ہوا اور نعرہ تکبیر اور افغان نیزہ چھوڑ کر
خجالت مین غرق ہوا عرق شرم پیشانی پر آگیا ادھر صاحبقران نے نیزہ اسکے ہاتھ سے نکالکر مرکب کو
جھکاکر پیچھے سامنا کیا اسکو جو خیال نیزہ نکل جانے کا آیا بہت پیچ و تاب کھایا مثل مار سر و دم بریدہ کے
پیچ و تاب کھاکر کہا کہ معلوم ہوا تم لوگ فنون نیزہ بازی سے خوب آگاہ ہو جو تم نے میرے ہاتھ سے
نیزہ نکال دیا خیر نیزہ بازی خلال بازی مین کب چھوڑتا ہون جب جانون کہ میرے گرز کی ضرب سے
اپنے کو بچاؤ اور اس گرز سے پہلو پھیر کر جھپٹ کر اپنے پر سے گرز گران سنگ پر جو کو طلا پچہ بلکہ الماس کا
اٹھایا اور اسکو بلند کرکے گردش دی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ گرز کاہے کو ہے ایک پہاڑ ہے جو واقعی
ایسا زبردست گرز آج تک نہین دیکھا یہ گرز تو گرز سام بن نریمان سے بھی زیادہ ہے گرز لندھور مشہور ہے
لیکن میرے نزدیک وہ بھی اسکے روبرو ایک چیز ہے خداوندکریم اسکی ضرب سے بچائے گرز کاہے کو ہے ایک الماس
کا طلا پچہ ہے یا کوہ گران کا ٹکڑا ہے مگر صاحبقران نے جب یہ دیکھا کہ آٹھ پہلو ہین اور ہر پہلو سے
طریقہ کا ہے کوئی الماس کا ہے کوئی یاقوت کا کوئی برنجی اسی طور سے آٹھ پہلو آٹھ قسم کے ہین اور درست

اُسکا اثنی میں صاحبقران اُس گرز کو ایسے طریقہ کا دیکھکر بہت حیران ہوئے اور خیال کرنے لگے کہ خداوند
کریم اس گرز سے بچانا اُدھر افغان گرز زن نے اپنے گرز کو بلند کرکے گردش دی اور کہا کہ اے طلسم کشا پیچ
گرز میں سے صدائے قنا قنا آنے لگی جب اُسنے گرز کو گردش دیکر قصد لگانے کا کیا صاحبقران نے
بھی گرز سام بن نریمان کو اُٹھایا اور حمزہ کی پناہ کیا درگاہ باری میں عرض کیا کہ حمزہ از جگل نازک تر
دارم پناہ گرز ندارم پناہ تو دارم تو ہی بچانے والا ہے مجھے اس گرز کی ضرب سے یہ دعا کرکے گرز کو سر کی اور حمزہ کی پناہ
کیا دونوں ہاتھ سے گرز کے بلند کر دیے افغان نے گرز کو گردش دیکر گرز لگانا شروع کیا قنا قنا کی صدا آنے لگی اُدھر
لشکر اسلام یہ حالت دیکھ کر ہر ایک صاحبقران کے لیے دعا کرنے لگا سب کی نگاہ لگی ہوئی ہے دونوں طرف
کے اہل لشکر کو ہمین چشم بستہ ہوئے اسی طرف دیکھ رہے ہیں بادشاہ طلسم نے تو یہ واقعہ دیکھکر منہ پر ہاتھ
رکھ لیا اور دل سے دعا کر رہا ہے کہ یا خداوند کریم صاحبقران کو اس گرز سے بچا تو ہی حافظ ہے اُدھر خبردار
خبردار کہکر افغان نے گرز مارا گرز پر گرز پڑا تڑاقہ پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ ساتوں آسمان پھٹ کر گر پڑے پتھر
پھل گرز سے نکل کر بالائے فلک گئے آسمان ہل گئے زمین کے طبقہ متزلزل میں آئے دریا کا پانی تلاطم
میں آیا پہاڑ باہم سر ٹکرانے لگے ایسی صدا پیدا ہوئی گرزوں سے کہ گوش گردون دون کر ہو گئے کرہ بیان
صدائے تڑاقہ سنکے دہل گئے عبادت خدا بھول گئے دل زمین ہول سے شق ہو گیا غبار بلند ہوا اُس میں
صاحبقران پوشیدہ ہو گئے اُدھر افغان نے گرز کو جب گرز پر مارا تھا اور تڑاقہ ہوا تھا گرز کو ہاتھ سے
چھوڑ کر ہٹ گیا تھا گرز گرز سے ٹکرا کر زمین پر گرا تھا اُس سے غبار پیدا ہوا تھا اُسمین صاحبقران پوشیدہ
ہو گئے تھے اور گرز افغان سے ایک غبار پیدا ہوا تھا بس افغان نے الگ ہو کر اہل اسلام کی طرف
متوجہ ہو کر کہا کہ دیکھا تم نے تمہارے سردار میرے گرز کی تاب نہ لایا اور پست ہو گیا استخوان تک نہ پتہ ہوگا اگر
تم یہاں لیکر چھپا لوں گے [illegible] ایک ایک ریزہ استخوان کا [illegible] دوسرے منہ پھیر کر اپنے لشکر کی طرف
دیکھا مسعود و واعظ [illegible] قصد سے آمادہ کھڑے ہوئے تھے کہ اُدھر افغان ہم سے پلٹا کر [illegible]
جاکر [illegible] کو اسیر کر لو [illegible] فوراً گرفتار کر لیں جیسے افغان نے اُدھر کو منہ کیا سب نے نعرہ [illegible]
بلند کیا افغان نے [illegible] واعظ سے پکار کر کہا کہ آپ دونوں صاحب [illegible] کیا کھڑے ہو کر دیکھو
[illegible] صاحبقران [illegible] لشکر کے لوگ [illegible]
[illegible] ہو گیا تھا کہ [illegible] دونوں [illegible] سے کود کر اور [illegible]

آئے کہ جہاں حمزہ صاحبقران غش کر دیئے پوشیدہ تھے فوراً یہ دونوں بلا خوف دل کر دیئے اور آئے یہاں آ کر
دیکھا تو دیکھا کہ صاحبقران زمین پر پڑے ہوئے ہیں اور ایک طرف مرکب پڑا ہوا ہے یہ دونوں چاہتے تھے
کو اٹھائیں کہ یکایک دونوں کو چھینک آئی اور دونوں دھم دھم ادھر ادھر غش کھا کر گرے جیسے ہی افغان
نے دھماکے کی صدا سنی افغان یہ صدا سنتے خود بھی دھم سے مرکب پر سے کود کے اور اس غبار میں گئے
اور جاتے ہی اعظم و سوسن کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا دونوں کی زبان میں سوزن دیکر اب جو دیکھا تو
صاحبقران و اشقر کو بیہوش پایا فوراً گلدستہ دافع بیہوشی نکالا صاحبقران و اشقر کو ہوشیار کیا
اب جو صاحبقران کی آنکھ کھلی اپنے کو خاک پر پڑا پایا اور افغان کو اپنے برابر کھڑا ہوا دیکھا صاحبقران
حیران ہوئے کہ یہ واقعہ ہے کیسے دریافت کیا چاہتے تھے کہ یکایک اب جو دیکھا کہ وہ ایک گل دیگر
شگفت افغان تو نہ رہے بجائے افغان کے خواجہ عمرو کھڑے ہوئے ہیں صاحبقران حیران تھے
کہ خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران آپ نے پہچانا اپنے غلام کو آپ حیران نہ ہوں جلد مرکب پر سوار ہو کر
لشکر کفار سے مقابلہ کریں میں نے سوسن و اعظم کو اسیر کر لیا ہے دونوں میرے پاس ہیں میں نے
افغان گرزن بنکر ان دونوں پر عیاری کی ہے آپ [illegible] و پھر کار گل
واقعہ عرض کرونگا یہ جو صاحبقران نے سنا دوڑ کر خواجہ کو گلے سے لگایا خواجہ نے عرض کیا کہ اب
دیر نہ فرمائیے یہ کہکر صاحبقران کو مرکب پر سوار کیا صاحبقران نے اشقر پر سوار ہو کر اور عقرب
سلیمانی کو نیام انتقام سے کھینچ کر نعرہ کیا ادھر خواجہ عمرو نے بھی خنجر ہاتھ میں لیکر اور پیچ عیاری کو
کھینچکر اپنے نام کا نعرہ کیا نعرہ صاحبقران یہ ١٥ اسپ عمر ہیبتم روزگار + بحکم خدا البتہ شمشیر جبار +
یکے تیغ قمقام و صمصام نام + یکے عنتر و دیگرے ذو الحسام + بین کافران از جہان پاک کرد + سرکشان
تمام و رخاک کرد + چو تیغ علی برکشم از غلاف + تزلزل فتد در میان مصاف + ادھر تو صاحبقران نعرہ
کرکے غبار سے باہر آئے سامنے نعرہ صاحبقران کے نعرہ عمرو کا ہوا نعرہ عمرو منم عمرو ہوں میں
عیار صاحبقران + میرے مکر سے کانپتا ہے جہان + دوندہ جہان گرد طرار ہوں + جہان گیر عالم کا عیار
ہوں + میں ایسا تیز رفتار ہو کر قدم + صبا ٹھوکریں کھاتی ہے ہر ہر قدم + اڑا دوں صبا کے بھی میں ہوش کو +
نہ پہونچے میری گرد پا ہوش کو + یہ دونوں خادم و مخدوم اس غبار سے نعرہ کرکے نکلے کفار نے جو یہ
واقعہ دیکھا تو حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ گذرا نہ تو اعظم جادو اس غبار سے باہر تشریف لائے نہ

سوسن جادو بلکہ اسکے عوض مین خود زندہ و سلامت نکلا اور اسکا عیار عمرو بلکہ افقان گرزن بھی
اس غبار مین جاکر غائب ہوگئے یا تو یہ لوگ خوش ہو رہے تھے یا حیران ہوگئے یہ واقعہ دیکھ کر صاحبقران
نے اس تیغ گرد سے نکل کر فرمایا کہ اے کافران جہان وای سرکشان زمان کے گذارم کہ از دست من زندہ و
سلامت بدر روید یہ فرما کر اور مرکب اٹھا کر لشکر کفار پر چلے خواجہ عمرو بھی رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے خنجر
ہاتھ مین لیے چلے آتے ہین کفار نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ طلسم کشا ہماری طرف با شمشیر برہنہ آتا ہے یہ سب بھی
ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے لینا لینا کہکر چلے ایکطرف سے ساحر بھی چلے کہ مقہور سپہ سالار سوسن نے جو خواجہ
کو اصلی صورت پر دیکھا ہمراہ صاحبقران اور صاحبقران کو بہ قصد جنگ لشکر آتے دیکھا پہلے تو پکار کر
خواجہ عمرو سے کہا کہ واہ استاد کیا کہنا عیاری اسکا نام ہے بھلا آپ سے کیا کوئی بچ سکتا ہے اور آپکے
روبرو کیا عیاری کرے گا کیا خوب عیاری کی ہے یہ کہکر بہت کرنے لگا لشکر کفار پر اور لڑنے لگا ادہر سے صاحبقران
بھی با تیغ برہنہ پہونچ گئے اور کفار کو قتل کرنے لگے اب کفار کو معلوم ہوا کہ مقہور عمرو عیار سے مل گیا
تھا اور خواجہ افقان گرزن بنکر آئے تھے عیاری کرکے اعظم جادو و سوسن جادو کو اسیر کر لیا
کفار سے لڑنے لگے ادہر اہل اسلام نے جب دیکھا تھا افقان کے ضرب گرز سے صاحبقران خدا
نخواستہ پست ہوگئے اور تیغ گرد مین پوشیدہ ہوگئے سب کے چہرون کا رنگ کافور ہوگیا تھا ہر ایک کے
منہ پر ہوائیان اڑنے لگین تھین دلون پر ملال و کدورت چھاگئی تھی باہم یہ صلاح کرکے ساحر اور نجیم
ساحر چلے تھے کہ چل کر لڑو اور اپنی جان دو یا ان لوگون کو زندہ نہ رکھو اور سبکو مٹا دو یا خود نہ باقی رہو ایک
مرتبہ سب لشکر نے اپنے مقام سے جنبش کی تھی دونون حکیم اور بادشاہ طلسم بھی صلاح کرکے چلے تھے
سب نے تلوارین علم کر لین تھین ساحرون نے تبر مبا سے سحر ہاتھون مین سنبھالے تھے ابھی یہ لوگ راہ
ہی مین تھے کہ صاحبقران و عمرو کے نعرہ کی صدا کان مین آئی اب جو دیکھا تو صاحبقران و خواجہ کو
باہم لشکر کفار کی طرف بقصد جنگ و پیکار جاتے ہوئے دیکھا سب خوش ہوگئے اور فرحناک ہوگئے
سپہ سالار نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ یا صاحبقران مین بھی مع لشکر کے آتا ہون جمال نے جو خواجہ کو
دیکھا خوش ہوکر پکارا کہ آپکے استاد کیا کہنا واہ کیا خوب عیاری کی ہے یون عیاری کرتے ہین خواجہ نے پلٹ کر
دیکھا اور امیر حمزہ صاحبقران نے دیکھا کہ بادشاہ طلسم و حکیم استقلینوس و دیگر سردار مع لشکر کے
بقصد جنگ و پیکار چلے آتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ لشکر اسلام بھی آکر لشکر کفار سے گتھ پٹ ہوگیا

نجیم ساحر بجیر ساحر سے لڑنے لگے ساحر ساحر سے ادھر تلوار و خنجر و تیر چلنے لگا ادھر ترنج و نارنج و دانہ ہائے آتش کے
و پچھے بیکان سے کسی طرف کشتی ہو رہی تھی کوئی گرز سے لڑ رہا تھا کسی مقام پہ تلوار چل رہی تھی ساحران
بین یہ رنگ تھا کہ کوئی ابر سحر بنا کر لڑ رہا ہے کوئی اژدر بنا ہوا تھا و نفس کشتی کر رہا تھا کوئی باہم عقرب بنا ہوا
لڑ رہا تھا بہرون کے شور و غل کی صدا تھی پہلوانان رعد آواز کے گرجنے کی صدا تھی باجے جنگی بج رہے تھے
نقیب ان تقاہت کر کے دل لشکر کے بڑھا رہے تھے کفار جان دے دے کر لڑ رہے تھے اور یہ خیال تھا کہ
گو سردار و افسر ہمارے اسیر ہو گئے ہین مگر ہم حق نمک ادا کر دین بڑے غضب کی تلوار چل رہی تھی قیامت
کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی سرون کا مینھ برس رہا تھا خون کے دریا بہہ رہے تھے تلوارون کی برق کوند
رہی تھی ڈھالون کی سیاہ گھٹا بلند تھی طوفان مرگ اٹھا ہوا تھا روز حیات طوفانی تھی ملک الموت
رہ جین قبض کرتے پھرتے تھے کشتی حیات گرداب مین مبتلا تھی ہر طرف بازار مرگ گرم تھا کفار لڑ رہے تھے
کہ صاحبقران نے جوجو نامی سردار تھے انکو اسیر کر لیا لشکر بے سردار کب تک لڑے آخر کو نوبت شکست
پہونچی لشکر کے پاؤن اُٹھنے لگے سردارون نے جو یہ رنگ دیکھا باہم صلاح کی اہل اسلام کا اقبال یاور ہے
اونکا ستارہ ترقی پر ہے ہمارے سردار دونون اسیر ہو گئے ہم بے سردار کے ہو گئے ہم اسنے لڑ نہین سکتے ہین
عمرو نے و نخشب کی عیاری کی ہے دیکھو کیونکر اسیر کر لیا ہمارے افسرون کو اب ہم کیونکر لڑ سکتے ہین اس سے
بہتر یہ ہے کہ اطاعت کرین کیون اپنی بیفائدہ جان دین اور بیکار مقابلہ کرین ہم ان لوگون سے نہین
لڑ سکتے ہین یہ سب تائید یافتہ ہین انکی اُن لوگون سے شراکت کی ہے کہ جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین
جبکہ ان لوگون نے بڑے بڑے لشکرون کو جو کہ لاکھون کے تھے یکہ و تنہا جاکر شکست دی اور درہم و برہم
کیا تو اس لشکر کی کیا اصل ہے ایسی حالت مین جبکہ لشکر ہمراہ ہے تو ایک حملہ مین سب کا خاتمہ کر دینگے
بس اسی مین مفر ہے کہ انکی شراکت کرین اور اطاعت کرین نہ ایسے بہادر ہم نے دیکھے نہ ایسے عیار
یہ باہم صلاح کر کے سردارون نے یہ رائے کی کہ چل کر طلسم کشا کے شریک ہون اور اُس سے امان طلب
کرین جب یہ باہم رائے ہوئی اور یہ خیال کیا کہ اگر ہمارے سردار ہوتے وہ لڑتے ہم بھی لڑتے انکی عدم
موجودگی مین کیون مقابلہ کر کے جان دین بس جب باہم یہ صلاح کر لی اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ہم نے
طلسم کشا کی اطاعت کر لی اب ھاتھ روکو بس سب سردار یہ کہکر پکارے کہ یا طلسم کشا الامان الامان
ہم امان کے خواستگار ہین ہم کو امان مرحمت ہو ہم آپسے نہین لڑ سکتے ہین آپ نے ہمارے سردار و نکو

اسیر کر لیا ہم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ آپ سے مقابلہ کریں سرداروں کا یہ پکار کر کہنا تھا کہ کل اہل لشکر نے پکارنا شروع کیا کہ یا طلسم کشا امان جب یہ صدا سے امان گوش مبارک صاحبقران میں پہونچی صاحبقران نے ہاتھ روک لیا صاحبقران کا ہاتھ روکنا تھا کہ سب اہل لشکر نے ہاتھ روک لیا لڑائی موقوف ہوگئی مگر صاحبقران نے فرمایا کہ پکار کر کہدو کہ امان بشرط ایمان بس بہ حکم صاحبقران خواجہ و دیگر سرداروں نے پکار کر کہا کہ صاحبقران فرماتے ہیں کہ امان بشرط ایمان ملے گی یہ جو پکار کر کہا اُن سب نے جواب دیا کہ ہم نے فرمانا صاحبقران کا قبول کیا یہ کہکر جو معزز معزز سردار تھے وہ ہاتھ باندھ کر بخدمت صاحبقران حاضر ہوئے منشور جادو سے بہت پہلے ہی آگیا قدمبوسی حاصل کی خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یہی منشور جادو ہے اسی نے میرے ساتھ سلوک کیا کہ مجھکو اپنے ہمراہ کوہ سوسن سے لیکر یہاں آیا ہے میں نے کہا تو اس نے قبول کیا ہے میں نے اسکو قبل سے مسلمان کیا ہے یہ مسلمان ہے جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے بہت خوش ہو کر منشور کی بہت تعریف فرمائی کہ اتنے میں وہ سب سردار اعظم جادو کے حاضر ہوئے انھوں نے بخدمت صاحبقران عرض کیا کہ ہم سب آپ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوئے ہیں ہمارے قصور کو معاف فرمایئے ہم کو امان عطا فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ امان بہ شرط ایمان ملے گی انھوں نے عرض کیا کہ آپ کے دین و مذہب میں آئے وہ کیا ہے تب صاحبقران نے کچھ نہ فرمایا تھا کہ خواجہ نے کہا کہ اگر تم لوگ کلمہ پڑھو گے تو سحر سے بالکل بیکار ہو جاؤ گے اور ابھی بادشاہ طلسم تمھیں نکال جادو سے مقابلہ کرنا ہوگا ان سب نے عرض کیا کہ پھر کیا کیا جائے خواجہ نے کہا کہ مطلب اسلام ہے سب دل لیکر دین اسلام کے اختیار کرو صرف کلمہ پڑھو ان سب نے عرض کیا کہ بہت خوب ہے بس صاحبقران نے فرمایا کہ ہم فرودگاہ پر واپس جاتے ہیں تم لوگ وہاں آنا سب کو ہمراہ لیکر انھوں نے عرض کیا بہت خوب سے لیں صاحبقران یہ حکم فرما کے کہ جو اہل اسلام ساحر و غیر ساحر قتل ہوئے ہیں انکو دفن کیا جائے اور کفار کے کشتوں کو میدان سے اٹھوا کر کسی غار میں ڈالدو اور شمار کرو کہ کس قدر اہل اسلام کشتہ ہوئے اور کس قدر کفار صاحبقران کل لشکر کو ہمراہ لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو حکم ملی اپنے اپنے مقام خیام پر اُترے صاحبقران نے دربار آراستہ کیا بارگاہ میں تشریف [illegible] لوگوں نے اہل اسلام کے کشتوں کو ایک مقام پر جمع کر کے نماز [illegible] شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے

اور کفار دس ہزار مارے گئے اُن سب کو اٹھوا کے صحرا میں ایک غار تھا اُسمین ڈالدیا وہان سے سب
واپس آئے اور صاحبقران سے سب حال عرض کیا کہ دو ہزار اہل اسلام قتل ہوئے اور دس ہزار کفار
مارے گئے یہ سُنکے صاحبقران خاموش ہوئے اُدھر سرداران اعظم جادو خدمت صاحبقران سے
رخصت ہوکر اپنے لشکر مین آئے سب اہل لشکر کو جمع کرکے کہا کہ ہم نے تو اطاعت طلسم کشا کی کیونکہ
ہم طلسم کشا سے نہیں لڑسکتے ہین تم لوگ کیا کہتے ہو اُن سب نے ایک زبان ہوکر جواب دیا کہ جبکہ ہمارے
افسر اعلیٰ اعظم جادو اسیر ہوگئے آپ ہمارے سردار و افسر ہین جو آپ کو منظور ہو وہ ہم کو منظور ہے پس ہم
بھی آپ کے کہنے پر عمل کیا اگر آپ نے صاحبقران کی اطاعت کی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اطاعت
کی جب یہ سب نے جواب دیا پس وہ سرداران سب کو لیکر فرودگاہ پر آئے لشکر کو وہان اُترنے
کا حکم دیا اور جو معزز معزز تھے اُنکو ہمراہ لیا اور باقی اہل لشکر ساحر و غیر ساحر کو فرودگاہ پر چھوڑکر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوئے یہانتک کہ دربارگاہ پر پہونچے بذریعہ درگہ سالار کے خبر کرائی کہ سرداران
لشکر اعظم جادو دروازہ پر حاضر ہین اُنکو کیا حکم ہوتا ہے درگہ سالار نے جاکر عرض کیا صاحبقران نے
حکم دیا کہ اُنکو اندر لے آؤ پس درگہ سالار یہ حکم پاکر بیرون بارگاہ آیا اور اُن سب سردارون کو ہمراہ لیکر یہ
کہکر کہ آپ کو صاحبقران نے طلب فرمایا ہے یہ جو سُنا وہ سب کے سب درگہ سالار کے ہمراہ اندر بارگاہ
کے آئے جبراگاہ پر سے صاحبقران و بادشاہ کو بہت آداب سے مجرا کیا قواعد شاہی بجالائے کرسیان حکم
ہوئین سب سلام کرکے کرسیون پر بیٹھ گئے جب بیٹھ چکے تو ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اب حضور ہم
غلامون کو عقائد دین اسلام تعلیم فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا پس اُن سب کو
عقائد دین اسلام تعلیم فرمائے جو کہ ساحر تھے وہ مطیع اسلام ہوگئے اور جو کہ غیر ساحر تھے اُنھون نے
کلمہ پڑھا جب سب مشرف بدین اسلام ہو چکے اُسوقت اُن سردارون نے عرض کیا کہ ہم امیدوار
ہین کہ حضور دربند اعظم مین تشریف لے چلیے اور سب ساکنان دربند کو بھی مشرف بدین اسلام
فرمایئے اور جو نان و نمک ہم سب کو نصیب ہے وہ نوش فرمایئے اور دربند پر قبضہ فرمایئے اور جسکو
مناسب جانیئے اور جو لائق ہو اور حقدار ہو اسکو حاکم فرمایئے صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ
اچھا ہم کل چلینگے اُن سب نے عرض کیا کہ سب لشکر و اہل دربار کو ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے گا و نیز یہ بھی
فرمایئے گا بادشاہ دربند مین چلکر دربار فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا وہ سرداران رخصت ہوکر اپنے

مقام پر آئے سب اہل لشکر کو شرف بدین اسلام کیا سب مطیع اسلام ہوئے جو اہل لشکر ساحر تھے وہ مطیع
اسلام بصدق دل ہوئے اور جو غیر ساحر تھے اُنھون نے کلمہ پڑھا یہان صاحبقران نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ رات بہ عیش و راحت بسر کی جب صبح ہوئی یہان صاحبقران
نے بیدار ہوکر نماز سحر ادا فرمائی سب سردار بھی عبادت خدا سے فارغ ہوئے اُدھر سرداران لشکر اعظم جادو
بیدار ہوکر اور سب لشکر کو آراستہ کرکے چلنے کے لیے طرف دربند کے حکم دیا اور خود بخدمت صاحبقران روان ہوئے
یہان صاحبقران بارگاہ مین تشریف لائے ابھی فارغ ہوئے نماز سحر کے یہان دربار آراستہ ہوا تھا کہ وہ
سردار آکر پہونچے صاحبقران کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لائے عرض کیا کہ تشریف لے چلیے مع کل لشکر کے یہ
سنکے صاحبقران نے فرمایا اچھا اور حکم دیا کہ لشکر سامان درست کرکے جلد تیار ہو وے ہم اتارون دربند
چلینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسیوقت سب لشکر تیار ہو گیا بس صاحبقران مع سب سرداران و بادشاہون کے بہ خدم
و حشم جلو میں دربند اعظم کے روانہ ہوئے وہان ساکنان دربند کو خبر ہو گئی تھی کہ ہمارے سردار اسیر ہو گئے اہل
لشکر شکست کھائی جو سردار و اہل لشکر باقی رہے تھے اُنھون نے طلسم کشا کی اطاعت کی اب طلسم کشا
اس طرف کو آتا ہے یہ لوگ بھی مجبور و ناچار ہو گئے اُنھون نے خیال کیا کہ اب سوا اطاعت و فرمانبرداری
کے کوئی دوسری صورت نہین ہے جبکہ سردارون نے اطاعت کر لی تو ہم کیا چیز ہین ہم تھوڑا ہی ہین لڑنا بھڑنا
کیا جانین بس اطاعت ہم کو بھی لازم ہے یہ سب ساکنان دربند اعظم و شہر اعظم یہ سوچکر ادنی و اعلی
باجے استقبال دروازہ شہر پر آکر کھڑے ہوئے خوب دربند کو آراستہ پیراستہ کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا امیر
و فقیر سب خوش ہو رہے تھے کہ یکایک جلوس سواری نمودار ہوا یہان تک کہ سب سردار صاحبقران کو
لیکر داخل دربند و شہر ہوئے اہل شہر نے طلسم کشا کو دیکھکر سلام و مجرا کیا صاحبقران و اہل لشکر صاحبقران
سیر کرتے ہوئے عمارات شاہی مین آئے صاحبقران ایوان مین داخل ہوئے اور لشکر جا بجا مناسب
پُر فضا خوش ہوا سردارون کے لیے مقام مقرر کیے گئے یہان صاحبقران نے دربار آراستہ کیا منادی کرا دی
کہ سب اہل شہر حاضر ہوون اسیوقت سب اہل شہر حاضر ہوئے اس مجمع کے روبرو خواجہ عمرو نے بہ حکم
صاحبقران حمد و ثناے الٰہی بیان کرکے سب کو مطیع اسلام کیا جو غیر ساحر تھے اُنھون نے کلمہ پڑھا
القصہ کہ سب اہل شہر صدق دل سے مسلمان ہوئے جب ان کامون سے فراغت ہوئی اب خواجہ
عمرو نے اپنی سب عیاریان اول سے آخر تک بیان کین از انجملہ کہ جس بھیس مین افغان گرزدار کی صورت

ایشک امیر مقرر ہو کے ہمراہ یہاں آیا میں نے وہ گرز کاغذ کا تیار کیا تھا اسمین بیہوشی بھری تھی اُس گرز کو جب میں نے
مارا آپ نے گرز پر دو کاغذ کا اثر قہر پیدا ہوا میرا گرز شق ہوا اُس سے غبار پیدا ہوا آپ بھی اسی سے بیہوش ہو گئے اور
اشقر بھی میں نے اعظم و سوسن سے پہلے ہی اقرار کر لیا تھا کہ جب میں طلسم کشا کو ضرب گرز سے بیہوش
کرون تو تم جا کر دونوں طلسم کشا کو پکڑ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ اندرون غبار گئے وہ بھی بیہوش ہو کر
گر پڑے میں نے جا کر اُن دونوں کو نذر زنبیل کیا اور آپ کو مع اشقر کے ہوشیار کیا یہ جو خواجہ عمرو نے
بیان کیا سب سنکے بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف کی اور کہا کہ آپ کا مثل و نظیر نہیں ہے کوئی
عیار آپ سا ایسا نہ ہوگا واقعی آپ شاہ عیاران عیار یگانہ طرار ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ بادشاہ
شاہزادے والا شان ہون آپ کا فرمانا بہت درست و بجا ہے سرداران اعظم وغیرہ نے بعد اسکے
کی خواجہ عمرو کی سب نے دستبوسی اور قدمبوسی کی خواجہ نے سب کو گلے سے لگایا جب یہ سب
تمام ہو چکا راوی بیان کرتا ہے کہ اب خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ اعظم جادو و سوسن جادو
کو زنبیل سے نکالو اور ہدایت بدین اسلام کرو اگر وہ مطیع اسلام ہون تو خیر ورنہ قتل کرو اور لوح حاصل
کرو خواجہ نے عرض کیا کہ ان لوگون کا اختیار مجھکو دیجیے میرا جس طور سے جی چاہے انکے ساتھ پیش
آؤن اور جو چاہے اقرار لون صاحبقران نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہے یہ سنکے خواجہ عمرو نے اعظم جادو
و سوسن جادو کو زنبیل سے نکال کر ستون بارگاہ سے خوب مثل اصفا و باصفا سے کس کر باندھا
اور اُن دونوں نے آنکھ کھولی اپنے کو بندھا ہوا ستون بارگاہ سے پایا اور سامنے بلند اورنگ پر صاحبقران
و سرداران صاحبقران و حکیم اسقلینوس و اپنے سرداروں کو کرسی و نگل پر بیٹھا ہوا دیکھا اُن
دونوں نے خیال کیا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں آنکھیں بند کر لین کہ کیا برا خواب دیکھا خداوندا ایسا
خواب دشمن کو بھی نہ دکھائیں خواجہ پر انکی نگاہ نہ پڑی تھی خواجہ سامنے کو بیٹھے ہوئے تھے
کرسی پر انکے ہاتھ میں کوڑا تھا خواجہ نے انکی پشت پر کس کے دیکھو لی آپ نے فرمایا کہ اے سوسن و
اعظم ذرا ہوشیار ہو اور آنکھ کھول کر دیکھو تم خواب نہیں دیکھ رہے ہو بلکہ عین بیداری ہے ذرا آنکھ
کھول کر دیکھو میں نے عیاری کر کے تم کو اسیر کر لیا ہے اور تمہارے سب اہل لشکر و اہل شہر نے دین
اسلام قبول کیا اور ہم سب کا یہاں قبضہ ہو گیا ہے بس اب تم کو لازم ہے کہ تم بھی اپنے خدا کو اور پیدا
کرنے والے کو پہچانو اور جانو کہ کسی نے پیدا کیا ہے جنکی تم بندگی کرتے ہو اور پرستش یہ سب بندے ہیں

شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے خدا بنے تھے اور مشرک ہو گئے تھے سامری و جمشید بھی خدا کے بندے
تھے اور ساحر تھے بسبب سحر کے انکو یہ قدرت ہوئی کہ دعوے خدائی کرنے لگے یہ صرف انکی گمراہی اور
بے ایمانی تھی اپنے ساتھ ہزاروں کو گمراہ کیا بس جو خداوند کریم کو نہ پہچانے گا وہ اپنے اعمال کی سزا
پاوے گا بروز قیامت داخل جہنم کیا جاوے گا جانو کہ خدا برحق ہے اُسنے زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر
سب اپنی قدرت سے پیدا کیے ہیں جو خدا کو پہچانے گا اور ہم لوگوں کی اطاعت کرے گا اُسکا بڑا مرتبہ
ہوگا تم دیکھو کہ سوسن جادو نے کیا کیا تدبیر اپنے بچنے کی کی مگر نہ بچ سکی گو مجھکو اپنے باغ میں قید
کر لی تھی مگر میں کیونکر رہا ہو گیا میرے خدا نے میری کمک کی مقصود رہے میرے کہنے سے وہ دین اسلام
قبول کیا میں نے یہاں آکر عیاری کی یہ آپنے نہیں دیکھا مجھکو زندہ در گور کر آئے تھے اگر میرا دین
برحق اور سچا نہ ہوتا تو میں کبھی نہ رہا ہوتا تم خیال کرو کہ اسوقت میں تمھاری کسی خدا نے کمک نہ کی اور
کوئی تم کو بچانے نہ آیا تم دونوں بیٹھے ہوئے کھڑے ہو اور کوئی امداد کو نہیں آتا ہے اپنے خداوند سے فریاد
کرو دیکھو وہ آکر تمھاری کمک کرتے ہیں اور ہم نے جب اپنے خدا سے فریاد کی اُسنے ہم کو اُس بلا سے
نجات بخشی تم بھی خیال کرو کہ کوئی صورت میری رہائی کی تھی پھر کیونکر میں رہا ہوا اور یہاں پہونچا
اور تم کو اسیر کیا دیکھو تو کہ جن لوگوں نے ہماری اطاعت کی اُنکی کیا عزت و توقیر ہے اور کس قدر قدر
کی جاتی ہے اور کیا مرتبہ ملا ہے اور جنھوں نے اطاعت نہیں کی اور کافری کو پسند کیا وہ مارے گئے اُنکے
گوشت و پوست کو زاغ و زغن کھا گئے کوئی پرسان حال تک نہ ہوا بے ستون جادو کو دیکھو
کہ کس خرابی سے مارا گیا یاد رکھو کہ عمر اس طلسم کی تمام ہوئی اب یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شمشال جادو
مارا جاوے گا یہ امر ضرور ہوگا بس اس سے بہتر یہ ہے کہ تم دونوں بھی اطاعت صاحبقران کرو اور دین
اسلام کو قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ تم دونوں کو اس طور سے قتل کرونگا کہ یہاں زاغ و مرغان ہوا تمھیں
کھاوینگے اور مجھکو رحم نہ آوے گا اگر اطاعت کروگے تو زندہ بچوگے اب تم کو اختیار ہے یہ جو خواجہ عمرو
نے بیان کیا اور وحدانیت خدا اُنکے روبرو بیان کی زنگ کفر اُنکے آئینہ دل سے دور ہوا دونوں نے
اب آنکھ کھولکر دیکھا سب کو کہ مع کل سرداروں کے جلوہ فرما ہیں خواجہ عمرو سامنے کرسی پر ہاتھ
میں کوڑا لیے ہوئے بیٹھے ہیں یہ جو انھوں نے دیکھا اور اپنے کو بندھا ہوا پایا خواجہ عمرو کی
اپنے دل میں بہت تعریف کی اور کہا کہ واقعی یہ عیار بے بدل ہے کیا خوب عیاری کی ہے ہمارے

پاس اُسکے دونون رہے اور ہم نہ پہچان سکے اور کس تدبیر سے ہم کو اسیر کر لیا ہم کچھ نہ بنا سکے اور اُنکی طلسم کشا کا
دین برحق ہے اور ضرور یہ طلسم کشا ہے ہم کو اسکی اطاعت کرنا لازم و واجب ہے اسوقت بدین کسی لئے آکر
کمک نہ کی اور نہ کوئی معین ہوا سوسن نے خیال کیا کہ بیکار اپنی جان کو برباد کرنا ہے جو جو علامات فتح طلسم
کی تحریر کئے گئے ہین وہ سب ظاہر ہوتے جاتے ہین یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور اس طلسم کا فاتح یہی شخص ہے
اسکی اطاعت کرنا پر ضرور ہے بیکار مقابلہ کر کے اپنی جان و آبرو کا برباد کرنا ہے سیکڑون جادو نے کیا پایا
اپنی جان سے گیا ہین وہ تدبیر کرآئی تھی کہ بھی عمرو اُس باغ سے نہ نکلتا مگر اُسکے خدا نے اُسکی مدد کی وہ رہا
ہوگیا ضرور خداے آسمانی سچا خدا ہے اور سب خداے باطل ہین پس طلسم کشا کی کمک و مدد کرنا لازم ہے یہ
سوچ کر اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لی جاے تو مین کچھ کلام کرون خواجہ نے کہا کہ تمھارے
پاس قلمدان و کاغذ رکھا ہوا ہے جو کچھ تمکو کہنا ہو وہ اسپر لکھو و تمھارے ہاتھ کھلے ہین یہ سُنکے سوسن نے کاغذ
پر تحریر کیا کہ مجھکو رہا کرو مین نے اطاعت کی دین اسلام قبول کیا واقعی تم لوگون کا دین برحق ہے اور
خداے نادیدہ سچا خدا ہے اور یہ سب باطل خدا تھے مین نے سامری و جمشید پر لعنت کی مین مطیع طلسم کشا
ہوئی یہ لکھکر خواجہ عمرو کے روبرو پھینکدیا خواجہ نے اُسکو پڑھکر صاحبقران کو دکھایا صاحبقران نے
پڑھا اور سب سردارون نے صاحبقران نے حکم دیا کہ سوسن کی زبان سے سوزن نکال کر باہر کردو
وہ اقرار کرتی ہے دین اسلام کے قبول کرنے کو خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین پہلے عرض کرچکا
ہون کہ اسکا اعتبار مجھکو نہیں ہے پس اب آپ دخل ندین مین جب اسے نزدیک خوب طور سے جانچ لونگا کہ
یہ اب مکر و فریب نہ کریگی اُسوقت رہا کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے علاوہ اور بھی کوئی طریقہ ہے کہ
جس سے معلوم ہوگا کہ یہ مکر و فریب نہ کریگی جبکہ وہ اقرار کرتی ہے اپنے منھ سے خواجہ نے کہا کہ جی ہان
اور بھی طریقہ ہے صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ نے پلٹ کر سوسن کے چہرہ پر نگاہ کی اُسکی پیشانی
پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا خواجہ کو یقین واثق ہوگیا کہ سوسن نے صدق دل سے اقرار قبول مذہب اسلام
کیا ہے خواجہ نے جب پہچان لیا تو سوسن سے کہا کہ یہ شرط تو تم نے قبول کی دوسری شرط یہ ہے کہ
تمھاری دختر جو ماہ وش ہے اُسکا عقد تم کو جمال رہدار کے ساتھ کرنا ہوگا کیونکہ وہ مدت سے اُس پر
عاشق ہے اور مین اُس سے اقرار کرچکا ہون کہ تیرے معشوقہ کو دلوا دونگا اور بڑی لڑکی پر تمھاری مین
عاشق ہون اُسکا عقد تم کو میرے ساتھ کرنا ہوگا اگر یہ امر تم کو منظور ہے تو مین رہا کرتا ہون ورنہ اُبا دکا

عرگ گھبرایا سے قضا ہو سوسن نے یہ شعلے کاغذ پر تحریر کیا کہ میں بھی اور دونوں بھی آپکی کنیزیں ہیں اور لونڈیاں ہیں آپکو انکا اختیار ہے جسکے ہمراہ چاہیے عقد فرمائیے مجھکو کوئی عذر و انکار نہ ہوگا یہ بھی جب خواجہ نے پڑھا پھر یہ کہا خواجہ نے کہ تم کو لوح طلسم صاحبقران کے حوالے کرنا ہوگی تاکہ وہ لوح پاکر سرا سے فتح طلسم جائیں سوسن نے تحریر کر دیا کہ جب میں رہا ہونگی تو جاکر لوح فوراً لا دونگی کیونکہ مالک لوح میں ہوں اور محافظ لوح مجکو اختیار ہے جسکو چاہوں لوح دیدوں جب یہ سب اقرار سوسن نے کیے خواجہ نے لپک کر اسکی زبان سے سوزن لی اور حلقہ پا سے نکال کھولدیے جیسے سوسن رہا ہوئی یہاں سب ساحر سنبھل کر بیٹھے تھے کہ شاید رہا ہو کر کوئی حرکت کرے صرف رہا ہونے کی غرض سے یہ سب اقرار کیے ہوں سوسن نے رہا ہونے کے ساتھ ہی دوڑ کر صاحبقران کے قدموں پر سر رکھدیا اور کہا کہ میری خطا معاف فرمائیے صاحبقران نے اسکا سر اٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ میں نے معاف کیا میرے خدا نے معاف کیا تم شوق سے اپنی زندگی بہ عیش و راحت بسر کرو بس جب یہ صاحبقران نے فرمایا سوسن نے خواجہ کے قدموں اور ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ میری خطا معاف فرمائیے اور آپکو اپنی لونڈیوں کا اختیار ہے مہروش کو میں نے آپکی کنیزی میں دیا قبول فرمائیے ماہوش کو جسکے ساتھ چاہیے عقد فرمائیے خواجہ نے بھی گلے سے لگایا فرمایا کہ میں نے بھی تمہاری خطا معاف کی اب سوسن سپہ سالار بلند آواز کے پاس آئی اسکے قدموں پر سر رکھا اور کہا کہ اے جہان پناہ میرے قصور کو معاف کیجیے میں بہکانے سے شنشکال کے آپ سے منحرف ہو گئی اور میں نے گستاخی کی صاحبقران نے فرمایا کہ اے سپہ سالار بلند آواز تم کو چاہیے میری قسم سوسن کی خطا معاف کرو اور گلے سے لگاؤ سپہ سالار بلند آواز نے ایسا ہی کیا اب سوسن اور سب ساحر ملی صاحبقران نے سوسن کو زمرہ ساحران میں سب سے بالادست جگہ مرحمت فرمائی اب خواجہ اعظم کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تم نے اطاعت صاحبقرانی کو لاحظ کیا کہ وہ سوسن کے ہمراہ کس رغبت کے ساتھ پیش آئے اور کیا عنایت فرمائی بس تمکو بھی لازم ہے کہ تم کو بھی باقی زندگی کو غنیمت جانو اور اطاعت کرو خواجہ اعظم جادو پہلے ہی سے دل میں [illegible] اسلام میں بہت لطف ہے اور حضرت ہیں یہ طلسم پہنچے گا [illegible] صاحبقران [illegible] تدبیر [illegible] سوسن نے [illegible] کی اور خواجہ کے قتل کرنے کی [illegible] اسیر کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دین اسلام

بر حق ہی اور یہ سب لوگ متائید یافتہ بزرگان دین ہین انکی اطاعت و بندگی باعث فخر و افتخار ہی مین کیون ا
پنی جان مفت مین برباد کرون مثل بے ستون وغیرہ کے بس یہ تو سوچ چکا تھا جب خواجہ سے یہ
کہا اور اُسنے دیکھا کہ سوسن نے اطاعت کی اب لوح طلسم کشا کو مل جاویگی اور صاحبقران طلسم کو
فتح کرینگے یہ جو اعظم جادو نے خیال کیا اور خواجہ نے اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا اُسنے بھی
پرچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ مین نے بھی صاحبقران اور آپکی اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا خواجہ
نے اُس پرچہ کو پڑھکر صاحبقران سے عرض کیا اعظم جادو بھی دین اسلام قبول کرنے کا اقرار کرتے
ہین مین انکو بھی رہا کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی خواجہ عمرو نے اعظم جادو کے
بھی چہرہ پر نگاہ کی اُسکی بھی پیشانی سے نور اسلام کو جلوہ گر پایا اب خواجہ نے اعظم جادو سے فرمایا
کہ ایک اور شرط ہی وہ یہ شرط ہی کہ اپنی دختر ماہ اختری کی شادی منصور جادو کے ساتھ کردو کیونکہ وہ
بایک مدت سے عاشق ہی تمھاری دختر پر اور اُسکے فراق مین مرتا ہی مین نے اقرار کیا ہی کہ مین تمھارا
عقد بلکہ ماہ اختری کے ساتھ کردونگا اعظم جادو کو رضامند کرکے جب یہ خواجہ نے کہا اعظم جادو
نے تحریر کیا کہ مین آپکا ایک ادنی غلام ہون اور ماہ اختری کنیز ہی میرا بھی آپکو اختیار ہی اُسکا بھی
جسکے ساتھ جی چاہے عقد کیجیے چاہیے یون ہی حوالے کیجیے مجھکو کوئی عذر نہ ہوگا یہ جو خواجہ نے تجویز فرمایا
فوراً تُکّلہ زبان سے اعظم جادو کے نکال لیا اور کمند سے اُسکو رہا کیا وہ بھی دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر
گرا اور اُسی طور سے عذر و معذرت کی صاحبقران نے اُسکو گلے سے لگایا بعد اُسکے اُسنے خواجہ کے
قدمون کو بوسہ دیا خواجہ نے گلے سے لگایا پھر بادشاہ طلسم سے ملا اور اُنھون نے بھی گلے سے لگایا اور
ان سب نے خطا اعظم کی معاف کی صاحبقران نے اعظم جادو کو سوسن کے بالا دست بٹھایا
یہان جگہ وہی راوی بیان کرتا ہی کہ تمام ورپند اعظم کے باشندے مسلمان ہوگئے جب ان باتون سے
فرصت ہوئی صاحبقران نے سوسن جادو سے کہا کہ اب لوح طلسم کی فکر کرو اُسنے جواب دیا کہ کنیز
جاتی ہی اور ابھی لوح لاتی ہی خواجہ نے سوسن سے کہا کہ اب اپنی لڑکیون کے عقد کے بارے مین کیا
کہتی ہو سوسن نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی چاہے ابھی عقد فرمائیے چاہے بعد فتح طلسم صاحبقران نے
خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے خواجہ اب ان سب کا عقد ان کو فتح طلسم کے بعد کرنا اور جب طلسم فتح
ہو جائے اُسوقت باطمینان تمام ہم سب کی شادیان کرینگے خواجہ نے تامل کیا ادھر منصور جادو

نے فرمایا کہ اب تم لوگ مطمئن رہو کہ بعد فتح طلسم تم سب کی شادیان ہونگی تم اپنے معشوقون کے وصل سے
شادکام ہوگے تم نے خود دیکھ لیا اور سُن لیا کہ ان لوگون نے اقرار کیا اُن دونون نے جواب دیا کہ ہم آپکے غلام
ہین آپکے فرمانے کو ہم نے بسر وچشم قبول کیا جب خواجہ نے اس تقریر کو ختم کیا اُسوقت اعظم جادو اپنے
مقام سے اُٹھا اور ہاتھ باندھکر یون عرض پیرا ہوا کہ یا صاحبقران زمان آپ دستگیر بیکسان ہین ایک
امر کا امیدوار ہون اس میری عرض کو قبول فرمایئے تو بعید از عنایت نہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان
کرو اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اس غلام کی یہ خواہش ہے کہ حضور مع بادشاہ وکل سردارون اور کل لشکر
کے جو کچھ مجھکو نصیب ہے ماحضر نان و نمک سے اُسکو نوش فرمایئے اور میری مہمانی کو قبول فرماکے میرا سر
افتخار آسمان پر پہونچا دیجئے اپنے غلامون مین سرفراز فرمایئے اور میری عزت بڑھایئے یہ جو صاحبقران
نے سُنا فرمایا کہ ہم نے قبول کیا اب اعظم نے عرض کیا کہ سوسن کو بھی اجازت دیجیے کہ وہ بھی شریک
دعوت ہو بعد ختم دعوت وہ ہمراہ لوح کے جائے اور لوح لاکر آپکو نذر دے آپ لوح لیکر ہمراہ فتح طلسم
تشریف لیجایئے ہم لوگونکو جہان فرمایئے حاضر رہین صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر اعظم نے عرض کیا
کہ اب لوح کے ملنے مین کوئی مشکل نہین ہے سوسن جائیگی لوح لے آئیگی اب کچھ دیر نہ ہوگی صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا بس اب اعظم جادو نے سامان دعوت کا حکم فرمایا بڑی دھوم سے اُسنے صاحبقران
و بادشاہ و کل سردارون کی دعوت کی یہان تو دعوت ہو رہی ہے اور صاحبقران اعظم جادو کے مہمان
ہین اور یہان یہ عیش و عشرت بسر کر رہے ہین انکو تو مصروف مہمانی رکھا جاتا ہے اب حال طلسم و
شنگال جادو تحریر ہوتا ہے کہ یہان شنگال جادو بیٹھا ہوا تھا دربار آراستہ تھا یہ بالکل بیخوف تھا
کہ مین نے دربندون پر خبر کر دی ہے کسی نہ کسی دربند پر طلسم کشا اسیر ہو جائیگا یہ خیال لیکر بیٹھا
ہے بالکل بے فکر ہو کر عیش و عشرت مین مصروف ہے غرضکہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار اسکے
حاضر دربار تھے کہ یکایک اُن ساحرون کی لاشین آکر اسکے سامنے گرین مع اسکی نانی کے لاش کے کہ
جنکو خواجہ عمرو نے قتل کیا تھا جبکہ فرشتہ قدرت لیکر طلسم مین گئے تھے سلما سے مہر جمال و جہانگیر
کو رہا کرکے لائے تھے اُن لاشون کو دیکھکر شنگال کو بڑا صدمہ ہوا اسنے سحر سے دریافت کیا معلوم
ہوا کہ خواجہ عمرو نے ان سب کو قتل کیا اور وہ سلما سے مہر جمال و جہانگیر کو رہا کرکے لیگئے اسکو
بڑا افسوس ہوا اُن لاشونکو جلوا دیا کئی دن تک بڑا افسوس کیا رنج و غم مین مبتلا رہا بعد

کئی دن سے وہ رنج و غم بر طرف ہو گیا ہے عیش و عشرت میں مصروف ہوا ہے طلسم کی طرف سے ایسا غافل ہے کہ بالکل
اسکو طلسم کی فکر نہیں ہے رات و دن یہ عیش میں بسر کرتا ہے اور ساتھ مہوشان طلسم کے براحت بسر کرتا ہے دو
پہر تک دربار کرتا ہے اسی طور سے ایک زمانہ گذرا کہ یہ دربار میں بیٹھا ہوا تھا اور دربار آراستہ تھا کہ ایک طائر
آکر سامنے اسکے بیٹھا بزبان انسانی گویا ہوا اور پکار کر کہنے لگا کہ اے شمشہ کال جادو آگاہ ہو کیا بیخبر بیٹھا ہے
ہوشیار ہو جا طلسم کشا نے کوہ بے ستون پر آکر کوہ بے ستون کو برباد کیا بے ستون جادو نے
آپکی دوستی اور محبت میں اپنی جان دی بادشاہ سابق کو طلسم کشا نے رہا کیا اُسنے طلسم کشا کی شراکت کی
اور اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا حکیم سقلینوس و حکیم شیاطین نے طلسم کشا کی شراکت کی طلسم کشا کے پاس
لشکر جمع ہو گیا ہے آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا اور یہاں طلسم کشا کا قبضہ ہوگا یہ طائر کہکر پھڑکنے لگا آواز آئی اس
طائر سے کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ میں بیر ہوں بے ستون جادو کا بے ستون ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا گیا
یہ کہتا تھا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ طائر جلنے لگا اور جل کر خاک ہو گیا اُس طائر کا یہ خبر دینا تھا کہ شمشہ کال
و دیگر اہل دربار کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور متغیر ہو گیا یہی حال اہل دربار کا ہوا شمشہ کال نے اہل دربار
کی طرف دیکھکر کہا کہ کوئی مقام خوف و اندیشہ کا نہیں ہے اگر بادشاہ سابق رہا بھی ہوا تو کیا بنا لیگا اور
دونوں حکیم شریک ہو گئے ہیں تو کیا کر لیں گے بے ستون کے مارے جانے اور کوہ بے ستون کے برباد
ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہے اول تو لوح کا دستیاب ہونا محال ہے کوئی حال لوح سے آگاہ نہیں ہے
دوسرے ابھی دربند سوسن و دیگر دربند باقی ہیں ان دربندوں میں سے کسی نہ کسی دربند پر ضرور طلسم کشا
اسیر ہوگا جب یہ سب دربند فتح ہوں اُسوقت کہیں طلسم کشا یہاں تک آسکتا ہے ان دربندوں کا بدون
لوح کے فتح ہونا محال ہے کوئی خوف و اندیشہ نہیں ہے بہتر ہے طلسم کشا اگر لوح بھی پا جائے اور دربند بھی فتح
کر لے اور طلسم کو بھی درہم و برہم کرے مگر مجھکو نہیں قتل کر سکتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ جو لوح ہے جس سے طلسم
فتح ہوگا وہ لوح صرف فتح طلسم میں کام دیگی میرے قتل کی تدبیر نہ بتائیگی کیونکہ وہ لوح بادشاہ سابق
کے نام پر تیار کی گئی ہے اور یہ طلسم بھی اُنہی کے نام سے بنا ہے بس میں نے اُس سے طلسم چھین لیا اور قبضہ
کر لیا ہے میرے نام سے نہ لوح تیار ہوئی ہے نہ طلسم جو لوح میرے قتل کی تدبیر بتائے یا میرے قتل کے
بارے میں کام آئے میں نے اسی سبب سے پہلے ہی اپنی تدبیر کر لی ہے بس میرا قتل ہونا محال ہے
طلسم کشا کو بعد فتح طلسم بھی چین سے نہ بیٹھنے دونگا تم لوگ اطمینان رکھو اول طلسم کشا کا یہاں تک آنا ہی

محال ہے سُن لیناکہ سوسن جادو وغیرہ نے طلسم کشا کو اسیر کرلیا یہ سُنکے سرداروں واہل دربار نے عرض کیاکہ ہم کوکسی امر کا خوف نہیں ہے صرف یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اسی طور سے طلسم کشا یہان تک آجائے تو خرابی ہو قشقال نے کہا کہ اب مین بھی تدبیر کرتا ہون آجتک تو غافل تھا اب مین خبردار ہوا ہون اسکی تدبیر کرونگا سب حاکمان دربند کو نامہ تحریر کرتا ہون کہ وہ ہوشیار ہوجائین اور تدبیر اسیری طلسم کشا مین مصروف ہون راوی بیان کرتا ہے کہ اسیوقت قشقال نے دبیر کو طلب کرکے حکم دیاکہ حاکمان دربند کے نام نامے تحریر کرو دبیر نامے تحریر کرنے لگا یہان تو نامے تحریر کیے جاتے ہین ایک جملہ معترضہ عرض کرتا ہے وہ جملہ یہ ہے کہ مین ناظرین نازک خیال عالی فہم کی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ ناظرین فہیم نکتہ سنج کو معلوم ہو کہ کاتبان طلسم ہوشربا نے بہت بڑی غلطی فرمائی خصوصاً منشی احمد حسین صاحب مرحوم نے طریقہ یہ ہے کہ جب طلسم تیار کیا جاتا ہے جو بادشاہ اور مالک اُس طلسم کا مقرر کیا جاتا ہے اُسی کے نام پر طلسم باندھا جاتا ہے اور جسقدر بادشاہ اُسکے خاندان مین ہوتے ہین اور جبتک کہ عمر طلسم مقرر کیجاتی ہے اُس زمانہ تک جو جو بادشاہ یکے بعد دیگرے ہوتے چلے آئینگے اُن سب کے نام بذریعہ رمل کے دریافت کرکے سب کے نام لوح طلسم مین درج کیے جاتے ہین کہ جس بادشاہ کی حکومت ہو اور وہ مالک رہے اور جب طلسم کشا طلسم فتح کرنے آئے اگر وہ بادشاہ جو کہ مالک طلسم ہے اگر طلسم کشا کی اطاعت کرلے تو خیر ورنہ اُسکے قتل کی تدبیر طلسم بتائے اُسی تدبیر سے قتل کیا جائے اگر مطیع ہوجائے تو صرف طلسم فتح ہوجائے پس جبکہ بادشاہ اصلی لاچین تاجدار تھے اور افراسیاب نے نمک حرامی کرکے حکومت طلسم پر قبضہ کرلیا تھا یہ سپہ سالار تھا لاچین کا یہ بادشاہ طلسم اصلی نہ تھا کہ منشی صاحب نے اُسی لوح کے ذریعہ سے کہ جسکے ذریعہ سے اسد غازی نے طلسم فتح کیا افراسیاب کو بیکار قتل کرایا کیونکہ اُسکا نام اُس لوح مین نہ تھا نہ اُسکے نام پر طلسم تیار کیا گیا تھا وہ تو ایک بیکار شخص ملازم طلسم تھا اگر اُسنے اپنی عقلمندی اور دانائی سے طلسم پر قبضہ کرلیا اس قبضہ کرنے سے وہ مالک نہین ہوسکتا تھا نہ اُسکے قبضہ کی تدبیر لوح طلسم سے دریافت ہوسکتی تھی اور کسی تدبیر سے قتل کراتے تو یہ اعتراض نہ ہوتا ہان وہ لوح لاچین تاجدار کے قتل کی تدبیر بتا سکتی تھی اور اُسکے ذریعہ سے لاچین قتل ہوسکتا تھا چونکہ اُسنے اطاعت کرلی تھی لوح نے تدبیر قتل لاچین نہ بتائی طلسم فتح ہوگیا مین نے اس اعتراض سے اپنے کو بچایا کہ کوئی یہ اعتراض میرے اوپر نہ کرے کیونکہ بادشاہ طلسم اس طلسم کے سماسے بلند آواز آتی ہین

اور ششندکال نے زبردستی اُنکے قبضہ سے نکال کر اپنے قبضہ کر لیا ہیں لوح طلسم تو فتح طلسم و قتل
سیما سے بلند آواز کی تدبیر بتائیگی نہ کہ ششندکال کے قتل کی کیونکہ طلسم تو سیما سے بلند آواز و اُسکے بزرگونکے
نام پر تیار کیا گیا ہے ششندکال کون ہے جب یہ طلسم بنایا گیا تھا تو ششندکال کا کہیں پتہ نہ تھا چنانچہ یہ ساحر
زبردست تھا کسی تدبیر سے داخل طلسم ہوا ہے بسبب اپنی کارگزاری اور دانائی کے وزیر ہوگیا تھا کہ حرامی پر
آمادہ ہو کر طلسم پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ طلسم کو قید کر لیا ہیں اسی غرض سے میں نے تیغہ قتل ششندکال اور زبرجد
الماس نگار صبا جبہ قوال کو بعد قتل ہمشیرہ کے ستون دلوائے کہ جسکے ذریعہ سے ششندکال قتل ہوگا آمدم
بر سر مطلب میں تصدق حسین آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ بہت بڑا اعتراض ہے جو میں نے
اسکو یوں دفع کیا اگر پسند خاطر ناظرین والا تمکین ہو تو مجھکو خطاب تحسین و آفرین سے سرفراز کریں اور مجھکو
داد دینا ہے فرمائیں میں یہ کہتا ہوں کہ مصنف ہوش ربا نے کیوں اتنی بڑی غلطی فرمائی کہ افراسیاب خانہ خراب
کو اُس لوح کے ذریعہ سے قتل کرایا کہ جو اسکے نام سے نہ تیار کی گئی تھی بلکہ لاچین و اُسکے بزرگوں کے نام سے تیار
کی گئی تھی چہ جائیکہ افراسیاب اُس لوح سے قتل ہوتا یا ہوا اگر اب تو وہ لکھ گئے کیا ہو سکتا ہے میں نے اسی غرض
سے اسکا دفعیہ کر لیا کہ ششندکال کے قتل ہونے کی دوسری تدبیر کی کہ تیغہ اور لوح دلوائی اگر کوئی غلطی میں نے
کی ہو اسکو معاف فرمائیے گا زیادہ حد ادب آمدم بر سر مطلب یہ جملہ معترضہ تھا اب اصل قصہ تحریر کرتا ہوں
کہ ششندکال نامے لکھوا رہا تھا ابھی نامے تمام نہ ہونے پائے تھے کہ ایک طائر سیاہ رنگ آکر سامنے ششندکال
کے بیٹھا اور بزبان انسانی گویا ہوا اور پکارا کہ اے ششندکال کیا غافل بیٹھا ہوا ہے ہوشیار ہو تیرے قتل
کا زمانہ قریب آگیا تیرے قتل کا تیغہ اور لوح طلسم کشا کے ہاتھ لگ گیا وہ اُسپر بھی قابض ہوا ہمشیرہ جو ستون
کو چھونے جا کر قتل کیا کو اُسنے شیرو کو قید کر لیا تھا قتل کیا چاہتی تھی کہ سیما سے بلند آواز پہونچ گیا
اُسنے قتل کیا جب وہ قتل ہوئی تو اسکے مکان سے وہ تیغہ اور لوح نکلی سیما سے بلند آواز نے وہ جا
طلسم کشا کو دی اب عنقریب طلسم تمام ہوئی اور تیری عمر بھی اب ہوشیار ہو جا اور خبردار میں یہ ہوں ہمشیرہ
لے ستون کا تجھکو خبر کرنے آیا ہوں یہ کہکر نہیں وہ طائر پرواز کر گیا اب تو ششندکال کے ہوش اُڑ
گئے زانو پر ہاتھ مارا کہنا افسوس ملنے لگا پھر خیال آیا کہ تو تو اسطور سے پریشان ہوگا تو اہل دربار
خیال کرینگے کہ بادشاہ ڈر گیا ایسا نہ ہو کہ منحرف ہو جائیں اور سب مجھ سے پھر جائیں اور مجھکو اسیر کر لیں
اور بادشاہ سابق اور طلسم کشا کی جاکر اطاعت کریں تو بڑی خرابی ہوگی یہ خیال کرکے ششندکال نے کہا

کہ کیا پروا ہے اگر طلسم کشا تیغہ اور لوح پر بھی قابض ہو گیا ہے تو ہو جانے دیں بالکل خوف نہیں کرتا ہوں
طلسم کشا کا یہاں تک آنا محال ہے کسی نہ کسی در بند پر اسیر ہو جائے گا اور میرے پاس خبر آ جاوے گی کہ ہم نے طلسم
کشا کو اسیر کیا ہے فوراً حکم دونگا کہ قتل کر دو ذرا بھی تامل نہ کرونگا تم لوگ پریشان نہ ہو میں تدبیر کرتا ہوں غرض
شندکال نے یہ کہا تو سہی مگر حواس درست نہ تھے دل میں ایک اضطراب تھا کہ بڑی خرابی ہو گئی اب
کوئی صورت ظفر کی نظر نہیں آتی پھر یہ خیال کرتے کہ کیوں اسقدر آدمی گھبراتا ہے اور ڈرا جاتا ہے طلسم کشا
کا یہاں تک آنا محال ہے یہ خیال کر کے خاموش ہو رہا اور دبیر سے کہا کہ نامہ تحریر کرو یہ سب خواب و خیال
ہیں دبیر جو نامے تحریر کرنے لگا چونکہ شندکال عیش پسند ہے اُسنے اس خیال کو بالکل دل سے برطرف
کیا اور خیال کر لیا کہ کوئی یہاں تک آ نہیں سکتا ہے نہ مجھکو قتل کر سکتا ہے یہ قدرت خدا تھی کہ اُسکے دل میں
یہ بات ڈال دی جب قضا آتی ہے تو ایسے ہی خیال پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ افراسیاب نے غفلت کر کے
اور عیش و راحت میں بسر کر کے طلسم کو برباد کرا دیا یہ تو یہ خیال کر کے غافل ہو گیا بلکہ کہنے لگا کہ اچھا آج
موقوف رکھو کل نامہ تحریر کرا کے روانہ کرونگا اور دربار برخاست کر کے عشرتکدہ میں آیا اور مصروف عیش و
عشرت ہوا چنانچہ پھر اسکو خیال نہ رہا سرداروں نے کہا بلکہ باہم یہ کہتے تھے کہ بادشاہ عیش و عشرت کی
وجہ سے ایسا مبتلا ہے کہ اُسکو کسی امر کی خبر نہیں ہے اور کوئی بندوبست نہیں کرتا ہے بالکل غافل ہے دیکھنا اسی
حالت غفلت میں طلسم کشا سب در بندوں کو درہم و برہم کر کے یہاں تک پہونچ جائے گا اُسوقت اس غفلت
کا حال معلوم ہو گا سردار یہ باہم کہا کرتے ہیں اسکو اسی طور سے زمانہ گذر رہا ہے اور واقعہ سنیے کہ جب خواجہ
نے اعظم جادو و سوسن جادو کو مطیع اسلام کیا اور سب در بند اعظم کیا باشندے بھی مطیع اسلام ہو گئے
سرداران اعظم میں ایک ساحر ہے کہ نام اُسکا مکار جادو ہے اُسنے جو یہ واقعہ دیکھا اُسکو بہت ناگوار گذرا مگر مجبور تھا
جان اُسوقت کو مطیع اسلام ہوا تھا اور موقع کا منتظر تھا یہاں جو سامان دعوت ہوا اور سب مصروف
دعوت ہوئے یہ تو اسکا منتظر تھا اسکو موقع ملا اسنے خیال کیا کہ اسکی خبر جا کر بادشاہ طلسم کو کر دوں پس
سب سے پوشیدہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا یہاں تو سب مصروف عیش و عشرت تھے کسی کو خبر بھی
نہ ہوئی یہ بعد قطع منازل و طے مراحل قریب طلسم پہونچا یہاں شندکال نے بخوف خواجہ عمرو یہ بندوبست
مقرر کیا تھا کہ کوئی ساحر یا غیر ساحر بدون میری اجازت کے داخل طلسم نہ ہو جب یہ در طلسم پر پہونچا
دربانوں نے اُسے روکا اسنے کہا کہ میری خبر بادشاہ کو کرو کہ مکار جادو ملازم اعظم جادو آپ کے پاس

حاضر ہوا ہے اُسکو کچھ ضروری امر عرض کرنا ہے دربانون نے وزیر کو اس حال سے آگاہ کیا وزیر نے شمشد نگال سے
کہا شمشد نگال نے کہا کہ اُسکو بلا لو جب اجازت ملی مکار جادو اندر طلسم کے داخل ہوا اور خدمت شمشد نگال
مین آیا آتے ہی اُسنے کلاہ اُتار کر سر سے پھینکدی اور کہنے لگا کہ مین فریادی آیا ہون جناب میری فریاد کو
پہونچیے اور خبر لیجیے بڑا غضب ہو گیا آپ کیا غافل بیٹھے ہین طلسم فتح ہوا جاتا ہے سب نے نمک حرامی پر کمر
کسی ہے اے شہنشاہ اعظم جادو و سوسن جادو شریک طلسم کشا ہو گئین طلسم کشا دربند اعظم مین مع اپنے
کل لشکر کے موجود ہے اور اعظم نے دعوت کی ہے وہ مصروف دعوت ہے مجکو یہ امر ناگوار ہوا مین نے اُسوقت
تو نا سے اطاعت کرلی کہ ابھی مین منفرد تھا اب جو موقع ملا تو آپکو آگاہ کرنے آیا اے شہنشاہ یہ قرار پایا ہے
کہ بعد فراغ دعوت لوح کے فکر کی جائے سوسن نے اقرار کیا ہے کہ مین لوح لادونگی کیونکہ لوح کے مالک
مختار مین ہون جسکو چاہون دون آپ اطمینان رکھیں اور لوح کی طرف سے بالکل بے خوف ہو جائین
مین نے جو یہ سنا خیال کیا کہ آپکو تدبیر فرمائین یہ کہکر کل واقعہ خواجہ کی عیاری کا اور سوسن و اعظم
کے طلسم کشا ہونے کا بیان کیا اور کہا کہ یہ دربند تو بلا مشقت فتح ہو گیا یہ سننا تھا کہ طائر ہوش
شمشد نگال کے پرواز کر گئے اب موت کا یقین واثق ہو گیا مگر یہ خیال بدنامی کہنے لگا کہ تمام طلسم طلسم کشا
کا شریک ہو گیا تو کیا ہوا ابر الطلسم کشا کچھ نہین کر سکتا ہے مین ابھی لوح کا بندوبست کرتا ہون دیکھون کیونکر
طلسم کشا لوح پاتا ہے اور سب لے سکتون کیونکر اُسکو لوح لے جا کر دیتی ہین مین ابھی تو بندوبست کرتا ہون
اے مکار جا تیرا اہل دربار تجھ پر پریشان نہ ہو لیس یہ کہکر اُسنے اپنے وزیر ہامان شعلہ خو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے
ہامان شعلہ خو تم ابھی وقت دربند سوسن کی طرف جا باغ عجائب مین گلدستہ عجائب کے اندر لوح طلسم
رکھی ہوئی ہے اور نسیم جادو میری طرف سے اُسکا محافظ ہے مین نے اسی خیال سے نسیم جادو کو اپنی طرف سے
لوح کا محافظ مقرر کیا تھا کہ سوسن کا ماتحت مقرر کیا تھا کامل طور سے سوسن مالک تھی اور ہم مین نے
یہ خیال کیا تھا کہ اگر کسی وقت مین سوسن منحرف ہو جائے تو لوح ہاتھ سے نہ جانے لوح پر قبضہ رہے
نسیم کو مین نے اُسکا ماتحت مقرر کیا کہ وہ مجکو ہر وقت کے حالات سے آگاہ کرتا رہے چونکہ یہ سب
واقعہ یہان ہوئین اس سبب سے نسیم نے آگاہ نہین کیا ورنہ وہ ضرور آگاہ کرتا اب تم جاؤ اور نسیم
کو اس حال سے آگاہ کرو سوسن کبھی یہ بات نہ کہے نسیم سے یہ کہنا کہ بادشاہ نے کہا ہے ہم نے تم کو بالکل
لوح کا اختیار دیا سوسن کے قبضہ سے نکال لیا تم کو اسکے سیاہ و سفید کا اختیار ہے اسی دم اور وہ تدبیر کرنا

کہ وہ سوسن لوح پا سکے نہ طلسم کشا اور نسیم سے کہنا کہ تجھکو تمھارا مددگار مقرر کیا ہے اور یہ خلعت تم کو سرفرازی کا
مرحمت کیا ہے اور کہنا کہ اگر تم کوشش کروگے اور طلسم کشا لوح نہ پائےگا تو ہم تم کو بہت انعام دینگے بلکہ تم
تم کو دربند سوسن کا مالک کیا تمھارا مرتبہ بلند کیا تم کو حاکم دربند کیا اور سوسن کو معزول کیا اور یہ پروانہ تمھاری
بحالی اور سوسن کی موقوفی کا لکھدیا ہے یہ پروانہ لیتے جاؤ اور کہنا کہ ہمنے اس دربند کو تمھارے نام پر مقرر
کیا اب جب تک تم قتل نہ ہوگے یا شریک نہ ہوگے یہ دربند فتح نہ ہوگا اے سیماب تم بھی بہت اچھی طور
سے بندوبست کرتا ہیں تم کو بہت انعام دونگا تم دونوں کو ہمنے بالکل اختیار لوح کا دیا ہے جاؤ اور
بندوبست کرو اسیوقت ششکال نے اسی مضمون کا ایک حکم نامہ نسیم کے نام تحریر کیا اور پروانہ اُس کی
بحالی اور سوسن کی موقوفی کا تحریر کیا سیماب سے کہا کہ اب کوئی مشکل نہیں ہے لوح پر قبضہ ہونا اور
دربند پر کیونکہ سوسن نہیں ہے اگر سوسن ہوتی تو مشکل تھی وہ ضرور لڑتی اب کیا ہے سیماب نے عرض کیا
اگر وہ ہوتی تو میرا کیا بناتی ایک منتر میں میں اُسکا کام تمام کرتا یہ کہکر اور اُسیوقت ششکال سے رخصت
ہوکر طرف دربند سوسن کے مثل برق کے روانہ ہوا پر پرواز پیدا کرکے ششکال نے اُسی وقت بعد جانے
سیماب شعلہ خو کے ایک نامہ بنام منیر جادو حاکم دربند منیر جو مالک منیر ہے اور ایک نامہ بنام حاکم
دربند زعفران زار زعفران جادو تحریر کیا اور یہ لکھا کہ سوسن اعظم نے طلسم کشا کی شرکت کی اور
اسنے دربند فتح کرادیے گو ہمنے اپنے وزیر سیماب کو برائے بندوبست لوح روانہ کیا ہے وہ لوح کے بندوبست
کے لیے طرف دربند سوسن کے گیا ہے مگر تم لوگ بھی خبردار ہو جاؤ اور ہوشیار تم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر طلسم
کشا تمھاری طرف آئے جسطور سے ہو سکے اُسکو اسیر کرنا اور ہم کو آگاہ کرنا جیسا ہم حکم دیں اُسپر عمل کرنا
راوی بیان کرتا ہے کہ ششکال نے نامے روانہ کرکے دربار برخاست کیا اُسکو اطمینان ہوگیا یہ پھر مصروف
عیش و راحت ہوا اسکو تو مصروف عیش و راحت رکھا جاتا ہے اور حال سیماب کا تحریر کیا جاتا ہے کہ یہ راہ طے کرکے
دربند سوسن میں پہونچا دربند سوسن میں ایک باغ ہے کہ اُسکا نام باغ عجائب نگار ہے اُسکی یہ حالت
ہے کہ تمام باغ میں درخت عجائب نگار لگے ہوئے ہیں اُنکا عجائب یہ ہے کہ وہ کسی رنگ کے ہوتے ہیں شگوفہ
کسی رنگ کے ہر درخت جو ہے اُسمیں ایک بارہ دری ہے وہ الماس کی ہے اُس بارہ دری میں ایک
گلدستہ ہے اُس گلدستہ کی پشت پر لوح طلسم ہے جب ششکال نے نسیم کو بھیجا تو سوسن نے اُس کو
اُس گلدستہ کا محافظ مقرر کیا نسیم ماتحت ہے سوسن کا سب سامان اُسی باغ میں رہتا ہے نسیم

کے آنے سے سوسن کو اسقدر راحت ملی کہ جہان اُسکا جی چاہتا ہے چلی جاتی ہے اس خیال سے کہ نسیم تو
حفاظت لوح کرتا ہے اسی سبب سے سوسن دربند اعظم کو چلی گئی اور کچھ خیال نہ کیا بس اُس باغ عجائب
کی پشت پر لوح رکھی ہوئی ہے نسیم رات دن اُسکی حفاظت کرتا ہے جب کہین جاتا ہے تو سوسن سے اجازت
لیکر جاتا ہے نسیم ماتحت ہے سوسن کا اسکو طلسم سے تنخواہ ملتی ہے آدم برسر مطلب سیماب جادو جب
دربند مین آکر پہونچا سیدھا باغ عجائب مین آیا نسیم جادو بارہ دری مین بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا
اُسکے مصاحب وغیرہ حاضر تھے سامان رقص سرود مہیا تھا کہ سیماب شعلہ خو پہونچا نسیم اُسکو دیکھکر اُٹھ
کھڑا ہوا براے تعظیم اور مسند پر لاکر بٹھایا آپ سامنے بیٹھا اور دریافت کیا کہ بادشاہ کا مزاج کیسا ہے جسدن
سے مین یہان آیا آپ لوگون کی صورت کو ترس گیا مگر کیا کرون حکم حاکم سرکار کے حکم سے سرتابی بھی تو نہین
کرسکتا ہون رات دن یہ باغ ہے اور مین ہون نہ کہین جاتا ہون نہ آتا ہون بادشاہ اور آپ لوگون کی دعا
مین مصروف رہتا ہون سیماب نے کہا کہ سب خیریت ہے بادشاہ کا مزاج اچھا ہے نسیم نے کہا کہ اسوقت
آپ کا ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا کس ضرورت سے تشریف لائے اور یہان کیون قدم رنجہ فرمایا گو مین دیدار
کا مشتاق تو بہت تھا اور مین نے اپنے مقام پر تجویز کر لیا تھا کہ ابکی مرتبہ سوسن اپنے باغ سے یہان آئے
تو مین اُس سے اجازت لیکر طلسم مین جاؤن اور سب کی زیارت سے مشرف ہون کہ آپ نے مہربانی فرمائی
تشریف لائے سیماب نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون یہ بتاؤ کہ سوسن کہان ہے نسیم نے جواب دیا
کہ مین جب سے آیا ہون اُسدن سے سوسن نے یہان کا رہنا ترک کیا رات دن اپنے باغ مین کوہ
سوسن پر رہتی ہے کبھی کبھی چلی آتی ہے اُسنے تو بالکل حفاظت لوح ترک کی مین کیا آیا گویا اُسکے لیے
معافی کا پروانہ آیا اُسکو سواے رات دن ناچ و گانے کے دوسری بات نہین ہے یہ جو سیماب نے
سُنا تو نسیم سے کہا کہ اگر ہم کچھ تم کو خوش کرین اور خبر تو سُنائین تو ہم کو کیا دوگے نسیم نے کہا کہ بھلا مین
آپ کو کیا دے سکتا ہون ایک ادنی غلام ہون آپ وزیر اعظم ہین بادشاہ کے منہ چڑھے ہین مین
آپ کو کیا دے سکتا ہون مین ہمہ وقت آپ سے خواستگار رہون آپ مجکو عنایت فرماتے اور جو
کچھ میرے حق مین بہتر ہوگا وہ آپ میرے لیے کوشش فرمائیگا مجکو آپ سے بڑی امید ہے سیماب
نے کہا کہ خیر ان باتون سے تو فائدہ نہین ہے یہ بتاؤ کہ کیا دوگے اُسنے کہا کہ جو کچھ ہے یہ سب آپ کا
تصدق ہے مین آپ ہی کا دیا کھاتا ہون مین کیا دونگا سیماب نے جواب دیا کہ یہ نہ دینے کی باتین ہین

خبر تم بھی کیا نہ کہو گے تم کو خبر بھی ہے کہ کیا سانحہ گذر گیا اور بی سوسن نے کیا حرکت کی تم کو مبارک ہو [illegible]
سوسن کی بلا شرکت غیرے حکومت اور حفاظت لوح کی خدمت یہ دونوں امر سوسن کے قبضہ سے
نکال لیے گئے اور تمھاری اور میری سپرد کیے ہم تم کامل طور سے حاکم دربند مقرر کیے گئے اور محافظ
لوح ہیں تمھارا مددگار بی سوسن اپنے باغ میں نہیں ہیں تم کو خبر بھی ہے کہ انھوں نے کیا گل کھلایا ہے
ہاں تم کو دوسری خوشخبری یہ سناتا ہوں کہ تمھارے نام دربند اعظم کی بھی حکومت کا پروانہ آیا ہے دو ایک دن
میں نسیم نے کہا کہ یہ واقعہ میری سمجھ میں نہ آیا کہ سوسن و اعظم سے کونسی ایسی حرکت سرزد ہوئی جو یہ عتاب
شاہی اُنپر نازل ہوا سیماب نے جواب دیا کہ سوسن و اعظم نے طلسم کشا کی شراکت کی سوسن نے اقرار
کیا ہے کہ میں محافظ لوح ہوں آپ کو لوح لا دونگی آپ اطمینان رکھیں مکار جادو ملازم اعظم جادو نے
شعلہ کمال کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ سوسن و اعظم نمک حرام ہو گئے بس بادشاہ نے مجھکو تمھارے
پاس روانہ فرمایا مجھ سے کہا کہ تم نسیم کو ان دونوں کاموں کا فرد دینا اور کہنا کہ ایسی تدبیر کرو کہ سوسن و
طلسم کشا لوح نہ پا سکے اور تم اُسکے معین و مددگار رہنا یہ حکم نامہ تمھارے نام بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے تمھاری
بحالی اور سوسن کے برخاست کا یہ کہکر وہ پروانہ اور حکم نامہ دونوں نسیم کو دیا نسیم اُسکو دیکھکر خوش ہو گیا
اور بہت ممنون ہوا سیماب کا کہنے لگا کہ مجھکو سوسن سے کیا غرض میں ملازم تو بادشاہ کا ہوں
صرف اُنکے حکم سے سوسن کی اطاعت کرتا تھا ورنہ میں سوسن سے کسی امر میں کم نہ تھا مگر چونکہ خلاف
حکم شاہی تھا اسوجہ سے مجبور تھا اب انھوں نے میری قدر فرمائی اور عزت بڑھائی سوسن کی بھی یہ لیاقت ہے
کہ وہ لوح کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے لوح کا پانا تو شے دیگر ہے اُدھر رُخ بھی نہیں کر سکتی ہے دوسرے
آپ میرے مددگار ہیں بی سوسن کو میں اکیلا کافی تھا جبکہ آپ ایسا شخص میرا مددگار ہوگا اب میں
کب کسی سے دبونگا سوسن یہاں قدم رکھے تو پاؤں قلم کر ڈالوں یہ کیا واقعہ گذرا ذرا بیان تو فرمایئے
تب سیماب شعلہ خو نے اول سے آخر تک سب حال صاحبقران کے تشریف لانے اور برائے
فتح طلسم سعی و کوشش کرنے کا اول سے آخر تک کہہ سنایا اور کہا کہ اب لوح طلسم کے پوشیدہ
کرنے کا بندوبست کرو نسیم نے جواب دیا کہ جب آپ ایسا میرا مددگار ہو تو میں کیا بندوبست کروں نہ دوسرے
بادشاہ کا بھی حکم ہے کہ تم اور نسیم دونوں ملکر لوح کا بندوبست کرو بس اب کوشش فرمایئے سیماب
نے کہا کہ اچھا اگر یہ امر ہے تو میں بندوبست کرتا ہوں مجھکو وہاں لے چلو کہ جس مقام پر لوح ہے

پس نسیم اسی وقت سیماب کو لیکر اُس مقام پر آیا کہ جہاں گلدستہ عجائب رکھا ہوا تھا جسکے پشت پر لوح بھی سینچا
کو وہ گلدستہ دکھا کر کہا کہ اسی گلدستہ کی پشت پر لوح ہے پس سیماب نے اُسی وقت سحر کیا کہ وہ گلدستہ مثل اُس
گلدستہ کے اور سحر سے تیار ہوئے اُنکی بھی پشت پر سیماب و نسیم نے مصنوعی لوحین بناکر رکھیں اور اُنکے گرد سحر کیا
جب یہ بندوبست کر چکا تو سیماب نے نسیم سے کہا کہ تم اس باغ میں رہو میں ایک لامکان بناتا ہوں اور اس
باغ پر قائم کرتا ہوں اور اس باغ کو مع اُس لامکان کے چشم مردم سے پوشیدہ کئے دیتا ہوں اور اسی قسم کا ایک باغ
اور سحر سے تیار کرتا ہوں اُس لامکان پر ایک ابر سحر قائم کرتا ہوں اور خود ایک مقام پر جاکر پوشیدہ ہوکر بیٹھتا ہوں
جب سوسن پری عمرو خواہ طلسم کشا یا کوئی دیگر ساحر اس باغ میں آئے گا فوراً اس ابر کو حرکت ہوگی مجھکو خبر ہوجائیگی
میں وہاں سے آکر اُس سے مقابلہ کرونگا ہر وقت مستعد رہونگا اور میرا لشکر بھی تیار رہیگا تمھاری کمک کو آؤنگا
اول تو کوئی اسطرف آہی نہ سکیگا دوسرے یہ مقام کسی کو دکھائی بھی نہ دے گا جو کوئی آئے تمہیں سے بدون تمھاری
اجازت کے کوئی نہ آسکیگا جسکو تم اپنی اجازت دوگے وہ آسکے گا اس باغ کا اور اُس لامکان کا دروازہ معدوم
ہوگا اُسکے ظاہر ہونے کی یہ تدبیر ہے کہ ایک آئینہ بناؤنگا جسکو تم وہ آئینہ دوگے اور وہ آئینہ دیوار باغ کو دکھائے
فوراً دروازہ ظاہر ہوگا وہ شخص چلا جائے جب اندر آنے لگے پھر آئینہ دکھائے پھر دروازہ ظاہر ہوگا اندر چلا آئے
نسیم نے کہا کہ بہت بہتر سیماب شعلہ خو نے سحر کیا کہ گرد اُس باغ عجائب کے ایک اور باغ تیار ہوا اُس باغ
میں تمام اشجار سحر کے تھے اُنمیں قفس طائران سحر کے لٹکے ہوئے تھے سیماب نے لامکان سحر سے بنایا
اُسمیں پُتلیاں سحر کی پچاس قائم کیں ہر باغ پر ایک باغبان معین کیا اُنکی یہ خاصیت مقرر کی کہ ادھر اندر باغ کے
یا قریب مکان کے عمرو یا طلسم کشا یا کوئی ساحر آئے وہ پتلیاں و طائر یہ پکاریں کہ فلان شخص آیا اور نسیم
کو آگاہ کر دیں تاکہ وہ ہوشیار ہوکر بندوبست کرے باغبان اصلی تھا مگر وہ لامکان سحر کا تھا اور یہ امر تھا کہ اگر
خواجہ عمرو یا صاحبقران اُس باغ میں آئیں تو خود بخود آگ لگ جائے سب درخت و طائر و پتلیاں جل
جائیں اس سے بھی ثابت ہو کہ عمرو آیا اور ایک ابر اُس لامکان پر قائم کیا اُسمیں یہ خاصیت تھی کہ جو کوئی
ان صاحبوں میں سے آئے ابر کو جنبش ہو اور سیماب کو خبر ہوجائے وہ وہاں سے چل کھڑا ہو اور آکر یہاں
اُسکا بندوبست ہوجائے اور گرفتار کرے خلاصہ یہ کہ سب بندوبست کرکے سیماب نے ایک گولہ
جھولی سے نکال کر اور ایک حصار گرد اُس باغ اور لامکان کے کھینچکر وہ گولہ اُس پر سحر دم کرکے اُسپر جو
مارا تو تمام دھوان دھار ہوگیا وہ باغ و لامکان بالکل معدوم ہوگیا نظر مردم سے سیماب شعلہ خو

پس سب بندوبست کرکے اور نسیم کو سب نقشہ سمجھا کے اور یہ کہکر کہ اب تم بلاخوف وخطر یہان قیام کرو کوئی تم کو پریشان
نہین کرسکتا ہی یہان کوئی اب نہین آسکتا ہی ادھر عمرو یہان آئیگا تو مجکو خبر ہوجائیگی یہ کہکر یہان سے شنشغال چلا
وہان سے طلسم زعفران زار مین پاس شنشغال کے آیا اور کہا کہ مین سب بندوبست کرآیا ہون اُسکو سب
سمجھا آیا اور جو بندوبست کیا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا کہ مین اپنے مکان پر جاکر مقیم ہوتا ہون بس غرض
یہ کہ شاید عمرو آئے تو مجکو معلوم ہوجائیگا مین وہان جاکر بندوبست کرون عمرو کو پکڑون شنشغال نے کہا کہ
اچھا جاؤ تمھاری نوکری معاف کی گئی کیونکہ تم نے بہت بڑا کام کیا ہی بس یہ ساحر وہان سے رخصت ہوکر
اپنے مکان پر آیا اپنے آتے ہی اُس مین سے ایک باغیچہ تیار کیا اُسمین ایک حجرہ بنایا اُسمین بیٹھا اور دو ورق سحر
آنکھون پر چھڑکا یہ بندوبست کیا کہ اگر مین سوتا ہون اور شب کو وہان کوئی واقعہ ہو تو بھی مجکو خبر ہوجائے
یعنی سحر مقرری راوی بیان کرتا ہی کہ اسنے اتنا بڑا بندوبست کیا تھا کہ دوسرا ساحر نہ کرتا اور یہ نکتہ کہ یہ بندوبست
تھا کہ ادھر عمرو عیار وہان آکر پہونچے پہلے ابر کو جنبش ہوئی اسکو خبر ہوگئی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ تو یہان سب
بندوبست کرکے بیٹھا ادھر نسیم باطمینان مقیم ہوا شنشغال طلسم مین ہی مگر کچھ حال نسیم کا تحریر کیا جاتا ہی کہ نسیم
کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا اور تنہائی مین اسکا دم گھبرایا اور یہ سبب تنہائی کے پریشان ہوا کیونکہ یہ اُس مقام پر
اکیلا تھا جہان لوح رکھی ہوئی تھی اسنے خیال کیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ یہ تنہائی برطرف ہو اور دل بہلے
اور راحت ملے فکر کرنے لگا فکر کرتے کرتے اسکو یاد آیا کہ تم بیکار مصیبت تنہائی اُٹھاتے ہو اور اکیلے پڑے ہو
عقد تو ہوچکا ہی اپنی زوجہ کو سسرال سے طلب کرو تو شب بھی بہ عیش وعشرت بسر ہوگی اور دن بھی تمھاری
جوانی بھی مفت رائیگان ہوتی ہی اس نوکری کے پیچھے جسدن سے پیر و ہلوار بھیجکر عقد کیا ہی جورو سے واقف
بھی نہ ہوئے کہ کیسی ہی کیسی نہین ہی صورت تک نہین دیکھی کہ کالی ہی یا گوری ہی آنکھون والی ہی یا اندھی ہی
مین اُس سے نہین واقف اور وہ مجھ سے نہین واقف وہ اپنے دل مین کیا کہتی ہوگی کہ شادی تو کرلی مگر
آجتک خبر نہ لی کیا میرا شوہر جسکے ساتھ میری شادی ہوئی عورت کے کام کا نہین ہی جو مجکو نہین طلب کیا اور
مجکو دوسرے بھی کام کا نہین رکھا کہ کہین اور شادی ہو وہ الگ تڑپتی ہوگی مین الگ تڑپتا ہون
اب تو مین یہان کا بالکل حاکم ہوا ہون اُسکو طلب کرون وہ میری حالت سے آگاہ ہو مین اُسکی
حالت سے وہ یہ جانے کہ میرا شوہر مرد ہی جو اسقدر عاشق ہی وہ برطرف ہو ضرور اس امر کا صدمہ ہوگا پھر
پھر اپنے سے یہ تجویز کرکے اُسنے کیسہ سے قلم دوات وکاغذ اُٹھا کر ایک خط اپنے سسرے کے نام اس مضمون کا

تحریر کیا کہ عرصہ تین برس کا ہوا کہ آپ نے اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کی تھی گو میں اُسوقت وہ موجود تھا
مگر حسب طریقہ ہم لوگوں میں عقد وغیرہ کا ہے وہ سب ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی لڑکی کم سن ہے اس لائق نہیں
ہے کہ شوہر کے مکان پر جائے لہذا دو برس تک ابھی ہم رخصت نہ کرینگے میں بھی خاموش ہو رہا تھا اب وہ وعدہ
گذر گیا آپ نے لڑکی کو رخصت نہ کیا اُس پر طرہ یہ ہوا کہ ایک برس آپ کے وعدہ سے زیادہ ہو گیا میں اس
خیال میں رہا کہ جب آپ کا وعدہ گذر جائیگا آپ خود تحریر فرمائینگے میں کسی کو روانہ کرکے طلب کرونگا یا خود آکر
لیے جاؤنگا اسی خیال سے برس دن تک میں نے انتظار کیا مگر آپ نے کسی قسم کی تحریر مجھکو نہیں بھیجی بس کیا
قصہ بیٹھا رکھنے کا ہے اگر ایسا قصد ہو تو صاف صاف تحریر فرمایئے میں کوئی دوسرا سلسلہ کروں میں نے
جو شادی کی ہے اپنی راحت و آرام کے لیے کی ہے نہ کہ آپ کے پاس بیٹھے رہنے کے لیے اگر ایسی لغت و حجت
تھی تو پہلے آپ نے کیوں شادی کی پہلے ہی انکار کیا ہوتا لہذا اب میں یہ رقعہ بدست ابلاغ جادو روانہ
کرتا ہوں اسکے ہمراہ اپنی لڑکی کو رخصت فرمایئے یہ میرا ملازم بہت معتبر اور دیانت دار و صاحب اعتبار و
خیر خواہ و نمک حلال ہے بہت راحت سے میری زوجہ کو میرے پاس پہونچادیگا کسی قسم کی اُنکو تکلیف نہوگی
یہ سواری وغیرہ کا سب بندوبست کر لیگا میں خود آتا مگر ایک سرکاری ضرورت ایسی لاحق ہے کہ مجھکو دم بھر کی
مہلت نہیں ہے سانس لینا دشوار ہے اور اب میں بالکل تنہا ہوں پہلے تو میرے پاس چند ملازم تھے مگر اب
ایسی خدمت سپرد ہوئی ہے کہ میں سوائے تنہائی کے پاس اُس شخص کے جو شغل میرے ہو کسی دوسرے کو اپنے
پاس نہیں رکھ سکتا ہوں ایسے وقت میں سوائے اُنکے کہ یہ میری ہمدم ہیں اور مونس تنہائی ہونگی اور کس کو
طلب کروں اُنکے آنے سے میرا غم غلط ہوگا زیادہ حد ادب یہ تحریر کرکے نسیم جادو نے ابلاغ جادو اپنے
ملازم خاص سے جو کہ اسکا کوکہ بھی ہے کہا کہ تم یہ رقعہ لیکر کوہ مرادیہ پر جاؤ اور مراد جادو میرے خسر کو یہ رقعہ دینا وہ
تمھارے ہمراہ سواری کر دینگے تم سواری لیکر چلے آنا مگر دیکھو بہت ہوشیاری اور خبرداری سے ایسا نہ ہو کہ
کوئی تم کو فریب دے اور تم دھوکے میں آجاؤ عمرو عیار میں یہ قدرت ہے کہ وہ عورت بن جاتا ہے کبھی مرد
ہو جاتا ہے اسکا خیال رہے میں اسی سبب سے کچھ تزک و حشم نہیں روانہ کرتا ہوں صرف تم کو روانہ کرتا
ہوں ابلاغ نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیے میں بہت ہوشیاری اور خبرداری سے لاؤنگا عمرو
کی کیا مجال جو وہ مجھکو فریب دے سکے راوی کہتا ہے کہ نسیم نے یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ ممکن تھا کہ
میں جلوس سواری ہزار پانچسو آدمی روانہ کرتا اور وہ بڑی شان و شوکت سے لاتے مگر بخوف عمرو

میں نے یہ بندوبست نہیں کیا بلکہ عمرو کے خوف سے میں خود پوشیدہ ہوکر ایک لامکان تیار کرکے بیٹھا ہوں
اس غرض سے انکو یہاں طلب کیا ہے کہ اگر یہ شان و شوکت یہاں آئینگی اور عمرو کو خبر ہوگی کسی کی صورت بنکر
وہ بھی چلا آیا تو بڑی خرابی ہوگی اور اس صورت سے کوئی بھی آگاہ نہ ہوگا سوا کے آپ لوگوں کے اور میرے
بس ابلاغ نے وہ رقعہ لیا اور کہا کہ میں باہر کیونکر جاؤں نسیم نے ایک آئینہ نکالکر اسکو دیا کہ اس آئینہ کو دیوار
کی طرف منھ کرکے چمکاؤ دروازہ پیدا ہو جائیگا تم دروازہ کھول کر چلے جاؤ جب باہر چلے جاؤ گے دروازہ خود بخود
معدوم ہو جائیگا جب سواری لیکر آنا اسی طور سے پھر چمکانا پھر دروازہ ظاہر ہوگا میں تمہارے انتظار میں دروازہ
پر موجود رہونگا جب دروازہ ظاہر ہوگا مجھکو خبر ہو جائیگی میں دروازہ کھولدونگا تم مع میری زوجہ کے چلے آنا
ابلاغ نے کہا بہت خوب راوی کہتا ہے کہ ابلاغ ساحر زبردست نہیں ہے دو ایک منتر آتے ہیں مگر وہ اپنے کو
ساحری و جمشید سے زیادہ خیال کرتا ہے بس وہ آئینہ نسیم سے اُسنے لیا اُسکو دیوار باغ کی طرف چمکایا چمکاتے ہی
دروازہ ظاہر ہوا یہ دروازہ کھول کر باہر آیا وہاں دروازہ بند ہو گیا اور معدوم ہو گیا یہ زمین میں آیا اسنے تدبیر
کی کہ شہر سوسن میں جاکر چار کہار ہمراہ لیے اور ایک میانہ اُن کہاروں اور میانہ کو ہمراہ لیکر طرف کوہ مراد کے
چلا یہ تو اودھر کو جاتا ہے اور نسیم کو زوجہ کے انتظار میں مصروف رکھا جاتا ہے یہ دن بھر میں پچاس مرتبہ اسمقام
پر آتا ہے کہ جہاں پر دروازہ ظاہر ہوا تھا اس خیال سے کہ شاید ابلاغ سواری لیکر آیا ہو اور دریافت کرکے
چلا آتا ہے وہ پچاسوں پہلوان شہر کی حفاظت کر رہی ہیں در باغ کی اور سب کی سب دیوار باغ پر چڑھی ہوئی
ہیں یہاں تو یہ بندوبست ہے ابلاغ اودھر کو چلا جاتا ہے اب کچھ حال لشکر صاحبقران حلقہ بگوش گردن کشان
مردم ربایہ زرین خنگ صاحب گرز سام بن نریمان کا سماعت فرمایئے کہ صاحبقران یہاں مصروف
عیش و عشرت ہیں جب بعد ساعت شبانہ روز کے وہ جلسہ برخاست ہوا دعوت سے فراغت ہوئی
اعظم جادو وغیرہ نے ایک رات براحت و آرام بسر کی کیونکہ تھکے ہوئے تھے دوسرے دن صاحبقران نے
سوسن جادو سے فرمایا کہ اب جاکر لوح لاؤ تاکہ میں برائے فتح طلسم روانہ ہوں سوسن نے کہا کہ بہت
خوب جاتی ہوں لوح لاتی ہوں کیونکہ نسیم جادو میری طرف سے محافظ لوح ہے میں جاکر اُس سے لوح
لے آؤنگی کیونکہ میں پہلے اکیلی محافظ تھی اب ایک مدت سے شنکال نے نسیم جادو کو بھی ملازم کرکے
میرا ماتحت مقرر کیا وہ یہاں آیا میری اطاعت اُسنے کی میں نے اُسکو گلدستہ عجائب کا محافظ
مقرر کرکے خود اپنے باغ میں آکر مقیم ہوئی دوسرے تیسرے جاکر خبر لے آتی تھی میری جان بچی میں بہت

راحت سے ہو گئی پہلے میں دن رات اسی فکر میں مبتلا رہتی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی آکر اور مجھکو غافل پاکر لوح
لے جائے سونا کھانا حرام تھا نسیم کے آنے سے یہ راحت ملی میں جاؤنگی لوح لیکر چلی آؤنگی بلکہ نسیم کو بھی
ہمراہ لاؤنگی وہ بھی اطاعت کرے گا صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ جاؤ سوسن نے عرض کیا جاتی ہوں
خواجہ نے کہا کہ اے سوسن دم بھر ٹھہر جاؤ اور ایک تماشہ دیکھ لو میں مریخ کو نکالکر ستون سے باندھتا
ہوں اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہتا ہوں اگر اُسنے قبول کر لیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا تاکہ دربند
سوسن کا اصلی راستہ کھلے اور مریخ کا سحر برطرف ہو سوسن نے عرض کیا بہت خوب بس خواجہ نے
مریخ آتش خوار کو زنبیل سے نکالا اُسکی زبان پر تکلہ تو چڑھا ہوا تھا اُسکو ستون سے خوب جکڑ کر باندھا
آپ کھڑا الیاس کو کھڑے ہوئے آپ نے فتیلہ رفع بیہوشی دیا چند قطرے گنبد پیدہ ناک سے اُسکے گرے اب جو
اُسکو ہوش آیا اُسنے آنکھ کھولکر دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا دیکھا نہ تو وہ تالاب ہے نہ وہ گنبد
ہے نہ وہ میرے ملازم ہیں میں ایک مقام پر بندھا ہوا ہوں سامنے ایک دربار آراستہ ہے اور ایک [illegible]
آدمی کوڑا لیے ہوئے سامنے کھڑا ہے یہ جو اُسنے دیکھا خیال کیا کہ بُرا خواب دیکھ رہا ہوں خداوندا عجب
کسی کو ایسا خواب نہ دکھا میں یہ سوچ کر آنکھیں بند کرلیں خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ اے مریخ آتش خوار
واہ کیا اچھا خوب تم نے آنکھیں بند کرلیں یہ سوچ کر کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں ارے ظالم یہ خواب نہیں
ہے بلکہ عین بیداری ہے تو حالت بیداری میں بندھا ہوا ہے آنکھ کھولکر دیکھ یہ سامنے تیرے [illegible]
طلسم کشا جلوہ فرما ہے اور یہ تخت پر سپاسے بلند آواز بادشاہ سابق ہیں یہ اعظم جادو و سوسن جادو
کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت کی یہ وہ مقام نہیں ہے کہ جہاں تو رہتا
تھا بلکہ یہ وہ مقام ہے کہ جسکو کوہ اعظم و دربند اعظم کہتے ہیں میں نے تجھکو عیاری کرکے اسیر کر لیا تھا
اور اپنی زنبیل میں رکھ لیا تھا تیری صورت بنکر سوسن کے پاس آیا عیاری کی اب ہوشیار ہو اور
دین اسلام قبول کر اور اپنے مذہب کو ترک کر اور طلسم کشا کی اطاعت کر اور اپنے سحر کو برطرف کر تا
کہ دربند سوسن کی راہ کھلے یہ کہکر آپ نے چند کلمے وحدانیت خدا میں بیان کیے اور کہا کہ دیکھ
میں عمرو عیار تیرے سامنے کوڑا ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا ہوں اگر تو انکار کریگا تو بارہ کوڑوں سے
تیری کھال گرا دونگا اور اس طور سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائیں
اور مجھکو رحم نہ آئے یہ جو خواجہ نے فرمایا اور مریخ نے سنا ایک مرتبہ یہ سنکے آنکھ کھولی اور یہ دیکھا

پھر و غضب طرف خواجہ کے دیکھا اور قصد کیا کہ سحر کرون اول تو زبان بند تھی دوسرے کمند اژدہا و با
مرقا سے بندھا ہوا تھا سحر کیونکر کر سکتا جب سحر نہ کر سکا تو مریخ نے قصد کیا کہ زور کرکے کمند کے حلقوں کو
توڑ ڈالوں تاکہ رہا ہو جاؤں جسقدر زور کیا اسیقدر کمند اور کس گئی یہ ایسا عاجز ہوا اسنے یہ قصد کیا
کہ اپنے کو رہا کر کے اور سحر کر کے ان سب کو اسیر کر لون خصوصاً عمرو عیار کو اور اسکو ایسی سزا دون کہ یہ تمام
عمر یاد کرے مگر جب کچھ بس نہ چلا بہت پریشان ہوا تو اپنے قصد سے باز آیا اب اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو
سپہا سے بلند آواز کو تخت پر بیٹھے ہوئے پایا اسکے زوجہ و دختر و فرزند کو برابر تخت کے تختون پر دیکھا
بائیں طرف اور سب ساحرون کو دہنے بستر پایا دیکھا کہ سوسن جادو و اعظم جادو یہ دونوں بھی
کرسیوں پر جلوہ گر ہیں اور دہنی طرف دنگل شوکت پر طلسم کشا و حکیم استقلینوس و دیگر سردار بیٹھے
ہیں اسنے صاحبقران کو پہچان لیا کیونکہ سب ساکنان طلسم کے دل پر تصویر طلسم کشا کی کھنچی ہوئی
ہے اور خواجہ عمرو کی اسی سبب سے مریخ نے خواجہ و صاحبقران کو پہچان لیا اب جو یہ اسنے
دیکھا اپنے دل میں مثل بادہ سرد وہم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور رہ گیا اب خواجہ نے کہا کہ ای
مریخ جادو تم نے دیکھا کہ ان سب نے طلسم کشا کی اطاعت کی سامری و جمشید پر لعنت کی تو بھی
لعنت کر اور دین اسلام اختیار کر اور اطاعت طلسم کشا قبول کر دیکھ اپنی جان کو غنیمت جان
کوئی کسی کا نہیں ہے یہ طلسم ضرور فتح ہوگا شندکال مارا جائے گا مریخ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش سنا
کیا خواجہ نے قلم و کاغذ اسکے سامنے رکھا اب پھر وہی تقریر کی اور حمد الٰہی اور توصیف خداوند کریم
و مذمت سامری و جمشید بیان کی اور جمشید و سامری پر لعنت کی یہ کلمہ مریخ کو ناگوار معلوم ہوئے
خواجہ کو بہ نگاہ قہر دیکھا بس نہ تھا کہ پا جائے تو کچا کھا جائے اسنے غیظ و غضب میں آکر یہ تحریر
کیا کہ میں مثل ان لوگوں کے نمک حرام نہیں ہوں کہ نمک حرامی کرون اول تو میری سزا ہی نہیں ہون
گو پایا ایک ناخن پا سے سامری و جمشید پر نثار کرون اور اپنے استاد آفتاب شعلہ پیکر کے ناخن پا پر
دوسرے شندکال کی اطاعت کسی حالت میں ترک نہ کرونگا مجھکو جان سے جانا گوارا ہے مگر اپنا
ایمان دینا گوارا نہیں ہے مجھکو اختیار ہے کیا کرون کہ بندھا ہوا ہون اگر رہا ہوتا تو اسکا مزا تم سبکو
بتاتا یہ جو ساحر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ میرا کیا بنا سکتے ہیں سب کو دیوانہ کر دیتا اور ابھی آتش
غضب سے جلا دیتا ایک کو زندہ نہ چھوڑتا جو مجھسے بنائے بن سکے وہ کرین ہرگز ہرگز

وہیں اسلام قبول نہ کرونگا نہ اسباعث سے طلسم کشا اگر رہا ہو جاؤنگا تو سب کو مزا چکھا دونگا جب یہ تحریر خواجہ
نے دیکھی بہت غصہ حضرت کو آیا فرمایا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے خیر ہمیں کیا کرو ہیں وہ تحریر سب کو دکھائی
راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران و بادشاہ و حکیم اسقلینوس و شیاطین و وزیر بے ستون نما و
سوسن واعظم سب نے مریخ کو سمجھایا اسنے کسی کا کہنا نہ سُنا انکار ہی کیے گیا بلکہ اسنے چند کلمہ
خلاف شان صاحبقران تحریر کیے اور خداوند کریم کو بُرا بھلا کہا اور تحریر کیا کہ میں ہرگز ہرگز خدا
آسمانوں کی بندگی نہ کرونگا یہ جو اسنے تحریر کیا اب خواجہ کو اسباب ہے وہ تڑکر ایک کوڑا مارا کہ وہ تڑپ
گیا کھال اُتر گئی خون بہنے لگا خواجہ نے کوڑے کے نیچے رکھ لیا برابر ہاتھ چلے جاتا ہے اُسکے جسم سے
خون کے فوارے چھوٹ رہے ہیں جب بہت سے کوڑے مار چکے پھر اُس سے کہا اسنے پھر انکار کیا راوی
کہتا ہے مارے خوف کے اہل دربار کا یہ حال ہے کہ کانپ رہے ہیں صاحبقران خاموش بیٹھے ہوئے
ملاحظہ فرما رہے ہیں اعظم و سوسن وغیرہ سرداروں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر ہم انکار کرتے تو
یہی حال ہمارا ہوتا اور اسی طور سے خواجہ ہم کو مزا دیتے خوب خداوند کریم نے بچا لیا خدا نے اپنا بڑا فضل
کیا پھر کچھ خواجہ نے اُسکو کوڑے کے نیچے رکھ لیا جب صاحبقران نے ملاحظہ کیا کہ مریخ کا جسم
پاش پاش ہو گیا اور اب خون بہنے لگا خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ یہ ظلم و بدعت نہ کرو میرے نزدیک
مناسب یہ ہے کہ اب اسکا سر تن سے جدا کرو یہ اپنی سزا کو پہونچ گیا جب اسنے اپنی زبان کو نہ روکا
ویسی اسنے سزا پائی اسے یہ اصل سزا کے لائق نہیں ہے بلکہ اس لائق ہے کہ اسکا سر قلم کرو بس یہ جو
صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے بموجب حکم صاحبقران اپنے کمر سے خنجر لیا اور جھپٹ کر قریب مریخ
آئے اور کہا کہ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے وہیں اسلام قبول کر اسنے کچھ جواب نہ دیا یہ تحریر کیا کہ میری زبان
سے سوزن نکال تو تو خبر معلوم ہو خواجہ دو امر و نسے بالکل بے خوف تھے ایک کو کمند اصفاو یا اصفا
سے کس کر اسکو باندھا تھا دوسرے بڑے ساحر جو تھے اور صاحبقران جلوہ فرما تھے یا مالک
اسم اعظم بس یہ جو اسنے تحریر کیا خواجہ نے اُسکی زبان سے سوزن نکال لیا یہ کمر سے سب سے
بڑا سبب یہ تھا کہ وہ بالکل ازسرتا پا مجروح تھا جیسے خواجہ نے سوزن لی اُسکی زبان قابو میں
آئی اسنے قصد کیا کہ سحر کروں لیکن یہ سبب کہ مسند اصفاو یا اصفا اُسکو سحر پر دسترس نہ آیا بالکل فراموش
تھا بھلا سحر کیا کر سکتا جب اسنے یہ زنار ہم نفس پایا اور خواجہ نے پھر تلوار [illegible] پیش فرما سکے

سننے برہم ہوکر جواب دیا کہ او سارہ بان زادے حرامزادے تو قتل کیون نہین کرتا ہی تجھ پر بھی لعنت ہو اور تیرے
دین پر یہ کہتا تھا کہ صاحبقران وکل اہل دربار کو غصہ آیا مریخ نے ہزارون گالیان سوسن و اعظم و
دیگر سردارون کو دین بس خواجہ کو نہایت غصہ آیا دوڑکر اُسکے بیاض گردن پر جو ہاتھ رسید کیا سر اُس کا
دھڑ سے کٹ کر زمین پر گرا اور تڑپا ہی طور سے بند ہوا رہا سر کا قلم ہوکر زمین پر گرنا تھا کہ زلزلہ پیدا ہوا سیاہ
آندھی اُٹھی پتھر باری و سنگ باری ہوئی آگ برسنے لگی پھر شور و غل مچانے لگا مریخ ساحر زبردست
تھا اسکے مرنے کی علامت جو بلند ہوئی تمام ایوان تاریک ہو گیا ایسی شور و غل کی صدا آئی کہ زمین کو
تزلزل ہوا صدا ایسے مہیب نے ہر ایک کے دل کو ہلا دیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب مریخ یہان
قتل ہوا وہان سرحد و بند سوسن پر جو تالاب سحر اور مینار سحر و باغ سحر و دیگر عمارت سحر و اشیاے سحر
مریخ و بلیہاے سحر جو کہ تالاب مین مرغابیان بنی ہوئی پڑی رہتی تھین اور شناوری کرتین [illegible]
شب کو تمام انسانی ہین آکر مصروف رقص و سرود ہوتین تھین اور روز آسمان سحر جو کہ اسکا اُستاد
آفتاب شعلہ پیکر نے بنایا تھا اُسمین اسکا بھی نام شہریک تھا اسی سبب سے اسکے مرنے کے
بعد بھی پیدا آسمان قائم رہا تھا یہی سبب تھا کہ مریخ زندہ تھا بس اسکا مرنا تھا کہ وہ سب
سامان سحر جوان ہوکر اڑ گیا سوا سے گنبد کے کہ جس مین آفتاب [illegible] تھا وہ اصلی تھا وہ تو رہ
گیا اور سب مٹ گیا صحرا صاف و شفاف ہو گیا جو ملازم مریخ کے اصلی [illegible] وہ یہ واقعہ دیکھ کر
بھاگے انھین سے بہتیرے وہان کر رہ گئے جب تاک دیکھا کہین نہ دیکھا کہین وہ عمارت گری اور نہ
دب کر مر گئے دو ملازم بچے باقی سب مر گئے وہ دونون بھاگ کر کوہ و صحرا مین منتشر ہو گئے [illegible]
پوشیدہ ہوئے حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ گذرا اور کیا سانحہ ہوا ہمارے مالک کو کس نے قتل کیا
تم گوانکو ملکہ سوسن کے پاس پہونچا آئے تھے مہمان تو میدان [illegible] ہوگیا کسی شخص کا نام و
نشان تک نہ رہا سوا اسکے یا لو یا [illegible] یا درختون کے [illegible] اعظم ہین جہان مریخ قتل
کیا گیا تھا بڑے عرصہ تک اُسکے مرنے کی علامت باقی رہی آواز آتی تھی مرا کہ نام من مریخ آتش
خوار جادو بود افسوس بمردم و جان دادم [illegible] جب یہ صدا آئی تو وہ تاریکی
وغیرہ بر طرف ہوئی مطلع صاف ہوا سب نے دیکھا کہ ایک ساحر کی لاش ستون سے بندھی ہوئی ہی
سر اُسکا اُسکے پاؤن پر پڑا ہوا ہی خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ اب اسکو چھوڑ دے ملکہ نے چھوڑ دیا کیونکہ مقرر تھا

کی مانند تھی جیسے کمند نے چھوڑا اور لاش گری بس اُس لاش سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بزبان انسانی
پکار کر کہا کہ اے اہل دربار آگاہ ہو کہ یہ طلسم کشا حمزہ ہے اور یہ طلسم کو فتح کریگا اور شغال جادو کو قتل کریگا
جو اسکی اطاعت کریگا وہ عزت پائیگا اور جو اطاعت نہ کریگا وہ مثل مریخ کے قتل کیا جائیگا اسکے بعد طائر
سے اُسنے سالکنان دربند و سالکنان طلسم کو پکار کر کہا اُسکے سر سے ایک شعلہ پیدا ہوا اور وہ جلنے لگا جلتا ہوا
لاش پر مریخ کے گرا مریخ کی لاش مین آگ لگادی وہ لاش جلنے لگی تھوڑی دیر مین وہ لاش مع طائر کے
جل کر خاک ہو گئی راکھ کا انبار رہ گیا جب خواجہ مریخ کو قتل کر چکے اُسوقت خواجہ نے سوسن سے کہا
کہ اے سوسن جادو اب تم یہ بتاؤ کہ راستہ دربند کا کھل گیا مریخ کے قتل ہونے سے سوسن نے کہا کہ
جی ہان راوی بیان کرتا ہے کہ جب مریخ قتل ہوا اور وہ سب سامان سحر برطرف ہوا وہان ایک قیدخانہ تھا اُس
مین وہ لوگ قید تھے کہ جنکو مریخ نے اسیر کر لیا تھا جب وہ سرحد دربند پر آگئے تھے اسکے مرنے سے وہ قیدخانہ بھی
شکستہ ہوا اور وہ قیدی بھی رہا ہوئے سب خوش خوش اپنے اپنے گھر کو روانہ ہوئے دعائیں دیتے ہوئے
یہان جب خواجہ نے یہ کہا سوسن نے کہا کہ راستہ کھل گیا اب کوئی خدشہ باقی نہ رہا اب صاحبقران
نے سوسن سے فرمایا کہ جاکر لوح لے آؤ مین جاکر طلسم کو فتح کرون تم دونون نے تو اطاعت کی یہ دربند تو
فتح ہو گئے سوا اسکے اس امر کے کہ لوح دستیاب ہو مین طرف اور دربندون کے بحکم لوح روانہ ہون جب یہ
صاحبقران نے فرمایا سوسن نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین مین ابھی جاکر لوح لاتی ہون یہ کہکر اپنے
مقام سے اُٹھی سلام کیا اور سحر کرکے دو پر پیدا کیے اور اُڑ کر طرف دربند سوسن کے روانہ ہوئی یہان صاحبقران
اُسی طور سے تشریف فرما ہین اور اہل دربار سے فرما رہے ہین کہ سوسن لوح لیکر آلے تو مین کل لوح کو دیکھکر
طرف اور دربندون کے روانہ ہون اعظم عرض کررہا ہے کہ خداوند اطمینان رکھین وہ لوح لیکر آتی ہوگی کیونکہ
لوح تو اسکے قبضہ مین ہے وہی مالک لوح ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر دیکھیے کب آتی ہے یہان تو یہ باتین
ہو رہی ہین سوسن اُدھر پرواز کرکے جب دربند سوسن مین پہونچی اور طرف باغ عجائب کے چلی جب
اُسکے سرحد مین پہونچی تو اُسکو باغ نظر نہ آیا دھوان دھوان معلوم ہوا یہ بہت حیران ہوئی کہ باغ کیا
ہو گیا اور یہ غبار کیسا ہے اور یہ دھوان مین تو باغ کو چھوڑ گئی تھی سوسن جادو نے جو یہ واقعہ دیکھا اور
باغ کو نیست و نابود پایا بہت حیران ہوئی زمین پر آئی وہان کی خاک اُٹھا کر اپنی ران مین نشتر دیا
ران کا خون لیکر اُس مٹی کو اُس خون سے گوندھا اُسکی پتلی بنائی اُسپر سحر کیا وہ بصورت انسان گویا

ہوئی اور عرض کیا کہ کیوں ملکہ سلامت آپ نے کیوں اس کنیز کو یاد فرمایا سوسن نے کہا کہ میں نے تجھکو اس
امر کے دریافت کرنے کے لیے طلب کیا ہے کہ یہاں پر باغ عجائب تھا کہ جس میں لوح طلسم رکھی ہوئی تھی
اور میں نسیم جادو کو اپنی طرف سے اسکی حفاظت کے لیے مقرر کر گئی تھی وہ باغ کیا ہوا اور یہ دھواں کیسا
ہے اور نسیم کدھر گیا اس پتلی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ملکہ عالم یہ واقعہ گذرا کہ جب آپ واعظم جادو مطیع طلسم
کشا ہو گئے اور آپ نے طلسم کشا سے اقرار کیا کہ میں لوح لا دونگی تو مکار جادو نے مکر سے دین اسلام
قبول کیا تھا موقع کا منتظر تھا آپ لوگ مصروف عیش و عشرت ہوئے وہ فرار کر کے طرف طلسم کے راہی
ہوا اسنے جا کر سب حال بادشاہ طلسم سے بیان کیا شغندکال نے اپنے وزیر سیماب شعلہ خو کو پاس
نسیم جادو کے روانہ کیا آپ کی حکومت کو دربند سوسن سے برخاست کیا اور نسیم جادو کو دربند
سوسن کا حاکم کیا نسیم جادو آپ سے پھر گیا اسنے شغندکال کی اطاعت کی بس نسیم و سیماب نے
سحر کر کے ایک باغ بنایا سحر کا اور ایک لامکان اور باغ عجائب کو مع لامکان کے نظر مردم سے پوشیدہ
کر دیا سحر کیا کہ ایک دھواں پیدا ہو گیا اور غبار اور بہت بندوبست کیا ہے کہ جو کوئی ساحر یا غیر ساحر
اس طرف آئے گا اسیر ہو جائے گا یہ تدبیر کر کے وہ ایک مقام پر جا کر بیٹھا ہے اور نسیم اندرون باغ حفاظت
لوح کر رہا ہے سوسن نے کہا کہ میں جا کر نسیم کو قتل کروں اور اس سحر کو مٹا دوں اسنے کہا کہ اے ملکہ عالم
یہ سحر آپ کے برطرف کرنے سے برطرف نہ ہوگا آج کل آپ کا ستارہ گردش میں ہے اگر آپ جائیے گا اسیر
ہو جائیے گا یہ سب سحر خواجہ عمرو اور طلسم کشا کی کوشش سے درہم و برہم ہوگا آپ کبھی ادھر جانے کا
بھولے سے قصد نہ فرمائیے گا اس پتلی نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا اور سب حالات سے
اور سب سحر سیماب سے سوسن کو آگاہ کیا جب یہ سب حال سوسن نے سنا بہت نادم
ہوئی اور اپنے دل میں شرمندہ ہوئی اور کہنے لگی کہ بڑی خرابی ہوئی میں صاحبقران سے اقرار کر آئی
ہوں اب جو یہ جا کر کہونگی تو وہ خیال کرینگے کہ یہ فقرہ کرتی ہے یہ کامل طور سے میری مطیع نہیں ہوئی
ہے کینہ رکھ کر اسنے اطاعت کی اب کیا جواب دونگی اے پتلی بیان کر کہ میں کیا کروں پتلی نے عرض کیا
کہ اے ملکہ عالم بیکار آپ پریشان ہوتی ہیں صاحبقران سے آپ یہ قسم سب حال بیان فرمائیے گا
مجھکو بھی چلیے میں سب حال بیان کر دونگی سوسن نے کہا کہ اچھا بس سوسن جادو اس پتلی
کو جھولی میں رکھ کر طرف دربند اعظم کے روانہ ہوئی یہاں سب سوسن کا انتظار کر رہے تھے کہ

سوسن مغموم و محزون آتی ہوئی دکھائی دی چہرہ متغیر منھہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین چہرہ زرد آثار رنج و ملال ظرف سے پیدا آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے آکر پہونچی آتے ہی صاحبقران کے قدمون پر سر رکھدیا اور روکر کہنے لگی کہ یا صاحبقران میری خطا معاف فرمایئے بہت بڑا مجھسے قصور ہوا مین نے بہت بڑی غلطی کی لوح ہاتھہ سے نکل گئی یہ نہ خیال فرمایئے گا کہ سوسن نے فریب کیا اور مجھسے آکر فقرہ کیا کہ لوح قبضہ سے نکل گئی یہ مکر سے مطلع ہوئی تھی مین بالکل بے قصور ہون راوی کہتا ہے کہ جب سوسن آئی تھی تو صاحبقران و بادشاہ نے قصد کیا تھا کہ دریافت کرین کہ لوح لائین مگر اُسکی حالت دیکھکر ہر ایک حیران ہوا تھا کہ یہ کیا حالت اسکی ہے یہ تو یہان سے خوش و خرم گئی تھی یا وہان سے ایسی حالت سے آئی صاحبقران ابھی دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ اُسنے قدمون پر سر رکھکے یہ کہا صاحبقران نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا فرمایا کہ تم نے کیا میری خطا کی ہے جو اسقدر بیقرار ہوتی ہو کچھہ بیان تو کرو اور مین کیون یہ خیال کرنے لگا کہ تم نے مکر سے اطاعت کی تم اطمینان رکھو بیان تو کرو یہ کیا تمھاری حالت ہے تب سوسن نے ہاتھہ جوڑکر اپنا جانا در بند سوسن مین اور قریب باغ پہونچنا اور باغ کو نیست و نابود پانا سوائے غبار و دھوئین کے کچھہ نظر نہ آنا اپنا پتلی سے بتانا اُس سے دریافت کرنا سب حال اپنا قصد جانے کا ظاہر کرنا اُسکا منع کرنا اپنا پریشان ہونا اُسکا اطمینان دینا کہ تم پریشان ہو اس سحر کو خواجہ عمرو و صاحبقران و کل سردار آکر برطرف کرینگے اور یہان پر بہت بڑا سحر کہ پڑے گا خواجہ کی کوشش سے یہ مقام فتح ہوگا اور لوح ہاتھہ آئے گی مین اُس پتلی کو بھی لیتی آئی ہون یہ مجھسے قصور ہوا کہ مین یہان مصروف جشن رہی اتنے عرصہ مین وہان یہ بندوبست ہوگیا بھائی صاحب کے ملازم نے یہان سے جاکر یہ سب لوہا سرکار کا حال بیان کیا اب جو انھون نے سرکار کو تلاش کرایا تو اُسکا پتہ نہ چلا معلوم ہوا کہ بھاگ گیا جب یہ حال سوسن نے بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اسمین تمھارا کیا قصور ہے یہ سب تقدیر کا پھیر ہے ابھی طلسم کے فتح ہونے مین عرصہ ہے تم اطمینان رکھو مین ایسا بد باطن نہین ہون کہ ایسا گمان کرون تم پر کیا کسی نے ظلم و ستم کیا تھا تم نے اپنی خوشی سے اطاعت کی اور لوح کے دینے کا اقرار کیا تم کیا کرو کہ دشمنان کو خبر ہوگئی آنکھون سے نیند لب سے خندہ لیا مگر یاد رکھو کہ جسقدر سحر کا فر ہین سب اسی طور سے قتل ہونگے جس مقام پر جسکی قضا ہوگی وہ اُسی مقام پر قتل ہوگا یہ کہکر خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے خواجہ تم نے سُنا کہ سوسن نے کیا کہا اب لوح کیونکر ہاتھ

سوسن کہتی ہے کہ خواجہ کی کوشش سے لوح ملے گی آپ نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا آپ کو تو میں
کہتا نہیں ہوں مگر سوسن کو کہتا ہوں کہ جھک مارتی ہے جبکہ وہاں ساحر جا نہیں سکتے ہیں بیچارا عیار
ساحر کیا کر سکتا ہوں ایک بات کے واسطے میں میرا قیافہ بدل جائے گا میری جان کوئی فالتو نہیں ہے کہ
میں دیدہ و دانستہ ایسے مقام پر جا کر اپنی جان دوں کہ جہاں ساحر جاتے ہوئے خوف کرتے ہیں میں
باز آیا چاہے لوح ملے چاہے نہ ملے تمھارا تو ہمیشہ یہی کام ہے کہ اسکو قتل کیا اسکو ذبح کیا میں کہاں تک
تمھارے ساتھ اپنی جان دیتا پھروں میں نے توبہ کی اب تم جاؤ اور تمھارا کام جب کچھ مال و دولت
ملے گا اور میں طلب کروں گا تو کہو گے کہ یہ مال غارت ہونا ہے اسمیں تمھارا حق نہیں ہے اسوقت وہ تمھاری
آنکھیں بدلی ہوئی کرتے ہیں اور کوئی تدبیر لوح کے دستیاب ہونے کی نہیں بتاتے ہیں تم یہاں پر بیٹھے ہوئے
ہنس رہے ہیں یا آپ آئیں اور لوح کے حاصل ہونے کی کوشش کریں اور لوح کو حاصل کریں کیوں
جناب مشقت اور محنت تو ہم کریں اور جب راحت کا زمانہ ہوا اور دولت ملے تو دوسرے
لوگ اس پر قابض ہوں اور ہم منھ دیکھ کر رہ جائیں وہ مثل ہے کہ دُکھ بھریں بی فاختہ کوّے میوہ کھائیں
یا یہ کہ حلوائی کی دوکان دادا جی کی فاتحہ یہ مثل حمزہ صاحبقران کی ہے کہ سب محنت ہم نے کی
انھوں نے وہ روپیہ پیسہ اُٹھا کر تقسیم کر دیا بس معاف فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم تو ذراسی
بات میں بگڑ جاتے ہو میں نے تم سے یہ کب کہا کہ تم جاؤ میں نے تو یہ کہا کہ تم نے سُنا کہ سوسن نے کیا
کہا جواب دیا کہ یہ کس منھ سے آپ نے کہا تھا صرف میرے ستانے کے لیے ہاں میں نے سُنا جس طور سے
آپ نے سُنا میں نے بھی سُن لیا صاحبقران نے کہا کہ پھر اب یہ بتاؤ کہ کیا تدبیر کی جائے خواجہ نے
کہا کہ میں کیا جانوں کہ کیا تدبیر کی جائے اتنے بڑے بڑے ساحر بیٹھے ہوئے ہیں بادشاہ طلسم موجود ہیں
انکی موجودگی میں میں کیا رائے دوں جو یہ تدبیر بتائیں وہ کی جائے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یہ
فرما کر صاحبقران بادشاہ و اعظم و اسقلیمونس و شیاطین کی طرف متوجہ ہوئے اور سوسن سے
اور ان سب سے کہا کہ آپ لوگ تدبیر بیان کریں جو کہ ساحر تھے انھوں نے سب سے دریافت کیا
اسقلیمونس نے زائچہ کھینچا اور صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم عرض کرتے ہیں جو ہمارے ذہن
میں آتا ہے مگر ہم خواجہ کی رائے پر سبقت نہیں کر سکتے ہیں نہ خواجہ کی ایسی عقل رکھتے ہیں جو امر
ہمارے ذہن میں آئے گا ہم عرض کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اُدھر خواجہ علم رس سے

دریافت کرنے لگے اور ان ساحروں نے بھی دریافت کیا اور اسقلیموس نے یہ ظاہر کیا کہ جو ساحر یا غیر
ساحر ادھر جائے گا وہ اسیر ہو جائے گا سوائے خواجہ عمرو کے کہ یہ سب مقام انکی کوشش سے فتح
ہونگے اور لوح دستیاب ہوگی اگر وہ کوشش نہ کرینگے تو لوح کا ملنا دشوار ہے علاوہ خواجہ کے جو جائے گا
وہ اسیر ہو جائے گا جب یہ سب کو ظاہر ہوا ہر ایک نے یہی عرض کیا اسوقت اس نے اس پتلی کو جھولی سے
نکال کر سامنے رکھا اور اس سے دریافت کیا اسنے بھی یہی بیان کیا خواجہ نے جو دریافت کیا تھا وہی
سب پر ظاہر ہوا تب ان سب نے عرض کی اسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تو آپ نے سن لیا
کہ یہ سب کیا کہتے ہیں اور یہ پتلی بھی کیا کہتی ہے اب اسکی تدبیر کیا ہو خواجہ نے جواب دیا کہ یہ سب میرے
دشمن ہیں کیونکہ میں نے ان سب کو عیاری کر کے اسیر کیا ہے یہ وہ دشمنی ادا کرتے ہیں چاہتے ہیں کہ میں وہاں
جا کر قتل ہو جاؤں یا کسی آفت میں مبتلا ہوں میں ایسا نادان نہیں ہوں جو انکے کہنے پر عمل کرونگا
میں باز آیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ عمرو تم یہ کیسی باتیں کرتے ہو تم سے تو ایسی امید نہ تھی کہ تم
وقت پر ایسی تقریر کروگے یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ تم انکار کرو اور لوح کی فکر نہ کرو تم جیسے دوست ہو
کوئی دوست اپنے دوست کو ایسے وقت میں [illegible] یہ وقت [illegible] کا
نہیں ہے بھائی یہ وقت دستگیری کا ہے تم نے میرے لیے اپنی جان کو کبھی عزیز نہیں کیا ایسے ایسے وقت
میں تم نے کوشش کی ہے کہ دوسرا نہ کرتا بھائی کوئی تدبیر لوح کے ملنے کی کرو تمہارے اوپر منحصر ہے
خواجہ نے کہا کہ میں ایسی باتوں میں اب کب آتا ہوں بہت سے تم نے مجھکو فقرے دیے اور میں
تمہارے فقروں میں آیا اسکا میں نے جو انجام دیکھا پایا بس ایسے فقروں میں امیر خان بارہا آ گئے
اب وہ زمانہ گذر گیا جو خلیل خان فاختہ اڑاتے تھے اب میں ان فقروں کو کیا سمجھتا ہوں [illegible]
فرمائیے اب میں یہاں ٹھہرونگا بھی نہیں فقط کعبہ چلا جاؤنگا جب تک یہاں رہونگا [illegible]
طور سے جیسے پڑے رہو گے بلکہ زیادہ پریشان کروگے اسوقت [illegible]
میں باز آیا آپ کے ہمراہ رہنے سے اب میں جاتا ہوں بقول کسی چھوڑو بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا
صاحبقران نے فرمایا کہ کیوں بھائی ایسے وقت میں تم ہمارا ساتھ چھوڑ دوگے [illegible]
کے چلے جاؤگے خواجہ نے کہا کہ اے حمزہ ابھی زندگی ہے تو سب کچھ ہے جب جان نہ ہوئے تو کوئی
کسی کا نہیں ہوتا ہے میرے بعد تم مجھکو کبھی بھولے سے بھی نہ یاد کروگے [illegible]

پھر مجھکو کیا ضرور ہو کہ مین بیکار جاکر اپنی جان دون یہ کہکر آپ اُٹھکھڑے ہوئے اور کہا کہ سلئے خدا حافظ مین خانہ کعبہ
جاتا ہون کچھ اپنے والد بزرگوار کو اور دیگر اپنے دوستون کو پیام دیتے ہو یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو
کچھ پیام دینا نہین ہی آپ تشریف لیجائین مین نے آپکی دوستی اور ملاقات دیکھ لی ذراسی سختی مین آپ
نکلے جاتے ہین خیر جائیے ہمارا بھی مالک خدا ہی خواجہ نے اُٹھکر سلام کیا اور چلے جب خواجہ صحن مین پہونچے
تو سوسن و اعظم و بادشاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ جسطور سے ہو خواجہ کو راضی فرمائیے بدون خواجہ
کے یہ کام انجام نہ پائیگا ہم سب بیکار ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین کیونکر راضی کرون وہ تو برہم ہوئے جاتے
ہین بیا انھون نے اب نیا طریقہ پیدا کیا ہی پہلے تو یہ طریقہ نہ تھا اُن سب نے کہا کہ آپ اُنکے مزاج سے آگاہ ہین
کوئی تو تدبیر فرمائیے یہ جو سب باتے سُنا اور سب نے یہ قسم کہا اُسوقت صاحبقران نے قلم اُٹھا کر ایک
پرچہ قرطاس پر تحریر کیا کہ یہ ایک لاکھ روپیہ وہ شخص لے جو کہ جاکر لوح کے حاصل کرنے کی تدبیر کرے نسیم و
سیماب کو قتل یا اسیر کرے یہ لکھکر وہ رقعہ یہ کہکر فرش پر ڈالدیا کہ اے اہل دربار یہ لاکھ روپیہ اُس شخص کے
ہین جو نسیم و سیماب کو اسیر کرلے یا قتل کرے اور لوح لا کر دے صاحبقران نے یہ کلمہ باواز بلند فرمایا
خواجہ نے بھی سُنا یا تو جاتے تھے یا واپس آئے لگر بڑبڑاتے ہوئے سب نے سُنا کہ یہ کہتے ہوئے چلے آتے
ہین کہ حمزہ کی محبت ایسی ہی ایک دن میری جان لے گی مین لاکھ چاہتا ہون کہ اسکی محبت کو ترک کرون
مگر دل ہی نہین مانتا ہی کیا تدبیر کرون کیا نہ کرون مین نے اسوقت قصد کیا کہ چلا جاؤن یہان سے اُٹھکر
صحن تک گیا آگے قدم نہ اُٹھے دل نے گوارا نہ کیا کہ حمزہ تو ایسی مصیبت مین مبتلا ہو مین خانہ کعبہ مین جاکر
بیٹھ رہون اور اُنکو یہان چھوڑ دون پھر اب تو مجھکو مین پر اسے تا بیر لوح جا کونگا بُرا ہو اس دل کا مگر اب
قسم کھا لونگا کہ سوا اسکے اس کام کے اور کسی کام مین شراکت نہ کرونگا اور حمزہ سے بھی قسم لے لونگا
کیونکہ اب زمانہ میرا پیرانہ سالی کا ہی یہ کہتے ہوئے آپ اُس مقام پر آئے سب خاموش بیٹھے ہوئے
دیکھ رہے ہین جہان پر رقعہ پڑا تھا اُس رقعہ کو اُٹھا کر پڑھا جیب مین رکھ لیا صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ تم نے کیون یہ رقعہ اُٹھا لیا اسکا کیا سبب یہ تو وہ لے جو تدبیر لوح کرے اور سیماب و
نسیم کو قتل یا اسیر کرے تم تو خانہ کعبہ کو جاتے ہو تمھارے کس کام کا ہی تم تو جانے سے انکار کرتے
ہو پھر کیون رقعہ اُٹھاتے ہو خواجہ نے منھ بنا کر کہا کہ یا صاحبقران مین دل سے مجبور ہون اس دل
نے گوارا نہ کیا کہ مین تم کو چھوڑ کر جاؤن یہ رقعہ جو مین نے اُٹھا لیا اسکا سبب یہ ہی کہ مین نے خیال کیا

کہ کوئی دوسرا بیرروپیہ بدلے نہ کام کرے نہ کاج کیا جائے پھر تم ہی تقریر کے کہنے سے اپنی جان پر کھیل کر یہ کام کرو
اگر تم کو روپیہ اپنے وعدہ کے موافق دے تو اسکو صرف کرون اور تمھارا کام کرون شاید مجھ سے میرا بھی نفع ہو مجھ
سے اگر ضرر ادا ہو جائے وہ بہتر تھا کہ پھر اُٹھا لینا اُنھیں باتون سے تو میرا دل نفرت کرتا ہے میرا رقعہ اُٹھانا
نا گوار گذرا پھر لیتا تو خوش ہوتے مین کوئی طمع نہ لونگا تمھارے کام مین صرف کرونگا کیا ایسا ویسا کام ہے
کہ مفت مین ہو جائے گا کسی کی جان کا لینا یا کسی کو اسیر کرنا اس کام مین کچھ نہ صرف ہوگا سب صرف
ہو جائے گا ایک حبہ نہ بچیگا امیر نے یہ فرمایا کہ بہت باتین نہ بنا چاہیے مین سمجھ گیا آپ کا منشا یہی تھا یہ
صدا سُنتے ہی کہ ایک لاکھ روپیہ دونگا آپ وہان سے آئے مثل باز کے جیسے باز شکار پر آتا ہے اور شکار کو
پنجہ مین دبا لیتا ہے اسطرح سے آپنے رقعہ کو اُٹھا لیا یہ روپیہ آپ کو واپس لایا میری محبت نہین لائی اگر
میری محبت ہوتی تو پہلا آپ یون نہ چلے جاتے بے مروتی و رطوطا چشمی کرکے خواجہ نے جواب دیا
کہ واہ کیا خوب احسان اپنے سے تو گئے اُسپر یہ تقریر کہ مین روپیہ کے لالچ سے واپس آیا میرا اسمین کیا
فائدہ ہوگا اچھا مین نہ جاؤنگا یہ مین کہے دیتا ہون کہ یہ کام سوائے میرے دوسرے سے نہ ہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا آپ کا احسان ہوگا اب تو آپ نے رقعہ بھی اُٹھا لیا اب تدبیر فرمایئے خواجہ نے
جواب دیا کہ مین یہ کاغذ لیکر کیا کرون روپیہ منگا کر مرحمت فرمایئے آپ نے سُنا ہوگا کہ کسی کا قول ہے کہ
مزدور خوش دل کند کار بیش + یہی سمجھ کہ مین روپیہ کے لالچ سے اس کام کو کرتا ہون بس روپیہ منگا دیجیے
صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آپ روپیہ اپنے قبضہ مین کرکے پھر انکار کیجیے تو مین کیا کرون خواجہ نے
جواب دیا کہ یہ کام بے ایمانونکا ہے جو مرد ہوتے ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہ کرتے ہین بس اسمین یہ
شرط ضرور ہے کہ مین اکیلا نہین جاؤنگا آپ لوگون کو بھی چلنا ہوگا جس طور سے مین کہونگا خواجہ نے
جو یہ کہا صاحبقران نے فرمایا کہ جو آپکے ہمراہ آپ کے کہنے سے جائے گا وہ نصف روپیہ لے لیگا
حصہ ہو جائیگا کیونکہ وہ لوگ بھی تو محنت کرینگے نصف تم لو اور نصف اُن سب کو دینا خواجہ نے
سُنکر جواب دیا کہ یہ روپیہ کیا آپ مجھکو دیتے ہین جو مین نصف دون یہ تو آپ برائے صرف دیتے
ہین پھر کیونکر بانٹا جائے گا مین خیال کرتا ہون کہ کم ہوگا بلکہ جس طور سے ہوگا اسی مین کام کرونگا
ہان اگر آپ مجھکو مرحمت فرمائے تو مین نصف دیتا جب یہ خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا
کہ کس کام مین صرف ہوگا اس کام مین صرف کی کیا ضرورت ہے کسی کی شکل بنکر جاؤ گے اسیر کر لوگے

یا قتل کر ڈالو گے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اور سنئیے اسمین عزت ہی نہ ہوگا اسمین بہت سے لوگون کو بلانا ہوگا اور
رشوت دینا ہوگا جب یہ کام ہوگا صاحبقران نے جواب دیا کہ خیر اب جو صرف ہو فرمایئے تو ہم دینگے تشریف
لیجایئے خواجہ نے کہا کہ روپیہ منگایئے صاحبقران نے اعظم سے کہا کہ ایک لاکھ روپیہ خواجہ کو
منگا دو اسنے اسیوقت سو توڑے منگا دیئے خواجہ نے انکو تو اٹھا کر نذر زنبیل کیا اور کہا کہ یہ تو آپ نے
صرف کیلیے مرحمت کیے اب مجھکو اس کام کی اجرت اور راستہ بتانے کی فیس مرحمت ہو تو مین راستے
ہو دون اور اپنے کام کو جاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ اب مین ایک جمہ دونگا ابھی مین آپ کی اجرت
اور راستہ دینے کی فیس بھی ہم اور ہم ارسطو لیے بھی ہم اب نہ یاد ہو پاؤن پہلے کچھ بس اب مین نادونگا
یہ آپ کی عزت خاطر بھی خواجہ نے کہا کہ جانے دیجیے ایک ہزار روپیہ لیکے مین باز آیا ایسے کام سے محنت کرون
اور ایک جمہ کا نفع نہ ہو جب یہ خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ لایئے مین خود باز آیا ایسے سلیمان
تو اعظم جادو وہ سوسن جادو نے دیکھا کہ خواجہ اور روپیہ طلب کرتے ہین اور صاحبقران دینے سے انکار
کرتے ہین ان سب نے کہا کہ ہم آپکو اجرت بھی دینگے اور راستہ دینے کی فیس بھی خواجہ نے کہا
کہ اچھا منگایئے راوی بیان کرتا ہے کہ بادشاہ اعظم و سوسن نے پچاس ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو دے
دیا خواجہ نے اسکو بھی نذر زنبیل کیا اب خواجہ بیٹھے اور کہا کہ مین تو جاتا ہون فکر عیاری مین ابھی سے
جانے کے بعد صاحبقران وآپ لوگ بھی تشریف لایئے شاید جنگ وپیکار کی نوبت آئے سب
نے کہا کہ اچھا بس خواجہ چلیکر اور سب سے رخصت ہو کر طلسم بند سوسن سے روانہ ہو گئے
بعد جانے خواجہ کے صاحبقران نے فرمایا کہ مین جاتا ہون بس صاحبقران بیرون ایوان تشریف
لائے مسلح وکمل ہو کے اشقر دیوزاد پر سوار ہو کر صاحبقران بھی چلے بعد صاحبقران کے جانیکے
سوسن جادو اعظم جادو وشمشیر جادو وشہماسے بادشاہ آواز دولہ یہ چلے سبکون سے طرف
وہ جلد روانہ ہوئے کل لشکر کو استقلینوس [illegible] کے سپرد کر کے اس طرف روانہ ہوکے
حکیم استقلینوس کو بھی قرار نہ ہوا سبھی کل لشکر کو ہمراہ لیا اسی طرف کو راہی ہوئے چونکہ بہت
منزل ہوتے ہوئے راستہ قطع ہو چکا تھا اب کیا دیکھتا ہے راوی صاحبقران وغیرہ کو راہ مین
رکھتا ہے پہلے خواجہ کا حال تحریر کرتا ہے کہ خواجہ ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے چلے جاتے ہین
ناظرین [illegible] اور ملاحظہ فرمالین کہ ابلاغ جادو و فرستادہ [illegible] سلیمان جادو

کیا اسنے خوبی نقش اسپر جتا کر شعبدہ دکھایا ہو زبانی بھی کہا اُسنے کہا کہ تم یہاں قیام کرو کل میں رخصت کرونگا مجکو چھیڑنا
اور کہنا نہیں ہو اُنھی اُنسے غلط ہوئی جو میں نے اپنے وعدے کے بعد نہیں روانہ کیا نہ اُنھوں نے کچھ طلب
کیا غیر اسپر میں کل آپکے ہمراہ کرونگا بلا نہ چھوڑونگا وہان مقیم ہوا وہ رات اسنے اُسی مقام پر بسر کی
صبح کو وہان سامان رخصت ہونے لگا غرض وہ اقارب آکر ملنے لگے اُدھر لوگ زوجہ نسیم کو وطن بھانے لگے
سہیلیان آنے لگیں اور سمجھانے لگیں جنکی کہ شادی ہو گئی تھی وہ کہنے لگیں چپکے چپکے میں اپنے شوہر کے
پاس لیٹنا اور جب وہ تم کو ہاتھ لگائے پہلے تو ذرا کسمسر کرنا جب وہ زیادہ پریشان کرے تو تم ہاتھا پائی نہ کرنا
جو کچھ وہ کرین کرنے دینا بڑا مزا حاصل ہوگا گو چند منٹ کی تکلیف تو ہوگی اسکے بعد وہ لطف ملیگا کہ اُس
تکلیف کو فراموش کر جاؤگی آج بالکل تم اس امر سے آگاہ ہوگی کہ عورت اس غرض سے مرد کی خواہش
کرتی ہے اور مرد اس مطلب سے دیکھو زیادہ ضبط نہ کرنا اگر زیادہ ہو تو چلانے لگنا جہانتک ممکن ہو اُس کو تم
اپنے اوپر قابض نہ ہونے دینا اُسنے کہا کہ کیا وہ مجکو ذبح کریگا جو تکلیف ہوگی گو دل میں بہت خوش تھی کہ
میں اپنے شوہر کے پہلو میں جاکر چھوٹونگی راز و نیاز ہونگا آج وہ مطلب بھی ہوگا جسکی مجکو ایک مدت سے
خواہش ہے جس کے اشتیاق میں اکثر میں گورانوں کے درمیان میں رکھکر سوتی تھی جسکی خواہش میں
اکثر راتونکو جاگا کرتی تھی اب خوب خواہش سے راتیں بسر ہونگی خوب مزے ہونگے وصل کے دن آگئے میں یہ
سنتی ہون گو اس لذت سے آگاہ نہیں ہون کہ مرد و عورت جب باہم سوتے ہیں اور مرد عورت کے ساتھ
ہاتھا پائی کرتا ہے تو عورت کو الگ مزا حاصل ہوتا ہے اور مرد کو الگ یہ میں بھی اس مزے سے آگاہ ہونگی
دیکھو تو کیسا اُسکو عاجز کرتی ہون جب تک ہاتھ نہ جوڑوا لونگی اور پاؤن پر سر نہ رکھوا لونگی اُسوقت
تک ہاتھ نہ لگانے دونگی بار بار لاتون سے پلنگ کے نیچے گرا دونگی یہ اپنے دل سے باتیں کرتی جاتی
تھی جب ہم سنون نے یہ کہا تو از راہ نادانی پوچھا کہ کیا وہ مجکو ذبح کرے گا جو تکلیف ہوگی اُنھوں نے
مسکرا کر جواب دیا کہ ایسی نادان ہو جاتی سب ہوگی اسوقت نادان بنتی ہو جب تم کو شرم نہیں ہے
تو ہم کو کیا غرض کہ چھپا کرین ہم نے تو پردے پردے میں سمجھایا تم نے چاہا کہ صاف طور سے بیان
کرین لو سنو جب تم اُسکے پاس لیٹوگی وہ پہلے تم کو خوب گلے سے لگا لگا کر پیار کرے گا یہ جو تمھاری
چھاتیاں ہیں اسکو ملے گا اپنا کمر بند کھولے گا اسکے بعد تمھارا کمر بند کھولنے کا قصد کرے گا بس یہ
وقت ہے اسقدر عاجز کرنا کہ وہ کمر بند نہ کھول سکے لاتیں مارنا خوب ہاتھا پائی کرنا بہت عاجز کرنا

جب دیکھا کہ اب وہ تنہا ہے [illegible] اپنا راست کرتا غافل نہ ہوجانا کہ وہ موقع پاکر اپنا کام کر گذرے [illegible] سنتے
کہا کہ وہ کام کیا ہے جو ان میں چالاک اور عیار کے تھین انھون نے بالکل صاف طور سے کہدیا کہ یہ کام ہو اسنے
سُنکے سر جھکا لیا اور [illegible] گیا منھ میں پانی بھر آیا دل میں کہا کہ جلدی کیونکر وہان پہونچون اور لطف وصل
حاصل ہو اُسکو ہم سنیں سمجھا رہی ہیں اور وہ طعن بنا رہی ہیں جو بڑی بوڑھیان ہین وہ یہ کہہ رہی ہین کہ
اے لڑکی کوئی ایسی بات وہان جا کر نہ کرنا کہ بے شرم و بے حیا مشہور ہو شوہر سے بہت [illegible] کرنا
فورا اپنے کو لیے دیے رہنا شرم و لحاظ سے باتین کرنا جو کہ بہت شوخ اور شنگ تھین انھون نے وہ وہ
باتین بتائین کہ وہ ہنس دی اُسکو خوب پکا کر دیا اور کہدیا کہ ایسی باتین کرنا کہ اُسکا واقف نہ ہو دیکھو یہ
باتین مرد کو مار ڈالتی ہین انھین باتون سے مرد عاشق ہوجاتا ہے راوی کہتا ہے کہ یہان تو یہ سامان
ہو رہا ہے باہر ابو الفتح جادو عمرو جادو سے کہہ رہا ہے کہ جلد رخصت فرمائیے تاکہ مین سویرے سویرے
یہان سے روانہ ہون اگر دن چڑھ گیا تو دھوپ کی حدت کے سبب سے مجھکو بھی تکلیف ہوگی اور
سواری بھی پریشان ہوگی عمرو کہہ رہا ہے کہ چند عزیز آگئے ہین وہ مل لین تو مین سوار کردون یہان تو یہ
بندوبست ہے کوہ پر ایک مجمع ہے کہ خواجہ بھی ساحر کی صورت بنے ہوئے اُس کوہ کی طرف جا نکلے
انھون نے کوہ پر مجمع دیکھا تو خیال کرنے لگے کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ مجمع کیسا ہے شاید یہان سے
کچھ ہاتھ لگے کوڑی دو کوڑی کا روزگار ہو جائے یہ خیال کرکے خواجہ کوہ کی طرف چلے دیکھا کہ چند آدمی
کوہ پر سے اُتر رہے چلے آتے ہین خواجہ اُنکے قریب پہونچے سلام کیا انھون نے جو مسافر وضع دیکھا کہا
کہ کہیو کیا مطلب ہے وہ یہ سمجھے کہ کچھ سوال کرے گا خواجہ نے کہا کہ کیا اس کوہ پر میلا ہے جو یہ مجمع ہے
یا کوئی مقام متبرک ہے کہ لوگ اسکی زیارت کو آئے ہین انھون نے کہا کہ اے ساحر نہ میلا ہے نہ مقام
متبرک ہے عمرو جادو [illegible] حاکم کوہ کی دختر آج رخصت ہوتی ہے اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے آپ نے کہا کہ
معلوم ہوا اسکی برات ہے کہا کہ نہیں بھائی نکاح ہوئے تو تین برس ہوگئے مگر رخصت نہیں کیا تھا
آج اُسکے شوہر کے پاس سے پیام آیا ہے کہ میری زوجہ کو رخصت کردو تو وہی رخصت ہو رہی ہے اُس
عزیز و اقارب ملنے کو آئے ہین آپ نے کہا کہ جائے گی کہان کیا کہین باہر شادی ہوئی ہے کہا کہ باہر
تو شادی نہین ہوئی ہے رہنے والا تو اسی سرحد کا ہے وہ ملازم ہے شمشال بادشاہ طلسم کا اور محافظ ہے
لوح طلسم کا نسیم جادو نام ہے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ تو دلہن لینے آیا ہوگا کہا کہ اے مسافر تو تو بات دریا

کرتا ہے اور بات کی خبر نجلو پر ہے جھگڑون سے کام کیا ہے ہو گا کہا کہ بھائی تم خفا کیون ہوتے ہو مین نے
جو نئی بات سُنی اس سبب سے دریافت کیا کیونکہ زمانہ کا طریقہ یہ ہے کہ برات کے دن دولھن رخصت
کر دی جاتی ہے اپنے شوہر کے ساتھ جاتی ہے یہان مین نے تمھارے مُنھ سے نئی بات سُنی کہ تین برس
ہو گئے ہین نکاح کو اب رخصت ہوتی ہے دوسرے شوہر خود آکر لے جاتا ہے تم کہتے ہو کہ آدمی آیا ہے انھون نے
کہا کہ ہمارے ملک کا یہ طریقہ ہے کہ لڑکی کی شادی چھوٹے سن مین کی جاتی ہے جب جوان ہوتی ہے
جب رخصت کی جاتی ہے پھر چاہے دولھا آئے چاہے نہ آئے صرف کہلا بھیجے تو رخصت کر دیتے ہین
یا کسی آدمی کو بھیجے تو رخصت کر دیتے ہین اگر خود دولھا بھی آیا تو اور اچھا ہوا نسیم جادو خود آتا اپنی زوجہ
کے لے جانے کے لیے مگر وہ آج کل ایک ایسے کام مین مصروف ہے کہ اُسکو مہلت نہین ہے جہان رہتا
ہے وہان سے باہر نہین آسکتا ہے بس اُسنے اپنے ملازم خاص ابلاغ جادو کو اور سواری روانہ کی ہے اور
زوجہ کو طلب کیا ہے نسیم کا خسر اپنی بیٹی کو رخصت کیے دیتا ہے خواجہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا یہ کہکر اور
آپ باتین کہتے ہوے کہ ہم سے ملکے وہر سے ایک طرف کو راہی ہوے وہ لوگ جو اپنے کام کو جاتے تھے چلے
گئے آپ اسی امر کے منتظر تھے کہ یہ جائین تو مین بھی کوتاہ پر جاؤن جب دیکھا کہ وہ اور طرف گئے آپ کوچہ پر
آئے دیکھا کہ ایک شامیانہ رکھا ہوا ہے چار کہار وردی پہنے ہوے بیٹھے ہین اور ایک ساحر کرسی پر بیٹھا
ہو کہہ رہا ہے کہ جلدی سے بیچ عرصہ ہوتا ہے ایک ساحر ضعیف اُس سے کہہ رہا ہے کہ تھوڑی دیر اور تامل کر لیجیے
مین سوار کیے دیتا ہون خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا آپ انتظار کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ
فکر عیاری مین ایک طرف کو چلے گئے تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ سب نے دیکھا کہ ایک ساہوکار کی
لڑکی تمامی کا لہنگا پہنے ہوے سر سے پاؤن تک اپنے کو چادر مین پوشیدہ کیے ہوے پاؤن مین پازیب
چھم چھم کرتی ہوئی چلی آتی ہے مراد جادو کے مکان پر پہونچکر بولی کہ کیا مراد جادو کی دختر رخصت
ہو گئی ہم سے ملی تک نہین ہے اُن لوگون نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ ابھی تو نہین سوار ہوئی ہے مگر سوار ہونی
لگی ہے آپ بولی کہ اگر تم لوگون کی اجازت ہو تو مین بھی جاکر مل آؤن مین اور وہ ساتھ کھیل کر بڑی ہوئی
ہون مین فلان ساہوکار کی لڑکی ہون ابھی مین نے سُنا کہ اُسکے شوہر کے پاس سے نامہ آیا ہے اُسنے طلب
کیا ہے مین خود کل اپنی سسرال سے آئی ہون اُن سے ملنا ضرور ہے مقدر مین تھا جو کل سسرال سے آنا
ہوا اُن لوگون نے کہا کہ جاؤ تم کو منع کس نے کیا ہے یہ سُننا تھا کہ وہ لپک کر اندر مکان کے گئی

دیکھا کہ عورتونکا مجمع ہے کم سن بھی ہین اور سن بھی ایک تخت پر بیٹھی دختر مراد و دولھن بنائی جا رہی ہے وہان بہت
سی عورتین ہین یہ بھی ساہوکار کی لڑکی بھی یہ کہتی ہوئی کہ مین اپنی بہن سے ملونگی مین اور یہ ساتھ
کھیل کر بڑی ہوئی ہون اسکی چالاکی اور پھرتی سے سب حیران ہوئے چونکہ گھر نشاط سے عزیز و اقارب
کی عورتین ملنے کو آئین تھین اور ہمسایہ کی بھی ان سب نے خیال کیا کہ یہ بھی شامل ہم سب کے ہوگی
نقصان کیا ہے پل لینے دو سب نے راستہ دیا وہ ساہوکار کی لڑکی قریب آئی دختر مراد گل اندام کی
سر سے پاؤن تک بلائین لین گلے مین ہاتھ ڈالکر رونے لگی کہ بہن تم اب اپنی سسرال جاتی ہو
دیکھیے اب کب ملاقات ہو برسون کا ساتھ چھوٹتا ہے گو مین بھی گھروالی ہوئی ہون سسرال مین
رہتی ہون اگر جب یہان آتی تھی تو تمھارے دیکھنے کو ضرور آتی تھی اب کیونکر دیکھونگی نہ تمھارا شوہر تمھین
یہان تمکو آنے دیگا نہ میرا شوہر تمھارے مکان پر مجھکو جانے دیگا اب ملاقات کا ہونا دشوار
ہے یہ کہکر بیٹھ گئی اور باتین کرنے لگی جہان اور سب بیٹھی ہوئی تھین سمجھا رہین تھین یہ بھی سمجھانے لگی ایک
مرتبہ یہ کانمین چپکے سے کہا کہ ان سب کو ہٹا دو تو مین تم سے کچھ تخلیہ مین باتین کرون کہ جسکے سبب سے
تمھارا شوہر عاشق ہو جائے اور تمکو دم بھر جدا نہ چاہے اور محبت کرے بدون تمھارے اسکو چین نہ آئے
ایک پل کی جدائی ناگوار ہو تمھارا الگ سونا اسکو دشوار معلوم ہو تمھارے سوا دوسری عورت کیطرف
نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے ایسی تدبیر مین نے بھی کی ہے جب تو میرا شوہر مجھکو اپنے سے ایک پل کے لیے جدا نہین
کرتا ہے جب مین یہان آئی ہون کورا تونکو میرے فراق مین تڑپتا ہے اور پھڑکتا ہے اور جلدی سے سواری
بھیجکر بلا لیتا ہے مین ایسی بے اعتنائیان کرتی ہون کہ اگر اپنے مان باپ کے ساتھ کرون تو انکو نفرت
ہو جائے مگر وہ ان باتون کی طرف خیال بھی نہین کرتا ہے یہ حالت ہے کہ رات بھر مین اور دن بھر مین
سو مرتبہ پاؤن پر گرتا ہے اور ہاتھ جوڑتا ہے اسکو رات دن سوا میری خوشی اور رضا جوئی کے دوسرا
کام نہین ہے یہ جو کہا اس ساہوکار کی لڑکی نے اسکو بھی خیال ہوا کہ ان باتون کو بھی سننا چاہیے کہا
کہ تم اس طرح مین چلو مین بھی آتی ہون وہ ساہوکار کی لڑکی اٹھکر اس کمرہ مین آئی یہ دختر مراد بھی پیشاب
کے بہانے سے اٹھی اور اس کمرہ مین آئی جو ہمسن تھین انھون نے قصد کیا کہ ہم بھی ہمراہ ہون کہا
کہ تم ٹھہرو مین ذرا اپنی بہن سے باتین کرلون تو آتی ہون وہ ٹھہر گئین یہ کمرے مین آئی دیکھا کہ ساہوکار
کی لڑکی بیٹھی ہوئی ہے یہ بھی آکے بیٹھ گئی کہا کہ بہن جلد بیان کرو اسنے کہا کہ اے بہن پہلے تم یہ دوا کھالو

تھا کہ جب تمھارا شوہر تم سے ہم بستر ہو تو اُسکو ایسا فرحت حاصل ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے اور ایسی لذت حاصل ہو
کہ پھر تمھارے سوا دوسری عورت سے یہ لذت اُسکو نہ ملے مجھکو یہ دوا ایک فقیر کی لڑکی نے دی تھی جب میری
شادی ہوئی اور میں اپنے شوہر کے گھر گئی اور پلنگ پر بیٹھی میں نے کھالی جیسا کہ اُسنے کہا تھا ویسا ہی ہوا
بس تم سے مجھکو ایسی ہی الفت تھی جو یہ میں نے تم پر ظاہر کیا اور میں تمھی پر ظاہر کرتی ہوں یہ کہا اُسنے وہ بہت
خوش ہوئی اور کہا کہ لاؤ جب تک تم نکالے نکالے اُسنے کئی تقاضے کیے اور کہا کہ جلدی دو ایسا نہ ہو کہ کوئی آجائے
تو پھر خرابی ہو ساہوکار کی لڑکی نے اتنے عرصہ میں اُسکو چند طریقے تماش بینی اور مرد کے راغب کرنے اور اپنی
طرف رغبت دلانے کے بتائے کہ جب شوہر اس فعل کا مرتکب ہو تم یہ حرکت کرنا ان طوروں سے اُس کو
رغبت دلانا یوں ہاتھ پکڑ کر لینا یوں اُسکو جھٹک دینا یوں اپنا بدن چھڑانا جب وہ بہت اور غصہ کرے اُسکو
پیار کرنے لگنا گلے سے لگ جانا چمٹ جانا یہ کہکر ایک پڑیا نکال کر دی کہ اسکو میرے سامنے کھالو بہن میں
تم کو یہ باتیں ایسی بتاتی ہوں کہ جو کسی کو نہیں آتی ہیں اسی سبب سے اور انھیں باتوں کی وجہ سے تو
میرا شوہر میرا عاشق ہو گیا ہے میں نے اپنا غلام بنا رکھا ہے جس وقت اُسنے خواہش کی میں موجود ہو گئی یہی
باتیں کیں کہ وہ خوش ہو گیا اگر اُسنے ایک مرتبہ کا قصد کیا تھا تو دو مرتبہ اُس نے رغبت کے ساتھ کام کیا
وہ بھی خوش ہو گیا اور میں بھی اپنا بھی مطلب ہوا اُسکا بھی بہن یہی باتیں مرد کے مار ڈالنے کی ہیں دختر مراد
نے کہا کہ ہو تم نے کہا میں نے خوب سُنا ایسا ہی کرونگی مگر میں سنتی ہوں کہ پہلی مرتبہ جو مرد عورت سے
ہم بستر ہوتا ہے تو عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور جان پر بن جاتی ہے کہا کہ ہاں یہ امر تو ضرور ہے مگر اس
دوا کے کھانے سے یہ بات نہ ہوگی مرد کو لذت تو اُسی طریقہ کی حاصل ہوگی جو ناکتخدا کے ساتھ ہم بستر
ہونے میں ہوتی ہے مگر عورت کو بالکل تکلیف نہ ہوگی تم کھاؤ تو سہی یہ سُننا تھا کہ اُسنے وہ پڑیا کھولکر
کھالی بس کھانا تھا کہ گرمی معلوم ہوئی کہا کہ بہن گرمی بہت معلوم ہوتی ہے کہا کہ ذرا اُٹھ کر ٹہلو بس
اُٹھنا تھا کہ چکر آیا اور بیہوش ہو کر گرنے لگی ساہوکار کی لڑکی نے دیکھا کہ اگر یہ گری تو دھماکا ہوگا اُٹھکر
دونوں ہاتھوں سے سنبھال کر روکا اور زمین پر لٹا دیا اُسکے کپڑے اُتار کر خود پہنے آئینہ نکالکر اپنی صورت
اُسکی صورت سے مشابہ کی اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ لڑکی ساہوکار کی نہ تھی
بلکہ خواجہ عمرو تھے کہ لڑکی بنکر آئے تھے اور وہ پڑیہ بیہوشی آمیز تھی اُسکو بے ہوشی دیکر بیہوش
کیا اس غرض سے یہ عیاری کی تھی کہ اسکو بے ہوش کرکے اسکی صورت بنکر جاؤں اور نسیم کو بیہوش کرا

موجود نہ ہو تو یہ اپ ہی کا نام ہو گا ان سے صندوق چھلکو لیکر جڑاؤ کپڑے طوق کنگن اور بہت گہنا پہنا یا کہا کہ وہ
گہنا پھول بھی وہ جنپیا اور چھپر کا بھی چھاپے بھی باسے بھی خلاصہ یہ کہ سب گھر بھر کا گہنا پہن لیا راوی کہتا ہے
خواجہ نے خوب الوٹا یہا تک کہ باپ نے بھی آکر بہت کچھ دیا آپ نے سب اشیا پر قبضہ کیا اب
باہر آکے سب نے ملکر میانہ میں سوار کیا آپ نے میانہ میں بیٹھکر پھر ہر ایک سے کہا کہ بھنون میرا
بھی چاہتا ہے کہ تم اور بچے بھی ہمراہ سے نشانی دو ایک تو دیکھو جائے تو دوسری میرے پاس رہے تم اپنے
کپڑے وغیرہ وہ تم کنگن تم طوق تم بالی اسی طور سے ہر ایک نے پھر دیا یہ خیال کرکے ابکی مرتبہ جو
آئے گی لے لیا جائے گا کیوں جانے لگا نہیں جب سب سوار کر چکیں ہر اونے کہارون کو آواز دی
کہار آئے میانہ اٹھایا اپنے چلا باغ تو کسی ہوئے موجود تھا ہمراہ ہولیا ہر او جادو نے باغ جادو
کو سناہ بیماری تہلفت دیا وہ خوشی خوشی میانہ کے ہمراہ ہولیا دوسرے تو باغ سواری روزنیسیم
کی لیکر چلا ہوا ادھر صاحبقران وسوسن واعظم یہاں سے بلند آواز وغیرہ اس مقام پر پہونچ
کئے سوسن نے صاحبقران سے عرض کیا کہ اسی مقام پر باغ تھا غائب تھا نسیم وغیرہ نے پوشیدہ
کردیا ہے صاحبقران نے یہ سنکے قصد کیا تھا کہ مشت خاک اٹھا کر اس پر اسم اعظم دم کرکے اس
خاک کو بار ون غبار پر کہ بادشاہ نے کہا کہ یا صاحبقران ٹھہر جائیے ایسا نہ ہو کہ خواجہ سلامت وہان
موجود ہوں اور کسی عیاری کی فکر میں ہوں آپ اس غبار کو برطرف کریں وہان انکی عیاری خراب
ہوجائے ہم کو بذریعہ سحر کے معلوم ہو چکا ہے کہ جب تک خواجہ عیاری کرکے داخل باغ نہ ہوسکے
اس وقت تک کوئی اس سحر کو برطرف نہیں کر سکتا ہے اگر برطرف کرے گا تو زک اٹھائے گا صاحبقران
نے فرمایا کہ پھر دریافت کرو کہ خواجہ یہاں موجود ہیں یا نہیں سیما نے بلند آواز نے سحر سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ ابھی نہیں آئے ہیں نسیم اکیلا ہے اور بہت ہوشیار ہے سیما نے بلند آواز
نے عرض کیا کہ خواجہ ابھی نہیں آئے ہیں جو راستہ طے کر جائے دوسرے پر بھی تو معلوم ہو جائے کہ ہم اس
باغ کے قریب ہیں یا دور ہیں آپ اس حصار سحر کو برطرف کریں اور باغ یہان پر نہ ہو اسنے برائے
تقدم بالحفظ فاصلہ سے حصار سحر کیا ہے اسکو تم ہوا اسکی طلسم کشا نے آکر حصار سحر کو برطرف
کیا جب تک ہم آپ وہان پہونچیں تو پہونچیں وہ لوح لیکر طرف طلسم کے بھاگ جائے تو بڑی
خرابی ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا کریں انھوں نے عرض کیا کہ ذرا تامل فرمائیے ہم اس

امر کو بھی ابھی دریافت کیے لیتے ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک
طرف سے گردواڑی اٹھی سب نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ ذرا ادھر اُدھر ہو جائیے اور ہم سب
بھی ہٹے جاتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ کوئی نہ کوئی اسی طرف آتا ہے اور وہ آنے والا اس غبار کے اندر
ضرور ہوگا کوئی نسیم کا ملازم ہے کسی ضرورت سے کہیں گیا ہوگا اب وہ جائے گا سیکھ جانے سے ہم کو بھی
طریقہ معلوم ہو جائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ میں تو پوشیدہ نہ ہونگا میں آج تک کبھی کسی کے خوف
سے پوشیدہ ہوا ہوں جو میں اس وقت پوشیدہ ہوں عرض کیا کہ یہ غرض نہیں ہے کہ آپ خوف کریں بلکہ
ذرا تماشہ ملاحظہ فرمائیں ہم ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہیں اُن لوگوں کے اصرار سے صاحبقران ایک درخت
کی آڑ میں ہو گئے مگر اُس مقام سے نہ ہٹے وہ جو دھوان اٹھا ہے وہ غبار اُسی طرف دیکھے جاتے ہیں اور وہ
ساحر بھی ادھر اُدھر ہو گئے سب نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے ایک میانہ پیدا ہوا کہ اُس پر شالبافت
کا پردا پڑا ہوا تھا سبز گوٹ لگی ہوئی تھی لچکا ٹکا ہوا تھا کہار وردی پہنے ہوئے تھے اور ایک ساحر کمر
باندھے ہوئے اُسی میانہ کے ساتھ تھا یہ سب کے سب حیران ہوئے کہ یہ سواری کہاں سے آئی ہے
اور کون اس میانہ میں ہے یہ سب حیران کھڑے ہوئے آڑ میں دیکھ رہے تھے کہ اُس ساحر نے قریب اُس
باغ کے پہونچکر میانہ رکھوا دیا اور اپنی کمر سے ایک آئینہ نکالا اُن کہاروں سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ جب
میں آواز دوں اُٹھا کر چلے آنا وہ کہار بیٹھ گئے اُسنے وہ آئینہ چمکایا ایک برق کوندی جیسے ہی اُس آئینہ
کا عکس اس غبار پر پڑا وہ غبار برطرف ہو گیا اور ایک تڑاقہ ہوا اور دروازہ پیدا ہوا یہ سب واقعہ
صاحبقران و ساحروں نے دیکھا معلوم ہوا کہ یہ دروازہ ہے باغ کا اور اس طور سے ظاہر ہوتا ہے
جب دروازہ باغ کا وا ہوا تو اندر سے آواز آئی کہ کون ہے کیا ابلاغ جادو ہے ابلاغ نے باہر سے آواز دی
کہ جی ہاں میں ہوں آواز آئی سواری لائے کہا کہ جی ہاں لایا ہوں یہ جو کہا دروازہ کھلا یہ سب صدا
صاحبقران وغیرہ نے سنی دروازہ کا کھلنا تھا کہ جسقدر طائر سحر اندر باغ کے تھے اور پُتلیاں وہ
سب پکارنے لگیں کہ عمرو عیار آیا عمرو عیار ہر طرف یہی پکار ہو گئی نسیم حیران ہوا کہ عمرو کہاں سے
آگیا یہ سب کیا غلط ہو رہے ہیں اور طائر بھی عمرو و مہمان کہاں یہ سواری میری زوجہ کی ہے بھلا
وہاں عمرو کا امکان گذر اسی سبب سے تو میں نے سو پچاس آدمی نہیں روانہ کیے کہ وہ جاتے
اور سواری لاتے اگر ایسا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ انمیں مل کر عمرو چلا آتا اب تو ابلاغ کے سوا

دوسرا آدمی نہیں ہے یا کہار ہیں اسی غرض سے میں نے لکھدیا تھا کہ میری زوجہ کو اکیلا روانہ کرنا کسی کو ہمراہ نکرنا
وہ تنہا آئی ہوگی یہ سب دیوانی ہوگئی ہیں یہ کہکر یہ خیال کر کے نسیم نے ابلاغ سے کہا کہ دروازہ کھولیں
کہ اور کوئی نہیں ہے ابلاغ نے کہا کہ شوق سے دروازہ کھولیے یا میں ہوں یا مالکہ ہیں میانہ میں یا کہار
ہیں نسیم نے کہا کہ اچھا اِدھر اُدھر خوب دیکھ لو کیونکہ جب سے تم آئے ہو اور یہ دروازہ ظاہر ہوا ہے یہاں
باغ بھر میں شور ہے کہ عمرو آیا عمرو آیا اُسنے کہا کہ آپ اطمینان رکھیں کوئی نہیں آیا سوا ہے ہم چھو آدمیوں
کے نسیم نے جیسے دروازہ کھولا پھر طائر ایک مرتبہ بلبلا کر پکار اُٹھے کہ عمرو آیا عمرو آیا ہے نسیم کیا غضب کیا
ہے وہ طائر چلایا کیے نسیم نے دروازہ کھولا اسنے کہا کہ کیا عجب ہے کہ جو کسی کہار کی صورت بنکر عمرو آیا ہو
کیونکہ طائران سحر ہیں بس مناسب یہ ہے کہ میانہ اندر رکھوا لو اور ان سب سے کہدو کہ یہ اسوقت یہیں سے چلے جائیں
بلکہ ابلاغ کو بھی اندر نہ بلاؤ ایسا نہ ہو کہ انمیں کوئی فریب ہو تو بڑی خرابی ہو یہ سمجھ بوجھ کر کے نسیم نے دروازہ کھولکر
کہا کہ اے ابلاغ میانہ تو تو اندر رکھوادے تو بھی واپس چلا جا اور کہاروں کو بھی رخصت کر دے مجھکو شک ہوتا ہے
کہ یا تو تو عمرو ہے یا ان کہاروں میں کوئی عمرو ہے جب میرا شک رفع ہو جائیگا اُسوقت میں تجھکو بلا لونگا
کیونکہ طائران سحر اپنی جان دیے دیتے ہیں و پتلیاں سحر دونوں بلکہ ابر کو بھی جنبش ہے اشجار باغ بھی حرکت
میں ہیں ابلاغ نے کہا بہت خوب یہ کہکر کہاروں کو پکارا کہ ادھر آؤ میانہ اندر رکھدو کہار یہ صدا اُسکی سنکے
اور میانہ دوش پر اُٹھا کر اندر دروازے کے رکھدیا اور باہر آئے جیسے یہ میانہ رکھ کے باہر ہٹے نسیم نے جلدی کیا
آگو نہ تا و جھپٹ سے دروازہ بند کر دیا یہ بھی نہ کہا کہ ابلاغ سے آئینہ توڑے اُدھر تو دروازہ بند ہوا ابلاغ
وہاں سے ایک طرف کو راہی ہوا کہار ایک سمت کو اُسی طور سے پھر غبار چھا گیا اور دھوان صاحبقران
وغیرہ نے یہ سب واقعہ دیکھا نسیم نے میانہ رکھ کے پردہ اُٹھایا جیسے نگاہ اُسکی اُس نازنین پر پڑی یک
جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہو گیا پکارا کہ باہر تشریف لائیے دل نے اسقدر بیقراری کی یہی جی چاہا کہ
اسی مقام پر اسکے وصل سے کامیاب ہوں اپنے مصرف میں لاؤں مگر باغ کا حال سنیے کہ میانہ کا اندر
آنا تھا اب تو اور زیادہ پکار پڑ گئی کہ عمرو آیا عمرو آیا اب در و دیوار و ہر گوشہ سے یہ صدا آتی تھی طائران
سحر و پتلیاں سحر تو درکنار ہر ایک ذرہ و برگ شجر و گیاہ و زمین بھی صدا دے رہی ہے نسیم حیران ہے کہ
یہ کیا واقعہ ہے اُدھر ابر کو بھی حرکت ہوئی اور بجلیاں چمک چمک کر گرنے لگیں اور یہی صدا آنے
لگی نسیم نے جب اُس نازنین سے یہ کہا کہ باہر تشریف لاؤ وہ نازنین جستہ کر کے باہر آئی

اسکا میانہ سے باہر آنا تھا ایک مرتبہ عمرو آیا عمرو آیا پکار پڑ گئی جیسے خواجہ کے قدم زمین پر پہونچے زمین سے
شعلہ پیدا ہوئے گھاس جلنے لگی درختوں میں آگ لگ گئی یہ علامت خواجہ کے آنے کی سیماب نے
مقرر کی تھی اور کہا تھا کہ خواجہ جب یہاں پہونچیں گے تو تمام درخت جلنے لگیں گے اور زمین سے شعلہ
بلند ہونگے وہ طائر بھی خود بخود جلنے لگے اور پتلیاں مگر حالت یہ ہے کہ جلتے جاتے ہیں اور یہی کہتے جاتے
ہیں کہ عمرو آیا عمرو آیا یہ حالت دیکھ کر نسیم حیران ہوا اسکو خیال گذرا کہ میری زوجہ نہیں ہے کوئی نہ کوئی نمود
ہوا ہے عمرو ہے اب تو اسنے کہا کہ اے نازنین سچ بتا کہ تو عمرو تو نہیں ہے اسنے منہ بنا کر کہا کہ او سونے کے مونڈی
کاٹے کیا دیوانہ ہوا ہے میں عورت ہوں اور تیری زوجہ ہوں مجھ میں تو کیا علامت مرد کی پاتا ہے سوا اسکے
عورت کے میں اس امر سے واقف نہیں ہوں نسیم نے کہا کہ میرا سحر خبر دیتا ہے کہ عمرو آیا ہے جو آثار عمرو
کے آنے کے مقرر کئے تھے وہ سب ظاہر ہو رہے ہیں میں خود حیران ہوں کہ عمرو کہاں ہے یا تو عمرو ہے
یا میں ہوں اسنے کہا کہ اچھا امتحان کرلے دیکھ مجھکو برہنہ کرکے کہ میں عورت ہوں یا مرد اب یہ حیران ہوا
کہ اگر یہ عمرو ہوتا تو یہ کیوں کہتا کہ دیکھ لے کہ میں عورت ہوں یا مرد اُدھر باغ کا یہ عالم ہے کہ ہر طرف آگ
لگی ہوئی ہے خلاصہ یہ کہ سب طائر جل گئے اور سب پتلیاں اور سب درخت جسقدر باغ سحر سے
بنا ہوا تھا سب جل کر خاک ہوگئے سوا اصلی باغ کے سحر کی ایک شے نہ رہی اب تو نسیم کو یقین
ہوگیا کہ یہی عورت عمرو ہے میری زوجہ نہیں ہے یہ خیال کرکے اپنے دل سے یہ کہتا ہوا چلا کہ او ساربان
زادے تو نے بڑا دھوکا دیا تو ہی عمرو ہے میں نہ مانونگا میرے تمام سحر کو برباد کردیا اب تو کہاں جاتا ہے یہ
کہکر جھپٹا خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف آتا ہے اور اس پر ظاہر ہوگیا آپ جست کرکے الگ
ہوگئے اسنے قصد کیا کہ سحر کروں آپنے جھٹ سے گلیم اوڑھ لی اب جو وہ آواز گیر کہکر جو دیکھتا ہے
تو وہ نازنین ندارد ہے اب اسنے پشت دست کو اپنے اسم سحر پڑھ کر دیکھا یہ خیال کرکے کہ یہ کون ہے
آیا میری زوجہ ہے یا عمرو عیار اسوقت سے بیہوش تھا اشتیاق زوجہ میں جب سحر کو اپنے برباد
کرچکا جب ہوش آیا اب جو اسنے خیال کرکے دیکھا تو لکھا ہوا پایا کہ یہ تیری زوجہ نہ تھی بلکہ خواجہ عمرو
ہیں انھوں نے جاکر تیری زوجہ کو بیہوش کیا اور اسکی صورت بن کر خود آئے یہ جو ظاہر ہوا اسکا
دم نکل گیا حواس جاتے رہے ہوائیاں اڑنے لگیں رنگ متغیر ہوگیا چہرہ پر مردنی چھا گئی
پسینہ آگیا اب اسنے دریافت کیا کہ عمرو نے میری زوجہ کو کیا کیا ہے بیہوش کرکے معلوم ہوا

کہ اُسنے قتل نہین کیا ہے تو پریشان ہوا اپنی زنبیل مین ہاتھ ڈالا ہے اسنے دریافت کیا کہ عمرو کیا ہو گیا مجھکو
دکھائی نہین دیتا ہے معلوم ہوا کہ وہ اسی باغ مین ہے گلیم اوڑھے ہوئے غائب ہے اب یہ جو معلوم ہوا اسنے سحر کیا کہ
تمام باغ مین آگ لگ گئی آپ خود ایک طرف حصار کے کھڑا ہو گیا یہ سحر اسنے اس غرض سے کیا کہ
خواجہ جل جائین یہان تو یہ خواجہ کے گرفتار کرنے کی فکر کر رہا ہے خواجہ اپنے دل مین گلیم اوڑھے ہوئے
سوچ رہے ہین کہ اب کونسی عیاری کرون اور کس تدبیر سے اسکو اسیر کرون یہان خواجہ اس فکر مین
تھے کہ کیا تدبیر کرون یہ اپنی فکر مین ہے کہ کسی تدبیر سے خواجہ کو اسیر کر لون یہان یہ ہر ایک اپنی فکر مین ہے ادھر
بیرون حصار باغ صاحبقران کھڑے ہوئے ہین کہ انھون نے یہ واقعہ دیکھا اور یہ تدبیر معلوم
ہوئی اور یہ ظاہر ہوا کہ اسی مقام پر باغ عجائب ہے بس سیماب سے بلند آواز اسم اعظم و سوسن و شنقور پر
دو نیرے ستون سحر کے بلند ہوئے اور ادھر ایک اسنے گولہ سحر کا جھولی سے نکالا اور اُسکے ہر ایک
نے اپنی اپنی زبان کے خون سے رنگین کیا اور اسم سحر اُسپر دم کر کے اُس غبار پر بارانے کے قصد سے چلے
ادھر صاحبقران نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً جھک کر ایک مشت خاک زمین سے اٹھائی اُسپر اسم
اعظم دم کر کے اب جو اُس غبار پر ماری برکت اسم اعظم سے ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی وہ غبار
ہر طرف ہو گیا اور وہ لامکان بھی غائب ہو گیا وہ جو باغ عجائب اصلی تھا وہ رہ گیا بس صاحبقران
نعرہ کر کے عقب سیماب سلیمانی کے پہنچ کر اُس باغ کی طرف چلے اُن ساحرون نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ وہ دھوان
اور غبار ایک بیک برطرف ہو گیا اور باغ ظاہر ہوا باغ کے اندر سے شعلہ نکل رہے ہین اُدھر وہ
ابر سحر سیماب رنگ پر جنبش کر گئے اور گڑگڑا کر طرف سیماب کے چلا سیماب جادو اپنے مقام پر
بیٹھا ہوا تھا اُسکے چند رفیق اُسکے پاس حاضر تھے پچاس ہزار ساحر ہر وقت مسلح و مکمل موجود رہتے
تھے اُنکے افسر حاضر تھے کہ سیماب نے دیکھا ایک طرف سے طرف در بند سوسن کے شعلہ ہائے
سحر پیدا ہوئے اور شور و غل کی صدا آنے لگی یہ گھبرا گیا اُٹھ کھڑا ہوا کہ جیسے ہی یہ اُٹھا تھا کہ ایک
برق چمکی اور ایک طائر پیدا ہوا اُسنے بزبان انسانی گویا ہو کر کہا کہ اے سیماب کیا بے خبر
بیٹھے ہوئے ہو وہان عمرو عیار زوجہ نسیم بنگلہ داخل باغ ہوا اور تمام طائر سحر و اشجار سحر شعلہ ہائے
سحر جل کر خاک ہو گئے اب سوائے باغ اصلی کے کوئی دوسری شے نہین باقی ہے طلسم کشا بھی آگیا
ہے اُسنے بھی سحر کر کے تمام اشیا کو برباد کیا اسم اعظم پڑھ کر وہ غبار و دھوان برطرف ہو گیا باغ

نمایان ہوا ہی جلد خبر لے یہ سننا تھا کہ سیماب نے اُن سب سے کہا کہ تم لشکر لیکر آؤ مین نسیم کی کمک کو
جاتا ہون بڑا غضب ہوا کہ سب محنت بیکار ہوگئی مین جا کر طلسم کشا و عمرو کو روکون اور اسیر کرون
ایسا نہ ہو کہ عمرو لوح پر قبضہ کرے اور طلسم کشا کیونکہ طلسم کشا کے ہمراہ سوسن ضرور ہوگی وہ حال لوح
سے آگاہ ہی یہ کہکر پر پرواز پیدا کر کے طرف دربند سوسن و باغ عجائب کے چلا یہ راہ مین تھا کہ اسنے دیکھا
وہ ابر سحر گرجتا گرجتا ہوا چلا آتا ہی اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا یہ اپنے سحر کو زور دے کر چلا اسکے جانے کے
بعد اسکا سپہ سالار اخلاق جادو اسکا لشکر لیکر چلا یہ تو ادھر سے چلا اُدھر حمزہ صاحبقران اپنے
نام کا نعرہ کرکے دروازہ باغ پر آئے اور ایک ہیکا جو مارا دروازہ باغ کا بند تھا وہ مع چوکھٹ بازو کے
اُکھڑ آیا صاحبقران یہ نعرہ کرکے مع اشقر دیوزاد کے داخل بارگاہ ہوئے نعرہ صاحبقران سے
امیر عرب ضیغم روزگار + بہ حکم خدا بستہ شمشیر چار + یکے تیغ قمقام و صمصام نام + یکے تیغ عقرب
یکے ذو الحسام + بدن کافران از جہان پاک کرد + سر سرکشان جملہ در خاک کرد + یہ نعرہ کرکے جو عقرب سلیمانی
علم کیے ہوئے داخل باغ ہوئے نسیم کے کان مین جو نعرہ صاحبقران کی صدا پہونچی اُسنے پلٹ کر دیکھا
اول ہی پہچان لیا کہ یہ طلسم کشا ہی یہ طرف صاحبقران کے اس قصد سے چلا کہ طلسم کشا پر سحر کرکے طلسم
کشا کو اسیر کرلو کیونکہ ابھی اسکے پاس لوح نہین ہی یہ تو ادھر چلا اُدھر خواجہ نے جو نعرہ امیر کی صدا
سُنی آپ نے بھی اپنے سر سے گلیم دور کی اور اپنی اصلی صورت پر ظاہر ہوئے آپ نے اپنے نام کا
نعرہ کیا نعرہ عمرو سے عمرو ہون مین عیار صاحبقران + میرے لرزے سے کانپتا ہی جہان + سر افشندہ ریش
کفار ہون + زمانہ کا مکار و عیار ہون + میرا تیز رفتار ہو گر قدم + صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم + اڑا دون
صبا کے بھی مین ہوش کو + نہ پہونچے میرے گرد پاپوش کو + وہ عیار ہون گرد طرار ہون + جہان گیر عالم کا
عیار ہون + نسیم امیر کی طرف چلا تھا کہ خواجہ نے نعرہ کرکے اور نیمچہ کھینچکر آواز دی کہ او نسیم
کدھر جاتا ہی دیکھ آگے قدم نہ بڑھانا راوی بیان کرتا ہی سحر نسیم سے اسی طور سے باغ مین آگ
چارون طرف لگی ہی چونکہ صاحبقران اسم اعظم کو ورد زبان کیے ہوئے ہین بدین سبب صاحبقران
کو آگ اذیت نہین پہونچاتی ہی بلکہ گل ہوئی جاتی ہی اور جو اشخاص آگ سے بچے ہوئے ہین اسکی
یہ وجہ ہی کہ آپ کے دوش پر گلیم ہی جو کہ معجزہ کی ہی وہ آپ کو بچائے ہوئے ہی جب خواجہ نے نعرہ
کیا اور نسیم کو ڈانٹا تو نسیم اسطرف کو ہٹا کہ اُدھر صاحبقران نے ڈانٹکر فرمایا کہ او نسیم

اُدھر نہ جانا ہین تیرا حریف موجود ہون اب نسیم حیران ہوا کہ کیا کرون کس طرف کو جاؤن کس سے مقابلہ کرون اگر حمزہ یعنی طلسم کشا کی طرف جاتا ہون تو عمرو عیار بھی پشت پر ہے اگر پیچھا مار دے گا کام تمام ہوجائے گا اگر عمرو کی طرف جاتا ہون تو طلسم کشا کا نشانہ ہوتا ہون بڑی مشکل ہین میری جان پڑی ہے جاؤن کدھر جاؤن اور کیا کرون اسی حالت ہین نسیم نے یہ چند شعر صرف ایک شعر کے لیے جو کہ اُسکے حسب حال تھا خواجہ آتش کے پڑھے نظم یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہے + زمین جسکی چہارم آسمان ہے + چونکہ یہ مطلع اُسکے حسب حال تھا اُسنے پڑھا ۵ غم صیاد نہ کچھ باغبان ہے + وہ غلہ ہین ہمارا آشیان ہے + چمن کی سیر پر ہوتا ہے جھگڑا + کمر میری ہے دست باغبان ہے + واقعی اُسکی یہ حالت تھی عجب کشاکش مین وہ مبتلا تھا اُسکی یہ کسی طرف نہ جانے پاتا تھا درمیان مین کھڑا ہوا سوچ رہا تھا اُدھر اُن ساحرون نے جو کہ ہمراہ صاحبقران کے آئے تھے مثل منصور وسیما کے با صدا آواز وغیرہ کے یہ جو دیکھا کہ غبار وہ دھوان برطرف ہوگیا اور باغ بجائے ظاہر ہوا اور نعرہ صاحبقران و خواجہ کی صدا کانون مین پہونچی معلوم ہوا کہ صاحبقران و عمرو دونون باغ مین ہین اور باغ سے شعلہ ہاے آتشین نکل رہے ہین صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہین نعرہ پر نعرہ فرما رہے ہین یہ جو سیما نے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو نے دیکھا اور صاحبقران و خواجہ کے نعرہ کی صدا سُنی تب تاب نہ رہی یہ سب کے سب لپکا کر مثل شعلہ جواللہ کے آئے جب بالاے باغ پہونچے تمام باغ کو آتش بہار پایا غور کر کے جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک طرف تو صاحبقران شمشیر بکف کھڑے ہین اور ایک سمت عمرو بیچ مین نسیم جادو ہے جب یہ صاحبقران کی طرف جانے کا قصد کرتا ہے عمرو ڈانٹ کر اپنی طرف بلاتا ہے جب وہ خواجہ عمرو کی طرف جانے کا قصد کرتا ہے صاحبقران ڈانٹتے ہین وہ عجب کشمکش مین ہے بقول شاعر ۵ وہ غلہ ہین ہمارا آشیان ہے + بس یہ رنگ جو دیکھا اور باغ کو آتش بہار پایا دیکھا کہ یہ دونون شیر اور دریاے شجاعت و نہنگ بحر آتش آگ مین بے خوف کھڑے ہین وہ آگ انکے جسم کو بالکل تکلیف نہین پہونچاتی ہے یہ دیکھنا تھا کہ بادشاہ نے سحر کیا کہ ابر آسمان پر ظاہر ہوا وہ ابر آ کر اُس باغ پر پہونچا اُس ابر سحر سے جو پانی برسا تمام آگ گل ہوگئی اور وہ آگ کہ جسکے سبب سے باغ آتش بہار ہو رہا تھا فرو ہوگئی اعظم نے سحر کیا کہ جسقدر درخت باغ مین تھے سب قلم ہوگئے سوسن نے سحر کر کے تمام باغ کو خس و خاشاک سے پاک کیا جب اس طرح

سے یہ ساحر چند و لبسدا کر چلے ایک مرتبہ نعرہ کر کے یہ سب ساحر اس باغ مین آئے اور کہا کہ او نسیم کہان ہے
جانے نہ پائیگا ہم سے مقابلہ کر ہم تیرے ہم نبرد ہین کیا غیر ساحرون پر جھپٹا جھپٹ کر جاتا ہے ساحرون سے
سامنا کرتا کہ چھوڑون کا حوصلہ نکلے یہ جو صدا آئی نسیم نے سر اٹھا کر دیکھا کہ یہ آواز کہان سے آئی
کیا نظر پڑا کہ بادشاہ طلسم سوسن جادو وزیر اعظم جادو و دو منظور جادو نعرے کرتے ہوئے میری طرف
چلے آتے ہین ان لوگون نے آتے کے ساتھ ہی میری آتش سحر کو فرو کر دیا اب آگ کا نام و نشان بھی باغ
مین نہین پھر راوی بیان کرتا ہے کہ جب نسیم نے ان لوگون کو دیکھا دم نکل گیا کہ مین تو ایک ہی اور یہ اس قدر
ان دو سے تو کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی ہے گو غیر ساحر تھے یہ تو ساحر ہین کس کس سے سمجھونگا
دونگا اور کس کس کا حملہ رد کرونگا بڑی مشکل ہوئی مہاسب ہا تجھے آفت مین مجھکو پھنسا کر گئے ہین کہہ
گئے تھے کہ جب کوئی آفت یہان آئے گی اسکو حرکت ہوگی مجھکو خبر ہو جائے گی مین فوراً آؤنگا تم
کچھ گھبرانا نہین حرکت ہونا تو درکنار ابر کا تحیہ ہو گیا تمام طائران سحر و پتلیان سحر کی و درخت سحر کے
جل گئے اور انکو خبر نہ ہوئی اور وہ بر آنے کا کیسا نہ آیا اب مین کیا کرون ان لوگون سے کیونکر اپنی جان
بچاؤن یہ یہ خیال کر رہا تھا کہ سوسن نے جھپٹ کر قریب آ کر نعرہ کیا کہ او نسیم تو نے نمک حرامی کی
میری اطاعت سے پھر گیا تو میرا لازم تھا یا شندکال کا جو تو چلا شندکال کے کہنے سے مجھ سے
انحراف کیا اور لوح پر قبضہ کیا اور سحر کے باغ کو پوشیدہ کر دیا تھا نہ معلوم تھا کہ یہ سب امر ظاہر
ہونگے اور پیکار کی شفقت ہوگی نسیم نے کہا کہ مین نے تو نمک حرامی نہین کی بلکہ تم سب نے نمک حرامی
کی اور شندکال سے منحرف ہو گئے طلسم کشا کی اطاعت کی اپنا دین آبائی بھی ترک کیا مین تمہارا ملازم
نہ تھا بلکہ شندکال کا ملازم تھا اسکے حکم سے تیری اطاعت کرتا تھا جب باطل بادشاہ نے مجھ سے فرمایا
کہ مین نے تم کو ورشید سوسن کا حاکم کیا اور سوسن کو معزول کیا تم لوح کی حفاظت کرنا طلسم کشا
لوح کو پانے نہ پائے سوسن بالکل بیجا لی کا پروانہ تحریر کر کے بھیجدیا اور اپنے وزیر سیما اب آتش خو کو معاون
و مددگار مقرر کیا پھر مین کیونکر اسکی نافرمانی کرتا اور مثل تم سب کے نمک حرامی کرتا سوسن نے
کہا کہ اب سو تو سمجھ لے کہ تیری مدد کو نہین آتا ہے وہ معاون و مددگار کہان ہے اگر مدد نہین کرتے
ہین بس اسی مین بہتری ہے کہ طلسم کشا کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر ورنہ میرے ہاتھ سے تیرا
زندہ بچنا محال ہے کیونکہ اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے اپنی جوانی پر رحم کھا نسیم نے کہا کہ مین اگر مرتا ہون ہا

ان سب کو آکر قتل کرتا ہون راوی بیان کرتا ہے اسی حالت مین نسیم نے سر اٹھا کر دیکھا تو سیماب آتش جو
کو دیکھا کہ چلا آتا ہے نسیم کے جان مین جان آئی اب تو یہ ڈٹ کر لڑنے لگا سیماب جو آیا تو اُس نے
نسیم سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ مین اس سے مقابلہ کرتا ہون تم لوح کی فکر کرو راوی کہتا ہے جب صاحبقران
وسیما سے بلند آواز وغیرہ نے سیماب کو آتے دیکھا تو سیما سے بلند آواز نے قصد کیا کہ جا کر
مقابلہ کرون اور روکون ادھر صاحبقران نے بھی قصد بڑھنے کا کیا تھا کہ اعظم و مقہور وغیرہ
نے روکا عرض کیا کہ ابھی حضور تکلیف نہ فرمائین ہم لوگ ان سے مقابلہ کرینگے کیونکہ یہ بھی ساحر
ہین اور ہم بھی بس یہ جواب سب نے کہا صاحبقران خاموش ہو رہے اعظم نے صاحبقران کو
آگاہ کر دیا تھا کہ یہی سیماب جادو وزیر شنگال جادو ہے سیماب نے نسیم کو الگ کیا خود
سوسن سے لڑنے لگا سحر ہونے لگے سوسن نے سحر کرکے آگ برسائی سیماب نے ابر سحر سے
پانی برسا کے اسکو فرو کر دیا سوسن نے سحر کیا کہ شیر پیدا ہوا وہ طرف سیماب کے چلا سیماب
نے سحر کیا کہ گینڈا پیدا ہوا شیر و گینڈے مین لڑائی ہونے لگی وہ دونون لڑتے لڑتے جل کر خاک
ہو گئے سیماب نے زمین پر وہ تیر مارا کہ بحر سیماب جوش مارنے لگا سوسن اُسمین غرق ہونے
لگی سوسن نے ایک دانہ آتش کا مارا وہ دریا غائب ہو گیا سوسن نے سحر کیا کہ ایک درخت سوسن
پیدا ہوا اُسکی خوشبو جو پھیلی اور سیماب کے دماغ مین پہونچی سیماب بیہوش ہونے لگا اور چاہا
سوسن کے قدمون کو بوسہ دون کہ یکایک ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے پچکاری رنگ کی سیماب
کے منھ پر ماری کہ اُسکو ہوش آیا اُسنے ہوشیار ہو کر سحر کیا کہ درخت سوسن مین آگ لگ گئی وہ
جلنے لگا اُسمین سے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ لپک کر طرف سوسن کے چلا سوسن نے افسون
کیا وہ فرو ہو گیا اسیطور سے سحر چل رہے ہین کہ یکایک آسمان ابر سحر نمودار ہوا اور اُس سے آواز
نقارہ آنے لگی وہ ابر آکر بیان شق ہوا اُس سے پچاس ہزار ساحران غدار و کافران نابکار
جھولیان کاندھون پر ڈالے ترسولین ہاتھوں مین لینا لینا کہتے ہوئے آپہونچے افلاک جادو
سپہ سالار سیماب اسکے عقب مین لشکر لیکر چلا تھا اب آکر پہونچا یہ لشکر جو آیا آتے ہی ساحران
غدار نے سحر کرنا شروع کیا اعظم نے صاحبقران سے عرض کیا کہ سیماب کا لشکر آگیا اب مین
بھی جاتا ہون لڑنے کو بس اعظم جادو و مقہور جادو وزیر بے ستون و صاحبقران و خواجہ عمرو

سب کے سب تلواریں و حربہ ہائے سحر لے کر لشکر کفار پر جا پڑے لڑنے لگے او ھر نسیم سے اور سیما سے بلند
آواز سے مقابلہ ہونے لگا سوسن سے اور سیماب سے مقابلہ ہو رہا ہے اعظم سے افلاق کا سامنا ہو گیا
صاحبقران نے ضرب سلیمانی کو علم فرما لیا ہے اور اسم اعظم ورد زبان فرماتے جاتے ہیں اور لڑتے جاتے
ہیں منقوس ایک طرف لڑ رہا ہے وزیر لے ستون ایک طرف خواجہ بھی تیغ لیے ہوئے لڑ رہے ہیں کبھی
گلیم اوڑھ لیتے ہیں غائب ہو جاتے ہیں جب اپنے او پر ساحروں کا نرغہ دیکھتے ہیں اور وہاں سے الگ
ہٹ کر پھر ظاہر ہوتے ہیں لڑنے لگے عالم یہ ہے کہ کسی کے دوش پر سوار ہو گئے ایک ہاتھ مارا سر کا سر
اڑ گیا کسی کے لوٹ مار کر پاؤں قلم کر ڈالے جنگ مغلوبہ واقع ہو گئی ہے ہر طرف بازار مرگ گرم ہے مگر ان
عیاران و سردار کو کثرت سپاہ سے بالکل خوف نہیں ہے گو یہ کل سات یا آٹھ آدمی ہیں جن میں وغیرہ
ہیں اور باقی ساحرین سیما و سوسن سے جو مقابلہ ہو رہا تھا سیماب کے ساحروں نے جو یہ واقعہ
دیکھا درمیان میں آگئے اپنے کو حائل کیا اور سیماب کو ہٹا دیا سیماب تڑپ کر طرف نسیم کے چلا کہ
اسکو بچاؤں خود آکر پہونچا بادشاہ سے مقابلہ کرنے لگا نسیم کو ہٹا دیا نسیم طرف خواجہ کے چلا خواجہ
گلیم اوڑھ کر غائب ہو گئے یہاں جنگ مغلوبہ تھی یہ سب کے سب گھوے ہوئے تھے کہ صحرا کی طرف
سے نقارہ کی صدا آئی راوی بیان کرتا ہے یہ لشکر جو آیا ہے تو سب بیرون باغ و اندرون باغ ہے مگر مقابلہ
اندر باغ کے ہو رہا ہے سیما سے بلند آواز وغیرہ نے سحر کرکے تمام دیواریں باغ کی گرا دی ہیں کیونکہ یہ اصلی
تھیں کہ اب صحرا اور باغ ایک ہو گیا ہے لشکر حملہ کرکے برق ریزان لوگوں پر جاتا ہے جب یہ لوگ حملہ
کرتے ہیں تتر بتر ہو جاتا ہے مقابلہ ہو رہا تھا کہ صحرا سے گرد اڑی نقارہ کی صدا آئی سب اہل لشکر
سیماب اسی طرف دیکھنے لگے صاحبقران وغیرہ تو گھیرے ہوئے لڑ رہے تھے انکو کیا معلوم کہ یہ لشکر
کیسا آیا ہے اور کیسی نقارہ کی صدا ہے جب دامن گرد کا شگافتہ ہوا اس دامن گرد سے اسقلیفوس
مع کل لشکر کے جو بھی عقب صاحبقران میں چلے تھے آکر پہونچے کل لشکر ساحران وغیرہ ساحران
انکے ہمراہ تھا سیما سے بلند آواز کا فرزند و دختر و زوجہ تخت پر سوار تھے یہ جو واقعہ دیکھا کہ جنگ
ہو رہی ہے ہرکاروں نے عرض کیا کہ خواجہ عمرو نے عیاری کرکے باغ کو ظاہر کیا صاحبقران
نے اسم اعظم کی برکت سے سب سحر کو برطرف کیا اب مقابلہ ہو رہا ہے پہلے نسیم اکیلا تھا اس
سے سوسن نے مقابلہ کب مقابلہ ہو رہا تھا کہ سیماب وزیر شنگال جو کہ اسکا معین تھا

آپہونچا وہ سوسن سے لڑنے لگا نسیم سے اور بادشاہ سے مقابلہ ہونے لگا کہ اس عرصہ مین سپہ سالار
سیماب مع پچاس ہزار ساحرون کے آپہونچا اب جنگ مغلوبہ ہونے لگی جسقدر اہل اسلام
صاحبقران کے عقب مین آئے تھے وہ سب لڑ رہے ہین صاحبقران مع ان سب کے گھیرے
ہوئے لڑ رہے ہین خواجہ عمرو بھی لڑ رہے ہین یہ واقعہ سنکے خورشید شبیر سوار نے واسقلینوس نے
کل لشکر کو حکم دیا کہ یارلوان سب کو یہ حکم دیتا تھا کہ کل لشکر ایک مرتبہ حربہ ہاے سحر لے کر اور بعضے
ساحر تلوارین کھینچکر لڑنے لگے اب تو جنگ مغلوبہ خوب ہی واقع ہوئی صاحبقران و خواجہ
و سیماب بلند آوازہ و نعرہ سے جواب دیتا اہل لشکر کی صدا سنی سب کو معلوم ہو گیا کہ ہمارا لشکر بھی آ گیا
پس یہ لوگ بھی خبر دیسے کر لڑنے لگے جنگ مغلوبہ ہونے لگی ہر طرف بازار حرب گرم ہو گیا سحر ہونے
لگے ہر قسم کے سحر چمک چمک کر گرنے لگے مینہ خون کا برسنے لگا اولے پتھرون کے پڑنے لگے ساحرونکے
مرنے کی صدا بلند ہوئی پھر غل مچانے لگے ہر طرف آندھی سیاہ اٹھنے لگی سر و تن مین جدائی ہونے
لگی عجب طرح کا تلاطم تھا ادھر سیماب نے جو قدرے مہلت پائی نسیم سے کہا کہ بھائی نسیم تم لوح
سے نہ غافل رہنا اسکی نگرانی کرتے رہو نسیم نے کہا کہ بہت خوب آپ لڑائی کو روکیے مین لوح کو لیکر
چلا جاؤن کیونکہ طلسم کشا کا لشکر آ گیا ہے سیماب نے کہا کہ تم اطمینان رکھو مین لڑائی کو روکتا ہون اگر
لشکر آیا ہے تو کیا بنا لے گا یہی لشکر کافی ہے ان لوگون کے مقابلہ کے لیے راوی بیان کرتا ہے کہ
سیماب کا ایک بھائی ہے کہ نام اسکا برق متاب جادو تھا اسکو جو خبر ہوئی کہ بھائی سے
اور طلسم کشا سے باغ عجائب مین مقابلہ ہو رہا ہے یہ بھی پچاس ہزار ساحران غدار اپنے ہمراہ
لے کر براے کمک بھائی کے روانہ ہوا یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اخلاق
سے اور مقہور سے سامنا ہو گیا اور سیماب سے اور صاحبقران سے سامنا ہوا سیماب صاحبقران
پر سحر کرنے لگا سیماب بلند آوازہ و سوسن و اعظم اہل لشکر سے لڑ رہے تھے اور کل لشکر اسلام
کفار سے لڑ رہا تھا سوسن نے جو مہلت پائی لڑتی ہوئی طرف بارہ دری کے چلی اس فکر مین
کہ گلدستہ عجائب کو لے آؤن اور لوح پر قبضہ کرون ادھر سے یہ ساحرون کو قتل کرتی ہوئی ادھر نسیم
بھی چلا کہ مین بھی جا کر لوح پر قبضہ کرون اور لے کر چلا جاؤن ایسا نہ ہو کہ سوسن جا کر قبضہ کر لے
کیونکہ اصل بالکل لوح وہی ہے اور حال لوح سے آگاہ ہے اور مقام لوح سے بخوبی اسکو کوئی

دوسرا انھین واقف ہے وہ ضرور اس امر کی کوشش کرے گی نسیم ادھر سے چلا اور سوسن ادھر سے راوی
بیان کرتا ہے کہ سوسن نسیم سے قبل بارہ دری مین پہونچی اُس مقام پر آئی کہ جہان لوح تھی اس نے
دیکھا کہ تین گلدستہ ایک صورت کے رکھے ہوئے ہین اسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے نسیم نے دھوکا
دینے کے لیے دو گلدستہ مصنوعی بنا کر برابر رکھے ہین کہ جو کوئی لوح لینے آئے وہ حیران ہو کہ کون سا
گلدستہ لون مین کب دھوکا کھانے والی ہون مین اصلی گلدستہ اُٹھا لونگی جو گلدستہ بیچ مین ہے
وہی لونگی درمیان کا گلدستہ اصلی لوح کا ہے بس سوسن نے لپک کر بیچ والا گلدستہ اُٹھا لیا
اور گلدستہ پر قبضہ کر کے وہان سے لڑتی ہوئی باہر آئی راوی بیان کرتا ہے کہ سیماب و نسیم حمزادون
نے یہ تدبیر کی تھی کہ جو اصلی لوح کا گلدستہ تھا اُسکو بائین طرف کنارے پر رکھا تھا یہی تجویز کر کے کہ جو کوئی
لوح لینے کو آئے گا وہ درمیان کا گلدستہ اُٹھا لیگا مصنوعی لوح لے جائے گا اُنکے خیال کے موافق ہوا
سوسن جادو گلدستہ مصنوعی اُٹھا کر لے آئی یہان سیماب سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا
تھا کہ اُدھر سے سوسن چلی اُدھر سے کفارون سے بڑھکر دیکھا نسیم نے جو گلدستہ لوح کا سوسن کے ہاتھ
مین دیکھا اسکو یقین ہو گیا کہ سوسن نے گلدستہ پر قبضہ کر لیا تو نے غفلت کی حریف اپنا کام کر گذرا
خیر تو چل کر دیکھ لے کہ گلدستہ اصلی اُسنے پایا یا مصنوعی مگر اُسنے یہ خیال تو کیا اُس پر یہ تدبیر کی کہ پکار کر
کہدیا کہ اے اہل لشکر ہوشیار و خبردار ہو جاؤ سوسن قریب طلسم کشا پہونچنے نہ پائے کیونکہ گلدستہ لوح
پر قبضہ کر لیا ہے اسکے پاس لوح کا گلدستہ ہے سوسن کو سب مل کر قتل کر دو یا اسیر راوی بیان کرتا ہے
کہ نسیم نے جو یہ پکار کر کہا اہل لشکر کے سُنکے حواس جاتے رہے ہر ایک خیال کرنے لگا کہ بڑا غضب ہوا کہ
حریف نے قبضہ لوح پر پا لیا بدون لوح کے تو اس غضب سے لڑ رہے تھے اب لوح پا کر اور زیادہ قوت
ہو جائے گی سیماب و اخلاق بھی گھبرا گئے سیماب تو صاحبقران سے لڑ رہا تھا مگر یہ صدا سُنکے
گھبرایا اسنے دل مین خیال کیا کہ تو بھی لڑتا ہوا برابر سوسن کے پہونچ جا اور جس طور سے بن پڑے
سوسن سے لوح چھین لے یہ صاحبقران سے لڑتا بھی جاتا ہے اور پیچھے ہٹتا جاتا ہے اور دل مین
کہتا جاتا ہے کہ غضب ہو گیا نسیم نے غفلت کی کہ حریف نے لوح پر قبضہ کر لیا راوی بیان کرتا ہے یہ تو
اس طور سے لڑتا ہوا جاتا ہے سوسن کی طرف اور نسیم یہ صدا دے کر طرف بارہ دری کے چلا لشکر کفار
نے نسیم کی صدا سُنکر ایک مرتبہ حملہ سوسن پر کیا گو حواس باختہ تھے مگر بھی توڑ کر حملہ ور ہوئے اہل

اسلام و صاحبقران و لشکر اسلام و سیماب سے بلند آواز و اعظم جادو و تکبیر ہونے لگے اور کل لشکر نے جو یہ شنا
کہ سوسن نے لوح پر قبضہ پا لیا اور سب لشکر کفار نے سوسن پر حملہ کیا اہل لشکر اسلام بھی ایک
مرتبہ حملہ ور ہوئے اب سخت غضب کا معرکہ ہے اور مقابلہ ہونے لگا بلا کے سر چلنے لگے بینے سر و شکار بستہ لگا
ہوا رشت بہادران کے نخل چھانے کی صدا آنے لگی راوی کہتا ہے کہ خواجہ عمر و لڑتے لڑتے تھک گئے تھے لڑتے
ہوئے عقب لشکر پر آکے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر دم راست کرنے لگے اور لڑائی کا تماشہ
دیکھنے لگے سوسن پر جو سب نے حملہ کیا سوسن بھی تیغ تولکر لڑنے لگی اور پریزاں پھر کا جمکا کر گرانے
لگی اور لشکر کفار کو مسمار کرنے لگی اسی طور سے لڑتی ہوئی قریب صاحبقران پہونچی اور گلدستہ بیچ آ
کو توڑ کر لوح مصنوعی نکال کر صاحبقران کے گلے میں ڈالدی سیماب کے تخت پر آکے جو دیکھا اب لوح
بالکل مایوس ہو گیا ہر اس طاری ہوا دل سے کہنے لگا کہ لوح پر طلسم کشا کا قبضہ ہو گیا سیماب تیغ تولکر
لڑنے لگا اس خیال سے کہ بیکار ہے اب طلسم کشا پر کوئی فتح نہ پاوے گا ادھر اہل اسلام نے جو کفار پر حملہ
کیا بکثرت کفار قلیل تھے پسپا ہونے لگے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگیں کہ ایک مرتبہ سے سیاہ
آندھی اٹھی اور برقتاب جادو پچاس ہزار کا لشکر لیکر آ پہونچا اور جنگ کا غلغلہ دیکھ کر پہنچ کر لڑنے
لگا قریب سیماب آکر بولا کہ بھائی صاحب گھبرائیے گا نہیں میں لشکر لیکر آ پہونچا ہوں خوب جم کر
مقابلہ فرمائیے کچھ خوف نہ فرمائیے میں موجود ہوں لڑنے کو دیکھیے سب کو بھگائے دیتا ہوں سیماب کے
سیماب کی جان میں جان آئی اور خیال کیا کہ لشکر تازہ دم آیا ہے یہ لڑے گا برقتاب نے اہل لشکر
سے کہا کہ تم درمیان میں بھائی صاحب اور طلسم کشا کے ہو جاؤ میں اہل لشکر طلسم کشا کے حملہ کو
رد کرتا ہوں اور سرداروں کو ہمراہ لے کر پیل یہ حکم دیتا تھا کہ چند سردار بیچ کر کے درمیان صاحبقران و
سیماب کے آگئے اور سیماب سے کہا کہ ہم طلسم کشا سے لڑتے ہیں آپ دم لیجیے سیماب اس
امر کو غنیمت جان کر ہٹ گیا چونکہ یہ لشکر تازہ دم آیا تھا لڑنے لگا پھر اسی طور سے جنگ ہونے لگی
یہاں تو جنگ ہو رہی ہے ادھر نسیم جادو بارہ دری میں پہونچا جب قریب تخت گلدستہ پہونچا
دیکھا کہ درمیان کا گلدستہ نادارد ہے سوسن گلدستہ لے گئی ہے اپنی دانست میں وہ اصلی
لوح سمجھی ہر گز اس کے ہاتھ نقلی لوح لگی اس موقع کی کارروائی نے کام دیا اسنے جھپٹ کر اصلی لوح
کا گلدستہ اٹھا لیا اور اس امر کو غنیمت جانا اسنے خیال کیا کہ اگر ادھر سے جاتا ہوں تو لشکروں سے مقابلہ

ہو رہا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی اس حال سے آگاہ ہو جائے اور مجھ سے بھی مقابلہ ہونے لگے اور لوح ہاتھ سے نکل جائے
پشت باغ کی طرف سے نکل چلو راوی بیان کرتا ہے کہ اس طرف کی دیواریں گرا دی ہیں مگر پشت کی طرف
کی باقی ہیں یہ اُسی طرف کو چلا باہر بارہ دری کے آکر اسنے دیکھا جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے سحر غضب کے ہو رہے
ہیں قیامت کی تلوار چل رہی ہے ہر طرف آگ برس رہی ہے خون کا دریا بہ رہا ہے اسنے باہر بارہ دری کے آکر قصد
کیا کہ سحر کروں اب جو سحر کو یاد کرتا ہے تو بالکل فراموش ہے اب جو اسکو خیال آیا کہ اب مجھکو سحر کا یاد آنا بالکل محال
ہے کیونکہ میرے پاس لوح موجود ہے اب جلد یہاں سے بھاگ ایسا نہ ہو کہ کوئی مجھ پر آپڑے تو بڑی خرابی ہو تو تو بہ
سبب لوح کے سحر کر نہ سکے گا وہ تجھ پر سحر کرے گا اور اسیر کرے گا یہ اسکو فرط خوشی سے خیال نہ رہا کہ جب مجھکو
سحر فراموش ہو گیا اس لوح کے سبب سے تو میرے اوپر کسی کا سحر بھی اثر نہ کرے گا یہ اس خوف سے کہ کوئی سحر
کرکے مجھکو اسیر نہ کرے یہ پشت باغ کی طرف چلا خواجہ دور سے کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ نسیم بارہ دری
سے ایک گلدستہ لیکر نکلا اور وہ گلدستہ لیکر ادھر کو آتا ہے اگر کوئی شعلہ یا برق سحر اسکے قریب آتی
ہے وہ اُس پر اثر نہیں کرتی ہے قریب آکر فرو ہو جاتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ اسطور سے اپنے کو پوشیدہ کرکے
درختوں کی آڑ پکڑے چلا کہ سوائے خواجہ کے کسی نے اسکو نہیں دیکھا جب خواجہ نے یہ واقعہ دیکھا
خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور اسکے پاس کوئی ایسی شئی ہے کہ جسکے سبب اس پر سحر اثر نہیں کرتا ہے یہ شئی اس
سے لینا چاہیے کوئی عیاری کرکے راوی بیان کرتا ہے گو اسپر کوئی سحر اثر نہیں کرتا تھا مگر ساحروں سے جو مقابلہ
ہو رہا تھا اور سحر چل رہا تھا ان ساحروں کے سحر شعلہ اور برقیں ہر طرف گر رہی تھیں وہی برقیں اسکے
قریب آکر فرو ہو جاتی تھیں خواجہ نے جو اسکا رخ دیکھا کہ اسی طرف بھاگا ہوا چلا آتا ہے خیال کیا کہ ضرور
ادھر کوئی راستہ ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اس طرف سے نکل جاؤں خواجہ نے یہ دیکھکر خیال کیا کہ آگے
بڑھکر عیاری کروں خواجہ جو جست کرکے اس طرف پہونچے دیکھا کہ ایک دروازہ لگا ہوا ہے اور دروازہ
پر ایک باغبان کھڑا ہوا ہے ہاتھ میں طلائی بیلچہ ہے اُسکو ذرا بھی خیال نہیں ہے کہ باغ میں مقابلہ ہو رہا
ہے وہ اپنے کام میں مصروف تھا تکسجو گیا تو دروازہ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا دروازہ بند ہے بس خواجہ
نے جو اُسکو دیکھا اور دروازہ پایا تو دل نے کہا کہ اسی طرف سے جانے کو ادھر آتا ہے اب عیاری کرو
فوراً عیاری ذہن میں آئی ساحر کی صورت تو بنے ہوئے تھے اُس باغبان سے کہا کہ تم یہاں بیٹھے
کوٹتے ہو ادھر لشکر طلسم کشا نے تمام باغ کو مسمار کر ڈالا نسیم و سیماب سے اور اہل اسلام سے مقابلہ

ہو رہا ہے ذرا دروازہ کھولدو مین نکل جاؤن اُسنے کہا کہ کیون کہا کہ میرے عقب مین اہل اسلام آئے ہین میرے
قتل کرنے کو اُسنے دیکھا کہ یہ منت کرتا ہو وہ اُٹھا کہ دروازہ کھولون آپ نے جلدی سے کمند اُٹھا کر اُسکے حلقہ
مارے ساتون حلقہ مکر دگردون مین پڑے وہ ارے کہ سکی پڑا کہ یہ کیا غضب ہوا میرے گلے مین یہ کیا پڑا کہ جیسے
ہی یہ پلٹا خواجہ نے حباب مارا وہ حباب اُسکے منھ پر پڑکر ٹوٹا دماغ مین اُسکے بیہوشی پہونچی وہ چھینکا مارکر
گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کرکے جھٹ پٹ اُسکی صورت پر تیار ہوکر اُسی طور سے کھڑے ہوگئے
قبل نسیم کے آنے کے یہ کھڑے ہوئے اُسی طرف دیکھ رہے تھے کہ نسیم آکر پہونچا انھون نے جھکنا کر سلام
کیا نسیم قریب آیا اور کہا کہ جلدی دروازہ کھول مین باہر چلا جاؤن اُسنے کہا کہ کیون خداوند خیر تو ہے وہان
تو مقابلہ ہو رہا ہے اور آپ جنگ و پیکار کو ترک کرکے بھاگے جاتے ہین نسیم نے کہا کہ مین ابھی پھر آتا ہون
ای بھائی غضب ہو گیا عمر و عیار ساربان زادہ میری زوجہ کی صورت بنکر اندر باغ کے چلا آیا اُسکا آنا
تھا کہ تمام باغ مین آگ لگ گئی جسقدر سحر کی چیزین تھین سب برباد ہوگئین اُسکے بعد طلسم کشا
کا سب لشکر لیکے آگیا اور سیماب میری کمک کو آیا مین نے یہ تدبیر کی تھی کہ پہلے سے دو گلدستہ اور مثل
گلدستہ طلسمی کے بنا کر اُس گلدستہ کے پاس رکھے تھے اور مصنوعی تین لوحین بھی رکھین تھین تا یہ
ہی کی تھی کہ گلدستہ لوح کنارے پر رکھا تھا اس خیال سے کہ جو کوئی آئیگا درمیان کا گلدستہ اُٹھائیگا
ایسا ہی ہوا کہ سوسن جادو حال سے آگاہ تھی کیونکہ وہ محافظ رہ چکی ہے اُسکو جو مہلت ملی وہ اُس
مقام پر پہونچی یہ خیال کرکے کہ یہی اصلی گلدستہ ہے اور اسی مین لوح ہے اُسنے درمیان کا گلدستہ اُٹھا
لیا وہ اس حال سے آگاہ نہ تھی کہ یہان دوسری تدبیر ہوگئی ہے مین نے اسی غرض سے یہ تدبیر کی تھی
وہ نقلی گلدستہ لیکر باہر آئی مین نے جو جاکر دیکھا تو اصلی گلدستہ کو اُسی مقام پر پایا گلدستہ جو لیکر
چلا ہے بسبب لوح کے سحر فراموش ہو گیا مین نے خیال کیا کہ اب اگر اُسی طرف جاتا ہون تو بسبب
لوح کے سحر مجھکو یاد نہ آئیگا اور لوگ سحر کرکے پکڑ لین گے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ عقب باغ سے
چلا جاؤن اور کہین لوح کو پوشیدہ کرکے چلا آؤن اور یہان آکر مصروف جنگ ہون یہ جو نسیم نے
کہا خواجہ نے کہا دل مین غضب ہوا تھا کہ یہ حرامزادہ لوح لیکر چلا تھا اگر مین یہ تدبیر نہ کرتا تو یہ چلا
جاتا بہت بڑی افسوس ہے عقلمندی مین نے کی اور خوب مین لشکر سے الگ کھڑا ہوا تھا اور دم کو
اپنے راستہ کر رہا تھا خداوند کریم نے بہت بڑا فضل کیا اور خوب میرے دل نے گواہی دی کہ اسکا

پاس ایسی کوئی شے ہو کہ جسکے سبب سے اس پر سحر اثر نہین کرتا ہو اسکو لینا چاہیے کیا خوب بات سوچا تھا جسکو خدا خوشی ولائے وہ ملتی ہو چونکہ تقدیرات الٰہی ہین اس طلسم کا فتح ہونا تحریر ہو چکا ہو کیونکر یہ لوح لیکر نکل جاتا اب کوئی تدبیر کرنا چاہیے خواجہ یہ سوچ رہی تھی نسیم نے کہا کہ بھائی جلد دروازہ کھولو آپنے کہا کھولتا ہون یہ کہکر طرف کنجی کے ہاتھو بڑھایا مگر اُسی طرف دیکھے جاتے ہین نسیم کا انکی طرف مُنھ تھا اور جسطرف مقابلہ ہو رہا تھا اُسطرف پشت تھی کہ خواجہ نے ایک مرتبہ گھبرا کر کہا کہ بیبی خداوند غضب ہو گیا طلسم کشا کو معلوم ہو گیا وہ خود با شمشیر برہنہ آتا ہے جلدی کہین پوشیدہ ہو جیسے یہ جو نسیم نے سُنا اس نے پلٹ کر دیکھا کہ کیا واقعی طلسم کشا آگیا ہو تو اور کوئی تدبیر کرون جیسے اسنے منھ پھیرا اور اُدھر پشت ہوئی خواجہ نے بڑہا کی حلقہ کمند کے اُسکے گلے مین ڈالے اور کھینچا کہ وہ کچی ہو کے اسکے گلے مین حلقہ جو پڑے تھا اُسے کہکر یہ کیا سانحہ ہوا پلٹا جیسے ہی پلٹا خواجہ نے ہاتھو جھٹکا اُسکے مُنھ پر پانچ حباب پڑے کہ اور لوٹے بیہوشی اُسکے دماغ مین پہونچی اسکو چھینک آئی جلدی خواجہ نے گلدستہ پر قبضہ کیا وہ زمین پر گرا خواجہ نے اُسکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اب آپ خوشی خوشی گلدستہ لوح لیکر وہان سے جست وخیز کرتے ہوئے چلے یہان سوسن سے اور ایک سردار سیماب سے سامنا ہو گیا مقہور سے اخلاق سے اور اعظم سے برق تاب سے سیماب سے بلند آواز لشکر سے لڑنے لگے مع اپنی فوج کے اور پھر صاحبقران سے اور سیماب سے سامنا ہو گیا اہل اسلام نے چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا جسقدر سردار زبردست تھے سب ایک ایک سردار سے لڑنے لگے اور مقابلہ کرنے لگے چونکہ خواجہ کے پاس لوح تھی خواجہ بلا خوف وخطر لڑتے ہوئے اور کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین جست کرکے اس غول پر پہونچے دو چار کو نیچے سے گرا دیا جب اُن لوگون نے سحر کیا آپ پر بسبب لوح کے سحر نے اثر تو کیا نہین آپ اُس غول سے نکل کر دوسرے غول پر جا پڑے اُسکو درہم برہم کیا قتل بلا سے بے مر کے چلے آتے ہین اب تو یہ حالت ہوئی کہ خود کفار ھگہ دینے لگے خواجہ اسی طور سے قتل کرتے ہوئے اور جست وخیز کرتے ہوئے قریب صاحبقران پہونچے صاحبقران سیماب سے مقابلہ کر رہے تھے سیماب سحر کر رہا تھا کہ ایک برق چمک کر صاحبقران پر گری صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا وہ برق تیغ ہو گئی کبھی شعلہ صاحبقران کے قریب آیا وہ بھی برطرف ہوا شیر سحر اُسنے پیدا کیے اُسنے صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے اُسکو پکڑ کر چیر کر پھینکدیا از ورسحر کو غضب سے قتل کیا بس نسیم کا اللہ سیماب

سحر کرتا ہی صاحبقران روفرماتے ہین کیونکہ اسم اعظم ورد زبان ہی سیماب یہ جانتا ہی کہ صاحبقران کے
گلے مین لوح جو ہی اس سبب سے طلسم کشا سحر پر اثر نہین کرتا ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ سوسن نے جو گلدستہ
اُٹھایا تھا اور سحر کرتی ہوئی چلی تھی یہ سبب خوشی کے اسنے یہ خیال نہ کیا کہ اگر لوح اصلی ہوتی تو مجکو
سحر فراموش ہو جاتا مین سحر کیونکر کر رہی ہون اور سحر کیون یاد ہی مگر لوح کے ملنے کی خوشی مین اسنے یہ بھی
نہ خیال کیا لوح لاکر صاحبقران کے گلے مین ڈالدی سیماب کو لوح اصلی کا یقین ہوا کہ یہ لوح اصلی ہی
پر ڈر رہا تھا مگر اسکو یہ فکر تھی کہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کے روبرو سے بھاگ جاؤن اپنی جان بچاؤن اسی سبب
خواجہ جو قریب پہونچے اور صاحبقران کو لڑتے ہوئے دیکھا فوراً گلدستہ کو توڑ کر اور لوح نکالی ورجسیدہ
کے برابر اشقر کے آئے اور کہا کہ یا صاحبقران یہ لوح اصلی ہی وہ نقلی ہی جو آپکے گلے مین ہی اور خواجہ
نے صاحبقران کو اصلی صورت دکھائی اس غرض سے کہ صاحبقران یہ نہ خیال کرین کہ کوئی حریف
مجکو دھوکا دیتا ہی صاحبقران نے جو یہ سُنا پلٹ کر جو دیکھا خواجہ کو اپنے قریب کھڑا پایا خواجہ نے
کہا کہ یا صاحبقران یہ لوح اصلی ہی جو سوسن لائی تھی اور آپکے گلے مین ہی وہ مصنوعی ہی سوسن
نے دھوکا کھایا تھا کیونکہ نسیم و سیماب نے یہ تدبیر کی تھی کہ دو گلدستہ اور اُسی قسم کے بنائے تھے
سحر سے جیسے گلدستہ لوح تھا اور اسکے اندر بھی لوحین رکھین تھین اصلی گلدستہ کو کنارے رکھا تھا اور
مصنوعی برابر رکھے تھے اس خیال سے کہ جو لوح لینے آئیگا وہ درمیان کا اصلی خیال کرکے اُٹھالیگا
ایسا ہی ہوا کہ سوسن نے گلدستہ درمیان کا اصلی گلدستہ خیال کرکے لیا اور لا کر پہنا دیا نسیم نے
جاکر جو دیکھا اصلی گلدستہ اُسی مقام پر پایا بس وہ لیکر بھاگا تھا کہ مین قبل سے باہر شکار کے تھا
مین نے جو دیکھا کہ نسیم جنگ و پیکار کو چھوڑ کر ادھر کو آتا ہی اور اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی مین نے خیال کیا
کہ اسکے پاس کوئی ایسی شئی ہی کہ جسکے سبب سے اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی یہ اُسے لیے ہوئے بھاگا جاتا ہی مین
قبل سے اُس مقام پر پہونچا کہ جدھر سے وہ جانے والا تھا وہان ایک باغبان کھڑا تھا اُسکو بیہوش کرکے
اُسکی صورت پر تیار رہا کہ نسیم پہونچا مین نے اُس سے سبب بھاگنے کا دریافت کیا اُسنے بیان کیا کہ میرے
پاس لوح طلسم ہی کہ جسکے سبب سے مجکو سحر فراموش ہی مین اُسکو پوشیدہ کرنے جاتا ہون یہ سُننا تھا کہ مین نے
اُسکو دھوکا دیا اور بیہوش کیا اُسکو نذر زنبیل کیا اور مین لوح لیکر وہان سے چلا اگر یقین نہ ہو تو پہلے اُس لوح کا
امتحان کر لو پھر اسکا امتحان کرنا اگر وہ اصلی لوح ہوگی تو اُسکا عکس جس شئے پر سحر کی پڑیگا وہ شئے سحر کی برطرف ہو جائیگی

اگر یہ اصلی ہوگی تو اس سے یہی بات پیدا ہوگی اور اسم اعظم کو پڑھیگا صاحبقران سیماب سے لڑتے بھی جاتے
ہیں اور خواجہ کی تقریر بھی سنتے جاتے ہیں سیماب نے بھی یہ تقریر خواجہ کی سُنی اب اسکا دم نکل گیا دل میں
کہنے لگا کہ تونے بڑا دھوکا کھایا اور اس خیال میں رہا کہ طلسم کشا کے پاس اصلی لوح ہے اس سبب سے اسپر
سحر اثر نہیں کرتا ہے اگر یہ معلوم ہوتا کہ مصنوعی لوح ہے تو میں سحر سے اسم اعظم کو فراموش کرکے طلسم کشا کو اسیر کر لیتا
اب خواجہ پر سحر کرو کہ اسکے ہاتھ سے لوح گر پڑے یہ خیال کرکے خواجہ پر سحر کیا خواجہ پر سحر نے اثر نہ کیا اسی سبب سے لوح کے
اُدھر سے پلٹ کر صاحبقران پر سحر کیا کہ ایک اژدر صاحبقران پر شعلہ آتشین چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران
نے اُس لوح کا عکس اژدر پر ڈالا وہ اُسی طور سے قائم رہا اب صاحبقران کو یقین ہوا کہ یہ اصلی لوح نہیں ہے
صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر اُس اژدر کو دفع کیا اب خواجہ نے صاحبقران سے کہا آپنے امتحان
کر لیا اچھا یہ لوح لے لیجیے یہ کہکر اور جست کرکے صاحبقران کے گلے میں وہ لوح ڈال دی اُس لوح کا گلے
میں آنا تھا اب جو وہ لوح چمکی جہاں تک اُسکا عکس پہونچا وہاں تک کا سحر خود بخود دفع ہو گیا اور جس ساحر
پر اُسکا عکس پڑا اُسکو سحر فراموش ہو گیا کیونکہ وہ لوح الماس کی تھی صاحبقران نے اُس لوح کو لے کر
چاروں طرف گردش دی گردش کا دینا تھا کہ جسقدر ابر سحر اور برفہائے سحر تھیں سب دفع ہو گئیں وہ آگ
کا برسنا پتھروں کا گرانا موقوف ہو گیا شعلوں کا نکلنا برطرف ہوا اب سیماب نے صاحبقران کی طرف سے
مُنھ پھیر لیا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ لوح کا عکس پڑے اور میں بھی بیکار ہو جاؤں مُنھ پھیر کر اپنے اہل لشکر
کو پکارا کہ بھاگو اب ہم سب لوگ بھاگو طلسم کشا سے کوئی سر بر نہ ہوگا اُسکے پاس لوح طلسم ہے میں اُس پر
سحر کرکے عاجز آگیا اُسپر سحر اثر نہیں کرتا ہے اسکی یہ صدا جو اہل لشکر نے سُنی اُدھر خود یہ حالت تھی کہ قریب فرار
ہونے کے تھے کیونکہ لشکر اسلام کا دباؤ پڑ رہا تھا یہ صدا سُنی ہر ایک نے قصد کیا کہ بھاگ چلیں پر سیماب نے
الگ اور دیگر سرداروں نے مگر اہل اسلام و سرداران اسلام کب بھاگنے دیتے ہیں گھیر لیا ہے کفار نے قصد کیا
کہ پرپرواز پیدا کرکے بھاگیں کوئی باز بنا کوئی پری کوئی یونہی بھاگا تھا کہ اہل اسلام نے گھیر لیا اور قتل
کرنا شروع کیا پرقتاس باز بنا چلا تھا کہ اتفاق سے ایک تیر اور قریب سے پہونچا جو تیر مارا کہ اُسکی کمر پر پڑا کہ وہ
وہ ہو کر گرا اُسکے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی شور ہوا کہ اتفاق کو قتل کیا سیمون نے اور ایک سردار
کو سیماب نے بلند آواز سے لشکر کا سردار کردیا جو سردار جس سردار سے لڑ رہا تھا اہل اسلام کا اُس سردار
اسلام نے سردار کفار کو قتل کر ڈالا یا اسیر کر لیا ادھر سیماب صاحبقران کے روبرو سے پرپرواز پیدا کرکے

وار کر چلا تھا کہ صاحبقران نے خیال کیا کہ یہ نکلا جاتا ہے اگر نکل گیا تو نہ معلوم کیا آفت برپا کرے بس فوراً
عکس لوح کا وہ الٹا عکس کا پڑنا تھا کہ اسکو سحر فراموش ہوا اور جو پر سحر سے پیدا کیے تھے وہ برطرف ہو گئے اسپ
سیماب بطرف زمین کے غلطان و پیچان چلا جیسے قریب پہونچا صاحبقران یا علی مدد یا یزدان پاک کہکر جو با
ارادہ وال کمر پر پڑا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے اسکا مرنا تھا اور دو پرکالے ہوتا تھا کہ آثار سحر نمودار ہوئے
اور ان سرداروں کے مرنے کی علامت پیدا تھی اسکے مرنے کے ساتھ ہی اور قیامت برپا ہوئی سیاہ آندھی
اٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی زمین ہلنے لگی تمام تاریکی ہوگئی ہر طرف سے صدائیں
آنے لگیں کہ کشتی کہ نام من ہزہتاب جادو و نہلاق جادو و پوو نہر غل مچانے لگے ساحران لشکر اسلام نے
سحر کیے اور شعلہ ہائے سحر روشن کر کے اس تاریکی کو برطرف کیا آواز آئی کہ کشتی نام من سیماب آتش خو جادو
پور افسوس ہم جیسے ہم وجان واد ہم بطلب خود نہ رسید ہم اس صدا کا آنا تھا کہ وہ سب آثار برطرف ہوئے تاریکی
رفع ہوگئی اہل لشکر نے جو یہ صدا سنی اور معلوم ہوا کہ ہمارے سردار جو کہ منفور تھے مارے گئے اور اسیر ہوگئے جو
کہ افسر اعلیٰ تھا وہ بھی قتل ہوا اب سوائے اس امر کے یا اطاعت کریں یا قتل کریں کوئی اور صورت مفر
کی نظر نہیں آتی ہے بلکہ قتل ہونے سے اطاعت طلسم کشا کرنا بہتر ہے بس سب اہل لشکر نے ایک مرتبہ
الامان الامان کی دھوم مچائی یا طلسم کشا ہم کو امان مرحمت ہو اور منہ میں برگ کاہ دبا لیں اور امان کے
خواستگار ہوئے ہتھیار اور حربہائے سحر سب پھینک دیے جب صاحبقران نے صدائے امان سنی
خواجہ سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ امان بہ شرط ایمان خواجہ برابر صاحبقران کے کوٹھے ہوئے لڑ رہے تھے خواجہ
نے پکار کر کہدیا کہ صاحبقران فرماتے ہیں امان بشرط ایمان سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم نے آپکا
دین و مذہب بھی قبول کیا جو آپکے مذہب میں آئے وہ کیا کیے یہ جو صاحبقران نے سنا فوراً ہاتھ
روک لیا کفار کشی سے باز آئے خواجہ سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ اب کوئی ان لوگوں کو نہ قتل کرے ہم نے
امان دی کیونکہ وہ امان کے خواستگار ہوئے یہ حکم دینا تھا اور خواجہ کا پکار کر سنانا تھا یہ سب لوگ
قواعد صاحبقران سے بخوبی آگاہ تھے سب نے ہاتھ روک لیا لشکر کفار کو امان ملی تمام اہل اسلام
لشکر کفار کو چار و ناچار و طرف گھیرے ہوئے تھے راہ دی کہ نکل جائیں راوی بیان کرتا ہے کہ اب جنکو راہ ملی اور
قتل ہونے سے مفر ملا سب سمٹ سمٹا کر ایک طرف جمع ہونے لگے تھوڑے عرصہ میں کفار الگ
ہوگئے اور اہل اسلام ایک سمت صف بستہ ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ کفار جو آئے تھے انکے

ہمراہ خیمے وغیرہ نہ تھے باہر خیمہ و خرگاہ کے آئے تھے کوئی سامان اُترنے کا ہمراہ نہ تھا جو اُترتے یہ سب کے
سب اُس جنگل میں ایک طرف جمع ہوگئے اور خیال کر لیا کہ زیر درخت رات بسر کرینگے جب صبح ہوگی در
اطاعت طلسم کشا کرینگے تو اُسی لشکر میں اُترینگے کوئی ضرورت بارگاہ وغیرہ کی نہ ہوگی لشکر اسلام جو آیا تھا
اسکے ہمراہ سب سامان تھا اُسوقت جب امان ملی اور سب قتل کفار سے باز آئے اور کفار ایک طرف
جا کر جمع ہوگئے اور اہل اسلام ایک طرف بس اُسیوقت خیمہ و بارگاہیں برپا ہونے لگیں پہروں باغ کو سون تک سوا
خیموں اور بارگاہوں کے دوسری شئے نظر نہ آتی تھی بازار میں آراستہ ہوگئیں لنگیاں ستے کے جھنڈے نصب
ہوئیں لشکر اُترنے لگا ہرکاروں نے آکر صاحبقران سے عرض کیا کہ کفار کے ہمراہ کوئی سامان رات
کے بسر کرنیکا نہیں ہے سب صحرا میں جمع ہوگئے ہیں آپ نے فرمایا کہ اُن لوگوں سے جا کر کہو کہ جب تم نے
اطاعت کرنے کا اقرار کیا ہے تو پھر لشکر میں کیوں نہیں چلے آتے ہو صحرا میں کیوں پڑے ہو اب تو ہم اور تم
ایک ہوگئے ہیں جو ہمارا حال وہ تمھارا حال اب ہم پر تمھاری خبرگیری واجب ہے ہرکارے اسطرف
روانہ ہوئے صاحبقران نے سرداروں سے فرمایا کہ ہمارے لشکر کے و کفار کے لشکر کے مقتولوں کا حساب لگا کر
کفار کو کسی غار میں ڈالدو اور اہل اسلام کو دفن کرو مجروحوں کو شفاخانہ میں روانہ کرو اسیروں کو قید خانہ میں بھیجو سب نے
عرض کیا بہت خوب بس اُسیوقت یہ سب بندوبست ہونے لگا صاحبقران فرودگاہ پر تشریف
لائے وہ تمام اسقدر عرصہ میں تیار کر لیا گیا جسکا کہ صاحبقران نے حکم دیا تھا بس صاحبقران فرودگاہ میں
تشریف لائے بارگاہ میں فروکش ہوئے سردار اُسی طور سے زرّیں پوشاک پہنے ہوئے حاضر دربار ہوئے جیسے بلند اقبال
تخت پر جلوہ فرما ہوئے صاحبقران و نگل شوکت بہ رونق افروز ہوئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے
خواجہ اپنی کرسی پر اُدھر اُن سرداروں نے بموجب حکم صاحبقران زخمیوں کو شفاخانہ میں پہنچا دیا قیدیوں کو
قید خانہ میں اہل اسلام کے کشتوں کو دفن کیا شمار کرکے اور کفار کو ایک غار میں ڈالدیا اُسپر ہزاروں من خاک
ڈالدی اور حاضر ہوکر خدمت صاحبقران میں عرض کیا کہ ہم نے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار اہل
اسلام ساحر وغیر ساحر درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور بیس ہزار کفار کام آئے اور پانچ ہزار سردار و اہل لشکر
کفار اسیر ہوئے اور دو ہزار اہل اسلام مجروح ہوئے ہیں کشتوں سے اہل اسلام کو دفن کر دیا اور کفار کو
غار میں ڈالدیا مگر سیماب کی لاش کو بہت تلاش کیا ہم کو پتہ نہ ملا نہ اُسکے بھائی کی لاش ملی صاحبقران
نے یہ سماعت فرما کے حکم دیا کہ آج تو نہیں کل ان لوگوں کا دربار کیا جائے گا یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار

اسقدر مجروح ہوئے انھون نے عرض کیا کہ یہ دریافت کرنے سے معلوم ہوگا صاحبقران نے یہ فرماکے دربار
برخاست کیا کہ اگر لشکر کفار آئے تو اُسکو بھی جگہ قیام کرنے کی دینا تاکہ وہ اُترے بس یہ فرماکے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے مین آئے پوشاک رزم اُتاری شب خوابی کے کپڑے پہنے کچھ کھا کر آرام کیا راوی
بیان کرتا ہے کہ یہ سب اہل لشکر اسلام و کفار و سردار تین شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے کیونکہ یہ جنگ مغلوبہ
تین شبانہ روز تک قائم رہی نہ کفار سے ہاتھ ہی رکے نہ اہل اسلام کے برابر لڑا کیے خلاصہ یہ کہ چوتھے دن
جب لشکر کفار نے امان طلب کی تب سب کو راحت ملی جنگ مغلوبہ موقوف ہوئی سب آرام پذیر ہوئے
اُدھر کفاروں سے ہرکاروں نے صاحبقران کا پیام جاکر دیا سب کفار اُسیوقت لشکر اسلام مین چلے
آئے کیونکہ امان طلب کر چکے تھے اور اقرار کر چکے تھے کہ دین اسلام قبول کرینگے بس اس غرض سے لشکر مین
چلے آئے یہ لشکر بھی آکر ایک طرف اُترا خیمے وغیرہ لشکر اسلام نے دیے وہ برپا ہوئے اُنمین سب کفار
اُترے جو کفار کوہ و صحرا مین منتشر ہوگئے تھے وہ بھی خبر امان سنکے چلے اپنے اپنے لشکر مین اب جو شمار کیا
تو معلوم ہوا کہ پندرہ ہزار اہل لشکر مجروح ہوئے ہین اُن سب کو بھی اہل اسلام نے بحکم صاحبقران
شفاخانہ مین پہونچا دیا اُنکا بھی علاج ہونے لگا خلاصہ یہ کہ اسی ہزار ساحرون کے قریب مطیع اسلام
ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صبح ہوئی صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار حاضر
دربار ہوئے دربار جب آراستہ ہو چکا صاحبقران نے حکم دیا کہ قیدیونکو لاؤ داروغہ زندان نے
اُسیوقت قیدیونکو حاضر کیا سب نے حاضر ہو کر صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا سب سامنے کھڑے
ہوئے جو معزز سردار تھے اُنکو کرسیان مرحمت ہوئین وہ کرسیون پر بیٹھے اب صاحبقران نے حمد
الہی بیان فرمائی اور مذمت کفر سب کے دلون سے زنگ کفر برطرف ہوا مثل آئینہ کے دل صاف
ہوگئے ہر ایک صدق دل سے مطیع اسلام ہوا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ اب تم جاکر کل اہل لشکر
کو مطیع اسلام کرو خلاصہ یہ کہ ان سردارون نے سب اہل لشکر کو بھی مطیع اسلام کیا جس قدر لشکر سیماب
و برق متاب کا تھا مطیع اسلام ہوا یہ لشکر بھی شامل لشکر ساحران کیا گیا سرکار صاحبقران سے تنخواہ
مقرر ہوئی خیمے وغیرہ رہنے کو مرحمت ہوئے جو مجروح تھے وہ بھی مطیع اسلام ہوئے جب قیدیون سے
فراغت ہو چکی اُنکا دربار سمجھا جا چکا اب صاحبقران طرف خواجہ کے مخاطب ہوئے فرمایا کہ تم اپنی
عیاری کا حال بیان کرو خواجہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ

نسیم کہان ہے اور زوجہ نسیم کہان ہے صاحبقران نے نوح کے دستیاب ہونے کا سب حال بیان کیا خلاصہ
یہ کہ سب نے بہت تعریف کی اور اُسیوقت خواجہ کو قریب ایک لاکھ روپیہ کے انعام ملا اب دربار مین
سرداران لشکر سلیمانیہ اور بیرقناب بھی حاضر ہین انکو بھی علی قدر مراتب جگہ اُفسری ساحران مین مرحمت
ہوئی ہے انھون نے بھی خواجہ کی عیاری اور چالاکی کی بہت تعریف کی جب اس کام سے بھی فراغت ہوچکی
اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ خواجہ اب نسیم کو زنبیل سے نکالو اور اُسکو ہدایت دین اسلام
کی کرو خواجہ نے جواب دیا کہ بہت خوب یا صاحبقران میرے قیاس مین ہے کہ نسیم اطاعت اسلام ضرور
کریگا کیونکہ اُسکے بشرہ سے پایا جاتا تھا کہ یہ مطیع اسلام ہوگا اسی غرض سے مین نے اُسے قتل نہین کیا
بلکہ نذر زنبیل کرلیا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر نکالو خواجہ نے کہا کہ نسیم جوان خوبصورت اور شکیل ہے
پس خواجہ نے نسیم کو زنبیل سے نکالا بیہوش زنبیل مین پڑا تھا ستون بارگاہ سے باندھ دیا زبان مین
سوزن دیے اب اُسکو ہوشیار کیا اب جو ہوش آیا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور سوسن و اعظم
و بادشاہ طلسم و صاحبقران و خواجہ عمرو کو سامنے جلوہ گر پایا اسنے قصد کیا تھا کہ آنکھین بند کرلون کہ
صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ نسیم سے کچھ کلام کرو وہ ہوشیار ہوا ہے تب خواجہ نے اُسکو سب
حال سے آگاہ کیا اور جس طور سے اُسے اسیر کیا تھا وہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ دین اسلام قبول کر
اور اطاعت صاحبقران نسیم خاموش کھڑا سنا کیا جب خواجہ نے اپنی تقریر ختم کی اور خواجہ نے
مذہب سامری و جمشید و تعریف اسلام و وحدہ خدا بیان کی جب خواجہ یہ بیان کرچکے اُسوقت نسیم نے کہا
کہ مین جواب کیونکر دون میری زبان مین سوزن ہین کلام نہین کرسکتا ہون خواجہ نے اُسکے روبرو قلم
دوات و کاغذ رکھدیا اور کہا کہ جو کچھ تم کو کہنا ہو تحریر کردو اُسکے ہاتھ کھولدیے پس نسیم نے یہ تحریر کیا کہ پہلے یہ
بتائیے کہ آپ نے میری جورو کو کیا کیا جب یہ بتا دیجیے گا تو مین پھر جو مجھکو منظور ہے اُسکو تحریر کرونگا خواجہ
نے یہ پڑھ کے مسکرا کے کہا کہ مین تمھاری جورو کو کیا جانون وہ ہمشکل بھی ہوگئی ہوگی اب وہ کہان ہے یہ
جو خواجہ نے کہا نسیم نے تحریر کیا کہ اگر آپ نے میری جورو کو مار لیا تو مجھکو بھی مار ڈالیے مجھکو بعد اُسکے
زندہ رہنا منظور نہین ہے اگر یہ اقرار فرمائیے کہ تمھاری زوجہ موجود ہے تو جو میرے دل مین ہے وہ مین بیان
کرون خواجہ نے کہا کہ وہ تو کہان اُسکو مین نے مار لیا نسیم نے کہا کہ مجھکو بھی مار ڈالیے اب مین کبھی دین
اسلام قبول نہ کرونگا یہ تحریر کیا کہ افسوس مین نے اُس نامشاد کی صورت تک نہین دیکھی کیسی ہے

اگر نکاح ہو گئے تو تین برس ہو گئے اب مین نے اُس سے طلب کیا تھا کہ یہ سانحہ گذرا نہ اُس کمبخت نے میری
صورت دیکھی کہ مین کیسا ہون یہ جو اُسنے تحریر کیا خواجہ نے کہا کہ پھر کیا ہو مین تو لکھا گیا ہون اگر کچھ روپیہ
صرف کرو تو زندہ کی جائیگی اچھا تم بتاؤ کہ اگر تمھاری جورو تم کو ملے تو تم دین اسلام قبول کرو یا نہین اُسنے یہ
سُنکے تحریر کیا کہ ضرور بلکہ مین عہد کرتا ہون کہ اگر میری جورو مجھکو ملے تو مین مطیع اسلام ہونا اور دین اسلام
قبول کرون اور طلسم کشا کی بخوشی اطاعت کرون یہ جب خواجہ نے لکھا ہوا دیکھا صاحبقران نے
بھی ملاحظہ فرمایا خواجہ سے کہا کہ نسیم کو رہا کروا دو اور اُسکی جورو کو اُسکے حوالے کرو وہ ایک تجارت پیشہ کرتا
ہے خواجہ نے کہا کہ کیا خوب آپ تو اچھے آئے بڑے اُسکے خیرخواہ بنے اگر ایسی ہی خیرخواہی فرمائیگا تو
خوب کام چلیگا مین اپنا نقصان کرون اُسکے حاصل ہونے مین پچیس ہزار روپیہ صرف ہونگا اُسکو مین نے
ایک مہاجن کے پاس پچیس ہزار پر رہن کر لیا وہ پچیس ہزار میرے پاس صرف ہو گئے لہذا یا تو آپ
مرحمت فرمائیے یا نسیم دے مین اُسکو فک رہن کرا کے دیدون بدون پچیس ہزار لئے اور مہاجن کو
دیئے نسیم کی زوجہ کی رہائی غیر ممکن ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ پرائی جورو کے رہن رکھنے والے
کون تھے جو رہن رکھ لیا یہ بھی کوئی ظلم و ستم ہے کہ اُسکی جورو کو رہن کر لیا اگر وہ دعوے کردے تو کیا ہو
اُسوقت کیا جواب دیجیے خواجہ نے کہا کہ ہم سب کوئی ہین آپ کون ہین جو اُسکی طرف سے ایسی تقریر
فرماتے ہین بس معلوم ہوا کہ آپ بھی عجب آدمی ہین میرے دشمن ہین آپ اُس سے دعوے کرا دیجیے
دیکھون وہ میرا کیا کرتا ہے میرا الوسطے حاصل کرنے ہین اور اس عیاری مین بہت روپیہ صرف ہوا آپنے
صرف ایک لاکھ روپیہ دیا مین نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ صرف کیا پہلے وہ پچاس ہزار مرحمت فرمائیے
پھر اور کچھ تقریر فرمائیے مین تو آپ پر اپنے روپیون کا دعوے کرونگا چونکہ مین ایک مہاجن کا قرضدار
تھا آپکے کام کو جاتا تھا کہ وہ راہ مین مل گیا اُسنے پکڑ لیا اور کہا کہ چلو میرے مکان پر مین تم کو
اپنے گھر مین بند کر رکھونگا اُسوقت تک کہ جب تک تم ہزار روپیہ نہ دوگے مین نے پہلے اُس پر دباؤ
ڈالا کہ مین صاحبقران کے کام کو جاتا ہون اگر اُنکا کام نہ ہوگا تو انکا نقصان ہوگا وہ تمام تمھارے
گھر بھر کو قتل کروا لین گے اُسنے ایک نہ سُنی اور کہا کہ مین نہ مانونگا تم جاؤگے کہان ابھی بدمعاشی کرتے
ہو مین تمھاری تلاش مین پھر رہا تھا یہ کہکر اُسنے اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ انکو پکڑ لو اور مکان پر لے چلو
اگر یہ بآسانی اپنے آپ سے چلین اگر یہ کچھ سختی کرین تو انکو باندھ لو اب جانے تو دو یہ جو اُسنے ا

نوکرون سے کہا وہ سب کے سب کہنے لگے کہ خواجہ چلو اگر یون نہ چلوگے تو ہم زبردستی لیچلین گے یہ سن کے
دیکھا کہ آبرو جاتی ہی اب کیا تدبیر کرون اگر ساتھ جاتا ہون تو جھڑنیکا کام مستقل رہتا ہی آبرو جاتی ہی اب
کیا تدبیر کرون فکر کرتے کرتے یہ ذہن مین آیا کہ نسیم کی زوجہ کو اسکے پاس رہن کرون اگر یہ مان جاے کے
یہ سنتے مہاجن سے کہا کہ اسوقت میرے پاس تو روپیہ نہین ہی ایک کنیز ہی سر سے پاؤن تک
جواہرات پہنے ہوے ہی مین اُسکو تمھارے پاس پچیس ہزار روپیہ پر رہن کیے دیتا ہون جسوقت
روپیہ دونگا فک رہن کرلونگا پہلے اُسنے انکار کیا جب مین نے اُسکو دکھایا اُسنے جب اسکو دیکھا
تب اُسنے کہا کہ اچھا رہن کردو مگر ایک شرط ہی کہ ایک رقعہ لکھدو کہ مین نے اس عورت کو مع اسقدر
اسباب کے فلان مہاجن کے پاس رہن کیا ہی مبلغ پچیس ہزار روپیہ پر مین جسوقت اسکا روپیہ ادا
کرونگا اُسوقت اسکو فک رہن کرلونگا مین نے کہا کہ یہ کیون لکھون اُسنے کہا کہ اس غرض سے کہ
شاید تم یہان رہن کردو اور اُسکے بعد جاکر مشہور کردو کہ میری لونڈی اسقدر زر و زیور لیکر بھاگ گئی ہی
فلان مہاجن کے یہان ہم کو اُسکا پتہ ملا ہی کہ وہان ہی اُسیوقت میری خانہ تلاشی ہونے لگے گی
وہ تو وہان موجود ہوگی ضرور نکل آئے گی مین بھی باندھا جاؤنگا اور میرا گھر جو آپکا کیا نقصان ہوگا
آپ اور خوش ہونگے وہ عورت آپکو مع آپکے مال کے دیدی جائیگی مجھکو سات برس کی قید ہوگی سب
مال ضبط سرکار ہوگا اعتبار الگ میرا جائیگا اہل برادری مین الگ بدنام ہونگا ہان اگر یہ تحریر میرے پاس
ہوگی تو یہ ہوگا کہ جب سرکار سے سپاہی آئینگے تو مین اُنکو یہ تحریر دکھا دونگا میری آبرو بچ جائیگی خلاصہ یہ
کہ مین نے وہ کاغذ لکھکر اُسکے حوالے کیا اور نسیم کی زوجہ کو اسکے پچیس ہزار روپیہ ملے تو مین اُنکی لادون صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ تم بھی ایک آفت کے پرکالہ ہو ابھی بیان کرچکے ہو کہ مین نسیم کی زوجہ کے مکان سے اسکی شکل
بنکر میانہ مین بیٹھکر آیا ہون اب یہ کہتے ہو تمھاری کس بات کا اعتبار کیا جاے تم تو عورت کی صورت پر تھے
مہاجن نے تم کو کہان دیکھ لیا جو پکڑ لیا خواجہ نے کہا کہ آپ بھی کیا باتین ہین کیا مین ہمہ وقت عورت
بنا رہا جب راہ مین کسی مقام پر شب ہوگئی کہارون نے میانہ رکھدیا مین نے اپنی صورت کی پتلی بناکر
میانہ مین بٹھادی مین خود نکل کر جب وہ سوگئے صحرا مین پھرنے لگا جب صبح ہونی گلیم اوڑھکر چلا
آیا میانہ مین بیٹھ گیا جب دن کو دم گھبرایا اُسوقت بھی یہی تدبیر کرکے میانہ سے گلیم اوڑھکر باہر نکل آیا
پتلی رکھدی کہ کہارون کو معلوم ہو کہ بی بی میانہ مین ہین صحرا کی سیر کرنے لگا اسی حالت مین مہاجن

سے سامنا ہو گیا ہین یہ جانتا تھا کہ یہ سانحہ ہو گا تو کبھی باہر نہ آتا اُسوقت ہین آپ سے یہ کہنا بھول گیا تھا
خلاصہ یہ کہ پچیس ہزار روپیہ نسیم دے ہین اُسکی جورو لا دون صاحبقران نے فرمایا کہ ہین ایسے فقرہ بہت
سے تمھارے جانتا ہون نسیم کو اختیار ہی چاہے وہ دے چاہے نہ دے اگر اُسکو جورو کی محبت ہوگی وہ
دے گا خواجہ نے کہا کہ پھر آپکو کیا مطلب ہی اور کیا غرض ہی جو آپ دخل دیتے ہین ہین نے آپسے تو نہین
کہا تھا کہ میرا روپیہ نسیم سے دلا دیجیے ہین اُس سے باتین کر رہا تھا آپ نے بیکار دخل دیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اُسکو رہا کر دیجیے پھر اُس سے تقریر کیجیے خواجہ نے کہا کہ اگر وہ رہا ہو کر میرے اوپر حملہ کرے
کیونکہ مجھ سے جلا ہوا ہی تو مجھکو کون بچائے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اسقدر ساحر یہان بیٹھے ہوئے
ہین دوسرے میرے پاس لوح ہی کیا وہ ان سب کو ہلاک کرکے تم کو قتل کرے گا خواجہ نے یہ سُنکے اُن
ساحرون کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگ میری کمک کرینگے اگر نسیم میرے اوپر حملہ کرے گا سب نے
کہا کہ ہان آپ اطمینان رکھین جب تک ہمارے دم مین دم ہی ہم آپکو نہ جانے دینگے جب یہ خواجہ
نے اُن سب کی زبانی سُنا اُسوقت نسیم کی زبان سے سوزن لی اور کمند سے رہا کیا نسیم نے رہا ہو کر
صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران نے اُسکو کرسی مرحمت کی نسیم نے پہلے ہی دل مین خیال کر لیا
تھا کہ ان لوگون سے مقابلہ کرنا بیکار ہی جب اس بندوبست پر یہ یہان پہونچ گئے اور سیماب وغیرہ
قتل ہو گیا اور لوح ہاتھ سے نکل گئی اور اتنے زبردست ساحرون نے اطاعت کی تو مین کیا چیز
ہون بیکار ان سے لڑکے اپنی جان دینا ہی اور کچھ فائدہ نہین ہی یہ لوگ ضرور تائید یافتہ اور صاحب
اقبال ہین بس مجکو بھی لازم ہی کہ انکی اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر اور اپنی زندگی براحت و آرام بسر کر
تیری ابھی نئی شادی ہوئی ہی زوجہ کے ہمراہ بہ خوشی و راحت کے زندگی کو بسر کر یہ سوچ چکا تھا اسی سبب
سے اُسنے اپنی جورو کو عمرو عیار سے طلب کیا تھا خواجہ نے جب یہ بات کہی کہ مین نے کہا لیا اب
وہ کہان اُسنے خواجہ سے کہا تھا کہ مجکو بھی قتل فرمائیے جب اُسنے بہت اصرار کیا اور اس امر کا اقرار
کیا کہ اگر میری جورو مجکو مل جائے تو مین دین اسلام قبول کرون تب خواجہ نے ادا کیا ہین نے پچیس
ہزار پر رہن کر لیا ہی روپیہ دو مین لا دون جب خواجہ نے صاحبقران کے کہنے سے نسیم کو رہا کیا
نسیم سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھا جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے صاحبقران سے
کہا کہ یا صاحبقران میری جورو مجکو مل جائے تو مین آپکی اطاعت کرون اور دین اسلام بھی

قبول کرون صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ نسیم کی زوجہ کو نسیم کے حوالہ کرو وہ اس شرط سے مسلمان ہوتا ہے کہ میری زوجہ مجکو مل جائے تو مین دین اسلام قبول کرون وہ ایک حجت شرعی پیش کرتا ہے اب تمکو دینا ہوگا خواجہ نے کہا کہ جسوقت تک پچیس ہزار روپیہ نہ ملے گا اُسوقت تک نسیم کی زوجہ کا ملنا دشوار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار کو کیون فقرہ کرتے ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا فقرہ ہی سہی مین ہرگز ہرگز بدون روپیہ دئیے ہوئے نہ دونگا وہ رہن ہے جب یہ خواجہ نے کہا نسیم نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا طلسم کشا آپ نہ بولین خواجہ سے مین گفتگو کرلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم جانو اور خواجہ پس نسیم نے خواجہ کیطرف منھ کرکے خواجہ سے کہا کہ یا خواجہ میری زوجہ مجکو مرحمت فرمایئے خواجہ نے کہا کہ آپ پچیس ہزار روپیہ مجکو دیجیے مین نے تو مہاجن کے پاس رہن رکھو لیا ہے مین اُسکو روپیہ دے کر لادون نسیم نے کہا کہ اچھا آپ اسکا اقرار کرتے ہین کہ پچیس ہزار روپیہ لیکر میری زوجہ مجکو مرحمت فرمایئے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور بس اُسیوقت نسیم نے سحر کیا کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اُس سے کہا کہ فلان مقام پر میرا روپیہ جمع ہے اُسمین سے پچیس ہزار لے آ وہ پتلی غائب ہوگئی جب وہ پتلی چلی گئی اب نسیم نے خواجہ سے کہا کہ لایئے میری زوجہ کو خواجہ نے جواب دیا کہ روپیہ مجکو دیجیے مین جاکر مہاجن کو دون وہ مجکو آپکی زوجہ حوالے کرے مگر ایک امر کا خیال رہے کہ صرف زوجہ ملے گی زیور وغیرہ نہ ملے گا اُسکو نہ طلب فرمایئے گا نسیم نے جوابدیا کہ بہت خوب مجکو منظور ہے یہ کہکر نسیم نے صاحبقران سے کہا کہ یا طلسم کشا مین خواجہ کو پچیس ہزار روپیہ دیتا ہون موافق انکی طلب کے اور زیور وغیرہ سے بھی دستبردار ہوتا ہون مگر اب کوئی فقرہ وغیرہ نہ ہو صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ خواجہ نسیم کی جورو اب اصلی دینا کوئی دوسری عورت ندینا تم کو ہمارے سر کی قسم تم نے جو کہا وہ اُسنے قبول کیا اب اُسکے ساتھ فقرہ و فریب نہ کرنا خواجہ نے کہا کہ آپکے سر کی قسم مین اسکی زوجہ اصلی اسکو دونگا کوئی فقرہ و فریب نہ کرونگا یہ روپیہ تو دین صاحبقران نے فرمایا کہ ای نسیم تم اطمینان رکھو تمھاری زوجہ تم کو مل جائے گی اب کوئی فریب نہ ہوگا نسیم خاموش ہورہا کہ اتنے عرصہ مین وہ پتلی روپیہ لے کر آئی سامنے نسیم کے رکھدیا نسیم نے خواجہ کو دیا خواجہ نے اُسکو پیرک کے نذر زنبیل کیا اور نسیم کی زوجہ کو زنبیل سے نکالا وہ ایک لنڈگا تاٹ کا اور کرتی پہنے ہوئے تھی نسیم کے حوالے کیا گو نسیم نے اُسکو دیکھا نتھا مگر اُسکی تصویر نسیم کے پاس تھی نسیم نے تصویر نکالی تصویر سے

اسکی صورت کو بلایا سر مو فرق نہ پایا صاحبقران نے دیکھا کہ یہی تمھاری زوجہ ہے نسیم نے کہا کہ جی ہان یہی ہے اب
صاحبقران نے نسیم سے پوچھا کہ تمنے اپنی زوجہ کو پایا اُسنے کہا جی پا پایا اپنی زوجہ نسیم سے صاحبقران
نے پوچھا کہ تم کہان تھین یہ کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا کہ مین اپنے مکان مین تھی کہ میرے شوہر کے پاس
سے نامہ گیا میری طلب مین میرے باپ نے مجکو رخصت کیا میرے شوہر مجھسے ملنے کو آئے ایک
ساہوکار کی لڑکی میری ہمسن تھی وہ بھی مجھسے ملنے کو آئی وہ مجکو الگ ایک گھر مین لے گئی اُسنے کچھ
باتین مجھسے کین اور ایک پڑیہ مجکو دی کہ اسکو کھا لو تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی مین اُسے لیکر ہو
پڑیہ کھائی پھر مجکو خبر نہین کہ میرے اوپر کیا گذری ابھی میری آنکھ کھلی ایک آدمی نے مجھسے کہا کہ تجکو
خواجہ سلامت نے طلب فرمایا ہے سب کپڑے وغیرہ میرے اتار لیے یہ ٹاٹ کا پائجامہ اور کرتی پہنا
دی اور یہان پہنچا دیا مین آپکو نہین جانتی اور واقف نہین ہون کہ آپ کون لوگ ہین صاحبقران
نے فرمایا کہ تو دیکھ ان مین تیرا شوہر کون ہے اُسنے کہا کہ مین نے شوہر کی صورت تک نہین دیکھی ہے البتہ
اگر مین دیکھتی ہون کیونکہ جب شادی ٹھہری تھی تو تصویر میرے شوہر کی میرے باپ کے پاس گئی تھی
اُنکے والد نے مجکو دکھائی تھی کہ تمھاری شادی اسکے ہمراہ کی جاتی ہے تم کو منظور ہے مین نے وہ تصویر
دیکھی تھی کچھ مجکو خیال سا ہے اگر اُس صورت کا آدمی یہان ہوگا تو مین پہچان لونگی یہ کہکر وہ دیکھنے لگی
نسیم خاموش بیٹھا ہوا ہے اُسنے نسیم کے قریب آکر بغور دیکھا اور پہچان کر نسیم کا ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا کہ یہ میرا شوہر ہے اسی کے ساتھ میری شادی ہوئی تھی بس صاحبقران نے زوجہ نسیم سے
فرمایا کہ جب سے تو پڑیہ کھا کے بیہوش ہوئی آج تجکو ہوش آیا اُسنے کہا کہ جی ہان اب صاحبقران نے
نسیم سے فرمایا کہ تمھاری زوجہ تم کو ملی اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو اُسنے کہا کہ بہت خوب بس نسیم اُسیوقت
مع اپنی زوجہ کے صدق دل سے مطیع اسلام ہوا اور اُسنے اطاعت صاحبقران قبول کی اب نسیم سے
صاحبقران نے فرمایا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ اور اسکو کپڑے وغیرہ پہناؤ اُسنے کہا کہ بہت خوب
بس نسیم اپنی زوجہ کو لیکر اپنے مکان پر آیا کیونکہ اُسکا مکان اسی ورینہ مین تھا اُسکو وہان لاکر کپڑے
زیور سے آراستہ کیا خواجہ کی عیاری کا سب حال بیان کیا وہ بہت حیران ہوئی نسیم اپنی زوجہ کو
مکان مین پہنچا کر پھر دربار مین آیا یہان صاحبقران نے بعد نسیم کے چلے جانے کے لوح کو ملاحظہ
فرمایا تو ایک حرف اُس پر تحریر نہ پایا سواے کچھ لکیرون کے اب صاحبقران حیران ہوکے بادشاہ

نجومیوں سے فرمایا کہ لوح تو کچھ خبر نہیں دیتی ہے نہ اسپر کچھ تحریر ہے اسکا کیا سبب ہے سب فکر کرنے لگے اور سوچنے
لگے اور صاحبقران بھی دریائے فکر میں غوطہ زن ہوئے غواصی کرنے لگے کہ اوسوقت سوسن کو خیال آیا
اُسنے سر اُٹھا کر عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ اندیشہ نہ فرمائیے میرے خیال میں ایک امر آیا ہے اس
لوح کے ساتھ ایک صندوقچہ بھی تھا اُسکی بھی اسی طور سے حفاظت کی جاتی تھی جس طور سے لوح کی
چنانچہ میں نے لوح کو نسیم کے سپرد کیا ہے تو اُس صندوقچہ کو نسیم سے پوشیدہ لے جا کر ایک مقام پر دفن
کر دیا ہے میں وہ صندوقچہ لاتی ہوں اُس سے آپکا مطلب ظاہر ہوگا کیونکہ میں نے اکثر اپنے بزرگوں سے
سنا ہے کہ جب تک یہ صندوقچہ نہ کھولا جائے گا اُسوقت تک لوح کی حالت ظاہر نہ ہوگی اس سے تدبیر
لوح کے پڑھنے کی معلوم ہوگی پس میں وہ صندوقچہ لاتی ہوں آپ اطمینان رکھیں یہ کہکر وہ رخصت ہو کر
صاحبقران سے اُس مقام پر آئی جہاں اُسنے وہ صندوقچہ دفن کر دیا تھا زمین کو کھود کر صندوقچہ نکالا اور
وہ صندوقچہ لے کر صاحبقران کی خدمت میں آئی اتنے عرصہ میں نسیم بھی آگیا پس سوسن نے وہ
صندوقچہ صاحبقران کو نذر دیا صاحبقران نے وہ صندوقچہ کھولا اُسمیں سے ایک پرچہ کاغذ کا اور چند
دانے مروارید کے اور ایک الماس کا نکلا اُس پرچہ پر تحریر تھا کہ طلسم کشا کو معلوم ہو کہ جب لوح اور
صندوقچہ ہاتھ لگے تو اُس صندوقچہ میں چند دانے مروارید کے ہونگے وہ مروارید طلسم کشا لے اور ایک
الماس کا ہوگا اُسکو طلسم کشا اپنے بازو پر باندھے اُسکے سبب سے اُس پر کسی ساحر کا سحر اثر نہ
کرے گا طلسم کشا کو معلوم ہو کہ اُسوقت تک لوح کے حرف نہ ظاہر ہونگے جسوقت تک یہ لوح
چشمہ زمزم میں تین مرتبہ غوطہ نہ دی جائیگی اور اسکو زمزم جادو کے دل کی دھونی نہ دی جائے گی
زمزم جادو اُسی چشمہ کا مالک ہے اُسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ جب طلسم کشا اُس مقام پر پہونچے تو اس
لوح کو چشمہ میں غوطہ دے اور غوطہ دے گا چشمہ میں جوش پیدا ہوگا اور زمزم جادو چشمہ سے
نکلے گا اور طلسم کشا پر حملہ کرے گا پس طلسم کشا کو لازم ہے کہ تلوار پر یہ اسم جو اس قرطاس کے حاشیہ
پر لکھا ہے دم کر کے زمزم کے حملہ کو رد کر کے اپنا وار کرے پس اس طور سے وار کرے کہ ایک ہی وار میں
اُسکا کام تمام ہو پس جب وہ مر کر گرے فوراً اُسکا پیٹ کو چاک کرے اور دل کو نکالے اور آگ پر رکھے
جب دھواں بلند ہو اُسکی دھونی دے اس لوح کو پس لوح کی تحریر ظاہر ہوگی جب تحریر لوح ظاہر
ہو اُسوقت لوح سے جو حکم ہو اُسپر عمل کرے تلاش چشمہ زمزم میں اکیلا طرف مشرق کے جائے

کوئی ہمراہ نہ ہو یہانتک کہ عیار بھی ہمراہ نہ ہو یہ دیکھکر اور تحریر پاکر صاحبقران نے سب سردارون
سے یہ حال کہا اور اُن سب سے رخصت ہوکر خواجہ وغیرہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر طرف مشرق کے
تلاش چشمہ زمزم مین روانہ ہوئے یہانتک کہ ایک صحرا مین پہونچے اُس صحرا کو سبزہ و گل سے بھرا ہوا پایا
ہر طرف بہار کا سمان تھا تمام اشجار اثمار سے پُر تھے ہوا کے جھونکون سے جھوم رہے تھے زمین کو چوم
رہے تھے اُس صحرا مین ایک چشمہ تھا کہ آب صاف و شفاف سے مملو تھا ایسا پانی اُسکا صاف تھا
کہ تہ زمین نظر آتی تھی اُس چشمہ کے لب گرداگرد سنگ مرمر کے تھے اُسپر بخط جلی تحریر تھا کہ این چشمہ
زمزم ہے جو صاحبقران نے تحریر پایا بسم اللہ کہکر سیڑھی پر بیٹھ گئے یا یزدان پاک فرما کر گلے سے لوح
اتار کر اُسمین غوطے دیے جب دو مرتبہ غوطہ دے چکے اور تیسری مرتبہ غوطہ دینے کے قصد سے لوح کو
چشمہ مین ڈالا اور لوح پانی مین غرق ہوئی پانی مین جوش پیدا ہوا اور خروش اور شعلے نکلنے لگے آواز
مہیب آئی کہ او طلسم کشا کیا غضب کرتا ہے کیا سب ساکنان طلسم مر گئے و حاکمان و رہبر جو تو یہانتک
پہونچا اور لوح پر تیرا قبضہ ہوا یا سب نمک حرام ہو گئے اور تیری شراکت کی یہ صدا جو آئی اور پانی مین
جوش جو پیدا ہوا صاحبقران نے پلٹکر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی کوئی صدا دینے والا نظر نہ آیا
صاحبقران حیران تھے کہ یکایک چشمہ مین سے ایک ساحر بدمست بادہ کبر و نخوت سے بہت
زبردست جھولی دوش پر پڑی ہوئی آنکھ و ناک سے شعلہ نکلتے ہوئے ہر بن مو سے شعلہ ہائے آتشین
پیدا دونون آنکھین سرخ ہو رہی ہین ترسول ہاتھو مین غصہ بات بات مین بعد جوش و خروش
نکلا اور پکارا کہ او طلسم کشا ٹھہر جا مین تیری جان کا ملک الموت آ پہونچا منم زمزم جادو مالک چشمہ
زمزم کے گذارم کہ از دست من مردہ و سلامت ببر روی او طلسم کشا ٹھہر جا مین تیرا مد مقابل ہون
معلوم ہوتا ہے کہ سب ساکنان طلسم تجھ سے مل گئے تیری اطاعت کرلی نمک حرامی پر کمر کس لی
مین کب چھوڑتا ہون یہ کہکر جست کرکے باہر چشمہ کے آیا آتے ہی صاحبقران پر سحر کیا صاحبقران
نے عکس لوح اُسپر ڈالا وہ منھ کو پھیر کر پیچھے ہٹا کہ ایسا نہ ہو سحر فراموش ہو صاحبقران نے
لوح کو تیسرا غوطہ دیا اور خود بھی جست کرکے کنارے چشمہ سے زمین پر آئے برابر زمزم جادو
کے اور فرمایا کہ او نابکار کیا بیہودہ گفتگو کرتا ہے اسی مین خیریت ہے اور تیرے لیے بہتر یہی ہے کہ
میرے قدمون کو بوسہ دے اور دین اسلام اختیار کر ورنہ تیرا زندہ بچنا میرے ہاتھ سے محال ہے

زرغم جادو نے برہم ہوکر کہا کہ او طلسم کشا مین تمکو حرام نہین ہون مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا کہ تو یہان سے
جا سکے بلکہ تو خود میری اطاعت کر اور رومال سے ہاتھ باندھکر میری خدمت مین حاضر ہو مین تیری خطا
بادشاہ طلسم سے معاف کرا دونگا اور دین اسلام کو ترک کر تو تو تیری جان بچے گی ورنہ میرے ہاتھ سے
قتل ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے بہت بیہودہ بکتا ہے تو حملہ کر زرغم نے
کہا تو حملہ کر مین پہلے حملہ نہ کرونگا صاحبقران نے فرمایا جب میرا خدا مجکو تیرے ہاتھ سے بچائے گا تو مین
تجھ پر حملہ کرونگا زرغم نے کہا کہ معلوم ہوا تجکو اپنے خدا پر بڑا بھروسہ ہے لے مین حملہ کرتا ہون یہ کہکر سحر
کیا صاحبقران نے عکس لوح ڈالا وہ شعلہ جو اسکے سحر سے ظاہر ہوا تھا اور صاحبقران کی طرف
چلا تھا ایک مرتبہ عکس لوح سے فرو ہو گیا اسنے کئی سحر کیے کسی طرح سے صاحبقران پر اثر نہ کیا تو
یہ بہت عاجز ہوا اسنے خیال کیا کہ طلسم کشا پر بسبب لوح کے سحر اثر نہ کریگا یہ یون نہ چوٹ کھائیگا
تو صرف ساحر نہین ہے بلکہ فنون سپہ گری سے بھی ماہر ہے اسکو تلوار سے قتل کرون یہ سوچکر دل مین وہ تلوار
علم کرکے صاحبقران پر حملہ کیا جیسے ہی تلوار اسکی قریب سر آئی صاحبقران کی آنکھ لڑی ہوئی تھی تلوار کا
قریب آنا تھا اب جو چمکی وہی تلوار پٹ پڑی آپنے پنجہ سے دراز کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار کے قبضہ
پر قبضہ کیا ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور اسکا ہاتھ چھوڑ دیا کہ اور کوئی حربہ کرا اسنے خنجر کمر سے لیا اور
صاحبقران پر حملہ کیا صاحبقران نے اسکے حملہ کو رد کرکے عقرب سلیمانی پر اسم کو دم کرکے جو کہ
حاشیہ کاغذ پر تحریر تھا اب جو ہاتھ مارا تلوار مثل برق کوندکر سر پر آئی اسنے سپر ہاتھ سے سحر کو اپنے سر کی
پناہ کیا مگر یہ تلوار کب رکتی تھی مثل برق جہندہ کے گری سر و گردن کو قلم کرتی ہوئی زمین مین در آئی
برابر دو حصہ کردئیے زرغم کا مرکر گرنا تھا کہ ایک شور برپا ہوا آندھی سیاہ اٹھی برف باری سنگ
باری ہوئی تاریکی ہوگئی صاحبقران نے لوح کو چمکایا روشنی ہوئی اسی روشنی مین صاحبقران نے
جست کرکے برابر زرغم کے پہونچکر اسکا دل سینہ سے نکالا دل زرغم پر قبضہ کیا وہ تاریکی وغیرہ برطرف
ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من زرغم جادو لیو دایک طائر اسکی لاش سے پیدا ہوا وہ یہ چلاتا ہوا
کہنے لگا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے لوح پائی چشمہ زرغم مین غوطہ کھا دیا کہکے مثل برق
سے کہ گو نشہ سے پی گیا اور میرا انگوٹھی کشا سے چشمہ زرغم کے بہایا اب طلسم ہرگز ہرگز نہ بچیگا طلسم ضرور
فتح ہوگا یہ آواز دیتا ہوا وہ طائر اڑتا ہوا طرف طلسم سے کے راہی ہوا یہان جب روشنی ہوئی صاحبقران

نے لکڑیاں خشک جنگل سے جمع کیں اور چقماق پتھری سے آگ نکالی لکڑیوں کو جلایا اُسپر وہ دل زغرم جادو
کا رکھا اب جو دھواں بلند ہوا صاحبقران نے لوح کو دھونی دی جب سب دل جل گیا اب جو
صاحبقران نے وضو کرکے لوح پر نگاہ کی تو لوح کے سب حروف ظاہر ہوئے آب طلائی سے لکھے ہوئے
تھے مثل نگینوں کے چمک رہے تھے صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا یہ تحریر تھا بعد بسم اللہ کے اے طلسم کشا
آگاہ ہو کہ جب تم کو لوح طلسم دستیاب ہو اور بعد غوطہ دینے چشمہ زغرم کے اور دل زغرم جادو کی دھونی
کے بعد تحریر لوح ظاہر ہو تو تجھکو لازم ہے کہ تو دو بند سوسن و دربند اعظم کو فتح کر اگر سوسن جادو و اعظم جادو
تیری شراکت بھی کریں تب بھی تو ان دربندوں کو فتح کر یقین ہے کہ یہ دونوں تیری شراکت ضرور کرینگے جب
تو چشمہ زغرم کے دہنی طرف روانہ ہوگا ایک کوہ فلک شکوہ تجھکو نظر آئے گا اُس کوہ فلک شکوہ کے اُس
پار جانے کی تدبیر یہ ہے کہ لوح کو سر پر رکھنا اور یہ کہنا کہ اے لوح مجھکو اُس پار کوہ کے پہونچا دے آنکھیں
بند کر لینا ایک مرکب پرند پیدا ہوگا وہ تجھکو اُس پار پہونچا دیگا جب یہ صدا آئے کہ آنکھیں کھولدو جب
چشم کو وا کرنا جب تو اُس پار کوہ کے پہونچیگا تو تجھکو ایک جنگل سوسن کا نظر آئیگا جسقدر درخت
اُس جنگل میں ہونگے سب سوسن کے ہونگے جب تیرے قدم وہاں پہونچینگے ہر طرف سے یہ صدا
آئیگی کہ لینا پکڑنا طلسم کشا آگیا یہاں سے زندہ جانے نہ پائے بار لو وہ درخت خود بخود اپنے مقام سے
حرکت کرکے تیرے اوپر چلینگے تو لوح کو اُسی طور سے سر پر رکھے رہنا بالکل تجھکو گزند نہ پہونچیگا بلکہ
تو خنجر سے قتل کرتا ہوا برابر چلا جانا جب وسط جنگل میں پہونچیگا تو ایک بہت بڑا درخت سوسن کا ہوگا
اُسپر ایک طائر بیٹھا ہوگا وہ تجھکو دیکھکر اور منقار کھول کر تیرے تکلیف پہونچانے کی خاطر سے تیری
طرف آئیگا تجھکو لازم ہے کہ تو تیر سے اُسکو قتل کرنا بس جو اسم حاشیہ لوح پر لکھا ہے اسکو پیکان تیر پر
دم کرکے اور اُس طائر کو تاک کر مارنا اُسکے منھ پر ایک داغ سیاہ ہے بس اسقدر انداز سے
نشانہ لگانا کہ ناوک نشانہ پر بیٹھے اگر نشانہ نے خطا کی تو یاد رکھنا کہ تو تا بہ کمر پتھر کا ہو جائیگا اسیطور
سے دوسرا تیر لگانا اگر وہ تیر بھی خطا کریگا تو تا بہ سینہ تو پتھر کا ہوگا اسطور سے لگانا کہ تیسرا تیر خطا
نہ کرے اگر ابکی مرتبہ نشانہ خطا کریگا تو تو بالکل پتھر کا ہوگا پھر عمر بھر رہائی نہ ہوگی پھر اگر تو اُس
طائر کو قتل کرے اور وہ طائر مر کر گرے جس مقام پر وہ طائر گرے اُس مقام پر تو بھی جانا اور پکار کر
کہنا کہ اے مخزن جادو جلد باہر آ اور میری اطاعت کر کیونکہ ملکہ سوسن جادو نے میری اطاعت

کی لوح طلسم پر میرا قبضہ ہوا ہین نے بموجب ہدایت لوح یہان آکر مہتران سوسن پرست کو قتل کیا اُسکے مرنے سے صحراے سوسن مین آگ لگ گئی سب درخت سوسن مع درخت بزرگ کے جلکر خاک سیاہ ہو گئے دربند سوسن فتح ہو گیا جو اشیا یہان بانیان طلسم نے میرے لیے رکھے ہین وہ مجکو دو تاکہ مین اُن پر قبضہ کرون جب تم یہ پکار کر کہو گے تو ایک ساحر کہ پیر اُس زمین سے پیدا ہوگا وہ تمھارے قدمون پر سر رکھے گا اُسکو مطیع اسلام کرنا اُسکے ہمراہ جانا جو اشیا بانیان طلسم نے تمھارے لیے اس دربند مین رکھے ہین اُسکی فرد اُس سے لیکر اپنے دستخط بنا دینا اب تم کو اختیار ہے چاہے اُسکے قبضہ مین رہنے دو چاہے اور کسی کے سپرد کرو اسکے بعد پھر لوح کو دیکھنا جو لوح حکم دے اُسکو بجالانا راوی بیان کرتا ہے کہ جس طور سے لوح مین تحریر تھا صاحبقران نے اُسی طریقے سے سب کام کیا طہران جادو کو تیرسے نشانہ مین قتل کیا اُسکے قتل ہوتے ہی تمام صحرا مین آگ لگ گئی پس جہان پر وہ گرا صاحبقران نے اُسی مقام پر پہونچکر وہی کلمات تعلیم کردہ لوح زبان سے فرمائے مخزن جادو نے آکر اطاعت کی اپنے مکان پر گیا تمام کوٹھریان کھولکر دیکھا ہین ہر ایک کوٹھری مین برابر صندوق زر و جواہر سے بھرے رکھے تھے اُنپر یہ تحریر تھا کہ اپنا مال طلسم کشا لے پس صاحبقران نے مخزن جادو سے فرد لیکر اُسپر اپنے دستخط فرمائے اور وہ سب مال اُسی کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب ہم بعد فتح طلسم جشن کرینگے اُسوقت تم یہ مال و دولت لیکر حاضر ہونا اُسنے کہا کہ بہت خوب ایک شب مخزن جادو نے صاحبقران کو مہمان کیا دوسرے دن بوقت سحر صاحبقران نے نماز سے فراغت فرماکے لوح کو ملاحظہ فرمایا بعد بسم اللہ کے تحریر تھا کہ جب دربند سوسن کو فتح کر چکے طلسم کشا کو لازم ہے کہ لوح سے طرف جنوب کے روانہ ہو شمال کی طرف طلسم کشا کا لشکر ہوگا پس جب راہ طے کر کے ایک صحرا مین طلسم کشا پہونچے گا تو اُسکو ایک صحراے پُر بہار ملے گا اُس جنگل مین ایک دریا روان ہوگا طلسم کشا اُسکے کنارے جاکر کھڑا ہو اور یہ اسم پڑھے ایک کشتی دریا مین پیدا ہوگی اُسپر ایک کمرہ نقرئی بنا ہوگا پس جب وہ کشتی کنارے پر پہونچے طلسم کشا کو لایق و لازم ہے کہ جست کر کے اُس کشتی مین سوار ہو مگر اسطور سے جست کرے کہ کشتی مین جاکر گرے پانی مین نہ گرے اگر پانی مین گریگا تو غرق ہو جائے گا نہ اُبھرے گا وہ دریا دریاے فنا ہے اُس دریا کا کنارہ عدم سے ملا ہے جب طلسم کشا کشتی مین سوار ہووے تو یہ اسم پڑھے وہ کشتی ایک طرف کو روانہ ہوگی اور کنارے پر

جا کر پہونچے گی طلسم کشا اُسی سمت سے اُتر سے اور طرف جنوب کے چلے ایک اور ایک صحرا سے پر بہار ملیگا اُس جنگل میں
ہزاروں درخت ہونگے جنمیں سر انسان کے بجائے ثمر کے ہونگے اُن سروں میں ایک سر بہت بڑا
سب سروں سے وسط میں ایک درخت کلاں کے بالا سے شاخ لگا ہوگا طلسم کشا کو لازم ہے کہ تیر کو
کمان میں پیوست کرے اور وہیں آنکھ پر اُس سر کے لگائے اور وہ تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھیگا ایک شعلہ پیدا
ہوگا اُسکے پیدا ہونے سے تمام جنگل میں آگ لگ جائیگی سب سر و درخت جلنے لگینگے جب سب
سر اور درخت جلکر خاک ہو جائیں اور صحرا بالکل صاف ہو جائے اُسوقت طلسم کشا اُس مقام پر بیٹھکر
یہ اسم پڑھے جب ساتویں دفعہ اسم پڑھنے لگے گا تو ایک شیر پیدا ہوگا اُس سے خوف نہ کرے
جب وہ قریب آئے جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہو وہ شیر لیکر اُسکو بھاگے گا اس طور سے
سوار ہو کہ کسی مقام پر اُسکی پشت پر سے نہ گرے بس جہاں پر شیر جاکر ٹھہرے اُسکی پشت پر سے کودکر
ایک ہاتھ مارے کہ اُسکا سر اُڑ جائے اُسکی گردن سے خون نکلکر ایک طرف کو رواں ہوگا بس اُسی
خون کے ہمراہ یہ طلسم کشا چلا جائے وہ خون ایک حوض میں جاکر گرے گا تمام پانی اُسکا سرخ
ہو جائیگا طلسم کشا بھی اُس حوض میں کود پڑے جب تہ پر پاؤں پہونچے تو آنکھیں کھول کر
دیکھے کہ ماہی کلاں منھ کھولے ہوئے بیٹھی ہوگی اور وہ خون پی رہی ہوگی بس یہ لوح کو اُسکے منھ
میں ڈالدے جیسے لوح منھ میں ڈالیگا ایک شعلہ پیدا ہوگا وہ شعلہ تمام پانی کو خشک کردیگا
آواز آئیگی کہ کشتی نام من ماہیان جادو بود اب نہ وہ حوض ہوگا نہ وہ صحرا طلسم کشا اور ایک
صحرا میں اپنے کو پائیگا بس اپنے دست راست کی طرف روانہ ہو چالیس قدم پر جاکر اُس کو
ایک شاندار باغ ملیگا طلسم کشا بلا خوف اُس باغ میں چلا جائے اسکا خیال رہے کہ نہ اُس باغ
کے پھل کھائے نہ پانی پئے ہر طرف سے یہ صدا آئیگی کہ طلسم کشا آگیا طلسم کشا آگیا یہ کچھ بھی خیال
نہ کرے سیدھا طرف بارہ دری کے جائے اندر بارہ دری کے جب پہونچیگا تو طلسم کشا کو وسط
بارہ دری میں ایک مرد ضعیف اور زن ضعیف دونوں بیٹھے ہوئے جو سر ہلاتے ہونگے نظر آئینگے
جیسے وہ طلسم کشا کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھینگے وہی جو سر اُٹھا کر طلسم کشا پر ماریں گے اور
خود دیکھا کرینگے بس طلسم کشا کو لازم ہے کہ اسقدر جلدی کرے کہ وہ جو سر اُسکے قریب نہ آنے پائے
اور یہ دیکھا کہ نہ پائیں کہ ہوا لگے برابر پہونچ جائے بائیں ہاتھ سے عورت کو سیدھے ہاتھ سے مرد کو اُٹھا لے

اور دونون کو باہم ٹکرا دے کہ اُنکے سر پاش پاش ہو جائین اور وہ دونون مر کر گرین اُنکے مرنے سے تاریکی
ہو جائیگی طلسم کشا اُن دونون کو زمین پر رکھدے اور اُنکے پیٹون کو چاک کرکے دل و جگر نکال لے جب
وہ تاریکی دفع ہوگی تو نہ وہ باغ ہوگا نہ وہ بارہ دری صرف اُنکی لاشین پڑی ہوئی ہونگی بس جہان پر وہ
لاشین پڑی ہونگی اُن لاشون کو ہٹا کر طلسم کشا یہ آواز دے کہ اے سعدان جادو خوش ہو کہ مین نے چوہر باز جادو
کو قتل کیا مع اُسکی جورو کے یہ دل و جگر اُسکا موجود ہے تو اپنے غلام کو دے وہ مفلوج ہوگا اُسکا علاج
یہی ہے کہ اسکی دھونی دے جائے اور کہے کہ میری اطاعت کر اور جو اشیا بانیان طلسم میرے لیے امانت رکھ
گئے ہین میرے حوالے کر وہان سے صدا آئیگی کہ مین حاضر ہون بس زمین شق ہوگی ایک ساحر ایک تخت
پر پڑا ہوا نظر آئیگا بس طلسم کشا اُن دونون کے دل و جگر کی دھونی اُسکو دے وہ تندرست ہو کر
اطاعت کریگا اور اپنا مہمان کرے گا مثل مخزن جادو کے وہ بھی ایک فرد پیش کرے گا بس طلسم
کشا موافق فرد کے سب مال کی جانچ کرلے خواہ اُسکے سپرد کرے خواہ اپنے ہمراہ لے جائے بوقت سحر
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہو طلسم کشا آگاہ ہو کہ اُسکا لشکر درمیان کوہ اعظم و کوہ سوسن و دربند سوسن
کے پڑا ہے باغ عجائب درمیان مین ان دونون دربندون کے واقع ہوا تھا یہ سبب طلسم
کے کوسون کا فاصلہ تھا چونکہ دربند فتح ہو جائینگے کوئی فاصلہ نہین ہوگا جب چند قدم چلے گا تو لشکر ملیگا
لشکر مین جا کر شہر اعظم کا بادشاہ اعظم جادو کو کرے اور شہر سوسن کا بادشاہ سوسن جادو کو بعد
اسکے ایک جشن کرے بعد ختم جشن پھر لوح کو ملاحظہ کرے جو لوح حکم دے اُس پر عمل کرے ان دربندون
کے بعد دربند منیر ہے اور مرقعہ عجائب و دربند زعفران زار ہے اُسکے بعد قلعہ طلسم ہے بادشاہ طلسم سے
مقابلہ ہوگا جو لوح حکم دے اُس پر عمل کرے اور لوح سے بہت ہوشیار رہے یہ تدبیر ہے دربند اعظم کے
فتح کرنے کی بس صاحبقران نے بموجب لوح کی تحریر کے عمل کیا سعدان جادو سے لشکر سب مال و اسباب
پر قبضہ کیا سعدان نے بھی اطاعت کی سب مال اُسکے سپرد کرکے بوقت صبح لشکر کی طرف روانہ ہوئے
لشکر مین سب سردار و بادشاہ و خواجہ عمرو صاحبقران کا انتظار کر رہے تھے اور خواجہ فرما رہے تھے
کہ نہ معلوم صاحبقران کہان ہین جو اسوقت تک تشریف نہین لائے کہ یکایک ایک غبار بلند ہوا
خواجہ و سردارون نے دیکھا کہ صحرا کی طرف سے صاحبقران اشقر دیوزاد پر سوار تشریف لاتے ہین تکلم ہمراہ ہے
بارگاہ کے آگے پہونچے ہوئے تھے یہ واقعہ دیکھکر اور صاحبقران کو تشریف لاتے ہوئے دیکھکر سب برا

استقبال چلے راہ مین جاکر قدمبوسی حاصل کی قواعد شاہی بجالائے سب صاحبقران کو بارگاہ مین لائے
ونگل پر صاحبقران جلوہ فرما ہوئے سب واقعہ دربندون کے فتح کرنے کا بیان کیا اور اُسی وقت
جشن کے برپا ہونے کا حکم دیا سب سامان درست ہوگیا بزم عشرت برپا ہوئی رقص و سرود ہونے
لگا صاحبقران نے اعظم جادو و سوسن جادو کو بادشاہ شہر اعظم و شہر سوسن کیا راوی بیان
کرتا ہے کہ دربندون کے فتح ہونے سے وہ جو پردہ سا سحر درمیان دونون ملکون کے حائل تھے برطرف
ہوگئے اور دونون ملک نمودار ہوئے وہ جو فاصلہ تھا وہ برطرف ہوگیا وہ جشن سات شبانہ روز برپا رہا
حال جشن و سامان جشن بہ سبب طول کے نہین تحریر کیا کیونکہ ابھی اس حقیر کو تمام طلسم کا حال تحریر
کرنا ہے اور اجزا کم ہین کیونکہ حکم ہے کہ اسی جلد مین اس طلسم کو تمام کرو تا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہان بہت بڑا
جشن خوشی برپا ہوا ساتوین دن وہ جشن برخاست ہوا صاحبقران نے اعظم جادو و سوسن جادو
سے فرمایا کہ اب آپ دونون صاحب اپنے اپنے ملک کو جائین اور ساکنان ملک کو مسلمان کرین مین اور
دربندون کو فتح کرنے کی فکر مین جاتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ جب سب طلسم فتح ہو جائیگا
اُسوقت ہم قدوم میمنت لزوم سے جدا ہونگے ابھی ہم ان قدمونکو نہ چھوڑینگے صاحبقران نے فرمایا کہ اگر
تم نہ جاؤگے تو اہل شہر کیونکر مسلمان ہونگے کہا کہ ہم ایک ایک سردار روانہ کردینگے وہ سبکو جاکر قواعد اسلام
سے آگاہ کرائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا پھر جلد یہ تدبیر کرو کیونکہ ان لوگونکا اب کافر رہنا اچھا نہین
ہے بس اعظم جادو نے ایک سردار کو روانہ کیا شہر اعظم کیطرف اور سوسن نے بھی ایک سردار کو شہر
سوسن کیطرف روانہ کیا چنانچہ سردارون نے جاکر دونون ملکونکے باشندونکو جمع کیا اور تعریف خدا بیان
کی اور سب حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ سب اہل شہر دونون ملکون کے مسلمان ہوئے یہان بھی رواج
دین اسلام ہوا اب صاحبقران کو تو یہان چھوڑا جاتا ہے اور ان سردارونکو جو مسلمان اہل شہر کو کرنے گئے
تھے اُنکا حال بیان کیا جاتا ہے وہ اہل شہر کو مسلمان کرکے یہان لشکر مین آئے بنام بادشاہ اسلام کے سکہ جاری
کرکے سب حال صاحبقران سے بیان کیا اور اعظم و سوسن سے اب صاحبقران نے خیال کیا کہ دو
ایک دن آرام کرلون تو پھر لوح کو دیکھون جو حکم لوح دے اُسپر عمل کرون بس صاحبقران کو تو راحت
و آرام مین مصروف رکھا جاتا ہے اب کچھ حال علمشاہ رومی کا تحریر ہوتا ہے اب قصہ حال علمشاہ رومی پسر
رشید حمزہ صاحبقران کشندہ کیخ تان فرنگی کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو عنطاق نے کلاہ دیا تو شہ کلاہ دیا

ذخیرہ کو ہمراہ لیکر مع لولا طو سیاہ کے طرف کوہ البرز کے براے مقابلہ البرز کج کلاہ کے روانہ ہوئے تھے اور
اُس درویش حقیقت کیش کے ملاقات کی غرض سے کہ اُس سے ملاقات کرون اور دریافت کرون کہ
مین طلسم کو فتح کرونگا یا نہین اور مین فاتح طلسم ہون یا نہین قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے چلے
جاتے ہین سماک پلطاقی کو قبل سے روانہ کر دیا ہے کہ تم جاکر حالات کوہ البرز دریافت کرو سماک پلطاقی
برابر چلا جاتا تھا یہان تک کہ شہر البرز مین پہونچا حالات شہر دریافت کیے شہر کو خوب آباد دیکھا گلی
کوچہ کو صاف و شفاف پایا اہل شہر کو دل شاد دیکھا اہل شہر کو حسین و خوبصورت پایا یہ عیار روان سرا
مین اُترا دو رات اُس کاروان سرا مین بسر کی بوقت سحر طرف دربار کے روانہ ہوا چوبدار کی صورت بنکر
داخل دربار ہوا دیکھا کہ البرز کج کلاہ بصد کبر و غرور تخت پر جلوہ گر ہے سرداران لشکر و ارکین دربار
گرد تخت و نگلو پر بیٹھے ہوئے ہین ایک پہلوان زبردست بادہ جبر آراستہ سے ایک دنگل پر بیٹھا
ہوا ہے گرز گران سنگ برابر کرسی کے رکھا ہوا ہے اور سرتا پا دریاے آہن مین غرق دنگل پر بیٹھا ہوا ہے اُس
پہلوان کو دیکھکر سماک بہت حیران ہوا کہ اس شان و شوکت کا جوان آجتک نگاہ سے نہین گذرا
یہ سب حالات دریافت کرکے باہر دربار کے آیا معلوم ہوا کہ یہ پہلوان نسل رستم سے ہے بہت قوی ہے
سپہ سالار لشکر ہے راوی بیان کرتا ہے کہ سماک یہ حال دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا سماک
و علمشاہ کو روان رکھا جاتا ہے اب کچھ حال طلسم کا اور شند کال کا تحریر کیا جاتا ہے کہ شند کال کو جب
یہ معلوم ہوا کہ سیماب نے نوح کا بندوبست کر لیا اور یہ تمام طرف در بند منیر پیہو زعفران زار کے
روانہ کر چکا عیش و عشرت مین مصروف ہوا تھا دن رات عیش و عشرت مین مصروف رہتا تھا دو
پہر دن تک دربار کرتا تھا دو پہر دن اور چار پہر رات اسکو سواے رقص و سرود کے دوسرا کام نہ تھا
مہوشان سیمتن و ماہرویان نازک بدن کی صحبت رہتی تھی دربار آراستہ تھا کہ ایک مرتبہ لاش
سیماب شعلہ خو و برقتاب کے سامنے آکر گری ناظرین کو یاد ہوگا کہ مین نے تحریر کیا ہے کہ جب صاحبقران
نے شمار کشتونکا حکم دیا تھا تو محاسب نے آکر عرض کیا تھا کہ کفار کی لاشو نمین سیماب و برقتاب کی لاش کا
پتہ نہین ہے واقعہ یہ گذرا تھا کہ یہ دونون جب مرکر گرے تو بگولہ پیدا ہوا وہ اُن دونون لاشونکو اپنے مین گھیر
کر اُٹھا کر لے گیا اور شند کال کے دربار مین پہونچا دیا یہ لاشین جو آکر سامنے شند کال کے گرین شند کال
نے اُن دونون کو کشتہ پایا خود کشتہ ہو گیا بہت افسوس کیا اہل دربار سے کہا کہ غضب ہوا سیماب جادو

کشتہ ہوا طلسم کشا نے اسکا کشتہ ہونا پایا اہل دربار کے بھی ہوش اُڑ گئے کہ سیماب کی لاش سے ایک طائر سیاہ رنگ
پیدا ہوا اُسنے بلند ہوکر آواز دی کہ اے قشندکال آگاہ ہو سیماب مارا گیا نسیم کو عمرو نے پکڑ لیا لوح طلسم
طلسم کشا کو مل گئی لشکر سیماب نے شکست کھائی اور سب اہل لشکر نے اطاعت کی طلسم کشا کی یہ
طلسم ضرور فتح ہوگا خواب غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنے حواس درست کر عیش و عشرت کو ترک کر اور طلسم
کی فکر کر ورنہ یہ طلسم فتح ہوجائیگا اور تو مارا جائیگا یہ کہکر وہ طائر چیخ مارکر اڑنے لگا اُسکی آنکھوں سے بجائے آنسو
کے شعلہ نکلا وہ لاش سیماب و برقتاب پر گرا سیماب پھر کشتہ ہوا اُسکے ساتھ برقتاب بھی جلکر راکھ ہو گیا
گو یہ وقت ہنسی و مذاق کا نہ تھا مگر پھر بھی ایک سردار سرداران قشندکال سے بول اُٹھا کہ اے بادشاہ یہ راکھ اُٹھا لو
کیونکہ اکسیر ہے سیماب کا کشتہ ہے جس پر یہ راکھ ڈالدی جائیگی وہ سونا ہوجائیگا سیماب نے کشتہ ہوکر خوب
خاصیت پیدا کی واہ کیا کہنا قشندکال نے کہا کہ کیا بیان کیا جائے واقعی سیماب کے مرنے سے میری کمر ٹوٹ
گئی اب مجکو ہوش آیا کیونکہ طلسم کشا نے لوح پالی ہے اب غفلت لازم نہیں ہے یہ کہکر دبیر کو طلب کیا کہ نامے
بحر حاکمان دربند شمیر و زعفران زار کو تحریر کرو انکا یہ مضمون ہو کہ طلسم کشا نے لوح پر قبضہ پایا اعظم وغیرہ نے
شہر اکسنا کی سیر اور سیماب شعلہ خو کشتہ ہوا اور اُسکا بھائی برقتاب جادو بھی اب طلسم کشا لوح لیکر دربندون
کے برباد کرنے کی فکر میں جائیگا لہذا تم لوگ بہت ہوشیار رہنا اور یہ فکر کرنا کہ کسی تدبیر سے طلسم کشا کو اسیر کرلینا
اگر طلسم کشا کو اسیر کرلوگے تو انعام پاؤگے اور تمہارا احسان تمام ساکنان طلسم پر ہوگا زیادہ کیا لکھا جائے تھوڑی
تحریر کو بہت جانو زیادہ شوق ملاقات راوی بیان کرتا ہے کہ ابھی یہ نامے تیار ہوئے تھے کہ زمزم جادو کے
پیر آکر فریاد کرنے لگے او زمزم جادو کے مرنے سے قشندکال کو آگاہ کیا اور آگاہ کرکے جلکر خاک ہوا اُسکے بعد پیر
سوسن پرست جادو کے آئے انھون نے دربند سوسن کے فتح ہونے سوسن پرست جادو کے مارے
جانے سے آگاہ کیا کہ یہ بھی جلکر خاک ہوگئے تھے کہ جوہر باز جادو کے پیر آئے یہ تین شکل طائر انھون نے جوہر باز جادو
کے مرنے سے خبر دی اور دربند اعظم کے فتح ہونے کی وہ جل گئے جب یہ متواتر خبرین پہنچین قشندکال کے حواس
جاتے رہے کہنے لگا کہ یہ سب واقعے میری غفلت سے واقع ہوئے خیر اب میں تدبیر کرتا ہون دبیر سے کہا کہ
یہ بھی لکھدو کہ زمزم جادو مارا گیا اور دربند سوسن و دربند اعظم کو طلسم کشا نے فتح کرلیا سوسن پرست جادو
و جوہر باز جادو مارے گئے دربند فتح ہوگئے حاکمان دربند کو تو پہلے ہی شہر اکسنا کر چکے تھے ان دربندون کا
فتح ہونا کیا مشکل تھا اب تم ہوشیار رہنا دیکھو غفلت کو کام نہ فرمانا دبیر نے یہ سب حال بھی تحریر کردیا غلام

پھر کہ طائران سحر کے ہاتھ وہ نامے طرف دربند شیرچہ و دربند زعفران زار کے روانہ کیے وہ طائر نامے لیکر روانہ ہوئے
یہ طائر نامے لیے ہوئے جاتے ہیں انکو راہ میں رکھا جاتا ہے انکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے منیر جادو کا حال سماعت
فرمائیے کہ منیر جادو اپنے دربند میں بیٹھا ہوا ہے اور سب سردار حاضر ہیں اسکا بھائی بے نظیر جادو بھی موجود ہے
یکایک پہلا نامہ منیر جادو کے پاس شنگال کا پہونچا اور اُسنے اُس نامہ کو پڑھکر اہل دربار سے کہا کہ غضب ہوا
بادشاہ کی غفلت نے تمام کام ابتر کر دیا کوہ سبز ستون فتح ہو گیا حاکم دربند سوسن ملکہ سوسن جادو نے
طلسم کشا کی اطاعت کی وہ حاکم دربند اعظم اعظم جادو نے بھی طلسم کشا کی اطاعت کی طلسم کشا کے ہاتھ لوح
آگئی بادشاہ نے تحریر کیا ہے کہ میں نے سیماب کو پاسے حفاظت لوح روانہ کیا ہے لہذا تم کو لکھا جاتا ہے کہ ہوشیار
رہو جادو اگر طلسم کشا لوح پا جائے اور ادھر آئے تو اُسکو اسیر کر لینا ہم بہت خوش ہونگے اب بتائیے میں کیا
تدبیر کروں میرے قیاس میں یہ آتا ہے کہ طلسم کشا کے مقابلہ کے لیے اسفندیار صحرا نشین والا جو رود دریا پر رہتا
والا ہو و نیز جاہ باز روالیر کج کلاہ کو نامے لکھوں اور اُن سبکو مع لشکر کے طلب کروں اور طلسم کشا سے ایک
مقابلہ کروں اور اُسکو اسیر کر لوں کوئی نہ کوئی پہلوان یا سردار طلسم کشا پر غالب آ ہی جائیگا اور اسیر کر لیگا سرداروں
نے جواب دیا کہ آپ کی رائے بہت ٹھیک ہے مگر ہم ایک بات عرض کرتے ہیں یہ فرمائیے کہ آپ لوگ ساحر ہیں
اور طلسم کشا غیر ساحر ہے پھر اُسکو سحر سے کیوں نہ اسیر کر لیجیے منیر نے جواب دیا کہ بسبب لوح طلسم و اسم اعظم
کے طلسم کشا پر سحر اثر نہ کریگا جبکہ سحر اثر نہ کریگا تو پھر اُسپر سحر کرنا بیکار ہے ہاں اس تدبیر سے ضرور طلسم کشا اسیر
ہو جائیگا اور ضرور لشکر غیر ساحران لشکر طلسم کشا پر غالب آئے گا سرداروں نے عرض کیا کہ اگر بادشاہ سنتا کیا ہے
کہ طلسم کشا یکہ و تنہا ہے اسنے فتح دربند و طلسم جائیگا پھر اسکے ہمراہ لشکر کب ہوگا جو لشکر سے مقابلہ پڑیگا
منیر نے کہا کہ بیا اور تو ضرور ہی ہے جب وہ دربند کو فتح کریگا اور جو پردے ہیں سب سحر کے درمیان دربندوں کے
حائل ہیں وہ فتح ہونے سے برطرف ہو جائینگے اُسکا لشکر بھی آجائیگا کیونکہ جب طلسم کشا یہاں آئیگا
اور میں لشکر لیکر اسے مقابلہ نکلونگا تو صحرا میں جاکر قیام کرونگا جب سحر برطرف ہوگا اُسکا لشکر جو صف
آرائی دیکھیگا اپنے آقا کی کمک کریگا میرے نزدیک مناسب ہے ان لوگوں کا طلب کرنا گو میں یہ فکر ضرور
کرونگا کہ دھوکا دیکر طلسم کشا کو قلعہ عجائب میں لے جاؤں اور قبل اسکے کہ وہ دربند فتح کرے دھوکا
دیکر لوح زنجیر پر قبضہ کر لوں اور اسیر کر لوں جنگ و پیکار کی نوبت نہ آنے دوں مگر پھر بھی لشکروں کا
طلب کرنا ممکن ہے الیسا نہ ہو کہ میرا فریب نہ چلے اور طلسم کشا دھوکا نہ کھائے یہ جو منیر نے کہا سب نے

کہا کہ ہم نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپکی رائے بہت ٹھیک ہے جس امر کا خیال تھا وہ آپ نے دفع فرمایا
بس اسیوقت منیر نے منشی کو طلب کرکے حکم دیا کہ چار نامے ہماری طرف سے ان چار حاکموں کے نام تحریر
کرو ایک نامہ بنام اسفندیار صحرا نشین دوسرا نامہ بنام لاہور نیزہ باز تیسرا نامہ بنام لاجورد دریا شگاف
چوتھا نامہ بنام البرز کج کلاہ حاکم کوہ البرز کے ہوگا مضمون ناموں کا یہ ہو کہ معلوم ہو کہ طلسم کشا نے لوح
پاکر تمام در بند درہم و برہم کیے اور اب وہ مع لشکر کے اس دربند کی طرف آتا ہے لہذا یہ وقت مدد اور کمک ہے
تم کو لازم ہے کہ مع لشکر و سپاہ کے آکر ہماری کمک کرو اگر تم نے آکر اسوقت ہماری کمک کر کے طلسم کشا کو اسیر کر لیا
تو بادشاہ طلسم پر احسان کیا اور تمام ساکنان طلسم پر روح سامری و جمشید تم سب سے بہت خوش ہوگی
راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ منیر جادو نے کہا دبیر نے اسی وقت نامے تحریر کیے اور لفافہ میں بند کر کے
پیش کیے منیر جادو نے اپنے عیار بہرام تیز رفتار کو نامہ دیکر کہا کہ یہ نامے لیکر جاؤ ایک نامہ بنام
اسفندیار صحرا نشین کے پہونچا کر جواب لاؤ اور ایک نامہ لاجورد دریا شگاف کو پہونچا دو اور
ایک لاہور نیزہ باز کو اور ایک البرز کج کلاہ کو پہونچا دو اور ان سب کے جواب لیکر بہت جلد آؤ
البرز کج کلاہ کے حال سے تو ناظرین آگاہ ہیں کہ یہ بہت بڑا زبردست بادشاہ ہے اب کسی سے دبتا
نہیں ہے منیر کا صرف ساحر ہونے سے مطیع ہے کیونکہ خود غیر ساحر ہے اور اسکے پاس لشکر کثیر ہے کہ اسکا حال
آیندہ ظاہر ہوگا کچھ تحریر کر چکا ہوں اور باقی پھر تحریر کرونگا اسفندیار صحرا نشین ایک پہلوان
زبردست ہے اور بہت خوبصورت ہے صحرا میں رہتا ہے ایک لاکھ سپاہ رکھتا ہے یہ بھی مطیع ہے منیر جادو کا
بلکہ منیر کی دختر پاکنیزہ لقب صحرا افگن پر مائل بھی ہے اسکو یہ بسبب عشق کے صحرا پسند ہے اس سبب سے
اسکا صحرا نشین لقب ہے لاجورد دریا شگاف بھی پہلوان زبردست ہے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہ کا
افسر ہے بہت جوانمرد دلاور ہے دریا کے کنارے رہتا ہے وسط دریا میں آئینہ قصر بنایا ہے اس سبب سے
دریا شگاف لقب پایا ہے یہ بھی مطیع منیر جادو ہے لاہور نیزہ باز یہ بھی پہلوان جری و بہادر ہے ایک
لاکھ سپاہ کا مالک و افسر ہے فن نیزہ بازی میں کمال رکھتا ہے اس کا نام نیزہ باز مشہور ہے یہ بھی مطیع
منیر جادو ہے بس منیر جادو نے ان سبکو نامے لکھوا کر روانہ کیے اپنے عیار کے ہاتھ یہ سب بسبب ساحری کے
اطاعت کرتے ہیں منیر کی ورنہ منیر سے بہت زبردست ہیں عیار منیر نے پہلے اسفندیار کو
جاکر منیر کا نامہ دیا اور زبانی بھی عرض کیا کہ منیر جادو نے آپ کو مع لشکر کے برائے کمک طلب کیا ہے

اسفندیار نے جواب دیا کہ مین مع لشکر کے حاضر ہوتا ہون میری طرف سے عرض کر دینا اور عیار کو خلعت دیا وہ
عیار یہ جواب پا کے رخصت ہوکر طرف لاجورد و دریا شگاف کے روانہ ہوا عیار کے جانے کے بعد اسفندیار نے
سرداروں کو حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو چنانچہ کل لشکر تیار ہوا یہ دوسرے دن اپنا کل لشکر جو کہ قریب سوا لاکھ
کے تھا کچھ براے حفاظت طلسم چھوڑ کر ایک لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر طرف دربند منیریہ کے روانہ ہوا اسکو راہ مین
رکھا جاتا ہے اسکا حال وقت پر تحریر ہوگا اُدھر عیار نے لاجورد کو جاکر نامہ دیا اور زبانی بھی کہا اُسنے بھی نامہ
پڑھکر مثل اسفندیار کے عیار کو خلعت دیکر رخصت کیا اور خود کل لشکر لیکر طرف دربند کے روانہ ہوا اسکو بھی
راہ مین چھوڑا جاتا ہے اسیطور سے لاہور نیزہ باز بھی سپاہ لیکر براے کمک منیر جادو طرف دربند منیریہ کے
روانہ ہوا ان دونونکو بھی راہ مین چھوڑا جاتا ہے اب عیار نامہ لیکر پاس البرز کج کلاہ کے گیا اور نامہ منیر جادو
کا البرز کج کلاہ کو دیا البرز کج کلاہ کا دربار آراستہ تھا سب حال زبانی بھی کہا البرز نے نامہ پڑھوا کے
استاد بیر سے کہا کہ لکھدو کہ ہم مع لشکر کے براے کمک آتے ہین تم پریشان نہ ہونا ہم کو طلسم کشا سے مقابلہ کا اشتیاق
ہی ہمارا سپہ سالار جو نسل رستم سے ہی اُسکو بہت شوق ہی کہ مین طلسم کشا سے مقابلہ کرون یا اولاد طلسم کشا سے
لبس مین آتا ہون اور آکر مقابلہ کرونگا یہ لکھوا کے عیار کو مہمان کیا اور کہا کہ پرسون ہم یہانسے کوچ کرینگے جب
تم بھی رخصت ہونا اور جاکر منیر جادو کو خبر کرنا اُسنے کہا کہ بہت خوب وہ اُسی مقام پر مقیم ہوا ادھر البرز کج کلاہ
نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو یہانتک بندوبست ہونے لگا کہ خبر آئی اُن درویش نے قضا کی جو کہ آپ کے سرحد مین
فلان صحرا مین گوشہ نشین تھے اور بہت پہونچے ہوے تھے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ وہی فقیر تھے کہ جنکے اشتیاق
ظلمشاہ چلے تھے چونکہ وہ فقیر بہت زبردست تھا جو کہتا تھا وہی ہوتا تھا فاتح اس طلسم کے چونکہ ظلمشاہ
نہ تھے اگر یہ اُسکے پاس پہونچ جاتے اور وہ کہدیتا کہ جاؤ طلسم کو فتح کرو اُسکا کہنا نہ ہوتا وہ جھوٹا ہوتا دوسرے
اُسکی قضا بھی آگئی تھی خدا نے اُسکو الزام سے بچالیا کہ ملک الموت کو بھیجکر اُسکی روح قبض کرالی خیر آمدم بر
سر مطلب کہ جب خبر آئی البرز کے پاس کہ شاہ صاحب نے انتقال کیا اُسنے بہت افسوس کیا اور حکم دیا کہ
سامان لے جاؤ اور جس طور سے خدا پرست دفن کیے جاتے ہین اُسطور سے اُسکو دفن کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا
تمام شہر مین شاہ صاحب کے مرنے کی خبر پھیل گئی اور سبکو معلوم ہوگیا سب اہل شہر کو بہت افسوس ہوا
بلکہ جہان جہان تک یہ خبر پہونچی اُسنے افسوس کیا راوی کہتا ہی کہ جب یہ خبر پھیلی اور سب کو معلوم ہوا تو ہر ایک
شاہ صاحب کی قبر پر آیا بڑا مجمع ہوا اُس قبر کی پرستش کیجانے لگی اب اصل واقعہ کیطرف عنان قلم کو پھیرتا ہون

کہ یہاں اب قمر شاہ صاحب کی سب پرستش کرتے ہیں القصہ جب وہ دن آیا جو کہ البرز کج کلاہ نے کوچ
کے لیے مقرر کیا تھا سرداروں نے عرض کیا کہ سب سامان سفر درست ہے کوچ فرمائیے تشریف لے چلیے چنانچہ
البرز کج کلاہ نے اُسیدن اپنے وزیر کو البرز کوہ کا حاکم کر کے مع اپنے سپہ سالار کے طرف دربند ضمیر پیچ کے روانہ
ہوا قبل اسکے عیار شمیر جادو وہیں کھڑا ہوا تھا اب اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال سماک پلطاقی
کا ملاحظہ ہو یہ جو خبر دریافت کیے اور سب حالات شہر دیکھ کر طرف لشکر کے چلے تھے ملک شاہ اور ہمراہ سب چلے
آتے تھے کہ ایک مقام پر لشکر اترا ہوا تھا کہ سماک پلطاقی پہونچے حاضر خدمت ہو کر سب حال بیان کیا
ملک شاہ نے سب حال سماعت فرما کے لشکر کو اسدن تو قیام کرنے کا حکم دیا دوسرے دن وہاں سے کوچ فرمایا
سماک پلطاقی کا یہ طریقہ تھا کہ یہ لشکر سے الگ الگ آگے آگے جاتے تھے صبح کا وقت تھا کہ یہ لشکر سے
الگ چل کر جب ہوئے تھے دو پہر دن تک اُنھوں نے راستہ چلا چونکہ دھوپ میں حدت زیادہ تھی گرمی کی فصل تھی
پسینہ آگیا سانس پھول گئی یہ اپنا دم راست کرنے لگے ایک درخت کے سایہ میں اور ہوا کھانے لگے ہوا
کھا رہے تھے اور پسینہ خشک کر رہے تھے کہ ایک طرف سے رنگ کی صدا آئی اُنھوں نے جو سُنی تو اُس طرف دیکھا
کہ جدھر سے صدا آئی تھی اُنھوں نے دیکھا کہ ایک عیار اڑا ہوا چلا جاتا ہے کوہ البرز کی طرف سے آتا ہے اُنھوں نے
خیال کیا دل میں کہ اس عیار کو اسیر کرنا چاہیے اور دریافت کرنا چاہیے کہ کدھر سے آتا ہے اور کدھر کو جاتا ہے بس
سماک آگے بڑھکر ایک جھاڑی میں پوشیدہ ہوگئے اور حلقہ پہ کمند زیر خاک پوشیدہ کر دیے اور خود
بیٹھ رہے چونکہ وہ عیار تیز چلا آتا تھا پسینہ میں غرق تھا اُس مقام پر جو پہونچا ہوا ٹھنڈی تھی جو جسم کو لگی یہ ٹھہر
گیا اسنے خیال کیا کہ زرا یہاں ٹھہر جاؤں پسینہ خشک کر لوں پھر آگے چلوں گا جیسے ہی یہ ٹھہرا کہ سماک شمیر کی بولی
بولا وہ حیران ہوکر دیکھنے لگا کہ شمیر کی صدا کہاں سے آئی پلٹ کر اسنے دیکھا اسکا حیران ہوکر دیکھنا تھا اور
ٹھہرنا تھا کہ سماک نے جھٹکا مارا حلقہ پاؤں میں پھنسے جب تک یہ بیٹھے بیٹھے کہ سماک نے دوسرا جھٹکا اس
زور سے مارا کہ یہ زمین پر گرا کہ سماک نے دوسری کمند ماری کہ گلا اُسکا پھنسا بس سماک جست کر کے پاس
آیا آتے ہی حباب مارا کہ یہ بیہوش ہوا اب جو اسکی تلاشی لی تو ایک نامہ اسکی کمر سے نکلا اُسکو جو پڑھا
تو وہ جواب نامہ شمیر تھا طرف البرز کج کلاہ کے اُسمیں لکھا تھا کہ میں لشکر لیکر ہمراہ کرکے روانہ
ہو چکا ہوں بہت جلد پہونچتا ہوں آپ اطمینان رکھیں مجھکو خود مقابلہ طلسم کشا اشتیاق تھا میرے دل کی
مراد بر آئی یہ جو سماک نے دیکھا دل میں کہا کہ واہ کیا خوب اسوقت یہ ملا اور تمھارے ذہن میں آیا

کہ تم نے عیاری کر کے اسیر کر لیا ورنہ یہ چلا جاتا اور البرز مع لشکر کے چل چکا تھا شاہزادہ جب مع لشکر کے کوہ
البرز کے قریب پہونچتا تو بیکار ہوتا کس سے مقابلہ ہوتا سوائے زحمت کے کچھ حاصل نہ ہوتا کیونکہ قواعد صاحبقران
کے خلاف تھا کہ بے سردار کے لشکر سے مقابلہ کرتا بے بادشاہ کے شہر پر حملہ کرنا شاہزادہ کبھی اس امر کا مرتکب نہ ہوتا
وہانسے واپس ہوتا اسکے ہاتھ آجانے سے بڑا فائدہ ہوا میرا شاہزادہ بڑی زحمت سے بچا اسکو شاہزادہ کے
پاس لے چلو یہ سنکر سماک بلاطاقی اُس عیار کو لیکر واپس ہوا یہاں لشکر چلا آتا تھا لشکر ایک صحرائے پر بہار
میں پہونچا تھا کہ سماک لشکر میں پہونچا خدمت علمشاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اسی مقام پر لشکر کو
فروکش ہونے کا حکم فرمایئے مجھکو کچھ ضروری عرض کرنا ہے علمشاہ نے اُسیوقت لشکر کو فروکش ہونے کا حکم دیا
اُسیوقت اُسی مقام پر لشکر اُترا خیمے و خرگاہ برپا ہوئے بارگاہ میں علمشاہ تشریف لائے و اورنگ پر جلوہ فرمایا
سب بادشاہ اور سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا اُسوقت سماک نے عیار شیر جادو کو گرفتار کرنے
کی حالت بیان کی اور وہ نامہ پیش کیا علمشاہ نے وہ نامہ پڑھوا کے سنا فرمایا کہ وہ عیار کہاں ہے سماک
نے عرض کیا کہ حاضر کرتا ہوں یہ کہکر جہاں پوشیدہ کرایا تھا وہانسے جا کر لے آیا اُسکو ستون سے باندھکر ہوشیار
کیا اب جو اُسکو ہوش آیا اپنے کو بندھا ہوا پایا اور ایک دربار آراستہ دیکھا اب جو بغور دیکھا تو عنطاق کج کلاہ
و یاقوت کج کلاہ وغیرہ کو تخت و نیز جلوہ گر دیکھا اور ایک جوان رعنا کو اورنگ شوکت پر بصد کر و فر و بہزار دبدبہ و
شوکت جلوہ فرما دیکھا رعب شاہی سے اسکے بند بند میں رعشہ پڑگیا بندھا ہوا تھا کانپنے لگا جب ذرا
حواس درست ہوئے اب اسنے آنکھ کھولکر دیکھا عنطاق وغیرہ کو تو پہچانا مگر علمشاہ کو نہیں پہچانا حیران
تھا کہ یہ تو عنطاق کج کلاہ ہے اور دیگر ملکوں کے بادشاہ ہیں ان لوگوں نے مجھکو کیوں اسیر کیا ہے اسکا کیا
سبب ہے یہ جوان کون ہے جو اورنگ پر بیٹھا ہوا ہے اسنے بطریقہ عجائب پرستان سلام کیا کہ سماک نے قریب
آکر کہا کہ او نا عیار یہ دربار کافروں کا نہیں ہے جو تو یاں کفار سلام کرتا ہے بلکہ یہ دربار اہل اسلام کا ہے عنطاق
کج کلاہ وغیرہ نے دین اسلام قبول کر لیا یہ فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان و اورنگ پر جلوہ فرما ہیں تکفور نے
یکہ و تنہا آکر زنبور جادو برادر عنطاق کج کلاہ کو قتل کیا اور ان سب کو اپنا غلام بنایا اور ان سب نے
انکی اطاعت کی اس شہریار کی غلامی بخوشی قبول کی اب یہ جوان مع لشکر گران بہا کے مقصد بلیہ
البرز کج کلاہ تشریف لیے جاتا ہے کہ اس ملک کو بھی اسلام آباد فرمائے اور البرز کج کلاہ کو مع اُسکے
کل لشکر و سپہ سالار کے جو کہ نسل رستم سے ہے اپنا غلام بنائے کیونکہ اس شہریار کا خود رستم پیلتن سے سلسلہ

اب ہوا گر رستم و سام و نریمان و زال و اسفندیار ہوتے تو اس شہریار کی اطاعت کرتے اور افراسیاب
بھی بہزار خوشی حلقۂ اطاعت اس شہریار کا اپنے کان میں ضرور لیتا اور کبھی غلامی سے انحراف نہ کرتا اس
شہریار نے یکہ و تنہا جاکر فرنگستان کو فتح کیا اور کیا تماشہ تھی کہ جو کہ رستم فرنگستان تھا اور ساڑھے سات سو من کا
تیغہ باندھتا تھا اسطور سے اسکے ہاتھ سے چھین لیا جیسے کوئی طفل کے ہاتھ سے کوئی پھول چھین لے اور
اسی تیغہ سے اس کافر کو قتل کیا اور ساٹھ لاکھ کے لشکر کو شکست دی قوبل ہندی و دوبل ہندی پہلوان
زبردست ہند کے تھے فیلان مست پر سوار ہوتے تھے انکو مع اسلحہ کے مثل پھول کے اٹھا کر یکے بادیگرے
خندق قضا و قدر میں ڈالدیا کہ آجتک انکا پتہ نہ چلا کہ انکی لاشین کیا ہوئین صرروق فرنگی کا تخت جو کہ
چالیس ہاتھ چوڑا کسا تھا اس شہریار نے اٹھا کر مثل پھول کے دریائے فرنگ میں ڈالدیا کہ غرق آب ہو گیا
وہ ناری پانی کی راہ سے داخل نار ہوا اسی جوان نے بارہ برس کے سن میں فیل سفید کو مثل پشہ کے
قتل کیا یہ ایسا بہادر ہے تو ہیں اس سے کون مقابلہ کر سکتا ہے لہذا تجھ سے کہا جاتا ہے کہ تو اطاعت اس شہریار
نامدار کی کر اور باطل پرستی کو ترک کر یہ کہکر سیمکس نے تعریف خداوند کریم بیان کرنا شروع کی کہ وہ ایسا
خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا آدم کو خلق فرمایا شجر و حجر مخلوق فرمائے چاند و سورج پیدا کیے اپنے
بندوں کو عقل عطا فرمائی کہ وہ نیک و بد کی تمیز کر سکیں سامری و جمشید و عجائب کیا چیز ہیں یہ سب ہمارے
ہیں خداوند کریم کے بہکانے سے شیطان کے کافر ہو گئے لوگونکو گمراہ کرنے لگے یہ سب ساحر تھے اور ہیں
سیمکس نے ایسا اعتقاد … ہدایت خداوند کریم و مذمت سامری و جمشید جو بیان کی اس عیار کے
آئینہ دل پر سے زنگ کفر بالکل دور ہوا اور مثل آئینہ کے صاف ہو گیا کہنے لگا کہ میں نے اطاعت اس شہریار
کی قبول کی اور باطل پرستی سے توبہ کی سیمکس نے رہا کر دیا اسنے دوڑ کر ملکشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا ہاتھ
آنکھوں سے لگائے ملکشاہ نے اسکو خلعت دیکے سرفراز فرمایا سیمکس کے حوالے کیا کہ اسکو قواعد
دین سے آگاہ کرنا سامنے طلب فرمایا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے کہاں آیا تھا اور
یہ نامہ کیسا ہے اسنے عرض کیا کہ اے شہریار آگاہ ہو جیے کہ میں عیار ہوں منیر جادو کا جو کہ حاکم ہے دربند منیر
کا اور یہ نامہ … کا جو کہ ایک … طلسم زعفران زار سلیمانی کا منیر جادو نے ایک نامہ
بنام البرز … لکھا تھا اسکو … کے لیے طلب کیا ہے اسیر کیا … ایک پہلوان
اسفندیار … ہے اسکو بھی نامہ لکھا ہے اور … طلب کیا ہے اور ایک لاکھ … دیا …

ہے اسکو بھی نامہ تحریر کرکے طلب کیا ہے اور لاہور نبیرہ باز کو بھی برائے کمک طلب کیا ہے یہ چارون نامے مین
لیکر برند منیر یہان سے چلا تھا تین نامے تو ان تینون پہلوانونکو پہونچا دیے انھین ہر ایک لشکر لیکر برائے کمک
روانہ ہوا چوتھا نامہ لیکر کوہ البرز پر آیا پاس البرز کج کلاہ کے اُسکو نامہ دیا اُسنے مجکو تین دن تک مہمان
کیا آج اُسنے مع لشکر کے کوچ کیا مین قبل سے روانہ ہوا تھا یہ جواب اُسنے منیر جادو کو لکھا تھا سبب دیر
مین روانہ ہونیکا یہ ہے کہ اُسکے ملک کے قریب صحرا مین ایک شاہ صاحب رہتے تھے جسدن مین نامہ لیکر
گیا تھا اُسی دن اُنھون نے انتقال کیا اُنکے دفن وغیرہ کے سبب سے تاخیر ہوئی ای شہریار جس دن سے
اُنھون نے انتقال کیا لوگ کہتے ہین کہ اس شہر کی برکت جاتی رہی گو وہ خدا پرستون کے طریقہ پر دفن کیے
گئے مگر ایک امر ہے کہ اُس ملک کے باشندے اُس قبر کی پرستش کرتے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ وہ شاہ صاحب
بڑے صاحب کمال تھے اُس عیار نے کہا کہ ایسے صاحب کمال تھے کہ جنکے کمال کی کچھ حد نہین تھی علمشاہ
نے فرمایا کہ اب وہان کوئی شاہ صاحب ہین یا نہین ہین اُس عیار نے کہا کہ اب کوئی شاہ صاحب نہین
ہین وہی ایک فقیر تھے کہ جنھون نے انتقال کیا علمشاہ کو بھی سُنکے بہت صدمہ ہوا عنطاق کی طرف
مخاطب ہوکر فرمایا جن درویش حقیقت کیش کی خدمت مین ہم چلے تھے برائے قدمبوسی اُنھون نے
انتقال کیا یہ ہماری کم نصیبی عنطاق کج کلاہ نے عرض کیا کہ ای شہریار کیا کیا جائے تقدیری امور سے
کیا چارا ہے اب مجبوری ہے کیا کیا جائے علمشاہ نے فرمایا کہ خیر اب تو ہم قصد کر چکے ہین اُس شہر کو ضرور اسلام
آباد کرینگے اور البرز کج کلاہ کو مسلمان کرینگے اب ہم واپس نہ جائینگے عنطاق نے عرض کیا کہ مین کب
اس امر کو عرض کرتا ہون کہ آپ اُدھر نہ تشریف لے جائین علمشاہ نے فرمایا کہ اگر درویش صاحب نے
انتقال کیا تو کیا اس امر کو ترک کرون کہ جو کافر ہون اُنکو کافر رہنے دون یہ امر باعث خوشنودی خدا کا ہے اُس ملک
کو اسلام آباد کرون اور راہ خدا مین جہاد کرون اب میرا ادھر سے واپس جانا محال ہے بدون اُس ملک اسلام
آباد کیے ہوئے اور البرز کج کلاہ کو مسلمان کیے ہوئے اُس ملک کو اسلام آباد ہونا تھا اور البرز کج کلاہ
کو میری اطاعت کرنا تھا اگر اُسنے اطاعت کر لی تو خیر ورنہ قتل کرونگا یہان بھی دین اسلام کا نشان
بلند ہوگا دین کا ڈنکا بجیگا صداے اذان بلند ہوگی یہ فرماکے حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اُس عیار نے
عرض کیا کہ حضور کس طرف کو تشریف لے جائینگے علمشاہ نے فرمایا کہ کوہ البرز کیطرف اُسنے عرض کیا
کہ حضور کوہ البرز کی طرف تشریف لے جانا خداوند کا بیکار ہے کیونکہ البرز کج کلاہ برائے کمک

منیر جادو مع لشکر کوچ کرکے روانہ ہوچکا ہے آپ وہاں جاکر کیا کیجیے گا علمشاہ نے فرمایا کہ پھر کس طرف کو
چلوں اُسنے عرض کیا کہ حضور بھی دربند منیریہ کیطرف مع لشکر کے تشریف لے چلیں اُسی مقام پر البرز کج کلاہ
سے مقابلہ فرمایئے علمشاہ نے فرمایا کہ اے عیار تیرا کیا نام ہے اُسنے عرض کیا کہ غلام کو بہرام تیز رفتار کہتے ہیں
علمشاہ نے فرمایا کہ اے بہرام تیز رفتار یہ بیان کرو کہ منیر جادو نے ان سب کو براے کمک کیوں طلب
کیا ہے کس سے مقابلہ ہونے والا ہے بہرام تیز رفتار نے عرض کیا کہ اے شہریار غلام عرض کرچکا ہے کہ دربند
منیریہ مرحلہ ہے طلسم زعفران زار سلیمانی کا منیر جادو اُس مرحلہ کا حاکم ہے اور شُندکال جادو اصل
بادشاہ ہے طلسم کا اسکا تابع ہے منیر جادو کوئی جوان ہیں کہ نام اُنکا حمزہ صاحبقران ہے جنکے آپ
فرزند ہیں وہ براے فتح طلسم تشریف لائے ہیں کئی مقابلہ بادشاہ طلسم سے ہوئے بادشاہ طلسم نے
شکست کھائی آخر کو یہ ہوا کہ بہت سے ساحر اور کئی سردار طلسم کشا کے شریک ہوگئے طلسم کشا نے
کوہ بے ستون کو برباد کیا بے ستون جادو کو قتل کیا شُندکال بادشاہ طلسم عیش پسند ہے اُسنے
کچھ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا امر ہو رہا ہے یہانتک کہ دربند سوسن و دربند اعظم کے حاکم اعظم جادو و
سوسن جادو نے طلسم کشا کی اطاعت کی جب یہ حال شُندکال کو معلوم ہوا اُسنے ہمارے
بادشاہ منیر جادو کو نامہ تحریر کیا اور تحریر کیا کہ یہ واقعات گذر رہے ہیں اس امر کا خیال رہے کہ
اگر طلسم کشا اُس دربند پر آئے تو اُسکو جسطور سے ہو اسیر کرلینا جانے نہ دینا جب یہ نامہ آیا منیر جادو
نے خیال کیا کہ طلسم کشا پر بسبب لوح کے سحر اثر تو نہ کرے گا بس طلسم کشا سے اور نیز ساحروں کے
لشکر سے مقابلہ کرا دو کوئی نہ کوئی پہلوان ضرور طلسم کشا کو اسیر کرلے گا بس اس غرض سے منیر جادو
نے ان سب کو طلب کیا ہے جب یہ علمشاہ کو معلوم ہوا کہ فاتح اس طلسم کے حمزہ صاحبقران
ہیں عنطاق کج کلاہ سے فرمایا کہ کیونکر میں اس طلسم کو فتح کرسکتا ہوں کیونکہ فاتح اس کے
حمزہ صاحبقران تھے اگر میں کوشش بھی کرتا تو ضرور کسی نہ کسی مقام پر اسیر ہوجاتا خیر اب
میں بھی دربند منیریہ کی طرف چلتا ہوں وہاں اُنکی زیارت نصیب ہوگی بہت عرصے سے میرا
دل اُنکے دیکھنے کو چاہتا ہے وہاں اُنکے قدوم میمنت لزوم کی زیارت سے مشرف ہونگا اُنھوں نے
بفضل خدا اسکے کم سے کئی مرحلہ بھی فتح فرمالئے خوشا نصیب میرے جو میں اُنکی خدمت میں
پہونچوں اور ایسے وقت میں اُنکی شراکت کروں جبکہ اُنپر فوج کی چڑھائی ہوا ور چاروں اطراف سے

کفار نابکار کا نذر غم ہو غنطاق وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہیں جس طرف حضور تشریف
لے چلیں گے یہ غلام خدمت بجا لاتے ہوئے ہمراہ ہونگے یہ ہماری خوش نصیبی اور نیک طالعی ہے کہ ہم سب کے سب
زیارت صاحبقران سے مشرف ہونگے پس عالمشاہ نے سب حال دریافت کیا بہرام سے بہرام نے کل
حال بیان کر دیا بالعوض مقابلوں میں عالمشاہ بھی شریک رہے تھے جب سے یہ لشکر سے جدا ہوئے تھے اسوقت
سے سارا حال عالمشاہ نے دل لگا کے سنا پس جب سب بہرام عرض کر چکا عالمشاہ بہت خوش ہوئے
اور سجدہ شکر بارگاہ رب العزت بجا لائے کیونکہ انہوں نے یہ خبر سنی کہ صاحبقران بخیریت ہیں اور انھوں نے
طلسم کے کئی مرحلے فتح فرمائے عالمشاہ نے اسیوقت حکم فرمایا کہ اب لشکر ہمارا طرف دربند منیر پہ سے روانہ ہو
اس عیار کو ہمراہ لشکر کے ہمراہ فرمایا لشکر کو کوچ کا حکم دیا پس عالمشاہ تو بہ ان کل لشکر لیکر جو کہ قریب
قریب نو لاکھ کے تھا طرف دربند منیر پہ سے بخواہش قدمبوسی صاحبقران و نیز بخواہش مقابلہ البرز بخ کلاہ
روانہ ہوئے اہل لشکر سے فرمایا کہ بعد اس جنگ و پیکار کے ہیں ادھر کو آؤنگا اور اس ملک کو اسلام آباد
کرونگا لشکر ادھر کو روانہ ہوا ادھر سے یہ مرحلہ پیمائی کرتے ہوئے چلے آتے ہیں ادھر سے یعنی کوہ البرز کی
طرف سے البرز بخ کلاہ پانچ لاکھ کا لشکر ہمراہ لیے ہوئے دو منزلہ سہ منزلہ کرتا ہوا طرف دربند کے چلا جاتا ہے
سمک بلطائفی ہمیشہ لشکر سے آدھ کوس آگے آگے چلتے ہیں دوپہر کا وقت تھا کہ سمک نے دیکھا کہ
ایک طرف سے گرد و غبار بلند ہوا اور اسقدر غبار بلند ہوا کہ روے آفتاب پنہان ہو گیا دن کی رات ہو گئی
طائر یہ خیال کر کے کہ بسیرے کا وقت آگیا اپنے آشیانوں کی طرف پرواز کر کے جانے لگے سمک کے کان
میں اس غبار سے باجوں کی صدا و تلواروں کی جھنکار و مرکبوں کے سموں کی آواز آئی اسنے خیال کیا کہ
لشکر آتا ہے یہ ایک درخت کی آڑ میں پوشیدہ ہو کر کھڑا ہو گیا کہ دامن گرد کا شگافتہ ہوا اس سے نشان
لشکر پیدا ہوئے سیاہ پھریرے تھے علامت لشکر کفار کی ان پھریروں سے پیدا تھی جب نشان گذر گئے
جلوس سواری نمودار ہوا جب جلوس بھی گذر گیا اب لشکر کی آمد ہوئی سمک نے دیکھا کہ ایک تخت
پر البرز بخ کلاہ سوار ہے برابر اسکے مرکب تیز رفتار پر اسکا سپہ سالار عقب میں لشکر بیشمار قطار در
قطار چلا آتا ہے یہ واقعہ دیکھ کر سمک نے خیال کیا دل میں کہ شاہزادہ کو اس حال سے آگاہ کیجئے کیونکہ
وہ بھی لشکر لیے ہوئے جاتے ہیں اگر راہ میں سامنا ہو جائے اور مقابلہ ہو جائے اور بے اطلاعت
کر لے تو کیا اچھی بات ہے پس اسنے پہچان تو لیا تھا یہ وہاں سے اڑا اور طرف لشکر کے چلا جب قریب

لشکر میں پہونچا تو دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہے یہ داخل لشکر ہوا بخدمت شاہزادہ پہونچا اور عرض کرنے لگا کہ اگر حضور یہ
لشکر کو دہنے کے طرف کوچ فرمانے کا حکم فرمائیں تو راہ مین البرز کے لشکر سے سامنا ہو جائے اُسی مقام پر
جا سے مناسب دیکھکر اُس سے سمجھ لیجیے اور اُسکے لشکر کو شکست دیجیے علمشاہ نے فرمایا کہ کیا اُس کا
لشکر آتا ہے عرض کیا کہ جی ہان وہ بھی تو اُسی طرف کو جاتا ہے آپ اس راستہ سے وہ اُس راستہ سے علمشاہ
نے یہ سنکے لشکر کو حکم دیا کہ دست راست کی طرف اُتر چلو ادھر کا راستہ قریب ہے بہت جلد در بند کے
اوپر پہونچ جائینگے یہی حکم ہراول لشکر کو بھی دیا راوی کہتا ہے کہ یہ ادھر سے البرز کج کلاہ کے لشکر کی خبر
پاکر چلے اُدھر البرز کج کلاہ بلا خوف مع لشکر کے چلا جاتا تھا کہ اتفاق سے دوسرے دن ان دونون لشکرون
کی دسوین منزل تھی کہ ایک صحراے لق و دق ملا ایک طرف سے گرد لشکر علمشاہ پیدا ہوئی اور ایک جانب سے
گرد لشکر کفار ظاہر ہوئی گرد و غبار لشکر علمشاہ نے زمانہ کو تیرہ و تار کر دیا روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا شعر
زگرد و غبارے کہ پُر شد سپہر + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ دنیا تاریک ہو گئی
البرز کج کلاہ نے جو یہ گرد و غبار بلند دیکھا ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ غبار کیسا بلند ہوا
ہے ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر سمک نے علمشاہ کو خبر پہونچائی کہ آپ لشکر کو اسی مقام پر پڑاؤ فرمانے
کا حکم فرمائیے سامنے سے لشکر کفار آتا ہے یہ مقام بہت عمدہ ہے براے مقابلہ ایسا صحرا پُر از آب و گیاہ نہ
ملے گا علمشاہ نے یہ سنکے اُسیوقت لشکر کو حکم فرمایا کہ اسی جنگل مین خیمے وغیرہ برپا کرو کیونکہ سامنے سے
لشکر کفار آتا ہے اب ہم اُسکو آگے نہ جانے دینگے لنگر جاے معقول دیکھکر یہ حکم دینا تھا کہ اُسی مقام پر لشکر
ٹھہر گیا اور خیمہ و بارگاہین برپا ہونے لگین لشکر اُترنے لگا بازار مین آراستہ ہونے لگین ہرکارے
جو داخل لشکر ہوئے اُنھون نے لشکر کثیر کو دیکھا کہ فروکش ہونے کا بندوبست کر رہا ہے جدھر نگاہ اُٹھ
جاتی ہے سواے لشکر کے اور سپاہی لشکر کے کوئی دوسری شے نظر نہین آتی اُن ہرکارون نے شاہان
حوالی غضطاق کو اور خود بادشاہ غضطاقیہ کو دیکھا اور پہچانا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان جاتا ہے اور
علمشاہ کو دیکھکر دریافت کیا اہل لشکر نے اُنسے کہا کہ یہ پسر حمزہ علمشاہ نوجوان رستم عالیشان ہین
اُنھون نے تشریف لاکر ان سب بادشاہون کو مسلمان کیا اور اسیلیے تشریف لائے تھے اتنے بڑے لشکر کو
شکست دی سب حال علمشاہ کی جنگ و پیکار کا بیان کیا اور کہا کہ آقاے نامدار مع سب لشکر ہمراہ
لیکر طرف کوہ البرز کے براے مقابلہ البرز کج کلاہ کے تشریف لیے جاتے تھے راہ مین خبر پائی

کہ البرز کج کلاہ طرف دربند منیر پیر کے حسب الطلب منیر جادو برائے کمک مع لشکر کے گیا ہے آقا بھی اُسی طرف تشریف لیے جاتے تھے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ لشکر کفار آتا ہے پس آقا نے ہم سب کو اسی مقام پر اُترنے کا حکم فرمایا اس خیال سے کہ اس لشکر سے اسی مقام پر مقابلہ کر لین چنانچہ لشکر اُتر رہا ہے یہ لشکر اسلام ہی ہرکارے یہ خبر پاکر مثل باد صرصر کے اس لشکر سے نکل کر روانہ ہوئے ادھر سب لشکر اُترا اور بارگاہیں و خیمے برپا ہوئے بازار بین آراستہ ہوئین عملشاہ و سب بادشاہ اُترکر بارگاہین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی جگل لشکر اُترا یہان دربار آراستہ ہوا عملشاہ نے حکم فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے جائین ہم آمد لشکر کفار کا تماشہ دیکھین گے راوی بیان کرتا ہے کہ پردے اُٹھا دیے گئے یہان عملشاہ طرف صحرا کے ملاحظہ فرما رہے ہین کہ اُدھر ہرکارون نے البرز کج کلاہ سے جاکر عرض کیا کہ رستم پیلتن و پیلکش کشندہ کپتان فرنگی و قوبل ہندی و دیل ہنا ہی عملشاہ رومی پسر حمزہ صاحبقران عالیشان جو کہ برائے طلسم کشائی آئے ہین اور جنکے مقابلہ کے لیے منیر جادو نے آپکو طلب کیا ہے یہ اُنکا لشکر ہے پسر حمزہ یکہ و تنہا کسی طرف سے خطاقیم مین آ پہونچا تھا بڑے معرکہ پڑے رموز جادو مارا گیا پسر حمزہ عملشاہ نے تمام شہر خطاقیم و دیگر ملکون کو جو کہ خطاق کو خراج دیتے تھے مسلمان کیا اُن ملکون کو اسلام آباد کر کے مع سپاہ جرار و لشکر بیشمار جو کہ قریب تو لاکھ کے ہے براے مقابلہ سرکار دولتمدار طرف [illegible] کے چلا تھا کہ وہان پہونچکر صف آرائی کرون اور غلامان حضور سے جنگ و پیکار کرون حضور کو مع سپہ سالار و اہل شہر کے مسلمان کرون راہ مین اُسنے خبر پائی کہ حضور طرف دربند منیر پیر کے براے کمک منیر جادو تشریف لیے جاتے ہین اُسنے بھی اُسیوقت سے عنان مرکب کو طرف دربند منیر پیر کے پھیر دیا اور اس قصد سے کہ اُسی مقام پر آپ سے مقابلہ کرے قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اس صحرا مین اُسکا لشکر جو کہ سامنے فرود گاہ ہو رہا ہے اور جس نے آپ کی راہ روکی ہے پہونچا آپکے لشکر کے گرد و غبار کو دیکھکر ہرکارے روانہ کیے کہ خبر لاؤ یہ گرد و غبار کیسا بلند ہوا ہے ہرکارون نے خبر دی کہ البرز کج کلاہ مع لشکر کے طرف دربند منیر پیر کے جاتا ہے یہ اُسکے لشکر کا گرد و غبار ہے پس پسر حمزہ نے یہ سُنکے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر اُترپڑو اور خیمے و خرگہ برپا کرو ہم البرز کج کلاہ سے اسی مقام مین مقابلہ کرینگے یہان سے جانے نہ دینگے کیونکہ ہم اسی کی تلاش مین نکلے ہین اور یہ ہمارے آنے کی خبر پاتے ہی

اپنے شہر سے بھاگا ہے بس یہ پسر حمزہ کے لشکر کی گرد تھی جو کہ بلند ہوئی تھی البرز کج کلاہ نے جو یہ تقریر
ہرکاروں کی زبانی سنی تیوری پر بل ڈالکر ہرکاروں سے کہا کہ پسر حمزہ نے بادولت کی راہ روکی ہے
اور بادولت کے لشکر سے مقابلہ کا قصد رکھتا ہے تو ہم بھی اُس سے اسی مقام پر مقابلہ کرینگے اور اُسکو اسیر
کرکے اپنے ہمراہ لے جاینگے اور جبکہ حمزہ یعنی طلسم کشا سے مقابلہ ہوگا تو اُسکو دکھا دینگے کہ دیکھو ہم نے
تمہارے فرزند رشید کو اسیر کرلیا ہے جسکی شجاعت کا شہرہ تھا جو لشکر پسر حمزہ کے ہمراہ ہے غنطاق وغیرہ
کا ہے ورنہ اُسکے ہمراہ کب لشکر تھا وہ تو یکہ و تنہا آیا تھا یہ سب لشکر اُسنے اُن سب بادشاہوں کو
زیر کرکے حاصل کیا ہے البرز کج کلاہ بولا خیر مجھکو ایک مدت سے ہوس تھی اور قصد کرتا تھا کہ غنطاق
سے مقابلہ کروں اور اُسکو بھی اپنا مطیع بناؤں مگر مہلت نہ پاتا تھا دیگر ممالک کے قصوں سے اس
صحرا میں میری آرزو پوری ہوجائیگی غنطاق کو بھی مع پسر حمزہ کے اپنا مطیع بناؤنگا اب یہ لوگ
میرے ہاتھ سے بچکر جاتے کہاں ہیں ان سب کو مار لونگا اگر وہ لشکر کثیر رکھتے ہیں نو لاکھ کا اگر لشکر
ہے تو ہمارے ہمراہ بھی پانچ لاکھ سپاہ ہے کیا پرواہ ہے یہ پانچ لاکھ نو لاکھ پر غالب ہونگے اور اُن سب کو
شکست دینگے لہٰذا ہمارا لشکر بمقابلہ لشکر پسر حمزہ فروکش ہو بادولت پسر حمزہ سے مقابلہ اور محاربہ
بخوبی کرینگے یہ جو حکم البرز کج کلاہ نے اپنے لشکر کو دیا اُسیوقت کل لشکر نے رخ اُسطرف کا کیا کہ
جدھر لشکر علمشاہ فروکش تھا علمشاہ بارگاہ میں بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے گرد و غبار تو بلند
ہوچکا تھا اُسی گرد و غبار کو دیکھکر علمشاہ نے لشکر کے فروکش ہونے کا حکم فرمایا تھا سمک سے
دریافت فرمائے اور لشکر فروکش ہوا تھا اُدھر جب لشکر البرز کج کلاہ قریب لشکر علمشاہ پہونچا
دامن گرد کا شگافتہ ہوا دامن گرد سے پانچسو علم پانچ لاکھ لشکر کی علامت کے پیدا ہوئے جھنڈے پھریرون
پر تعریف خداوند عجائب تحریر تھی فیلوں کی مستکوں پر آئینہ لگے ہوئے فیلبان وردیاں پہنے ہوئے
بیٹھے تھے وہ سب کے سب آکر ایک طرف قائم ہوئے اُنکے بعد جلوس سواری نمودار ہوا وہ
سب بھی ایک سمت آکر قائم ہوا اب علمشاہ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ تخت پر سوار تاج
کج سر پر رکھے ہوئے برابر تخت کے مرکب بلند پر ایک پہلوان سوار از سرتا پا دریائے آہن میں
غرق عقب میں لشکر بیشمار قطار در قطار چلا آتا ہے غنطاق نے علمشاہ سے عرض کیا کہ یہ جو
تخت پر سوار ہے یہ البرز کج کلاہ ہے اور یہ جو برابر تخت کے مرکب پر ہے یہ اسکا سپہ سالار ہے

اور وہی پہلوان ہو جو کہ اپنے کو نسل رستم سے بیان کرتا ہو باقی اور سرداران لشکر سے نگلشاہ نے فرمایا کہ جوان تو بہت اچھا ہو لا کو ہماری بارگاہ میں اگر فضل خدا شامل حال ہوا تو اسکو اپنا مطیع بناؤنگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر لشکر البرز بیچ کلاہ نمودار ہونے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے بازار بھی آراستہ ہوگئے لشکر اُترا البرز بیچ کلاہ مع سرداران و سپہ سالار کے داخل بارگاہ ہوا اسنے اسپہر قیمت منشی کو طلب کر کے حکم دیا کہ ایک نامہ بنام عنطاق بیچ کلاہ واسپر حمزہ ہماری طرف سے اس مضمون کا تحریر کرو کہ تم لوگون نے بیکار کو مہر سی جا دو سے لی ہیں وہ لشکر جرار رکھتا ہون کہ ایسا طلسم تھارے لشکر کا تھا تم کرونگا بادشاہ تمہارا مجھکو بادشاہ مجھکو بہرا سے کہ کسی طلب کرتے ہین میں چاکر اپنی لڑائی کرتا ہون اور اُسکے حریفون کو قتل کر کے اُنکا قبضہ کراد یتا ہون یہی میرا کام ہو خیال کرلو کہ حمزہ بہرا سے فتح طلسم آیا ہو اور اُسکی آمد و رفت شہر کی طرف ہو چنانچہ شہیر جادو سے اگر خود ساحر ہو مگر بادولت کو بہرا سے مقابلہ طلسم کشا میر لشکر و سپاہ سے طلب کیا ہو بادولت بیچ لشکر کے اُسکی بہت کو جانتے تھے کہ تم نے بادولت سے لڑائی کیہون اپنی قضا بلائی ہو بس خیر یت اسی میں ہو کہ آکر بادولت کی اطاعت کرو اور زر و مال سے ہاتھ باندھ کر حاضر ہو میں تمھاری خطا معاف کرادونگا اور خود بھی ہمراہ رکھونگا او پسر حمزہ تو بھی عنطاق وغیرہ کے مثل نہ خیال کرنا میں انکی طرح ایسا نادان نہیں ہون کہ تیرے بہکانے سے اپنا دین آبائی ترک کرون اور میں بھی اطاعت کرون یہ معلوم تو نے اُنکو کیا فقرہ دیا جو اُنھون نے تیری اطاعت کی اور اپنا دین آبائی ترک کیا معلوم ہوتا ہو کہ تو مجھکو بھی اور میرے ملک کو بھی مثل عنطاقیہ و عنطاق کے خیال کرتا ہو یہ تیرا خیال خام و تصور ناتمام ہو یہان تیری دال نہ گلے گی تو قتل کیا جائیگا بادولت کی تلوار کے سکہ پڑے ہوئے ہین اور شجاعت کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین میں تجھکو نصیحت کرتا ہون کہ تو میری اطاعت کر میں تیرے دین و مذہب سے کوئی غرض نہ رکھونگا تجھکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اپنے مقام پر خیال کرلے کہ مین ایسا بہادر ہون کہ مجھکو لوگ حمزہ یعنی طلسم کشا کے مقابلہ کے لیے طلب کرتے ہین اور مین بلا خوف جاتا ہون تو نے بیکار راہ روک کے اپنے سر یہ بلا مول لی ہین نصیحت کرتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر بیکار اپنی جان کو برباد و رائیگان نکر آئندہ تجھکو اختیار ہے اور عنطاق بیچ کلاہ وغیرہ کو معلوم ہو کہ تم نے بہت نالائق حرکت کی

خدا پناہ دین آبائی ترک کیا چنگانے نے پسر تمغرو سے میرا خوف بالکل دل سے گیا اور اصلی اطاعت کر لی میرے
جہاں سے بدو اقف تھے ہوا ایسی حرکت کی اب خیر یہی ہے اسی میں ہو کہ پھر اپنا مذہب آبائی قبول کرو اور
مجکو ہر سال خراج دیا کرو ایسا دو زمانہ گذر گیا ہے کہ تم مجھ سے خراج لیتے تھے اور میں تم کو خراج دیتا تھا
اب تم نے دو سال سے تم کو خراج نہیں دیا تو تم نے میرا کیا بگاڑ لیا میرا تو قصد تھا کہ میں لشکر لیکر تمہارے
ملک پر آؤں اور تم سے خراج لوں تم ایسے بے خوف ہوئے اور بادولت کا کچھ خیال نہ کیا کہ یہ کیسا
سبب ہے جو الیزنگ کلاہ نے خراج موقوف کر دیا کوئی تو ایسی وجہ ہے جو یہ امر واقع ہوا اس پر تم لشکر
لیکر ہمیں تسخیر کرنے کے لئے مجھ پر لشکر کشی کے قصد سے چلے معلوم ہوا کہ تم مجکو مثل سابق کے خیال
کرتے ہو اور میرے حالات کی تم کو خبر نہیں ہے میں اب وہ نہیں ہوں دوسرا ہو گیا ہوں اب مجھ سے
تم کو خوف کرنا لازم ہے تم نے سنا ہوگا کہ جن جن لوگوں کو میں خراج دیتا تھا ان سب سے میں نے
خراج لینا شروع کیا ان سب نے میری اطاعت کی سب نے میری تلوار کو مانا ہے یہ فضل خداوند
تعالیٰ کا ہے لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہے کہ اپنی جان کو برباد نہ کرو نہ اپنے ہمراہ دوسروں کو خراب کرو بیکار
دو نیت ہلاکت کی اہل لشکر کا خون ناحق اپنے سر پر نہ لو دیکھو ہوش میں آؤ اور اطاعت سے سب
تمغرو کی وساطت سے سردار ہو بلکہ اسکو اسیر کر کے اپنے ہمراہ لیکر بادولت کی خدمت میں حاضر ہو
بادولت تمہاری خطا کو معاف کر دینگے میری اطاعت کرو اور اپنا آبائی دین پھر اختیار کرو اسلام
کو ترک کرو یہی صورت تمہاری زندگی کی ہے ورنہ یاد رکھو کہ اسی جنگل میں تم سب کے سر کٹے
ہوئے پڑے ہونگے اور جسم سم مرکب سے پامال ہونگے آیندہ تم کو اختیار ہے زیادہ کیا لکھا
جائے بقول شاعر شعر ہست اینچہ حق بود گفتم تمام + تو دانی دگر بعد ازین والسلام + الیزنگ نے یہ
مضمون بنایا منشی نے اسیوقت نامہ تحریر کیا لفافہ میں بند کر کے مہر کر کے پیش کیا الیزنگ کلاہ
نے ایک سردار کہ نام اسکا ناہروس شیر پیکر تھا نامہ دیا اور کہا کہ یہ نامہ لیجا کر پسر تمغرو و
غضنفر طاق کو دینا اور اسکا جواب باصواب ان سے حاصل کر کے بہت جلد واپس آنا تاکہ ان کے
جواب سے آگاہ ہو کر جیسا وہ تحریر کریں ویسا بندوبست کیا جائے ناہروس شیر پیکر وہ نامہ لیکر
طرف لشکر ظل شاہ کے چلا یہاں ہرکاروں نے شاہزادہ کو حال نامہ سے اور مضمون نامہ سے آگاہ
کیا تھا ابھی شاہزادہ تجویز ہو رہی تھی کہ الیزنگ کلاہ کو نامہ تہدید آمیز لکھا جائے کہ ہرکاروں نے

نامہ کے آنے کی خبر بیان کی شاہزادہ نے فرمایا کہ دربار آراستہ ہو کیونکہ نامہ بر نامہ لے کر آتا ہے وہ
دربار کو آراستہ دیکھے کوئی کرسی خالی نہ رہے کہ نامہ بر کرسی پر بیٹھنے نہ پاوے جب تک ہم حکم نہ دیں کیونکہ
ہم کو ذرا بے لشکر کا نامہ بر ہے اور کافر ہے جو حکم دیا گیا اسی وقت دربار آراستہ ہوا سب سردار کرسیوں پر
بیٹھ گئے دربار خوب آراستہ ہوا کوئی کرسی خالی نہ تھی اور لشکر میں حکم دے دیا گیا کہ اگر نامہ بر آوے تو اسکو
کوئی نہ روکے یہاں تک دربار آراستہ ہوا سب دربار میں بیٹھے ہوئے انتظار کر رہے تھے کہ نامہ بر
اُدھر سے نامہ لے کر آتا ہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ ادھر وزیر شمشیر پیکر نامہ لے کر چلا تھا کہ وہ
داخل لشکر علمشاہ ہوا اور سیدھا گیا اور بارگاہ پر پہونچا اور نگہبان سے کہا کہ خبر کردو کہ ایک نامہ بر نامہ
لے کر آیا ہے اندر جانا چاہتا ہے نگہبان نے جواب دیا کہ جاؤ پہلے سے تمہارے واسطے حکم صادر ہو چکا ہے
بس وہ نگہبان کے کہنے سے نامہ بر داخل بارگاہ ہوا جب بارگاہ میں پہنچ گیا ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ
کوئی کرسی خالی ہو تو اس پر بیٹھ جاؤں کوئی کرسی خالی نہ پائی سب کرسیوں پر سرداران افسران کو
بیٹھے ہوئے دیکھا دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ پایا دربار کا یہ نقشہ تھا ہر شیر ان تھا ہر ایک بہادر
بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا تختہ شمشیر جھوم رہا تھا تخت شوکت پر عنطاق کج کلاہ جلوہ گر تھا
تختوں پر اور بادشاہ تھے و سنگل شوکت پر علمشاہ کو جلوہ گر دیکھا دربار کو اس طور سے آراستہ
دیکھ کر بہت حیران ہوا ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کوئی کرسی خالی ہو تو اس پر بیٹھ جاؤں کوئی کرسی خالی
نہ پائی بہت حیران ہوا کہ کیا کروں خاموش کھڑا ہو گیا جب علمشاہ نے دیکھا کہ یہ سزا پا چکا اشارہ
کیا خدمتگار نے کرسی لا کر بچھا دی وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھا علمشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ
نامہ بر کو جام شراب دے ساقی نے جام لبریز کر کے نامہ بر کو دیا جب اسکا دماغ بادۂ ناب سے
گرم ہوا وہ پکار اُٹھا کہ ہم نامہ دار ہیں نامہ دار علمشاہ نے فرمایا کہ کس کا نامہ لایا ہے اُسنے کہا کہ نامہ
لایا ہوں الپرز کج کلاہ جہان پناہ کا بنام آپ کے اور عنطاق کج کلاہ کے فرمایا کہ لا نامہ
نامہ بر نے کرسی سے نامہ نکال کر دیا علمشاہ نے وزیر کو اشارہ کیا کہ اسکے ہاتھ سے نامہ لے کر پڑھو
وزیر نے نامہ بر کے ہاتھ سے لیا اور لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا تمام نامہ پڑھا جب علمشاہ
و عنطاق مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بس علمشاہ نے وزیر کے ہاتھ سے نامہ لے کر چاک کر ڈالا
نامہ بر کو بہت غصہ آیا اور قصد کیا کہ اس جوان کو نامہ چاک کرنے کی سزا دوں یہ قصد کر کے

کرتا یا فی الفور ہو یہ سنا تھا کہ غلمشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں بھی طبل جنگ بجے غرض یا بارہ بجے
دیتا تھا یہ باقی نہ ان میں تھی کوس حربی پر چوب پڑی دونوں لشکروں میں سامان جنگ ہونے لگا اور طبل
جنگ بجنے لگا دونوں طرف لگا دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آ کر درستی آلات حرب
وضرب کی کرنے لگے وہ دن اسی سامان میں بسر ہوا اور وہ رات بھی اسی سامان جنگ میں بسر ہوئی
جب سحر ہوئی اور دوسرے غلمشاہ اپنا کل لشکر لے کر میدان جنگ میں آ کر صف آرا ہوئے اُدھر سے
لشکر کفار میدان میں آیا دونوں طرف سے سواروں نے نکل کر پست و بلند زمین کو ہموار کیا اور جو
حائل زہر ہوتے تھے ان کو قلم کیا سقوں نے نکل کر آب پاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا نقیبوں نے نکل کر نہایت کی
جب نقیب ارقام صف کر کے چلے گئے سو فرسنگ لشکر کفار سے وہی نامبرد جو کہ نام اپنا بتا الاہرش کج کلاہ
سے اجازت لے کر میدان میں آیا اور سراپا میدان کا دکھا کے مرکب کو روک کے گویا ہوا کہ فرقہ خدا
پرستان آگاہ ہو کہ میرا نام ماہر و ہے شمشیر پیکر ہوں میں نے اکثر شیر کو زندہ پکڑ لیا ہے اور اسکو چیر کر پھینک دیا ہے
بس کل نامہ لے کر آیا تھا تم نے یہ گستاخی کی کہ بادشاہوں کا نامہ چاک کر ڈالا لہذا میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ جوان
جو کہ اپنے کو بہادر اور جری مشہور کرتا ہے اور اپنا لقب رستم مشہور کیا ہے اور اپنی جرات کے فخر میں نامہ
کو چاک کر ڈالا وہی جوان میرے مقابلہ کو آئے میں کسی اور کو نہیں طلب کرتا ہوں اُسی سے مقابلہ
کرونگا اور اسکو اس حرکت کی جو کہ کل اُس سے سرزد ہوئی تھی سزا دونگا جس طور سے اُسنے نامہ چاک
کیا ہے اُسی طور سے اُسکا سر قلم کرونگا یہ کہکر انتظار کرنے لگا جب اُسنے یہ پکار کر کہا بس غلمشاہ نے
اپنے مرکب کو صف سے نکالا اور تہیہ کر کے چلے سب سردار پیدل ہوئے اور عنطاق کج کلاہ وغیرہ
بھی پیدل ہو کر ہاتھ جوڑ کر سامنے آئے اور یوں عرض کرنے لگے کہ اے شہریار ہم سب سردار کس لیے
ہیں اس نابکار کو جا کر اس سخت کلامی کی سزا دینگے آپ ملاحظہ فرمایئے کہ کس طور سے اسکا سر کو قلم
کرتے ہیں غلمشاہ نے فرمایا کہ اُسنے میرا نام لے کر پکارا ہے اور میں تم سب سے کہہ چکا ہوں کہ صاحبقران
کا طریقہ ہے اور انھوں نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جسکو حریف طلب کرے وہی جا کر حریف سے مقابلہ
کرے بس کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں نہ جاؤں دوسرے کو بھیجدوں جبکہ وہ میرا نام لے کر مجھکو طلب کرتا
ہے تو بدنامی ہوگی مجھ پر سب یہ طعنہ کرینگے کہ غلمشاہ ڈر گیا حریف نے اُسکو طلب کیا وہ خود مقابلہ
کو نہ نکلا دوسرے سردار کو بھیجا بس میں تمام عالم میں مطعون ہونگا لہذا میں جا کر اس سے مقابلہ

کرتا ہوں تم سب اطمینان رکھو لا تکو ان لوگوں نے اصرار کیا مگر عملشاہ نے نہ مانا اور انکو رخصت فرمایا
خود مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان کے چلے سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے اور
تماشہ میدان جنگ کا دیکھنے لگے ہر ایک کی آنکھ لڑی ہوئی ہے کہ ناگاہ عملشاہ میدان جنگ میں پہونچے
ماہر و شیر پیکر مرکب کو روکے ہوئے کھڑا تھا اور انتظار کر رہا تھا جیسے اُسنے عملشاہ کو اپنی طرف آتے
ہوئے دیکھا یہ قصد تھا کہ وزنی گرز و سپر کا لے کر بڑھا عملشاہ نے بھی سپر پشت پر سے لی اور سپر کو لے کر
شاہزادہ بھی اُسکی طرف چلا سپر باہم لگاکر چلے دونوں سپر سے باہم لڑتے تھے سپر سے شرارے نکلے
بالائے آسمان گئے دونوں مرکب پیچھے ہٹتے دیکھنے والوں نے دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ مرکب عملشاہ کا دو قدم
پیچھے ہٹا اور ماہر و شیر پیکر کا سات قدم پیچھا ہوا تھا اور رہی میں غالب و مغلوب کا حال کھل گیا
بس دونوں مرکبوں کو مسل کر باہم مقابل ہوئے اُس کافر خاسر کو بہت بڑا غصہ تھا نہ کچھ کہا نہ سنا نیزہ
اُٹھاکر سینہ بے کینہ عملشاہ پر مارا عملشاہ نے نیزہ کو سنان نیزہ پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو بلبلیں باہم گتھ گئیں سنانیں چمکنے لگیں شرارے نکلنے لگے کوئی پچیس واروں کی رد و
بدل ہوئی تھی کہ ایک مقام پر عملشاہ نے برچھے کو گانٹھ کر ایسا صدمہ پہنچایا کہ وہ سنبھالا اب جو مرکب کو
مہمیز کیا نیزہ صاف اُسکے ہاتھ سے نکل گیا مثل تیر شہاب کے بالا ہوا چالاکی کا لشکر اسلام سے
ایک غلغلہ بلند ہوا یہ نابکار نیزہ چھوڑ کر آب خجالت میں غرق ہو گیا اپنی شرمندگی کے رفع کرنے کے لئے فوراً
تیغ آبدار نیام سے لیکر وار کیا شاہزادہ نے اُسکے وار کو پشت شمشیر پر روکا لگی تلوار چلنے ایک مقام
پر موقع پاکر اب جو جنبیو کا ہاتھ رسید کیا تلوار نے اُسکو دو کیا بھلا اب کیسے بچتا ہے ایک تو تیغ کی تان فرنگی
دوسرے دست زبردست عملشاہ کا ایک ہی وار میں داخل نار ہوا اسکا مرنا تھا اور مرکب سے
گر کر مرنا تھا کہ اسکا بھائی زحل شیر پیکر البرز سے اجازت لے کر میدان میں آیا آتے ہی اُسنے تلوار
کا وار کیا عملشاہ نے اُسکی تلوار چھین لی اور گرز زنجیر پکڑ کر قاش زین سے اُٹھالیا اور بالائے سر چرخ
دے کر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا استخوان تک ریزہ ریزہ ہو گئے یہ حال دیکھ کر عطارد شیر شکار
ایک پہلوان نامی کشادہ مرکب کو مہمیز کرکے اور بادشاہ سے اجازت لے کر مقابلہ میں آیا آتے ہی
گرز کا وار کیا عملشاہ نے اُس کے گلے جھو کو پکڑ کر اب جو جھٹکا دیا اگر چھوڑ نہ دے تو کلائی کے
پاس سے ہاتھ ٹوٹ جائے خبر نہ ہوا جلدی سے چھوڑ دیا بس عملشاہ نے گرز کو زمین پر پھینک دیا اور

بائین ہاتھ سے اسکی کمر زنجیر پکڑکر خانۂ زین سے اٹھا لیا اور چرخ دے کر بالاے آسمان پہنچایا کہ مثل خشخاش
کے نظر آنے لگا اب وہ مائل بزمین ہوا جیسے قریب پہونچا مرکب کو بڑھا کر اب جو تیغہ کا ہاتھ لگایا کہ
دو پرکالے ہوئے دوسرا ہاتھ مارا کہ چار ٹکڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ نے عطارد شمشیر شکار
کو جو رنگ ہوائی کیا اسکا مرتا تھا کہ قطم فیل پیکر ہوکے بیڑا جنگ باندھا میدان مین اجازت لیکر
آیا آتے ہی وار شمشاد کا وار کیا علمشاہ نے اسکے وار کو خالی دے کر اسکو مرکب پر سے اٹھا لیا
اور گرد سر چرخ دے کر اسکو مرکب پر مارا مع راکب و مرکب دونون پیوند زمین ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ دوپہر تک تیس سردار لشکر کفار کے شاہزادہ نے اسیر فرمائے اور پینتیس قتل کیے
اور چالیس کو مجروح کیا اور سب سے سوال اسلام کیا جس نے کچھ سخت کلامی کی اسکو قتل کیا
اور جسنے ذرا تامل کیا اسکو اسیر کر لیا اور جو مجروح ہوا پھر اسپر وار نہ کیا اسکے لشکر کے سرداروں سے کہا
کہ اسکو لیے جاؤ سردار اسکو لے گئے اسی طور سے دوپہر آگئی اور سپرا بند ہو گیا اب البرز کج کلاہ نے
داہنی طرف اور بائین طرف دیکھا کسی نے اقرار میدان مین جانے کا نہ کیا ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ
کون جاکر اس شیر زیان کے منھ پر اپنی جان دے جو گیا یا قتل ہوا یا اسیر یا مجروح ہم مین اس
نہنگ دریای شجاعت سے مقابلہ کرنے کی جرأت نہین ہے علمشاہ نے مبارز طلب کیا البرز کج کلاہ
نے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ جاکر مقابلہ کرو سب نے انکار کیا تب البرز کج کلاہ نے خود قصد
مقابلہ کیا اسوقت اسکے سپہ سالار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور کیون تشریف لے جائین اس
غلام کو اشارہ فرمائین یہ جاکر اسکا سر کاٹ لائے آپ کیون تکلیف فرمائین البرز کج کلاہ نے
جواب دیا کہ تم بڑے عرصہ سے دیکھ رہے ہو کہ حریف مبارز طلب کر رہا ہے اور کوئی براے مقابلہ
نہین جاتا ہے تم کو خود لازم تھا کہ اجازت لے کر جاتے کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی مین نے بھی اس
خیال سے تم سے نہین کہا کہ شاید تم بھی یہ معرکہ دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلہ سے باز رہے مین خود جاکر
مقابلہ کرون اب تم نے خود خواہش ظاہر کی شوق سے جاؤ مقابلہ کرو بس سپہ سالار البرز کج کلاہ
کہ جسکا نام مریخ شمشیر شکار کرگدن سوار ہے اسکا دوسرا بھی نام ہے یہ لقب اسنے یہان کر
پایا ہے بس اپنے کرگدن کو چھیڑ کر میدان مین آیا اور پکارا کہ او پسر حمزہ آگاہ ہو کہ میرا نام
مریخ شمشیر شکار کرگدن سوار ہے مین نسل رستم بن زال سے ہون میرا لقب کرگدن سوار ہے

میں اُس شخص کی نسل سے ہوں جس نے ایک مشت ور شست سے فیل سفید کو قتل کیا اور ماژندران
میں جاکر دیو سفید کو ہلاک کیا کیکاؤس سے بادشاہ کو رہا کیا افراسیاب اپنے پہلوان کو جو کہ ترکوں کا
بادشاہ تھا اور تبرار بروست تھا جسکے نام سے شیر کا جگر آب ہوتا تھا ہزار مرتبہ شکست دی اور بڑے
بڑے پہلوانان جہان کو مثل اسقلینوس وغیرہ کے قتل کیا اور سب سرکشوں کو ہلاک کیا مثل رستم
کے کوئی پہلوان آج تک جہان میں نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا میں نے سنا ہے کہ تیرا بھی لقب رستم ہے بتا تو تو نے
کیا کام کیے جو اپنے کو رستم مشہور کیا بس اسی میں تیری بہتری ہے کہ تو میری اطاعت کر میرے ہمراہ چل میں
تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دوں اگرچہ تو نے بہت سے سرداران زبردست لشکر شاہ کے قتل کیے ہیں
مگر میرے کہنے سے بادشاہ تیری خطا کو معاف کرے گا میں بڑے عرصہ سے تیری جنگ کا تماشہ
دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ میں اس جوان سے کیا جا کر مقابلہ کروں یہ میرے حملہ کی تاب بھی نہ لا سکیگا
بیکار کو میرے ہاتھ سے مارا جائے گا وہ میرے قابل تھا اور تیرے مقابلہ میں آنے سے میرے لیے ننگ و عار تھا مگر
کیا کروں کہ تو نے میرا جگر خون کر دیا اب مجھکو تاب ضبط نہ رہی میں نے خیال کیا کہ جو کچھ ہو اس کو
اسیر کر لاؤ یہ بدون تمھارے جائے نہ ہوئیگا اسیر نہ ہوگا ہیں اگر زندگی درکار ہے تو میری اطاعت کر
ورنہ یاد رکھ کہ اب تیری عمر پوری ہوگئی تیرا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا ہے میں وہ بہادر ہوں کہ اکثر میں نے شیر
کو مشت سے شکار کیا اور یکہ و تنہا لشکروں کو شکست دی جس ملک پر لشکر لے کر گیا اُسکو فتح
کر لیا فتح و ظفر میری رکاب کو بوسہ دیتی ہے اقبال میرا غلام ہے میرے گرز و تلوار سے آج تک کسی نے
پناہ نہیں پائی میرے گرز کی ضرب سامنے کہ کوہ الٹ جاتی ہے تلوار میری بجلی کو وہ کوشش کرتی ہے میرے
نیزہ کی انی دل کوہ کو ہر بار ... تیر میرا عقاب تیز پر کو شکار کرتا ہے میرے نام سے دیو کو تپ لرزہ
آتی ہے اسفندیار میرے خوف سے جا کر قبر میں پوشیدہ ہوا ہے دامن کفن سے منھ چھپا کر لیٹ
رہا ہے میری تلوار کی دھاک سے سرداران لشکر چھوڑ پہلوانان زبردست کانپتے ہیں اور میرے
نام سے ڈرتے ہیں یہ جو رجز سنتے شاہزادہ کے سامنے پڑھی شاہزادہ نے تبسم کر کے جواب دیا کہ
او نابکار کیا بکتا ہے تو ایسا بہادر ہے کہ سرداروں کو قتل کر آیا یا خاموش کھڑا دیکھا کیا اور میدان
میں برائے مقابلہ نہ آیا اگر تو ایسا ہی بہادر تھا تو پہلے ہی کیوں نہ نکلا جب ان سب کو قتل کرا لیا
اُس وقت میدان میں آیا اور ایسی لاف کرتا ہے او نابکار آگاہ ہو اگر تو نسل رستم سے ہے اور رستم

نے اگر دیو سفید کو قتل کیا اور فیل سفید کو ہلاک کیا تو مین بھی اُس شخص کا فرزند ہون جسنے اٹھارہ برس
پردۂ قاف مین رہکر بڑے بڑے سرکشان قاف کو تہ تیغ کیا اور زلزلۂ قاف لقب پایا بارہ برس کے
سن مین دیو عفریت ایسے دیو زبردست و سمندون ہزار دست کو قتل کیا اور سمندون ہزار دست وہ دیو
کہ جسکے نام سے دیوان قاف کا پتہ پانی تھا اور عفریت ایسا زبردست ہی کہ جو بادشاہ دیوان قاف کے نام سے
مشہور تھا مین اُس شخص کا فرزند ہون کہ جسکے نام کے سکے پڑے ہوئے ہین اور جسکی شجاعت کے جھنڈے
گڑے ہوئے ہین جسکے نام سے شجاعان جہان و دیوان قاف کو اس وقت لرزہ آتا ہی زور اوہام مین
پڑ جاتا ہی خواب راحت مین نام حمزہ سنکے چونک پڑتے ہین اس شخص کا فرزند ہون جسنے
لندھور ایسے پہلوان زبردست کو بارہ برس کے سن مین زیر کیا مین اُس شخص کا جگر
گوشہ اور نور نظر ہون کہ جسنے سرکشان جہان کو زیر کیا اور جس کی سرکشان جہان نے
اطاعت کی اور جس کا حلقہ اطاعت اپنے کانون مین ڈالا تو کیا فخر کرتا ہی کہ مین رستم کی نسل سے
ہون او ظالم تیرے بزرگ اور تیرے باپ دادا میرے بزرگون کے خوف سے قبل اُن کے
پیدا ہونے کے گوشہ قبر مین دامن کفن مین منھ چھپا کر سو رہے ہین گو خواب مرگ مین
مبتلا ہین مگر جب نام سن پاتے ہین خواب مرگ سے چونک اُٹھتے ہین مین وہ ہون کہ جسنے
بارہ برس کے سن مین فیل سفید کو ہلاک کیا اور فیل ہندی و دو فیل ہندی کو خندق
قضا و قدر مین ڈال دیا کہ آج تک اُن کا پتہ نہ چلا او ظالم مین ایک ادنی اُس شہریار کا
غلام ہون پہلے تو مجھ سے مقابلہ کر اور مجھکو زیر کرلے تو جانون اس تقریر سے کیا فائدہ
ہے یہ مقام رزم ہی نہ جائے بزم جو حربہ رکھتا ہو وہ کر شہریار پنجہ داری زمردی نشان + کمان
کیانی و گرز گران + مریخ شمشیر نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا مغرور ہی اس قدر پہلوانون کو
قتل جو کیا تو اور زیادہ مغرور ہو گیا ہی جب تک تو سزا نہ پائے گا اُس وقت تک تو نہین
مانے گا اپنا حربہ کر کہیو نکہ میرا حربہ غضب ہی خداوند عجائب کا تو میرے حربہ سے نہ بچے گا
یہ کینہ کو نہ ہو کہ ہماری حسرت نہ نکلنے پائی علمشاہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم
حریف پر پیش دستی کرین جب ہمارا خدا ہم کو تیرے حربہ سے بچا لے گا اُس وقت مین بھی
حربہ کرون گا اُسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی خیر مین ہی حربہ کرتا ہون اگر تمھارا یہ طریقہ

ہمین ہر گز تمہارا طریقہ ہے یہ کہکر نیزہ کو اُٹھا کر علمشاہ پر وار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ بسبب گفتگو کے
ہتھیار نہین چلے بس اُس نے نیزہ کا وار کیا علمشاہ نے نیزہ کو نیزہ پر روکا سنان سے سنان
بنان سے بنان لڑنے لگی خوب نیزہ بازی ہوئی جو بند نیزہ کا وہ باندھتا ہے علمشاہ کھولدیتے ہین جو یہ
باندھتے ہین وہ کھولدیتا ہے بڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوا کی پچھتر طعن کے رد و بدل ہوئی تھی کہ
ایک مقام پر علمشاہ نے نیزہ کو نیزہ سے گانٹھ کر ایسا جو بند صاحبقرانی نے باندھا اور کسب
کو عمل کیا صاف نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا دو کوس کے فاصلہ پر نیزہ جا کر گرا لشکر اسلام مین ایک
غل پیدا ہوا تمام لشکر کے علمون کو جلوہ ملا سپاہ اہل اسلام نے خوش ہوکر نعرہ تکبیر بلند کیا
لشکر کفار کے جو اس جاتے رہے البرز کج کلاہ کے منہ پر ہوائیان اُڑنے لگین مریخ شمشیر شکار
کا یہ حال ہوا کہ فرط ندامت سے نیزہ کو اپنے خجالت مین غرق ہو گیا منہ پر عرق شرم آ گیا
اسی حالت خجالت مین گرز گران سر ا پر سے لیا اور خبردار خبردار کہکر اور یہ نعرہ کر کے کہ او
پسر حمزہ پیچ اس گرز کی ضرب اسے کہ کوہ ٹوٹ جاتی ہے علمشاہ نے فرمایا کہ تو شوق سے وار کر
بس اُسنے دونون رکابون پر زور دے کر یا خداوند عجائب کہکر گرز لگا وار کیا علمشاہ نے گرز کو چہرہ کی
پناہ کیا اور درگاہ باری مین عرض کیا کہ پناہ تو دارم پناہ گرز ندارم چہرہ من از چنگل نازک تر است
بس یہ دعا کہکے اُسکے ضرب کو گرز پر روکا گرز کی صدا بلند ہوئی تراق تراق گرز سے تمام صحرا ہل گیا
زمین کانپ گئی اندام کوہ مین رعشہ پڑ گیا شرارے دونون گرزون سے نکل کر بالائے آسمان گئے
گرز دونون مین پہل پڑے دل زمین شق ہو گیا اور علمشاہ تحت گرد مین پوشیدہ ہو گئے مرکب تا تنگ
تنگ زمین مین غرق ہو گیا مریخ شمشیر شکار ضرب لگا کر ہٹا آواز دی کہ زیر و پست کردم مارا
و کام تمام کیا اگر غربال لے کر خاک چھانی جائیگی تو اسکا ریزہ استخوان تک نہ ملیگا اُسکا ملنا دور
کہتا ہے افسوس جوان قوی اور شکیل تھا ایسے جوان بہت کم پیدا ہوتے ہین یہ جو اُسنے پکار کر
کہا اور لکارا تو کوہ گونج گئے مرکب کو ہمیز کیا سمک نے جو یہ حال دیکھا فوراً چھاگل آب لیکر
دوڑا اور دل گرد مین جا کر دیکھا کہ دونون ہاتھ مثل ستون کے بلند تھے اور گرز قائم تھا مرکب
تا بہ تنگ زمین مین غرق تھا سمک نے گرد گرد چرخ مار کر گرد کو بٹھایا اور قریب جا کر
آواز دی کہ اے شہریار مزاج کیسا ہے ہوشیار ہو جیسے حریف نے زیادتی کی ہے یہ جو آواز دی

علمشاہ نے آنکھ کھولدی اور فرمایا کہ کیون کیا حال ہی سمک نے عرض کیا کہ حریف ضرب گرز لگاکر
بہت خوش ہوا ہی لاف و گزاف کر رہا ہی چلیے مقابلہ فرمایئے مزاج مبارک کیسا ہی علمشاہ نے فرمایا
کہ بلا کی ضرب لگائی تھی بچایا خداوند کریم نے یہ فرماکے محمودی کے رومال سے گرد پاک
کرتے ہوئے باہر تشریف لائے مرکب کو جو تحسین کیا جیسا راکب تھا ویسا ہی مرکب تھا
طبقہ زمین کا لے کر باہر آیا یہ دل گرد سے گرد پاک کرتے ہوئے باہر آکے آواز دی کہ کہان ہی جو کرا
پست کردی مین تیرا حریف موجود ہون مریخ شمشیر شکار نے جو علمشاہ کو زندہ و سلامت پایا
حیران ہو کر رہ گیا کہ یہ جوان کیونکر بچا یہ وہ گرز ہی کہ جس کی ضرب سے کوہ ٹوٹ جاتی ہی اور
اس جوان کو ذرا بھی گران نہ معلوم ہوا اُسی طور سے زندہ نکلا گرز ہاتھ مین تھی بس اس نے دل
مین کہا کہ ایکی مرتبہ کی ضرب مین اسکا کام تمام ہوگا افسوس اسکی جان مفت برباد ہوگی
یہ جوان حسین اور قوی ہی لایق اسکے ہی کہ اسکی اطاعت کی جائے اگر یہ مجھکو زیر کرے گا تو مین اسکی
اطاعت ضرور کرونگا مگر مین یہ دیکھتا ہون کہ کشتی تک کی نوبت نہ آئیگی ایکی مرتبہ کے ضرب
گرز مین اس کا کام تمام ہو جائے گا اودھر علمشاہ پہلے ہی خیال کر چکے تھے کہ اگر یہ مجھ سے زیر
ہوگا اور تلوار کی نوبت آئے گی تو اس کو کشتی لڑکے زیر کرونگا یہ خیال کرتے ہوئے قریب اُسکے
آئے اور فرمایا کہ تو ضرب لگا چکا اب میری نوبت آئی ہی فشعر تو ضرب زدی ضرب من نوش
کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + ہوشیار ہو جا اب مین ضرب لگاتا ہون اسنے کہا کہ
شوق سے ضرب لگاؤ مین تیری ضرب کا مشتاق ہون یہ کہکر اُس نے گرز کو چہرہ کی پناہ کیا
علمشاہ نے بائین ہاتھ سے گرز کو گردش دی گرز سے صدائے فنافنا آنے لگی آنے کے
ساتھ ہی گرز کو گرز پر مارا تڑاقہ پیدا ہوا زمین کانپ گئی کوہ لرز گئے طائر صدائے گرز سنکے آشیانون
سے اُڑے اور خفتگان خاک زیر زمین چونک اُٹھے اُنکو یہ معلوم ہوا کہ اسرافیل نے صور
پھونکا دل زمین شق ہو گیا غبار بلند ہوا مریخ شمشیر شکار تحت گرد مین پوشیدہ ہو گیا مرکب
زمین مین غرق ہو گیا پسینہ آگیا سر مو سے عرق جاری ہوا چہرہ سرخ ہو گیا مگر ہاتھ اُسی طور
سے مع گرز کے بلند رہے علمشاہ نے ضرب لگاکے مرکب کو ہٹاکے فرمایا کہ کہو جی تم پر
کہ کیا گذری یہ کہتا تھا کہ عیار البرز کج کلاہ کا کہ نام اُسکا منقار ہ کمند انداز تھا پہنچا

آپ سے کر قریب کر دیا اگر چہ غش کر کے پانی کے چھینٹے مار کر گرد کو چھڑایا اندر گرد کے آیا دیکھا کہ آنکھیں بند ہیں
ہر بن مو سے پسینہ جاری ہے دونون ہاتھ مثل ستون کے بلند ہیں چہرہ سرخ ہو رہا ہے مرکب
زمین مین غرق ہے اور بیہوش کھڑا ہے اُسنے آواز دی کہ اے پہلوان جہان حریف زیادتی کر رہا ہے
ہوشیار ہو جب کچھ آواز نہ آئی پھر اُسنے پکارا پھر کچھ صدا نہ آئی تیسری مرتبہ جو اُس نے پکارا
جب صدا نہ آئی تو گھبرا گیا پانی کا چھینٹا منھ پر دیا اُس پر بھی اُسے ہوش نہ آیا اُسنے پریشان
ہو کر دوسرا چھینٹا دیا اب اُس نے آنکھ کھولی عیار نے کہا کہ مزاج کیسا ہے اُس نے اشارہ
سے کہا کہ ٹھہر جاؤ اب اُس نے حواس اپنے درست کر کے کہا کہ کیا بلا کے ضرب لگائی
یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑے چھٹی کا دودھ زبان پر آ گیا لقمہ دے گیا آج تک اس قسم
کی کسی نے ضرب نہیں لگائی اگر بچا یا خدا نے بچایا اب نے حریف کا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ
زیادتی کر رہا ہے کہا کہ چل یہ کہکر مرکب کو جو ایڑ کرتا ہے تو اُس کو مثل مرکب گلی کے پایا یہ نہ
معلوم ہوا کہ یہ مرکب مر گیا اُسکی کمر مین ہاتھ دے کر نکالا جب اُس کو مردہ پایا زمین پر دے
مارا اور تلوار علم کر کے اس قصد سے کہ مین اُسکے مرکب کو ہلاک کرون یہ کہتا ہوا کہ تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا مین کب تیرے مرکب کو زندہ چھوڑتا ہون راوی
بیان کرتا ہے کہ وہان اہل لشکر کفار و لبرزنج کلاہ کا یہ حال تھا کہ سب کے دم نکلے ہوئے
تھے اور ہر ایک یہ خیال کر رہا تھا کہ جب اس جوان نے اتنے بڑے سردار کو یون ہلاک کیا
تو اب کس مین یہ طاقت ہے جو اس سے مقابلہ کرے اب جو یہ مبارز طلب ہوگا تو کون
اس سے لڑے گا ہر ایک کا دم نکلا ہوا تھا اور حواس باختہ تھے کہ اُس کے نعرہ کی صدا
آئی اب سب کے حواس درست ہوئے سب نے دیکھا کہ مریخ دامن گرد سے پیدل نکلا تلوار
علم کیے ہوئے لشکر کفار مین فرط خوشی سے نعرہ بلند ہوا سب کفار خوش ہوئے اُس کو
زندہ جو پایا اہل اسلام تو خوش ہو رہے تھے اُن کو بالکل خوف نہ تھا اُسکی جنگ و پیکار
سے ہر امر مین علمشاہ کو غالب دیکھ رہے تھے اور سب کو یقین تھا کہ علمشاہ غالب
آئینگے آخر علمشاہ نے جو اُس کو شمشیر برہنہ غبار سے نکلتے دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ تو نے
غضب کیا کہ میرے مرکب کو ہلاک کیا مین کب تیرے مرکب کو چھوڑتا ہون بدون ہلاک

کیے ہوئے نہ چھوڑونگا یہ قصد جو علمشاہ نے اُس کا دیکھا فوراً اسپ بالا کیو فرنگی پہ پٹے کو و چہرے پہ جو اُس نے
دیکھا کہ علمشاہ نے مرکب کو خوب بچایا پکار کر کہا کہ واہ کیا کہنا تم نے خوب مرکب کو بچایا
ورنہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوتا کیونکہ میرے مرکب کو تو نے ہلاک کیا ہین اُسکا عوض تیرے
مرکب سے لیتا مگر اب تو نے اُسکو خالی کر کے بچایا اُسکا معاوضہ تجھسے لونگا اُسکے عوض مین
تجھکو قتل کرونگا علمشاہ نے فرمایا کہ ہمنے کوئی جان کر تیرے مرکب کو نہین ہلاک کیا ہے وہ تا
میرے گرز کے ضرب کی تاب نہ لا سکا ہلاک ہوگیا ورنہ تو دیدہ و دانستہ میں تیرے مرکب کو ہلاک
کرتا کتنا اُسنے کہا کہ اچھا اب مین اُسکے عوض مین تجھکو ہلاک کرتا ہون یہ کہکر اور قریب آ کر تلوار
کا وار کیا علمشاہ کی نگاہ تلوار سے لڑی ہوئی تھی جیسے تلوار قریب سر آئی واسنا [illegible] تلوار پر پڑا
پڑی بارھ کو بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالا یا تلوار ہاتھ مروڑ کر چھین لی تلوار تو اُسنے چھوڑ دی مگر گرز جو
تھام لی بس علمشاہ نے بھی تلوار ہاتھ سے زمین پر پھینکدی اور اُسکی کمر زنجیر پکڑ لی [illegible]
ریلا پیلی کے ہونے لگے باہم کشتی لڑنے لگے ادھر تو مریخ کے دم مین دم آیا کہ اب [illegible] زیر کرونگا
اہل لشکر بھی خوش ہوے کہ تلوار کی لڑائی موقوف ہوئی کشتی کی نوبت آئی مریخ ضرور زیر کرلے گا
کیونکہ یہ بہت قوی ہے معلوم ہوا کہ اِن عرب والوں سے کوئی فنون جنگ و حرب ایسے جنگ مین غالب
نہین آسکتا ہے یہ لوگ اس فن سے بخوبی آگاہ ہین اب مریخ اس جوان کو فن کشتی مین زیر کرینگا
اُدھر اہل اسلام خوش ہو رہے تھے یہ خیال کرکے کہ خوب ہوا جو کشتی ہونے لگی تلوار کی لڑائی مین یہ
خوف تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی چشم زخم خدا نخواستہ شاہزادہ کے جسم انور پر پہونچے اب یہ جانا کہاں
ہو دیا گرویں ڈالینگے خلاصہ یہ کہ دونون طرف کے لوگ اپنے اپنے خیال کے موافق خوش تھے
یہان کشتی ہونے لگی اُسیوقت اکھاڑہ تیار ہوگیا دونون خم ٹھوک کر اکھاڑے مین کودے اور
کشتی ہونے لگی داؤن پیچ ہونے لگے جو داؤن اُسنے کیا اُسکا توڑ علمشاہ نے کیا جو علمشاہ
نے کیا اُسکا توڑ اُسنے کیا کشتی کا جھگڑا بندھ گیا دونون برابر کے لڑتے ہین یہ بھی اُسکو ریل کر لیجاتے
ہین وہ نکل جاتا ہے وہ انکو جب ریل کرکے چلتا ہے یہ مثل برق جہندہ کے جھپٹ کر الگ ہوجاتے
ہین جو پیچ وہ باندھتا ہے یہ فوراً اُسکا توڑ کرتے ہین ذرا بھی دیر نہین ہوتا ہے یہ جو پیچ کرتے
ہین وہ اُسکا توڑ کرتا ہے مگر ہر دم ہین جب وہ انکو پیچ کر کے [illegible] بیٹھتا ہے یہ مثل [illegible]

نکل جاتے ہیں یہ جب اسکو دباتے ہیں تو اسکو نکلنا مشکل ہوتا ہے اہل لشکر نے جو دیکھا کہ کشتی اٹک
گئی دونوں طرف کے لشکر کی و بادشاہ و سردار کنارے پر آکر موجود ہوگئے سوار و پیدل کنارے پر
پہنچ گئے تخت بادشاہوں کے رکھدیئے گئے بازار آراستہ ہوگئے سودا فروخت ہونے لگا کٹورہ
بجنے لگا سودے والے پکارنے لگے میلے کا سا رنگ ہوگیا چہل پہل ہوگئی مگر سب کی نگاہیں
اسی طرف لگی ہوئی ہیں سب کشتی کو دیکھ رہے ہیں خلاصہ یہ کہ اسی ہنگامہ میں شام ہوگئی مگر
غالب و مغلوب کی تمیز نہ ہوئی جب شام ہوگئی اور آفتاب عالمتاب غروب ہوگیا ماہ نے اپنا
روئے زیبا دکھایا یعنی ماہتاب روز کو دور کیا برائے تماشائے جنگ و پیکار تخت فلکی پر جلوہ کیا
یعنی اپنے سپاہ سیارگان کے لیکر رات ہوگئی اسوقت ہرمز نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اے جوان
واہ کیا کہنا خوب تو مجھ سے لڑا مگر دن واسطے جنگ و پیکار کے ہے اور شب برائے راحت و آرام کے
ہے اب تو اپنے لشکر میں جاکر آرام کر اور میں اپنے لشکر میں جاکر براحت شب بسر کرونگا کل صبح کو
پھر میدان میں آکر مقابلہ کرونگا گلشاہ نے فرمایا کہ یہ تو تو نے سچ کہا مگر میرا یہ طریقہ ہے کہ جب تک
میں حریف کو زیر نہیں کرلیتا ہوں اسوقت تک میدان جنگ سے واپس نہیں جاتا ہوں بس
میں تو واپس نہ جاؤنگا اگر تو تھک گیا ہے تو جاکر کچھ تھوڑی دیر آرام کر میں یہاں ٹھہرا ہوا ہوں
آکر پھر مجھ سے مقابلہ کرنا گلشاہ نے جو یہ کہا اسنے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تو تو میدان جنگ
سے واپس نہ جائے اور میں واپس جاؤں اگر تیرا یہ طریقہ ہے تو میرا بھی یہی طریقہ ہے مگر یہ بتاؤ کہ
پردۂ شب حائل ہے میری اور تمہاری کشتی کا تماشہ کون دیکھیگا اور غالب و مغلوب کی
کیونکر تمیز ہوگی گلشاہ نے فرمایا کہ بادشاہوں کو رات کا دن کرنا کتنی بڑی بات ہے ابھی
حکم دیتا ہوں ابھی سب سامان ہو جائے تم اپنے لشکر سے روشنی طلب کرو میں اپنے لشکر سے
طلب کرتا ہوں گلشاہ نے فرمایا اسنے کہا کہ بہت خوب اور البرز نے کلاہ کی طرف دیکھ کر کہا کہ
روشنی کرا دیجیے اس نے اسیوقت روشنی ہونے کا حکم دیا گلشاہ نے پلٹ کر عنطاق
کی طرف دیکھا کچھ فرمانے کی بھی ضرورت نہ تھی کہ سب سامان ہوگیا اسقدر عنطاق نے
روشنی کی کہ رات کا دن ہوگیا ادھر البرز کی طرف سے بھی روشنی آئی جب روشنی ہوگئی پھر
کشتی ہونے لگی کہ اتنے عرصہ میں دو تاشہ شہر کے لبریز دونوں طرف سے آئے ہرمز نے

علمشاہ سے کہا کہ ایک کاسہ جو کہ تمھارے لشکر سے آیا ہے وہ تم پی لو اور جو میرے لشکر سے آیا ہے وہ مین
پی لون علمشاہ نے فرمایا کہ میرا یہ طریقہ ہے کہ جب تک فیصلہ نہین ہو لیتا ہے مین نہ کچھ کھاتا ہون نہ
پیتا ہون تم شوق سے کھاؤ پیو اس خیال سے کہ گرانی ہو جائیگی کوئی شے استعمال نہین کرتا اسنے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے
کہ مین کھاؤن اور تم گرسنہ رہو لوگ یہ کہین گے کہ یہ تو شکم سیر تھا اس نے اس سبب سے
اس پر غلبہ پایا وہ گرسنہ تھا علمشاہ نے فرمایا کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو یہ تم کو کوئی نہین کہیگا
جب کہ مین تم کو شوق سے اجازت دیتا ہون یہ سنکے اسنے وہ کاسہ اٹھا کر پی لیا علمشاہ نے
اپنا کاسہ واپس کر دیا اور مصروف جنگ ہوئے کشتی لڑنے لگے پھر داؤن پیچ ہونے لگے سب
مصروف تماشائے کشتی ہوئے وہ رات بھی اسی طور سے کشتی مین بسر ہو کر سحر ہوئی مگر اسی طور
سے کشتی ہو رہی ہے کہ دو پہر دن آیا اب مریخ کی یہ حالت ہوئی کہ اسکا دم چڑھنے لگا سانس پھول
گئی وہ ٹھہر ٹھہر کر لڑنے لگا حالت یہ ہے کہ ہزار سے پسینہ کے جسم سے دونون کے چھوٹ رہے ہین
جہان جم کر گھڑی دو گھڑی لڑے کیچڑ ہو گئی پسینہ سے پتلے بن جاتے تھے اب وہ جو ٹھہر ٹھہر کر
لڑنے لگا حالت یہ ہوئی کہ علمشاہ اسکو پکڑ لائے وہ بہت وقت سے نکلا جب وہ علمشاہ کو پکڑ لایا
علمشاہ مثل برق کے چمک کر نکل گئے اب ہر ایک کو غالب و مغلوب مین تمیز ہونے لگی اہل
اسلام تو خوش ہونے لگے کہ اب یہ زیر ہو جائیگا کیونکہ یہ ٹھہر کر لڑتا ہے کفار کا رنگ اڑ گیا یہ
حالت تھی کہ ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا البرزیچ کلاہ نے سرداروں سے کہا
کہ اگر پسر حمزہ کو ہمارا سپہ سالار زیر کر لے تو خیر تم کچھ نہ کرنا خاموش رہنا اگر پسر حمزہ مریخ کو
زیر کر لے تو ایک مرتبہ اس پر حملہ کرنا اور میدان سے زندہ نہ جانے دینا گھیر کر مار لینا دیکھو ہوشیار
خیال رہے کیونکہ مین رنگ بیرنگ پاتا ہون پسر حمزہ جس طور سے لڑ رہا تھا اور جتنا لپک کر رہا
تھا اسی طور سے لڑ رہا ہے مریخ کا دم اکھڑ گیا ہے صرف اپنی بات کو بنائے ہوئے لڑ رہا ہے یہ جو
البرزیچ کلاہ نے کہا اہل لشکر کے حواس جاتے رہے ہر ایک نے دل مین کہا کہ جب
اس جوان نے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کر لیا تو اس لشکر کی کیا حقیقت ہے سنا یہ جاتا ہے کہ
آگے اسنے اتنے بڑے لشکر کو شکست دی ہے جو کہ اسکے ہمراہ ہے پھر اس لشکر کی حقیقت کیا
ہے ایسی حالت مین جبکہ اسکے ہمراہ لشکر بھی ہے مجبور اس امر سے ہین کہ تم [illegible]

نکار کر بیٹھے تو نمک حرامی ہوگی اب جو کچھ ہو چاہے جان جاے چاہے رہے ایک حربہ ضرور کرینگے یہان
اہل لشکر مین یہ باہم تقریر ہو رہی تھی اُدھر اُس نے علمشاہ سے کہا کہ اے پسر حمزہ ہوشیار ہو جا مین یہ
آخری زور تجھ پر کرتا ہون علمشاہ نے فرمایا کہ شوق سے تو زور کر جو کچھ حوصلہ تیرے دل مین ہو وہ
نکال لے مین کب منع کرتا ہون یہ سُنکے اُسنے دونون شانے پکڑے اور سر کو سینہ مین اڑا کر لے دوڑا
کوئی سات قدم پر جا کر اُس نے جھٹکا مارا یہ دم کی شمار مین اور قدم کے آنفار پر چلے آئے جب انہون نے
دیکھا کہ اپنی حد پر پہونچ گئے اب جو قدم پیچھے ہٹا تو شجاعت مین فرق آیا انھون نے لنگر مارا
اُس نے جھٹکا مارا کہ ان کا بازنبان گھٹنہ آشنا بزمین ہوا اب جو انھون نے لنگر قائم کیا تو
تا بہ گھٹنہ یہ غرق زمین ہو گئے اُس نے خوب طور سے کمر زنجیر پکڑ کے زور کرنا شروع کیا بلکہ
بغل بازو کے اوپر چھا گیا حالت یہ ہوئی کہ دونون ہاتھ زخمی ہو گئے کنپٹیون سے خون
ٹپکنے لگا چہرہ سرخ ہو گیا مگر اُس کوہ وقار کے لنگر مین جنبش تک نہ ہوئی آخر اُس نے عاجز
ہو کر ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا اب آپ اپنا زور دیکھیے مین اپنی حسرت
نکال چکا یہ کہکر وہ ہٹ گیا بس علمشاہ اُس کو اُسی طور پر لے دوڑے اور پندرہ سولہ
قدم پر لا کر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین ہو گئے اُس نے قصد کیا کہ مین بھی لنگر
قائم کرون مگر حریف کب لنگر قائم کرنے دیتا ہے حریف زبردست ہے علمشاہ نے یہ چالا کی
اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر اب جو زور کیا نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر پہلے زور مین تا بہ سینہ اٹھا لائے
دوسرے زور مین سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دیا اُس کے واسطے کہین منہ زور سے
کہین خود کہین تین مرتبہ گردش دے کر زمین پر مارا اُس نے چاہا کہ سنبھل کر اُٹھون
حریف کب اُٹھنے دیتا ہے یہ کود کر اُس کے سینہ پر سوار ہوئے اور اُسکی کمر زنجیر سے
مشکین باندھین اور اُس کو اسیر کر لیا سمک قریب کھڑا تھا اُس کو اشارہ کیا
وہ جب قریب آیا اُسکے حوالے کیا وہ لیکے کر اُدھر چلا یہ بھی ایکبارگی باہر آئے اُدھر کفار
نے جو یہ واقعہ دیکھا سب کے حواس جاتے رہے البرز کج کلاہ نے پکار کر اہل لشکر سے کہا
کہ دار لو پسر حمزہ کو زندہ میدان سے واپس نہ جانے دے یہ جو کہا لشکر مجبور ہو گیا اشقیا سب
مرکبون پر سوار ہونے لگے اہل اسلام نے جو یہ صدا سُنی وہ بھی مرکبون پر سوار ہونے لگے

لگے

ادھر علمشاہ قریب مرکب آگئے اور جست کرکے مرکب پر سوار ہوئے اُدھر البرز کا تخت قلب میں قائم
ہوا اور لشکر کفار لینا لینا کہکر تلواریں علم کرکے طرف علمشاہ کے چلے شاہزادہ نے جو کفار کو یہ قصد
انتقام پر کرتے ہوئے دیکھا تیغ برقی مثال کو علم فرمایا اور مرکب کو مہمیز کرکے قبل اس کے کہ لشکر کفار
ان پر حملہ کرے لشکر کفار پر جا پڑے شمشیر زنی کرنے لگے اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ
آقائے نامدار سے جنگ مغلوبہ واقع ہو گئی ایک مرتبہ نولاکھو کی نولاکھو تلواریں علم کرکے لشکر کفار
سے خلط ملط ہو گئے اُدھر سمک نے مریخ کو لاکر ایک مقام پر قید کیا تھا اور سمک بھی اسکو
چھوڑکر مصروف جنگ ہوا تھا یہاں جو میدان صاف ہوا اور سب لشکر مصروف جنگ و پیکار
ہوا چند شاگرد پیشہ یہاں رہ گئے عیار البرز اس وقت کو غنیمت سمجھ کر اُس مقام
پر آیا جہاں مریخ قید تھا سب پاسبانوں کو بیہوشی اڑاکر بیہوش کیا اور قید خانہ میں
جاکر مریخ سے کہا کہ کیا بیٹھے ہوئے ہو آگاہ ہو کہ منقار کمند انداز لو یہ سونٹی موجود ہے اپنی
قید کو دفع کرو وہ خوش ہو گیا اُس سونٹی سے کڑا اپنی قید کو دفع کیا باہر قید خانہ سے
آیا دیکھا کہ میدان میں جنگ مغلوبہ واقع ہے سروں کا مینھ برس رہا ہے دریا سے خون رواں ہے
صدائے دلیران سے گھر گونج رہا ہے شمشیر ہائے برّان سے اس قدر خاک بلند ہے کہ ایک
آسمان خاکی زیر آسمان قائم ہو گیا بقول فردوسی شعر ز سم ستوران دران پہن دشت +
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + اُس عیار نے جلدی ایک مرکب لاکر موجود
کیا اور ایک تلوار کسی کشتہ کی اٹھا کر لادی یہ مرکب پر سوار ہوکر لشکر اسلام پر اپنے
نام کا نعرہ کرکے جا پڑا اسکے نعرہ کی صدا جو اہل اسلام نے سنی حیران ہو گئے کہ یہ کیونکر رہا ہوا علمشاہ
نے جو مریخ کے نعرہ کی صدا سنی پلٹ کر دیکھا اسکو اہل اسلام سے جنگ میں مصروف پایا
سمک سے فرمایا کہ تم نے اسے کہاں قید کیا تھا جو یہ رہا ہو گیا سمک نے عرض کیا
کہ قید خانہ میں اسیر کیا تھا نہ معلوم کیونکر رہا ہوا جاتا ہوں خبر لاتا ہوں سمک اُدھر کو
چلا ادھر البرز سے اُسکے عیار نے آکر کہا کہ خوش ہو جیے میں نے سب کو بیہوش کرکے
مریخ کو رہا کیا ملاحظہ فرمائیے وہ سامنے مقابلہ کر رہا ہے یہ خبر سنکے البرز خوش ہو گیا ایک
مرتبہ نقیبوں سے کہا کہ پکار کر کہدو کہ کوئی پریشان نہ ہو مریخ کو ہمارے عیار نے رہا کر دیا ہے

وہ بھی تمہارے ساتھ اہل اسلام سے لڑ رہا ہے نقیبون نے پکار کر کہا کچھ اہل لشکر کے جان میں جان آئی
جم کر لڑنے لگے ادھر تو نقیبون نے پکار کر کہا ادھر اہل لشکر نے ہر بیچ کے نعرہ کی صدا سُنی جم کر لڑنے
لگے جنگ مغلوبہ پھر واقع ہوئی برابر تلوار چل رہی تھی سر پیر دھڑ پر دھڑ گر رہے تھے کشتون کا انبار
لاشون کا میدان میں ڈھیر تھا سر و تن کے انبار ہر طرف لگے ہوئے تھے دریا سے خون روان تھا
علمشاہ نے جو دیکھا کہ ہر بیچ کسی صورت سے رہا ہو گیا اور میرے لشکر سے لڑ رہا ہے یہ اُسی طرف کفار
کو قتل کرتے ہوئے چلے کہ اسکو پھر اسیر کر لون اُسنے جو اپنی طرف شاہزادہ کو آتے ہوئے دیکھا
وہ کنائی کاٹ کر طرف البرز بیج کلاہ کے جنگ گریز کرتا ہوا چلا اُدھر سمک نے جو جا کر وہان
جہان یہ قید تھا دیکھا تو پاسبانون کو بیہوش پایا اور قید کٹی ہوئی پائی پتہ عیار کا دیکھا پہچانا کہ
یہ پتہ عیار البرز کا ہے علمشاہ سے آکر عرض کیا کہ سب لشکر اس طرف جنگ و پیکار میں مصروف
ہوا عیار نے جو فرصت پائی پاسبانون کو بیہوش کر کے رہا کر لے گیا یہ سبب ہوا اسکی رہائی کا علمشاہ
نے فرمایا کہ جاتا کہان ہے ابکی مرتبہ اسکو قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا معلوم ہوا کہ نامرد ہے
یہ فرمائے اور مرکب کو مہمیز کر کے ہر بیچ شیر شکار کر گردن سوار کی طرف چلے اُسنے جو علمشاہ
کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور خیال کیا دل میں کہ ابکی مرتبہ جو میرا اور اس جوان کا سامنا
ہو گیا تو کسی صورت سے اسکے ہاتھ سے زندہ نہ بچونگا یہ قتل ہی کر ڈالے گا بس یہ ایک
غول میں پوشیدہ ہو گیا چونکہ جنگ مغلوبہ تو ہو ہی رہی تھی دو چار سوار درمیان میں آگئے
علمشاہ کا سامنا جاتا رہا اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا اپنی جان بچاتا ہوا پاس البرز بیج کلاہ کے
پہونچا اور البرز سے جا کر کہا کہ اے بادشاہ جلد طبل باز بجوا دیجیے ورنہ کل لشکر کا خاتمہ ہو جائیگا
گو میری یہ بات نہیں ہے کہ لشکر نے جی چھوڑ دیے ہون یا قصد فرار رکھتے ہون مگر خدا پرست
بہت ہیں اور یہ کم ہیں دوسرے اصل امر یہ ہے کہ پسر حمزہ اکیلا ان سب کو کافی ہے میں نے
ہر طرح سے اُس کو آزما لیا ہے وہ شیر غران و اژدہا ہے وہان سے بھی زیادہ ہے کوئی صورت
سوائے طبل باز کے بجوانے کے مفر کی نظر نہیں آتی ہے میں یہ خیال کرتا ہون کہ تھوڑے
عرصہ میں یہ رنگ ہوگا کہ لشکر شکست کھا جائیگا اور جس قدر بچے ہیں وہ قتل و اسیر ہو جائینگے
خدا نخواستہ یہ نہ ہو کہ آپ بھی اسیر پنجہ حریف ہون تو بڑی خرابی ہو البرز بیج کلاہ نے

کہا کہ میں نے مان لیا اس وقت تو طبل باز بجوا کے جان بچالی اور لشکر کو شکست کھانے سے
بچایا کل کیا ہوگا مقابلہ کرنا پڑے گا هرنج نے کہا کہ اسکی بھی تدبیر بتا دونگا اسوقت تو اہل لشکر
کی جان بچایئے البرز کج کلاہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل باز پر چوب پڑے یہ حکم دینا
تھا کہ نقارچی نے چوب اُٹھا کر نقارہ کو دھما دھم پیٹنا شروع کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ نقارہ
بھی کفار کے شکست کھانے کے صدمہ سے اپنا سر و سینہ پیٹ رہا ہے اب جو صدائے طبل
باز بلند ہوئی اہل اسلام نے بھی قاعدہ ہے اہل اسلام کا اور حکم ہے صاحبقران کا کہ جب
لشکر حریف میں طبل باز پر چوب پڑے اور حریف عاجز ہو مقابلہ سے پھر جنگ نہ کی جائے
اُس کو واپس جانے دیا جائے فرودگاہ پر پھر جب وہ طبل جنگ بجوا کر میدان میں آئے
اُس سے پھر مقابلہ کیا جائے کیونکہ اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس نے عاجز ہو کر طبل
باز بجوایا ہے یہی حکم ہے اور یہی طریقہ ہے کل فرزندان حمزہ و نبیرگان حمزہ کا و سرداران حمزہ کا پس
جب صدائے طبل باز علمشاہ نے سنی فوراً ہاتھ روک لیا ان کا ہاتھ روکنا تھا کہ
سب اہل لشکر نے بھی ہاتھ روک لیا علمشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں بھی طبل باز
بجے اور سب طرف فرودگاہ کے واپس چلیں یہ حکم دینا تھا کہ یہاں بھی طبل باز پر چوب پڑی
دونوں لشکر اپنے اپنے فرودگاہ کی طرف واپس چلے علمشاہ نے حکم فرمایا کہ شمار کرو کہ کس قدر
کفار مارے گئے اور کس قدر اہل اسلام شہید ہوئے اہل اسلام کو دفن کرو میدان کو لاشوں سے پاک و
صاف کرو یہی حکم البرز نے اپنے لشکر کے لوگوں کو دیا۔ پھر تو دونوں لشکر فرودگاہ پر داخل ہوئے
اب جو محاسبوں نے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ دو ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز
ہوئے اور دس ہزار کفار قتل ہوئے اہل اسلام کو دفن کیا زخمیوں کا جو شمار کیا تو
تین ہزار مجروح نکلے یہاں فرودگاہ پر آکر لشکر نے کمر کھولی دونوں لشکر اُترے دونوں
طرف دربار آراستہ ہوا محاسبوں نے آکر علمشاہ سے سب کشتوں کا حال بیان کیا
اور زخمیوں کا یہ سنکے خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے دربرخاست کیا خیمہ خاص میں جاکر
آرام فرمایا سب سردار و اہل لشکر بھی آرام پذیر ہوئے چونکہ کئی شب و روز کے جاگے ہوئے
تھے سب شب کو بے خبر ہو کر سوئے اسقدر کہ صبح ہونے لگا صدائے نقارہ ہائے و قرناہائے بلند

ہوئی یہان تو یہ حال ہوا اُدھر جب لشکر کفار فرودگاہ پر پہونچا تو سب لشکر کھول کر اپنے اپنے
بستر پر جا کر تسلیم پذیر ہوا البرز نے دربار آراستہ کیا اسی طرف دربار کے نگاہ اُٹھا کے
دیکھا تو ہزارون کرسیان وہ شکل خالی پائے بہت افسوس کیا اور دل مین کہا کہ افسوس
یہ دربار تنگ ہو گیا میرے دربار کا یہ وہی دربار ہی کہ جس مین ہزارون سردار بیٹھتے تھے کم پایا الکل
جوان کا اثر ہی ہوا سنکے بہت غمگین ہوئے اور آہ سرد بھر کے اہل دربار سے کہا جو کہ تھوڑے سے سردار
قتل و اسیر ہو چکے ہین کہ کیا گردش فلکی ہی کل تک یہ بارگاہ کیسی آباد تھی اور آج کیسی خالی
نظر آتی ہی انھون نے عرض کیا کہ اسی سبب سے تو زمانہ کو ابلق روزگار کہتے ہین اور دنیا کو دو رنگی
سرا کہتے ہین البرز نے حکم کلا انے کہا کہ مین اپنے شہر سے نکل کر عجب آفت مین مبتلا ہوا اگر مین یہ
جانتا تو کبھی ادھر کو نہ آتا اپنے ملک مین رہتا اگر یہ لشکر میرے مقابلہ کو وہان آتا پہلے بیرون قلعہ آکر
مقابلہ کرتا اگر مثل آج کل کے شکست کھاتا تو قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرتا اب کیا کرون اگر بھاگتا
ہون تو [illegible] مین آتے ہین اور نہین بھاگتا ہون تو مقابلہ کیونکر کرون یہی انجام ہوگا جو آج
ہوا کیا کرون کیا نہ کرون اسوقت مریخ نے کہا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین مین تدبیر بتاتا
ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ آج شب کو لشکر پر اسپر حمزہ کے شبخون کریئے اور اہل لشکر کو قتل کر کے
ہوشیار [illegible] نکل چلیے طرف دربند [illegible] سوسن کے اگر چہ آپ کے عقب مین وہان آئے گا کبھی تو
مارا جائے گا کیونکہ وہان بہت سے لشکر ہونگے دوسرے منیر جادو ساحر ہی وہ سحر کر کے پکڑ لیگا
ان سب کو اسیر کر لیگا البرز نے حکم کلا نے کہا کہ یہ تدبیر بہت اچھی ہوا اور حکم دیا اپنے خواص کو [illegible]
دی ہو اہل لشکر کو آگاہ کرو کہ وہ تیار رہین ہم شبخون مار کر یہان سے نکل جاینگے سب نے یہ
راے پسند کی اور اہل لشکر کو آگاہ کر دیا راوی بیان کرتا ہی کہ یہان لشکر اسلام کہ وہان کا یہ حال
ہوا کہ غافل پڑے ہوئے سو رہے تھے دوسرے یہ خیال تھا کہ جس طور سے ہم تھکے ہوئے
ہین اسی طور سے وہ لوگ بھی تھکے ہوئے ہونگے مثل ہمارے آرام پذیر ہونگے اس امر کا کچھ
خوف نہین ہی کہ شبخون مارینگے لیکن اس خوف سے بھی غافل ہین راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو
سب غافل ہین وہان البرز نے شبخون کا تیار سامان کیا جب نصف شب آئی سب لشکر
تیار ہوا خیمہ و ذخیرہ جو ہمراہ تھے انکو بار کر اسکی طرف دربند منیر ہی کے روانہ کر دئیے اسکے بعد کل لشکر کو

نے کر البرز کج کلاہ لشکر اسلام پر شبخون گرا اور قتل کرنا شروع کیا اہل اسلام غافل تھے قتل ہونے لگے
غلغلہ جو ہوا تمام اہل لشکر خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور ہتھیار لگانے لگے تین پہر رات تک دو
پہر رات سے کفار قتل کیا کیے جب کفار نے دیکھا کہ کل لشکر بیدار ہو گیا اور ہر طرف روشنی ہونے
لگی اگر افسر و سردار بیدار ہو ہو کر اپنے خیموں سے نکل آئے تو پھر بڑی خرابی ہوگی اُنسے کون مقابلہ کریگا
لگو جاؤ گے اس سے بہتر یہ ہے کہ بھاگ چلو راوی بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ وغیرہ بیدار ہوا تھا شور و غل
کی صدا سنکے اور مسلح و مکمل ہو کر بیرون بارگاہ آکر تشریف لائے لشکر کفار اہل اسلام کو قتل کر رہا تھا سب
پہر پہر کامل کفار نے اہل اسلام کو قتل کیا سوتے اور جاگتے کو جب دیکھا کہ سب بیدار ہو گئے اب
کوئی صورت بجز اسکے بھاگنے کی نظر نہ آئے گی جب تک یہ لوگ مسلح و مکمل ہو کر اسنے مقابلہ کریں کر چکا
یہ ایک حملہ کر کے بھاگے پس البرز کج کلاہ شبخون مار کر اور کل لشکر ہمراہ لے کر اسی پردہ شب
میں طرف ورنہ [illegible] کے روانہ ہوا [illegible] تو نکل گیا یہاں تلوار چل رہی تھی کیونکہ یہ لوگ اب [illegible]
ہوگئے تھے اور مسلح و مکمل ہو ہو کر اپنے اپنے مقام سے چلے ہیں کیونکہ اندھیری رات تھی یہ اُن کو
[illegible] سمجھے اور وہ انکو باہم تلوار چلنے لگی جب علمشاہ وغیرہ بیدار ہو کر باہر بارگاہ سے تشریف لائے
[illegible] میں مشعلیں جو روشن ہوئیں اب جو روشنی ہوئی ایک نے دوسرے کو پہچانا یہ لوگ [illegible]
سرداران لشکر گئے اُدھر کی جنگ و پیکار موقوف ہوئی اسی انتظام و اسی بندوبست میں صبح ہو گئی
اب سب طرف امن ہوا دیکھا کہ ہزاروں اہل اسلام کشتہ پڑے ہیں اور کفار کی ایک لاش نہیں ہے
کیونکہ یہ تو قبل اسکے کہ یہ لوگ ہوشیار ہو کر مقابلہ کریں ایک حملہ کر کے راہی ہوا علمشاہ نے ان سب کی
لاشوں کو دفن کرنیکا حکم دیا اور ہرکاروں سے کہا کہ ذرا جا کر خبر تو لاؤ کہ لشکر کفار کس فکر میں ہے کہ یہ
کام انہیں [illegible] نامردوں کا ہے کہ ہم کو غافل پا کر شبخون کرے خیر ہمارے ہاتھ سے جا کے
کہاں ہیں ہرکارے یہ حکم پا کر اُدھر کو روانہ ہوئے پس اُس مقام پر پہونچے تو اُس صحرا کو لشکر
حریف سے خالی پایا کسی کا نشان تک نہ تھا خیمے و بارگاہیں وغیرہ سب اتارے تھے یہ واقعہ دیکھکر
ہرکارے وہاں سے پھرے اور خدمت علمشاہ میں آکر سب حال عرض کیا یہاں دربار [illegible] سے
ہو رہا تھا علمشاہ کا قصد تھا کہ جسکو اسیر کیا ہے اُنکو طلب کر کے تلقین دین اسلام کریں کہ ہرکاروں نے
یہ خبر آکر سنائی [illegible] علمشاہ کو غصہ آگیا کیونکہ [illegible] آتش خشم مزاج میں [illegible] مشتعل ہوئی

کر دیا تیار ہو رہے ہیں بس اسوقت آگ لگ گئی خیال مین آیا کہ یہ مجکو دھوکا دیکر اور میرے لشکر پر شبخون
مار کر چلا گیا اب یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہی یا تو زنگل پر بیٹھے تھے یا ایک مرتبہ نیفہ کی تان فرنگی کو
کھینچ کر اٹھ کھڑے ہوئے حالت یہ ہو کہ چہرہ فرط غیظ سے گلنار ہو رہا ہی آنکھین یہ معلوم ہوتی ہین کہ دو
پیالہ خون ہین زلفین بل کھا رہی ہین پیشانی پر ہزارون شکنین پڑی ہوئی ہین اُٹھ کر ایک انگڑائی لی
اور فرمایا کہ مین تو عقب مین البرز کج کلاہ کے جاتا ہون وہ میرے لشکر پر شبخون مارکر اور اپنی جان
بچا کر مع لشکر کے بھاگا ہی اور دربند منیر یہ کی طرف گیا ہی مین جا کر اسی مقام پر قتل کرون گا چھوڑتا
کب ہون تم لوگ بھی آنا عنطاق وغیرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ رکاب چلتے ہین لشکر تیار ہو رہے
فرمایا کہ تم لشکر کو لے کر آؤ مین ٹھہر نہین سکتا ہون اب کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہہ سکے یہ باہر
بارگاہ کے آئے فرمایا کہ لاؤ ہمارا مرکب جب تک مرکب آئے آئے آپ ٹہلنے لگے کہ اتنے مین چاکر
نے استر بالا کو وہ فرنگی کو کس کر حاضر کیا آپ جست کر کے مرکب کی پشت پر تشریف لائے مہمیز کر کے
مرکب اُڑا کر طرف دربند منیر یہ کے چلے عیار مشہور جادو کو ہمراہ لے لیا سمک بلطاقی بھی ہمراہ ہی
شاہزادے کا جانا تھا کہ اُسوقت لشکر مین بلڑ ہو گیا کہ سامان سفر درست کرو عنطاق وغیرہ
نے سامان سفر کے درست کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ بہت جلد سامان سفر کا درست کرو یہ حکم دینا تھا
تھا کہ اُسیوقت سب سامان درست ہو گیا سب لشکر کمر کس کر چلنے پر تیار ہو گیا خیمہ وغیرہ
بار ہو گئے سب بادشاہ تختون پر سوار ہوئے کل لشکر کو ہمراہ لے کر عنطاق کج کلاہ وغیرہ
عقب مین طلمشاہ کے روانہ ہوئے طلمشاہ البرز کج کلاہ کے عقب مین مع دونون عیارون
کے جاتے ہین بس ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہی آیندہ حال اسکا وقت پر تحریر ہو گا یہ سب
دربند منیر یہ پر جب پہونچین گے اُسوقت ان سب کا حال تحریر ہو گا اب مین پھر عنان قلم کو طرف
حالات منیر جادو و احوال طلسم کشا کے پھیرتا ہون راوی بیان کرتا ہی کہ جب منیر جادو نے چارون نامے
روانہ کیے تھے اپنے عیار کے ہاتھ اُسکے بعد اُسنے نامہ شندکال کا یہ جواب تحریر کیا تھا کہ آپ کا سرفراز نامہ
آیا حال مندرجہ سے آگاہ ہوا آپ اطمینان رکھین مین سب بندوبست کر لونگا کوئی مقام فکر و تشویش
نہین ہی مین طلسم کشا کو کسی نہ کسی تدبیر سے اسیر کر لونگا یہ جواب لکھ کر روانہ کیا تھا دوسرا نامہ شندکال
کا زعفران زار کے پاس پہونچا تھا اُسنے بھی یہی جواب تحریر کیا تھا اور وہ بھی فکر مین مصروف ہوا تھا

دوسرے دن جو منیر جادو دربار میں آیا ایک طائر سحر آکر پہونچا اُسنے دوسرا نامہ شنشکال کا منیر جادو کو دیا وہ
وہ نامہ ہے کہ جو شنشکال نے خبر قتل سیماب شعلہ خو و زمزم جادو وغیرہ سُنکے تحریر کیا تھا دوسرے طائر
سحر نے دوسرا نامہ اُسی مضمون کا زعفران زار جادو کو پہونچایا جب منیر جادو مضمون نامہ سے آگاہ ہوا زانو پر
ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس بڑا غضب ہوا کہ طلسم کشا نے لوح پائی اور دو دربند بھی فتح کیے خیر ادھر آئے تو سہی
دیکھو تو کیا ہوتا ہے یہ کہکر جواب تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھیں میں غافل نہیں ہوں جہانتک ممکن ہوتا ہے
بندوبست کرونگا اگر چاہا خداوند نے تو طلسم کشا کو اسیر کرلونگا آپ اطمینان رکھیں یہ لکھکر اُس طائر کو دیا وہ طائر
جواب لیکر روانہ ہوا اسی طور سے زعفران زار نے بھی جواب تحریر کیا راوی بیان کرتا ہے کہ ان دونوں کے جواب
سے شنشکال خوش ہوا اور اُسے کسی قدر اطمینان ہوا مگر اُس دن سے اُسنے بھی درستی فوج کا حکم دیا اور آپ
خود طلسم کی خبرگیری کرنے لگا عیش و عشرت کو کم کیا یہ تو اُدھر سامان میں مصروف ہے اُدھر منیر جادو نے بعد روانہ
کرنے جواب کے اپنے بھائی بے نظیر جادو سے کہا کہ تم یہاں قیام کرو میں فکر طلسم کشا میں جاتا ہوں اگر اُنمیں
سے کوئی آئے اُسکو اُتارنا اُسکی خاطر کرنا میں آتا ہوں یہ کہکر اور اپنے بھائی کو حاکم دربند اپنی طرف سے کرکے
فکر طلسم کشا میں روانہ ہوا اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب تتمہ حال طلسم کشا یعنی حضرت صاحبقران حلقہ
فگن گوش گردن کشان ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا ہے کہ جب صاحبقران کو جشن خوشی سے مہلت
ہوئی اب صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ لوح کو ملاحظہ کرکے جدھر کا حکم لوح دے اُسی طرف کو روانہ ہوں
صاحبقران بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے سب سردار حاضر دربار تھے کہ یکایک آسمان پر ابر چھا گیا ترشح ہونے
لگا پھُوار پڑنے لگی یہ سمان جو نظر آیا صاحبقران کا دل بھر بھرایا کہ یہ وقت شکار ہے چلو شکار کھیلو اُسکے
بعد پھر فتح طلسم کی طرف متوجہ ہونا یہ دل میں خیال کرکے حکم دیا کہ سامان شکار حاضر کیا جائے ہم اسوقت
برائے صید افگنی جائینگے سیما سے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو و استقلینوس وغیرہ نے عرض
کیا کہ خداوند نعمت یہ صحرائے طلسم ہے یہاں آپکی جان کا ہر ایک دشمن ہے بوڑھی اور بڑھی خون کی پیاسی
ہے آپ تشریف نہ لیجائیں جب طلسم کو فتح فرما لیجیے گا تو شکار وغیرہ کا شوق فرمائیے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ تم لوگ کچھ خوف نہ کرو میری نگہ ذات خدا ہے تم نے سُنا ہے کہ کسی کا قول ہے مصرعہ دشمن اگر قویست
نگہبان قوی تر است + میں شام کو شکار کھیل کر چلا آؤنگا کہیں دور نہ جاؤنگا مجھکو خود تعجیل ہے کہ کسی
طور سے جلدی طلسم فتح ہو تو میں اپنے لشکر سے ملوں اور سب کو دیکھوں آپ لوگ اطمینان رکھیں یہ کہکر

صاحبقران نے فرمایا سب کے سب خاموش ہو رہے صاحبقران نے خواجہ عمرو سے فرمایا کہ ای خواجہ
سامان شکار کے مہیا ہونے کا حکم دو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین بھی ہمراہ چلونگا صاحبقران نے
فرمایا کہ خواجہ تمھارا کیا کام ہے بیکار زحمت کرنے سے کیا حاصل ہے مین شام تک واپس آونگا تم یہان
لشکر مین رہو یہ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہین انکے عقائد ابھی درست نہین ہوئے ہین انکی نگرانی کرو مین کوئی
جنگ و پیکار کے لیے نہین جاتا ہون جو تم کو بھی ہمراہ لیے جاؤن یا کہین دور جاتا تو تمھاری ضرورت تھی مین
صرف شکار کے لیے جاتا ہون انشاء اللہ تعالی شام تک واپس آونگا شکار کھیل کر تم اطمینان رکھو [illegible]
ہمراہ نہ لیجاونگا صاحبقران نے خواجہ کو اس طور سے سمجھایا کہ خواجہ نے مان لیا بس اسیوقت سامان شکار
خواجہ نے سب موجود کر دیا صاحبقران اشقر دیوزاد پر سوار ہو کر سامان شکار ہمراہ لیکر طرف صحرا کے برائے
شکار روانہ ہوئے بہری جرے شاہین باز باشے بازداروں کے ہاتھون پر تھے کتا ایک ساتھ جوڑی اسی قسم
کے ہر قسم کے جانور ان شکاری کی ہمراہ تھی قراول میر شکار سب ہمراہ رکاب تھے بس صاحبقران جنگل
مین تشریف لے گئے پہلے ہرن جاتے ون کا شکار فرمایا باز و جرہ کو چھوڑا وہ شکار کو پکڑ لائے اسکے بعد پرندون کا
شکار ہونے لگا اب صاحبقران نے تیر و کمان لیکر برائے شکار ہرن وغیرہ مرکب کو جھپٹ کیا تھوڑی دور
چلے تھے کہ دیکھا ایک مقام پر بہت سے ہرن گھاس چر رہے ہین صاحبقران نے انکی طرف مرکب کو جھپٹ
کیا اسوقت فرمایا کہ ان آہوون مین ایک آہو سیاہ رنگ بہت بڑا ہے کہ وہ سب آہوونکا بادشاہ و افسر معلوم ہوتا ہے
اور بہت خوبصورت ہے صاحبقران نے یہ قصد کیا کہ اسکو زندہ اسیر کرنا چاہیے یہ بہت خوبصورت ہرن ہے بس
مرکب کو اٹھایا آہوون نے جو سم مرکب کی صدا سنی کان کھڑے کیے یا گھاس چر رہے تھے ایک مرتبہ چوکنا ہو کر
چارون طرف دیکھنے لگے انکی بھی نگاہ پڑ گئی کہ صیاد ہم سبکی فکر مین آتا ہے جب صاحبقران قریب پہونچے وہ آہو
جست و خیز کرکے بھاگے صاحبقران نے انکے تعاقب مین مرکب اٹھایا راوی بیان کرتا ہے کہ دو ایک کو تو
صاحبقران نے تیر سے گرایا سب متفرق ہو گئے مگر وہ آہو سیاہ رنگ تھا جو صاحبقران نے تاکا تھا سامنے
صاحبقران کے موجود رہا وہ نہین بھاگا اب جو صاحبقران نے اسکی طرف اسکی اسیری کے قصد سے مرکب اٹھایا وہ بھی بھاگا
اسنے بھی صحرا کا راستہ لیا اور جست و خیز کرتا چلا جاتا ہے صاحبقران مرکب کو جھپٹ پر جھپٹ کرتے جاتے ہین مگر وہ آہو ہاتھ نہین آتا
ہے جب قریب آتا ہے جست کرکے دور ہو جاتا ہے صاحبقران متحیر ہین اور پریشان ہو رہے ہین دل مین کہتے ہین کہ اس آہو نے بہت پریشان
کیا ہے اشقر کو جھپٹ پر جھپٹ کرتے ہین حالت یہ ہے کہ آپ بھی عرق عرق ہین اور اشقر بھی اشقر دیوزاد زبانی مین صاحبقران سے عرض کرتا ہے

کہ اسی لیے میں نے عرض کیا تھا کہ بھیس پر رہنے دیجیئے نہ کہ سے آپ نے نوشتا پر کیر دیجیے اگر
اسوقت سیر ہوسے پر ہوسکتے تو میں اسکو اڑ کر پکڑ لیتا آپکو اوسکے قریب پہونچا دیتا یہ وقت کا سہہ کر
ہوتی ہیں کبھی پریشان ہوتا ہوں آپ کبھی پریشان ہوتے ہیں اگر یہ کیفیت ہے ہیں تو اسقدر تعجیل
نہ فرمایا کیجیے صاحبقران نے فرمایا اے اشقر تو کسی طور سے اس ہرن کے قریب مجکو پہونچا دے
تاکہ میں اسکو اسیر کر لون یہ سنکے اشقر دیو نژاد تیز ہوا اسقدر تیز جا رہا ہے کہ اوسکا سینہ زمین سے لگا
ہوا ہے کسی مقام پر دم نہیں لیتا ہے آہو کا بھی یہی حال ہے کہ جست و خیز کرتا ہوا چلا جاتا ہے کمند کے
زد سے دور ہے کوسوں وہ ہرن صاحبقران کو لگا کر نکال لیگیا جب صاحبقران عاجز ہوئے
دل میں خیال کیا کہ یہ زندہ اسیر نہ ہوگا اسکو تیر سے شکار کرو دوش سے کمان ترکش سے یاقوتی
زرنگ خدنگ سفید سوفار عقاب پر لیا اور کمان میں جوڑا سیسہ کرکے آہو نے جو دیکھا کہ اس
شکاری نے قصد میرے ہلاک کرنے کا کیا ہے اب اس طور سے جست و خیز کرنے لگا کہ تیر کی زد سے
دور تھا صاحبقران عاجز ہیں اپنی بوٹیاں اپنے دانتوں سے کاٹتے ہیں منہ میں کف ہے چہرہ
فرط غضب سے سرخ ہے زلفین خالی بل کھا رہی ہیں بس نہیں ہے کہ آہو کو چبا جائیں تڑپا کیے
کہ جیسے شیر گرسنہ شکار کے نہ ملنے سے برہم ہوتا ہے کوئی دو پہر کامل صاحبقران آہو کے پیچھے ہلاک
رہے کہ آہو ایک صحرا میں جاکر پہونچا وہ صحرا بہت پر بہار تھا صاحبقران بھی عقب میں پہونچے
آہو وہاں سے بھی بھاگا سامنے ایک کوہ بلند شکوہ تھا اوسکے قریب جاکر ٹھہرا اب صاحبقران
نے فرمایا کہ اب یہ کہاں جا سکتا ہے کوہ حائل ہوا ہے اشقر کو تیز کرکے قریب آئے جیسے آہو نے دیکھا
کہ صیاد قریب آگیا اب یہ جست کرتا ہے پہاڑ کے اوس پار تھا یہ واقعہ دیکھ کر صاحبقران کو اور
غصہ آیا اور دل میں خیال کیا کہ حیف ہے ایک جانور کو تو شکار نہ کر سکے وہ میرے ہاتھ سے زندہ نکل جائے
لعنت ہے میری مردی و شجاعت پر اور لعنت ہے میری سپہ گری پر یہ خیال کرکے قصد کیا کہ اشقر کو
مہمیز کروں کہ یہ بھی مثل آہو کے اوس پار جست کرکے پہونچے پھر خیال آیا کہ یہ بے زبان ہے اور دن بھر
کا تھکا ہوا ہے ایسا نہو کہ بسبب ہلاکت کے کچھ ماندہ ہو جائے اور نہ معلوم تو اس آہو کے عقب میں
کسقدر دور لشکر سے نکل آیا ہے تو پھر لشکر میں پہونچنا دشوار ہوگا اسی جنگل میں سر پٹک پٹک کر ہلاک
ہو جاؤگے پیدل تم سے چلا نہ جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اشقر کو اسی مقام پر چھوڑ دو اور خود پیادہ

اس کوہ پر جاؤ اور اوس آہو کو تلاش کرے کہ شکار کرو وہ ضرور پہاڑ پر کسی گوشہ میں اپنی جان بچا کر بیٹھا ہوگا
یہ کہکر دل سے اور تیز کر کے اشقر سے زبان جنی میں فرمایا کہ تو اسی مقام پر ٹھہر میں کوہ پر جاتا ہوں اور ابھی
آتا ہوں اوس آہو کو شکار کر لاؤں یہ اشقر سے فرما کر پشت اشقر سے زمین پر تشریف لائے اور دامن گردا کر
پہاڑ پر چڑھنے لگے پہاڑ نہایت کہ بالا سے کوہ پر پہنچا اشقر نیچے گھاس چرنے میں مصروف ہوا آپ نے کوہ پر جاکر
تمام کوہ کو چھان مارا کہیں آہو کا پتہ نہ چلا آہو کو تلاش کرتے پھرتے ہیں کہ اوس طرف جا پہونچے کہ جدھر دوسرا
راستہ دوسری طرف جانے کا تھا آپ نے خیال فرمایا دل میں کہ معلوم ہوتا ہے وہ آہو اسی راہ سے کوہ پر
سے اودھر کو چلا گیا ہے ذرا چلکر نیچے بھی تلاش کر لو راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کو اسقدر غصہ ہے کہ
کسی بات کا خیال نہیں ہے فرط غیض و غضب سے اسقدر بدن کا ہوش نہیں ہے اسی امر کا خیال ہے کہ کیا
انوکھی بات ہے کہ ایک جانور صحرائی کی تم اسقدر جستجو کرتے ہو کیا وہ بھی کوئی انسان ہے کہ تم اسقدر تلاش
کرنے ہو جانتے بھی وہ کسی امر سے غرض نہیں ہے غصہ میں بھرے ہوئے آہو کی تلاش کر رہے ہیں پس یہ سوچکر
کہ وہ اس راہ سے نیچے پہاڑ کے چلا گیا صاحبقران بھی اوس راستہ سے زیر کوہ آئے جب گھاٹی پہاڑ کی
طے کی تو ایک صحرا سے پہاڑ زعفران زار نظر آیا کہ جسقدر گیاہ و درخت اوس جنگل میں ہیں سب زعفران رنگ
ہیں مثل زر ہاشم کے وہ صحرا زرد ہے صاحبقران نے اوس صحرا کو بسنتی پوشش دیکھکر بہت تعجب فرمایا
کہ دا کیا خوب یہ صحرا ہے کہ یہ زعفران کی کیفیت ہے جدھر نگاہ اوٹھ جاتی ہے سوائے زردی کے
دوسری شے نظر نہیں آتی ہے درخت اور صفت یہ ہے کہ جو طائر ہیں اوس جنگل کے وہ بھی بسنتی پوشش ہیں جسقدر شیشہ یا
ہیں وہ بھی زرد ہیں غبار جو بلند ہوتا ہے وہ بھی زرد بلند ہوتا ہے ہر طرف سرسوں کا تختہ کھلا ہوا ہے گویا
زمانہ بسنت ہے صاحبقران اوس صحرائے زرد پوش کو دیکھکر بھولے اب آہو کا خیال بھی جاتا رہا صنعت
پروردگار کی تعریف فرماتے ہوئے اوس جنگل کی سیر کرتے ہوئے لیے بار بار الہی حمد فرماتے ہوئے چلے جاتے
ہیں تھوڑی دور چلے تھے کہ کان میں تسبیح کی آواز آئی کہ جیسے کوئی درویش حقیقت کیش کسی مقام پر بیٹھا ہوا
کچھ پڑھ رہا ہے پس صاحبقران اوس آواز پر چلے چند قدم چلے تھے کہ دیکھا سامنے ایک چھوٹا سا بنگلہ ہے
وہ بھی زرد ہے اوسکے سامنے ایک چٹان سنگ کی پڑی ہے مگر زرد رنگ ہے اوسپر ایک درویش حقیقت کیش
نورانی بیٹھا ہوا ہے چہرہ کا نشان مثل ستارہ کے چمکتا ہوا ضعیف اسقدر کہ پلکیں تک سفید ہوگئی ہیں ایک
تسبیح ہزار دانہ بڑے بڑے دانوں کی ہاتھ میں لیے بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہے اور بار بار سر اوٹھا کر چاروں طرف

دیکھتا جاتا ہی کہ جیسے کسیکا کوئی انتظار کرتا ہو اور لباس زرد رنگ کے پہنے ہوے اور کثرت ریاضت سے ہوسکا اسقدر
عبادت خدا کی ہی کہ لاغر ہو گیا ہی اوسکے بار بار دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا کسیکا انتظار کر رہا ہی کوئی
آنیوالا ہی صاحبقران کو اب خیال آیا اوس فقیر کو دیکھکر کہ اس درویش سے چلکر دریافت کرو کہ یہاں
کوئی آہو تو نہین آیا صاحبقران اودھر کو چلے یہ خیال کرتے ہوے کہ یہ کوئی بہت خدا رسیدہ ہی جبھی
اس صحرا پر بہار مین یکہ و تنہا بیٹھا ہوا ہی کہ جہان نہ کوئی انسان ہی نہ حیوان از قسم انسان یہان مردم
گیاہ تک نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب کمال کے یہ صحرا اسکو پسند آیا اور اسنے اسکو زیر پوش کر دیا ایسے
لوگون سے ملاقات کرنا اور انکی خدمت بجالانا باعث فخر و انتہا سمجھ چلو اسکی زیارت کرو شاید اسکی
خدمت کا صلہ پائیگا اگر یہ تمھارے حق مین دعا کریگا تو تمھارے گناہان گذشتہ معاف ہو جائینگے یہ خیال فرماتے
ہوے اوس فقیر کی طرف چلے اور ہوا اوسکے کان مین جو پاؤن کی چاپ کی صدا آئی اسنے اوٹھا کر دیکھا
جیسے اوسکی نگاہ صاحبقران پر پڑی ایک مرتبہ خوش ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور پکارا کہ یا حضرت صاحبقران
سلام علیکم اے مجاہد راہ خدا اے زلزلہ قاف ثانی سلیمان و اے سالک راہ اسلام و اے فاتح
طلسم زعفران زار سلیمانی خوش آمدی و صفا آوردی شعر بیا بیا کہ ز تنگ درکنار کشتم ۔ بہ تنگ آمدہ ام
چند انتظار کشتم ۔ دیگر ز آمدنت اگر صبر داشتمے ۔ درون گذشت گل و سمن کاشتمے ۔ مین تو آپکا ایک
مدت مدید و عرصہ بعید سے منتظر تھا اور انتظار کر رہا تھا مجھکو معلوم تھا کہ آپ برائے فتح طلسم تشریف
لائے ہین اس طرف سے آہو کے عقب مین تشریف لائینگا لیجیے یہ آپکا شکار موجود ہی اب جو صاحبقران
نے ملاحظہ فرمایا تو اوس ہرن کو ایک رسی سے بندھا ہوا پایا کہ وہ کھڑا ہی صاحبقران نے خیال فرمایا
کہ بڑا کامل ہی کہ اسکو میرے حال سے آگاہی ہوگئی اور اس سے بھی یہ خبردار ہوا کہ مین آہو کے عقب مین
آہو کی تلاش مین آیا ہون واہ کیا خوب اسکو کچھ علم غیب مین بھی دخل ضرور ہی یہ ضرور بندہ خاص خدای
کریم و مقبول بارگاہ الٰہی ہی اسکے اوپر سب حال روشن ہوگا کوئی حال اس سے پوشیدہ نہ ہوگا
اس کمال اور اس مرتبہ کا فقیر آجتک میری نگاہ سے نہین گذرا جیسا یہ درویش کامل ہی یہ خیال
فرماکے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ علیک السلام اے بندہ خاص خداوند کارساز مین ہی آپ ہی
کے تلاش مین تو یہان تک آیا ہون بہت مقدر سے آپکی زیارت سے مشرف فرمایا میری کیا
خوش تقدیر ہی اور خوش قسمتی ہی کہ آپکی زیارت سے مشرف ہوا یہ فرماکے اور قدم بڑھاکے اوسکا دامن پکڑکے

قریب تشریف لائے راوی بیان کرتا ہے کہ اس صحرا میں آکر صاحبقران ایسے محو ہوئے ہیں کہ کسی
امر کا خیال تک نہیں رہا اپنے پرائے سے بھی لشکر کا خیال نہیں آتا ہے اس درویش کو تو دیکھکر بالکل بیخود
ہو گئے ہیں ادھر سے صاحبقران چلے ادھر سے وہ فقیر چند قدم چلا کہ صاحبقران نے لپک کر اوسکے
قدموں کو بوسہ دینا چاہا کہ اوسنے صاحبقران کا سر ہاتھوں پر روک لیا اور کہا کہ اسے بابا یہ کیا کیا میں
تمھارے قدموں کو بوسہ دون تو زیبا ہے کیونکہ تم مجاہد دین اسلام ہو تمھارے قدم کی برکت سے تمام
عالم ضلالت کفر سے پاک و صاف ہوا تمنے شمع اسلام کو روشن کیا ورنہ تمام عالم بسبب ظلمت کفر کے
تاریکی میں تھا کوئی خداوند کریم کے نام سے آگاہ نہ تھا تم ہی نے اس اسم پاک سے سبکو آگاہ کیا گمرہوں کو
راہ ضلالت کو شاہراہ اسلام پہ پہونچایا یہ تمھارے قدم کی برکت ہے کہ ہر طرف اب یا ہو حق اسم باری تعالے
لیا جاتا ہے تم نے بزور شمشیر کفار کو کلمہ طیبہ تعلیم کیا اور نشان اسلام کو بلند کیا مجکو لائق و لازم ہے کہ مین تمھارے
قدموں کو بوسہ دون اور تمھارے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگاؤن میری سعادت ہے کہ تمھاری خدمت بجالاؤن
اور تمھاری غلامی اختیار کرون مین ایک ادنی سگ ناپاک اوسکے در کا ہون سوا سے گوشہ نشینی کے مجھ سے
کیا ہو سکتا ہے میرا بال بال گناہ میں مبتلا ہے کیونکہ مجھ سے دنیا پر کچھ نہ ہو سکا سوا سے کھانے اور سونے کے
تم ایسے مجاہدوں کے سبب سے دنیا قائم ہے کہ تمنے اگر اس جہان کو آلایش کفر سے پاک کیا اور سبکو راہ راست دکھائی
مین دعا کا امیدوار ہون یہ کہکر صاحبقران کو گلے سے لگایا اور وہ فقیر نہایت شفقت سے پیش آیا اپنے
پاس لاکر اوس چٹان پر بٹھایا آپ سامنے بیٹھا صاحبقران بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے ہین کہ کیا خلیق
ہے ایسے انسان کہان پیدا ہوتے ہین اوس درویش نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران
کچھ کلام فرمائیے کیا آپکو میری صحبت ادس ملاقات سے کچھ ناگوار گذری اور خاطر کو ملال ہوا ہم فرما ہو گر ان ہے جو کچھ
کلام نہین فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ نہین اے بزرگ مین حیران ہون کہ یہ کیا مقام ہے اور یہ اسقدر زرد
کیون ہے کہ جو شے یہان کی ہے زرد ہے اور نیز یہ ارشاد کیجئے کہ آپ نے اسیر فرمایا ہے اسکے تعاقب مین بہت
عرصے سے پریشان تھا اسی کی تلاش مین یہان آیا تھا اور آپنے کا اسم مبارک کیا ہے اوس درویش نے
مسکراکر جواب دیا کہ تم اسکا کو پریشان ہو اے عزیز یہ صحرا بہشت بہار کہتے ہین اور یہ بھی ایک مقام ہے
مقام دنیا سے میرا نام درویش ریاضت کیش ہے مجکو بسبب اپنے علم کے معلوم ہوا تھا کہ تم اس طرف تشریف
لاتے ہو تم نے دو دو شہ فتح کیے ہین ایک ورشہ سیمین و ایک ورشہ اعظم سے دون جادو وا علم و جادو

سے اپنے اہل لشکر و سرداروں کے تمہاری اطاعت کی اور بادشاہ سابق اور حکیم استقلینوس نے
و دیگر سرداران طلسم تمہارے مطیع ہوئے پیشتر جادو کو قتل کرکے کوہ بیتون کو برباد کیا مرسخ جادو کو مارکر
آراستہ درختہا سوسن کا کھولا یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ تمنے لوح کو حاصل کیا اور چشمہ زمزم مین غوطہ دیکر
اوسکی عبارت کو ظاہر کیا زمزم جادو کو قتل کیا اب تم برائے شکار نکلے ہو چونکہ میرے مقدر مین تمہاری
زیارت لکھی اس سبب سے تم آہو کے تعاقب مین اس طرف کو آئے مین یہان بیٹھا ہوا تھا کہ یہ آہو بھاگا
ہوا ادھر کو آیا مین نے اسے پکڑ لیا چونکہ مین واقف تھا کہ تم اسی آہو کے تلاش مین یہان آوگے مین آہو
کو پکڑ کے بہت خوش ہوا کہ یہ ایک خدمت مجھسے ہوئی جب آہو کو پکڑ چکا تو تمہارا انتظار کرنے لگا
خداوند کریم نے تمہارے قدم دکھائے میری مراد برآئی مین بہت خوش ہوا تمکو دیکھکر اب یہ بیان کرو کہ
مزاج مبارک کیسا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اوس فقیر نے جسقدر حال تھا بیان کیا بلکہ کل واقعہ بیان کیا
اول سے آخر تک لوح کا نام بھی لیا مگر صاحبقران کو بالکل کسی امر کا خیال نہوا کہ لوح کو دیکھیے بلکہ اون
ان باتون کے بیان کرنے سے صاحبقران کو اوسکا اعتقاد اور زیادہ ہو گیا اوسکی طرف سے اونسے
کہا کہ یا صاحبقران کوئی اسقدر غصہ فرماتا ہے شکار کے نہ ملنے سے آپکی عقل اور دانائی کے خلاف
ہے یہ تو جنگلی جانور ہین جب آدمی شکار کھیلتا ہے تو ہزارون جانور نکل جاتے ہین اور سیکڑون شکار ہوتے
ہین اسقدر غصہ نہین کرتے ہین کہ آپ بھی ہلکان ہوئے مرکب کو بھی ہلکان کیا باوجودیکہ آپکو یہان تشریف
لائے ہوئے عرصہ ہوا ہے مگر اسوقت تک پسینہ نہین خشک ہوا ہے لیجیے یہ ہرن موجود ہے اسکو ذبح
فرمائیے کباب لگائیے نوش فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے بقصد ہلاکت اسکے تعاقب
مین مرکب نہین اوٹھایا تھا بلکہ یہ خیال کیا تھا کہ اسکو زندہ اسیر کرلون کہ یہ بہت خوبصورت ہرن
ہے مگر اسنے اسقدر مجھکو پریشان کیا اور اسقدر ہلکان کیا کہ مین نے قصد کرلیا کہ اب اسکو تیر سے
شکار کرون یہ کوہ کے قریب پہونچ گیا مین بھی مرکب کو صحرا مین چھوڑکر کوہ پر آیا جب کوہ پر پہونچا
تو اسکو نہ پایا بلکہ یہ گھاٹی نظر آئی خیال مین آیا کہ نیچے چلکر تلاش کرون چنانچہ یہان پہونچا چونکہ آپکی زیارت
میرے مقدر مین مقدر تھی جو یہ امر میرے ذہن مین آیا یہ ہرن مجھکو یہان لایا مین اسکا بہت ممنون و مشکور
ہون پس اسکو آپ اپنے ہاتھ سے رہا فرمائیے مین اس سے بہت خوش ہوا کہ اسکی بدولت مین آپکی
زیارت سے مشرف ہوا مین نے اوسکے صلہ مین اور اس خوشی کے سبب سے اسکو آزاد کیا درویش نے کہا

صاحبقران کو اشتیاق ہوا اوسکے دیکھنے کا اور ایک الفت سی دل مین پیدا ہوئی بقول کسی شاعر کے شعر
عشق از دیدار خیزد در بسا کین دولت از گفتار خیزد ؛ پھر صاحبقران نے اوس درویش سے فرمایا
کہ کیون شاہ صاحب تم بھی اوس نازنین کو دیکھتے ہین تمہارا وہ کیون ہمکو اپنے گھر دکھاتے کی
درویش نے کہا کہ کیسا میرے بیان سنکے آپکو دیکھنے کا اشتیاق ہوا انکی تعریف سے چلیے
سہ پہر کا وقت ہی شاید وہ ہوا کے سیر صحرا کو نکلی ہوگی آپ اوسکو دیکھ لین صاحبقران
نے فرمایا کہ بہتر لشکر ایسے لیے چلیے پس وہ درویش حقیقت کیش صاحبقران کو ہمراہ لیکر سیر صحرا چلا
صاحبقران کی یہ حالت تھی کہ محو ہو گئے ہین جدہر نگاہ اوٹھا جاتی ہے سب پر زرد ہی زرد نظر آتا ہے عالم
ہے کہ زمین زرد آسمان زرد درخت زرد ہوا زرد درختون کے پتہ تک زرد ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت
خزان رسیدہ ہین مگر یہ امر نہین ہے وہ ڈالی ہی ہین زرد ہین اونکی بہار یہی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران
کو ایک مقام سے دوسرا مقام زیادہ پر بہار ملا ہر قدم پر نئی بہار کا سمان تھا وہ طائران خوش الحان کا
بزبان بزبانی حمد الٰہی مین شاخہا سے درخت پر بیٹھکر زمزمہ سنجی کرنا طاؤسان خوش خرام کا وہ رقص
کرنا کسی طرف قمری کی کوکو کسی سمت نعرہ حق سرہ بلبلون کا گلون کے اشتیاق مین ادہر سے اوڑکر
اودہر جانا نسیم و صبا کے جھونکون کا چلنا دل کو باغ باغ کیے دیتا تھا وہ سبزہ خوابیدہ کا بار بار ہر
قدم پر براے تعظیم صاحبقران اوٹھا دالنی وہ صحرا عجب مقام پر بہار تھا ہر طرف سے بوے خوش
چلی آتی تھی دماغ کو معطر کیا جاتی تھی جب ہوا آتی یہ معلوم ہوا کہ کسی نے قرابہ کے قرابہ عطر کے لنڈھا دیے
صاحبقران خوش ہو ہوکر ہر طرف ملاحظہ فرماتے تھے اور اوس درویش سے فرماتے تھے کہ واقعی کیا پر بہار
صحرا ہے مین نے ہر دو قاف کی بھی سیر کی مگر ایسا پر بہار صحرا وہان کبھی نہین دیکھا یہان آکر دل باغ باغ
ہو گیا ہر رنج و غم سے فارغ ہو گیا شان پروردگار صنعت کریم کارساز کی تعریف فرماتے ہوئے یہ کہتے
ہوئے کہ اگر ہر موے تن زبان ہو جائے جب بھی تعریف خلاق جہان ادا نہ ہو سکے بقول شاعر شعر اگر ہر
موے تن گردد زبانے ؛ بیارم شکر تو ہرگز بیانے ؛ واقعی عجب مقام پرفضا ہے آپ نے یہ مقام پسند
فرمایا مین جانتا ہون کہ دنیا پر یہی ایک مقام ہے جسکی تعریف شاعر نے کی ہے شعر اگر فردوس بر روی
زمین است ؛ ہمین است و ہمین است و ہمین است ؛ اس مقام کی نسبت کہا جائے تو زیبا ہے یہ صحرا نمونہ
باغ رضوان کا اور نقشہ ہی باغ عدن کا کیون نہ ہو کہ جہان آپ ایسا بندۂ خاص کریم کارساز مقیم ہو

دو مکلہ کیونکر پیدا ایسی پر فضا ہوا اوس فقیر نے کہا کہ یہ امر نہین ہی آپ کے تشریف لانے کی وجہ سے یہ صحرا پر بہار ہی اور آپکے قدم کی برکت سے یہ مقام پہونچا ہی اگر آپ تشریف نہ لاتے کبھی یہ صحرا ایسا شاداب و خوشگوار نہوتا آپکے آنے کی برکت سے یہ سامان اس جنگل مین پیدا ہوا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آپکے قیام فرمانے کے سبب سے اسکی یہ بہار ہی جو آپ یہان قیام فرماتے نہ یہ بہار اس مقام پر پیدا ہوتی پس اس طور سے دونون باہم گفتگو کرتے ہوئے صاحبقران اور وہ درویش سیر صحرا کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے صاحبقران نے اوس مقام کو سب مقام سے زیادہ پر بہار پایا جیسے صاحبقران وہان پہونچے ہر طرف سے طائران خوش الحان کی زمزمہ سنجی کی صدا آنے لگی طاؤسان صحرا رقص کرنے لگے درخت میوہ دار دست بستہ ہوکر جھومنے لگے صاحبقران کہ اوس مقام پر تشریف لائے گویا بہار تازہ اوس صحرا میں آئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اوسی صحرا کے بیچ مین ایک بنگلہ زعفرانی بعمدہ کاریگری بنا ہوا ہی اس قدر چمکتا ہی کہ اوسپر نظر کام نہین کرتی ہی خیرگی کرتی ہی اوسکا کلس طلائی ہی وہ بنگلہ یکمرا سے کا معلوم ہوتا ہی چپک اوسمین ہیرے کی سی ہی عجیب خوشنما اور طرحدار بنگلہ ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ کسی نازک ادا گل اندام کے رہنے کا یہ مقام ہی اوس بنگلے سے اوسکے مکین کی نزاکت رعنائی و عشوہ گری ثابت ہوتی ہی وہ بنگلہ امید ہر خاص و عام معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آفتاب زمین سے طلوع ہو رہا ہی گو کوئی ابھی باہر نہین آیا ہی مگر بنگلہ کا انداز اور طریقہ کہتا ہی کہ کوئی معشوق طناز طرحدار تمثال عالم اسمین جلوہ فرما ہی اس برج زعفرانی مین کوئی بلقیس ثانی رونق افروز ہی صاحبقران کی جو اوس بنگلہ پر نگاہ پڑی بہت تعریف فرمائی درویش سے فرمایا کہ واقعی کیا خوشنما بنگلہ ہی اس بنگلہ سے ہی اسکے مکین کی نزاکت اور حسن و خوبصورتی کا ثبوت ہی جس نازنین کے رہنے کا مکان اور مقام ایسا پر بہار اور خوش انداز قطع دار ہی وہ کیسی ہوگی اگر اوسکو اچھا سے مرد لوگ تصور کرین تو زیبا ہی مجکو تو اوسکے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا دیکھئے اوسکا جلوہ نظر آتا ہی یا نہین مین اوسکے روئے انور کی زیارت سے بہرہ مند ہوتا ہون یا نہین دیکھتا ہی میرا طالع یاوری کرے اور نصیبا رہبری کرے کہ اوس حور خصال پری تمثال کی زیارت نصیب ہو جسکا یہ بنگلہ ہی گو مین نے اوسکو دیکھا نہین ہی مگر آپکے تشریف فرمانے اور اس بنگلہ کی رعنائی سے اوسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا لیکن جلدی اوس آفتاب آسمان حسن کی صورت نظر آئے دل مشتاق کی آرزو بر آئے درویش نے کہا کہ یا صاحبقران آپ تو فریفتہ اور اس بنگلہ کو دیکھکر ایسے اوس

اوس نازنین کے مشتاق ہوگئے کہ عنان صبر دست اختیار سے چھوٹی جاتی ہے اسقدر بیقرار نہ ہوجیئے دلکو
قابو مین رکھیئے یہ آپکے طریقہ کے خلاف ہے اگر وہ نازنین کسیکا ناموس ہو تو کیسی قباحت ہے آپکے دین
و مذہب مین پرائے ناموس کو بخیال بد دیکھنا گناہ ہے یہ کیسی آپکی حالت ہوئی جاتی ہے صاحبقران نے
جو یہ سنا سر جھکا لیا اور دل سے کہا کہ تو کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہے یہ کون سی حرکت نازیبا ہے ایسے مرد
بزرگ کے روبرو یہ دل مین کہتا ہوگا کہ حمزہ عجب مہمل شخص ہے اور بیہودہ صاحبقران یہ خیال فرمارہے
تھے اور دل سے باتین کر رہے تھے کہ یکایک اوس بنگلہ کا پردہ جو در پر پڑا ہوا تھا زربفت کا وہ بلند ہوا
کیونکہ صاحبقران کی اوسطرف نگاہ تھی درویش پہلو مین کھڑا ہوا تھا صاحبقران مثل آئینہ حیران
بنگلہ کی طرف نگران تھے جیسے ہی پردہ اوٹھا ایک برق سی کوند گئی یہ عالم ہوا کہ اگر صاحبقران اسم کو
پہچانالین [?] تو مثل حضرت موسیٰ کے غش آجاتا جیسے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر غش آیا تھا آنکھین
صاحبقران کی چکا چوند سی ہوگئی آپ نے آنکھین ملکر جو دیکھا تو ایک آفتاب عالمتاب کو اوس
رخ زعفرانی سے طلوع ہوتے پایا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نازنین بوٹا سا اوسکا
قد جوانی کا سینہ پر ابھار گردن صراحی دار آنکھین دونون جوانی کے نشہ سے لال لال اونمین سرخ
سرخ ڈورے پڑے اوسکا یہ عالم ہے کہ گویا کوٹ کوٹ کر موتی بھر دیئے ہین پیشانی نورانی مثل بدر کے
روشن رخسار مانند گل کے نازک لب دونون دو گلاب کی پنکھڑی دانت ہیرے کی کنیان [?] زلف
دوش پر پڑی ہوئین یہ معلوم ہوتا ہے کہ گیسو زلف مشکین ہوا کے سبب سے رخ پر آتی ہے کہ دو ناگ [?]
دفعتہ [?] مل رہے ہین یا ابر کالا کہ آفتاب پر آگیا جب وہ ہٹ گئین یہ معلوم ہوا کہ ابر تیرہ آفتاب پر
سے ہٹ گیا ازسرتاپا دریائے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے زعفرانی جوڑا پہنے ہوئے مگر لگتا [?] اوس
کی ایک سادہ پن ظاہر اوس سادہ پن مین بھی ہزار ہزار بناوٹ تھے بقول شاعر نظم تھا ۔ اوس گل کا جامہ
زیب بدن ۔ سادگی پوشاک پر تھے سو چمن ۔ سبزہ نخل گل جوانی تھا ۔ حسن یوسف فقط
کہانی تھا ۔ ناک مین نیم کا فقط تنکا ۔ شوخی چالاکی مقتضا سن کا ۔ صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا کہ ایک نازنین مہ جبین مہ تمکین قتال عالم آفت جان سرو بوستان [?] جہان اوس بنگلہ سے
نکلی سامنے آکر کھڑی ہوئی صاحبقران نے جو اوسکو ملاحظہ فرمایا تو اوسکے چہرہ سے آثار عشق
پیدا تھے معلوم ہوتا تھا کہ کسی پر یہ دلدادہ ہے اور کسی کی فریفتہ ہے دونون رخسار اوسکے زرد تھے

آنکھوں میں حلقہ پڑے ہوئے لبے ہونٹ دونوں خشک معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی پہ مرتی ہے کسی کی
شیدا ہے آثار عشق رخ سے ہویدا ہیں چہرہ زعفرانی اوسکا کہتا ہے کہ یہ عاشق ہے اور کسی کی شیدا ہے
صاحبقران نے جو اوسکی صورت زیبا اور شکل رعنا دیکھی محو نظارہ ہوگئے اور وہ اوس نازنین
نے جنگل سے نکل کر چاروں طرف دیکھا اوسکی نگاہ صاحبقران پہ پڑی ایک مرتبہ خوش ہو کر
یوں پکاری کہ یہ کون گل رعنا اور خوش لقا آیا ہے کہ تمام صحرا بہار سے مملو ہے شعر خوش بہار سے جو تم آئے
ہر طرف نسیم بہار کے جھونکے چل رہے ہیں بلبلیں خوش ہو رہی ہیں یہ کون شاید گلزار میں آیا ہے کہ صحرا
کا یہ عالم ہے کہ کثرت بہار سے اپنے جامہ میں نہیں سماتا ہے اور یہ ایک مطلع شیخ تصدق حسین داستان گو
کا پڑھا مولف مطلع نسیم صبح دم پھر باغ میں جا کر پکار آئی ۞ مبارک بلبلوں تمکو کہ پھر فصل بہار آئی ۞
دیگر مطلع کسی شاعر کا مطلع عجب انداز سے کچھ صحن گلشن میں بہار آئی ۞ بگرد فرش نازک سبزہ کا دیبا سا
آئی ۞ یہ مطلع پڑھ کر صاحبقران کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا گو صاحبقران نے ملاحظہ ہو فرمایا تو اوسکے
چہرہ پر آثار رنج و غمی ہویدا پائے صاحبقران نے یہ دیکھ کر درویش سے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو
تو میں اس نازنین سے کچھ کلام کروں درویش نے کہا کہ آپکو اختیار ہے میں منع کب کرتا ہوں آپکو زیبا
ہے اگر وہ آپ سے کلام کریں تو شوق سے کلام ہوجیے صاحبقران نے جب یہ اجازت پائی صاحبقران
اوس نازنین کی طرف چلے وہ بھی چند قدم بڑہی مگر یہ عالم تھا کہ بشاشت دوخناک تھی یہ معلوم ہوتا تھا
کہ گویا اپنے جامہ میں نہیں سماتی تھی پھولوں نہ سماتی تھی اسے فرط خوشی کے جب صاحبقران اوسکے
قریب پہونچے اوسکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے نازنین یہ بتا تو ماہ کس آسمان کی اور پھول
کس باغ حسن کا ہے بیان کر اور تیرا نام نامی و اسم گرامی کیا ہے شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ۞ و گر
ماہی ترا منزل کدام است ۞ اوس نازنین نے کچھ جواب نہ دیا تھا کہ ایک نازنین اور زرد پوش اوس
جنگل سے باہر آئی گر خوش وضع طرحدار شوخ و شنگ جوانی کی امنگ بھرا اوس نازنین کے آکر
کھڑی ہو گئی اور صاحبقران کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ ہمارے ملک سے کیا دریافت فرماتے ہیں
پہلے آپ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے کیا آپ ہی طلسم کشا ہیں آپ ہی کا اسم مبارک
حمزہ صاحبقران ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جی ہاں اسی خاکسار سراپا انکسار کو حمزہ صاحبقران
کہتے ہیں یہی حقیر پر تقصیر طلسم کشا کے لقب سے مشہور ہے اوس نازنین نے کہا کہ داہ

کیا خوب آپ نے تو بعض لوگون کو مار مار ڈالا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کون لوگ ہین کہ جنکو
مار مار ڈالا ہے اونکا نام بتاؤ اوس نازنین نے کہا کہ کیا بیان کرون یہان تشریف لائیے تو بیان کرون
یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ آپ کبھی کھڑے ہون اور مین بیٹھی چلیے مسند پر جلوہ فرمائیے یہ واقعہ سماعت
فرمائیے اپنے مشتاقون کو اپنے جمال جہان آرا سے شاد فرمائیے آپ نے تو بہت انتظار
کرایا آج آرزو پوری ہوئی امید برآئی کہ آپکے قدم آئے کسی کی جان مین جان آئی تن مردہ
مین روح نے عود کیا اگر ایکدن اور نہ آتے تو کوئی نیم جان ہلاک ہو جاتا لبون پر دم تھا
آپکی آمد سنکے تو آج بستر بیماری سے اوٹھا اور باہر آیا آپ کیا آئے گویا دوا سے دفع مرض عشق
لائے کوئی بیمار اچھا ہوگیا ورنہ اوس سے اوٹھا نہ جاتا تھا یہ خبر پاکر کہ حضرت صاحبقران تشریف لائے
ہین بیقرار ہو کر اوٹھ بیٹھا اور باہر بنگلہ کے آپکے اشتیاق مین آیا اوس نازنین نے پہلی نازنین کی
طرف اشارہ کیا کہ یہ آپکی شیدا اور فریفتہ ہین آپ پر جان دیتی ہین یہ ساری کہتا ہے کہ یہ سچ ہے صاحبقران
نے سنا دل خوش ہوگیا چہرہ پر رونق آگئی پس اوس نازنین نے ہمراہ ہو کر دو پہنچی کے اوس بنگلہ
مین تشریف لائے اوس نازنین نے صاحبقران کو لا کر مسند پر بٹھایا ملکہ کو برابر صاحبقران
کے بٹھایا اور خود سامنے بیٹھی وہ دونون بھی سامنے بیٹھا اب صاحبقران نے فرمایا کہ حال بیان
کرو کہ تم کون لوگ ہو اور یہ نازنین کس باغ حسن و خوبی کی گل ہے اور کس آسمان حسن و جمال کی
خورشید ہے تو اوسنے کہا کہ یا حضرت صاحبقران سماعت فرمائیے یہ نازنین جو کہ آپکے پہلو مین جلوہ فرما ہے
اسکا نام ملکہ زعفران زار سلیمانی ہے دختر ہے حاکم شہر زعفران زار کی شہر اسکو پسند آیا یہان آکر
یہ بنگلہ بنایا ہے مین اسکی وزیرزادی ہون یہ آپکی تصویر دیکھکر آپ پر عاشق ہوئی اوس دن سے
آپکے آتش فراق مین جلا کرتی تھین اور رات دن صدمہ جدائی اوٹھایا کرتی تھین انکو آپکے
وصل سے ناامیدی تھی کہ مین نے بذریعہ سحر کے دریافت کیا معلوم ہوا کہ آپکا وصل ملکہ کو نصیب
ہوگا آپ صحرا سے بہشت افزا مین تشریف لائینگے پس اوسدن سے ملکہ نے یہان اپنا رہنا
اختیار کیا اور آپکا انتظار فرمانے لگین ہر روز مجھ سے فرمایا کرتی تھین کہ کیون وزیرزادی
وہ کونسا دن ہوگا جو مین وصل سے صاحب تصویر کے شادکام ہونگی یہ تو دریافت کرو
کہ یہ تصویر کس آفت جان دل خانمان برباد کی ہے مین نے سحر سے جو دریافت کیا تو آپکا نام

ظاہر ہوا پس مین نے ملکہ کو مژدہ دیا کہ یہ تصویر جس شخص کی ہے اوسکا نام حمزہ صاحبقران ہے وہ
فلان تاریخ و فلان زمانہ مین ایک ہرن کے تعاقب مین یہان تشریف لائے گا پس اس امید پر
انکی زندگی تھی اور اسی آس پر آجتک یہ زندہ رہین آج صبح کو مین نے انکو خبر دی تھی کہ تو مبارک
ہو تمھارا معشوق آج آئیگا آج وہی دن اور وہی تاریخ ہے ملکہ یہ سنکے خوش ہوئین یقین کہ
جب آپ اس طرف کو شاہ صاحب کے ہمراہ چلے تھے مین نے ملکہ کو آگاہ کیا تھا کہ صاحبقران
اس طرف تشریف لاتے ہین آپکے اشتیاق مین باہر جاکر کھڑی ہوئین اب آپ نے سماعت
فرمایا سارا واقعہ خلاصہ یہ ہے جو کہ مین نے خدمت عالی مین عرض کیا یہ آپکی عاشق و شیدا ہین
انپر رحم فرمائیے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا خود دل آچکا تھا اور مبتلائے زلف ہو چکے
تھے یہ جو اوس وزیرزادی نے کہا آپ نے جواب دیا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا مین نے سنا اور سمجھا
کیا مگر ایک خرابی ہے کہ ہم لوگ ساحر سے عقد و نکاح نہین کرتے ہین جب تک وہ سحر سے توبہ نہین
کرتی ہے پس اگر تمھاری ملکہ سحر سے توبہ کرین تو کیا مضائقہ ہے اوسنے مسکرا کر جواب دیا کہ یا صاحبقران
ملکہ اور مین قبل سے مطیع اسلام ہو چکی ہون خواب مین ایک مرد بزرگ نے آکر ہم دونون کو مطیع
اسلام کیا اسی غرض سے تو اس صحرا مین مسکن کیا تاکہ کوئی ہمارے حال سے آگاہ نہو یہان ان
درویش کو ہم نے مسکن گزین پایا دل مین کہا کہ یہ بھی خداپرست اور مرد بزرگ ہے خوب یہان بسر
ہوگی پس ہم یہان رہنے لگے آپ شوق سے ملکہ سے کلام فرمائیے کس طرح کا خیال نہ فرمائیے
یہ کہکر چند طریقہ قواعد دین اسلام کے اوسنے بیان کئے اب صاحبقران کو یقین کلی ہوگیا کہ جو کچھ
اوسنے کہا ہے سب سچ اور درست ہے صاحبقران کا خود دل اس امر کا خواستگار تھا کہ اس نازنین
سے عقد کرون اور اس نازنین کو اپنے تصرف مین لاؤن صاحبقران از حد بیقرار ہو رہے تھے
اوس نازنین زعفران پوش کی طرف متوجہ ہوئے صاحبقران نے اوس میلے لباس مین بھی
اوسکو اس طور سے پایا کہ جیسے آفتاب ابر تنک مین چمکتا ہے وہ لباس میلا ہزار ہزار بناؤ دکھا رہا تھا
پتا ثابت ہوتا تھا کہ کسی کے اشتیاق اور صدمہ فراق کی وجہ سے اس نازنین نے تبدیل لباس
نہین کیا ہے پس صاحبقران نے اوسکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے ملکہ کچھ کلام کرو اپنے مشتاق
سے ملکہ نے مسکرا کر اپنی وزیرزادی کی طرف دیکھا اوسنے عرض کیا کہ ملکہ فرماتی ہین کہ بارہ دری مین

تشریف لیے چلیے وہاں بزم عشرت آراستہ ہو دور شراب چلے ارمان دلی پورے ہوں
ہم دونوں کے فراق رسیدہ رنج کشیدہ باہم ملیں صاحبقران نے فرمایا کہ بارہ دری کہاں ہے جو سوا
اس بنگلہ کے اوس نے عرض کیا کہ آپ تشریف تو لے چلیں صاحبقران نے فرمایا کہ چلو مجھکو کب
انکار ہے پس وہ دونوں نازنین اور صاحبقران در بنگلہ پیش طرف بارہ دری کے چلے اوس بنگلہ
سے نکل کر صاحبقران ایسے اوسکے عشق میں مدہوش ہوگئے ہیں اور ایسے خود رفتہ ہوگئے ہیں کہ کچھ خیال
نہیں ہے چند قدم چلے تھے کہ سامنے سے ایک شاندار باغ نمودار ہوا وہ نازنین صاحبقران کو ایک رشک
فردوس کے باغ میں آئی اب جو صاحبقران نے باغ کو ملاحظہ فرمایا تو اوس باغ کو خوب لالہ و گل
سے مملو پایا ہر طرف اشجار میوہ دار کثرت اثمار سے زمین کے بوسہ لے رہے تھے نہریں سلسبیل
آسا جاری تھیں طائران خوش الحان کے قفس شاخہائے درختان میں آویزاں تھے وہ باغ نمونہ
جنت تھا اس باغ میں پہونچکر زیادہ تر محو اور خود رفتہ ہوگئے دین و دنیا کی خبر نہ تھی کہ میں کہاں ہوں اور
یہ کیا مقام ہے پس صاحبقران اوس نازنین کے ہمراہ طرف بارہ دری کے باغ کی سیر کرتے ہوئے
چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ داخل بارہ دری ہوئے اب جو صاحبقران بارہ دری میں تشریف
لائے آواز آئی کہ یا حمزہ صاحبقران سلام علیک صاحبقران حیران ہوئے کہ یہ صدا کہاں سے
آئی کون میرا جاننے والا ہے اب جو صاحبقران نے ادھر اودھر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ چاروں طرف جو
دیکھا تو قدآدم آئینے لگے ہیں اونمیں تصویریں کھنچی ہیں اب جو صاحبقران نے اون تصویروں کی طرف
دیکھا تو وہ تصویریں شاہان سلف مثل جمشید جم و ضحاک ماران و فریدون و منوچہر
و کیکاوس و کیقباد وغیرہ کی تھیں ایک تصویر سکندر ذوالقرنین و دارا کی تھی اور ایک طرف نوشیروان
بزرجمہر و مالک ستر نگار و فرخ شہسوار قلندر و شمشیر وغیرہ کی تھیں جب صاحبقران نے
اون تصویروں کو دیکھا اوس وقت تصویر جمشید جم کی یوں گویا ہوئی کہ یا صاحبقران زمان یہ دنیا مقام
عبرت ہے اور سراسر فانی ہے خیال فرمائیے کہ میں بادشاہ ہفت اقلیم تھا جن و دیو و پری میرے تابع
حکم تھے ایک مرتبہ زمانے نے جو گردش کی اور یہ فلک سفلہ پرور جو درپے جور و ستم ہوا تو ضحاک ماران
نے مجھکو قتل کیا میں کیسا کیسا خراب و برباد ہوا اور کیا کیا مجھکو پریشان کیا ہے آخر کو مجھکو قتل کرایا پس
اس دنیا کا اعتبار نہیں ہے اسپر بھروسہ کرنا بیکار ہے یا صاحبقران اس دنیا کو ترک کرکے گوشہ نشین ہونا

بہتر ہے صاحبقران یہ سوشن کر سب سنا کیے اسی طور سے تصویر ضحاک گویا ہوئی اور سنے بھی بادشاہ
دنیا بے ثباتی دنیا کو بیان کیا بعد تصویر ضحاک کے تصویر فریدون و منوچہر و نوذر و کیقباد
و کیکاوس و کیخسرو و لہراسپ وغیرہ نے بے ثباتی دنیا کی بابت کہا اور یہاں ان تصویروں کے
بیان کرنے سے صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ بے ثباتی دنیا آنکھوں میں پھر گئی ٹپ ٹپ آنکھوں سے
آنسو گرنے لگے اور یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ واقعی دنیا ہیچ ہے اور بیکار ہے اس دنیا کے لیے اور
دولت کے خیال سے کیسے ہیں نے ہزاروں کو قتل کیا اور خون ناحق اپنے سر پہ لیا اے حمزہ
تو نے یہ سب کام اپنے دل کی خوشنودی اور طمع کی خواہش فرو کرنے کے لیے کیا کیا بارہ ہوا اس
نفس امارہ نے مجھے بہکا رکھا تھا دنیا ہیچ ہے اور بیکار دنیا سب ہیچ ہے پس اس نازنین کے عشق سے
دست بردار ہوا اور دنیا کو ترک کرو اور فقیری اختیار کرو صاحبقران یہ خیال کر رہے تھے کہ
تصویر دارا گویا ہوئی کہ یا حمزہ اے صاحبقران دنیا مقام عبرت اور بے ثبات ہے مجھ ایسا بادشاہ
ہفت کشور تھا اور یہ سکندر جو کہ میرے برابر کھڑا ہے اسکا باپ باجگذار میرا تھا اسنے جب تخت
حکومت پر قدم رکھا باج دینا موقوف کیا میں نے نامہ تحریر کیا کہ خراج روانہ کرو اسنے انکار کیا
میں نے لشکر کشی کی اس فلک سفلہ پرور نے میرے ساتھ سلوک کیا کہ مجھکو سکندر کے ہاتھ سے
شکست ہوئی اے صاحبقران میرے اور کیا منحصر ہے اس دنیا دون نے کیسے کیسے ساتھ وفا کی ہے بڑے
بڑے بادشاہان بزرگ و پہلوانان زبردست کو خاک میں ملا دیا اونکی قبروں کے نشان تک
نہیں باقی ہیں یہ بھی نہیں ہوتا ہے کہ کوئی فاتحہ پڑھے یا دو پھول چڑھا دے کوئی اونکا نام تک نہیں
لیتا ہے ایسے بے نشان ہو گئے یہ کہکر یہ چند شعر کسی شاعر کے بے ثباتی دنیا میں پڑھے نظم
ہائے عبرت سرای فانی ہے ٭ مورد مرگ ناگہانی ہے ٭ اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ٭ آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے
آج جو رکھتے تھے سر پہ فخر سے تاج ٭ آج وہ خاک گور میں محتاج ٭ تاج میں جنکے ٹکتے تھے گوہر ٭ ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسۂ سر
کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے ٭ آج دیکھا تو خار بالکل تھے ٭ کل تھا جس جا پہ بلبلوں کا ہجوم ٭ آج اوس جا ہے آشیانۂ بوم
عزت و جاہ و حشم ہیں نہیں ٭ ہیں وہ مکان تو گر کے ہیں زمیں ٭ کوئی لیتا نہیں ہے قبر کا نام ٭ کون سے گور میں گیا بہرام
ہے نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ ٭ نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتہ ٭ اب رستم کا سام باقی ہے ٭ اک فقط نام ہی نام باقی ہے
[illegible] کا جو نہ سنتے تھے ٭ نہ کبھی دھوپ میں نکلتے تھے ٭ گردش چرخ سے ہلاک ہوئے ٭ استخوان تک کبھی اونکے خاک ہوئے

صحبت ساحران خوش الحان ۞ ہر شخص ہین کل من علیہا فان ۞ یا صاحبقران یہ رنگ دنیا ہی اس دنیا سے
محبت کرنا بے سود اور بیکار ہی نہایت درجہ اسکا محنت کرنے والا ذلیل و خوار ہی اس دنیا نے کسی سے
وفا کی ہو نہ کریگی اسپر بھروسہ کرنا اس سے محبت کرنا نہایت درجہ بیکار ہی یہی بہتر اور انسب ہی کہ
تارک دنیا ہو جائے اور گوشہ عافیت مین بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرے دنیا پر لعنت کرے جب اسطور
سے تصویر دارا نے بیان کیا صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ زار و قطار رونے لگے بالکل دل دنیا
کی طرف سے پھر گیا اور خیال کر لیا کہ یہ سب سچ کہتے ہین تو نے اپنی عمر بیکار اس دنیا کے طلب
مین برباد کی پس اب بھی کچھ نہین گیا ہو فقیری اختیار کر فقیرون کا بڑا مرتبہ ہوتا ہی ہر ایک اونکی خاطر
کرتا ہو راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران نے قصد فرمایا تھا کہ لباس کو جسم سے دور کر دین یہ خیال کر کے
گلے سے لوح طلسم اور وہ لوح جو کہ قتل ششکال کے لیئے تھی اور اکثر جنکے سبب سے سحر اثر نہین کرتا
تھا تمام اسلحہ اور ہمین وہ تیغہ بھی تھا کہ جس سے ششکال قتل ہوگا اور سب اثاثہ صاحبقران نے
اوتار کر رکھدیا اور اوس درویش کے طرف متوجہ ہوئے تھے کہ ایک تصویر سکندر گویا ہوئی کہ
یا صاحبقران جب مین نے بعد اپنے باپ کے مرنے کے تخت حکومت پر قدم رکھا اور بادشاہ
ہوا تو مین نے زنگیون سے مقابلہ کیا اونکو شکست دی کہ دارا نے میرے اوپر لشکر کشی کی مقابلہ
ہوا میری فتح ہوئی خلاصہ یہ کہ مین نے بزور شمشیر ہفت اقلیم پر قبضہ کیا سفر دریا کیا پھر ظلمات تک
براے تلاش آب حیات گیا میرے مقدر مین آب حیات نہ تھا میرے پاس بیشمار تجربہ کار حکیم اور منجم
تھے مین نے آئینہ بنایا سد سکندری بنائی بیس برس تک حکومت کی ہر قسم کا سامان عیش میسر
لیئے ہوا تھا مگر جب مرا تو سواے دو گز کفن کے اور کچھ مجھکو اوس مال و دنیا سے حاصل نہ ہوا اور
شاعر جیسا کہ اوسنے میری نسبت یہ پانچ مصرعہ نظم کیے ہین مخمس کے کل سو [illegible] کوہستان جو میرے پاس
مالی تھے وہ مقابر بستر تھے سب وہ تھی پاسکا مالی نکلے وہ اکھو اوپر یہ دو [illegible] مضمون خیالی
تھے وہ ہوا اگرچہ سامان ملکی اور مالی تھے وہ سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے
واقعی اوسنے یہ سب درست کہا مین نے جب اس دار فنا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی تو سواے
دو گز کفن اور تھوڑی سی زمین کے میرے مصرف مین کوئی شئی نہ تھی اور نہ ہو یاد بود [illegible]
تمام عالم پر قبضہ کیا تھا اور دولت بیشمار میرے قبضہ مین تھا [illegible] مگر میرے کام آیا [illegible]

کام آئی ہین ہزارون کو قتل کر کے اور لاکھون کا خون اپنے سر پر مول لیا اور یہ ملک
و دولت حاصل کی وہ دوسرون کی ہو گئی میرا ساتھ کسی نے نہ دیا اور دوسرون کا قبضہ ہو گیا میں نے
تو اپنی جان لڑائی ہزارون خون کر کے حاصل کیا تھا خون جگر کھایا تھا سب محنت مشقت
تو میرے مرنے کی بعد میرے اور دوسرون کا اوسپر قبضہ ہوا یہ حال ہی اس دنیا کا اور مال و دولت کا یہ
کسی کے ساتھ وفا نہین کرتی ہے اسکا یہ عالم ہے کہ جب اس سے تارک ہو تو ایسی باتین کرتی ہے کہ اس
محبت کی جائے اور جب اسکا کوئی طالب ہوا تو یہ اوس سے فرار کرتی ہے یہ عجیب ایک فاحشہ
عورت کا طریقہ رکھتی ہے کہ جب اوس سے محبت کی تو وہ فرار کرنے لگی جب نفرت کی تو وہ رغبت
دلانے لگی وہی اسکا طریقہ ہے جب اس سے بھاگے تو یہ پیچھا کرتی ہے جب طالب ہو تو یہ بھاگتی
ہے پس یہی بہتر ہے کہ اسکو ترک کرے اسکے حاصل کرنے مین کوئی نفع نہین ہے بلکہ نقصان ہے اور
ترک کرنے مین ہر طرح کا نفع ہے کہ خدا ملتا ہے مرتبہ اعلیٰ کو پہونچتا ہے سکندر کی اس تقریر سے
صاحبقران کا یہ حال ہوا کہ چیخین مار مار کر رونے لگے مثل ابر بہار کے دیدہ نرگسی سے آنسو
جاری ہو گئے دنیا و اہل دنیا کی طرف سے بالکل دل پھر گیا اوس درویش کی طرف دیکھکر فرمایا
کہ اے شاہ صاحب مجکو اب طریقہ درویشی تعلیم فرمایئے اور دلق گدائی مرحمت فرمایئے مین نے
اس دنیا کو ترک کیا کسی گوشہ مین بیٹھکر اپنی زندگی بسر کرونگا کیونکہ بقول ان لوگون کے یہ دنیا
شاہد فریب باز اور مکار ہے مین نے بہت سے گناہ کیے ہین کسی گوشہ مین بیٹھکر اونکے عفو
ہونے کی دعا کرونگا اس دنیا کے حاصل کرنے کے لیے مین نے ہزارون بندگان خدا کو
بے گناہ قتل کیا اون سبکا خون میرے سر پر ہے یہ تقریر صاحبقران کرتے جاتے ہین اور
لباس جسم سے اوتارتے جاتے ہین خلاصہ یہ کہ ایک کرتہ اور زیر جامہ تو رہنے دیا جسم مین باقی
سب لباس دور کیا مع اسلحہ و لوح بازو کے صاحبقران نے اب جو اون نمودیون کی طرف
دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ سبکی آنکھون سے مثل باران کے آنسو جاری ہین صاحبقران نے درویش
سے فرمایا کہ مجکو ایک کرتہ اور ایک تہمت مرحمت فرمایئے اور ایک بوریا کہ مین کسی گوشہ مین اوسکو
بچھا کے بیٹھ رہون اور اپنا پیالہ مجکو پلا دیجیے مین آپکا چیلہ ہوتا ہون اور دنیا کو ترک کرتا ہون
واقعی یہ زر و مال کسی کام آیگا نہ اولاد مین اس مال دنیا اور زر و جواہر سے سوائے کفن اور کٹورے کی

زمین سے کیا اور کیا لیجاؤنگا نہ اولاد ساتھ دیگی نہ مال و اسباب بعد میرے باہم حصہ بانٹ کر لینگے
یہ بھی تو نہ ہوگا کہ کوئی میری قبر پر قرآن خوان نوکر رکھے یا آٹھویں دن فاتحہ پڑھے کوئی لے یا
دو پھول چڑھا جائے یا ایک شمع روشن کر جائے سب دوسری فکرین ہونگے کوئی خبر لیگا
اس سے کیا فایدہ کہ مین اور دن کے لئیے اسقدر زحمت گوارا کرون اے شاہ صاحب سوائے
اپنے اعمال کے کوئی قبر مین ساتھ نہ دیگا وہ فکر کیون نہ کرون کہ اعمال درست ہون اور وہ چیز کیون
نہ حاصل کرون کہ جو میرا ساتھ دے یہ جو صاحبقران نے فرمایا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یا
صاحبقران ابھی آپکا زمانہ نہیں ہے آپ سے فقیری نہ ہوسکے گی آپ جہاد کیجئے اپنے لشکر
مین تشریف لے جائیے وہان سب کو آپکا انتظار ہے اور سب آپکے مشتاق ہین یا صاحبقران آپ
نازنین کے عشق مین مبتلا تھے اور یہ آپکی عاشق دلشیدا ہے آپ اس سے عقد فرمائیے عیش
و راحت بسر فرمائیے آپ سے درویشی نہ ہوسکے گی آپ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہین ملاحظہ
تو فرمائیے کہ آپکی محبت مین ایک شخص ہلاک ہوتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے عشق و عاشقی
سے ہاتھ اوٹھایا ہے مین کیا جانون کہ عاشق کسے کہتے ہین اور معشوق کسے کہتے ہین مین نہ عقد کرونگا
نہ نکاح مین سب چیزون سے دست بردار ہوا ہون دنیا کو مین نے ترک کیا دنیا پر لعنت کی دنیا کو طلاق
دیا مین نہ مانونگا ضرور درویشی اختیار کرونگا درویش نے کہا کہ یہ نازنین بھی ہلاک ہو جائیگی
صاحبقران نے فرمایا کہ مر جائیگی کیا یہ قبر مین میرا ساتھ دیگی یہ سبھی تو نہ ہوگا کہ جب مین مر جاؤن
تو میرے سوگ مین قبر پر بیٹھے یہی ہوگا کہ میرے مرنے کے دوسرے دن اسکی فکر ہوگی کہ مین اور
عقد کرون پھر مین کیا کرون عقد کر کے اپنی عاقبت کیون نہ درست کرون مین ضرور درویشی
اختیار کرونگا آپ مجھکو طریقہ درویشی تعلیم فرمائیے میرا دل بالکل دنیا کی طرف سے پھر گیا ہے مین
فقیر ہو کر کسی گوشہ مین بیٹھونگا درویش نے کہا کہ یا صاحبقران یہ کیا خیال اپنے دل مین آپنے
جمایا ہے اسکو نکالیے درویشی بہت سخت چیز ہے یہ نہین آپ سے ہوگی اسمین نفس کشی کرنا پڑتی
ہے آپ سے نفس کشی نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ اب تو مین نے قصد کر لیا ہے اور دنیا کو ترک
کیا ہے یہ کہکر اوس نازنین کی طرف دیکھکر کہا کہ بی بی تمکو اختیار ہے جو چاہے وہ کرو مین تم سے دستبردار
ہون بلکہ میری محبت سے باز آؤ اور میری طرف دل نہ لگاؤ مین نے ترک دنیا کیا اور دنیا پر لعنت کی

مین تارک جہان ہوا فقیری مین نے اختیار کی یہ سنکے وہ نازنین رونے لگی اودھر صاحبقران نے
کرتہ بھی جسم سے دور کیا اور کہا کہ ای درویش ایک تمت جست کہ مین فقیر ہوگیا مین نے دنیا کو ترک
کیا اور گوشہ عزلت کو اختیار کیا اور دنیا کی طرف سے مین نے منہ پھیرا اور دنیا و اہل دنیا پر لعنت کی راوی
کہتا ہی کہ جب یہ کلمہ صاحبقران نے فرماے تو وہ نازنین رونے لگی بلکہ وہ درویش بھی صاحبقران
کی تو یہ حالت تھی کہ روے چلے جاتے ہین ہر طرف دیکھتے جاتے ہین یکایک ایک طرف سے آواز آئی کہ
حمزہ صاحبقران ذرا ادھر بھی دیکھو اون کی تقریر سنکے خوش نفس ہو چکے مجھ سے بھی دو باتین کر لو اور
مجھ سے کچھ کلام کرو پھر تمکو اختیار ہے چاہے فقیری اختیار کرنا چاہے دنیا کو ترک کرنا صاحبقران نے
پلٹ کر دیکھا تو ملاحظہ فرمایا کہ یہ صدا تصویر پری چہرہ سے پیدا ہوئی جب صاحبقران نے اودھر کو دیکھا
آواز آئی کہ ای مجاہد راہ خدا ای سپہ گر اسلام سلام علیک صاحبقران نے جواب سلام دیا اس پری چہرہ
نے فرمایا کہ کیون حمزہ صاحبقران کیا قصہ ہے کس لیے تم نے ترک لباس کیا اور کس لئے تم فقیر ہوے ہو
کیا فقیری راہ خدا مین جہاد کرنے سے بہتر اور انسب ہے یہ وہ کام ہے کہ جس سے خدا خوش ہوتا ہے تم نے اوس
کام سے منہ پھیرا ہی کہ جو خوشنودی خدا کا کام ہے اوسکو ترک کرتے ہو ایسا نہو کہ خدا تمھاری اس حرکت سے
ناخوش ہو اور پھر کسی قسم کا عذاب نازل کرے کیا تم بھول گئے اوس واقعہ کو کہ جبکہ ملکہ مہر نگار و قباد
شہریار نے قضا کی تھی اور تم اونکی قبر پر فقیر بنکر بیٹھے تھے اور تمنے ان دونون کے غم والم مین دنیا کو ترک کیا تھا
اور راہ خدا مین جو جہاد کرتے تھے اوسکو ترک کیا اور کفار کشی سے منہ موڑا کہ اوسکی تمکو سزا ملی تم عقابین
چھپکلی کے گر گیا کیا زحمتین تمکو ہوئین کیا کیا تکلیفین تم نے پائین تمھارے دانت باندھے گئے پیٹ کی
کھال جسم پر چیر ڈالی گئی جب تک تمنے توبہ نہ کی اور اسکا اقرار نہ کیا کہ اب مجھ سے ایسی حرکت نہ ہوگی مین
راہ خدا مین جہاد کرونگا کسی وقت اس کام سے منہ نہ پھیرونگا جب تمکو اوس سزا سے نجات دی
اور وہ تکلیفین برطرف ہوئین یہ اوسی امر کی سزا تھی جو کہ تم نے حرکت کی تھی ای حمزہ جہاد فقیری سے
بہتر ہے اب پھر تم اوسی امر کے مرتکب ہوتے ہو پھر کہین اوسی عذاب مین نہ مبتلا ہو اور اوسی قسم
کی سزا نہ ملے ای حمزہ ان تصویرون کے کہنے پر نہ جاؤ یہ سب تصویرین کاغذ کی ہین سوا سے میرے
کہ مین اصلی ہون یہ سب تمکو دھوکا دیتی ہین دیکھو اس حرکت سے باز آؤ اور اپنے کام مین مصروف
ہو اور جہاد کو ترک نہ کرو دیکھو جو اکرتے ہو اول تو کسی کے دل کو دکھانا اچھا نہین ہوتا ہے اگر تم نازنین

ہو گئے تو یہ نازنین ہلاک ہو جائیگی کیونکہ یہ تمھارے اوپر عاشق ہے یہ امر خدا کو ناگوار ہوگا کہ حمزہ نے میری ایک بندی کی جان لی اسکا خون ناحق تمھارے سر پر ہوگا یہانسے جاؤ یہاں نہ ٹھہرو یہ مقام طلسم ہے اسکا نام مرقعہ عجائب و دفتر تصویر گویان ہے تم اس خیال کو جو کہ تم نے اپنے دل میں تجویز کیا ہے دل سے برطرف کرو اور اس نازنین کے ساتھ عقد کرو اسکو اپنے وصل سے شادکام کرو اور اُسکا دلکو خوش کرو اور اسکے دلکو جاؤ بارہ دری میں بزم عشرت آراستہ کرو عیش و عشرت کے ساتھ شب بسر کیا کرو دن کو یاد خدا میں جو بتا دیا کرو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو اور اس حرکت سے باز آؤ جب تصویر بزرجمہر نے اس طور سے صاحبقران سے بیان کیا صاحبقران کا یہ عالم ہوا کہ وہ خیال برطرف ہوا اور وہ جو اثر تقریر تصویر سکندر وغیرہ سے پیدا ہوا گھٹا جاتا رہا اور تقریر بزرجمہر ایسا دل پر اثر ہوا کہ صاحبقران نے لباس پہن لیا اور کہا کہ آپ سب درست فرماتے ہیں واقعی مجھے خیال نہ رہا کہ میں یہ کیا حرکت کرتا ہوں ان تصویروں نے جو یہ تقریر کی میرے دل پر انکی تقریر نے اثر کیا دنیا سے نفرت ہوگئی تھی مگر آپ نے بڑی مہربانی فرمائی کہ مجھکو اس حرکت سے باز رکھا اور مجھکو سمجھایا جیسا آپ نے اسقدر مہربانی فرمائی ہے اوپر اسقدر مہربانی فرمائیے کہ میرا عقد اس نازنین کے ہمراہ پڑھ دیجیے اگلو کلفت تو نیک ہوگی بزرجمہر نے جواب دیا کہ تم جاکر بارہ دری میں بزم عشرت آراستہ کرو میں شبکو آکر تمھارا عقد پڑھ دونگا تم اس نازنین کے وصل سے شادکام ہونا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب یہ کہکر اوس نازنین سے کہا کہ چلو بارہ دری میں بزم عشرت برپا کریں اب میں یہاں ٹھہرونگا ایسا نہو کہ یہ تصویریں کچھ بیہودہ تقریر کریں کہ جسکے سبب سے میں ایسے امر کا مرتکب ہوں کہ جو کہ خدا کی خوشنودی کے خلاف ہو جسکے سبب سے میں ماخوذ و معذب ہوں خداوند کریم خواجہ بزرجمہر کا بھلا کرے کہ جنہوں نے مجھکو اس حرکت بیجا اور امر ناشائستہ سے باز رکھا میں بہت ممنون اور شکرگذار ہوا بارہ دری میں چلو بزم عشرت آراستہ کرو شبکو خواجہ سلامت تشریف لائینگے اور عقد پڑھینگے اوس نازنین نے کہا کہ بہت خوب مگر صاحبقران ایسے محو ہیں کہ نہ تو بانہا ہے صاحبقرانی و اثاثہ صاحبقرانی کا خیال ہے نہ لوہو نکا خیال ہے نہ تیغہ کا اب ایسے خوش ہو گئے ہیں کہ لباس تو پہن لیا مگر ان چیزوں کا کچھ خیال نہ کیا پس وہ نازنین صاحبقران کو لیکر دوسری بارہ دری میں آئی صاحبقران کو لاکر مسند پر بٹھا دیا اور حکم دیا

کہ بزم عشرت آراستہ کی جائے پس فوراً بزم عشرت آراستہ کی گئی چراغان کیا گیا شراب
وکباب کی کشتی لاکر سامنے رکھی گئی اوس نازنین نے تبدیل لباس کیا شل عروس شب اول
کے آراستہ ہوکر پاس صاحبقران کے آئی اور پہلو مین آکر صاحبقران کے بیٹھی صاحبقران نے
کشتی کھینچ کے جام لبریز کیا اور پھر کر اوس نازنین کو دیا اوس نازنین نے وہ جام لیکر ہاتھ
سے صاحبقران کے پی لیا اوس نازنین نے دوسرا جام لبریز کرکے صاحبقران کو دیا صاحبقران
ایسے محو تھے کہ جام شراب اوسکے ہاتھ سے لیکر لاجرعہ کرکے پی گئے اب دور شراب چلنے لگا
جام گردش مین آیا صاحبقران انتظار فرما رہے ہین کہ خواجہ بزرجمہر تشریف لائین اور عقد پڑھین
بعد عقد کے ہین اس سے ہم بستر ہون اسکے وصل سے اپنے دل کو شاد کرین صاحبقران
کی نگاہ صحن باغ کی طرف لگی ہوئی تھی کہ صاحبقران نے دیکھا کہ خواجہ بزرجمہر جامہ پہنے
ہوئے عمامہ سبز سر پر جریب ہاتھ مین تسبیح ہزار دانہ لیکے ہوئے تشریف لاتے ہین جیسے صاحبقران
نے بزرجمہر کو آتے ہوئے دیکھا برائے تعظیم اوٹھ کھڑے ہوئے استقبال کرکے لائے بارہ دری
مین مسند پر لاکر بٹھا دیا اور آپ سامنے بیٹھے وہ درویش بھی بیٹھا ہوا تھا پھر بزرجمہر نے
صاحبقران سے وہی کلام کیے صاحبقران نے بزرجمہر کی طرف متوجہ فرمایا کہ مین نے آپکے
کہنے پر عمل کیا اب آپ میرا عقد پڑھیے بزرجمہر نے صاحبقران کا عقد اوس نازنین کے
ہمراہ پڑھا جب عقد سے فراغت ہوئی بزرجمہر نے فرمایا کہ مین رخصت ہوتا ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ دل تو نہین چاہتا ہے کہ مین یہ کہون کہ آپ تشریف لے جائین مگر تکلیف کے خیال
سے عرض نہین کرسکتا ہون کیونکہ رات قریب ہو چکی ہے آگے کی ہمراہی بیان کرتا ہے کہ خواجہ بزرجمہر
صاحبقران سے رخصت ہوکر بارہ دری سے چلے گئے جب خواجہ بزرجمہر چلے گئے پھر دور
شراب چلنے لگا اب صحبت تکلیف برپا ہوئی وہ درویش بھی صاحبقران سے رخصت ہوکر
ایک کمرہ مین جاکر آرام پذیر ہوئے جب سب لوگ چلے گئے بارہ دری مین ایک مسہری طلائی
لگی ہوئی تھی پس صاحبقران اوس نازنین کا ہاتھ پکڑ کے مسہری پر تشریف لائے اب آگے کی
متلذذ ہوئے بعدہ جب صاحبقران دوسرے قصد سے اوٹھے صاحبقران کی جو نظر اوس
نازنین پر پڑی دیکھا کہ وہ بیہوش پڑی ہے اور چہرہ اوسکا زرد ہو رہا ہے پسینہ جاری ہے صاحبقران

حرکت جو اوسکو دی تو اوسکو بحبس پایا صاحبقران نے دیکھا کہ وہ نازنین پانی ہوکر بہ گئی صاحبقران
حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے اب جو صاحبقران نے دیکھا تو وہ نازنین تو پانی ہوکر بہ گئی زیر مسہری
پانی کا چہبچہ بھرا ہوا ہے یہ واقعہ دیکھا اب صاحبقران کو خیال آیا کہ ای حمزہ یہ کارخانہ طلسم کا ہے
لوح کو تو دیکھو کہ یہ کیا واقعہ ہے وہ کیا خبر دیتی ہے اب جو صاحبقران نے لوح کو دیکھا تو لوح کو
نہ پایا اپنے پاس اثاثہ صاحبقرانی سے کوئی شے نہ پائی نہ وہ لوح پائی نہ وہ تیغہ کہ جس سے شکال
قتل ہوگا نہ وہ الہ ہے کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہیں کرتا ہے یہ جو واقعہ صاحبقران نے دیکھا اپنے پاس
اثر ساتھ سے کوئی شے نہ پائی سوا اسکے لباس کے اب صاحبقران کو خیال ہوا کہ تمنے دھوکا کھایا یہ کارخانہ
سحر کا ہے یہ نازنین اصلی نہ تھی سحر کی تھی وہ تصویرین بھی بسبب سحر کے گویا ہوئین تہین ورنہ کہین تصویرین
بھی کلام کرتی ہین سحر کو فریب دیا اور سب اشیا جو جو دارو سحر تھین ہم سے دھوکا دیکر لے لین
اب کیا کرون خیر اگر وہ سب اشیا قبضہ سے نکل گئے ہین تو اسم اعظم تمکو یاد ہوگا اوسکو پڑھکر اپنے
اوپر دم کرو اب جو خیال کرتے ہین تو اسم اعظم بھی فراموش ہے اب صاحبقران حیران ہوئے
کہ اب کیا کیا جائے اسم اعظم بھی فراموش ہے بڑی غلطی کی تمنے اب تم مبتلاے بلا ہوئے خیر جو مرضی
خدا لا تقنطو برے سے کیا زور ہے یہ تو بھی مقدر مین تھا کہ اس طلسم مین آکر مبتلاے بلا ہوون اور سب اپنے
عزیزون یگانون سے جدا ہوکر اس دنیا سے طرف دار البقا کے جاؤن کافرون مین مرون اور
کافرون کی بستی مین دنیا سے سفر کرون کہ جہان مردہ بھی خراب ہو جو خدا کی مشیت بندہ ہر طرح مجبور و
ناچار ہے یہ کہکر صاحبقران نے طرف سقف کے دیکھا اوسکو متحرک پایا اپنے کو اوس مقام
پہ تنہا دیکھا اپنی تنہائی اور بیکسی پہ صاحبقران کو رونا آگیا خیال کیا کہ کیون حمزہ یہ اوس حرکت کی
تمکو سزا ملی چونکہ تم سے اوسوقت واقعہ ہوئی تھی اون تصویرون کے کہنے سے تو نے ترک دنیا
کا قصد کیا تھا بر خلاف اسکے کہنے سے تو باز آیا ورنہ تو تو ترک کر چکا تھا یہ اوسکی سزا ملی افسوس
کوئی خبر لینے والا بھی نہ ہوگا کہ ہمپر کیا گذری جب مرجائینگے کسی غار مین پھینکدیے جائینگے
نہ نماز کوئی پڑھیگا نہ کوئی غسل دیگا نہ کفن نصیب ہوگا کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑھیگا نشان قبر کا
نہ ہوگا کوئی افسوس کرنے والا بھی نہ ہوگا کوئی بیٹھکر رونے والا بھی نہ ہوگا لاش کو چرندے و
پرندے جانوران صحرائی کھا جائینگے استخوان تک کا پتہ نہ ہوگا ایسے ایسے خیال کرکے صاحبقران

خاموش ہو رہے اپنی تنہائی اور بیکسی پر افسوس کرنے لگے یکایک صاحبقران کی نگاہ زمین پر جو
پڑی دیکھا صاحبقران نے پانی چاروں طرف مسہری کے ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور پھیلتا جاتا ہے
صاحبقران نے خیال فرمایا کہ جب تک ہم اس مسہری پر بیٹھے رہو گے یہ پانی اسی طرح سے طغیانی
کریگا بہتر یہ ہے کہ کود کر مسہری پر سے الگ ہو جاؤ اگر مسہری پر بیٹھے رہو گے تو یہ ہوگا کہ یہ پانی طغیانی
کرکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا یہ خیال دل میں کرکے اب صاحبقران مسہری پر کھڑے ہو گئے اور قصد
کرنے لگے اس قصد سے کود کے کہ اس پانی کو پھاند جاؤں اور بارہ دری سے باہر نکلوں یہ سوچ کر صاحبقران
نے جست کی اس خیال سے کہ فرش پر کودوں لیکن صاحبقران فرش پر تو نہیں گرے اوس پانی میں
گرے گرتے ہی غرق ہو گئے نہ وہاں زمین تھی نہ فرش تھا دریا سے ذخار تھا صاحبقران اوس میں
غرق ہو گئے صاحبقران کو پانی سے نجات پانی دشوار تھی اب جو صاحبقران غوطہ کھا کر ابھر
آنکھ کھول کر جو دیکھا تو نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ باغ ہے نہ وہ صحرا ہے زعفران زار ہے بلکہ ایک دریا میں
پڑا ہوا ہوں ہاتھ پاؤں پانی میں مارنے لگے پھر غوطہ کھانے لگے صاحبقران حیران ہو گئے کہ کہاں اس
دریا کے کناروں کو جو سر اٹھا کر دیکھا سوا پانی کے کوئی شے نظر نہ آئی اوس دریا کا کنارہ عدم
سے ملا ہوا تھا صاحبقران اوس دریا سے ذخار ناپیدا کنار کو دیکھ کر اور اپنے کو اوس میں غوطہ کھاتے
ہوئے دیکھ کر بہت حیران ہو گئے اور چاروں طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھنے لگے راوی بیان کرتا ہے
کہ صاحبقران کو اوس پانی سے نجات پانی دشوار ہوئی صاحبقران شناوری کرنے لگے مگر یہ عالم
تھا کہ غوطے کھانے لگے ہر مرتبہ غوطہ کھاتے ہیں اور ابھرتے ہیں اب صاحبقران نے جو نگاہ
اوٹھا کر دیکھا تو اوس درویش کو کنارے اوس دریا کے کھڑا ہوا پایا دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ہنس رہا ہے اور
پکار کر کہہ رہا ہے کہ کیوں او طلسم کشا تو نے طلسم کشائی کی سزا پائی بہت خوش تھا دریائے سوسن
رو اور طلسم کو فتح کر کے اور لوح پا کے دیکھو لوح تیرے پاس موجود ہے اور نہ سب اثاثہ صاحبقرانی
ذرا اسم اعظم یاد تو کر کہ یاد ہے اے طلسم کشا آگاہ ہو میں شیر جادو حاکم دربار مہتریہ و دربند
تصویر بہاران و مرقع تماشائے میرے ہاتھ سے اب بچ کر کہاں جائیگا تیری قضا اس مقام پر
تھی میری تقدیر تجھ کو یہاں لائی تھی بہت ہوشیار تھا کیسا دھوکا کھایا دیکھو یوں لیتے ہیں
بدلہ دغا کا ویسے ہیں یوں اسیر کرتے ہیں اب بھی طلسم کشائی سے باز آ اور دین اسلام کو ترک کر

اور شنگال کی اطاعت کر تو تیری زندگی ہو ورنہ ابھی دریا میں غوطے دیکر مار ڈالونگا صاحبقران
نے اوسکی تقریر سنکے فرمایا کہ او نابکار کیا کرون کہ مجبور ہون ورنہ اس تقریر کی تجھکو سزا دیتا
ایک ضرب شمشیر میں تیرا کام تمام کرتا کیا کرون کہ لاچار ہون پر تو کبھی نہوگا کہ میں ترک اسلام
کرون اگر ہزار مرتبہ مرون اور پھر زندہ ہون تو میں اس امر سے باز نہ آؤن اس طلسم کو ضرور فتح
کرون اگر میرا خدا برحق ہے اور میں اس طلسم کا فاتح ہون تو ضرور زندہ بچونگا اگر میری قضا آگئی تو
میں مجبور ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا ہیبر جادو نے جواب دیا کہ اب تیری سزا یہی ہے کہ تجھکو
ابھی تو اس دریا سے نکلنے نہ پائیگا اسی میں ڈوب کر مر جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ
تیری کیا طاقت ہے جو تو مجھکو قتل کر سکے یا میں دریا میں ڈوبون حکم خدا کے بغیر کوئی کسیکو
ستا سکتا ہے کہ بدون حکم خدا کے ایک پتہ درخت کا نہیں گرتا تو بدون اوسکے حکم کے کوئی کسیکو قتل نہیں کر سکتا
اگر میری قضا اوسکی مرضی نہیں ہے تو تیری کیا طاقت ہے جو تو مجھے قتل کر سکے تو میرے جسم
کا ایک بال بھی بیکا نہیں کر سکتا ہے اگر اوسکا حکم نہیں ہے تو تو کیا قتل کریگا بقول شخصے شعر اگر تیغ
عالم بجنبد ز جاے نبرد رگے تا نخواہد خداے اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور میرے قتل
کی فکر کرے تو بھی بدون اوسکے حکم کے مجھکو کوئی قتل نہیں کر سکتا ہے اگر میری قضا ہے تو تمام عالم
ایک ہو کر اس امر کی کوشش کرے کہ میں نہ مرون تو میں زندہ نہیں رہ سکتا ہون جو تیرا جی چاہے
وہ کر میں موجود ہون یہ جو صاحبقران نے فرمایا ہیبر جادو نے کہا کہ میں یون تجھکو کیون قتل
کرون کہ تو ڈوب کر مرے کسی قسم کی اذیت تجھکو نہ پہونچے یون کیون نہ قتل کرون کہ تیرے حال
پر مرغان ہوا و ماہیان دریا کو ترس آئے اور مجھکو رحم نہ آئے تیرے گوشت کے کباب لگا کر
کھاؤنگا اور سب ساکنان دربار کو کھلاؤنگا بادشاہ طلسم شنگال و نیز ساکنان طلسم مجھسے خوش
ہونگے اون پر میرا احسان ہوگا مجھکو بہت کچھ انعام ملیگا صاحبقران نے دیکھا کہ یہ کہکر اوسنے
کہا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا وہ صاحبقران کی کمر میں پڑا اور صاحبقران کو اوس پانی سے نکال کر
باہر لایا ہیبر جادو کے پاس لاکر صاحبقران کو زمین پر رکھدیا اوسنے سحر کیا کہ تمام جسم
صاحبقران سے قید سحر قایم ہوئی تمام جسم صاحبقران میں اکڑ و دم لپیٹ گئے اسنے تخت
سحر تیار کیا اور پھر صاحبقران کو ڈالکر اور سحر کرکے صاحبقران کو لیکر طرف دربار کے روانہ ہوا

یہان اسکا بھائی بے تعظیر جادو حکومت کر رہا تھا یہان آکر پہونچا سب اسکو دیکھکر خوش ہوگئے
استقبال کیا کر سب کو ساتھ لیکر بولا کہ میں نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا ہے یہ کہکر سب کو دکھایا کہ دیکھو یہ طلسم کشا
موجود ہے صاحبقران کو اوسنے سب کو دکھلایا سب نے صاحبقران کو دیکھکر خوش ہوئے منیر جادو
کی تعریف کرنے لگے اور عرض کیا کہ آپ نے کیونکر طلسم کشا کو اسیر کیا منیر جادو نے بیان کیا کہ
تم سب آگاہ ہو کہ میں جو تم سے رخصت ہو کر گیا تو ایک صحرا میں قریب سنگ بنا تصویر گویان و تحفہ
عجائب سے پہونچا وہان ٹھہر کر میں نے دریافت کیا کہ اسوقت طلسم کشا کہان ہے اور کس
شغل میں ہے مجھے معلوم ہوا کہ طلسم کشا یکہ و تنہا بہ ارادہ شکار فلان جنگل میں آیا ہوا ہے میں نے
اسوقت اپنے شاگرد غلام جادو کو ہرن بناکر اوس جنگل کی طرف روانہ کیا اور اوس سے کہدیا کہ تو طلسم کشا
کو لگا کر یہان لیتا آ وہ ادہر کو روانہ ہوا یہان میں نے سحر کرکے اوس صحرا کو زعفران زار بنایا جو شئی
تھی وہ زرد تھی چنانچہ میں نے ایک بنگلہ چھوٹا سا اوس صحرا میں بنایا اور ایک بنگلہ اوس بنگلہ سے ملا ہوا
پر سحر سے بنایا اوسمین دو پتلیان سحر کی مثل نازنینان جہان کے بناکر رکھین اونکو تعلیم کر دیا کہ
جب صاحبقران اس طرف آئین تو تم مین سے ایک نکل کر صاحبقران کو دیکھکر یہ شعر پڑھے اور
یہ کہے کہ مین عاشق ہوں ایک کو ملکہ بنایا اوسکا نام ملکہ زعفران زار سحر ساز رکھا اور ایک کو
وزیر زادی مقرر کیا اوسکو تعلیم کیا کہ یہ تقریر کرنا مین حمزہ کو لگا کر یہان لاؤنگا منیر جادو نے
وہ سب تقریر اون سبکے رو برو بیان کی جو کہ اوس پتلی سحر نے صاحبقران سے کی تھی اور اون
کہدیا تھا کہ تم حمزہ کو لگا کر گنبد تصویر گویان مین لے جانا پس مین تقریر سنکر بیٹھا یہان تک
کہ غلام جادو حمزہ کو لگا کر یہان لایا مین نے حمزہ سے یہ تقریر کی حمزہ معتقد میرا ہوگیا مین نے
حمزہ کو وہ ہرن دکھایا کہ جسکے تعاقب مین آپ یہان آئے ہین یہ ہرن موجود ہے حمزہ کو اوسکے
حال پر رحم آیا اوسکو حمزہ نے رہا کر دیا مین نے غلام جادو سے کہدیا تھا کہ تم اونکو جاکر خبر کر دینا
کہ مین حمزہ کو لیکر آیا ہوں وہ رہا ہو کر گیا اور اوسنے جاکر خبر کر دی میری اور حمزہ کی یہان باتین
ہونے لگین منیر جادو نے سب تقریر اپنی اور صاحبقران کی جو کہ صاحبقران سے کی تھی
سبکے رو برو بیان کی اور کہا کہ مین حمزہ کو لگا کر یہان لیگیا ہون جب میری فہمائش سے اون
نازنینون نے نکل کر یہ تقریر حمزہ سے کی حمزہ سے اور جو اون نازنینون سے تقریر ہوئی تھی جو کہ

نیرنگ سحر کی تفصیل سب بیان کی اور کہا کہ خلاصہ یہ کہ دفعتاً زمین حمزہ کو لیگا اوس گنبد مین لائین کہ جہان
تصویرین سحر سے گویا ہوتی ہین جب حمزہ وہان پہونچا اون تصویرون نے حمزہ سے ایسی تقریر بنائی
کی کہ حمزہ کو بھی اس امر کی رغبت پیدا ہوئی کہ مین ترک دنیا کردون پس یہ تجویز کرکے طلسم کشا
نے سب کپڑے اوتارے اور مین نے سحر سے لوح اور اثاثہ صاحبقرانی اور تبرکات جو حمزہ کے
پاس موجود تھے جنکے سبب سے حمزہ پر سحر نہ اثر کرتا تھا وہ غائب کردیا اور سحر کرکے اسم اعظم حمزہ کا
فراموش کردیا اسم اعظم تو اسوقت حمزہ کو فراموش ہوگیا تھا جب اوسنے اوس سحر این قدم
رکھا تھا اور محو ہوگیا تھا طلسم کشا ایسا محو ہوا تھا کہ اوسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا آخر تصویر
پری چہرہ نے تقریر کرکے حمزہ کو اس امر سے باز رکھا کہ وہ تارک دنیا ہو اوسنے پری چہرہ کے کہنے پر
عمل کیا لباس سب پہن لیا لوح وغیرہ کا خیال بھی نہ کیا مین نے ایک بارہ دری سحر سے بنائی تھی
وہ پتلیان حمزہ کو اوس بارہ دری مین لائین مین نے سحر سے ایک پتلا بشکل پری چہرہ بنایا اوسنے اگر
حمزہ کا عقد اوس سحر کی پتلی کے ساتھ پڑھا کیونکہ حمزہ نے تصویر پری چہرہ سے عقد پڑھنے کا اقرار
کیا تھا جب عقد ہوچکا حمزہ اوس پتلی سحر کو دوسرے قصد سے لیکر مسہری پر پہونچا مین نے سحر
سے یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ جب حمزہ اوس پتلی سے ہم بستر ہونے کا قصد کرے پس وہ پتلی پانی ہوکر
بہ جائے اور پانی گرد مسہری کے ہو جب یہ ہوگا تو حمزہ کود کر بھاگنے کا قصد کریگا جب وہ بھاگنے
کا قصد کریگا اوس پانی مین گر پڑیگا وہ بارہ دری نہ وہ زمین اصلی تھی سب سحر کی تھی پس ایسا ہوا کہ حمزہ
اوس پانی مین گرا غوطے کھانے لگا وہ سب الٹا جو کہ سحر کی تھین سب نیست و نابود ہوگئین مین نے
حمزہ کو اسیر کرلیا کیونکہ لوح وغیرہ پر تو پہلے ہی قبضہ کرچکا تھا اب اسیر کرکے یہان لایا ہون کیونکہ مین نے
خیال کیا تھا کہ حمزہ یون نہ اسیر ہوگا جب تک اسکے ساتھ عیاری نہ کیجائے گی پس مین نے عیاری کرکے
اور دھوکا دیکر طلسم کشا کو اسیر کیا کیون کیسا کام کیا اون سب نے کہا کہ آپ نے وہ کام کیا کہ
سب ساکنان طلسم کی جان بچائی اور سبکو دوبارہ زندہ کیا آپکا احسان سب پر ہوا اب بتایئے کہ کیونکر
طلسم کشا کو قتل فرمایئگا کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کتابون مین کہ جس مقام پر خدا پرستون کا خون گریگا
اوس زمین پر دانہ نہ روئیدہ ہوگا دوسرا یہ طریقہ سنا ہے کہ قیدی طلسم کی بعد چالیس دن کی بعد چالیس
دن کے قتل کیا جائے پس یہ طلسم کشا ہے یہ بھی بعد چالیس دن کے قتل کیا جائیگا لیکن ایسا ہو کہ

کرات کے خیرخواہ ہون کہ خبر ہو جائے اور وہ اگر اسکو رہا کر لیجائین مشیر جادو نے جواب دیا کہ تم لوگ بیکار
فکر کرتے ہو مین کب اس امر کا انتظار کرونگا مین اسکو بیرون طلسم لیجا کے در شہر کے باہر قتل کرونگا
ایک نامہ ششنکال جادو کو تحریر کرتا ہون اوسکا مضمون یہ ہوگا کہ مین نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا ہے
اور میرے پاس قید ہے اوسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے لوح وغیرہ میرے پاس موجود ہے اگر ارشاد ہو تو مین طلسم کشا
کو لیکر طلسم مین چلا آؤن آپ خود قتل کرین یا اگر آپکا حکم ہو تو مین اسی مقام پر بیرون در شہر قتل کرون
اب اسکا زندہ رکھنا اچھا نہین ہے جیسا آپکا حکم ہو اوسپر عمل کیا جائے اون سب نے کہا کہ یہ
رائے آپکی بہت ٹھیک ہے پس اوسیوقت مشیر جادو نے اسی مضمون کا نامہ بنام ششنکال بادشاہ
طلسم کے تحریر کیا اور طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا اور ایک قفس منگا کر صاحبقران کو اوسمین قید کیا
اور ایک کمرہ مین لیجا کے رکھا اوس کمرہ پر سحر کیا کہ وہ معدوم ہو گیا یہ بندوبست کر کے پھر اپنے مکان
مین آیا براحت و آرام بسر کرنے لگا اسنے تمام در شہر مین منادی کرادی کہ کل ہم بیرون در شہر طلسم کشا
کو قتل کرینگے سب طلسم کشا کے قتل کا چلکر تماشا دیکھین یہ جو منادی ہوئی ہر طرف یہی چرچا ہونے لگا
راوی بیان کرتا ہے کہ یہان تو قتل صاحبقران کا سامان ہو رہا ہے اور وہ طائر نامہ لیکر اڑا تو داخل
طلسم ہوا ششنکال دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر دربار تھے طلسم کشا کا ذکر ہو رہا تھا کہ معلوم
اب طلسم کشا کہان ہے کہ یہ طائر پہونچا اسنے نامہ ہاتھ مین ششنکال کے دیا ششنکال نے وہ نامہ کھولکر
پڑھا جیسے ہی نامہ کے مضمون پر نگاہ پڑی اوچھل پڑا فرط خوشی سے چہرہ اوس حرافزادے کا
لال ہوگیا پیراہن تنگ ہوگیا پھولون نہ سماتا تھا ایک مرتبہ لیکار اوٹھا کہ ای اہل دربار مبارک ہو مشیر جادو
نے طلسم کشا کو اسیر کر لیا مجھکو لکھا ہے کہ اگر حکم ہو تو مین طلسم کشا کی قید لیکر حاضر خدمت ہون آپ خود
قتل کرین ورنہ مجھکو حکم فرمائیے کہ مین بیرون در شہر اوسکو قتل کرون اوسکا قید رکھنا اچھا نہین ہے
ایسا نہو کہ اوسکے خیرخواہ اس حال سے آگاہ ہو جائین تو پھر بڑی خرابی ہو پس مین اوسکو لکھے
بھیجتا ہون کہ یہان لانے کی کوئی ضرورت نہین ہے تم خود اوسکو بیرون در شہر لیجا کر قتل کرو بعدہ
اوسکا سر اور لوح لیکر یہان آؤ مین لوح کو پوشیدہ کر دون اور جشن خوشی کرون کیون بھائیون
مشیر جادو نے بڑا اہتمام کیا تم سبکی جان بچالی اوسنے ہم سب پر احسان کیا اون سب نے جواب دیا
کہ واقعی وہ کام کیا ہے کہ جسکا شکریہ ادا نہین ہوسکتا ہے اور ہم سب تمام عمر اوسکے بار احسان سے سبکدوش نہ

ہونگے

نہ ہوسکے یہ رائے آپکی بہت ٹھیک ہے پس یہی مضمون قشقال نے جواب مین تحریر کیا جو کہ مرقوم
کر چکا ہون اور تحریر ختم کرکے اوس طائر کو دیا کہ وہ طائر جواب لیکر اور پرواز کرکے روانہ ہوا اور یہان
پہونچا یہنی کو دیا یہنی جواب پڑھکر بہت خوش ہوا اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ
بعد جانے صاحبقران کے سپاہ سے بلند آوازے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام
پر آئے اور مصروف راحت و آرام ہوئے دن بھر تو کسی کو کچھ خیال ہی نہ ہوا مگر خواجہ کو فکر تھی کہ حمزہ
شکار کو گیا ہے دیکھئے کیا ہوتا ہے کیونکہ یہ تو حمزہ صاحبقران کے عاشق ہین اور حمزہ صاحبقران کے
عاشق ہین خواجہ نے خیال کیا تھا دل مین کہ اگر حمزہ شام کو نہ آئیگا تو مین اوسکے پاس بھیجکر شکارگاہ
مین جاؤنگا اور وہان جاکر اوس سے ملاقات کرونگا کیونکہ بدون اوسکے مجھکو چین نہ آئیگا
خواجہ کا یہ عالم ہے کہ جو جو دن تمام ہوتا ہے وہ بار بار خیمہ سے نکلکر صحرا کی طرف دیکھتے ہین یہی
حال سپاہ سے بلند آواز و انقلیم جادو و سوسن جادو و نسیم جادو و استیلانوس و شیاطین کا ہے
کہ اب ہر ایک کو فکر ہے کہ شام قریب آگئی دن تمام ہو گیا ابھی تک صاحبقران نہین تشریف لائے اسکا
کیا سبب ہے کہ دن تمام ہوا رات ہو گئی وہان خیمہ ناموس مین بلکہ یہ جس آفتاب منتظر بیقرار ہے
جب رات ہو گئی اور صاحبقران تشریف نہین لائے تو سب سردار ایک خیمہ مین جمع ہوئے خواجہ
کو بلایا خواجہ تشریف لائے سب نے خواجہ کی تعظیم کی خواجہ سے سردارون نے کہا کہ یا خواجہ
سلامت صاحبقران اقرار فرما گئے تھے کہ مین دن بھر شکارگاہ مین رہونگا شام کو ضرور چلا آؤنگا
دن تمام ہو گیا رات ہو گئی اسوقت تک صاحبقران تشریف نہین لائے کیا کیا جائے ہم سب
فکر مین بیٹھے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تم لوگ فکر نہ کرنا مین شام کو ضرور چلا آؤنگا فکر و تشویش اس
سبب سے ہے کہ صاحبقران کا زمانہ بھر دشمن ہے ہر شخص دشمنی رکھتا ہے ایسا تو نہین ہوا کہ کسی آفت مین
مبتلا ہو گئے خواجہ نے یہ تقریر اون سب کی سنکے جواب دیا کہ تم لوگون پر کیا منحصر ہے مین خود پریشان
ہون چونکہ رات ہو گئی ہے اسوقت کہان تلاش مین جاؤن اگر رات کو حمزہ نہ آئیگا تو ضرور بوقت سحر
تلاش کو نکلونگا اون سب نے عرض کیا کہ ہم بھی ہمراہ چلین گے خواجہ نے فرمایا کہ اچھا پس
جب یہ رائے ہو چکی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا مگر کسیکو بسبب فکر و تشویش کے شب بھر نیند
آئی نہ خواجہ نے آرام فرمایا وہ رات سب نے جاگ کر بسر کی جیسے سحر ہوئی سب نماز وغیرہ سے

فراغت کرکے اپنے اپنے خیموں سے نکلے خواجہ اپنے خیمے سے برامد ہوئے سرداروں نے
کہا کہ خواجہ فرماتیے کیا قصد ہے خواجہ نے فرمایا کہ مین براے تلاش جاتا ہون اون سب نے
عرض کیا کہ ہم بھی چلتے ہین یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے خواجہ باے شاطر
مارتے ہوئے طرف اوس صحرا کے چلے کہ جدہر صاحبقران براے شکار تشریف لے گئے تھے یہ
اوسدن براے تلاش صاحبقران چلے ہین کہ جسدن صاحبقران کو مہتر جادو نے لیجا کر
قید کیا ہے اور نامہ شمشال کو تحریر کیا ہے اور سامان قتل کے درست ہونے کا حکم دیا ہے صاحبقران تو
وہان قید ہین اور ادہر خواجہ و سردار براے تلاش نکلے ہین خلاصہ یہ کہ وہ سردار اور خواجہ اوس مقام پر
آئے کہ جہان صاحبقران نے آکر قیام فرمایا تھا اور ایک چھوٹا سا خیمہ وہان برپا تھا اوس مین چند
شاگرد پیشہ مقیم تھے اونکا حال ملاحظہ فرمایا کہ جب صاحبقران اوس ہرن کے تعاقب مین مرکب کو
مہمیز کرکے روانہ ہوئے تھوڑی دور تک تو یہ لوگ ساتھ گئے جب نہ چل سکے تو رہ گئے اور خیال
کرنے لگے کہ صاحبقران اوس ہرن کو قتل کرکے اور شکار کرکے واپس آئینگے وہ لوگ بیٹھا کیے
انتظار کرتے رہے صاحبقران واپس نہ آئے انھون نے ہر چند تک اور جنگل مین تلاش
کیا مگر کہین پتہ نہین چلا جب صاحبقران نہ ملے تو وہ لوگ اوس مقام پر واپس چلے آئے اور فکر کرنے
لگے کہ اب کیا تدبیر کرین اور کہان صاحبقران کو تلاش کرین صاحبقران کدہر اوس ہرن کے
تعاقب مین تشریف لے گئے ہین یہ لوگ اسی فکر مین رات بھر مبتلا رہے جب صبح ہوئی تو پھر تلاش
کو نکلے تمام صحرا چھان مارا لیکن صاحبقران کا پتہ نہ ملا آخر کو تھککر وہ لوگ آکر بیٹھ رہے یہ خیال
کر رہے تھے کہ چلکر لشکر مین خبر کرین تاکہ اور سردار و خواجہ براے تلاش کے روانہ ہون یہ
فکر کر رہے تھے کہ خواجہ و کل سردار جو لشکر سے چلے تھے یہان آکر موجود ہوے اور خواجہ نے یہان
آکر اون لوگون سے دریافت کیا کہ صاحبقران کہان ہین اونھون نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ
ہم کیا بیان کرین کہ صاحبقران کہان ہین خواجہ نے کہا کہ کچھ تو بیان کرو تب اونھون نے عرض
کیا کہ کل بعد شکار پرندون کے صاحبقران مصروف شکار چرند ہوئے ایک مقام پر چند
ہرن تھے اونپر مرکب کو مہمیز کیا اونمین ایک بہت بڑا ہرن سیاہ رنگ تھا صاحبقران
نے اوسکے تعاقب مین مرکب کو مہمیز کیا وہ جست و خیز کرتا ہوا بھاگا جہان تک ہم سے ساتھ دیا گیا

ہم نے ساتھ دیا جب ہم سے نہ چلا گیا ہم تھک کر رہ گئے صاحبقران اوسکے عقب مین مع مرکب
کے تشریف لے گئے ہم شام تک اوسی مقام پر کھڑے انتظار کیا کیے جب صاحبقران نہ تشریف
لائے تو ہم بہت پریشان ہوئے خلاصہ یہ کہ دو پہر رات تک ہم نے صاحبقران کو تلاش کیا جب
پتہ نہ ملا تو ہم وہان سے واپس آئے رات بھر فکر و تشویش مین بسر کی جب سحر ہوئی پھر تلاش
کو نکلے اسوقت تک تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہ ملا یہ واقعہ خواجہ نے سنکے سردارون
کی طرف دیکھا اور کہا کہ آپ نے سنا کہ ان لوگون نے کیا بیان کیا اب بتائیے کہ کیا کیا جائے
کدھر تلاش کیا جائے صاحبقران نہ معلوم کس طرف تشریف لے گئے کسی دشمن نے تنہا پاکر
اسیر کر لیا یا کسی پر عاشق ہو گئے کیونکہ یہ لوگ جہان جاتے ہین ان پر عورتین عاشق ہو جاتی
ہین یا یہ خود فریفتہ ہوتے ہین اب بتاؤ کیا کیا جائے اون سردارون نے خواجہ سے عرض کیا
کہ ہم اسی سبب سے منع کرتے تھے کہ اکیلے شکار کو نہ تشریف لے جائیے اونھون نے نہ سنا
ہم زیادہ اصرار نہ کر سکے خاموش ہو رہے جب اونھون نے آپکے کہنے پر عمل نہ فرمایا اور آپکو ہمراہ
نہ لیا تو ہم کیا چیز تھے یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ حمزہ نے ہمکو بہت پریشان کیا ہے ہرن کے صید گئے ہین
خیر مین اُسے تلاش کرنے جاتا ہون اون لوگون سے کہا کہ حمزہ اوس ہرن کے عقب مین کس طرف کو
گیا ہے اونھون نے اوسطرف کا نشان دیا خواجہ اوس طرف کو چلے اون سردارون نے کہا کہ
ہم بھی چلتے ہین خواجہ عمرو نے کہا کہ چلو پس وہ سردار جو کہ اونمین ساحر تھے وہ بالا سے ہوا چلے
جو کہ غیر ساحر تھے وہ ہمراہ خواجہ کے چلے مگر خواجہ کا ساتھ کون دیسکتا ہے یہ وہ بندہ ہے دو رنگ
مشہور ہین یہ دس ہزار کوس کو تھوڑے عرصہ مین طے کر جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ تھوڑی دور
تک خواجہ کا ساتھ اون لوگون نے دیا بعدہ وہ سب پیچھے رہ گئے خواجہ پاے شاطری
مارتے ہوئے نشان سم مرکب دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ قریب سہ پہر
کے خواجہ اوس صحرا مین پہونچے کہ جہان وہ کوہ تھا کہ جس کوہ پر صاحبقران اشقر دیوزاد کو چھوڑکر
خود بالاے کوہ تشریف لے گئے تھے اور اشقر دیوزاد کو زیر کوہ چھوڑ دیا تھا اشقر دیوزاد وہان
چر رہا تھا اس انتظار مین کہ صاحبقران تشریف لاتے ہونگے اشقر اوسی صحرا مین چرا مین مصروف
رہا یہانتک کہ وہ رات اشقر نے اوسی مقام پر بسر کی اور وہ دن کہ سہ پہر کو خواجہ اوس

جنگل مین پہونچے تو وہان نشان سم مرکب نہ پایا تب خواجہ نے خیال کیا کہ یہان تک صاحبقران
تشریف لائے ہین کیونکہ اس مقام تک نشان سم مرکب پائے جاتے ہین اب خواجہ صاحبقران
کو اوس جنگل مین تلاش کرنے لگے تلاش کرتے کرتے اوس مقام پر پہونچے کہ جہان وہ کوہ تھا کہ
جسپر صاحبقران تشریف لے گئے تھے جب خواجہ اوس مقام پر پہونچے تو خواجہ نے اشقر کو چرتے
ہوئے پایا اب خواجہ کے ہوش و حواس درست ہوگئے اور خیال کیا کہ صاحبقران اس صحرا مین تشریف
رکھتے ہین کیونکہ اشقر چر رہا ہی سواے خواجہ کے کوئی دوسرا سردار ادہر نہین پہونچا تھا یہ پہونچ گئے تھے
کہ خواجہ قریب اشقر آئے اور اوس سے زبان مین پوچھا کہ اے اشقر دیوزاد تیرا آقا کہان ہے تو اشقر
نے سر اوٹھا کر دیکھا خواجہ کو پایا زبان حیوانی مین کہا کہ کل صاحبقران اسد ثانی ایک ہرن کے تعاقب
مین یہان آئے تھے وہ ہرن جست کرکے کوہ کے اوس پار چلا گیا پیچھے صاحبقران نے قصد فرمایا
کہ مجھکو مہمیز کرین مین جست کرکے مع صاحبقران اوس پار جاؤن پھر کچھ خیال آیا میری پشت
پر سے اوتر پڑے اور مجھ سے فرمایا کہ تو یہان ٹھہر مین آہو کا شکار کرکے لاتا ہون پھر تیری پشت پر سوار
ہوکر لشکر کو چلون گا چنانچہ صاحبقران بالاے کوہ تشریف لے گئے مین یہان چر رہا تھا اوس وقت
سے مین یہان صاحبقران کا انتظار کر رہا ہون یہ وقت آگیا صاحبقران نہین تشریف لائے
چونکہ آقا کا حکم تھا کہ تو یہان ٹھہرا رہنا مین اگر تمہارے ساتھ چلونگا اس سبب سے مین یہان ٹھہرا ہوا ہون
یہ جو اشقر نے بیان کیا خواجہ نے تمسخر سے اشقر سے کہا کہ تو نے کیون اپنے آقا کا ساتھ چھوڑا
اگر وہ صاحبقران وہان کسی آفت مین مبتلا ہوگئے ہون تو کون تیری پشت پر آکر سوار ہوگا
یا جب صاحبقران نہ آئے تھے تو تو نے ہم لوگون کو کیون نہ خبر کی اشقر نے اوسی زبان مین
جواب دیا کہ مین کیونکر ہمراہ جاتا اونکا حکم نہ تھا کیا عدول حکمی کرتا اور کیونکر اب لوگون کو اس حال
سے آگاہ کرتا کیونکہ یہ خیال تھا کہ شاید آقا آجائین اور مجھکو نہ پائین تو راہ کی تکلیف اوٹھائین پیدل
چلین جب وہ مجھ سے یہ سوال کرین کہ مین تجھکو چھوڑ گیا تھا اور کہہ گیا تھا کہ تو کہین جانا نہین تو پھر
تو کیون بے دل میرے حکم سے چلا گیا کہ مجھکو پیدل چلنے کی تکلیف اوٹھانا پڑی پھر مین کیا جواب
دون گا ایسے خیال کرکے مین اسی مقام پر ٹھہرا رہا خواجہ نے کہا کہ اگر صاحبقران کسی
آفت مین مبتلا ہوگئے ہونگے اور کوئی چشم زخم اونکو دشمنون کو پہونچا ہوگا دیکھنا کہ مین تجھکو

کیسی سزا دیتا ہون تو نے اکیلا صاحبقران کو جانے کیون دیا کیونکہ تو آگاہ ہے کہ اونکا زمانہ بھر دشمن
ہے ایک ایک ذرہ خون کا پیاسا ہے جو جو خواجہ نے کہا اشقر نے جواب دیا کہ مجھ سے خطا تو ضرور
ہوئی مگر مین بسبب عدول حکمی کے خیال کے ہمراہ نہ جاسکا نہ اونکے کچھ عرض کرسکا ان باتون
اور تقریر مین شام ہوگئی اتنے عرصہ مین وہ سردار بھی آگئے جو کہ بالائے ہوا پر پرواز پیدا کرکے
چلے تھے اونھون نے دیکھا کہ خواجہ اور اشقر سے باتین ہورہی ہین وہ سبکے سب زمین پر
آئے خواجہ سے کہا کہ کہین پتہ صاحبقران کا ملا یہ مرکب تو صاحبقران کا ہے آقا کہان ہین خواجہ
نے جواب دیا کہ مین نے جو اس سے دریافت کیا تو وہ بیان کرتا ہے کہ کل سہ پہر کو صاحبقران اس
مقام پر پہونچے تھے مجکو یہان ٹھہرنے کا حکم دیکر خود بالائے کوہ تشریف لے گئے تھے اوسوقت سے
تشریف نہین لائے ہین اونکے انتظار مین یہان ٹھہرا ہون پس اسقدر پتہ چلا ہے چونکہ رات ہوگئی
ہے اس سبب سے مین مجبور ہون ورنہ اسیوقت بالائے کوہ جاتا اور تلاش کرتا کہ کیا اس پہاڑ
پر کوئی مکان ہے کسی نازنین کا کہ اوسنے صاحبقران کو اپنا مہمان کیا یا کوئی ساحر بیٹھا ہے کہ اوسنے
اسیر کرلیا خواجہ نے یہ جو کہا اون سردارون نے عرض کیا کہ ہم کیا عرض کرین اس پہاڑ سے
سرحد دربند پیشیر کی شروع ہے خاص دربند پیشیر کی تو ہے نہین مگر اس پہاڑ سے وہ جنگل اور
وہ مقام شروع ہین جو کہ دربند پیشیر سے تعلق رکھتے ہین ہمارے خیال مین تو یہ آتا ہے کہ کوئی
نہ کوئی بلا صاحبقران پر نازل ہوئی صاحبقران اوس پار کو چلے گئے ہین ساحرون کے دلون
پر تصویر صاحبقران کھینچی ہوئی ہے اوس ساحر نے جو کہ یہان رہتا ہے پہچان لیا ہے اور دھوکا
دیکر لوح وغیرہ لے لی ہے اور صاحبقران کو اسیر کرلیا ہے اگر کسی نازنین کے صاحبقران مہمان
ہوتے تو اسوقت تک نہ قیام فرماتے ضرور تشریف لاتے اگر یہ نہ ہوتا تو اشقر کو ضرور طلب
فرماتے ضرور کسی بلا مین مبتلا ہوگئے ہین خواجہ سلامت اس دربند مین ایک مقام بہت سخت
ہے اوسکا نام مرقع عجائب ہے اوسکو دربند گنبد تصویر گویان بھی کہتے ہین وہان تمام شاہان
ماسلف مثل جمشید و ضحاک و فریدون وغیرہ کے تصویرین بنی ہوئی ہین یہان تک کہ جسقدر
لوگ خداپرست و غیر خدا پرست اس دنیا کو چھوڑ کر طرف عدم کے گئے ہین سب کی تصویرین
ہین آدم سے اس دم تک کی اور وہ تصویرین کلام کرتی ہین اون تصویرون کو دیکھکر انسان محو

ہو جاتا ہے اور اپنے سے خود رفتہ ہوتا ہے اوسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین رہتا ہے ایسا خود رفتہ
ہوتا ہے کہ جو چاہے کرے اوسکو خبر تک نہین ہوتی چاہے اوسکو اسیر کرلو چاہے اوسکے کپڑے اوتارلو
وہ بالکل بے خبر ہوگا مجھکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا تو نہین ہوا کہ صاحبقران اوس مقام پر پہونچ گئے اور
اوس گنبد کی سیر مین مصروف ہوئے کسی نے اونکو بیخود پاکر اسیر کرلیا ہمارے قیاس مین آتا ہے کہ وہ
ہرن اصلی نہ تھا بلکہ کوئی ساحر تھا وہ لگا کر صاحبقران کو لے گیا اور کسی ساحر کا بھیجا ہوا تھا خواجہ نے
کہا کہ انکو جو کچھ ہو مین کیا کرون اسوقت تو میرے بنائے سے کچھ بنتا نہین ہے تمھارے کہنے سے
مجھکو بھی خوف پیدا ہوا اسبات سے اگر مین اسوقت جاؤن یہان کے حالات سے آگاہ نہین ہون مین بھی
کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤن تو وہ مثل ہوگی ایک نہ شد دو شد پھر کون آنیکی ہے اور حمزہ کی فکر کریگا
اس سے بہتر یہ ہے کہ یہ رات تو جس طور سے ہو یہان بسر کیجائے صبح کو مین براے تلاش کوہ پر جاؤنگا
جب تک پتہ و نشان نہ ملیگا اوسوقت تک واپس نہ آؤنگا آپ لوگ یہان مستعد رہئیے گا اگر
صاحبقران رہا ہو گئے تو خیر ورنہ وہ جس آفت مین مبتلا ہونگے اونکے رہائی کی فکر کرونگا
اگر مقابلہ ہوا تو میرے پاس ایک سفید مہرہ ہے اوسکو بجاؤنگا اوس مہرہ مین یہ صدا دونگا کہ بہت
جلد آؤ اور کمک کرو یہان صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے تم فوراً آنا اوس مہرہ کی صدا جو لشکر
تو بس جاتی ہے اونھون نے کہا کہ اچھا بس یہ صلاح ہو چکی اون ساحرون نے سحر کیا کہ ایک
مختصر سا خیمہ اوس مقام پر بپا ہو گیا اور سب کے سب اوس خیمے مین اوترے کہ اتنے عرصہ مین وہ
سردار بھی آگئے جو کہ پیدل چلے تھے اونھون نے بھی آکر سب حال سنا خواجہ نے اون سے بھی
سب حال واقعہ بیان کیا اور کہا کہ تدبیر یہ کرنا کہ میرے مہرہ کی صدا سنکے تم مین سے دو چار لشکر
کی طرف جائین اور وہ لشکر کو ہمراہ لیکر یہان پہونچین اور کوہ کے اوس پار پہونچ کر مع لشکر
کے مدد کرین راوی بیان کرتا ہے اوس دن خواجہ بیحد پریشان ہوئے تھے صاحبقران کے گم
ہو جانے سے کہ اپنی اصلی صورت پر چلے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ شب اون سردارون نے
اور خواجہ نے اوسی مقام پر زیر کوہ بسر کی یہان تک کہ سحر ہوئی پس خواجہ نے اپنی صورت تبدیل
کی ایک ساحر کی صورت بنکر اور سب سردارون سے رخصت ہوکر اوس کوہ کی طرف چلے اور سب
سردارون کو خوب سا تعلیم کردیا وہ سردار اوسی مقام پر انتظار آواز مہرہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ

ادھر آواز مہرہ آئی اودھر لشکر براہ گلگ روانہ ہوا باہم صلاح یہ کی تھی کہ جس قدر سردار وغیرہ ہیں سے جو کہ
ساحر ہیں سب کے سب طرف لشکر کے جائیں اور جو کہ غیر ساحر ہیں وہ کوہ کے باہر براہ گلگ روانہ ہوں
اون سب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ غیر ساحر کوہ پر جائیں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ کسی مقام دور پر [illegible]
ہم جب تک وہاں پہونچیں پہونچیں گے وہاں خاتمہ ہو جائیگا اس سے بہتر یہ ہے کہ سب سردار غیر ساحر
چلے جائیں چار یہاں رہ جائیں وہ تخت ناہ تیار کر کے اوسپر ہم سب کو بٹھا کے روانہ ہوں براہ گلگ
راہ سے پہاڑ آئی پس وہ سردار جو لشکر کو جانے والے تھے وہ اس قصد سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ادھر
صدا آئے اور ادھر ہم طرف لشکر کے روانہ ہوں اور جو کہ براہ گلگ جانے والے تھے وہ مستعد ہو کر
بیٹھے کہ ادھر صدا آئے اور ادھر ہم ان سرداروں کو لیکر روانہ ہوں انکو تو یہاں چھوڑا جاتا ہے کچھ حال
خواجہ کا تحریر ہوتا ہے کہ خواجہ جو بالائے کوہ گئے تمام کوہ دیکھا اور صاحبقران کو تلاش کیا
سوائے سطح کے کچھ نہ پایا نہ اوس کوہ پر کوئی باغ تھا نہ کوئی مکان تھا خواجہ حیران ہوئے کہ یہاں
تو نہ کوئی باغ ہے نہ مکان ہے صاف میدان ہے پھر صاحبقران کہاں ہیں کدھر گئے وہاں پر اگر خواجہ صاحبقران
کو تلاش کر رہے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک گھاٹی بنی ہوئی ہے خواجہ نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے
صاحبقران اس راہ سے زیر کوہ چلے گئے ہیں پس خواجہ بھی بتلاش صاحبقران زیر کوہ اسی راہ
راہ سے اسپ جو خواجہ زیر کوہ آئے خواجہ نے ایک میدان وسیع دیکھا کہ کوسوں تک سبزہ لگا ہوا ہے
سبزہ زار پر بہار ہے عجب گلزار صحرا ہے ہر طرف گھاس خودرو لگے ہوئے ہیں اونکی مہک پھیلی
ہوئی ہے کہیں لالہ عذار ہے کہیں بیلا بہار ہے کہیں صنوبر ہے کہیں شمشاد آزاد کہیں [illegible] ایک
پاؤں سے کھڑا ہوا یاد پروردگار کر رہا ہے نرگس و نسترن سمن و یاسمن مثلا [illegible] رنگ گل
کھلے ہوئے ہیں سبزہ لہک رہا ہے آبپاشی نسیم سے کوسوں تک سبزہ زار زمرد گون بنا ہوا [illegible]
سے ہوا ہر طرف اظہار حقیقت رب کارساز ہو بلبلیں چہک رہی ہیں قمریاں [illegible]
شمشاد [illegible] ہو کی حق سرہ حق سرہ کا دم بھر رہی ہیں فاختہ سرو پر کوکو کر رہی ہے ماحاصل کلام ہر گلزار
ہر جانور یاد الٰہی میں مصروف تھا چونکہ صبح کا وقت تھا عجب سماں دکھائی دیتا تھا چرخ
اخضری پردہ آفتاب عالمتاب کا طلوع ہوتا جاتا اوسکی شعاعوں کا پھیلنا اسپر نور [illegible]
سے تمام عالم کو روشن کرتا عکس آفتاب جو پانی میں پڑتا تھا سراسر طلائی معلوم ہوتی [illegible]

بہو یہ سمان دیکھا وجد کرنے لگے یاد الٰہی کا دم بھرنے لگے اوس جنگل کو بہت پسند کیا دل میں کہا
کہ واقعی کیا بہار افزا و راحت فزا و دلکشا یہ جنگل ہے جسکو دیکھکر روح کو راحت دلکو فرحت
حاصل ہوتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ عمرو اوس صحرا کی سیر کرتے ہوئے صنعت پروردگار کی یاد
کرتے ہوئے پائے شاطری لگاتے ہوئے بہ تلاش حمزہ صاحبقران چلے جاتے تھے یہ دل میں
خیال تھا کہ وہ میرا گل رعنا و دل آرا اسی گلزار بے خزان میں کہین نہ کہین ضرور ہوگا مجھکو لازم ہے کہ تو اپنے
پھول کی مثل بلبل کے یہان تلاش کرا اور ڈھونڈھو دل میں یہ خیال تھا پس خواجہ صاحبقران کی
کو تلاش کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ ایک اور جنگل خواجہ کو نظر پڑا وہ اوس جنگل سے بھی زیادہ
پر بہار و سبزہ زار تھا اسمین درخت میوہ دار بھی لگے ہوئے تھے کثرت اثمار سے شاخین زمین کی
طرف جھکی ہوئی تھین گو خواجہ گرسنہ تھے مگر اس خیال سے خواجہ نے اون درختون کے پھلون کو
توڑ کر نہ کھایا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ درخت سحر کے ہون میں پھل توڑون اسکے سبب سحر کے کوئی
نقصان مجکو پہونچے یا یہ درخت ہین تو مجھ و لپٹ جائین یا کوئی مجکو پکڑ لے تو خرابی ہو
ایسے ایسے خیالات کرتے ہوئے اور اپنے کو اون درختون کے سایہ سے بچاتے ہوئے چلے جاتے
تھے کہ اوس صحراے پر بہار کو طے کرکے خواجہ ایک دوسرے سبزہ زار مین پہونچے کہ وہان سواے
سبزہ کے اور کوئی شی نہ تھی خواجہ اوسکے کنارے پہونچے اور یہ جنگل تمام ہوا تو خواجہ کو خیال ہوا
کہ ایسا نہو کہ یہ صحرا سحر شدہ ہو کیونکہ یہان سواے سبزہ کے کوئی اور شی قسم میوہ و گل کے نہین ہے ایسا
قسم کا کوئی درخت نہین ہے جہان تک نگاہ سلام کرتی ہے وہان تک سبزہ نظر آتا ہے بیدرد دریافت
کیے یہان قدم رکھنا خلاف دانائی اور عقلمندی کا ہے یہ سوچکر خواجہ نے زنبیل سے ایک زنگی کو
نکالا صرف اوس جنگل کی آزمایش کے لیئے اوس زنگی سے کہا کہ تو اوس مقام تک کہ جہان پر وہ
چشمہ پانی کا ہے چلا جا تو بہتر ہے کہ وہ زنگی دوڑ کر گھر کے لالچ سے بہت جلد ایک عرقی باندھے ہو
دوڑتا ہوا چلا گیا خواجہ نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر یہ صحرا سحر شدہ ہوگا تو زنگی اسیر ہو جائے گا مجھکو معلوم
ہو جائیگا پھر تم اطمینان سے جانا اور قدم رکھنا اس سبزہ پر اگر یہ اسیر ہو جائے تو کوئی اور تدبیر
کرنا اور اوس ساحر کو قتل کرنا کہ جسنے یہ سحر کیا ہے اور اس جنگل کو سحر شدہ کیا ہے یہ تجویز کرکے خواجہ نے جو اوس
زنگی سے کہا پس وہ زنگی جلدی جلدی ادھر سبزہ پر قدم رکھکے اوس چشمہ آب کے قریب آیا اور

وہان سے پلٹ کر خواجہ کے پاس آیا خواجہ نے ملاحظہ کیا کہ یہ زنگی بلا خوف گیا اور اسی طور سے واپس
آیا کسی قسم کا اوسکو ضرر نہین پہونچا پس خواجہ نے زنبیل سے ایک ڈلی قند سیاہ کی نکال کر اوس زنگی کو دی
وہ زنگی وہ ڈلی لیکر بہت خوش ہوا خواجہ نے پھر اوسکو بند زنبیل کر لیا اب بہ اطمینان تمام خواجہ
صحرا مین روانہ ہوئے چلے جاتے تھے کہ خواجہ نے دیکھا کہ ایک طرف سے چند گھسیارے چلے آتے
ہین اور پیچھے لوگ اونکے تعاقب مین ہین وہ ایک سمت کو جلد جلد چلے جاتے ہین وہ گھسیارے اونکی
صحرا مین آکر سیدھے پہنچے اور گھاس چھیلنے لگے خواجہ نے جو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ایک طرف کو چلا جاتا ہے خواجہ
اون گھسیارون کے پاس آئے اور کھڑے ہو گئے اون گھسیارون نے خواجہ کو اپنے پاس کھڑے دیکھا
جب اونہون نے دیکھا کہ ایک ساحر ہمارے پاس کھڑا ہوا ہے جھولی دوش پہ پڑی ہوئی ہے اون گھسیارون
نے خواجہ کو دیکھکر کہا کہ آپ کہان کے رہنے والے ہین اور کدھر سے تشریف لائے ہین اور کدھر
کا قصد ہے خواجہ نے جواب دیا کہ مین ساحر ہون دربند سوسن کی طرف سے آتا ہون وہ دربند تباہ
و برباد ہو گیا ہم سب ساحر وہان سے بھاگے ہین ادھر نکل آیا یہ کونسا مقام ہے اون گھسیارون نے
جواب دیا کہ یہ مقام دربند [illegible] سے تعلق رکھتا ہے یہ صحرا اوسی دربند کا سرحد ہے اور ہم گھسیارے ہین
دربند کے اندر سے بہ اجازت حاکم دربند یہان گھاس لینے کو آئے ہین کیونکہ ہم سب جاکر دربند کے ملازم
ہین مگر یہان سرکار کے لیے گھاس لینے کو آئے ہین یہ جو تم نے کہا کہ ہم دربند سوسن کے رہنے والے
ہین وہ دربند تباہ ہو گیا مین تباہی کا مارا آوارہ ہوکر ادھر نکل آیا ہون وہ دربند کیونکر تباہ ہوا اور کس نے
تباہ کیا خواجہ نے جواب دیا کہ اے بھائیو کسی طرف سے طلسم کشا کا لشکر وہان پہونچا سوسن
نے اطاعت کی طلسم کشا نے دربند فتح کیا ہم سب اوس طلسم کشا کے ہاتھ سے پریشان ہوکر بھاگے
ہین گھسیارون نے کہا کہ اب وہ طلسم کشا کہان ہے جواب دیا کہ اپنے لشکر مین ہوگا مین تو لشکر مین
چھوڑکر آیا ہون اون گھاس والون نے کہا کہ تم کب وہان سے چلے تھے جواب دیا کہ مین پرسون
چلا تھا جب تک تو طلسم کشا اپنے لشکر مین تھا اون گھسیارون نے کہا کہ اے بھائی تمکو بھی مبارک
ہو اور تمکو بھی آگاہ ہو کہ حاکم دربند [illegible] جادو نے کل دھوکا دیکر طلسم کشا کو اسیر کر لیا ہے وہ ادھر
آیا تھا آخر اوسکے قتل کا دن ہی حاکم دربند اوسکو لیکر بیرون دربند آیا ہے اور وہ فلان مقام پر
اوسکو قتل کریگا کیونکہ سنا گیا ہے کہ جہان طلسم کشا کا خون گریگا وہان ایک دانہ [illegible] پیدا ہوگا

پس اسی غرض سے ہمیشہ جادو طلسم کشا کو لیکر برائے قتل بیرون دربند آیا ہے تمام شہر مین منادی کرادی
ہے کہ جسکو طلسم کشا کے قتل ہونے کا تماشہ دیکھنا ہو وہ بیرون دربند آئے اسکو اجازت دیجاتی ہے
چنانچہ جہان طلسم کشا قتل کیا جائیگا وہان لاکھون آدمیون کا مجمع ہوگا یہ سنکے اوس ساحر نے
جواب دیا کہ بھائیون یہ تو تم نے ایسی خبر سنائی کہ میری جان مین جان آئی مین خداوند سامری
و جمشید سے یہ دعا کرتا چلا آتا تھا اونھون نے میری دعا سن لی یہ بتاؤ کہ وہ صحرا کدھر ہے کہ جہان
طلسم کشا قتل ہوگا کیونکہ مین بھی جاکر اوسکے قتل کا تماشہ دیکھون اور خوش ہون اوسکو قتل
ہوتے ہوئے دیکھکر اگر موقع ملے تو مین بھی کچھ اپنے دل کی بھڑاس نکالون ایک آدھ ضرب
مین بھی لگاؤن یہ جو ساحر نے کہا کہ ہمکو اوس مقام کا پتہ دو تمھارا ہمپر بڑا احسان ہوگا اون مجلس
والون نے جواب دیا کہ وہ مقام کچھ پوشیدہ ہے کہ یہان سے تھوڑی دور ہے جدھر یہ لوگ چلے
جاتے ہین تم بھی اوسی طرف کو جاؤ جسطرف یہ لوگ جاتے ہین اوس مقام پر پہونچ جاؤگے یہ سنکے
خواجہ اوسی طرف کو روانہ ہوئے جب تھوڑی دور چلے آئے اور اون گنہگارون کا ساتھ جاتا رہا
خواجہ ایک مقام پر بیٹھ گئے اور فکر کرنے لگے گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے آئینہ زانو پہ سر کو
جھکا کر دریائے فکر مین غوطہ زن ہوئے در مطلب کی غواصی کرنے لگے گوہر مراد ہاتھ آنیکی فکر
مین غور کرنے لگے یہان تک کہ گوہر مراد ہاتھ لگا سر زانوئے فکر سے اوٹھایا اور ایک صورت پر
بنا ہوکر اوسی سمت کو روانہ ہوئے کہ انکا حال آیندہ تحریر ہوگا اب شمہ حال کچھ ہمیشہ جادو و حمزہ صاحبقران
و قتل حمزہ صاحبقران کا قلمبند کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین راوی بیان کرتا ہے کہ جب جواب
نامہ شنکال کے پاس سے ہمیشہ کے پاس آیا اوسمین یہ تحریر تھا کہ اوسی مقام پر قتل کرنیکے سر طلسم کشا
کا لیکر یہان آوے مع لوح طلسم کے تاکہ مین اوسکا بند و بست کرون اور اسی مقام پر لوح طلسم کو رکھون
کہ پھر کوئی نہ پاسکے جب یہ جواب اوسکو ملا تو اوسنے صاحبقران کو ایک قفس مین بند کرکے
قید کردیا تھا اور اوس پنجرہ کو نظر مردم سے معدوم کردیا تھا اور منادی کی تھی کہ کل ہم طلسم کشا
کو بیرون دربند فلان صحرا مین قتل کرینگے سب اہل شہر قتل طلسم کشا کا تماشہ اوس صحرا مین جاکر
دیکھین عام اجازت ہے اوسنے یہ تدبیر کی ایک صندوق مین لوح اور تصویر قتل شنکال کی اور اوسمین صاحبقران کو
رکھا اوسمین قفل دیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے منادی ہمیشہ جادو نے کرادی تھی اوسوقت سے

اہل شہر مین ہر طرف چرچا ہونے لگا اور جو سیوقت سے سب سامان جلسے کا کرنے لگے یہان تک کہ جب
صبح ہوئی اودھر سپہر جادو بیدار ہوا اور اہل دربند تین بجے رات سے طرف اوس صحرا کے بیرون دربند
چلے اور اوسی مقام پر آکر جمع ہوئے وہ صحرا تمام اہل دربند و تماشائیون سے بھر گیا یہ عالم تھا کہ اگر تھالی پھینکو
تو سرہی سر تھے اونمین ساحر و غیر ساحر سب تھے پس یہان تو یہ مجمع ہوا تھا ہزارون آدمی بلندی پر کھڑے
ہوئے تھے ہزارون درختون پر چڑھے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان درختون مین بجائے ثمر کے
بشر لگے ہوئے ہین خلاصہ یہ کہ ہر طرف مجمع کثیر تھا چارون طرف مجمع تھا یہان اندرون دربند
سپہر جادو تیار ہو کر باہر محل کے آیا اپنے بھائی سے نظیر جادو سے کہا تم یہان ٹھہرو اور کل لشکر کو
تیار رکھو اگر شاید کوئی طلسم کشا کا مددگار آجائے اور اوس سے مقابلہ ہونے لگے تو اوسوقت تم آکر
مدد کرنا نظیر جادو نے جواب دیا کہ بہت خوب سپہر جادو نے وہ صندوق تخت پر رکھا اور اوس کمرہ
سے قفس صاحبقران کا نکال کر اوسی تخت پر رکھا اپنے بھائی سے کہا کہ جب مین طلسم کشا کو قتل
کر چکونگا تو اوسکے سر کو لا کر یہ صندوق اوسیوقت طرف طلسم کے روانہ ہو گا اور بادشاہ طلسم
کے سب اشیا سپرد کر کے چلا آؤنگا تم پریشان نہ ہونا اوسنے کہا کہ مین پریشان کیون ہونے لگا آپ
میری طرف سے اطمینان رکھیئے یہ سنکے سپہر جادو اوس تخت کو سحر سے اوڑا کر طرف اوس جنگل کے جو کہ برائے
قتل طلسم کشا مقرر کیا تھا روانہ ہوا سپہر جادو نے جلادون کو و پشمینہ پوشون و تسمہ کشون وغیرہ کو حکم دیا
تھا کہ تم فلان صحرا مین جا کر سامان قتل مہیا کرو جلادون وغیرہ نے وہان پہونچکر ریتی کا چبوترہ بنایا
اوسپر فرش کشتہ کا بوریہ بچھایا دار استادہ کی گئی یہان سب سامان قتل مہیا کر دیا گیا اب سپہر جادو
کے آنے کا انتظار تھا سپہر جادو اپنے بھائی کو فہمایش کر کے وہان سے روانہ ہوا تھا خلاصہ یہ کہ راہ
طے کر کے وہان پہونچا سب کو اسکا انتظار تھا کہ یہ جب پہونچا ایک برق کوندھی چمک ہوئی کہ سب کی آنکھین
جھپک گئین اور چکا چوندھ سی ہوئی اسے جو دیکھا سب نے بعد اوس چمک کے تو کیا نظر پڑا کہ سپہر جادو
تخت پر سوار سامنے قفس رکھا ہوا اوسمین طلسم کشا دوہری سلاسل قیدین یعنے قید آہن و قید سحر مین
اور ایک طرف ایک صندوق رکھا ہوا چلا آتا ہے کہ وہ تخت اوس مقام پر پہونچکر طرف زمین کے مائل ہوا
یہان ایک غل مچ گیا کہ بادشاہ آگیا بادشاہ آگیا سب اہل مجمع اوس طرف متوجہ ہوئے کہ سپہر جادو نے
زمین پر پہونچکر سحر کیا کہ ایک مختصر سا خیمہ برپا ہو گیا سپہر جادو کے آتے ہی کوتوال دربند جلادون کو لیئے

آکر پہونچا اور انتظام کرنے لگا جو مجمع قریب خیمہ پیغمبر کے تھا اوسکو ہٹایا اور جو جو تیرے کے قریب تھا اوسکو
بھی دور کیا پیادون کو مقرر کیا کہ یہان کا بندوبست کرو کوئی آنے نہ پائے اس چبوترے کے قریب اور
نہ خیمہ کے قریب یہ بندوبست کرکے کوتوال نے آکر پیغمبر جادو کو سلام کیا پیغمبر جادو نے اوسکا
سلام لیکر اپنے قریب بلایا اپنا سحر قفس سے اوتار لیا کوتوال سے کہا کہ قیدی کو قفس سے نکالو کوتوال نے
سرا زنجیر کا پکڑ کر صاحبقران کو باہر قفس سے نکالا صاحبقران جب بیرون قفس آئے اس زور اور اکڑ
سے اوٹھے کہ خانۂ زنجیر مین خلل ہوا پیغمبر جادو نے جانا کہ قیدی نے قید کو توڑ ڈالا بلکہ کوتوال سے کہا کہ
اے بادشاہ شاید قید کو شکست کر ڈالا پیغمبر جادو یہ سنکے متحیر ہوا پھر خیال آیا کہ اگر قید آہن کو شکست
کر ڈالا تو کیا پروا ہے قید سحر تو جسم پر اوسکے موجود ہے اوسکو کیونکر شکست کریگا اودھر صاحبقران نے
انگڑائی لیکر کہا کہ سلام میرا اوس شخص پر ہے جو کہ خدا کو وحدہ لاشریک جانتا ہو اور اوسکو صمد ہمیشہ مانتا ہو
اور اوسکے بھیجے ہوئے پیغمبرون کو اور اوسکا مرسل اور پیامبر خیال کرتا ہو اور اونکے فرمانے پر عمل
کرتا ہو اور لعنت ہو سامری و جمشید وغیرہ پر یہ جو صاحبقران نے فرمایا جواب سلام کون دیتا اول تو
وہان تھا کون سوا کوتوال اور پیغمبر جادو کے وہ دونون کافر تھے یہ کلمات صاحبقران کی زبان
سے سنکے ایسے دو غلیظ تھا کہ کانٹے و داغ کو توڑ کر پار گذر گیا آتش غیظ و غضب کا نون سینہ پیغمبر جادو
مین مشتعل ہوئی چہرہ فرط غیظ سے مثل بیربہوٹی کے لال ہوگیا داڑھی موچھون کے بال مثل تکلے کے کھڑے
ہوگئے دونون آنکھین سرخ ہوگئین مثل انگارے کے بحالت غیظ پکارا کہ او طلسم کشا تو برا بدزبان
معلوم ہوتا ہے میرے سامنے بندھا ہوا کھڑا ہے جس وسیلے قابو ہو رہا ہے اور یہ حال ہے کہ میرے خداوند
کو میرے روبرو برا کہتا ہے وہ مثل ہے کہ رسی جل گئی اوسکا بل ابھی تک نہین جلا کیون اپنی قضا بلاتا ہے
بس خیریت اسی مین ہے کہ طلسم کشائی سے توبہ کر اور دین اسلام کو ترک کر اور بادشاہ طلسم شہنشاہ کی اطاعت
کر اس حالت مین تیری زندگی ہوگی ورنہ مین تجھکو اسیوقت قتل کرونگا دیکھو وہ سامان قتل تیار ہے
صرف میرے حکم دینے کی دیر ہے تو اپنے مقام پر خیال کر کس دھوکے سے اور کس تدبیر سے مین
تجھکو اسیر کیا ہے اور تم عیاری کرتے ہو اسوقت تو ہم سے ساتھ عیاری کی تو اچھا عمر کے مانند کی اگر
وہ اس مقام پر موجود ہوتا میری غلامی کرتا یہ تقریر پیغمبر کی سنکے صاحبقران نے برہم ہوکر کہا کہ او پیغمبر جادو
کیا بیہودہ بکتا ہے اپنی زبان بند کر مجھکو مرنے سے ذرا تأمل نہین موت سے بالکل خوف نہین کرتا ہون

مرنا ایک دن ضرور ہے اگر میری موت اسی مقام پر ہے تو مجھکو کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ اگر قضا آئی ہے
تو کوئی دفع نہیں کرسکتا ہے اگر تمام عالم ایک ہو جائے اور قضا نہیں آئی ہے تو پھر کوئی ایک بال بھی
نہیں کم کرسکتا ہے بدون موت کے کوئی مجھکو مار نہیں سکتا ہے اور نہ کوئی جبکہ میری قضا آئی ہے زندہ رکھ سکتا ہے
بقول شاعر شعر روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست روزیکہ قضا نیست در و مرگ
روا نیست دیگر اگر تیغ عالم بجنبد ز جا نبرد رگے تا نخواہد خدا پس تیری کیا اصل ہے جو کہ
مجھکو قتل کرسکے بدون اسکے حکم کے اگرچہ میری موت آگئی ہے تو ہوا اسکی مرضی بقول شاعر شعر
سر ما و خنجر حبیب بہر چہ آید بسر من یا نصیب اگر میری قضا نہیں ہے تو میں بالکل بخوف
ہوں وہ میرا نگہبان و حافظ ہے اور میرا مددگار ہے جب چاہیگا کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکالیگا
اور بچا لیگا مجھکو بالکل ہراس نہیں ہے بقول کسے شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان
نشود کوئی مشکل ایسی نہیں ہے کہ جو آسان نہ ہو اور کوئی امر ایسا نہیں ہے کہ جو حل نہ ہو وہ حلال
مشکلات ہے وہ اپنے بندوں کی وقت مشکل ہمیشہ مدد کرتا ہے پس میں اس امر سے کیوں
ہراساں ہوں یہ جو تو نے کہا کہ تیری زندگی کی یہ صورت ہے کہ تو طلسم کشائی سے باز آ اور دین
اسلام کو ترک کرکے شکال کی اطاعت کر اور شادان میں جان کے خوف سے اپنے دین کو ترک کروں
اور ایک کافر کی اطاعت کروں یہ تو مجھ سے ہرگز ہرگز نہ ہوگا کیا کہوں کہ میں مجبور ہوں ورنہ مجھکو
اس تیری تقریر کا جواب زبان تیغ سے دیتا یہ جو تو نے کہا کہ میں نے کیا خوب عیاری کی ہے واقعی کہنا
کہنا تجھکو ایسا مرد بزدل کوئی نہ ہوگا تو نے یہ خیال کیا کہ میں حجرہ سے نہیں نکل سکتا ہوں اگر سحر کریگا
تو حجرہ اسکو بھی دفع کر دیگا بذریعہ لوح طلسم کے اگر کچھ مقابلہ کرونگا تو سر پر نہ ہوگا اس سے بہتر
یہ ہے کہ مکاری کروں اور نالائق یہ تو کیا دعوی کرتا ہے کہ اگر عمرو عیار ہوتے تو میری تلاش کرتے
اگر وہ میرا کہا ہی ہوتا تو تیری کیا مجال تھی کہ تو دھوکا مجھکو دیسکتا وہ ایک ہی فقرہ میں تیرا کام تمام
کرتے اور مجبور ہو کر لیجاتے تو تجھ سے ایسی تقریر کرسکتا وہ ایسا ایک خنجر مارتے کہ تیرا کام تمام ہو جاتا
یا ایسی عیاری کرتے کہ تو عمر بھر یاد کرتا کیا کہوں کہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں وہ ہوتے تو تجھکو معلوم ہوتا
اس تقریر فضول کا کرنا بس اپنی زبان بند کر بس بیہودہ نہ بک وہ تیری کیا غلامی کرتے تجھ جیسا غلام رکھ
جاتے اور تو اطاعت کرتا میں رہا ہوتا تو تجھکو اس تقریر کا مزا چکھاتا اور سزا دیتا کہ یاد کرتا

پس جسکو حکم دیتا ہو دے اور جو تجکو کرنا ہو کر بیچارے کی تقریر نہ کر یہ سنکر شیر جادو نے کہا کہ جلاد کو بلاؤ
کہ یہ خدا پرست یون نہ مانے گا بدون قتل ہوئے یہ حکم دینا تھا کہ جلاد صاحب بیداد حاضر خدمت
ہوا سامنے آیا اور کہا کیا حکم ہوتا ہے شیر جادو نے کہا کہ طلسم کشا کو لیجا اور قتل کر یہ حکم پایا تھا
کہ اوس جلاد نے سر زنجیر کا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ او طلسم کشا چل تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اب
تو قتل کیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا فضول بکتا ہے کسکو قتل ہونے سے خوف دلاتا ہے مین تو
پہلے سے سر بکف بیٹھا ہوا ہون بقول شاعر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب * ہر چہ آید بر سرم بادا نصیب
مین آمادہ بیٹھا ہون موجود ہون کوئی مقام خوف و تردد نہین ہے جلاد نے کہا کہ کیسا بیٹھا ہے کیون اکڑتا ہے
ہزارون اور لاکھون کو قتل کیا ہے بہت ظلم و بدعت کی ہے ہزارون بندگان خداوند سامری و جمشید
کو لاکھون کا خون تیرے سر پر ہوا ہے اب اوسکا معاوضہ ہوگا اور سبکی روحین خوش ہونگی صاحبقران
نے فرمایا کہ اسمین گفتگو سے کیا حاصل ہے تو اپنا کام کر جلاد نے یہ سنکے سر زنجیر کا کھینچا اور لیکر چلا صاحبقران
اوسکے ہمراہ بیرون خیمہ کے آئے پردے اوٹھے ہوئے تھے سامنے چبوترہ بنا ہوا تھا اوسپر کا
اور بیچ مین استادہ تھی صاحبقران کا خیمہ سے نکلنا تھا کہ غل و شور ہوا کہ وہ قیدی آیا ہر ایک کی
نگاہ اوس طرف لگی اور ہر ایک اوسی طرف دیکھنے لگا اور کہا کہ یہی وہ طلسم کشا ہے اسی نے
ہزارون ساکنان طلسم کو قتل کیا ہے یہی طلسم فتح کرنے کو یہان آیا ہے اسی کو دھوکا دیکر بیچارے آقا
و سردار شیر جادو نے اسیر کیا دیکھو کیا خوب جوان ہے چہرہ بہت ہی اچھا حسن و جمال کا انسان جہانتک
نہین دیکھا شان ہے خداوند سامری و جمشید کی اور قدرت ہے اونکی کہ اونھون نے ایسے
انسان خلق فرمائے ہین جو کہ کشتہ تیغ تھے وہ یہ کہتے تھے کہ خوب ہوا کہ جو یہ مفسد گرفتار ہو کر
آیا اسیکا قتل ہونا ہی بہتر ہے اسنے ہزارون کا خون کیا اور ہزارون کو بیگناہ قتل کیا ذرا بھی اسکو
رحم نہ آیا اور جو کہ رحم دل تھے وہ کہتے افسوس صد افسوس ہے کیا افسوس ایسا جوان رعنا و ایسا
شکیل و حسین یون قتل ہوتا ہے منظور تماشا ہے وہ شخص ہر ایک کے تابع لاکھون کا سردار تھا یا یون
ایسی ہی بیکسی سے قتل کیا جاتا ہے یہ زمانہ ایسا ہے کسی کے بھلائی نہین کرتا ہے سوا برائی و بدسلوکی
کے یہ فلک سفلہ پرور ہمیشہ صاحبان عزت و آبرو کے درپے آزار رہتا ہے اور اسی فکر مین رہتا ہے
کہ ایسی فکر کرون کہ جو صاحبان عزت ہین اونکو ذلیل کرون خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو کہ لاکھون کا

حاکم ہو وہ یون ذلیلی سے قتل ہو سواے دشمنون کے کوئی دوست نظر نہ آئے اہل دل
اس طور کی تقریر باہم کر رہے تھے اور ظالم خوش ہو رہے تھے کوئی صاحبقران کے حسن وجمال کی
تعریف کر رہا تھا کوئی جوانی صاحبقران پر کفِ افسوس ملتا جاتا تھا اور آنکھوں سے آنسو روان تھے
اہل مجمع کا تو یہ عالم تھا وہان جلادون نے حمزہ صاحبقران کو لاکر زیر دار بٹھا دیا اور خود سنگین لگائے ننگا
کمان دنائک سے گلے مین ہار پڑے ہوئے ایک ایک رومال کندھے پہ پڑا ہوا کہ جس سے خون کی بو آتی
تھی جا بجا اوسمین خون کے دھبے لگے ہوئے سر پہ سپاہی جوتا پاؤن مین ماکین کا پاجامہ انگرکھا پہنے ہوے
چوڑا سا تیغہ کمر سے لگا ہوا سیاہ رنگت ہیبت شیطان خصلت سنگین اوٹھاتا تھا کہ سپہر جادو
نے پہلا حکم دیا اسنے قریب صاحبقران کے آکے کہا کہ او طلسم کشا جو کچھ کھانا ہو کھا لے جو پینا ہو
پی لے جو وصیت کرنا ہو وصیت کرلے جو جس سے کہنا ہو کہہ لے کہ اب تیرا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا
ہے رشتہ حیات قطع ہوا چاہتا ہے ایک حکم مل چکا ہے دو حکمون کی دیر ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو
خواہش طعام ہی نہ آب ہی مین بجاے طعام کے لخت جگر کھاتا ہون اور بجاے پانی کے خون
دل پیتا ہون وصیت کے بارے مین جو تو نے کہا اسکا یہ جواب ہے کہ یہان کون دوست ہے
کہ جس سے وصیت کرون اور مجکو وصیت ہی کیا کرنا ہے اور جو کچھ مجکو کہنا ہے مین اپنے خدا
سے کہہ دیتا ہون وہ میرے تم سب بھی سن لو کہ اگر میرا بھائی عمرو عیار اس طرف میری تلاش
مین آجائے تو اوسکو میرے مقام قتل سے آگاہ کرنا اور یہ کہہ دینا کہ اس مقام پر ہم نے حمزہ کو
قتل کیا تھا یہان پر اوسکا خون گرا تھا اور جہان پہ میری لاش کو پھینکنا اوسکا اوسکو پتہ دینا
تاکہ وہ سورۂ فاتحہ سے میری روح کو بہرہ مند کرے اور کہہ دینا کہ تمھارا بھائی حمزہ تم سے یہ خواہش
رکھتا ہے کہ کبھی کبھی اے بھائی میرے مزار پہ جو کہ یہان بنا ہے فاتحہ پڑھ جایا کرنا گو یقین مجکو ضرور یہ ہے
کہ مزار کہان ممکن ہوگا میرا تن طعمہ زاغ و زغن ہوگا خیر وہی مقام بجاے مزار کے تصور کیا جائیگا
کہ جہان پر لاش پھینکدی جائیگی اوسی مقام پہ فاتحہ پڑھ دیا کرین جب اودھر آئین یہی اوسے
کہنا کہ اے خواجہ مین اس مقام پہ بیگناہ و بیکس ہو کر قتل ہوا ہون عالم تنہائی اور مقام غربت تھا
کوئی ہمدم تھا نہ ہمشرب تھا مجکو نہ کفن ملا نہ غسل نصیب ہوا اے بھائی ہم تو جانتے تھے کہ ہم تم سب
ملک سفر عدم کرینگے راہ مین خوب راحت سے بسر کرینگے مگر منشی تقدیر نے بروز ازل یہی ہماری

مقدر مین یہ لکھا تھا کہ اوس مقام پر قتل کیے جائین کہ جہان نہ کوئی دوست ہو نہ ہمدم ہو نہ ہم مشرب
ہو سواے تشنگان خون اور خواستگاران جان کے نہ کوئی رونے والا ہو نہ پیٹنے والا ہو عالم
غربت ہو اور بیکسی ہو جسکے اسقدر سردار اور عزیز ہون وہ یون قتل ہو کہ کوئی وقت مرگ بالین پر
نہ ہو کوئی پانی کا قطرہ دینے والا عالم نزع مین سر زانو پر رکھنے والا بھی نہ ہو ہم یہ خیال کرتے تھے
کہ جب بادشاہ ہم اس دار دنیا سے طرف دار البقا کے سفر کرینگے تو اول منزل تک ہمکو ہمارے دوست
و آشنا پہونچا آئینگے دوش بدوش اولاد ہماری سر برہنہ میت کے ہمراہ ہوگی یہ خبر نہ تھی کہ یون
نعش ہمارا بے گور و کفن ہوگا اس فلک ناہنجار کے ہاتھون بڑے بڑے شاہان جلیل ایسے ذلیل
ہو کر قتل کیے گئے کہ جنکے نام اسوقت تک صفحہ روزگار پر باقی ہین مگر اس آسیاے فلک نے اونکو
مثل دانہ گندم کے ایسا پیسا اور ایسا برباد کیا کہ اونکے نشان لحد تک نہین معلوم ہوتے ہین ای
بھائی مین کیا ہون اور کیا حقیقت رکھتا ہون جب مرسلین و نبی اس فلک تفرقہ پرداز کے
ہاتھون مبتلا ہو چکے ہین تو مین کیا چیز ہون اونھون نے کیسے کیسے ظلم و ستم اعداے دین کے
گوارا کیے مگر سواے صبر و شکر کے دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائے پس تم سب بھی شکر کرنا اور عنان
صبر و رضا کو ہاتھ سے نہ دینا یہ خیال کر لینا کہ ایک عبد ذلیل رب جلیل تھا وہ ہم سب سے جدا
ہوگیا زیادہ گریہ و زاری و بیقراری سے کچھ فایدہ نہ ہوگا صابرون کا بڑا مرتبہ ہے خداوند کریم صبر
کرنیوالون سے بہت خوش ہوتا ہے یہ مین کیا تھا ایک تم سب کا خدمتی تھا جو جدا ہوگیا کبھی کبھی
مجھے بھی یاد کر لیا کرنا مگر اتنا خیال رہے کہ ان کافران دین و مذہب سے میرے خون ناحق کا معاوضہ
ضرور لینا اگر کچھ بھی تمھارا بس چلے آیندہ تمکو اختیار ہے بندہ ہر طرح مجبور ہونا چاہیے میرے دل مین جو کچھ
خیال اور امنگین تھے وہ سب خاک مین مل گئے اور اوسکے خلاف ظہور مین آیا واقعی یہ امر ہے کہ جو
انسان چاہتا ہے وہ کبھی نہین ہوتا ہے جو فلک چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا جو مقدر مین لکھا ہوتا ہے وہ ہوتا ہے
اسی مضمون کو کسی شاعر نے ایک شعر مین ادا کیا ہے شعر من در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ٭ کار
را خدا کند فلک را چہ مجال ٭ یہ شعر صاحبقران نے پڑھکر سر اوٹھایا ایک مرتبہ چارون طرف دیکھکر
فلک کی طرف دیکھا اوس مقام پر سبکو اپنا خون کا پیاسا پایا یہ ملاحظہ فرما کے دل کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ کیون اے دل تو کس سے تقریر کر رہا ہے کون سننے والا ہے کون تیری مصیبت پر تحمل کرنیوالا ہے

کون تیرے دوست صادق محب واثق برادر سجان برابر خواجہ عمرو کو تیرا پیام دینے والا ہے
سب یہان خون کے پیاسے ہین یہ تیری کیا حرکت تھی تو نے جو سامان قتل موجود دیکھا تو
مجکو بے حواس کر دیا پس اسقدر خوف زیبا نہین ہے اپنے آپ مین آ ایسی تقریر زبان پر
نہ آنے دے یہ فرما کے فرمایا کہ اے صبا تو یہ سب پیام میرا خواجہ عمرو کو پہنچا دینا کہ اے بہائی وقت مرگ
عمرو کو تمہارا انتظار تھا اور آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین یہ خیال تھا کہ افسوس اسوقت کوئی نہین ہے
کہ جو یہ سب حال خواجہ سے بیان کرے اور جا کر میرے مرنے اور قتل ہونے کی خبر دے تاکہ
وہ آکر مجکو غسل و کفن تو دین اس امر سے تو محروم نہ رہون اے بہائی مین مرنے سے تو ڈرتا نہین
ہون نہ اسوقت مین مجکو کسی قسم کا خوف ہے موت سے بلکہ مین موت کو حیات ابدی اور حیات
کو موت خیال کرتا ہون کیونکہ اس سے کسیکو چارہ نہین ہے یہ ضرور ایک نہ ایک دن آئیگی جو پیدا ہوا ہے
وہ ناپید ضرور ہوگا اس سے ڈرنا کیا جو ہزار برس زندہ رہیگا وہ بہی ایک دن مریگا جو آب حیات
آبحیات پیکر زندہ رہیگا وہ بہی بروز قیامت ذائقہ موت سے آشنا ہوگا پس جب یہ امر ہے
تو موت سے کیا ڈر ہے مثل مشہور ہے کہ جسقدر چراغ مین روغن ہوتا ہے اوسیقدر جلتا ہے جب روغن
ہی نہ ہوگا تو کیونکر جلیگا ہان خیال اس امر کا ہے کہ ایسے مقام پر موت آئے کہ جہان سواے دشمن
جان و ایمان کے کوئی دوسرا نہین ہے کہ جو کلمہ پڑھائے عقائد دین سے آگاہ کرے غسل
و کفن دے پس اسکو تم کیا کرو اور مین کیا کرون جو تقدیر مین تھا وہ پیش آیا مین اسوقت بہی
تمکو نہین بہولا تمکو چارون طرف تلاش کرتا تھا اور آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین تم بہی بہائی مجکو
نہ بہولنا اے صبا یہ تو میرا پیام دینا کہ اے بہائی تمہارے دیدار کی حسرت تھی کہ مین یقین کرتا ہون کہ بعد
مرگ بہی میری آنکھین کھلی رہینگی میری یہ آرزو و خواہش اون لوگون سے ہے کہ جب مجکو دفن
کرین تو ایک روزن قبر مین رہنے دین تاکہ جب تم قبر پر آؤ تو مین تمکو دیکھ لون ایک شعر ہے جب
اس مضمون کے مجکو یاد آیا کسی شاعر کا شعر ہے ؎ قبر مین روزن بری رکھنا ضرور ۔ مر گیا ہون حسرت
دیدار مین ۔ یہ شعر پڑھکر صاحبقران نے صبا کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ تو ہی میری پیامبر ہے
اور میرا پیام تو پہونچا دے کیونکہ تیرا گذر ہر مقام پر ہے تو ہر جگہ جاتی ہے ؎ نظم ؎ اے باد صبا سوے دلارا
لیجا تو یہ مضمون کا پیغام ۔ تجھ سے جب سے ہوئی جدائی ۔ دیوانے پہ تیرے آفت آئی ۔

گوارہ ہو تیری جو تجھ میں ہو شگفتہ تو تیری آرزو میں ہو تو یہ پیام پہونچا دینا راوی بیان کرتا ہے کہ
سر یہ کلمات صاحبقران نے بسبب خوف یا اوسکے زبان پر نہیں جاری فرمائے بلکہ بطور
پاس دل ایسے نکالنے کے بیان فرمائے صاحبقران یہ کیا خبر ہے بڑے بڑے نبی اور پیغمبروں
نے ہنگام نزول بلا ایسے کلمے فرمائے ہیں نہ بہ کراہت سے خوف کرکے فرمائے ہوں یہ اقر تھا
سبب صاحبقران یہ کلمے فرما چکے کہ ایک جلاد نے عمرو سے فرمایا کہ اے عمرو یہ تو کس سے
کہ رہا ہے کہ یہ پیام دینا یہاں کون ایسا تیرا دوست ہے جو تیرا پیام عمرو کو دیگا بلکہ عمرو بھی
اگر یہاں آئیگا تو وہ بھی قتل کیا جائیگا ہم سب اوسکے ہی خون کے پیاسے ہیں اور اوسکے تم سے
زیادہ قائل ہیں تم سے تو اسقدر تقریر بھی کی اگر اوسکو دیکھ پائیں تو فوراً ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیں یہ پیام دینا کیسا اوسکو اسقدر بھی تو مہلت نہیں کہ وہ یہاں کی خاک اوٹھا کر سونگھ
سکے یا سامنے پر لے سکے وہ کیا فاتحہ پڑھیگا اور کیا تمھاری قبر کا نشان بنائیگا ہم تو یہ آرزو
رکھتے ہیں اور امید کہ کسی طرح سے تو عمرو یہاں آجائے کہ ہم اوسکو بھی قتل کر ڈالیں تم بیکار ایسے
کلمے بیان کرتے ہو یہاں کوئی رحم تمھارے حال پر نہ کھائیگا تمکو بھی کسیوقت میں رحم آیا یا تمنے
بھی رحم کھایا جو یہاں کوئی رحم کھائے یہ تقریر اوسکی سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خاک
تیرے منہ پر تو یہ کلمہ خواجہ کی نسبت کہتا ہے اونکو کون قتل کرسکتا ہے ہاں اگر قتل ہی سے اونکی
بھی قضا اس مقام پر اور تم لوگوں کے ہاتھوں سے ہے تو کیا چارہ ہے ورنہ وہ جسوقت یہ خبر پائینگے
کہ عمرو فلان مقام پر بیگناہ قتل کیا گیا فوراً آتش زیر پا ہوکے یا آہ مظلومان سے یہاں آکر پہونچینگے
اور تم سبکو بعوض خون ناحق کے سزا دینے میں قتل کرینگے دیکھ لینا کہ اس مقام کو ویران اور تباہ
کر دینگے اور ایک ایک کو چن چن کے قتل کرین تو اپنا نام عمرو نہ رکھیں جلاد نے جواب دیا کہ جب
اونکو اسکی مہلت ہی ملے تب وہ ایسا کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ او نالائق بیکار کی بک بک
کرکے دماغ نہ پریشان کر اپنے کام میں مصروف ہوا جلاد کچھ جواب دیا چاہتا تھا کہ دوسرا حکم پہونچا
اسپر اسنے قصد کیا کہ آنکھوں پر پٹی باندھوں کہ صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی پٹی باندھنے کی ضرورت
نہیں ہے جو نامرد ہوتے ہیں اونکی آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے مرد کبھی اپنی آنکھوں پر پٹی نہیں
باندھتے ہیں تو مجھے اسی طور سے قتل کر یہ جو صاحبقران نے فرمایا اور برہنہ تلوار اوسکی طرف دیکھا عجب

وہ ڈر گیا اور پیچھے ہٹ گیا باوصفیکہ صاحبقران مقید تھے اوسپر اوسکو یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ حضرت مجکو ہلاک کرے اور کہا کہ او قیدی تو ابھی نہین باندھے دیتا ہی نہ باندھنے دے میرا کیا نقصان ہی یہ کہکر ہٹا تھا کہ تیسرا حکم پہونچا کہ او جلاد جلد قتل کر اسس سفید کو یہ حکم پہونچنا تھا کہ جلاد نے کوے کا خط گردن پر دیا تیغہ چوڑا سا نیام سے لیا اپ پینترے بدلنے لگا اور اودائین لگا رگا کہ تیغہ بارہو دار رکھتا ہون بازو پر قوت ایک ضرب مین سرتن سے جدا کرتا ہون مارڈالنا میرا کام ہی زندہ کرنا خداوندون کا کام ہی ذرا سمجھو بوجھو کر حکم تو بھیجنا کیونکہ یہ مرد جلیل القدر ہی اسکے خون کے دعویدار بہت ہونگے پھر اگر اوسوقت فرمائیگا کہ زندہ کردو تو میرے زندہ کرنے سے زندہ نہوگا شعر سلطنت سلطان کند لیس طعنہ بر جلاد چیست ٭ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ذرا سمجھ لیجیے پھر حکم دیجیے کہ منیر جادو نے چلا کر کہا کہ تو کون ہی جو ہمکو نصیحت کرتا ہی جو ہم حکم دیتے ہین اوسپر عمل کر جسقدر ہم جلدی کرتے ہین اوسی قدر تو بیکار کی تقریر کر کے دیر کرتا ہی جا قتل کر اگر دعویدار خون کے بہت ہین تو ہوا کرین جسکو دعوی ہو وہ ہم سے اگر خون کا دعوی کریگا ہم اوسکو جواب دے لین گے تجھسے کیا غرض تو تو ہمارے حکم سے قتل کرتا ہی یہ جونہی جلاد نے کہا چلا تیغہ اولکہ تیغہ جھکا کر طرف صاحبقران کے دیکھا جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اب وقت مرگ قریب پہونچ گیا دل کو طرف خداوند کریم کے رجوع کیا اور بصد خشوع و خضوع بدرگاہ باریتعالے یون دعا فرمانے لگے ای رب کارساز و ای خالق بے نیاز تو مسبب الاسباب ہی تو اپنی قدرت کاملہ سے کوئی ایسی صورت پیدا کر کہ مین بچ جاؤن اگر میری موت نہ آئی ہو اگر موت آئی ہو تو پھر شوق سے مین قتل ہونے پر راضی ہون تیرے حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون تو میرا مالک ہی اور مختار ہی یہ بھی مین نے صرف اس سبب سے تیری درگاہ مین عرض کیا کہ نہ یہان کوئی میرا دوست ہی نہ ہمدم ہی جو میری وقت نزع کلمہ کہیگا گو مجھو ایسا درد گار اور ہمہ مین موجود ہی مگر یہ عالم اسباب ہی ہر ایک کو اس امر کی خواہش ہوتی ہی کہ ہمارے عزیز وقت مرگ ہمارے قریب ہون لاش پر گریہ و زاری کرین ہم اونکو دیکھ لین اور وہ ہمکو دیکھ لین پھر کہان اون سے ملاقات ہوگی سوا ئے روز قیامت کے یہان ایک کو دوسرا نہ دیکھ لیگا یہ سبب ہی جو مین تجھسے ایسی دعا کرتا ہون دوسرے یہ سبب ہی کہ اگر یہان

قتل ہوا تو نہ کوئی غسل دیگا نہ کفن نہ لحد نصیب ہوگی اوسکا سبب لاشیں تو پھنکی ہین ــ تجھے
پڑتی اور نہ ہاتھ تجھ فقیری راہ مین جہاد کرتے تھے اور کافرون کو قتل کرتے تھے طعمہ کُرگ و زغن
ہوتے تیسرے ابھی تو ہزارون کافر باقی ہین اونکو تلقین بدین اسلام کرتا ہے اور مین تو ہنر کے
دین و مذہب اور شہر کی طرف ان سبکو رجوع کرنے کی غرض سے اور تعلیم اکرانیکے مطلب سے
دین اسلام کی رواج دینے کی ضرورت سے ادھر آیا تھا کون سا ایسا قصور و گناہ اس عاجز پر گناہ
ور وسیاہ سے سرزد ہوا جو یہ میری حالت ہوئی اور مین اس ثواب عظیم و اجر جزیل سے محروم کیا
جاتا ہون اے کریم تو نے ہر ایک کی وقت سخت مین کمک فرمائی حضرت یونس کو بطن ماہی سے امان
دی حضرت خلیل کو کہ جنکے خاندان سے ہون آتش نمرودی سے پناہ عنایت فرمائی اور آگ کو اونکے
اوپر گلزار فرمایا ہر ہی کی آپنے مدد کی نوح کو طوفان سے نجات دی اسی طور سے اگر تیری مشیت
مین ہو اور میری زندگی ہو مجھکو بھی نجات دے یہ فرما کے یون دعا کرنے لگے کہ تو ایسا کریم ہے
کہ تیرے سامنے دوست و دشمن سب برابر ہین سبکو رزق مرحمت فرماتا ہے اور سبکی حفاظت
کرتا ہے رباعی اے کریمی کہ از خزانہ غیب * گبر و ترسا وظیفہ خور داری * دوستان را کجا کنی محروم *
تو کہ با دشمنان نظر داری * اوسکے بعد صاحبقران یون دعا کرنے لگے ــ سرگو ہشیار کار ہست
من جبرئیل کو آنچہ گفتمین شنو ہو * مین سو برس نبی جی سے پہلے نام پہ سلیمان کو جو تھا او * جب سیر نبی اوس کے
کی مہر پاسبان چلا ہو * اے سنگ الرحمن منتی کرون میری بار کیون دیر لگا ہو * بلکہ داب بلا استادہ ام
یا مصطفی دستے * بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستے * ز حالات شب معراج دانستم یدالہی * چرا دستم
نگیری یا علی ہر شاد دستے * یہ رباعی ورد زبان فرما کے دعا جو کی چونکہ وقت اجابت دعا قریب
پہونچ چکا تھا صاحبقران پر شدائد بھی سب ہو چکے تھے اور صاحبقران نے اوسی عالم دعا
مین اسطرح سے توبہ بھی کی کہ اب کبھی ایسی خطا نہ ہوگی کہ مین ترک جہاد کرون اور فقیری کا
خیال کرون اگر اس خطا کے عوض مین یہ سزا ملتی ہے تو وہ مجھسے عالم بدحواسی مین سرزد ہوئی
تھی کہ مین نے ایسا قصد کیا ورنہ مین کبھی نہ کرتا اون تصویرون نے کچھ ایسا اپنی طرف محو کر لیا
اور کچھ ایسی حالت طاری کی کہ میرے دل مین ایسا خیال پیدا ہوا مین اوسکی سزا پا چکا اب رحم کر
چونکہ صاحبقران نے توبہ بھی فرمائی اور ریسمان وا کُلتے وقت اجابت دعا پہونچ چکا تھا تیر

دعا ہدف اجابت پر پہونچا اور نشانہ لگا ہوا تھا ادھر تو صاحبقران نے دعا فرمائی ادھر جلاد
نے قصد کیا کہ تیغ ماروں کہ سر تن سے جدا ہو جائے کہ یکایک آواز مہیب و ہیبتناک آئی
کہ او جلاد بے بنیاد و ستم ایجاد غضب کرتا ہے دست خود را نگہدار ابھی حمزہ کو قتل نہ کرنا جب تک
میں نہ آلوں اگر تم نے قتل کر ڈالا تو یاد رکھو کہ اسوقت تم سب پر خداوند سامری قہر شدید اپنا
عذاب نازل کرینگے ایسی مہیب صدا آئی کہ تمام صحرا کانپ گیا اور سب اہل مجمع بھی ڈر گئے سب
اوسطرف دیکھنے لگے کہ جدھر سے وہ صدا آئی تھی جلاد کا تو یہ حال ہوا کہ وہ تو کانپ کر گر پڑا
تیغ اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا تمام اہل مجمع میں تہلکہ پڑ گیا بلند ہو گیا کہ کہاں کو بھاگو یہ کیسی صدا
آئی کہ جسکے سنتے ہی دل ہل گئے کلیجے کانپ گئے منیر نے جو یہ سنا اور اہل مجمع میں تہلکہ دیکھا
اور جلاد کی یہ حالت دیکھی پوچھا کہ یہ کیا ہوا کوتوال نے بڑھکر عرض کیا کہ جب جلاد تیغ لیکر سر اسیر کیطرف
پہونچا اور قصد کیا کہ ہاتھ لگائے کہ ایک طرف سے صدا آئی کہ تمام صحرا لرز گیا ہر ایک انسان کا بند
بند کانپنے لگا جلاد کی یہ حالت ہوئی منیر جادو نے کہا کہ وہ صدا کیسی تھی اور کس کی تھی اور کدھر
سے آئی تھی کوتوال نے عرض کیا کہ صحرا سے آئی تھی سب اوسی طرف دیکھ رہے ہیں جدھر سے
صدا آئی تھی یہ سنکے منیر نے جو دیکھا تو سب اہل مجمع ایک طرف کو دیکھ رہے ہیں یہ بھی اوسی طرف
دیکھنے لگا ادھر صاحبقران نے جو وہ صدا سنی اور جلاد کی یہ حالت دیکھی حیران ہوئے کہ یہ کیا
واقعہ ہوا کیا میرا بھائی خواجہ عمرو میری خبر پا کر آگیا جو جلاد یوں گرا اور سنکے اگر کوئی تدبیر کی صاحبقران
ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ ایکبارگی سب اہل مجمع اور صاحبقران و منیر جادو وغیرہ کی نگاہ پڑی دیکھا
کہ ایک شخص کہ جسکے پانچ سر ہیں چار سر تو چھوٹے چھوٹے ہیں ادھر ادھر اور ایک بہت بڑا
اوسکے روبرو ہے اور بہت بڑا قد ہے ہزار دن ہیں ہر سر میں چار آنکھیں ہیں اور دو دو ناکیں ہیں بڑے
بڑے دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے سیاہ رنگ مثل قیر کے آنکھوں سے اور ہر سر منہ سے شعلہ
نکلتے ہوئے کچھ عجیب رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے ہے کہ گھڑی کی گھڑی وہ رنگ بدل رہی ہے بال اسکے
ہیں ہوا پر زمین پہ چلا آتا ہے اور یہی کہتا ہوا چلا آتا ہے کہ او منیر جادو خبردار ابھی حمزہ کو قتل نہ کرنا جب تک
نہ آلوں اگر بدون میرے آئے ہوئے قتل کر لیگا تو یاد رکھ کہ خداوند سامری اسوقت ایسا عذاب نازل کرینگے
کہ تم سب کے سب ابھی خاک سیاہ ہو جاؤگے اسمیں ابتک غرق کر دینگے میں فرستادہ خداوند

ساحری یا جمشید ہوں فرشتہ قدرت ہوں فرشتۂ عذاب میرا نام ہے میں کچھ پیام لیکر آیا ہوں پہلے خداوند
کا پیام سن لیجیے حکم قتل دینا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ شکل ہیبت و صورت عجیب جو اون سب نے دیکھی
اور یہ تقریر سنی سب کے دم نکل گئے اور حواس جاتے رہے کہ یہ کون ہے خداوند سامری و جمشید یا بلکہ آج تک
ہم نے اس شکل کا انسان نہیں دیکھا لاکھوں آدمی جمع تھے مگر سب ششدر ہو گئے اور ہر ایک فرط
خوف سے پوشیدہ ہونے لگا کہ ایسا نہو کہ ہم سب کو ہلاک کرے کیونکہ یہ بھی کہا تھا کہ اگر نہ مانوگے تو میں
تم سب کو ابھی کھا جاؤنگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا کیونکہ خداوندوں کا حکم ہے کہ اگر تمھارے کہنے پر عمل نکریں
تو تم اوسیوقت جسقدر وہاں جمع ہوں سب کو کھا جانا عدول حکمی کی سزا دینا یہ خوف طاری ہوا تو سبکے
سب مقام امن تلاش کرنے لگے کوئی درختوں کے پتوں میں پوشیدہ ہو گیا کوئی غار میں پوشیدہ
ہو گیا کوئی جا کر دامن صحرا میں پنہان ہوا ہزاروں گر پڑے اور پامال ہوئے کچلے گئے کسی کا سینہ
ٹوٹ گیا کسیکا سر زخمی ہوا کسیکا ہاتھ اوکھڑ گیا کسیکا پاؤں ٹوٹ گیا یہ عالم ہوا ایسی اوس عجیب شکل
انسان کو دیکھکر کھلبلی پڑی کہ تمام مجمع تہ و بالا ہو گیا سبکو کسی کی خبر نہ تھی پامال کیے ڈالتے تھے
بہت سے لوگ اپنی جان بچا کر یہ کہتے ہوئے طرف دربند کے بھاگے کہ کون یہاں ٹھہرے اور
اپنی جان دے ہم ایسے تماشے سے باز آئے اگر ہم یہ جانتے کہ یہ آفت برپا ہوگی تو ہم کبھی نہ آتے
جیسے ہم آئے ویسی سزا پائی خبر بھاگ چلو یہ باہم تقریر کرتے ہوئے بھاگے ہزاروں تباہ و آوارہ ہو گئے
بدحواسی میں راستہ بھول گئے جنگل میں سرگردان پھرنے لگے گرگ و شیر کے لقمہ ہو گئے راوی بیان
کرتا ہے کہ اول بھی تو یہ حال ہوا اسپر جادو باوجودیکہ ساحر زبردست اور حاکم دربند تھا اسپر بھی
مہیب شکل کو دیکھکر کانپ گیا دانتوں کے نیچے انگلی دبائی کوتوال سے کہا کہ یہ کون بزرگوار
ہیں تم نے دیکھا اوسنے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہیں کلیجہ میں ہاتھوں اوچھل رہا
ہے دیکھو اس جانب ہمیں دیکھیے خداوند سامری کیا رنگ دکھاتے ہیں اور کیا پیش آتا ہے [illegible] نے کوتوال
سے کہا کہ تم نے سنا کہ یہ کیا فرماتے ہوئے آتے ہیں اور کیا کہتے ہوئے آتے ہیں کہ [illegible] کو
ابھی قتل نکیا جب میں آؤں [illegible] جادو کو پیام خداوندوں نے دیا ہے پہلے دیں [illegible] قتل کرتے ہیں
فرشتہ خداوندوں کا معلوم ہوتا ہے کسی فرشتہ کو خداوندوں نے میرے پاس کس نیت سے
روانہ فرمایا ہے کچھ پیام [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مجھ سے بہت خوش ہیں

الوتوال نے عرض کیا کہ کیا بیان کرون میری تو عقل کچھ کام نہیں کرتی دیکھیے کیا ظاہر ہوتا ہے یہاں تو یہ
تقریر ہو رہی تھی کہ وہ فرشتۂ عذاب قریب چبوترے کے کہ جسپر صاحبقران کو برائے قتل بٹھایا
تھا اور سب سامان سیاست و قتل موجود تھا ہوا پر سے زمین پہ آیا حمزہ صاحبقران کی طرف
دیکھکر کہا کہ او حمزہ مزاج تو اچھا ہے تو اپنے کو کس حالت میں پاتا ہے یہ اوسکی سزا ہے کہ جو تو خداوند
سامری و جمشید کو برا کہتا ہے خداوندون نے تجھکو پر قوت و صاحب زور و طاقت و صاحب
لیاقت خلق فرمایا اور ایسی شجاعت و طاقت مرحمت فرمائی اپنی قدرت سے کہ تو کسی سے زیر
نہ ہو سکے سب پر غلبہ حاصل کرے اور سب پر غالب ہو رہے اور اسقدر حشمت و شوکت مرحمت
فرمائی کہ شاہان جلیل کو کبھی نہ نصیب تھی او سپر تو خداوندون سے منحرف ہو گیا اونکو برا بھلا کہنے لگا
اور اونکے بندون کو قتل کرنے لگا اوسپر بھی خداوندونکو غصہ نہ آیا اگر اور یا تو ان کی شکایت بھی کی
تو فرمایا کہ تم کیا جانو ہمین نے انکو یہ قوت پیدا کیا ہے اور جسقدر اسکے خاندان میں ہونگے سب
صاحب قوت ہونگے چونکہ ہمین نے ان لوگون کی عمرین طویل بنائی ہین ہرین سبب مین انکو ہلاک
نہین کر سکتا ہون یہ منحرف ہو گئے خدائے نا دیدہ کی بندگی کرنے لگے ہمکو فراموش کر گئے خیر کیا ہوتا ہے
کبھی تو خیال ہوگا اگر نہ ہوگا تو ایک مرتبہ سبکو ہلاک کرونگا مین اول اپنے بندونکو ان لوگونکے
ہاتھ سے ہلاک کراتا ہون جو کہ کسی زمانہ مین مجھ سے منحرف ہو جائینگے اور دوسرون کی بندگی کرنے
لگین گے اس سے بہتر یہ جانتا ہون کہ یہ ہلاک ہو جائین یہ کہکر اونکو ٹال دیا اور کسی قسم کا تم سے
اور تمھاری اولاد سے معاوضہ نہین کیا اور اوسی طور سے شان و شوکت کی ترقی فرماتے رہے اور
ابھی تک خداوندون کو تمھارا اوسی طرح سے خیال ہے اور وہی اونکی عنایت و مہربانی کا حال
ہے جو سابق مین تھا اور تم ایسے منحرف ہوئے ہو کہ اونکو برا کہتے ہو اور گالیان دیتے ہو اور اونکے
خاص بندونکو قتل کرتے ہو پس اپنی اس حرکت سے باز آؤ اور خداوندونکو مانو ورنہ یاد رکھو کہ
جب خداوندون کو غصہ آجائیگا تو تم سبکو خاک سیاہ کر دینگے ایک کو زندہ نچھوڑینگے اور تم
سب پر اپنا عذاب سخت نازل کرینگے بہتر یہ ہوگا کہ اونکی اطاعت کرو اور بندہ گی آیندہ تمکو اختیار
ہے سمجھا دینا ہمارا کام ہے یہ جو صاحبقران سے کہا صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ او نالائق بچہ شیطان
کیا بکتا ہے کیا کہون کہ قید ہون نہین تو تجھکو اسکا مزہ چکھاتا اور سزا دیتا او نالائق تو کیا کہہ رہا ہے اور وہ

سامری و جمشید کیا گیدی ہین وہ بھی پیچ شیطان علیہ اللعن تھے کہ اونھون نے ایک عالم کو گمراہ
کر رکھا تھا اور ابھی تک اونکے سحر کی یہ تاثیر ہے کہ لوگ گمراہ ہین وہ ساحر تھے تو بھی کوئی ساحر
ہو مجھکو بہکانے کو آیا ہے مین کب تیرے فریب مین آتا ہون اور کب بہکتا ہون تو کسی اور کو جاکر
بہکا جو تیرے بہکانے مین آجاوے او لعنۃ ابلیس دور ہو میرے سامنے سے پھر صاحبقران
نے فرمایا اور اوسکو ڈانٹا وہ فرشتہ قدرت یہ کہکر کہ معلوم ہوا کہ تیری قضا ہی آئی ہے جو تو ایسی
تقریر کرتا ہے خیر مین جاتا ہون سیمبر جادو کے پاس چلا جب قران سے یہ کہکر جلاد سے کہا کہ جبتک
مین حکم نہ دون اوسوقت تک قتل نہ کرنا مین اسکو اپنے ہمراہ اسی حالت سے خداوندون
کے پاس لیے جاؤنگا کیونکہ اونھون نے طلب فرمایا ہے اونکا یہ حکم ہے کہ مین ان لوگون کی روح
پر عذاب نہین نازل کرونگا بلکہ انکے جسمون پر عذاب نازل کرونگا اور دوزخ مین داخل کرونگا تاکہ
انکے جسم دنیا پر باقی نہ رہین کہ اونکے سبب سے میرا عذاب زمین پر نازل ہو ہان اگر یہ لوگ
میری بندگی کرین تو خیر کیا مضایقہ ہے مین زندہ رہنے دون اوس جلاد نے ہاتھ جوڑکر اور
کانپ کر کہا کہ بہت خوب جو حکم فرمایا ہے اسکے خلاف ہرگز ہرگز نہوگا میری کیا مجال جو مین
خلاف حکم کے کچھ کرون اور میری کیا لیاقت ہے یہ سنکے وہ فرشتۂ قدرت طرف سیمبر جادو
کے متوجہ ہوا کہ اوسکے پاس جاکر کلام کرون راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ فرشتۂ قدرت زمین
پر آیا تھا اور سیمبر جادو نے دیکھا تھا کہ حمزہ سے باتین کر رہا ہے سیمبر جادو بھی اپنے مقام سے
اوٹھکر بقصد استقبال چلا تھا کو تو ال اوسکے ہمراہ لیکر یہ کہکر کہ جاکر ان مرد بزرگ کو لاؤن عزت
و آبرو سے بٹھاؤن سنون کہ کیا بیان فرماتے ہین اور کیا پیام لائے ہین یہ کہتا ہوا چلا تھا اور
وہ اہل مجمع بھی سنکے سب ٹھہر گئے تھے اب وہ خوف و تہلکہ نہ تھا جو کہ قبل مین انکی صورت
دیکھکر پیدا ہوا تھا جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ بھاگ گئے جو پوشیدہ ہو گئے وہ پوشیدہ ہو گئے
جو اوس تلاطم مین پامال کر مر گئے وہ مر گئے اب جو اونھون نے دیکھا کہ وہ شخص حمزہ سے باتین
کر رہا ہے اور جلاد سے اور اوسنے کچھ اذیت نہین دی نہ کسی سے بولا بلکہ سیمبر جادو کی
طرف جاتا ہے سب کو اطمینان ہوا اب سب ٹھہر گئے ہو گئے اور دیکھنے لگے کہ دیکھین یہ کیا
واقعہ ہے اور کیا سانحہ ہے اور یہ کون شخص ہے یہ تماشہ بھی لائق دید ہے اب جو وہ تلاطم برطرف ہوا

اور وہ مہلکہ موقوف ہوا اب سبکے حواس درست ہوئے اور سب نے دیکھا کہ ہزارون آدمی کام
ہو گئے پڑے ہین یہ جو دیکھا سبکے سب حیران ہوئے کہ انکو کن لوگون نے قتل کیا اور یہ کیونکر ہلاک
ہوئے باہم باتین ہونے لگین کہ یہ لوگ معلوم ہوتا ہے کہ پامال ہو گئے انمین جو جسکا عزیز تھا وہ اوسکی
لاش کو لیکر روتا پیٹتا طرف شہر کے روانہ ہوا کیونکہ ہر ایک کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ جب وہ بلا ٹوٹا
تھا اور سب بھاگے تھے اوسوقت یہ لوگ پامال ہوئے اور کچل کر مر گئے اگر کسی نے جان کر ہلاک
کیا ہو تو دعوی کیا جائے یہ تو اچانک ایک امر واقع ہوا ہے اسمین کیا دعوی وغیرہ کیا جا سکے پس
وہ لوگ تو اپنے عزیزون و بیگانون کی لاشین لیکر طرف شہر کے چلے گئے مہیر جادو کو بھی اس
امر کی خبر ہوئی اوسنے یہ خبر سنکے کہا کہ جو امر کہ اتفاقیہ واقع ہوا ہے اوسکا کیا تدارک کیا جا سکے ان
لوگون کی اسی طور سے آئی تھی اودھر جب یہ فرشتہ قدرت حمزہ و جلادت کلام کرکے مہیر جادو کی
طرف متوجہ ہوئے تھے تو دیکھا مہیر جادو بھی طرف چند ساحرون سے چلا آتا ہے یہ چند قدم اوسکی
طرف چلے تھے کہ مہیر جادو قریب پہونچ گیا بہت جھککے سلام کیا ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ تشریف
لے چلیے اپنے نور قدم سے میرے کاشانہ کو منور فرمائیے اونھون نے جواب دیا کہ ہمین خود تمھارے
پاس بھیجا ہوا خداوندون کا آیا ہون یہ کہکر مہیر جادو کے ہمراہ اوس خیمہ مین آئے کہ جہان مہیر جادو
بیٹھا ہوا تھا مہیر جادو نے بڑی عزت و آبرو سے مسند پر بٹھایا آپ سامنے ہاتھ جوڑکے بیٹھا
کوتوال بھی ہوا و ادب کھڑا ہوا مہیر جادو نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ آپ کون صاحب ہین اور
کہان سے تشریف لائے ہین اور کس غرض سے اونھون نے بہ نگاہ قہر مہیر کی طرف دیکھا اور
کہا کہ تم نے ابتک بھی ہم سبکو آگاہ کر دیا تھا کہ ہم خداوندون کے پاس سے آئے ہین اور فرشتہ قدرت
نام ہے خداوندون نے تمھارے پاس ہمکو روانہ کیا ہے یہ سنتا تھا کہ مہیر جادو نے اونکے قدمون کو
بوسہ دیا ہاتھ چومے آنکھون سے لگایا اور کہا کہ زہے نصیب میرے زہے طالع میرے کہ
آپ نے مجھ ایسے ناچیز و حقیر کو بحکم خداوند سرفراز فرمایا مجکو از حد خوشی ہوئی کہ خداوندون کو
میرا اسقدر خیال ہے اور اسقدر پاس ہے کہ آپکو میرے پاس روانہ فرمایا میری یہ خوش قسمتی ہے کہ
خداوندان میرا خیال رکھین اور یون پاس کرین کیا مین خوش نصیب ہون یہ فرمائیے کہ
خداوندون کا مزاج کیسا ہے جواب دیا کہ بہت اچھا مزاج ہے ہر وقت عیش و عشرت مین

ایسی ہوئی ہے کہ گویا بالاے آسمان تشریف فرما ہیں مگر اپنے بندون کا از حد خیال ہے اور ہر وقت
دنیا کے حالات کی خبر دریافت کرتے رہتے ہیں جو واقعات یہان گذرے ہین اونکی خبر اونکو
ہو جاتی ہے وہ کسی امر سے غافل نہین ہین ہر وقت خیال رہتا ہے خصوصاً جو بندگان خاص ہین اونکا
تو اسقدر خیال ہے کہ کچھ بیان نہین کیا جاتا ہے اون بندگان خاص مین تم بھی ہو اسوقت خداوند
سامری و جمشید دونون بہشت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایکدم بیٹھے خداوند صندوق معلق
خداوند فرعون و خداوند زبرجد شاہ لات اعلیٰ مناۃ سعلی سب موجود تھے باہم دھما چوکڑی
ہو رہی تھی ہر ایک خوش ہو رہا تھا مین بھی حاضر تھا کہ خداوند لات اعلیٰ اسنے خداوند سامری
سے فرمایا کہ کیون خداوند اسوقت اہل دنیا کا کیا حال ہے اور دنیا میں کیا ہو رہا ہے خداوند سامری
نے فرمایا کہ تم خود دریافت کر لو اونھون نے جواب دیا کہ آپکی موجودگی مین میری یہ لیاقت ہے
کہ دنیا کی حالت دریافت کرون آپ دریافت فرمائین وہ بھی دریافت فرمائینگا کہ انکے
بندے کیا کر رہے ہین اور جو اونکے دشمن ہین وہ کہان ہین اور انکے بندون سے اور اونکے
دشمنون سے کیا برتاؤ ہو رہا ہے کسی مقام پر جنگ و پیکار تو نہین ہو رہی ہے یہ کلام سنکے سامری
نے فرمایا کہ اگر یہی مرضی ہے مین ابھی دریافت کرتا ہون یہ کہکر سر کو جھکا لیا تھوڑے عرصہ تک
خاموش بیٹھے رہے ایکبارگی سر اوٹھا کر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ اور سب مقام پر تو امن و امان ہے مگر
آجکل لشکر حمزہ سے جو کہ بندگان با دولت کا دشمن ہے طلسم زعفران زار سلیمانی پر ہے کہ جہان کا
بادشاہ شنکال بندۂ خاص ہے حمزہ اس طلسم کو بھی فتح کرنے کو گیا ہے لشکر بیرون طلسم اوترا ہوا
ہے بادشاہ لشکر سعد بن قباد کل لشکر کو لیے ہوئے مع کل سردارون کے زیر کوہ بلور فروکش ہین
اخلاق فزاق اسسے مقابلہ ہوا تھا بہت برا معرکہ پڑا انجام اوسکا یہ ہوا کہ اخلاق فزاق نے اطاعت
کی اور اوسکے مددگارون نے بھی پس لشکر تو بیرون طلسم ہے اور حمزہ اور اوسکا فرزند علمشاہ
لشکر مین نہین ہے نہ عمرو عیار ہے حمزہ تو براے فتح طلسم گیا ہے اور اوسکا فرزند بھی اسی فکر مین نکلا تھا
اور عمرو تلاش جہانگیر مین چلا تھا کہ اوسکو ایک ساحرہ جو کہ بھانجی ہے شنکال کی اوسنے اوسے
اسیر کر لیا تھا اور اسیر کرکے طرف شنکال کے روانہ کیا تھا حمزہ کوہ بیستون پہونچا تھا حلیم اسقلیوس
نے جو کہ ایک رکن طلسم اور حکیم طلسم ہے حمزہ کی اطاعت کی اور حمزہ کو اپنا مہمان کیا اور حمزہ کو سب

حالات طلسم سے آگاہ کیا اور کہا کہ ہم پیتون کو سپاہ و کرکے بادشاہ سابق کو رہا فرمائیے اور
پیتون کو قتل فرمائیے تب آپکو کل حالات معلوم ہونگے اور اوسکی کوشش سے طلسم بھی
فتح ہوگا لوح کی کچھ حالت معلوم ہوگی مگر میرا ایک شاگرد ہے شیاطین نام اوسکی بھی شراکت
ضرور ہے [illegible] کیونکر شریک ہو سکیگا کہ وہ کافر ہے بھلا وہ کیونکر شراکت کریگا اتفاق سے
ایک ساحرہ [illegible] ملکہ [illegible] عمرو کو اسیر کیے ہوئے ششکال کے پاس لیے جاتی تھی
حمزہ کی نگاہ اوسپر پڑ گئی حمزہ نے اوس ساحرہ کو قتل کرکے عمرو کو رہا کیا استطیفوس نے
حمزہ سے کہا کہ عمرو اگر کوشش کریں تو شیاطین شریک ہو حمزہ نے عمرو سے کہا عمرو نے
اقرار کیا ادھر شیاطین کو ان حالات کی خبر ہوگئی اوسنے اشرم جادو کو روانہ کیا کہ عمرو
کو پکڑ لاؤ چنانچہ اشرم اوسوقت پہونچا کہ جسوقت عمرو برائے رفع حاجت باغ مین بارہ دری
سے آیا تھا کہ اشرم کی نگاہ پڑ گئی پس اشرم نے عمرو کو پکڑ لیا اور لیکر چلا عمرو نے اشرم کے ساتھ
عیاری کی اشرم کو قتل کیا اور اشرم کی صورت بنکر شیاطین کے پاس پہونچا شیاطین
کو عیاری کرکے اسیر کیا حمزہ کے پاس لایا حمزہ نے اوس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو
کہا چونکہ حمزہ کا [illegible] شیاطین نے ایک شرط کی کہ اگر آپ خداوند کوہ زنگین کی خبر لائین
اور وہان کی حالت بیان کرین تو مین آپکی شراکت کرون پس حمزہ نے عمرو عیار کو بہ آ
خبر خداوند کوہ زنگین روانہ کیا عمرو نے جاکر اوسپر عیاری کی اور اوسکو اسیر کیا وہ میرا ایک
بندہ تھا اسلم اوسکا نام تھا وہ [illegible] مغرور ہوگیا تھا خود خدائی کرنے لگا تھا پس مین نے اوسکو
عمرو کے ہاتھ سے ذلیل اور اسیر کرا دیا پس حمزہ کے پاس لیکر چلا راہ مین خیال آیا کہ تو جہانگیر
کو جسکو حمزہ تلاش کرنے نکلا تھا کہ راہ مین یہ واقعہ گذرا اب تو تم چلے ہو جہانگیر کو بھی تلاش
کرو چنانچہ عمرو کو معلوم تھا کہ جہانگیر طلسم مین ششکال کے پاس قید ہے پس عمرو عیاری کرکے
طلسم مین گیا اور ششکال کو دھوکا دیکر جہانگیر کو رہا کیا اسی عرصہ مین نامہ رہوش جادو برادر شعلاق
[illegible] ششکال کے پاس پہونچا اوسمین رہوش نے لکھا تھا کہ مین نے اور بھائی صاحب نے
[illegible] ملکشاہ رومی کو اسیر کر لیا ہے اوسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے عمرو وہان موجود تھا عیاری کرکے
[illegible] قید مین پہونچا [illegible] ملکشاہ کو رہا کیا سب بادشاہون کو جو کہ شعلاق کی [illegible] کو

آسنے اپنا مطیع کیا اور سب نے پسر حمزہ کی اطاعت کی پس حمزہ اون سے ملکو لیکر طرف لشکر کوہ البرز
کے روانہ ہوا برائے مقابلہ البرز سبز کلاہ اور عمر و جہانگیر کو لیکر طرف لشکر اسلام کے اون لشکر کو لیکر
اور لشکر میں پہونچا کر حمزہ کے پاس آیا حمزہ نے اسلم کو قتل کیا شیاطین نے اطاعت کی پس حمزہ
نے چار پیلتون کو قتل کیا اور بادشاہ سالق کو رہا کیا کوہ پیلتون برباد ہوا ملخص یہ کہ حمزہ نے
در شہر سوسن و در شہر اعظم کو فتح کیا سوسن جادو نے حمزہ کی شراکت کی اور بہت سے ساکنان
طلسم و مشیران طلسم و ملازمان شعشکال بھی شریک ہوئے اور بہت سے بلند آواز بادشاہ طلسم نے اپنا لشکر طلسم
کیا لشکر کثیر حمزہ کے ہمراہ ہو گیا ادھر علمشاہ پسر حمزہ طرف کوہ البرز کے چلا جاتا تھا شعشکال
نے شہیر جادو حاکم در شہر شہیریہ کو لکھا کہ طلسم کشا نے در شہر سوسن و در شہر اعظم کو فتح کر لیا
اب تمہاری طرف آتا ہی لہذا بہت ہوشیار رہنا چنانچہ شہیر جادو نے چند نامے لکھے اور مددگارون
کو طلب کیا اس عرصہ میں شہیر جادو نے عیاری و مکاری کر کے حمزہ کو اسیر کر لیا ہی حمزہ اوسکے
پاس قید ہی شہیر جادو نے بڑا احسان کیا سب ساکنان طلسم اور ہمارے و تمہارے بندون پر
پس وہ اسوقت حمزہ کو قتل کر رہا ہے یہ دار پہ بٹھایا ہی اوس سے پہلے بہت لڑائی کی اور بہت
سمجھایا جب اوسنے نہ مانا قتل کے لیئے زیر دار بٹھایا اب قتل ہونے کو ہی میرے بندہ خاص
شہیر جادو نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہی میں اوس سے بہت خوش ہون اور بہت اوسکا
شکر گذار ہون بلکہ ایسا میں اوس سے خوش ہوا ہون اس کام سے کہ میں نے اوسکی عمر
زیادہ کر دی بلکہ جب وہ یہان آئیگا تو اوسکو ایک قصر بہشت میں دونگا اور ہزار غلمان
و دو ہزار حورین اوسکی خدمت کے لیئے مقرر کرونگا اوسکا بہت بڑا مرتبہ کرونگا کہ سب کو
رشک ہوگا اور دنیا پر بھی ایسی شان و شوکت عطا کرونگا کہ اہل دنیا کو بھی رشک ہوگا مگر اسوقت
سبکا حمزہ پر رحم آیا ہی اے فرشتہ قدرت تم اسوقت دنیا پر جاؤ اور شہیر جادو کو ہماری طرف
سے دعا کہنا اور یہ خوشخبری دینا کہ میں تم سے بہت خوش ہوا ہون اور میں نے تمہاری عمر زیادہ
کر دی ہی ہزار برس تمہاری عمر بڑھا دی ہی اور بہت بڑا مرتبہ تمکو دونگا اسلام کے حامی جتنے ہیں
اور موجود ہیں کہ جو تم نے حمزہ کو اسیر کیا ہی اور یہ کہا کہ اے شہیر جادو آگاہ ہو کہ جس مقام پر یہ
خدا پرست اور بندہ مشرف قتل ہونگے اور جہان انکا خون گریگا وہ مقام کبھی نہ آباد ہوگا

اور کبھی نہ اوس زمین پر دانہ اوسگے گا اسسے بہتر اور انسب یہ ہے کہ مین اپنے فرشتہ قدرت کو روانہ کرتا ہون یہ پہلے حمزہ کو پند و نصیحت کریگا اگر حمزہ نے مان لیا اور مجھکو سجدہ کیا تو خیر ورنہ تم حمزہ کو یہان بھیجدو مین اوسکے جسم پر عذاب کرونگا اوسکو اسی طورسے جہنم مین ڈالدونگا اگر وہ بہیجے کہنے پر عمل نہ کریگا روح پر ان لوگون کے عذاب نہ کرونگا بلکہ جسم پر عذاب کرونگا اس سبب سے کہ انکا خون دنیا کی زمین نہ گرے اور انکے جسم ناپاک سپرد زمین نہ ہون اور زمین انکے جسمون سے پاک رہے پس مین بحکم خداوند سامری آیا ہون لہذا حمزہ کو میرے حوالہ کردین لیجاؤن وہان سب خداوند جمع ہین پس خداوند پہلے حمزہ کو پند و نصیحت کرینگے اسکے بعد اگر حمزہ نے مان لیا تو بہتر ورنہ اوسکو اسی طورسے جہنم مین ڈالدینگے تاکہ جسم پر بھی عذاب ہو اور آگ مین جلے بیبر جادو نے یہ سنکے ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ حمزہ موجود ہے آپ لیجائین شوق سے بھلا مین انکار کرسکتا ہون یہ بھی میری طاقت ہے کہ حمزہ کو خداوند طلب فرمائین اور مین انکار کرون میری کیا مجال اور کیا لیاقت ہے اگر مین انکار کرون اور خداوند ناخوش ہو کر مجھپر عذاب نازل کرین تو مین کیا کرون مین خداوند کے غضب سے ڈرتا ہون آپ دیر نکرین ابھی لے جائین اگر آپ فرمائین تو یہان طلب کرلون جواب پایا کہ نہین ابھی حمزہ کو اوسی مقام پر رہنے دو مین جب جاؤنگا لیتا جاؤنگا اور دوسرا امر یہ بھی خداوند نے ارشاد فرمایا تھا کہ بیبر جادو نے لوح طلسم اور وہ لوح کہ جسکے ذریعہ سے شنشکال قتل ہوگا اور وہ تیغہ جو کہ شنشکال کے قتل کا ہے اور اناتہ صاحبقران جو کہ بہتے حمزہ کو مرحمت کیے ہین اور حمزہ کے پاس تھے بیبر جادو نے حمزہ سے سب لیلیے ہین وہ بھی لیتے آنا کہ مین اون سب اشیا کو یہان جنت مین رکھدون تاکہ کوئی اوسکو نہ پاسکے اور طلسم فتح ہونے سے بچے بیبر جادو نے جواب دیا کہ بسم اللہ یہ سب اشیا موجود ہین شوق سے لیجائیے مجکو اوسکے دینے مین بھی انکار نہین ہے یہ تدبیر خداوند نے بہت خوب تجویز کی ہے واقعی یہ امر ہے کہ جب لوح دنیا پر ہوگی نہین تو کوئی طلسم کیونکر فتح کریگا مین اور شنشکال دونون ملکر جو جو مقام طلسم کے برباد ہو گئے ہین اون سبکو درست کرلینگے اور میری طرف سے خدمت خداوندی مین عرض کیجیے گا کہ اے خداوند ان خداپرستون نے بہت پریشان کیا ہے اور بہت عاجز لہذا ابتو ان سب پر عذاب اپنا نازل فرمائیے جسکا انکو

بدولت سرفراز ہون اور اوسکے ذایقہ سے آشنا ہون اور بطور تبرک کے اوسکو آنکھون سے
لگائین چومین اور اس خیال سے اوسکو پیئین کہ شاید اسکی برکت سے جو کچھ ہمارے گناہ ہون
وہ عفو ہو جائین جواب دیا کہ اے پیغمبر جادو تم لوگ اوس شراب کی برداشت نہ لا سکوگے ایسا
نہ ہو کہ اوسکو تم لوگ پیکر بیہوش ہو جاؤ تمکو گرمی نہ کرے اوس گرمی کے سبب سے تمھارے
حواس نہ جاتے رہین پیغمبر جادو نے جواب دیا کہ ہم یہ تدبیر کرینگے کہ جو شراب ہم اپنے پینے کے
لیے منگاتے ہین اوسمین تھوڑی سی یہ شراب بھی ملا لینگے اور پی جائینگے جواب دیا کہ یہ تدبیر تمنے
خوب نکالی شوق سے شراب منگاؤ مین بھی نکالتا ہون یہ سنکے پیغمبر جادو نے حکم دیا ایک
چوبدار کو کہ تم بہت جلد اسیوقت شہر کو جاؤ اور چند شیشہ شراب ناب کے اور چند گیلاس
بلوری الماس نگار و چند کشتیان کبابون کی لے آؤ مگر بہت جلد عرصہ نہ ہو چوبدار یہ حکم پاکے
فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا جلدی سے لانے شراب و کباب کے جب چوبدار چلا گیا اوسوقت
پیغمبر جادو نے فرشتہ قدرت سے عرض کیا کہ جب تک شراب آئے آپ اوس شیشی کو نکالیے
تاکہ ہم لوگ اوسکو دیکھین اور چومین اور بوسہ دین آنکھون سے لگائین سر پر رکھین راوی بیان
کرتا ہے کہ جب پیغمبر جادو نے کہا کہ ہم شراب کو دیکھین پس انھون نے اوسوقت کہا کہ اگر تمھاری
یہ خواہش ہے تو مین نکالتا ہون اور تم سب کو دکھاتا ہون مین نے قصد کیا تھا کہ جب وہ شراب
آئیگی تو مین نکالونگا تم فرمایش کرتے ہو بموجب تمھاری فرمایش کے قبل سے نکالتا ہون
یہ کہکر اوسوقت بغل مین سے ایک شیشہ نکالا کہ جسکے اندر شراب بہشت بھری ہوئی تھی وہ
شیشہ سرخ ہو رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسمین خون کبوتر بھرا ہوا ہے کہا کہ لو یہ شراب بہشت ہے
اور یہ ایسی شراب ہے کہ اگر دو قطرے اسکے ایک من شراب مین ڈالے جائین اوس کل شراب
کا یہی رنگ ہو جائے اور یہی اثر ہو جو اسکا اثر ہے پیغمبر جادو نے کہا کہ مجکو یہ شیشہ مرحمت ہو
اوس فرشتہ نے وہ شیشہ پیغمبر کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ اوسکو سونگھنا نہین کیونکہ یہ شراب
بہت تیز ہے ہم لوگون کے پینے کی ہے ایسا نہ ہو کہ اسکی بو سے کوئی خرابی پیدا ہو پیغمبر جادو نے
جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین یہ کہکر وہ شیشہ ہاتھ سے لیا پہلے آنکھون سے لگایا سر پر
رکھا بوسہ دیا اسی طرح سے جسقدر ساحر اوس مقام پر تھے سب نے اسی طرح سے تبرک جانکر

ہر ایک نے سر پر رکھا اور چوما آنکھوں سے لگایا بعد اوسکے پھر دیا پاؤ فرشتہ قدرت نے لیکر
سامنے رکھا اب منیر جادو نے کہا کہ کچھ حال بہشت کا بیان فرمائیے راوی بیان کرتا ہے کہ فرشتہ قدرت
نے بیان کرنا شروع کیا کہ یون قصر سنہرے ہوئے ہین تمام درخت میوہ سے لگے ہوئے ہین طایران
خوش الحان ہمہ وقت زمزمہ سرائی کرتے ہین نہرین جاری ہین حوران جنت و غلمان بہشت عمدہ عمدہ
لباس زرق برق پہنے ہوئے ہین ہوا ہر وقت کا اعتدال پر ہے ہر زمانہ مین بہار کا سمان رہتا ہے وہان خزان
کا دخل نہین ہے راوی بیان کرتا ہے کہ بہشت کچھ بیان کیا کہ منیر جادو و دیگر ساحرون کو اشتیاق پیدا ہوا
اور کہا کہ جی چاہتا ہے کہ اس مقام کو دیکھین جواب پایا کہ یہ مقام بعد مرنے کے ہوتے دیکھنا اہل
دنیا کو نصیب نہین ہوتا ہے ان سب نے کہا کہ اچھا ہم جب مرینگے تو یہ سب سامان دیکھینگے
جواب پایا کہ اچھا ابھی تم سبکی عمر خداوند نے زیادہ کر دی ہے جب وہ زمانہ ختم ہوگا اور وہ زمانہ آئیگا تو
دیکھا جائیگا راوی بیان کرتا ہے کہ فرشتہ قدرت نے اول سے آخر تک کل واقعات زرد مہرہ
منیر جادو کے اول سے آخر تک بیان کر دیئے جو جو واقعات اور معرکہ جب سے حمزہ صاحبقران
طلسم مین تشریف لائے تھے اور جو جو عیاران خواجہ عمرو نے کی تھین اور جو جو معرکہ طلسم شاہ
وغطاق سے ہوئے تھے سب بیان کر دیئے کوئی امر پوشیدہ نہ رکھا ابتدا سے انتہا تک سب
کہہ سنایا کوئی واقعہ نہین باقی رہا جو کہ نہ بیان کیا ہو راوی بیان کرتا ہے کہ یہانتک تو خیمہ مین بیٹھے
فرشتہ قدرت منیر جادو سے باتین کر رہے ہین یہ انتظار ہے کہ جو بدار شراب لیکر آجائے
تو شراب خواری کی جائے اور صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے ہین جلاد کھڑا ہوا ہے کہ حکم ملے
تو قتل کر دن اہل مجمع بھی جو کہ باقی رہ گئے ہین وہ دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ کون ہے کہ
جس سے منیر جادو کلام کر رہے ہین اور وہ خیمہ مین بیٹھے ہوئے ہین یہان تو یہ حال ہے
اب دو رشتہ کا حال سماعت فرمائیے کہ نظیر جادو نے اپنے بھائی شنظیر جادو کو حاکم دو رشتہ مقرر کرایا
تھا اور تمام لشکر کو اوسکے حوالہ کرایا تھا نظیر دریا مین بیٹھا ہوا تھا سب سردار حاضر دربار تھے
شنظیر جادو اون سے کہہ رہا تھا کہ معلوم ہوا بھائی صاحب نے حمزہ صاحبقران کو قتل کیا یا نہین
اور طلسم کو روانہ ہوئے حمزہ کا سر و لوح لیکر یا نہین سردارون نے جواب دیا کہ ابتک سامری جانے
ملاحظہ فرمائیے کہ کیا واقعہ گذرا یہ جو سردارون نے بیان کیا نظیر جادو کو بھی خیال آیا کہ یہ لوگ

پہنچ گئے ہین کتاب سامری مین دیکھنا چاہیئے پس یہ سوچکر اور سردارون کے کہنے سے بنظیر جادو
نے کتاب اوٹھا کر کھولی اور دیکھا اوسمین یہ خبر اوسکو ملی کہ ای بنظیر آگاہ ہو کہ ابھی تک حمزہ قتل
نہین ہوا ہی تیرا بھائی تین حکم دیچکا تھا جلاد نے تیغ علم کیا تھا کہ یکایک عمرو عیار ایک مہیب
شکل بنکر آیا اور اپنے کو فرشتہ قدرت بیان کیا سب اسکو دیکھکر ڈر گئے اور استقدر ہلچل
ہوئی کہ ہزارون آدمی دب کر مر گئے ہزارون بھاگ گئے اور کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے ہزارون
شہر کو بھاگ کر چلے آئے ہزارون اوس مقام پر رہ گئے ہین جلد جاکر خبر لے عمرو عیار فرشتہ
قدرت بنا ہوا بنظیر جادو کے پاس بیٹھا ہوا باتین بنا رہا ہی یہان تک کہ اوسنے بنظیر جادو سے
اقرار لے لیا ہی کہ تم حمزہ کو میرے سپرد کرو اور لوح وغیرہ میرے حوالے کرو کیونکہ خداوند سامری نے
طلب کیا ہی اب وہ حمزہ کو لیئے جاتا ہی کیونکہ حمزہ کے عقب مین یہ بھی چلا تھا یہان آکر اسکو
معلوم ہوا کہ حمزہ اسیر ہو گیا اوسنے سب حال لوحون وغیرہ کا دریافت کر لیا پس اوسنے یہ عیاری
کی اب وہ شراب پلا کر سبکو بیہوش کیا چاہتا ہی جلد جاکر خبر لے یہ جو کتاب سامری سے ظاہر
ہوا بنظیر نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس بڑا غضب ہوا کہ عمرو عیار پہونچ گیا وہ سبکو بیہوش
کیا چاہتا ہی اور حمزہ کو رہا کر کے لیجانے کا قصد رکھتا ہی مین جاتا ہون تم سب بھی لشکر لیکر آؤ ایسا نہو
کہ جب تک مین پہونچون پہونچون عمرو حمزہ کو رہا کر لے اور بھائی کو قتل کر ڈالے تو ہین مقابلہ کرو اگر
ایسا ہوا کہ بھائی صاحب کو قتل کر ڈالا اور حمزہ کو رہا کر لیا ایسی حالت مین مین زندہ ان دونو
کو نہ جانے دونگا سردارون نے کہا آپ تشریف لیچلین اور وہان جاکر وہان کا رنگ ملاحظہ
فرمائین ہم سب بھی حاضر ہوتے ہین لشکر لیکر آپ جاکر وہان ملاحظہ تو کرین کہ خدا نخواستہ حمزہ
رہا تو نہین ہو گیا اگر رہا نہو اور ابھی عمرو عیار کلام کر رہا ہو تو آپ جاکر اسیر کرلین راوی ثارک
خیال قصہ ناظرین مین عرض کرتا ہی کہ جب یہ سردارون سے کہا پس بنظیر جادو نے سحر کیا کہ دو پر
پیدا ہو گئے یہ اوڑکر طرف اوس صحرا کے چلا کہ جہان حمزہ صاحبقران کے قتل کا سامان تھا خواجہ عمرو
نے آکر اوس سامان کو برطرف کیا تھا اور حمزہ کو قتل ہونے سے بچایا تھا خود عمرو عیار بنظیر جادو سے
فرشتہ قدرت بنے ہوئے بیٹھے تھے اور باتین کر رہے تھے بنظیر جادو نے وہ صندوق وغیرہ مع کل
لوح وغیرہ سب سامنے رکھدی تھی کہ یہ موجود ہین بسم اللہ شوق سے لیجائیے سب اثاثہ صاحبقرانی

اور دونوں لوحین اور تیغہ قتل ملکال وچار دن تلواریں اور کل تبرکات جو کہ حمزہ صاحبقران کے
پاس تھا سب سامنے رکھا ہوا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ عمرو کو حال قتل صاحبقران
سے آگاہی ہوئی اور گھسیارون سے مقام قتل دریافت کر کے اور کل حال سے بیٹون وغیرہ کے
آگاہ ہوکر چلے تھے تو یہ تدبیر کی تھی کہ راہ میں بیٹھکر ایک عیاری تجویز کی یعنی مقوے کے پانچ
سر بنا لئے اور ایک بہت بڑا پتلہ کاغذ کا تیار کیا وہ دو سر اودھر اودھر قایم کئے ایک سر اوپر دھرا جیسا کہ
مضمون مندرجہ بالا میں تحریر کر چکا اوس صورت سے تیار ہوکر چلے تھے اور جب وہان پہونچے تھے
ایک آواز دی تھی وہ بھی تحریر کر چکا ہون اور جو کچھ واقعہ گذرا وہ بھی عرض کر چکا ہون جب خواجہ عمرو
شہر جادو کے پاس آئے تو یہان آکر آدمی نفس میں خیال کیا کہ اسے شراب پلا کر بیہوش کرون
اور قتل کرون یہ سب مال و اسباب لوٹ لون اگر بن پڑے تو لوحون کا بندوبست کرون اور اسپر
قبضہ کرون یہ تجویز کر کے شراب خواری کا ڈول ڈالا تھا پس خواجہ فرشتہ قدرت بنے ہوئے
بیٹھے ہیں شہر جادو سے باتیں کر رہے ہیں لوحین وغیرہ سامنے رکھی ہوئی ہیں چوبدار کا انتظار
ہے کہ وہ چوبدار وہان شہر میں پہونچا اور داروغہ میخانہ سے کہا کہ شہر جادو نے شیشہ شراب
و جام و گشتیان کباب کی بہت جلد طلب کی ہیں لہذا بہت جلد لیچلو داروغہ میخانہ یہ حکم پاکر اوسی وقت
سب سامان درست کر کے اوس چوبدار کے ہمراہ ہولیا اودھر سے چوبدار سب سامان شراب خواری
لیکر چلا اودھر نطیر جادو سحر کرتا ہوا بصد چالاکی اور تیزی اوڑتا ہوا اوس مقام پر پہونچا کہ جہان کہ
یہ سب سامان تھا یعنی قتل صاحبقران کا اور خیمہ میں شہر جادو بیٹھا ہوا تھا کہ نطیر جادو پہونچا ادھر
خواجہ یعنی فرشتہ نقلی نے شہر جادو سے کہا کہ جب تک شراب وغیرہ شہر سے آئے میں جاکر حمزہ
کو بدست خداوند روانہ کر دون اون فرشتون کے ہمراہ جو کہ میرے ہمراہ آئے ہیں بہشت سے اور
ہم لوگون کو منہ دکھائی دیتے ہیں شہر جادو نے کہا کہ بہت اچھا آپکو اختیار ہے یہ سنکر فرشتہ نقلی
اپنے مقام سے اوٹھے اور طرف چبوترہ کے چلے خیمہ سے باہر آئے تھے کہ ایک برق چمکی اور آواز آئی
کہ الٰہی صاحب خبردار ہو جائیے اور آگاہ ہو جیے کہ یہ کیا غضب کرتے ہیں آپ یہ خواجہ عمرو عیار
ہمزاد ہے جب حمزہ اپنے مقام سے چلا تھا تو یہ عیاری چلا تھا حمزہ کو تو آپ نے اسیر کر لیا بعد حمزہ
کے یہ تلاش کر کے پہونچا اور سب حال دریافت کر لیا اس طرف کو اس صورت سے تیار ہو کر آیا یہان آکر

یہ عیاری کی تمکو قتل حمزہ سے باز رکھتا ہو ہشیار ہو جاؤ اور پکڑ لو سنئے چاہا تھا کہ حمزہ کو رہا کرلون اور
اسباب حمزہ پر قبضہ کرون اس سبب سے قصد کیا ہو کہ شرابخواری ہو شراب مین بیہوشی ملا کر
سبکو دون اور بیہوش کرون قتل و ذبح کرکے چلتا ہون مین نے جو یہ سنا بیٹھے بیٹھے خیال کیا اور دل نے کہا
کہ ذرا دیکھون بھائی صاحب نے حمزہ کو قتل کیا کتاب سامری جو اوٹھا کر دیکھی تو یہ واقعہ تحریر پایا
وہان سے روانہ ہوا جلد اوٹھکر اسکو پکڑ لیجیے یہ جاتا کہان ہو جانے نہ پائے یہ کہکر آواز دی کہ او
ساربان زادے حرامزادے تونے بڑا دھوکا دیا اب تیری بھی قضا آگئی یہ کہکر نسطیر جادو طرف
زمین کے متوجہ ہوا اوٹھا ہوا جب برق چمکی تھی تو خواجہ نے پلٹ کر دیکھا تھا اور شبیر جادو و
دیگر ساحرون نے بھی نسطیر کو شبیر نے پہچانا کہ یہ میرا بھائی ہے جب اوسکی ساری تقریر سن لی تو پکار کر
کہا کہ ای نسطیر ہم فرشتہ قدرت ہین حمزہ کو لینے آئے ہین بحکم خداوند سامری و جمشید یہ عمرو نہین
ہے تمکو دھوکا ہوا ہے کہین ایسا غضب نکرنا کہ سحر کرنا ابھی عذاب نازل ہوگا خداوندون نے حمزہ
کو بہشت مین طلب کیا ہے کہ ہم خود پند و نصیحت کرینگے اگر حمزہ مان لیگا تو خیر ورنہ جہنم مین ڈالدینگے
تم فرشتہ قدرت کو عمرو کہتے ہو تم میرے پاس آؤ مین تم سے سب حال بیان کرون اسوقت
جو کچھ کتاب سامری سے ظاہر ہوا ہے وہ سب غلط ہے نسطیر نے کہا کہ بھائی صاحب یہ امر نہین ہے یہ
عمرو عیار ہے اسکو پکڑو شبیر جادو نے کہا کہ یہ عمرو عیار نہین ہے وہ یہان کہان اوسکو خبر بھی نہ ہوگی
کہ حمزہ کہان ہے اور حمزہ پہ کیا گذری کیونکہ حمزہ اکیلا برائے شکار صحرا مین آیا تھا میرا اتنا کہ علم جادو
آسوپکر اوسکو لگا لایا مین نے فریب دیکر گرفتار کرلیا عمرو لشکر مین ہوگا اوسکو کیا خبر حضرت تمہارا
گمان ہی گمان ہے نسطیر نے اوسی حالت پرواز مین جواب دیا کہ مین نہ مانونگا یہ عیار ہے مار
ڈالو میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہے معلوم ہوا کہ آپ اسکے فریب مین آگئے یہ کہکر جب [illegible]
شبیر جادو اسکے قریب آئے اسنے سحر کیا اور ہر خواجہ بھی یہ تقریر سنکے کھڑے سوچتے ہوئے
تھے کہ یہ کون ہے جو یہ کہتا ہوا چلا آتا ہے کہ عمرو عیار ہے اس حرامزادے کو کیونکر معلوم ہوگیا
جلد کوئی تدبیر کر دل اپنے کو بچاؤ اور حمزہ کو بھی افسوس مین خیمہ سے کیون باہر آیا
اوسی مقام پہ بیٹھا رہتا جیسے یہ آیا اور یہ اسی طور سے کہ جس طور سے اسوقت تمہیر
کو آگاہ کر رہا ہے آگاہ کرتا سب احاطہ صاحبقرانی دلو مین دبیجہ وغیرہ سنا

رکتے ہوئے ہیں حال الماسی مار کر سب کو نذر زنبیل کر لیتا ان سب پر قوت قبضہ کرتا پھر
حمزہ کی تدبیر کرتا کیا خبر تھی کہ یہ واقعہ پیش آئیگا خیر انچہ جو ہونا تھا وہ ہوا چلکر حمزہ کو تو جان سے مار کر
نذر زنبیل کر اب اسکا نہ چھوڑو یہ خیال دل میں کرکے پاؤں تک سے ہو کے دیکھ رہے تھے
جب انکی نگاہ نظیر پر پڑی انھوں نے اوسکا اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پس خواجہ
ہوگئے جو نظیر چلکر اوسکے ادب کرتا آتا ہے پس اوسی مقام پر کھڑا رہ میں فرشتہ قدرت
ہوں اوپر سے حال سے آگاہ نہیں ہوں بحکم خداوند حمزہ کو لینے آیا ہوں دیکھو وہ کام نہ کرکہ
جس سے خداوند تجھ سے ناخوش ہو جائیں ابھی تو خوش ہیں ناراض ہوکر کوئی
عذاب نازل کریں تو تیری ہی خرابی ہو تو اسکے ساتھ اور وں کو بھی مبتلائے عذاب
کیا چاہتا ہے فرشتگان خداوند کو عمرو بتاتا ہے دیکھو ہوشیار ہو نہیں تو اوپر عذاب نازل
ہوتا ہے پھر نظیر نے جواب دیا کہ یہ دھوکا کسی اور کو دینا تیری بلا سے خداوند میرے اوپر
عذاب نازل کریں گے تو کون ہے ہم لوگوں پر عذاب نازل ہوگا میں نہ مانونگا تو ضرور
عمرو عیار ہے تو جا میرے ہاتھ سے جاتا کہاں ہے یہ کہکر نظیر جادو نے سحر کیا اور کہا
او دغا فریب سے سار بان زادے حمزہ کی طرف کہاں جاتا ہے صاحبقران بھی بیٹھے ہوئے
اوسی حالت میں دیکھ رہے تھے کہ وہ فرشتہ عجیب التفات جو کہ مجھکو بچانے آیا
تھا کہ اسکو فرشتہ کہتا ہے کوئی بچہ شیطان علیہ اللعنۃ بیر جادو کے پاس گیا اوس
کہا کیا خیمہ سے نکل کر میری طرف چلا تھا کہ نظیر جادو اور بیر جادو آیا
اوسنے اگر ڈانٹا اب اوسکے اور اوس بچہ شیطان کے گفتگو ہو رہی ہے یقین ہے
کہ یہ کوئی ساحر ہے یا کوئی مکار ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اسقدر فاصلہ ہے کہ جو گفتگو ہوئی
تھی وہ صاحبقران نے نہ سنی پر ضرور دیکھا کہ کچھ باتیں تو ہو رہی ہیں صاحبقران اسی
طرف ملاحظہ فرما رہے تھے کہ صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ جب باہم تقریر ہو چکی تو وہ
بچہ شیطان اسطرف چند قدم چلا تھا کہ نظیر نے کچھ سحر پڑھکر اوسپر دم کیا کہ ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ اوسپر آکر گرا اوس شعلہ نے اوس فرشتہ نقلی کو جلا دیا ساوی جان
کرتا ہے کہ اوس شعلہ نے سب رنگ دروغ عیاری کو جلا دیا وہ سر پر مقوے کا

سکے تھے وہ بھی جل گئے خواجہ کی اصلی صورت نظر آئی اب جو صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا اور سب ساحرون وغیر ساحرون نے خواجہ کو پہچان لیا بےنظیر جادو نے بھی پہچانا
صاحبقران نے جو خواجہ کو دیکھا ایک آہ کی اور دل مین کہا کہ افسوس کیسے ہم بدنصیب
ہین کہ خواجہ سلامت ہماری رہائی کی فکر مین آئے تھے اور عیاری بھی کی تھی مگر تقدیر نے ایسی
کمی کی کہ کام پورے طور سے نہ ہو سکا صاحبقران نے اوسی حالت گرفتاری مین پکار کر کہا
کہ ای خواجہ سلام علیک تم کیون مجھ بدنصیب کی رہائی کی فکر مین آئے کہ یہان اگر تم بھی اسیر
ہو گئے اور پہچان لیے گئے کیا کہنا واقعی کیا خوب عیاری کی تھی مگر تم کیا کرو یہ ہماری تقدیر ہم تو اپنی
ہستی کر گذرے یہ جو صاحبقران نے پکار کر کہا خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا ادھر تو وہ شعلہ خواجہ پہ
گرا اور رنگ و روغن عیاری جاتا رہا اصلی صورت نظر آئی اور سب نے پہچانا بےنظیر نے پکار کر کہا کہ
کیون تو فرشتۂ قدرت تھا تجکو ساحری سے کہ حمزہ کے لیے کیسا بیڑا اوٹھایا تھا کہ جاکر حمزہ کو مردہ
دنیا سے لے آؤن اوسے جہنم مین ڈالدونگا اور حمزہ کو طلب کیا تھا تو نے بھائی صاحب کو اگر
دھوکا دیا تھا اور اونکو اس امر پر راضی کیا تھا مجکو دھوکا دینا تھا اور جھوٹا ٹھہراتا تھا یہ کیا
ہوا اب بتا کہ تو کون ہے خواجہ نے جواب دیا کہ تو کیا کرون سے دھوکا نہ کھایا یہ حمزہ کی تقدیر پہنچی
تو رہا کر لیا تھا اور لوح وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا مگر تو میرے دھوکے مین نہ آیا تو بڑا اسیانا نکلا نہ
معلوم تجکو کیونکر خبر ہوگئی مگر یہ کہے دیتا ہون کہ تیری قضا تجکو یہان کھینچ لائی ہے تو میرے
ہاتھ سے ضرور مارا جائیگا اس سے تو خوش نہ ہو کہ تو نے مجکو پہچان لیا نہ اس امر پر ناز کر کہ مین نے
عمرو عیار کو پہچان کر رنگ و روغن عیاری کو برطرف کیا اب مین اسیر کر لونگا یہ بالکل غیر ممکن
ہے مین تیرے ہاتھ نہ آؤنگا نہ میری زندگی مین تو حمزہ کو قتل کر سکتا ہے جب تک مین زندہ ہون
تجکو صاف قتل کر کے نکلا ہوا چلا جاؤنگا مین یہ جانتا ہون کہ تم سب کی قضا آئی ہے جو حمزہ کو
تمنے اسیر کیا حمزہ نہین اسیر ہوا ہے تم سب بجاے اجل مین اسیر ہوے ہو موت تم سبکا دامن پکڑے
ہوئے ہے یہ کہکر آپ نے اس خیال سے گلیم پر ہاتھ ڈالا کہ جیسے یہ سحر کرے ویسے مین گلیم
اوڑھ کر غائب ہو جاؤن بےنظیر جادو نے یہ تقریر خواجہ کی سنکے جواب دیا کہ معلوم کسکی
قضا آئی ہے اگر ہم سب کی قضا آئی ہوتی تو میرے دل مین یہ بات نہ پیدا ہوتی کہ کتاب سامری مین

دیکھتا اور یہ بھید اوسپر ظاہر ہوتا کہ عمرو عیار منیر جادو کو فقرہ دیکر رہا کرکے لئے جاتا ہی پس
یہ نہیں کہتا سے اون دیکھکر وہان سے چلا اس خیال سے کہ جاکر اگر ابھی عمرو گیا ہو اور حمزہ رہا ہوا ہو
تو عمرو کو اسیر کرلون چونکہ تیزی اور حمزہ کی قید نا تھی تو اپنا کام پورے طور سے نہ کرنے پایا تھا
سو مین آپہونچا اب تو کہان جائیگا لقطیر نے تو یہ کہا ادھر منیر جادو نے جو عمرو عیار کو دیکھا
اور خیال کیا کہ تو نے بڑا دھوکا کھایا تھا اور بہت سی عیاری کی تھی خوب وقت پہ لقطیر
آکر پہونچا گو اوسنے مجھے اس خیال سے آگاہ بھی کیا مگر مجھے یقین نہ آتا تھا آخر کو اوسنے سحر کرکے
اوسکو ظاہر کیا اپنا کام کیا ورنہ عمرو تو حمزہ کو لیچلا تھا اسکو بھی اسیر کرنا چاہیے یہ دل مین
خیال کرکے کوتوال کو حکم دیا کہ اس ساربان زادے ہمراہ دے کے عمرو کو اسیر کرلو جانے نہ
پائے۔ راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ عمرو کی تصویر ہر ایک ساحر کے صفحہ دل پہ کھنچی ہوئی ہی جو دیکھیگا
اصلی صورت تو پہچان لیگا کوئی شناخت کرنے کی ضرورت نہین ہی پس منیر جادو کا حکم
دینا تھا کہ کوتوال چند ساحرون و پیادون کو لیکر ادھر بقصد گرفتاری خواجہ عمرو
چلا لپٹا اپنا کہتا ہوا خواجہ نے جو اون سبکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا خنجر کمر سے لیا ادھر
لقطیر جادو نے پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار آتے ہو مین اسکو پکڑے لیتا ہون اون لوگون نے
کہا کہ آپ بیکار تکلیف فرماتے ہین ہم سب غلام آپکے اسیر کیے لیتے ہین لقطیر نے کہا کہ نہین
جب تک ختم تو گئے مین اسیر کرلونگا یہ کہکر آواز دی کہ بگیر اے زمین خواجہ عمرو ادھر تو
اسنے صدائے گیرودار ادھر خواجہ نے جیسے اوسکے لبون کو حرکت مین پایا جب تک
وہ پوری گیر کی صدا ختم کرے خواجہ نے گلیم اوڑھ لی اور اوس مقام سے الگ ہٹ کر
کھڑے ہوگئے ادھر لقطیر نے آواز گیر دیکر اون لوگون سے کہا کہ مین نے سحر کردیا ہی اوسکے
پاؤن زمین نے پکڑ لیے ہین جاکر مشکین باندھ لو جب تم مشکین باندھ لوگے اوس وقت مین
سحر اوتار لونگا مین بھائی صاحب کے پاس جاتا ہون یہ کہکر لقطیر اوس خیمہ مین آیا کہ جہان
منیر جادو بیٹھا ہوا تھا آکر بھائی کو سلام کیا ادھر کوتوال وغیرہ نے جو دیکھا تو خواجہ کو اوس
مقام پہ نہ پایا حیران ہوکر ادھر ادھر دیکھا کسی طرف پتہ نہ تھا آپ وہان سے ٹل گئے تھے
اوس خیمہ مین یہ خیال کرکے آئے کہ وہان پہونچکر اپنے کو ظاہر کرکے جال الیاسی مارکر لوح

وغیرہ کو نذر زنبیل کرلون وہان سے پھر کر حمزہ کے گلے مین ڈالدون یہ تو گلیم اوڑھے ہوئے
یہان اُٹھ لے اور جب اون ساحرون نے خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا تو حیران ہوکر پلٹے اور
کہا بی نظیر کے پاس آکر کہا ان پر تو عمرو نہین ہے آپ اُسکی گرفتاری کا حکم دے آئے تھے
راوی بیان کرتا ہے کہ بی نظیر جادو خیمہ مین جب آیا تھا بہائی کو سلام کرکے برابر بیٹھ گیا تھا
اور کہہ رہا تھا کہ آپ نے بڑا دھوکا کھایا تھا خیر ہوئی کہ مین نے کتاب مین دیکھ لیا اور یہان
عین وقت پر پہونچا بارے بڑی خیریت ہوئی کہ وہ حمزہ کو رہا نہ کرنے پایا نہ آپ لوگونکو
بیہوش کرنے پایا یہ لوح وغیرہ کیون آپ نے صندوق سے نکالی تھی پھر جادو نے
کہا کہ اسکی نسبت خواجہ عمرو نے کہا تھا کہ خداوند نے لوح طلسم و دیگر اثاثہ صاحبقرانی طلب
فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ مین ان سب اشیا کو بہشت مین رکھونگا تاکہ کوئی دوسرا نہ پاسکے اس
سبب سے کہ جب کوئی نہ پائیگا پھر طلسم کو کیونکر فتح ہوگا چنانچہ مین نے دینے کی غرض سے
نکالا تھا سب اسباب کو یہ تا عیاریہ کو کہ کہتے تھے کہ شراب وغیرہ آئے مین حمزہ کو روانہ کردون اون
فرشتونکے ہاتھ جو کہ میرے ہمراہ آئے ہین مین نے کہا کہ بہت بہتر آپکو اختیار ہے وہ یہان سے
اوٹھکر چلا ہی تھا کہ تم آگے پہونچے اور تم نے سحر کرکے اوسکو ظاہر کیا ورنہ وہ اپنا کام کرچکا تھا تھوڑی
دیر تم اور نہ آتے تو وہ حمزہ کو رہا کرلیتا مین یہ خیال کرتا ہون کہ شراب اوسنے اس غرض سے
منگائی تھی کہ اوسمین بیہوشی ملا کر ہم سبکو پلاتا جب ہم سب بیہوش ہوجاتے وہ ہم سبکو قتل
کرتا اور بلا خوف و خطر حمزہ کو رہا کیے ہوئے صحیح سلامت بلا مست چلا جاتا کوئی روکنے والا
نہ تھا وہ تو تم آگئے بی نظیر نے جواب دیا کہ حمزہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اب آپ ان چیزون کو اوٹھا کر صندوق
مین رکھیے اور حمزہ کے قتل کا حکم دیجیے مین نے اوسے اسیر کرلیا ہے کوتوال وغیرہ جاکر شکین باندھ
لین تو مین اپنا سحر اوتار لون جب وہ اسیر ہو جائے تو یہ حکم دیجیے گا کہ اسکو یہان لاؤ اوسی طرف سے
لیجاؤ جہان حمزہ مقید بیٹھا ہے پہلے حمزہ کو قتل کرنا پھر اسکو تاکہ یہ حمزہ کو قتل ہوتے ہوئے
دیکھے اور اسکو صدمہ ہو مگر کچھ نہ بنا سکے یہ بہت شیرین زبان و لسان ہے ایسا نہو کہ مجکو اور آپکو باتون
مین لگائے اور کوئی تازہ فقرہ دے اور رہا ہو جائے تو بڑی خرابی ہو پس جب یہ دونون قتل
ہو جائین ان دونون کے سر لیکر آپ خدمت شہنشاہ مین تشریف لیجائیے گا اور نذر کیجیے گا

سے تھا بڑا خوف اسی عیار کا تھا کہ جب یہ حمزہ کے قتل کی خبر پائیگا ضرور یہان آئیگا نہ معلوم آکر کیا
آفت [illegible] پا کر سے خیر خداوند نے اپنا فضل کیا ہو کہ ہمکو خوف نہ تھا اوسکو یون برطرف کیا اور آپکے اقبال
نے [illegible] ایسا کیا کہ یون اتنا بڑا دشمن ہاتھ آگیا بنیر جادو نے کہا کہ سچ کہتے ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ کوتوال نے
وہی لفظ پھر بیان کی کہ آپ جسکی گرفتاری کا حکم دیکے آئے تھے وہ لڑکا وہان نہ پہنچا ہم نے بہت تلاش کیا
پتہ نہ ملا نہ معلوم کدہر چلا گیا بنیر نے سنکے جواب دیا کہ تم لوگ سٹھیا گیا ہو تمہارے حواس بھی درست نہین ایسے
بدحواس ہوگئے ہو ایک عیار کے گرنے سے باوجودیکہ وہ تمہارے سامنے ہی زمین اوسکے پاؤن پکڑے ہوئے
ہے اور تم کہتے ہو کہ وہ اوس مقام پر نہین ہے یہ کونسی عقل کی بات ہے کہ جسکے پاؤن زمین نے پکڑ لیے ہون وہ
کیونکر کہین جا سکتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہین کہ وہ اوس مقام پر نہین ہے
بنیر نے کہا کہ تم دیوانے ہوگئے ہو شاید تمہاری آنکھون کی بصارت بھی جاتی رہی ہے کوتوال نے ہاتھ
جوڑ کر عرض کیا کہ جو کچھ حضور ارشاد فرماتے ہین وہ بجا ہے آپ خود ملاحظہ فرمالین میرا جھوٹ سچ کا حال
ظاہر ہو جائیگا بنیر نے سنکے اوس طرف کو دیکھا خواجہ کو اوس مقام پر نہ پایا دوربین سحر اوٹھا کر آنکھون
پر لگا کر دیکھا جب بھی خواجہ نظر نہ آئے اب تو یہ بھی حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے جب مین نے
صدا سے گھیر دی تھی وہ اوس وقت تک سامنے کھڑا ہوا تھا یہ ممکن نہین ہے کہ وہ چلا گیا ہو کیا میرے سحر
نے خطا کی جب خواجہ کو بنیر نے اوس مقام پر نہ دیکھا متعجب ہو کر بنیر جادو اپنے بھائی سے
کہا کہ اسوقت مین سخت حیران ہون کہ مین عمرو عیار کو اسیر کر کے یہان آیا تھا مین نے سحر کیا تھا
زمین نے اوسکے پاؤن پکڑ لیے تھے مین نے کوتوال سے حکم دیا تھا کہ تم جا کر اسیر کر لو اوسنے آکر کہا
کہ خواجہ اوس مقام پر نہین ہین مین اوسکو اسیر کرون مجھے اوسکے کہنے کا یقین نہ آیا مین نے خود دیکھا
جب یون نظر آیا تو دوربین سے دیکھا اوس مقام پر نہ پایا یہ کیا امر ہے وہ عیار کہان چلا گیا
بنیر جادو نے کہا کہ یہ امر میرے بھی قیاس مین نہین آتا ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے مین خود حیران ہون کہ
کیا بتاؤن مین خود اوسکو پتلا سے سحر کر کے آیا تھا کیونکر مین کہون کہ وہ رہا ہوگیا بنیر نے کہا کہ مین
ابھی دریافت کیے لیتا ہون سحر سے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اوس مقام پر کھڑے ہوئے یہ
سب تقریر سنرہے تھے جب خواجہ نے دیکھا بنیر جادو سحر سے دریافت کرتا ہے فورا وہان
سے چل کھڑے ہوئے لیکن یہ خیال کر کے کہ پہلی مرتبہ حمزہ کو [illegible]

سے صاحبقران کے پاس آئے اور کہا کہ ای حمزہ او ٹھو اور میرے ساتھ چلو مین
تمکو نذر زنبیل کرکے یہان سے لیچلون لشکر مین بہت سے ساحر ہین کوئی نہ کوئی اس قید سحر کو جو کہ
تیرے جسم پر ہے سحر کرکے بر طرف کریگا تم رہا ہو جاؤ گے تمکو پہونچا کر پھر آکر لوح کی فکر کرونگا
صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تو کبھی نہ ہوسکیگا کہ مین یون تمھارے ہمراہ چلون اگر میرے مقدر مین رہا
ہونا ہے تو کوئی اور صورت پیدا ہوگی اگر میری قضا ہے تو تم لاکھ بچاؤ گے نہ بچونگا اور مین یون نہ
جاؤنگا عمرو نے کہا کہ ای حمزہ میرے کہنے پر عمل کر اور میرے ہمراہ چل صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ
تم بیجا لغو بیرو حجت کرتے ہو مین جبتک رہا نہ ہولونگا اوسوقت تک یہان سے نہ جاؤنگا
اور جبتک اس دربند کو فتح نہ کرلونگا ہرگز ہرگز یہان سے قدم نہ ہٹاؤنگا بدون ہیر جادو و منظیر جادو
کو قتل کیے ہوئے یہان سے جانا میرا امکان سے باہر ہے خواجہ تم میری طبیعت اور عادت اور
خصلت سے بخوبی واقف ہو جب مین عقابین پر کھینچا گیا تھا اور ہزارون قسم کی تکلیفین اور
زحمتین کھینچین اوسوقت بھی تم نے مجھسے کہا تھا کہ مین زنبیل مین ڈال لون اور یہان سے
لیجاکر رہا کردون مین نے جب اس امر کو گوارا نہین کیا تو اب کیون گوارا کرنے لگا یہ سختی اور تکلیف
تو اوسکی برابر نہین ہے اوسکا ایک حصہ بھی نہین ہے پھر مین کیون گوارا کرون کہ تم مجکو نذر زنبیل
کرکے لیجاؤ تم ٹھہر جاؤ خدا آپ ہی نہ کوئی اور رہائی کی تدبیر پیدا کریگا خواجہ نے کہا کہ اچھا مین یہان
عیاری سے تمھاری قید کاٹے دیتا ہون تم رہا ہو جاؤ گے صاحبقران نے فرمایا کہ قید آہن
تو سوہن سے کاٹ دو گے اور قید سحر کیونکر دفع ہوگی پس تم مجکو رہنے دو جب میرا خدا مجکو رہا کریگا
مین اوسوقت رہا ہونگا تم اپنی جان بچا کر یہان سے چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی ساحر تمکو اسیر کرلے
تم جو رہا ہوگے تو کوئی نہ کوئی تدبیر کرکے ان لوگون کو قتل کروگے یا لشکر مین جاکر اہل لشکر کو اس حال
سے آگاہ کروگے وہ لوگ یہان آکر کوئی فکر کرینگے خواجہ نے کہا کہ جبتک وہ لوگ یہان آئینگے
اور مین اونکو خبر کرنے جاؤنگا جبتک یہان تمھارا کام تمام ہو جائیگا وہ لوگ یہان آکر کیا کرینگے
صاحبقران نے فرمایا کہ اونکے یہان آنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ یہ تو کرینگے کہ مجکو دفن کردینگے
قبر بنا دینگے غسل دینگے اور کفن نماز جنازہ ہوگی سب ملکر فاتحہ پڑھینگے تمھارے زندہ رہنے سے
اور رہا رہنے سے یہ ہوگا کہ تم کبھی کبھی مجکو یاد تو کروگے تمھارے سبب سے لشکر نہ تباہ ہوگا تم

اوسکی خبر لیا کروسگے دوسرے جو میرا عزیز و یگانہ و سردار آئیگا اوسکو نشان قبر بتا دوسگے وہ فاتحہ پڑھیگا
خواجہ نے کہا کہ بس معلوم ہوا کہ تمکو بھی عورتون کیطرح باتین بنانا آتی ہین اسی سبب سے منع کرتا تھا کہ
زیادہ عورتون کی صحبت مین نہ بیٹھو اور اسقدر نکاح نکرو یہ مستورات کی صحبت کا اثر ہی جو تم ایسی باتین
کرتے ہو خیر معلوم ہوا کہ تمھاری رہائی کا ابھی زمانہ نہین ہی جو تم میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہو خیر مین جاتا ہون
کیا کرون بن پڑتا ہی تو جا کر اہل لشکر کو خبر کرتا ہون یہ کہکر خواجہ وہان سے چلے تھوڑی دور چلے تھے
کہ اودھر منظیر نے جو سحر کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جب صدا سے گیر دی تھی تو خواجہ گلیم اوڑھکر
وہان سے نکل کر منیر جادو کے پاس چلے آئے تھے اب گلیم اوڑھے ہوئے حمزہ سے باتین کر رہے
ہین یہ جو ظاہر ہوا منظیر نے حکم دیا کسو توال کو کہ عمرو حمزہ سے باتین کر رہا ہے اوسکو جا کر پکڑ لاؤ کسو توال
اون ساحرونکو لیکر چلا یہ باہم باتین کہتے جاتے تھے کہ چارون طرف سے چل کر گھیر لو اور ایک مرتبہ جا پڑو
تاکہ وہ خبردار نہ ہونے پائے خواجہ جو اودھر سے چلے تھے جب ان ساحرونکو اس طرف آتے ہوئے دیکھا
تو یہ بھی اونکی طرف چلے جب اونکے قریب پہونچے تو اونکی تقریر سنی معلوم ہوا کہ یہ میری گرفتاری کو چلے
ہین تو منظیر جادو و منیر جادو نے روانہ کیا ہی کیونکہ اونسے سحر سے دریافت کیا ہوگا اوسکو معلوم ہوا ہوگا
کہ مین فلان مقام پر ہون پس اونسے انکو روانہ کیا خیر اگر یہ اس قصد سے آتے ہین تو انکو اسطرح
آنیکا مزا چکھا دون یہ بھی تو جانین کہ ہم کسیکی گرفتاری کو آتے یا کون کے حلق سے گئے تھے یہ
سوچکر اور تجویز کرکے اونکے درمیان آپ آگے گلیم سر سے اوتاری نعرہ کیا منم خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
عیار حمزہ صاحبقران یہ نعرہ کرکے ادیہ لیکر سر سے اونپر جا پڑے اونکو سحر کرنے کی مہلت ندی لیوا
بلا سنے کی فرصت ندی اب جو حملہ کیا ایسا ہی حملہ مین پانچ ساحرونکا کام تمام کیا کسی کے پاؤن قلم کیے کسی کا
کسیکا سر کسی کے ہاتھ اسی طور سے دو چار کو زخمی کیا پانچ چھ کو ہلاک کیا یہ طریقہ تھا کہ موٹ لگا کر پاؤن
قلم کر دالے وہ چیخ آ کرنے لگا اب جست کرکے دوسرے کی پشت پر پہونچے جاتے تھے جاتے اوسکے ہاتھ
رسید کر دیا کہ وہ پاؤن کے قلم ہونے سے گرا تھا کہ اودھر سے جو ہاتھ پڑا سر اوڑ گیا تیسرے کی پشت پر پہونچے
تھے اوسکو پکار کر کہا کہ ہوشیار ہو جا تیری اجل تیرے اوپر آپہونچی ہی دیکھتے دیکھتے ہٹے ہٹے کہ ہاتھ شمشیر کا
کیا کہ اوسکا سر اوڑ گیا کہ وہ مرکر گرا یہ جست کرکے تیسرے کے روش پر تھا اور [illegible] گرا انباری کی دوش پر پائی
خیال کیا کہ یہ کون بلا ہے [illegible]

بلند کیا اور خواجہ نے تیغ اوسکی گردن پر رسید کیا کہ اسکا سر اوڑ گیا وہ گر کے لگا یہ جست کر کے قریں پہنچے
ایک اور ساحر کھڑا ہوا تھا حیران ہو کے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ یہ تیغ و سپر کے ضرب کی مدد کمان سے آئی
انھوں نے ایک اسی اوسکے قریب آواز دی کہ ہوشیار ہو جا یہ کہکر اب چھپ کر اوسکا شکم چاک کیا ایک قسم [illegible]
ساحروں کے مرنے کی علامت ظاہر ہوئی آگ برسنے لگی وہ جا کے پاؤں آگے اور اٹھے تو ادھر اوس وقت
جب چپاس گرا اونکو قتل کر رہے تھے تیغ قتل ہو وہ کو بلند ہو رہا تھا پچھلا وہ اسکے نظر نہ آتے تھے جب
چار پانچ ساحر اوسکو گھیر کر کیا کبھی اسکو مارا کبھی اوسکو قتل کیا جب خواجہ نے اس طور سے دس پانچ کو
مجروح کیا دس پانچ کو ہلاک کیا تو وہ تھے بھی ساحر و جادو چند اس طور سے مقابلہ سے اونکے
حواس جاتے رہے شور مچ گیا کہ لینا پکڑنا یہ عیار قتل کئے ڈالتا ہے کوتوال دور سے کھڑا ہوا کہہ رہا
ہے کہ پکڑ لو پکڑ لو جانے نہ دو وہ جواب دیتے ہیں کہ کسکو پکڑیں وہ نظر تو آتا ہی نہیں ہے چھلاوا ہے
یا برق جہندہ ہے نظر آئی تو پکڑیں ذرا آپ ہی آکر پکڑ لیجیے یہ شور و غل جو ہوا اہل تماشہ نے بھی
سنا کہ یہ کیا واقعہ ہے کیونکہ سب صاحبقران کی طرف دیکھ رہے تھے یہ شور و غل کو سنکے اوس
طرف جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک دبلا پتلا آدمی قد آور چند ساحروں سے لڑ رہا ہے جھپٹ جھپٹ کے
اور جست و خیز کرکے اور وہ اوسکا کچھ نہیں بنا سکتے ہیں اب تو وہ سبکے سب اس طرف کو متوجہ
ہوگئے اور اس لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگے خواجہ لڑ رہے تھے جب کوتوال نے دیکھا کہ ان لوگوں کا
قابو نہیں چلتا ہے سب قتل ہوئے جاتے ہیں یہ عیار ہاتھ نہیں آتا ہے پس کوتوال بھاگ کھڑا
ہوا اوس نے لیکن یہ کہتا ہوا کہ کون ایسی بلا سے لڑے اور پکڑنے کو جائے اگر ہم یہ جانتے تو کبھی اس
امر کا قصد نہ کرتے آپ تو چین سے بیٹھے ہوئے ہیں ہمکو بلا کے منہ میں بھیجا کہ جاؤ اسیر کر لاؤ ادھر
کوتوال گیا ہو پکڑ کے لاتا ہوگا کہ ایک مرتبہ شور و غل کی جو آواز آئی کہ لینا پکڑنا جانے نہ پائے یہ تو بلا سے
بے درمان آفت جان ہے ہاتھ نہیں آتا ہے کیونکر اسیر کریں ہم باز آئے ایسی ملازمت سے ہمکو اپنی جان
دینی منظور نہیں ہے کہ ہم بیگار کو بیگار کریں یہ جو سنا آئینہ خبر جادو و ظلمر جادو نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا تو اونکو
سامنے نظر آیا کہ کوتوال آگے آگے بدحواس ہے اوسکے ہمراہی اور کوئی لنگ کرتا ہوا کسیکا سر ننگا ہے
کسیکا شانہ زخمی ہوا چلا آتا ہے اور انکے تعاقب میں عمرو عیار بلائے روزگار للکارتا ہوا کہ کہاں
جاتے ہو اپنا آپ پہونچا کیوں اتنو مزا پایا ہے اسیر کرنے کے قصد سے جانے کی خبر جادو و ظلمر جادو

جو یہ واقعہ دیکھا ایک مرتبہ نظیر نے اپنے بھائی سے کہا کہ میں جا کر اس عیار کو اسیر کر کے لاتا ہوں
اسنے تو آفت برپا کر رکھی ہے دیکھیے کتنوں کو مجروح کیا ہے کوتوال باوجودیکہ ساحر ہے مگر بھاگ کھڑا
ہوا ہے ایک عیار سے شمشیر جادو نے جواب دیا کہ اے برادر نگہبان برابر ہے تم اسی مقام پر قیام کرو بلکہ بہتر
ہوگا کہ یہ لوح و اثاثہ ساحری تم لیکر دربار کو چلے جاؤ میں ان سے سمجھ لونگا نظیر نے کہا
کہ بھائی صاحب میں اس وقت تو یہاں سے نہ جاؤنگا میں خود جا کر اسکو اسیر کر لونگا شمشیر نے جواب دیا
کہ تم یہاں ٹھہرو اچھا دربار کو نہ جاؤ مگر لوح وغیرہ سے ہوشیار رہنا نظیر نے کہا کہ آپ یہاں قیام کریں
میں جاتا ہوں یہ باہم تکرار ہو رہی تھی کہ کوتوال بھی جو اس ہتھیلا سے ہراساں آکر پہونچا اوسکے عقب میں اور اوسکے
ہمراہی تھے خواجہ بھی آکر پہونچے کوتوال نے پکار کر کہا کہ اے نظیر جادو و شمشیر جادو جلد مجھکو اس عیار مکار
سے بچائیے یہ تو بلائے سیہ و زبان آفت جان ہے جبتک ہم سحر کریں تب تک اوسنے ہم سبکو
ہلاک کر ڈالا ہوتا تا بخت کی بلندی تھی آخر کو ہم اپنی جان لیکر بھاگے وہ بھی عقب میں مثل اژدر
وہاں سے چلا آتا ہے شمشیر جادو و نظیر جادو نے برہم ہو کر کہا کہ لعنت ہے تم لوگوں پر کہ ایک عیار سے
ساحر ہو کر بھاگتے ہو باوجودیکہ تم ساحر ہو اور وہ غیر ساحر ہے اور اکیلا ہے اور تم بہت سے ہو تمہارا ہی
قول ہے کہ ہم سب ساحر [illegible] اور دس پانچ کو ہلاک کر ڈالا بس تم لوگ ہٹ جاؤ میں
اسے پکڑ لیتا ہوں کوتوال نے عرض کیا کہ خداوند وہ برق جہندہ کا طریقہ رکھتا ہے کہ گرمی اور کام
تمام کیا اور پوشیدہ ہوا شمشیر جادو نے جواب دیا کہ وہ تمہارے خیال میں برق جہندہ کا طریقہ رکھتا ہے
بھلا ہمارے روبرو کیا اسکی طاقت ہے مقابلہ کریگا انکو سنتے ہی مار لونگا کوتوال نے عرض کیا کہ بہت
خوب یہ عرض کر کے خاموش ہو گیا [illegible] خواجہ تو عقب میں چلے آتے ہی تھے جو لوگ
کہ کوتوال کی پشت پر تھے آ پہونچے اون لوگوں پر آکر مثل بلائے مبرم و برق کے گرے کسیکا سر قلم کر ڈالا
اور کسیکا پاؤں اور کسیکا شکم چاک قصہ پاک کیا پھر تلاطم مچا کہ وہ بلا آگئی کہاں ہے گرجا میں شمشیر جادو
و نظیر جادو نے جو یہ طریقہ خواجہ کے لڑنے کا دیکھا حیران ہو کر رہ گئے مثل تصویر کے کھڑے ہو کر
تماشہ دیکھنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ ان دونوں کو ایسی حیرت ہوئی کہ سحر وغیرہ کرنا بھول گئے
بس کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہیں ہاتھ تک نہیں ہلا سکتے ہیں راوی کہتا ہے کہ اسوقت خواجہ عمرو
بھی یہاں پر کھیلتے ہوئے لڑ رہے تھے صرف اسی خیال سے کہ حمزہ قید ہی میں سے عیاری کی تھی ال

اوسکے رہائی کی فکر کی تھی مگر وہ عیاری نہ تھی میرا راز افشا ہو گیا حمزہ سے جا کر مین نے کہا بھی
مین تمکو یہان سے زنبیل مین رکھکر لیچلون حمزہ نے نہ مانا میرے کہنے کو قبول نہین کیا اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ حمزہ کی قضا آئی ہے جو وہ کسی امر کو قبول نہین کرتا ہے اگر مین یہان اوسکو چھوڑ کر جاتا ہون
اور جا کر اہل لشکر کو خبر کرتا ہون تو اتنے عرصہ مین یہان حمزہ قتل ہو جائیگا اہل لشکر یہان آکر
کیا نہ پائینگے پس بہتر یہ ہے کہ تو بھی اپنی جان دے بعد حمزہ تیری زندگی بیکار ہے پس میری خداوند کریم سے
یہ دعا ہے کہ قبل حمزہ کے میرا کام تمام ہو گو مین تجدید چیز کا نام نہین لیتا ہون اوسکا خیال بھی نہین کرتا ہون
اگر حمزہ کی قضا آئی ہو تو قبل اوسکے میری قضا آجائے اس شرط کے ساتھ مین تجھ سے کسی شی کی خواستگاری
کرتا ہون پس یہ خیال کرکے خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور کوتوال کے پیادون سے لڑنے
لگے تھے اسی سبب سے خواجہ لڑتے ہوئے اوس مقام تک آئے تھے کہ جہان ہبیر و بطلیر کھڑے ہوئے
تھے یہان پہنچ کر خواجہ نے دو چار کو زخمی کیا اور تین چار کو جان سے مارا اوس عالم بدحواسی و نا امیدی
مین خواجہ کو یہ امر یاد نہ رہا کہ تم سردارون کو زیر کرکے چھپا آئے ہو اور انسے کہہ آئے ہو کہ اگر حمزہ پر وقت
سخت ہو گا تو مین تمکو آواز دونگا تم فوراً آکر کمک کرنا اوس وقت ایسے کچھ خواجہ بدحواس تھے کہ
اس امر کا بالکل خیال نہ رہا آمدم برسر مطلب اب جو خواجہ نے اس مقام پر آکر دو چار کو زخمی و قتل کیا وہ
سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے خواجہ جھپٹ کر کوتوال پر جا پڑے جب تک وہ سنبھلے سنبھلے اور
سحر کرے خواجہ نے ایسا ہاتھ رسید کیا کہ خنجر اوسکی شکم مین در آیا شکم چاک قصہ پاک ہوا
کوتوال مرکر گرا اوسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی سنگ باری و برف باری ہونے لگی تاریکی
ہو گئی آواز آئی کشتی مرا کنا بن ملتمنہ جادو بود افسوس مردیم جان دادیم بمطلب خود نرسیدیم
خواجہ کوتوال کو قتل کرکے آگے بڑھے یہ چالاکی جو خواجہ کی ہبیر جادو و بطلیر جادو نے دیکھی بہت
حیران ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ یہ عیار کسی بلا کا ہے کوتوال کو آخر قتل کیا یہ کہکر اپنے
دل مین بطلیر سے کہا کہ بھائی لوح و جبہ سے خبردار رہنا مین اس سے ڈرتا ہون وہ اسیر سحر
کرتا ہون اوسنے کہا کہ بھائی صاحب مین لوح وغیرہ لیکر جاتا ہون ورنہ کو جب آپ انکو
کے مقابلہ سے فرصت پائیگا اور انکو قتل کر چکیگا تو یہ سب اشیاء یہان آکر ہتھیائیگا اپنے ہمراہ
بصد حسرت شگال ہبیر جادو نے کہا کہ مین نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا اتبک تو تم پہونچ گئے ہوتے

اوسنے کہا کہ اب مین لیئے جاتا ہون خواجہ یہ سب باتین کہکر سے گُستن رہے تھے اب جو تاریکی برطرف ہوئی خواجہ نے دیکھا کہ سب اثاثہ صاحبقرانی مع لباس وغیرہ کے اور لوحوں کے اوسی مقام پر رکھا ہوا ہے ایک طرف بہیر جادو کھڑا ہے اور ایک طرف بی نظیر جادو پہلے خواجہ نے خیال کیا کہ جست کر کے اسپہ جال الیاسی مارو اور سبکو اوٹھا کر زنبیل کر لو اوسوقت خیال مین آیا کہ یہ دونون ساحر ہین ایسا نہو کہ سحر کر کے پکڑ لین تو بڑی خرابی ہوگی ہم اور ڈوسکر یہ مال کو اوٹھا لیگر دل نے گوارا نہ کیا اس سبب سے کہ یہ تو بالکل نامردی ہے اور عیاری کے یہ معنی ہین کہ انکو قتل کر کے اس مال پر قبضہ کرو پوشیدہ ہو کر لیا تو کیا لیا اس حرامزادے بی نظیر کو اوٹھا دو جیب مین لو مین اوٹھا لیگا اسکو سحر فراموش ہوگا پس اوسوقت اسپر حملہ کرنا اور اسکو قتل کر کے مال پر قبضہ کرنا مگر بہتر یہ ہے کہ کسی تدبیر سے بہیر کو علحدہ کرو خواجہ یہ تجویز کر رہے تھے کہ بہیر کی نگاہ خواجہ پر پڑی پس بہیر جادو نے جیسے خواجہ کو دیکھا اونا عیار کہکر خواجہ کی طرف سحر کرتا ہوا چلا خواجہ اوسکو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر بھاگے وہ چلا اور اسنے کہا کہ کہان جاتا ہے کیا تو نے مجکو بھی شعبدہ جادو سفر کیا ہے یا بی نظیر سمجھا کہ اوسنے سحر کیا تو غائب ہو گیا تو میرے ہاتھ سے بھاگ کر کہان جائیگا اگر بالاے آسمان جائیگا تو مین وہان بھی تیرے عقب مین پہونچونگا اگر زیر زمین جائیگا تو مین زیر زمین بھی تیرے عقب مین پہونچونگا تو میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہے تو خواجہ نے کہا کہ تو مجکو کیا پائیگا کیون میرے عقب مین آتا ہے دیکھ پچھتائیگا بہیر جادو نے کہا کہ دیکھتا ہون اب کہان جائیگا یہ کہکر چلا لیکن عقلمند ایسا تھا کہ چلا تو جاتا تھا مگر آواز گیر نہین دیتا تھا خواجہ جو بھاگے تو انھون نے پلٹکر بھی نہ دیکھا کہ عقب مین کون آتا ہے اب بہیر جادو کو خیال آیا کہ آواز گیر دیکر اسکو دار و گیر کرو مگر اس خیال سے آواز گیر نہین دیتا ہے کہ یہ کسی مقام پر چشم بستہ کے لیے ٹھہرے تو گیر کی صدا دون راوی بیان کرتا ہے کہ جدھر خواجہ بھاگے جاتے تھے اوس طرف کو ایک درخت تھا خواجہ اوس درخت کے قریب پہونچکر ٹھہرے اوس مقام پر پہونچے تھے کہ بہیر نے کہا کہ اوسارہبان نزا وسے رہ جا مین آپہونچا اب کہان جائیگا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت خواجہ کے ذہن مین ایک تدبیر آگئی فوراً خواجہ درخت کی آڑ مین ہو گئے اور گانیم اور ڈسکر کھڑے ہو رہے بہیر نے جو دیکھا کہ یہ درخت کی اوٹ پر کھڑا ہوا ہے اب یہ جا نہین سکتا ہے آواز گیر دو

سنکے لینا لینا کہتے ہوئے چلے اور پکڑنا اس عیار مکار کو اور جانے نہ پایا خواجہ نے جو
ادہر یہ واقعہ دیکھا کہ بدنظیر جادو نے پکار کر بقیہ جادو کو آگاہ کیا وہ پلٹ کر ادہر کو آتا ہی اور
اپنے ساتہہ اور مجمع کو بہی گرفتاری کے قصد سے لاتا ہی ایسا نہو کہ یہ سب یہان پہونچ
جائین اور سب سا سحر کرنے لگین تو بڑی خرابی ہو پہر ان سے بچنا محال ہوگا ایسی
حالت مین بچنا دشوار ہوگا یہ موقع پاکر نکل جائیگا لوح مین وغیرہ بہی ہاتہہ سے نکل جائینگی
جب تک یہ لوگ آئین آئین اسکو مار لو یہ سوچکر خواجہ نے بدنظیر سے کہا کہ کیا کھڑا ہوا دیکہتا ہی
اور اپنے ساتہیون کو بلا رہا ہی کیا اوسکے بہروسہ پہ یہان آیا تہا تو بڑا نامرد ہی معلوم ہوا
کہ تجہہ ایسا بزدل بہی کوئی نہ ہوگا اس طور سے جو بدنظیر کو خواجہ نے طعنہ دیا اوسکو
غصہ آگیا بولا کہ تجہہ ایسے عیار سے مین خوف کرونگا ساحر ہوکر مگر شرط یہ ہی کہ تو بہی سامنے سے
نہ بہاگنا خواجہ نے کہا کہ مین قسم کہا کر کہتا ہون کہ اب کبہی نہ بہاگونگا بدون تجہکو قتل کیئے
ہوئے نہ جاؤنگا او نالائق کیا کھڑا ہوا ہی جو یہ کہ اس طور سے جو خواجہ نے کہا اوسکو غیرت سے
آگئی اسکا سبب یہ تہا کہ خواجہ کو بخوبی معلوم تہا کہ یہ سحر نہین کرسکتا ہی لوح جو اسکے پاس
ہی اسکو سحر فراموش ہوگا اسی سبب سے تو بے خوف سامنے کہڑے ہوئے تہے اور دانست
دانست کر جرأت کرنے کو کہہ رہے تہے جب اوسنے دیکہا کہ یہ سامنے کہڑا ہوا ہی اور مجہکو لعنت
وملامت کر رہا ہی کسقدر بے خوف ہی معلوم ہوا کہ اسکی قضا میرے سامنے لائی ہی پس
اپنے جہولی سے گولا نکالا اور اب جو اسم سحر کو یاد کرتا ہی تو بالکل فراموش ہی حیران ہوا کہ
یہ کیا امر ہی کہ سحر فراموش ہی یہ فکر کرنے لگا خواجہ نے اوسکی طرف دیکہکر کہا کہ کیا کھڑا ہوا دیکہتا
ہی گولہ مارین تیرے سحر کو دیکہون کہ تو کیسا ساحر ہی وہ اسی فکر مین تہا کہ یہ کیا سبب ہی
کہ مجہکو سحر فراموش ہی یہ اسی تردد مین تہا کہ اسکو خیال آیا کہ میرے پاس لوح طلسم جو ہی
اس سبب سے سحر مجہکو فراموش ہی یہ سوچکر اسنے قصد کیا کہ لوح وغیرہ کو رکہدون
پہر سحر کرون تاکہ سحر تو یاد آئے یہ تجویز کرکے لوح کے رکہنے کے قصد سے جہکا ادہر
خواجہ نے خیال کیا کہ اگر اسنے لوح مین وغیرہ رکہدین تو پہر بڑا غضب ہوگا اسکو سحر یاد
آجائیگا اسوقت اسکے ہاتہہ سے بچنا دشوار ہوگا یہی موقع ہی اسکے مار لینے کا یہ سوچکر

جیسے وہ لوحین رکھنے کو جھکا خواجہ نے چمک کر تیغہ رسید کیا اور آواز دی کہ ہوشیار ہو جا تھا
تیغ ہی تیغ سے سر پر آ پہونچی وہ جھکا ہوا تو تھا ہی جب تک وہ یہ صدا سنکے سنبھلے سنبھلے کہ ادھر سے
پیچھے پڑا یا علی مدد کہکر خواجہ نے جو تیغہ مارا تیغہ بیاض گردن پر پڑا کیونکہ اوسکا سر خم تھا مثل
خیار تر تیغہ نے اوسکے سر کو قلم کیا سر اوسکا دور جا کر گرا اودھر سر گرا ادھر اوسکا جسم زمین
پر گرا خواجہ نے جست کر کے لوح کو تکلے میں ڈالا اور جسقدر اثاثہ اور اسباب و اسلحہ جا بجا پھیلا
تھا اوس مقام پر تھا سبکو جال مار کر زنبیل کر لیا اور اوس صندوق کے ادھر تو ان سب
اشیا پر خواجہ نے قبضہ کیا ادھر بو نظیر کے مرنے کی علامت بلند ہوئی آواز گیر و دار آنے لگی
بہیرہ شل ہوا سنسنانے لگے تاریکی ہو گئی زمین کو زلزلہ ہوا جابجا سے زمین شق ہونے لگی سیاہ
آندھی اوٹھی برف باری سنگ باری ہونے لگی تمام جہان تاریک ہو گیا ایسا تلاطم مچ گیا قیامت
برپا ہو گئی بہیر جادو جو ادھر سے اہل مجمع کو صدا دیکر چلا تھا اور وہ سب لوگ لینا لینا کہکر اودھر سے
ہاتھ سحر ہاتھوں میں لیکر چلے تھے اونھوں نے جو یہ آفت اور تلاطم برپا دیکھا آگ برستے
ہوئے دیکھی شعلے نکلتے ہوئے حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہے کون ساحر مارا گیا کہ جسکے مرنے کی
یہ علامت پیدا ہوئی بہیر جادو نے جو یہ سانحہ دیکھا اسکا کلیجہ دھک سے ہو گیا اور اسکو صداقت
یقین ہو گیا کہ بو نظیر جادو کو عمرو نے قتل کر ڈالا دھاڑ مار کر ہائے بھائی کہکر چلا جب یہ وہان
پر آکر پہونچا وہ سب تاریکی وغیرہ اور تلاطم برطرف ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من بو نظیر جادو بود یہ
صدا جو آئی اتنو بہیر جادو کی کمر ٹوٹ گئی ہائے برادر بجان برابر کہکر کمر پکڑ لی اور بہ آواز بلند
رونے لگا اور اوسی مقام پر کھڑا ہو کر یہ بین کرنے لگا کہ ای بو نظیر تم ہمکو مار گئے ہماری کمر توڑ
گئے ای بھائی کدھر آؤن کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے بالکل بصارت جاتی رہی تم تو میرے قوت بازو
و زینت پہلو تھے تمہارے سبب سے میری کمر مضبوط تھی مین نے تمکو مثل فرزندون کے
پرورش کیا تھا مجکو تم سے بڑا سہارا تھا مین جانتا تھا کہ تم بعد میرے میری لاش کو اوٹھاؤ
میرا کریہ کرم کروگے مین تمہارے سامنے مرونگا میرا مردہ روشن ہوگا میری لاش کے ہمراہ سر
کھولے ہوئے روتے ہوئے ہائے بھائی وای بھائی کہتے ہوئے چلو گے کیونکہ میرے کوئی اولاد
نہین ہے مین تمکو اپنا فرزند جانتا تھا اسی سبب سے تمکو پرورش کیا تھا فن سحر مین طاق

قصور آقا وہ کیا پوچھی کہ دانی نہ ہو سکے ہالی ... کو دام اجل کے اسیر ہو گئے صیاد اجل نے تمھارے
طائر روح کو قفس جسم سے نکال کر پھینک دیا کر چھوڑ دیا پھر تم کیا غضب کیے جاتے ہو کہ مجھکو
اکیلا چھوڑ کر چلے گئے ہو یہ جادو ... ابھی آتا ہوں ابھی آتے قدم نہ بڑھانا بشیر جادو تو یہ ہی
کہہ رہا تھا وہ جو لوگ اوس مقام پر ... تماشا دیکھ رہے تھے اور بشیر جادو کے کہنے سے
خواجہ کی طرف لیا اپنا لشکر چلے تھے اونھوں نے جو بو قلیہر جادو کے مرنے کی صدا سنی اور
بشیر جادو کو بین کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ سامنے بو قلیہر کی لاش پڑی ہوئی ہے اور
الگ بشیر جادو بین کرتا ہے عمرو عیار بہ لباس ... کھڑا ہوا ہے جو جواہرات وہ پہنے ہوئے تھا اوسکو
اوتار رہا ہے وہ سب کے سب قریب بشیر جادو کے پہونچکر کھڑے ہو کر بشیر جادو کو سمجھانے
لگے بشیر جادو جو ہوشیار ہوا پس اسنے قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرے اون لوگوں نے
ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ خداوند یہ کیا آپکے دل میں آیا ہے پہلے اپنے بھائی کے قاتل کو قتل
کر لیجیے پھر جو آپکے دل میں آئے وہ کیجیئے گا آپ کیا غضب کرتے ہیں دشمن خوش ہونگے
اونکی مراد پوری ہوگی پھر جب آپ نہ ہونگے وہ باطمینان تمام طلسم کو اور اس دربار کو ویران
کر دینگے اپنے بھائی کے خون کے عوض میں عمرو کو قتل فرمایئے وہ آپکے پاس قید
ہے ... جلاد کو حکم فرمایئے کہ وہ سر کاٹ ڈالے اور آپ عمرو عیار کو پکڑ لیجیے وہ سامنے
کھڑا ہوا بوقلیہر جادو کا جواہرات اوتار رہا ہے ہم بھی سحر کرتے ہیں اور آپ بھی سحر کرکے اسیر کیجیے
یہ جو سب نے کہا اور سمجھایا بشیر جادو کو خیال آیا کہ سچ کہتے ہیں پس بشیر جادو نے رقت کو
ضبط کرکے اور آنسو پاک کرکے کہا کہ ای بھائی بوقلیہر میں نے تمکو خداوند سامری کے سپرد
کیا خیر تم جاؤ ہم بھی آتے ہیں اب ہم بغیر تمھارے زندہ نہ رہینگے مگر تمھارے قاتلوں کو قتل کرکے
اور تمھارے خون کا عوض لیکے اپنی جان دینگے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بشیر جادو نے
کہکر رومال سے آنسو پاک کیے اور اون لوگوں سے کہا کہ چلو اس نا عیار کو اسیر کرو
جب لے شہزادے ... حکم دیا تھا کہ سب اہل مجمع ایک مرتبہ ترنج و نارنج و ناریل و گولہ
فولادی ... لیکر عیار پر پھینکے خواجہ نے اور سب جواہرات اوتار لیا اب خواجہ
چاہتے ہیں کہ چل کر یہ لباس ... وغیرہ صاحبقران کے گلے میں ڈالدوں خواجہ جو پلٹے تو

اونھون نے دیکھا کہ ایک مجمع کثیر جم غفیر ترنج و نارنج ہاتھون مین لیئے ہوئے سحر کرتے ہوئے
چلے آتے ہین آگے آگے شیر جادو ہے یہ دیکھکر خواجہ نے بھی تیغ سنبھالا اور چہرہ بدل کر تیار
کھڑے ہوئے اور پکارے کہ اے کفاران پر دغا اے ساحران بے حیا ادھر آنا تو ذرا سمجھ بوجھکر
آنا یہان اژدہا سے دہان منہ کھولے ہوئے بیٹھا ہے نہنگ اجل منہ کھولے ہوئے ہے اگر
یہان آؤ گے سب کے سب لقمۂ نہنگ اجل ہو گے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اس سبب سے
اور بے خوف ہو کر مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوئے تھے کہ اونکو یقین ہو گیا تھا کہ میرے پاس لوح
موجود ہے سحر اوسپر اثر نہ کریگا بلا خوف ہوکر مقابلہ کر رہے تھے القصہ یہان سے کہ اسی طور سے
لڑتے بھڑتے قریب صاحبقران کے پہونچے اور رہا کرو راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اسی
خیال سے چہرہ بدلے ہوئے کھڑے تھے مقابلہ پر آمادہ صاحبقران زیر دار بیٹھے ہوئے
تھے جلاد کھڑا ہوا انتظار حکم کا منتظر تھا صاحبقران بیٹھے ہوئے ملاحظہ فرما رہے تھے اور
خواجہ کی سب کارروائیاں دیکھکر آنکی تعریف فرما رہے تھے اور شکر ادا کر رہے
تھے خداوند کریم کا اور خیال فرما رہے تھے کہ ضرور کوئی نہ کوئی صورت رہائی کی ہو گی اسقدر
تو ہوا کہ اتنے عرصہ تک تو جان بچی اگر خواجہ نہ آجاتے تو ابتک فاتحہ ہو جاتا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ابھی زندگی ہے ورنہ شیر جادو تو جلاد کو حکم قتل دے چکا تھا وقیقہ قول کر کے اور
چہرہ بدل کر چلا آتا تھا کہ خواجہ نے آکر بچا لی اور مجھکو قتل سے بچایا یہ سب فضل خدا تھا
اگر خداے کریم کو میرا قتل منظور ہوتا تو خواجہ کا کیا مقدور تھا کہ وہ یہان تک پہونچ سکتے
اور عیاری کر سکتے یہ سب اوسکی مہربانی اور پرورش ہے وہ اپنے بندہ کا ہر وقت محافظ
اور نگہبان ہے صاحبقران تو حمد الہی ورد زبان فرما رہے تھے اودھر ایک مرتبہ شیر جادو
لینا لینا کہکر خواجہ عمرو پر حملہ آور ہوا اور خواجہ پر ہر طرف سے ترنج و نارنج وغیرہ کی بوچھار
ہونے لگی جو نارنج یا ترنج یا شعلۂ سحر خواجہ کے قریب آتا تھا وہ برطرف ہو جاتا تھا خواجہ
پر بالکل اثر نہ کرتا تھا خواجہ پر جو چارون طرف سے سب نے حملہ کیا پس خواجہ نے
بھی یا یزدان پاک کہکر اور تیغ کو علم کر کے اونپر حملہ کیا اتھو تلوار چلنے لگی خواجہ کی یہ
حالت تھی کہ کسی کی پشت پر پہونچے تیغ مارا کام تمام کیا جب دو تین گرے انکا حسنت کر کے

الگ ہو گئے دوسرے کے لپٹ کر خنجر مارا اوسکا شکم چاک ہو گیا قصہ پاک کیا سکا سر قلم کیا
سپہسالار شاہ اوڑا دیا اسی طور سے خواجہ لڑتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے چلے جاتے
تھے نیمر جادو پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ اے سالاران و رشید بشیر جلد اسپر ہمارا کو اسیر
کرو گو تم لوگ فن جنگ سے ماہر نہیں ہو مگر ایک شخص کا اسیر کرنا کوئی امر مشکل نہیں
ہے چاروں طرف سے گھیر کر پکڑ لو جانے دو میں بھی سحر کرتا ہوں گو بلطف کے مرنے
کے سبب سے میرے حواس درست نہیں ہیں مگر دشمن کو اوسکے اسیر کرنا بہ ضرور ہے
راوی بیان کرتا ہے کہ جسقدر مجمع تھا سب سمٹ کر اس مقام پر آگیا تھا اور خواجہ پر سحر کر رہا
تھا خواجہ او نکو قتل کر رہے تھے میدان خونی میں سوائے حمزہ صاحبقران و جلاد کے
دوسرا شخص نہ تھا کئی مرتبہ صاحبقران نے قصد فرمایا کہ قید کو توڑ کر عمرو کی کمک کریں مگر
جسم میں قوت نہ باقی رہ گئی تھی کیونکہ نیمر جادو نے سحر کر کے صاحبقران کو بالکل بے حس
و حرکت کر دیا تھا ہاتھ پاؤں میں طاقت نہ تھی یہاں خواجہ مجمع میں گھرے ہوئے
لڑ رہے تھے اور قتل کر رہے تھے خواجہ پر چاروں طرف سے سحر ہو رہے تھے سیکڑوں
کے گچھے رالی و سرسوں کے واسطے مار رہے تھے کوئی بد معاش ماش کے دالوں کی
بوچھار کر رہا تھا کوئی آگ برسا رہا تھا کوئی سنگ و ڈل پیغم گزار رہا تھا مگر جو سحر اور جو آسیب
سحر خواجہ کے قریب پہونچتا تھا بر طرف ہو جاتا تھا بسبب برکت لوح کے خواجہ برابر قتل
کر رہے تھے ہر مرتبہ نعرہ کرتے تھے کہ شاہزادہ دلاور بیٹے اول اول لڑتے ہیں حمزہ دیکھو یوں
مقابلہ کرتے ہیں اور یوں اکیلے لڑتے ہیں ہزاروں میں گھر کر یوں جنگ کرتے ہیں یہ نعرے
کرتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ لڑنا کیا جانیں یہ لوگ
ناواقف تھے اپنی آفت چپ میں تھی کہ لڑنا پڑا تھا یہ لوگ تو تماشہ دیکھنے کو آئے تھے صاحبقران
کے قتل ہونے کا یہاں آکر اس آفت میں مبتلا ہوئے اگر نیمر جادو کا حکم نہ مانتے تو خرابی
ہوتی مانا تو جان پر بنی القصہ حکم دیا کہ مرگ مفاجات لڑ رہے تھے سحر کر رہے تھے
سر پر ایک سیاہ ابر اوٹھا اور اس ابر سے نقارہ کی صدا آرہی تھی وہ ابر اس
مقام پر آکر پھٹا نیمر جادو اور سپاہ ... صاحبقران و خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر

زیر دست ایک اژدر آتش فشاں پر سوار عقب میں اوسکے لشکر بیشمار چلا آتا ہی پریزادین
ہوسکے ابر سحر سے پانی برساتے ہوئے باہم شعبدہ بازی دکھاتے ہوئے چلے آتے ہیں کوئی ہنس
پر سوار کوئی بط سحر پر کوئی قرقرے پہ کوئی باز پہ کوئی اژدر سحر پہ کوئی طاؤس سحر پہ سوار
کوئی تخت سحر اوڑاتا ہوا شعلہ چمکاتا ہوا آگ برساتا ہوا نشان لشکر کھلے جوکے برابر شعبدہ بازی
کرتے ہوئے چلے آتے ہیں گلون میں مار و عقرب لپٹے ہوئے جھولیاں کاندھوں پر پڑی ہوئین
قشقہ کھینچے ہوئے صندور چندن لگائے ہوئے بھبوت ملے ہوئے مونٹھین باندھے ہوئے
خواجہ نے دیکھا کہ سخت پیچ لا آگے آگے تھا قد اوسکا یہ معلوم ہوتا تھا کہ قالب انسان میں دیو ہی
سینہ اوسکا چبوترہ سا تھا اوسکے برگد کے ڈالے سر اوسکا پچی گڑھی سا برج رنگ سیاہ
مثل قیر کے آنکھیں ایسے کانون سے شعلہ نکلتے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہ ساحر زیر دست
سپہ سالار اوسکا ہو تو جیلہ بی نظیر جادو کتاب سامری میں دیکھکر چلا تھا اور حکم دیا تھا سپہ سالار
کو لشکر لیکر آتا ہو جب حکم بی نظیر جادو سے کل لشکر لیکر ہوکے قریب پچاس ہزار ساحران غدار سکے تھے چلا
تھا اسوقت آکر پہونچا اوس ساحر نے یہاں پہونچ کر جو نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک دبلا پتلا آدمی
چمک چمک کر لڑ رہا ہی اور برابر اون لوگون کو قتل کر رہا ہی جو کہ اوسپر سحر کرتے ہیں بی نظیر جادو ہمارا
بادشاہ ایک سمت کھڑا ہوا ہی اور اوسکے برابر لاش بی نظیر جادو کی پڑی ہوئی ہی سر تن پر
نثار ہوکر چبوترہ پر ریگ کے زیر دامن ... جیتران قید سلاسل میں مسلسل ... بیٹھے
ہوئے ہیں جلاد تیغ ہاتھون میں لیے ہوئے کھڑا ہی یہ سانحہ دیکھکر وہ ساحر یعنی سپہ سالار اپنے لشکر
کو ہوا پر قیام کرنے کا حکم دیکر خود زمین پر آیا مگر حیران کہ یہ کیا واقعہ ہی بی نظیر جادو کو کس نے
قتل کیا اور یہ کون لڑ رہا ہی اور طلسم کشا اسوقت تک کیون نہین قتل کیا گیا یہ جلاد کیون تیغ لیے
ہوئے کھڑا ہوا ہی اور ساحران درمیانہ ایک ایک کر کے اوس دبلے پتلے شخص پر جو کہ عجیب الخلقت
انسان ہی سحر کرتے ہیں مگر اوس پر اثر نہین کرتا ہی وہ جب جست کرتا ہی دو ایک کو ہلاک کرکے
صاف نکلا ہوا چلا جاتا ہی اوسطرف کہ صدر طلسم کشا زیر دار بیٹھا ہوا ہی اسفند حیران ہوا
تھا کہ اسنے خواجہ کو نہ پہچانا کہ یہ عمر عیار ہی کیونکہ میں اکثر مقام پر لکھ چکا ہون کہ ساحرون کے
صفحہ دل پر خواجہ کی تصویر کھینچی ہوئی ہی اگر سوتے میں بھی دیکھین تو پہچان لین نہ کہ ابھی

الخ یہ ہیں جبکہ خواجہ اصلی صورت پہ ہوں اور لڑ رہے ہوں اور اسکو نہ پہچاننے کا سبب یہ تھا
کہ یہ جو اسپر ہو گیا تھا جو اس سجانہ تھے یہ سانحہ دیکھکر آخر کار بہنر جادو کے پاس آیا اور نگاہ
جو کی تو بہنر جادو کو بھی بے حواس پایا چہرہ اوسکا زرد تھا بہت پریشان حال چہرہ پہ گرد ملال
منتشر اسکو اس اداس کھڑا ہوا ہے ادھر ادھر دیکھ رہا ہے یہ رنگ دیکھکر اسنے پہلے کچھ نہ
دریافت کیا جھک کر سلام کیا راوی بیان کرتا ہے کہ بہنر جادو ایسا پریشان تھا کہ اسنے
نہ پہچانا اسنے جو سلام کیا اب بہنر جادو نے بغور دیکھا یہ خیال کر کے کہ یہ کون ہے جو ایسی
حالت میں سلام کرتا ہے اب جو غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ یہ میرا سپہ سالار ہے جواب سلام
دیا اس ساحر نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مزاج مبارک کیسا ہے یہ کیا حال ہے کس سے مقابلہ ہو رہا ہے
ابھی تک آپ نے طلسم کشا کو کس غرض سے نہیں قتل فرمایا ہے آپکے سامنے جو لشکر کو کسنے
قتل کیا یہ دیکھا جو کہ لڑ رہا ہے اور جسپر اثر نہیں کرتا ہے یہ کون ہے بہنر جادو نے ایک آہ سرد
دل پر درد سے بھر کر کہا کہ او بھائی کیا بیان کروں کس آفت میں مبتلا ہوں میں طلسم کشا کو اسیر
کر سکے نئی آفت میں مبتلا ہوا کاش میں اسیر نہ کرتا اگر اسیر کیا تھا تو شنگال کے پاس
روانہ کرتا قتل کا بند وبست نہ کرتا اگر میں یہ جانتا کہ اس آفت و بلا میں پھنسونگا اور یہ بلا
مجھپر نازل ہوگی کہ میرا بھائی مجھسے جدا ہوگا اور یوں میری آنکھوں کے سامنے پڑا
ہوا ہوگا اور میں دیکھ رہا ہونگا میرے سامنے ایک غیر ساحر میری رعایا کو قتل کریگا
اور میں اوسکا کچھ نہ بنا سکونگا اگر میں یہ سب واقعہ جانتا تو کبھی قتل کرنے کا قصد نہ کرتا اے
بھائی نہ تو اوسکو قتل کر سکا نہ اپنے بھائی کو بچا سکا نئی آفت میں گرفتار ہوا ہوں کہ کیا
کروں کیا نہ کروں اوسنے کہا کہ صاف طور سے بیان فرمائیے میں بھی تو کچھ سمجھوں اور
آگاہ ہوں تب بہنر جادو نے صاحبقران کو یہاں لیکر آنا اور سب اہل دربند کا بر سر
تماشہ آنا اپنا حکم قتل دینا جلاد کا تیسرا حکم پا کر تیغ لیکر جانا تھا کہ ایک ہاتھ لگا کے کہ سر
اوڑ جائے کہ ایکبار غیب آنی بہنر جادو نے خواجہ کا آنا اور اپنے کو فرشتہ قدرت ظاہر
کرنا اور حمزہ وغیرہ کو سمجھا کے خیمہ میں آنا اور گفتگو کرنا اپنا اور اس سے اقرار کرنا شرابخواری
کے لیے کہنا اپنا اور اسکے کہنے پر عمل کرنا جو بدار کو واسطے لینے شراب کے طرف دربند کے

روانہ کرتا اس عرصہ میں بی نظیر جادو کا آنا اور ظاہر کرنا کہ یہ عمرو عیار ہی فرشتہ قدرت نہین
ہی انکو استغفہ دھوکا دیا ہی اور یہ فریب کرتا ہی صرف حمزہ کو رہا کرنے آیا ہی جلد اسکو اسیر کر لیجیے
خلاصہ یہ کہ شیر جادو نے کل حال بیان کیا یعنی حال قتل بی نظیر جادو اور اپنا عاجز ہو کر اہل دربند
کو حکم دینا کہ اس عیار کو پکڑ لو اور قتل کر ڈالو جانے نہ دو یہ سب ہو جب حکم سب اہل دربند
اوس عیار پہ سحر کرنے لگے اور اس قصد سے اوسکو آکر گھیر لیا کہ پکڑ لین مگر نہ تو اوسپہ
سحر اثر کرتا ہی نہ وہ کسی کے ہاتھ آتا ہی بلکہ اہل دربند کو برابر قتل کر رہا ہی اوسکے ہاتھ سے
کسیکو مفر نہین ملتا ہی عجب آفت کا پرکالہ ہی جدھر جا پڑا اوسی طرف ستھراؤ کر دیا ای بھائی
وہی عیار لڑ رہا ہی یہ دبلا پتلا وہی عیار ہی کیا تم بھول گئے تم نے پہچانا نہین ای بھائی نہین
حمزہ کو قتل کر سکتا ہون نہ اس عیار کو پکڑ سکتا ہون کیا کرون اوسنے ہاتھ اٹھا کر عرض کیا کہ غلام
کو حکم ہو یہ غلام اوسکو چارون طرف سے گھیر کر پکڑ لے کیونکہ میرے ہمراہ لشکر آیا ہی
جب آپکے بھائی صاحب ادھر آنے لگے تھے تو مجکو اور سب سردارون کو حکم دیکر آئے
تھے کہ لشکر لیکر آنا کیونکہ مجکو سحر سے ظاہر ہوتا ہی کہ اوس مقام پہ بہت کشت و خون ہوگا
اور لشکر سے مقابلہ ہوگا پس اس غرض سے تم سب کا آنا بھی مناسب ہی مین بموجب انکے
حکم کے پچاس ہزار ساحرون کو لیکر چلا تھا اور چند سردارون کو یہان آکر جو چھپ چھپا کر
دیکھا اس معرکے کو دیکھکر میرے ہوش جاتے رہے مین نے خیال کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی
ذرا چل کر دریافت کرون آپکے لشکر کو اوسی مقام پر ٹھہرا کر آپکی خدمت مین حاضر
ہوا مجکو کیا حکم ہوتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ جب شیر جادو نے کل حال بیان کیا اور اوسکے
سپہ سالار نے اپنے آنے کا حال بیان کیا اب شیر جادو نے جواب دیا کہ جب
مین نے دیکھا کہ یہ مجکو قتل کر سکے طلسم کشا کو رہا کر لیگا مین نے اہل دربند کو حکم دیا
کہ پکڑ لو پس وہ بیچارے لڑ رہے ہین میرے حکم کے سبب سے اپنی جانین دے رہے
ہین لہذا تم جا کر لشکر کو حکم دو کہ اہل لشکر گھیر کر پکڑ لین اون سے کہنا کہ تمھارے بادشاہ
کا حکم ہی کہ اس عیار کو پکڑ لو اور اہل دربند سے پکار کر کہہ دو کہ اب تم لوگ کنارے ہو جاؤ ہم
اسکو پکڑ لین گے تم اسکو اسیر کر لو تو پھر مین حمزہ کو قتل کرون اور حکم قتل دون جب تک

نہ قتل ہوگا یا اسیر نہ ہوگا اوس وقت تک حمزہ کا قتل ہونا دشوار اور محال ہے اوسنے عرض کیا کہ
آپ اطمینان رکھیے مین اسکو پکڑے لیتا ہون اوس ادنی عیار کا پکڑنا کیا دشوار ہے جبکہ یہ
غیر ساحر ہے بغیر جادو اوسنے کہا کہ اچھا جاؤ اسیر کر کے لاؤ جب تک تم اسیر کر کے لاؤ مین اپنے
حواس درست کرتا ہون سپہ سالار نے عرض کیا کہ بہت خوب پس وہ سلام کر کے اور
اپنے تخت کو اوڑا کر لشکر مین آیا سرداروں سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ بادشاہ کا
یہ حکم ہے اونھون نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین اونکے حکم کے بجا لانے کے لیے پس
سپہ سالار نے سردارون کو اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ زمین پر چلو اور خواجہ عمرو کو اسیر
کرلو یا سحر کر کے پکڑ لو یہ حکم دینا تھا کہ وہ کل لشکر بموجب اپنے سردارون کے حکم کے
زمین پر آیا اور اون سب نے چارون طرف سے خواجہ کو گھیر لیا اور اون لوگون سے کہا
جو کہ لڑ رہے تھے یعنی ساکنان دربند سے کہ تم ہٹ جاؤ ہم اسیر کیے لیتے ہین تم بیکار اپنے کو
ہلاک نہ کرو یہ جو پکار کر کہا سب ساحران دربند نے اس امر کو سنکر غنیمت جانا اور اپنی اپنی
جان بچا کر بھاگے خواجہ خاموش کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین کہ وہ جو لشکر آیا تھا اوسنے
چارون طرف سے مجکو گھیر لیا ہے اور وہ لوگ جو کہ لڑ رہے تھے وہ سب بھاگے جاتے ہین
خواجہ نے دل مین کہا کہ اونھون نے اگر چارون طرف سے گھیر لیا ہے تو کیا پروا ہے یہ میرا
کیا کر لین گے سحر میرے اوپر بسبب لوح کے اثر نہ کرے گا رہا یہ امر کہ گھیر کر یا مار کر یا ہم ملکر
اسیر کر لین تو اسکی بھی تدبیر میرے پاس ہے کہ مین گلیم اوڑھ لون گا سب کی نگاہون
سے غائب ہو جاؤن گا ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا کر کے اوسی طور سے اپنے مقام پر کھڑے
رہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سب اہل دربند الگ ہو گئے اور ایک مقام پر اوسی صحرا مین جا کر
کھڑے ہوئے برائے تماشہ اور اس خیال سے کہ دیکھین کیونکر یہ لوگ عمرو عیار کو اسیر کرتے ہین یہ
تجویز کر کے سب کھڑے ہوئے اور اسی طرف دیکھنے لگے اودھر جب سب اہل لشکر نے دیکھا کہ
اہل دربند جو کہ لڑ رہے تھے اور عمرو عیار پر سحر کر رہے تھے وہ بموجب ہمارے کہنے کے الگ جا کر
کھڑے ہوئے اب اکیلا عمرو کھڑا ہوا ہے مگر ذرا بھی دل اوسکی پیشانی پر نہین ہے نہ کچھ خوف ہے پس سب
اہل لشکر نے بموجب اشارہ اپنے سردارون کے خواجہ پر چارون طرف سے سحر کیا خواجہ پر ہر

طرف سے سحر کی بوچھار ہونے لگی ترنج و نارنج چھوٹنے لگے گولہ فولاد کے سوئیان
سے کچھ شعلہ آگ کے بھڑک بھڑک کر خواجہ کے قریب آنے لگے مگر برکت اسماے الٰہی سے جو کہ
لوح پر کندہ تھے کوئی سحر خواجہ پر اثر نہ کرتا تھا جو سحر قریب آتا تھا برطرف ہو جاتا تھا وہ کل اہل
لشکر سحر کر کے تھک گئے جب خواجہ کے اوپر کسی سحر نے اثر نہ کیا اور خواجہ اوسی طور سے
سلامت اپنے مقام پر موجود رہے انتو یہ حیران ہو کے اپنے سردار سے بیان کیا کہ
ہم سحر کر کے پریشان ہو گئے مگر اوسکے اوپر سحر اثر نہین کرتا ہے کیسے کیسے ہم نے اپنے
کمال کے سحر کئے ہین مگر ایک نے بھی اثر نہ کیا سبب عمرو کے قریب ہو چکے برطرف ہو گئے
اور ہٹ گئے اب کیا حکم ہوتا ہے سپہ سالار و دیگر سردارون نے کہا کہ اگر سحر اثر نہین کرتا ہے
تو نہ کرے تم پچاس ہزار ہو وہ ایک شخص ہے اگر مٹھی مٹھی بھر خاک بھی اوٹھا کر ڈالو گے
تو تپہ جائیگا سب ایک مرتبہ بلکار اور یورش کر کے پکڑلو کمندین مارکر یہ جو حکم دیا پس وہ
کل اہل لشکر ایکبار اپنا اپنا لیا کہکر یہ کہتے ہوئے کہ یہ عیار جانے نہ پائے پکڑلو طرف
عمرو کے چلے راوی بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ خواجہ نے یہ تدبیر کیون
نکی کہ گلیم اوڑھکر اون سبکی نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کر کے قریب صاحبقران
کے پہونچ جاتے اور لوح وغیرہ حوالہ صاحبقران کے کر دیتے صاحبقران رہا ہوکر ان
سب سے مقابلہ کرتے اور لڑتے اور سبکو قتل کرتے اور ان سب سے اپنے کو اور خواجہ
کو بچاتے یہ امر ضرور تھا مگر خواجہ نے دل مین خیال کیا تھا کہ اول تو حمزہ اس امر کو گوارا نہ کریگا
کہ مین اوسکو پوشیدہ طور سے رہا کرون دوسرے خواجہ کا خود دل اس امر کو گوارا نہ کرتا تھا
کہ مین ایسے پوشیدہ ہوکر حمزہ کے قریب جاؤن جبکہ لوح میرے پاس موجود ہے جو کہ دافع سحر
ہے تیسرے یہ خیال خواجہ کے دل مین پیدا ہوا تھا کہ ان لوگون کو اور نیز حمزہ کو اپنی شجاعت
کی اور طاقت کی حالت دکھا دون اور آج اس صورت سے لڑون تاکہ حمزہ پہلوان سب پر
مہر جنگ ظاہر ہون اور یہ نہ خیال کیا جاے کہ مین صرف عیار ہون بلکہ یہ بھی ظاہر ہو کہ مین
فنون جنگ سے بھی ماہر ہون ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا کر کے خواجہ مقابلہ پر آمادہ
ہوئے تھے پس جب وہ سب کے سب لینا لینا کہکر اور کمندین و تلوارین و خنجر لیکر خواجہ

حملہ اور ہوئے چارون طرف سے خواجہ نیمچہ لیئے ہوئے پہلے سے بقصد مقابلہ کھڑے ہوئے تھے اونکو
سبکو جو آتے ہوئے دیکھا بس خواجہ بھی نیمچہ لیکر اور جست کرکے اونپر آپڑے اور لڑنے لگے جسکے ہاتھ رسید
کیا اوسکا کام تمام کیا کسیکا سر اوڑ گیا کسیکا شانہ ٹوٹا ہوا کسیکا شکم چاک قصہ پاک کوئی مثل
بسمل کے اودھر تڑپنے لگا کوئی ادھر ایک ہی مرتبہ مین پچاس ساحرون کو خواجہ نے مجروح و قتل
کیا خواجہ کی یہ حالت تھی کہ جست کی کسی کے سر پر پہونچے اوسنے قصد کیا کہ پاؤن پکڑلون اوسنے
ہاتھ بڑھایا کہ پاؤن پکڑون یہ خنجر مارکر اوسکو فی النار کیے دوسرے کے کندھے پر تھے وہ حیران ہوکر
ادھر اودھر دیکھنے لگا کہ یہ بار کیسا میری پشت پر ہے وہ تو یہ دیکھ رہا تھا کہ دوسرے نے پکارکر کہا
کہ او بھائی تمھاری پشت پر عمرو سوار ہے پکڑلو وہ جو آگاہ ہوا اوسنے قصد پکڑنے کا کیا خواجہ
نے نیمچہ مارکر اوسکا ہاتھ ملک الموت کے ہاتھ مین دیا اور یہ کہدیا کہ یہ تابینا ہے اور راہ جہنم
آگاہ نہین ہے ذرا اسکو دوزخ مین پہونچا دو اوسکو قتل کرکے تیسرے کو زمین پر آتے آتے ہلاک کیا
کبھی لوٹ لگائی اوسمین دس دس پانچ پانچ کے پاؤن قلم کردیے وہ لوٹنے لگے اور تڑپنے
لگے پس خواجہ اسی طور سے لڑتے ہوئے اور قتل کرتے ہوئے اپنے کو بچاتے ہوئے اوسی طرف چلے
جاتے ہین کہ جدھر صاحبقران مریدار بیٹھے ہوئے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ جست کرکے
بلند ہوتے ہین صاحبقران سے چار آنکھین کرکے کہتے ہین کہ اے حمزہ دیکھو لون اکیلے لڑتے ہین اور
یون کفار کو قتل کرتے ہین آج تو نے شاہزادہ ولایت اول کی جنگ و پیکار کی حالت دیکھی تو تجھے
خیال کرتا ہوگا کہ صرف عیاری جانتا ہے فنون جنگ سے ماہر نہین ہے آج میری حالت تیرے اوپر
ظاہر ہوئی ہوگی دیکھو بہادر تنہا ہزارون سے اس طور سے لڑتے ہین اور اپنی بات کرجاتے ہین
صفت یہ ہے کہ سحر بھی اثر نہین کرتا ہے اور دیکھو کس استقلال کے ساتھ لڑ رہا ہون میرے چہرہ پر ذرا بھی
گرد ملال نہین ہے مجکو بالکل ہراس نہین ہے تم دیکھ لینا کہ ان سبکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا
یہ سب میرے صید ہین اور میرا شکار ہین جاتے کہان ہین خوب غور سے دیکھو شاہزادہ ولایت اول
کی جنگ و پیکار کی حالت کو آج تک کوئی اس جوانمردی اور بہادری سے نہ لڑا ہوگا جس طور سے مین
لڑ رہا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ یہ خواجہ کہتے تھے اور زمین پر آکر حملہ کرتے تھے اور اون سبکو
قتل کرتے تھے جب خواجہ زمین پر آتے تھے ہزارون کشتہ خواجہ پر پڑتی تھین خواجہ اون

گنبدوں کے حلقوں سے یوں نکل جاتے تھے جیسے سنگ سے شرارہ اور عینک سے نگاہ صاف
نکل جاتے تھے کئی مرتبہ حلقو نکو قلم کرکے نکلگئے ایسے طور سے کہ وہ سب کے سب حیران ہوکر رہجاتے تھے
پس خواجہ اسی طور سے قتل کرتے اور لڑتے بہت و خنجر کرتے چلے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ خواجہ بہت
قریب اوس چبوترے کے پہونچگئے کہ جسپر حضرت صاحبقران ستفید بیٹھے ہوئے تھے زیر دار ہزاروں ساحر
لڑ رہے تھے اور گرفتاری کی فکر میں تھے ہزاروں خواجہ پر سحر کر رہے تھے جب ہنبر جادو نے دیکھا
کہ خواجہ قریب حضرت پہونچ گئے اسنے ساحروں سے کہا کہ ایسا سحر کرو کہ دیوار حائل ہو جائے خواجہ حضرت
کے قریب نہ پہونچ سکیں ساحروں نے سحر کیا کہ ایک دیوار حائل ہوئی درمیان خواجہ و صاحبقران
کے خواجہ نے لوہے کا عکس اوسپر ڈالا وہ دیوار برطرف ہوگئی صاحبقران نے خواجہ کو دیکھا خواجہ
نے صاحبقران کو جو ساحر خواجہ پر سحر کرتے تھے وہ خواجہ کے قریب آکر دفع ہو جاتا تھا ہنبر جادو
نے سپہ سالار سے کہا کہ جلاد کو حکم فرمائیے کہ وہ قریب حضرت کھڑا ہوا ہے ایک ہاتھ تیغہ کا رسید کرکے
کہ سر اوڑ جائے کام تمام ہو جائے یہ قصہ ہی پاک ہو پھر عمرو کسکے لیے لڑیگا اور کسکے لیے مقابلہ کریگا
جب حضرت ہی نہ ہونگے تو پھر کیا کریگا لشکر یہ جو سپہ سالار نے رائے دی ہنبر جادو کے بھی خیال میں
آگیا اوسنے اوسی وقت پکار کر کہا کہ او جلاد کیا کھڑا ہوا دیکھ رہا ہے ایک ہاتھ توہن رسید کرتا کہ
کہ حضرت کا کام تمام ہو جائے دیکھ عمرو قریب آگیا ہے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ آکر رہا کر لیجائے جو ہنبر جادو
نے پکار کر کہا جلاد نے جواب دیا کہ میں بدون حکم سپہ سالار کے کس طور سے قتل کرتا اب حکم ملا ہے قتل
کرتا ہوں یہ کہکر پینترہ بدل کر چلا تیغہ تولتا ہوا خواجہ نے بھی یہ صدا ہنبر کی سنی اور جلاد کی اب جو
دیکھا تو جلاد کو دیکھا کہ پینترہ بدلتا ہوا تیغہ کے ہاتھ نکالتا ہوا صاحبقران کی طرف جاتا ہے پس
خواجہ بیقرار ہوگئے اور تڑپ گئے جلدی سے جست کی اوس مقام پر اوترے کہ جہاں پہنچے کم
تھا اور جلدی سے گوپن عیاری نکالی اوسمیں سوا پانچ سیر کا پتھر رکھا اور چرخ دیکر تاک کر جلاد
کے مارا وہ پتھر اوسکے سینہ پر پڑا کہ وہ جلاد پشت کے بل گرا اوسکا کام تمام ہوا غل ہوا کہ جلاد
کو عمرو نے قتل کیا پتھر مار کر جدھر خواجہ تھے پھر اوس طرف وہ ساحر آپڑے اور خواجہ کی گرفتاری
کی فکر کرنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران بیٹھے ہوئے زیر دار عمرو کے فتح و ظفر کی دعا فرما
رہے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ اے خالق جن و بشر و اے مالک بحر و بر و اے حاکم برگ و ثمر تو سبکا

خالق ہے اور مالک ہے اور سبکا پیدا کرنیوالا ہے تیرا نام یا فتاح ہے تیرے قبضۂ قدرت مین فتح
و شکست ہے تو خواجہ کو ان سب پر ظفر دے یہ بیچارے اپنی جان لڑائے ہوئے لڑ رہے ہین یہ بیچارے
لیے اسقدر کوشش کر رہے ہین تو انکو ظفر دے کافرون پہ تیری راہ مین یہ جہاد کر رہے ہین یہان صاحبقران
دعا کر رہے تھے کہ جلاد تیغ لیکر چلا تھا اسوقت صاحبقران نے جو جلاد کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا
دل مین کہا کہ اب موت قریب آگئی اتنی دیر کے لیے زندگی تھی دنیا کی ہوا کھانا اسقدر مین تھا کہاں اب
یہ جلاد آتے ہی ہاتھ تیغ کا ماریگا سر اوڑ جائیگا جو مشیت اوسکی کیا چارہ ہے اوسکی مصلحت مین بندہ
ہر طرح سے مجبور و ناچار ہے میری زندگی اسقدر تھی صاحبقران یہ دل سے باتین کر رہے تھے کہ جلاد
مر گرا صاحبقران نے جو اوسکو مردہ پایا شکر خدا بجالائے پلٹ کر جو دیکھا تو خواجہ بہ تیغ
کشادہ کا پایا مگر یہ دیکھا کہ خواجہ قریب تر پہونچ گئے ہین صاحبقران کو یقین تو اسیوقت ہو گیا
تھا کہ اس جلاد کو خواجہ نے قتل کیا ہے اونھین کی کارروائی ہے کہ اونھون نے پتھر مار کر قتل
کیا صاحبقران کا چہرہ فرط خوشی سے سرخ ہو گیا گو اسیر تھے مگر خواجہ کی اس دلیری و چالاکی
سے ایسے خوش ہوئے اور ایسی مسرت حاصل ہوئی کہ اسیری کی تکلیف بھول گئے اور دل
مین کہا کہ ای خداوند کریم تو خواجہ کو ہر آفت و بلا سے محفوظ رکھنا صاحبقران تو ادھر دعا
کر رہے تھے ادھر خواجہ لڑ رہے تھے کہ بہیر جادو نے جب جلاد کو کشتہ پایا اور اسکو معلوم ہوا
بلکہ اسنے خود دیکھا کہ خواجہ نے جلاد کو پتھر مار کر ہلاک کیا اسنے پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر یا بدولت
تم یہ تدبیر کرو کہ کچھ لوگ عمرو پہ سحر کرو اور کچھ عمرو سے لڑو اسکو ادھر پھنساؤ اور کچھ سحر کرکے حمزہ کو
قتل کرو سوا اسکے اس تدبیر کے حمزہ قتل نہوگا راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو حکم بہیر نے دیا بہت سے
ساحر تو خواجہ پہ سحر کرنے لگے اور بہت سے سنان و تیر و تلوار لیکر خواجہ پہ حملہ آور ہوئے
اور بہت سے ساحر علیحدہ ہو گئے اس قصد سے کہ صاحبقران پہ سحر کرکے صاحبقران کو ہلاک کرین
خواجہ نے بہیر جادو کا یہ کہنا سن لیا تھا بس یہ طریقہ جو خواجہ نے دیکھا دل مین کہا کہ ای عمرو یہ اس
حرامزادہ نے بڑی تدبیر اہل لشکر کو بتائی ہے اگر ان سب نے اوسکے کہنے پر عمل کیا ادھر مجکو ساحرون
نے گھیر لیا اور کسی طرف مشغول ہوا دوسرون نے حمزہ پہ سحر کیا حمزہ تو بالکل بے تاب و بے بس ہین
اول تو قید ہین دوسرے اونکے پاس کوئی ایسی شے نہین ہے جو دفع سحر ہو ضرور اونپہ سحر اثر کریگا اور وہ ہلاک ہو جائینگے

کشت ستیری بیکار ہوگی اس سے بہتر یہ ہے اور اصلاح وقت یہ ہے کہ جس طرح سے ہو اپنے کو حمزہ تک پہونچا کر لوح
یہ لوح وغیرہ اسکے گلے میں ڈالا اب عرصہ کرنے کا وقت نہیں ہے یہ دل میں خیال کرکے خواجہ نے
مصمم قصد کر لیا اسپ تیز پیچھے پڑ گئے اُنپر حملہ کیا ایک ہی حملہ میں چار پانچ کو گرا کے جست کر کے اُس بھیڑ کے
باہر آئے اور جست کر کے پچھلے ساحروں کی طرف چلے یہ پیچھے پیچھے گر گئے چار کو ہلاک کیا جو جست
کی بیطور سے جست وخیز کرتے ہوئے قریب صاحبقران پہونچ گئے وہ جو ساحر صاحبقران پر سحر کرنے
کے قصد سے الگ ہوئے تھے پاس ہی استعمال کے تھے قصد تھا کہ اسم سحر پڑھکر دم کر کر
پولارنج وترنج حمزہ پر ماریں کہ جس سے حمزہ ہلاک ہو لیکن اُنھوں نے جو یہ حالت اور یہ چالاکی خواجہ کی
دیکھی سب حیران ہوکر رہ گئے سحر بھی کرنا فراموش کر گئے سب حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ اس
غضب کا انسان آ پہونچا ہے یہ کودکر سحر وہم کر کے نکل گیا اور حمزہ کے قریب پہونچ گیا اور
منیر جادو نے جو خواجہ کو قریب حمزہ صاحبقران دیکھا حواس جاتے رہے اہل لشکر سے پکار کر کہا
کہ کیا کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہو جلدی حمزہ پر سحر کرو اتنا جلدی سحر کرو کہ عمرو و حمزہ کے گلے میں لوح
نہ ڈالنے پائے کہ تمھارا سحر ہو جائے اور حمزہ ہلاک ہو جائے اگر حمزہ کے پاس لوح پہونچ گئی تو پھر
اُسپر سحر اثر نہ کریگا دوسرے پھر حمزہ کے ہاتھ سے ایک بھی زندہ نہ بچیگا میں بھی سحر کرتا ہوں اور
اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم بھی سحر کرو راوی بیان کرتا ہے یہ حکم دینا تھا منیر جادو کا کہ تمام لشکر نے ایک
مرتبہ صاحبقران پر سحر کیا خود منیر جادو و اُسکے کل سرداروں نے مع سپہ سالار کے جو ساحر کہ خواجہ
پر سحر کر رہے تھے اور خواجہ کی گرفتاری کی فکر میں تھے وہ بھی یہ حکم سنکر خواجہ کی طرف سے روگردان
ہوئے صاحبقران پر سحر کرنے کو آمادہ ہوئے چونکہ اب زمانہ صاحبقران کی رہائی کا آگیا اور
منیر جادو کی مع لشکر کے قضا آگئی تھی اس ورہند کا بھی اسلام آباد ہونا کاتب ازل لکھ چکا تھا
کیونکر ایسا نہ ہوتا سب ساحر جو صاحبقران کی طرف متوجہ ہوئے اور سب نے ایک مرتبہ سحر جو
کرنے کا قصد کیا خواجہ نے جو اسقدر مہلت پائی اب جو جست کرتے ہیں صاحبقران کے پاس
پہونچ گئے اُدھر ساحروں نے سحر کیا سب کا سحر ایک مرتبہ صاحبقران کی طرف چلا کسی نے
نارنج اسم سحر دم کر کے صاحبقران پر مارا کسی نے ترنج کسی نے نارنگی کسی نے سوئیوں کا گچھا
کسی نے کالے تل کسی نے سرسوں کسی نے رائی کسی نے فولادی گولہ کسی نے پھولوں کا گلدستہ

کسی نے آگ برسائی کسی نے پتھر برسائے کسی نے دریا پیدا کیا کسی نے اژدر کسی نے شیر ببر کسی نے
پلنگ کسی نے عقرب کسی نے مار سیاہ کسی نے برق چمکا کر گرائی کسی نے تلواروں کا مینھ برسایا کسی
نے تیروں کا کسی نے خنجروں کا مہتر جادو نے ایک گنبد آتشین سحر سے بنا کر صاحبقران پر گرایا اسی
طرح سے ہر ساحر نے جدا جدا سحر اپنے طریقہ کا کیا یہ سحر کا مجمع جو صاحبقران کی طرف چلا خواجہ نے
جو دیکھا کہ سب نے ایک مرتبہ صاحبقران پر سحر کیا خواجہ نے خیال کیا کہ جب تک ان ساحروں کا
سحر قریب آئے تم جلدی سے لوح تمرد کے گلے میں ڈالدو بس خواجہ نے جلدی سے اپنے گلے سے
اتار کر پہنے تو اسکا عکس ان ساحروں کے سحر پر ڈالدیا جو اشیاء سحر قریب پہونچ گئیں تھیں وہ عکس
لوح کے سبب سے دفع ہوگئیں بس خواجہ نے جلدی سے وہ لوح صاحبقران کے گلے میں ڈالدی
لوح کا گلے میں آنا تھا کہ جو قید سحر صاحبقران کے جسم پر تھی سب دفع ہوگئی جسم میں طاقت آگئی
ہاتھ پاؤں کھل گئے وہ بیحسی و حرکتی جاتی رہی سب قابو میں آگئے سوا اسکے قید اصلی کے دوسرے
قید جسم پر باقی نہ رہی خواجہ نے لوح گلے میں ڈالکر کہا کہ یا صاحبقران جلد اٹھیے اور عکس لوح کا ان
ساحروں کے سحر پر ڈالیے تاکہ انکا سحر برطرف ہو دیکھیے وہ نارنج و ترنج و گولہ فولادی سحر کے چلے آتے
ہیں یا ور آگ کی بجلی چلی آتی ہے دیکھیے وہ مہتر جادو نے سحر کیا ہے وہ اسکے سحر کا گولہ چلا آتا ہے اب میں نہیں
جانتا ہوں اپنی حفاظت فرمایئے دیکھیے ساحروں کا نرغہ آپ پر ہوتا ہے اب میں تو جاتا ہوں اہل
لشکر کو خبر کرنے آپ اسکے حملوں کو روکیے میں نے اپنی جان پر کھیل کر اور اپنے کو ہزاروں بلاؤں
میں مبتلا کرکے یہ لوح اور آثار صاحبقرانی حاصل کیا ہے اب نہ جانے پائے ذرا ہوشیاری کے
ساتھ کام کیجیے گا اب آپ جانیے اور آپ کا کام بندہ پر جو فرض تھا اسکو ادا کیا اب آپ کو
اپنے فعل کا اختیار ہے میں آگاہ کیے دیتا ہوں صاحبقران نے جو یہ سنا اور اپنے گلے میں لوح کو
پایا اور قید سحر کو جسم سے دور پایا بس خاکہ زور میں آکر جو زور کیا سب قید کو مثل تار عنکبوت کے
توڑ کر پھینک دیا اور ایک مرتبہ کھڑے ہو گئے یہ جو ساحروں نے واقعہ دیکھا شور و غل ہوا کہ
قیدی نے قید کو توڑ ڈالا اور اپنے کو رہا کرلیا اسکا عیار بھی اسکے پاس پہونچ گیا اسنے لوح
اسکے گلے میں ڈالدی ہے جب صاحبقران نے قید کو اپنے جسم پر سے برطرف کیا خواجہ نے
جلدی جلدی نکالکر سب اثاثہ صاحبقرانی مع آلہ وغیرہ کے صاحبقران کو دیا صاحبقران نے

اُسی مقام پر جلدی جلدی اپنے کو آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا چونکہ یہ سب ساحر دور سے سحر کر رہے
تھے خواجہ و صاحبقران اس امر سے بالکل بے خوف تھے کہ سحر اثر کرے گا کیونکہ صاحبقران کے
پاس لوح آگئی تھی بس باطمینان تمام اپنے کو صاحبقران نے آراستہ و پیراستہ کیا اور لوح کا عکس
جو ڈالا جسقدر ساحروں نے سحر کیا تھا سب دفع ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ چونکہ منیر جادو زندہ
ہے اس سبب سے ابھی صاحبقران کو اسم اعظم تو فراموش ہے باقی اب کوئی اثر سحر کا صاحبقران
پر باقی نہیں ہے نہ اب صاحبقران پر بسبب لوحوں کے سحر اثر کرے گا ادھر تو صاحبقران
آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہوئے اُدھر ساحروں نے جو یہ واقعہ دیکھا اور منیر جادو
نے کہ خواجہ نے حمزہ کو رہا کر لیا اور لوحیں سکے میں ڈال دیں اور سب آلات حرب و ضرب سے حمزہ
آراستہ ہو گیا اب اس کا قصد ہے کہ ہم پر حملہ کرے منیر جادو نے پکار کر کہا کہ اہل لشکر کو ہم سب کی
غفلت اور نادانی سے عمرو نے اپنے آقا کو رہا کر لیا اور سب اسباب ہم کو دھوکا دے کر لیجا کے حمزہ
کے حوالے کر دیا چونکہ ہم نے عیاری کر کے حاصل کیا تھا خیر یہ تو جو کچھ ہوا سو ہوا اب حمزہ اور یہ
عیار یہاں سے زندہ نہ جانے پائے ہیں، میں فکر کرتا ہوں اور روکتا ہوں اس امر سے بےخوف رہو حمزہ
کو اسم اعظم فراموش ہے جب تک حمزہ کو اسم اعظم یاد نہ آئے گا اُس وقت تک حمزہ بیکار ہے بس سب
ملکر یار لو یہ حکم جو سُنا وہ پچاس ہزار ساحر مع سرداروں کے ایک مرتبہ سحر کرتے ہوئے طرف صاحبقران کے
چلے ایک طرف سے منیر جادو سحر کرنے لگا بس صاحبقران نے بھی لوح کا عکس ڈالنا شروع کیا
اور عقرب سلیمانی کو علم کر کے ساحروں پر حملہ کیا اور قتل کرنا شروع کیا ایک تلاطم پڑ گیا راوی بیان
کرتا ہے کہ خواجہ برابر صاحبقران کے پیچھے پیچھے ہوتے تھے جو ساحر پشت پر صاحبقران کے آتا تھا
اسکو نیمچے سے قتل کرتے تھے صاحبقران نے تہلکہ ڈالدیا تھا ایک ہاہی پڑ گئی ہر طرف سے اسم ہائے
سحر کی صدا آرہی تھی کوئی کالی کلکتہ والی کو پکار رہا تھا کوئی لونا چماری کو کوئی یا سامری یا جمشید کہکر سحر
کرتا کوئی فلفل کے دانہ مار رہا تھا کوئی سرسوں کے دانہ کوئی رائی کے دانہ کوئی کالے ماش مگر کوئی سحر
صاحبقران پر اثر نہ کرتا تھا صاحبقران برابر شمشیرزنی کر رہے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ
نے صاحبقران کو رہا کیا اور صاحبقران جنگ میں مصروف ہوئے اب خواجہ کو اطمینان ہوا اچھا [illegible]
و رستہ ہوئے اب جو خواجہ نے دیکھا تو صاحبقران کو چہار طرف سے گھرا ہوا پایا اب خواجہ نے خیال

کیا کہ صاحبقران تو رہا ہو گئے ہیں لشکر کو چل کر خبر کرنا چاہیے تاکہ وہ لوگ آکر صاحبقران کی کمک کریں
اکیلے صاحبقران کہاں تک مقابلہ کرینگے کیونکہ کفار ہزاروں ہیں اور صاحبقران اکیلے ہیں اب کوئی
مقام خوف نہیں ہے حمزہ پر کوئی اب قابض نہیں ہو سکتا ہے نہ کسی کا سحر اثر کریگا جب تک لوح
موجود ہے بس میں جاکر اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کروں پھر خیال میں آیا کہ ایسا نہو کوئی حمزہ کو
فریب دے کر لوح وغیرہ پھر چھین لے تو بڑی خرابی ہو جاتا مناسب نہیں ہے پھر کیونکر اہل لشکر کو آگاہ
کروں یہ دل سے باتیں کرکے خواجہ فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کروں کیونکر اہل لشکر کو آگاہ کروں کہ اُسی
حالت میں خواجہ کو خیال آیا کہ خواجہ تم اسوقت ایسے بدحواس ہو گئے ہو کہ تم کو بالکل یاد نہیں
ہے اور نہ یاد تھا تم اُن سرداروں سے وعدہ کرکے آئے تھے جو کہ تمھارے ہمراہ صاحبقران کی تلاش میں
نکلے تھے اور اُنکو زیر کوہ بٹھا آئے ہو یہ کہکر کہ میں صاحبقران کی تلاش میں جاتا ہوں اگر مجھکو صاحبقران
مل گئے اور بہ راحت و آرام ہوئے تو خیر ورنہ اگر کسی آفت میں مبتلا پاؤنگا تو میں دہرے میں پکار کر کہونگا
کہ اے مددگاران حمزہ جلد آؤ حمزہ کی کمک کرو اور حمزہ کو اس آفت سے بچاؤ وہ لوگ سب بیٹھے ہوئے
ہونگے اُنکو خبر کرو تم ایسے بھولے کہ اتنی محنت گوارا کی اتنے عرصہ تک کفاروں سے لڑا کیے اُنکو خبر نہ
کی اگر اُنکو خبر کرتے تو وہ آکر کمک کرتے اتنی دقت نہ ہوتی اب تک تو لڑائی کا خاتمہ ہو جاتا وہ لوگ آکر
لڑائی کو روکتے اور خوب ساحروں سے مقابلہ ہوتا خوب شعبدہ بازی اور سحرسازی ہوتی تم ایسے
بدحواس ہوئے کہ بھول گئے کچھ خیال نہ رہا اب یاد آیا تو بہت جلد یاد آیا اب بذریعہ دہرہ کے اُنکو خبر کرو
اور طلب کرو یہ سوچ کر خواجہ یا تو صاحبقران کے ہمراہ لڑ رہے تھے یا ایک مرتبہ جست کرکے
ساحروں کو قتل کرتے ہوئے چلے اور اُس مجمع سے باہر آئے اور میدان میں آکر دہرہ زنبیل سے نکالا
اُسکو منہ سے لگا کر آواز دی کہ اے سرداران و دلیران و اے مجاہدان مشہور شعار بیائید اینجا کہ از حمزہ و اہل کفار
جنگ عظیم واقع است بسیار زود خود را بانجا رسانید این وہ ہنگام کمک است و این ساعت آقائے
شما در مجمع اہل وغا گرفتار است یہ جو خواجہ نے دہرہ میں کہا راوی بیان کرتا ہے کہ اُس دہرہ کی صدا جو تیس
کوس تک جاتی ہے سردار کوئی دو تین کوس پر بیٹھے ہوئے تھے گوش بر آواز تھے جیسے ہی یہ صدا اُن سب کے
کان میں پہونچی اور اُنھوں نے سُنی اور وہی سب الفاظ سُنے جو کہ خواجہ اُنسے کہہ گئے تھے یہ معلوم ہوا کہ
کوئی کان میں کہہ رہا ہے کہ سرداروں کمک کو چلو صاحبقران کی یہاں صاحبقران نرغۂ کفار میں مبتلا ہیں

یہ سُننا تھا اُن سرداروں کا کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی ہون کچھ تم نے سُنا خواجہ نے جو کہا تھا وہی کیا
معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقام پر عمرو صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اور کفار سے لڑ رہے ہین چلو کمک کرو یہ
وقت مدد کا ہے یہ جو سرداروں نے کہا بس اُسیوقت سب مستعد ہو گئے اور آمادہ چلنے پر ہوئے بس
جو ساحر تھے اُنھوں نے تخت تیار کیے اور غیر ساحروں کو تخت پر بٹھا کے اُس مہرہ کی صدا پر چلے
کیونکہ اُنھوں نے خوب غور کر کے خیال کر لیا تھا کہ یہ صدا کدھر سے آئی ہے معلوم ہو گیا تھا اُسی طرف کو
چلے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے وہان صاحبقران ساحروں سے لڑ رہے ہین منیر جادو واسکے اہل لشکر
صاحبقران پر سحر کر رہے ہین صاحبقران بذریعہ لوح کے سحر کو دفع کر جاتے ہین اور کافروں کو قتل کرتے جاتے
ہین خواجہ عمرو نے ایک مرتبہ مہرہ مین پکار کر جو کہا تمام صحرا گونج گیا جنگل ہل گیا طائر آواز صور اسرافیل
خیال کر کے آشیانوں سے اُڑ کر بھاگے ساحران منیر جادو کے حواس جاتے رہے کہ یہ صدا کہان سے آئی ایسی
ہیبت صدا تھی کہ سب کانپ اُٹھے حیران ہو ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے بعض تو سحر فراموش کر گئے کہ پھر خواجہ
نے اُسی طور سے مہرہ مین پکار کر کہا اور سرداروں کو براے کمک طلب کیا تین مرتبہ جب خواجہ سرداروں کو
براے کمک طلب کر چکے تو خواجہ کو یقین ہو گیا کہ سرداروں کو خبر ہو گئی ہو گی بس وہان سے خواجہ پھر اُسی مقام پر
آئے کہ جہان صاحبقران عالیشان کافروں سے مقابلہ کر رہے تھے اور ساحروں سے لڑ رہے تھے خواجہ گلیم اوڑھ کے
صاحبقران کی پشت پر آکر پہونچے یہان آکر گلیم اُتاری اور لڑنے لگے راوی یہان صاحبقران کو مصروف
جنگ و پیکار کفار نابکار مین چھوڑتا ہے اور کچھ حال اُن سرداروں کا تحریر کیا جاتا ہے جو کہ بعد جانے خواجہ کے
لشکر کو لینے گئے تھے اس خیال سے کہ لشکر کو لا کر اس مقام پر مقیم کرتے جب خواجہ کی صدا آئی تو مع لشکر کے
روانہ ہوئے بس یہ سردار راہ طے کر کے لشکر مین آکر پہونچے اہل لشکر اور اُن سرداروں نے دریافت کیا جو کہ
یہان رہ گئے تھے کہ صاحبقران کا پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ کیون نہین شکار پر سے لشکر مین تشریف لائے کیا
سبب ہوا اُن سرداروں نے بیان کیا کہ کیا بیان کرین کہ صاحبقران کہان ہین ہم کو پتہ نہین ملا خواجہ
عمرو تلاش کو گئے ہین اور ہم سے کہہ گئے ہین بس ہم خبر کرنے آئے ہین جب یہ واقعہ حکیم اسقلینوس حکیم
شیاطین و وزیر سلیمان و اعظم جادو و سوسن جادو وغیرہما سے بازار آور نے سُنا اُسیوقت سب نے اچھے
لشکر کو حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور زیر کوہ چلکر قیام کرے تمام اور سردار مقیم ہین ایسا نہو کہ اس عرصہ مین خواجہ کو
صاحبقران کا نشان مل جائے اور خواجہ براے کمک طلب کرین تو پھر کیونکر وہان پہونچین گے اور کیونکر

ملک کو بیٹھے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ اسی مقام پر چل کر قیام کرین یہ تجویز باہم صلاح ہوئی اور لشکر کو
تیاری کا حکم دیا اسیوقت لشکر تیار ہونے لگا خیمہ ساحرون مین کمر بندی ہونے لگی ساحرا پنا اسباب
سامان درست کرنے لگے خیمے بار ہونے لگے خلاصہ یہ کہ تھوڑے عرصہ مین سب لشکر ساحرون و
خیمہ ساحرون کا تیار ہوگیا جو کہ قریب سات آٹھ لاکھ کے تھا ساحر تخت ہائے سحر و طائران سحر و اژدر
سحر پر سوار ہوئے سیماسے بلند آواز تخت پر سوار ہوا سردار گرد تخت کے ہوئے کوس سفری پر چوب
پڑی کرنا سے سحر کو دم ملا آواز چیل بلند ہوئی نشان لشکر کھل گئے ہوا سے پھر پرے اڑنے لگے باجے بجنے
لگے آگے آگے تخت پر بادشاہ سوار عقب مین لشکر بیشمار سب سردار لیکر روانہ ہوئے اس کوہ کی
طرف یہ لشکر راہ مین تھا کہ ایک صدا آئی کہ اے مددگاران حمزہ بہت جلد ہمارے کمک کو آؤ حمزہ سے اور
کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے حمزہ یکہ و تنہا ہین اُن سردارون نے جنکو خواجہ عمرو نے اس صدا
سے آگاہ کیا تھا اور کہا تھا کہ مین اسی طور سے تم کو پکارونگا بس تم ہمارے کمک کو آنا
لشکر لیکر اُن سردارون نے جو سُنا سیما سے بلند آواز سے عرض کیا کہ اب اُس کوہ کی طرف نہ
چلیے بلکہ جدھر ہم چلین اُسی طرف چلیے کیونکہ خواجہ طلب فرما رہے ہین اس سمت سے
صدا آرہی ہے کہ ہمارے کمک کو آؤ حمزہ سے مقابلہ ہو رہا ہے ہم نے صدا کو پہچان لیا بادشاہ
نے کہا کہ کس طرف سے صدا آتی ہے کہا کہ شمال کی طرف سے سیما سے بلند آواز نے
کہا کہ یہ سمت تو دربند منیر کی ہے اُنھون نے عرض کیا کہ پھر اسی طرف تشریف لے
چلیے راوی بیان کرتا ہے کہ سیما سے بلند آواز نے کوہ کی طرف کا راستہ ترک کیا اور دربند
منیر کی طرف چلے سردارون سے کہا کہ تم لشکر کو لیکر آؤ مین جاتا ہون یہ کہکر پرواز
پیدا کر کے اُڑ کر چلا اس کے جانے کے بعد اسکا فرزند خورشید شیر سوار وزرا و وجیہ و دختر
یکے بعد دیگرے پر پرواز پیدا کر کے سردارون کو لشکر کے ہمراہ آنے کا حکم دے کے روانہ
ہوئے اسی طور سے اعظم جادو و سوسن جادو بھی اپنے اپنے سردارون کو تاکید کر کے روانہ
ہوگئے ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہے ناظرین سے عرض کیا جاتا ہے کہ دیکھیے یہ لوگ کب پہنچتے
ہین اور کیا کام کرتے ہین اب مین وہان کا حال تحریر کرتا ہون کہ جہان مقابلہ ہو رہا ہے
اور صاحبقران یکہ و تنہا مع خواجہ عمرو کے کفار سے لڑ رہے ہین راوی نازک

خیال خدمت ناظرین والا تمکین میں عرض کرتا ہے کہ بیان سنتا ہے نابکار صاحبقران کا ہمسر کر رہے ہیں
صاحبقران اونکا سحر رفع فرماتے جاتے ہیں اور لڑتے بھی جاتے ہیں اور قتل کرتے جاتے ہیں
مصروف جنگ ہیں منیر جادو دور سے کھڑا ہوا لشکر کو نصیحت کر رہا ہے کہ یہ دو شخص ہیں اور
تم ہزاروں ہو اور گرفتار نہیں کر سکتے ہو وہ تم سب کو قتل کر رہے ہیں ارے بھائیوں نرغہ کرکے پکڑ لو
جانے نہ دو یا اسیر کر لو یا قتل کرو راوی کہتا ہے کہ جب منیر جادو یہ کہتا تھا اہل لشکر بھی خیال کرتے
تھے کہ بادشاہ سچ تو کہتا ہے ہم ساحر بھی ہیں اور پچاس ہزار ہیں یہ دو ہیں اور غیر ساحر ہیں ہم
اسکو اسیر نہیں کر سکتے ہیں واقعی بڑی بدنامی کی بات ہے جو سنیگا کیا کہیگا ہمارا کیا نام
ہوگا اگر طلسم شکست ہو اور اونکا عیار یہاں سے زندہ و سلامت تم سب کو قتل کر کے نکل گیا پانچ ہزار
لڑا دو دو آدمیوں کا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہے یہ باہم باتیں کرکے اسیر کرنے چلے اور بعض
خنجر و تلوار و سنان و نیزہ لیکر چلے کہ گھیر کر ماریں چاروں سمت سے صاحبقران پہ حملہ کیا ایک
سمت سے ساحروں نے سحر کیا ایک سمت سے غیر ساحروں نے نیزہ و شمشیر سے حملہ کیا صاحبقران
سحر کو بھی دفع فرماتے تھے اور انکے حربوں کو بھی رد کرتے تھے اور انکو قتل کرتے تھے یہاں
تلاطم مچا ہوا تھا کہ صحرا کی طرف سے گرد بلند ہوئی اور دامن گرد اسی مقام پہ آکر ختم
ہوا ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تھا اور آفتاب بھی زیر گرد میں
پوشیدہ ہو گیا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ وہ ابر گرد اس جنگل میں آکر شق ہوا اور دامن گرد سے
نشان کے پھریرے سیاہ رنگ کے نظر آئے لاکھوں لشکر کی علامت پیدا ہوئی کہ جس سے پتا چلتا تھا
کہ ایک لاکھ سپاہ ہے ہر ایک نشان کے پھریرے پر تعریف سامری و جمشید و خداوند لقا کی تحریر تھی
منیر جادو نے کہا کہ لشکر دن سے اور نشانہا سے لشکر سے ثابت ہوا کہ یہ لشکر اپنا ہے یعنی ہم لوگوں کا لشکر ہو
طائران سحر کی طرف اشارہ کیا کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے اور کدہر سے آیا ہے اور انکا افسر کون ہے اور وہ
کس لئے یہاں آیا ہے طائران سحر یہ اشارہ پاکر طرف اوس لشکر کے روانہ ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ
جب منیر جادو کا لشکر آیا تھا تو سب سامان سواری و جلوس سواری بھی ہمراہ لشکر تھا تخت بھی ہمراہ
تھا یعنی منیر جادو تخت پہ سوار ہوا تھا سردار اوسکو گھیرے ہوئے تھے سب سامان شان و شوکت
مہیا ہو گیا تھا کیونکہ یہ تو صرف ایک کوتوال کو لیکر آیا تھا اس قصد سے کہ حمزہ کو قتل کر کے تحریر کا لشکر

طرف طلسم کے چلا جاؤنگا سامان سواری کی کیا ضرورت ہے یہان یہ واقعہ گذرا پس کل سامان کیا
اب یہ بادشاہ بنا ہوا ایک سمت کو سرداروں کے جھرمٹ مین کھڑا ہے اور اہل لشکر کو صاحبقران
و خواجہ کی گرفتاری یا قتل کرنے کی تاکید کر رہا ہے خود نہین مقابلہ کو جاتا ہے اگر جانے کا قصد بھی
کرتا ہے تو سردار مانع ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ کیون تکلیف کرین اہل لشکر اسیر کرینگے
سپہ سالار بھی اسکا ایک سمت کو اژدر سحر پر سوار کھڑا ہے یہان کا تو یہ رنگ ہے اور ادھر طاہر
بد سے خبر چلے ہین کہ وہ لشکر جو آگے پہونچا علمداران لشکر نے جو اس مقام پر جنگل مین سحر
ہوتے ہوئے دیکھے اور لشکر کو جمع دیکھا ایک طرف ٹھہر گئے اس خیال سے کہ معلوم ہو جائے
کہ یہ لشکر کیسا ہے اور کس سے مقابلہ ہو رہا ہے اور ادھر دور سے جو افسر لشکر و مالک سپاہ نے پہنچ
لشکر کے نشانون کو ایک طرف صحرا مین لہراتا پایا اور جنگل مین آگ کے شعلہ بلند ہوتے ہوئے دیکھے
ہرکارون سے کہا کہ خبر لاؤ کہ یہ شعلہ کیسے بلند ہو رہے ہین کیا کسی لشکر سے مقابلہ ہو رہا ہے
اور کیا یہ لشکر ساحرون کا ہے اور کسکا لشکر ہے اور کس سے جنگ ہو رہی ہے ہرکارے فورًا یہ حکم
پاکر روانہ ہوتے اور یہان آ کر خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کی طرف واپس گئے اور ادھر
طائران سحر اس لشکر کا حال دریافت کرکے شیر جادو کی خدمت مین آئے اور عرض کیا
کہ یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہے آپکے طلب کے سوا فتح الپکا نامہ جو اسفندیار صحرا نشین کو پہونچا
وہ فورًا مضمون نامہ سے آگاہ ہو کر ایک لاکھ سپاہ اپنے ہمراہ لیکر ادھر کو روانہ ہوا اسوقت
آکر پہونچا ہے اور اسکا لشکر ہے یہ خبر سنکے شیر جادو کا چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہو گیا سردارون
سے کہنے لگا کہ اب خوب مقابلہ ہو سکیگا کیونکہ یہ لوگ جو کہ میری کمک کو آئے ہین غیر ساحر ہین
فنون جنگ سے ماہر ہین ان سے خوب مقابلہ ہوگا کوئی نہ کوئی حمزہ کو پکڑ لیگا ہم لوگ
ساحر ہین ہم ساحرون سے مقابلہ کر سکتے ہین کیونکہ فنون جنگ سے ماہر نہین ہین اس
سبب سے قتل بھی ہوتے ہین اور کسی طرح دشمن اسیر نہین ہوتا ہے اب کوئی مقام خوف نہین
ہے یہ لوگ چارون طرف سے گھیر کر پکڑ لین گے کیونکہ یہ دو شخص ہین اور یہ ایک لاکھ کا لشکر
ہے یہان شیر جادو سردارون سے یہ باتین کر رہا تھا ادھر ہرکارون نے جا کر اسفندیار
کو خبر دی کہ یہ جو شعلہ بلند ہو رہے ہین صحرا مین لشکر شیر جادو حاکم در مند شیر ہے سے

اور حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے حمزہ صاحبقران کو شیر جادو نے فریب دیکر
پکڑ لیا تھا یہان قتل کرنے کو لایا اہل شہر واسطے تماشہ آئے تھے حمزہ کے عیار کو خبر ہو گئی
اوسنے آکر عیاری کی شیر جادو کے بھائی کو سحر سے معلوم ہوا کہ عمرو نے آکر عیاری کی ہے وہ
لشکر کو اس مقام پر آنے کا حکم دیکر خود یہان آیا اور شیر جادو کو عمرو کے حال سے آگاہ کیا
خلاصہ یہ کہ عمرو ظاہر ہوا عمرو نے برنظیر جادو کو قتل کیا اور کل اسباب پر جو کہ شیر جادو نے
حمزہ کے قبضہ سے لیا تھا قبضہ کر لیا اور خود لڑنے لگا چنانچہ لشکر اوس وقت تک نہین آیا تھا
باین سبب شیر جادو نے اہل دربند کو عمرو کے گرفتار کرنے کا حکم دیا ساکنان دربند نے
ہزار ہزار کوشش کی مگر عمرو کو اسیر نہ کر سکے بلکہ اہل دربند بھی ہلاک ہونے لگے اتنے عرصہ مین سپہ سالار
شیر جادو لشکر لیکر آگیا ساکنان دربند کی جان بچی وہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہوئے اہل لشکر کوشش
کرنے لگے الحاصل عمرو نے اون سب سے اپنے کو بچا کر حمزہ تک پہونچایا اور حمزہ کو رہا کیا
اب عمرو و حمزہ دونون لڑ رہے ہین اون دونون سے اور لشکر شیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہے
وہ دونون خادم و مخدوم لڑ رہے ہین اہل لشکر سحر کر رہے ہین یہ اہل لشکر کے شعلہ ہین وہ دیکھیے
سامنے تخت پر شیر جادو سوار ہے اور لشکر کو جنگ ہتیار کی ترغیب دے رہا ہے اور لشکر
اوسکے حکم کی پابندی کر رہا ہے اور حمزہ و عمرو سے لڑ رہا ہے مگر سنا جاتا ہے کہ اون دونون پر سحر
اثر نہین کرتا ہے چونکہ لشکر شیر سحر سے واقف ہے فنون جنگ سے واقف نہین ہے جو اوس
طور سے لڑے اور مقابلہ کرے پس قتل ہو رہے ہین اگر ساحرون سے مقابلہ ہو تو یہ لوگ
لڑین وہ انپر سحر کرین یہ اونپر سحر کرین انھون نے سحر کیا حمزہ پر سحر نے اثر نہ کیا اوسنے تلوار
کا ہاتھ رسید کیا کہ اوسکا کام تمام ہو گیا یہ سحر کرتے رہے وہان خاتمہ ہو گیا یہ جو اسفندیار
نے ہرکارون کے زبانی سنا اپنے اہل لشکر سے کہا کہ جلد چلو اور صف آرا ہو مین پاس
شیر جادو کے جاتا ہون اور اوس سے کہتا ہون کہ آپ اپنے لشکر کو حکم دیجیے کہ وہ الگ ہو جائے
مین حمزہ اور عمرو کو پکڑے لیتا ہون آپ اطمینان رکھیے اہل لشکر نے عرض کیا کہ جو آپکی
مرضی ہم تو آپکے تابع حکم ہین یہ سنکے اسفندیار صحرا نشین مرکب کو مہمیز کرکے سردارون کو
ہمراہ لیکر چلا صاحبقران و خواجہ نے ملاحظہ فرمایا کہ گرد بلند ہوئی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا

کہ خواجہ عمر کو لاؤ کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی خواجہ یہ سنتے ہی اوسی وقت تسلیم اوٹھ کر اوس لشکر سے
نکلے مگر صاحبقران سے کہنے لگے کہ ہوشیاری سے مقابلہ کیجیے گا میں ابھی خبر لیکر آتا ہوں خواجہ
تو یہ اسکی طرف گرد کے چلے تھے کہ وہ گرد پیش ہوئی خواجہ و شمیر جادو نے دیکھا کہ آگے آگے ایک پہلوان
زبردست کرگدن مست پر سوار گرد سرداران نامدار عقب میں لشکر بیشمار چلا آتا ہے عقب لشکر اثاثہ
بارگاہ وغیرہ ہے شمیر جادو نے تو پہچان لیا کہ یہ اسفندیار صحرا نشین ہے مگر خواجہ نے نہیں پہچانا خواجہ
لشکر میں گئے اور سب حال دریافت کر کے واپس آئے خدمت صاحبقران میں اور
عرض کیا کہ یہ اسفندیار صحرا نشین ہے ایک لاکھ سپاہ سے برائے کمک شمیر جادو بموجب طلب
شمیر جادو آیا ہے یہ آتے کرگدن پہ وہی سوار ہے شمیر جادو نے جو پہچانا اپنے سرداروں سے
کہا کہ جاؤ ہماری طرف سے اسفندیار کو سلام کہنا اور کہنا کہ تمکو شمیر جادو نے طلب فرمایا ہے
اپنے پاس سردار ادھر سے چلے اودھر اسفندیار نے اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم
دیکر خود بخدمت شمیر جادو چلا راہ میں سرداروں سے ملا سرداروں نے شمیر جادو کا پیام
اسفندیار کو دیا اسفندیار ان سرداروں کے ہمراہ خدمت شمیر جادو میں آیا بعد صاحب
سلامت و مزاج پرسی کی اسفندیار نے شمیر جادو سے کہا کہ آپکا کیا حکم ہے آپ نے مجکو کس
مطلب سے طلب کیا ہے آپ نے میرے آنے کی راہ بھی نہ دیکھی اور جنگ آغاز کر دی شمیر جادو
نے سب واقعہ بیان کیا اوس وقت اسفندیار نے کہا کہ آپ اپنے لشکر کو منع فرمایئے کہ وہ مقابلہ
نکرے کیونکہ آپکے لوگ فنون جنگ سے ماہر نہیں ہیں جو اوس طور سے مقابلہ کریں اگر ساحروں
سے مقابلہ ہوتا تو یہ لشکر خوب لڑتا لہذا بیکار قتل کرانے سے کیا حاصل میں تو آگیا ہوں حمزہ
سے سمجھ لونگا اب آپ لوگ میرے جنگ کا تماشا ملاحظہ فرمائیں دیکھیے میں کیونکر حمزہ
کو اسیر کر لیتا ہوں شمیر جادو نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے میرے ہی اہل لشکر گرفتار کریں گے تم کیوں
زحمت کرو حمزہ اکیلا تو ہے ہاں اگر اوسکا لشکر ہوتا تو اوس وقت میں میں تم سے کہتا اور تمکو زحمت
دیتا ایک شخص کے لیے کیا زحمت دوں میں نے جو تمکو طلب کیا تھا تو یہ غرض تھی کہ حمزہ جو
اودھر آئیگا تو مع لشکر کے آئیگا تو ہم اور تم ملکر حمزہ سے مقابلہ کرینگے پر بہ اتفاق سے حمزہ اکیلا
آیا ہے میرے اہل لشکر کافی ہیں اسفندیار نے جواب دیا کہ میں نے اس خیال سے یہ امر نہیں عرض کیا

کہ آپ لڑ نہیں سکتے ہیں بلکہ اس خیال سے عرض کیا کہ آپ فنون سحر سے آگاہ ہیں فنون جنگ
سے واقف نہیں ہیں اور ہم فنون جنگ سے آگاہ ہوں پس حمزہ جو چوٹ کھائیگا اور خواہ قتل ہوگا
خواہ اسیر تو فوج جنگ آپکا سحر سے ہرگز ہرگز نہ خوف کھائیگا جب یہ اسفندیار نے کہا شیر جادو
کا دل ہی یہ قصد تھا مرفت دنیاداری کرتا تھا جواب دیا کہ اگر یہی تمہاری مرضی ہے تو خیر میں اپنے لشکر
کو منع کرتا ہوں تم حمزہ سے مقابلہ کرو اسفندیار نے کہا کہ میں لشکر کو جاتا ہوں اور حمزہ کو بہ آئے
مقابلہ طلب کرتا ہوں آپ مع لشکر کے ایک طرف کو صف آرا ہوں اور تماشہ ملاحظہ فرمائیں کہ
کیونکہ مقابلہ ہوتا ہے شیر نے یہ کلام اسفندیار کا سنکے قصد کیا تھا کہ لشکر کو منع کرے اور اسفندیار نے
کیا تھا کہ اپنے لشکر کو روانہ ہو کہ ناگاہ ایک سمت صحرا سے تق گرد بلند ہوا جس نے سپہر دوار کو مکدر کر دیا
اور زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور وہ گرد بہت تیز آرہی تھی خلاصہ یہ کہ وہ اس گرد نے صحرا میں آکر شگافتہ
ہوا دل گرد سے سو نشان ایک لاکھ لشکر کی علامت کے پیدا ہوئے جنکے پھریروں پر تصویر تھا سب
نگار سحر پر تھی اور سیاہ رنگ کے تھے اور مست طائران سحر پر اسے دریافت روانہ ہوئے
اور مست ہرکارے اور ہرکور روانہ ہوئے خواجہ بھی بموجب حکم صاحبقران روانہ ہوگئے لشکر
اسفندیار سے بھی ہرکارے گئے صاحبقران و خواجہ و شیر جادو: اسفندیار نے دیکھا کہ وہ
نشان لشکر ایک طرف آکر قایم ہوئے اور تکیہ بھی جابجا سواری آیا بعد جلوس سواری کے پشت
گرد سے پر ایک پہلوان قوی تن سوار پیلوتن ہیں سرداران نامدار پس پشت لشکر بیشمار اسفندیار
و شیر جادو نے پہچانا کہ یہ لاجورد دریا شگاف ہے اسفندیار نے شیر جادو سے کہا کہ کیا آپ نے
لاجورد دریا شگاف کو بھی براے کمک طلب کیا تھا شیر جادو نے کہا کہ ہاں طلب کیا تھا اسی
خیال سے کہ حمزہ کے ہمراہ لشکر کثیر ہوگا لشکر ساحران سے ہم لوگ مقابلہ کرینگے اور غیر ساحروں
کے لشکر سے تم لوگ اسفندیار نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ بھی آپکے طلب کیے ہوئے آئے ہیں شیر جادو
نے کہا کہ اسپر کیا منحصر ہے میں نے لاہور نیزہ باز و البرز کج کلاہ کو بھی طلب کیا ہے یقین ہے کہ وہ دونوں
بھی مع لشکر کے آتے ہونگے ادھر خواجہ نے جاکر سب حال دریافت کیا اور خدمت صاحبقران
میں آکر عرض کیا لاجورد دریا شگاف ایک لاکھ سپاہ سے براے کمک شیر جادو آیا ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ آیا ہے تو آنے دو ہمارا خدا مالک ہے خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران آپ اسکے سر قبل

مقابلہ فرمائیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جائے یہ امر غیر ممکن ہے کہ میں ان لوگوں کے سامنے
سے چلا جاؤں اب جو مرضی خدا کی ہو اوسکو منظور ہوگا اوسکی ذات پر تکیہ کرو اور دیکھو کہ پردۂ غیب
سے کیا ظاہر ہوتا ہے اور خداوند کریم کیا دکھاتا ہے اطمینان رکھو راوی بیان کرتا ہے کہ ادھر لاجورد کے ہرکارہ
نے لاجورد کو خبر کی کہ میدان میں لشکر شبیر جادو سے اور حمزہ سے مقابلہ ہو رہا ہے اور اسفندیار بھی لشکر
لیکر ہمراہ کمک آیا ہے اوسکا لشکر شمال کی طرف صف آرا ہے اور وہ خود شبیر کے پاس گیا ہے ملاقات کے
لیے اور اجازت لینے کے لیے لاجورد نے بھی اوس مقام پر پہونچکر ایک سمت اپنے لشکر کو صف آرائی کا
حکم دیا اور خود طرف شبیر جادو کے چلا اودھر اسران سحر نے لاجورد کے آنے کی خبر شبیر جادو
کو دی شبیر جادو لاجورد کو دیکھ چکا تھا اوسی طور سے سرداروں کو بھیجکر لاجورد کا بھی استقبال
کرایا لاجورد نے بھی آکر شبیر جادو کو سلام کیا مزاج پرسی کی طلب کرنے کا سبب دریافت
کیا اوسنے سب حال کہا اور کہا کہ اب تو اسفندیار نے اقرار کیا ہے کہ میں حمزہ کو اسیر کرتا ہوں آپ
اپنے لشکر کو منع فرمائیے کہ وہ حمزہ سے نہ لڑے لاجورد نے کہا کہ اے بھائی اسفندیار ہم اور تم شریک
ہو کر حمزہ سے مقابلہ کریں اسفندیار نے جواب دیا کہ حمزہ اکیلا ہے اکیلے سے میں اور تم شریک ہو کر مقابلہ کریں
اگر حمزہ کے ساتھ لشکر ہوتا تو کیا مضائقہ تھا لاجورد نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا اچھا یہ تو ہونا ضرور ہے
کہ دونوں لشکر ایک ہو جائیں اسفندیار نے کہا کہ کیا نقصان ہے یہ باتیں کرکے لاجورد و اسفندیار
نے قصد کیا تھا کہ اپنے اپنے لشکروں میں جائیں اور لشکر میں پہونچکر ایک ہو جائیں ایک ہی مقام پر خیمہ
وغیرہ برپا کریں کہ مشرق کی طرف سے گرد بلند ہوئی اور لاہور نیزہ باز بھی ایک لاکھ پچیس ہزار سپاہ
لیکے آکر پہونچا سب نے اوسکو پہچانا خواجہ نے حال دریافت کرکے صاحبقران سے بیان کیا
لاہور نے اپنے لشکر کو صف آرائی کا حکم دیا خود شبیر جادو کے پاس آیا خلاصہ یہ کہ اسنے بھی اوسی
طور سے تقریر کی اور شبیر جادو سے ملاقات کرکے یہ تینوں سردار اپنے اپنے لشکر میں آگئے
خلاصہ یہ کہ یہ تینوں لشکر ایک ہو گئے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ جب ان لشکروں
کی آمد شروع ہوئی تھی تو اہل لشکر شبیر سحر کرنے اور لڑنے سے باز رہے تھے اور ایک طرف سمٹ کر
ہو گئے تھے اور ان لشکروں کی آمد کا تماشہ دیکھ رہے تھے اسی سبب سے جنگ و پیکار موقوف تھی
صاحبقران بھی شمشیر بکف بہت ہوشیار کھڑے ہوئے تھے آیا لشکر ملاحظہ فرما رہے تھے راوی بیان کرتا ہے

کہ جب یہ پانچوں سردار سنبر جادو سے ملاقات کرکے اپنے اپنے لشکر کو چلے گئے اور ایک ہو گئے یعنی یہ سب
لشکر ایک مقام پر اوترے ایک سمت صف آرا ہوئے اوس وقت سنبر جادو نے اپنے اہل لشکر سے پکار کر
کہا کہ اب تم لوگ حمزہ سے نہ مقابلہ کرو پہلے آؤ یہ لشکر جو آئے ہیں مقابلہ کرینگے اور لڑینگے تم اطمینان رکھو
یہ لوگ تم لوگوں کے گرفتار کیے سے گرفتار نہ ہونگے کیونکہ تم ساحر ہو اور سحر اونپر اثر نہیں کرتا ہے تم فنون
جنگ سے ماہر نہیں ہو قتل ہوتے ہو تم ایک طرف کو صف آرا ہو جاؤ اور ان لوگوں کی جنگ و پیکار کا
تماشہ ملاحظہ کرو یہ حکم دیا تھا کہ اہل لشکر سنبر جنگ و پیکار سے عاجز تھے اوس سبب سے کہ وہ جانیں
لڑا لڑا کر سحر کرتے تھے اور لڑتے تھے مگر اونکے ہاتھ سے کچھ نہ بنتا تھا قتل ہوتے تھے بادشاہ
کے حکم سے ناچار تھے جنگ سے استعفا نہ کر سکتے تھے جانیں برباد کر رہے تھے اور لڑ رہے تھے
یہ حکم پاکر اونکی جان میں جان آئی اور ایک مرتبہ یہ سب صاحبقران کے سامنے سے ہٹ گئے
اور عقب سنبر جادو آکر صف آرا ہوئے صفیں باندھ لیں صاحبقران کو بھی مہلت ملی صاحبقران
نے بھی اپنے کو آراستہ کیا مگر یہ امر ہے کہ صاحبقران پیدل ہیں اور پیدل مقابلہ کر رہے ہیں ساحروں
سے ذرا بھی خوف نہ تھا ان لشکروں کے آنے سے ہراس ہوا اوسی طور سے باحواس ہیں خواہ
مدا یہ سمجھے ہوئے ہیں جب لشکر سنبر جادو میدان جنگ ترک کرکے اور مقابلہ صاحبقران سے علیحدہ
ہوکر پس پشت سنبر جادو صف آرا ہو چکا اوس وقت سنبر جادو نے ایک ساحر سے کہا کہ تم جا کر
اسفندیار سے کہو کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ہم نے تمھاری خواہش کے بموجب اپنے لشکر کو جنگ و پیکار سے
روک لیا اب تم حمزہ سے مقابلہ کرو اور حمزہ کو اسیر کرکے ہمارے حوالے کرو وہ ساحر اسفندیار کے پاس
آیا یہاں لشکر اسفندیار و لاجورد و لاہور کی صف بندی ہو چکی تھی اور اسفندیار نے قصد کیا تھا کہ
اپنے لشکر سے کسی سردار کو براے مقابلہ صاحبقران روانہ کروں کہ اوس ساحر نے سنبر جادو کا
پیام دیا اسفندیار نے جواب دیا کہ کہدینا آپکے فرمانے کی ضرورت نہیں ہے میں خود سرداروں کو حکم
دے چکا ہوں کہ حمزہ کو اسیر کر لو چنانچہ وہ سردار براے گرفتاری حمزہ میرے حکم کے بموجب روانہ
ہو چکے تھے کہ آپکا پیام پہونچا ہے میں نے جناب سے اقرار کیا ہے اوسکے خلاف کبھی نہ ہوگا
وہ ساحر یہ جواب پاکر سنبر جادو کے پاس آیا اور اسفندیار نے جو پیام دیا تھا وہ بیان کیا سنبر جادو
جواب سنکے خاموش ہو رہا اودھر اسفندیار نے ایک سردار سے کہا کہ تو جاکر حمزہ کو پکڑ لا یا قتل کر دے

سرور ارہ چلم پا کر فوراً مرکب کو مہمیز کرکے میدان میں آیا اور آواز دی کہ ای حمزہ تو نے بہتسا سحر اوٹھایا ہی
کیا ساحروں سے لڑ رہا تھا اور اونکو قتل کر رہا تھا جو لیسوائے سحر کے فن جنگ سے آگاہ نہ تھے اونکو تو قتل
کر رہا تھا اگر بہادر ہے تو مردان عالم سے آکر مقابلہ کر تا کہ کچھ جوہر جنگ تیرے ظاہر ہوں اور جو مقابلہ کا
حاصل ہو یہ جو اوس نے پکار کر کہا تو صاحبقران تلوار علم کیے ہوئے اوسکے سامنے تشریف لائے فرمایا
کہ کیا لاف و گزاف بکتا ہے تیری بہادری اور شجاعت و جوانمردی و لیاقت اسی امر سے ظاہر ہے کہ تو مرکب
پر سوار ہے اور مجکو براے مقابلہ طلب کرتا ہے تجکو شرم نہیں آتی ہے کہ میں کیا مقابلہ کروں میرا حریف پیدل ہے
لیکن اگر دعوی شجاعت ہے تو مرکب پر سے اوتر کر مجھ سے مقابلہ کر یہ جو صاحبقران نے فرمایا اوسکو غصہ آگیا
اور غیرت نے گوارا نہ کیا کہ میں مرکب پر سوار رہوں جلدی سے مرکب پر سے کود پڑا صاحبقران کے
روبرو آکر کہا کہ ای حمزہ وار کر صاحبقران نے فرمایا کہ اپنا یہ طریقہ نہیں ہے پہلے تو وار کر پھر میں بھی وار
کرونگا اگر خداوند کریم تیری ضرب سے مجکو بچائیگا اوسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے یہ کہکر
اوسنے نیزہ کا وار کیا صاحبقران نے سنان نیزہ سے اپنے کو بچا کر دو انگلی پر ہاتھ ڈالدیا اور نیزہ اوسکے
ہاتھ سے چھین لیا اور مثل نیشکر کے توڑ کر پھینکدیا اوسنے برہم ہوکر تلوار میان سے کھینچکر وار کیا صاحبقران
نے بایں ہمہ بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار بھی چھین لی اور کمربند پکڑ کر اوسکو اوٹھا لیا اور سر سے بلند
کرکے فرمایا کہ شناخت پروردگار میں کیا کہتا ہے اوسنے کلمہ سخت کہا پس صاحبقران نے اوسے زمین
پر دے مارا کہ مثل نقش زمین ہوگیا استخوان اوسکے سرمہ سا ہوگئے یہ حال دیکھکر اوسکا بھائی لشکر
اسفندیار سے اجازت لیکر آیا اوسکو بھی صاحبقران نے قتل کیا اسی طور سے چودہ پہلوان
کو دم تکبیر میں صاحبقران نے واصل جہنم فرمایا یہ رنگ دیکھکر اسفندیار کے ہواس جاتے رہے
اور لیلا جو ورود لاہور تھے باہم صلاح کی کہ اگر حمزہ سے فرد آفرد آ مقابلہ کیا جائیگا تو ہمارا کل لشکر کام
آئیگا اور حمزہ سے کوئی عہدہ برا نہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ حمزہ کو چاروں طرف سے گھیر کر پکڑو
تین لاکھ کا لشکر ہے اگر ایکدم چاروں طرف سے حملہ کریگا تو حمزہ عاجز ہو جائیگا اور اگر بھاگنا بھی چاہیگا
حمزہ کس کس کو اکیلا جواب دیگا آخر کو عاجز ہوکر اسیر ہو جائیگا یہ جو رائے ہوئی سب نے اسی رائے
کو پسند کیا پس ہر ایک نے اپنے لشکر کے لوگوں میں کہا کہ حمزہ کو چاروں طرف سے گھیر لو کسی
طرف جانے نہ دینا اسیر کر لینا یہ حکم دیا تھا کہ تینوں لشکروں کے اہل لشکر میدان رزم میں آپہنچا

کہان تک اہل اسلام انکے حملون کو روکین گرہ وہ لاکھون اور یہ قلیل قریب تھا کہ اہل اسلام کے پاؤن اوکھڑ
جائین کہ آسمان پر باجون کی صدا آئی اور ابر گلنار رنگ و سوسنی رنگ کے پیدا ہونے لگے وہ ابر
آکر اوسی صحرا مین قائم ہونے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ وہ لشکری جو کہ بموجب اپنے سردارون و
افسرون کے حکم کے برائے کمک چلا تھا سپاہ سے بلند آواز و سوسن جادو و اعظم جادو و دختر
سپاہ سے بلند آواز تو جلدی مین راہ بھول گئے اور تھاسکر اور کسی طرف نکل گئے مگر ولان لشکر کو
حکم ہو گئے تھے کہ مع لشکر کے بہت جلد در بند شہر مین اپنے کو پہونچاؤ کیونکہ وہان حمزہ
صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے وہان پہونچکر جلد کمک کرو حمزہ صاحبقران کہا ہم
تم سے قبل پہونچ جاتے ہین اور جاکر لڑائی کو روکتے ہین بہت جلد آؤ وہ سب سردار تو چلے تھے
بسبب جلدی اور تیزی کے راہ فراموش کے اور طرف نکل گئے وہ لشکر جو چلا بموجب حکم کے سیدھے
خیمہ و خرگاہ کے اونکے سامنے پل کھڑا ہوا تھا وہی لشکر اب آکر پہونچا یہ لشکر ساٹھ لاکھ کا ہے
اسمین ساحر و غیر ساحر بھی ہین جو کہ غیر ساحر ہین اونکو ساحر تختون پر سوار کیے ہوے اور تخت انکو
سے اوڑاتے ہوئے لیے چلے آتے تھے اشقر دیوزاد بھی ان سردارون کے ہمراہ تھا ہزارون
تخت ایسے تھے کہ جن پر کہ اہل لشکر کے تھے اشقر ایک تخت پر تھا اوسکا چالاکی تھا کیونکہ خواجہ نے
اشقر دیوزاد سے زبان جنی مین کہا تھا کہ تم لشکر کو جاؤ مین تمہارے آقا کی تلاش مین جاتا ہون
جب صاحبقران ملجائینگے تو مین ان سردارون کو مع لشکر کے طلب کرونگا یہ تمکو بھی اپنے ہمراہ
لیتے آئینگے پس اشقر دیوزاد خواجہ کے کہنے سے اون سردارون کے ہمراہ لشکر مین آیا تھا اگر خواجہ
یہ نہ کہتے تو کسی کی بھی مجال نہی کہ اشقر کو اوس مقام سے لیجاتا بدون صاحبقران کے لیئے
لاتے لہذا اس سبب سے اشقر دیوزاد خواجہ کے کہنے سے اون سردارون کے ہمراہ تھا پس وہ ابر بیابان
آکر شق ہوا اور اوس ابر سے لشکر پیدا ہونے لگا اہل لشکر اسلام نے جو دیکھا کہ صاحبقران
سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہے ایک طرف ساحرون سے ساحر لڑ رہے ہین اور ایک سمت غیر
ساحرون سے معرکہ پڑا ہوا ہے مگر سب اہل اسلام کشتہ ہوئے ہین ان سب سرداران اسلام
و اہل لشکر نے بالاے ہوا سے آواز دی کہ اے کافران بد نہاد اب کہان جاتے ہو ہم آپہونچے تمنے
بڑا فریب کیا تھا کہ ہمارے آقا کو فریب دیکر پکڑ لیا تھا خداوند کریم خواجہ سلامت کا بھلا کرے

کہ اونھون نے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالا اور بیچ مین آگ کا دیا اور تم تو اپنا کام کر چکے تھے اب کیا ہوتا ہے کیسے
ہو سکے ہو کہ فریب کرتے ہو یہ بھی کوئی طریقہ ہے پس معلوم ہوا کہ تم سب نامرد ہو خیال تو کرو کہ وہ
آدمی ہین کہ اسقدر ساحرون وغیر ساحرون کے مقابل ہوتے ہین تم کو شرم بھی نہین آتی ہے اب ہم آپہونچے ہین
اب دیکھتے ہین کہ تم لوگ کیونکر یہان ٹھہرتے ہو یہ جوانان سب نے تعریف کی اور جلدی جلدی
تخت ہوا پر سے اوتارنے لگے اور زمین پر آگئے صبا حجفران و خواجہ لڑتے تھے اجازت کس سے
لیتے لشکرون پر جا پڑے ساحر لشکر ساحران پر اور غیر ساحر لشکر غیر ساحران سے لڑنے لگے ہتھ
ہر طرف تلوار و خنجر چلنے لگا بازار حرب گرم ہو گیا ملک الموت روحین قبض کرنے لگے خون بہنے
لگا انکو سپہر جادو بھی لڑنے لگا اور سحر کرنے لگا اب ہر طرف بازار تیغ گرم تھا بارش خدنگ
و نیزہ کی رہی تھی صداے بکش و بزن ہر طرف بلند تھی پہلوانان رعد آواز گرج رہے تھے
برق شمشیر کوندہ کوندہ کر خرمن حیات کو تباہ کر رہی تھی سم ہاے مرکبان سے خاک اڑ رہی
تھی راوی بیان کرتا ہے کہ لشکر اسلام جو آیا تھا وہ مسلح و مکمل تھا پس زمین پر آکر سب اپنی سواریون پر سوار
ہو ہو کر لڑنے لگے ایک ساحر نے جلدی سے اشقر دیوزاد صبا حجفران کے پاس پہونچا دیا اور
لشکر کے آنے سے آگاہ کیا اب صبا حجفران اشقر پر سوار ہو کر لڑنے لگے جب خواجہ کو یہ معلوم
ہوا کہ کل لشکر آگیا اب خواجہ کو اطمینان ہوا اور اب خواجہ اور فکر مین مصروف ہوئے خواجہ نے
دل مین کہا کہ اے عمرو اب وہ فکر کر کہ جس مین کوڑی دو کوڑی کا نفع ہو اب لشکر اسلام آگیا ہے
اب کوئی مقام خوف نہین ہے وہ سردار تیرے قریب بھی آگئے اب تیرے پر
کوئی ہاتھ نہین اوٹھا سکتا ہے تم کچھ اپنے واسطے کشش کی فکر کرو عرصہ ہوا ہے کہ تم نے کچھ پیدا نہین کیا ہے
یہ خیال کرتے خواجہ دل مین ایک طرف کو چل کھڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے یہ
تدبیر کی تھی کہ سو سو پچاس پچاس کا فوج کی لاشون کو ایک جا کیا پہلے اونکی کمر ٹٹول کر جو
کچھ ملا نکال لیا اوسکے بعد اوس پر ایک جھنڈی لگادی اور ان کا مال خواجہ عمرو جسکی کمر سے کچھ نہ نکلا
ایک ٹھوکر ماری اور کہا کہ کمبخت مر گیا اور تیرے پاس کچھ نہ تھا تو بڑا ذلیل ہے کہ تیرے پاس
کچھ نہین نکلا تیرا یہان ٹھکانا نہ ہو [illegible] اوسکا سر پکڑ کے ٹھوکر دیا اور چل کھڑے
ہوئے اب خواجہ تو اس فکر مین مصروف [illegible] اور [illegible] کرنے لگے اب لشکر اسلام سے اور کفار

مقابلہ ہونے لگا ہر طرف بازار مرگ گرم ہے خون برس رہا ہے دریاے خون رواں ہے اب ہر طرف تلوار چل
رہی ہے کسی مقام پر خنجروں کی چقا چاق بلند ہے کسی جگہ گرزوں سے مقابلہ ہو رہا ہے صدای تراق تراق
سے گوش گردوں کر ہوئے جاتے ہیں اب یہ حال سنئیے یار ولاجورد ولا ہے اور اسکے افسران
لشکر نے دیکھا کہ حمزہ کی کمک آگئی اور کل لشکر حمزہ کا اس معرکہ کی خبر پا کر آگیا اور ہمارے لشکر
سے لڑ رہا ہے لہذا انہوں نے بھی تلواریں علم کیں اور لڑنے لگے اور جو ساحر جادو سکے اور وہ
اہل لشکر سے اور ساحران اسلام سے سحر بازی و شعبدہ بازی نیرنگ سازی ہونے لگی شعلہ ہاے سحر
بلند ہونے لگے ہر طرف آگ برسنے لگی ابر سحر آ کے قایم ہونے لگے اون سے عقرب و مار برسنے لگے
پر فنا سے سحر چپک چھا کر گرنے لگیں نار سے جل جل کر فی النار ہونے لگے خون کے دریا جاری ہونے
صحرا میں مثل عجب ہوا ہوئی سیمرغ پر تولنے لگے ہر طرف شور و غل مچانے لگے ساحروں کے مرنے کی علامت
بلند تھی کبھی تاریکی ہو گئی کبھی روشنی پیدا ہوئیں آرہی تھیں کہ کشتی میرا نام ہے فلاں جادو بود سیاہ
آندھیاں اوٹھ رہی تھیں زمین ہل رہی تھی صحرا کو زلزلہ تھا ایک حشر برپا تھا وہ میدان جنگ نمونہ
میدان حشر کا تھا ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی تھی جو بہادر منچلے تھے وہ بڑھ بڑھ کر لڑ رہے تھے
جو نامرد و بودے تھے وہ راہ فرار تلاش کر رہے تھے بہادروں کے جسموں پر گلہاے زخم کھلے
ہوئے تھے مرغ تیر اور لیے طایر جان کا شکار کر رہے تھے سب صیاد اجل کے پھندے میں آ گئے
تھے اسیر دام اجل ہو رہے تھے شہباز اجل کے شکار تھے بہادران عالم کس جوانمردی و بہادری
سے لڑ رہے تھے زاغ کمان چلا رہے تھے ہر طرف زخموں کے گل کھلے ہوئے تھے زخموں سے
وہ صحرا گویا لالہ زار ہو رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ لالہ کا کھیت ہے جہاں جو نگاہ اوٹھ جاتی تھی سواے
تیر و شمشیر کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی نشان لشکر بلند تھے پھریرے اونکے کھلے ہوئے تھے ہوا
اوڑ رہے تھے ہر طرف صفیں تہہ آ کر اوڑتی تھیں صداے ہل من مبارز بلند تھی لہو کی ندیاں بہہ رہی تھیں بازار
مرگ گرم تھا ملک الموت بیکار کہاں تک روحیں قبض کریں ایک کی روح قبض کی تھی دس گرے اونکی
روح قبض کرنے پائے تھے کہ اور دس سبل زمین پر آئے سر دوں کے کٹنے کی صدا آ رہی تھی کوئی پڑا ہوا
خاک پر ایڑیاں رگڑ رہا تھا کوئی مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہا تھا کسی کا وقت جان کندن کا
تھا کسی کا ہنگام نزع تھا کوئی تڑپتا تھا کوئی خاک پر پڑا تھا کوئی سسک رہا تھا کوئی دم توڑ رہا تھا

کسی کے پاؤں تمام دھڑ تھے کسی کے پہونچے سے ہاتھ قلم تھے کسی بہادر کا سر تن پر نہ تھا دھڑ خاک پر
پڑا تھا کسی نامور کا نشانہ نشانہ تھا کوئی عروس مرگ سے ہمکنار تھا کوئی اجل کا خاک پر پڑا خون میں تڑپتا
تھا کسی کو اپنے ہلاک ہونے کا صدمہ تھا پڑا سرد آہ بھر رہا تھا کسی کی فرط عطش سے زبان نکل
آئی تھی وہاں پر کوئی نہ تھا کہ جس سے پانی طلب کرے خلاصہ یہ کہ اوس جنگل میں عجیب طرح کا
معرکہ پڑا تھا بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی بیٹا باپ کا دشمن ہو رہا تھا باپ فرزند کا قاتل تھا کوئی
پکار رہا تھا کہ یارو ادھر آؤ ہنگام جان کی خبر کون سنتا ہے جو خبر لے عجب عالم ہراس و یاس
تھا ہر ایک بیچارہ اس تھا لشکر اسلام جو کہ آیا تھا آتے ہی جنگ و پیکار میں مصروف ہو گیا نہ یہ اہل
لشکر نے خیال کیا نہ سرداروں نے کہ ہمارے افسر علی و بادشاہ جو ہم سے قبل چل کھڑے ہوئے
تھے وہ بھی آکر پہونچے یا نہیں اگر آئے تو کس طرف لڑ رہے ہیں راوی بیان کرتا ہے کہ حکیم استقلال
بھی ایک طرف کو شمشیرزنی کر رہے تھے یہ صرف حکیم ہی نہ تھے بلکہ فنون جنگ سے بھی خوب ماہر تھے
کشتا کشتی میں مصروف تھے جب یہ لشکر آگیا اور صاحبقران کو معلوم ہو گیا کہ کل لشکر ساحران
و غیر ساحران اس مقام پر پہونچ گیا ہے اس امر کی خبر پا کر تو صاحبقران جنگ مستانہ و دلیرانہ
فرما رہے تھے یا اب تھم گئے اور صرف ایک ہاتھ سے لڑنا شروع کیا پہلے وہ دو دستی شمشیرزنی فرما رہے تھے
اب یہ حالت ہے کہ جو ان پر وار کرتا ہے اوسکو ہلاک کرتے ہیں یا جس سردار یا اہل لشکر پر گرفتاری کا مجمع
ہو جاتا ہے اور وہ گھر جاتا ہے اوسکی کمک فرماتے ہیں اوسکو اونکے پھندے سے بچاتے ہیں شیر جادو
ساحران اسلام سے بھی لڑتا جاتا ہے اور غیر ساحروں پر لشکر اسلام کے بھی سحر کرتا جاتا ہے صاحبقران
کا یہ طریقہ ہے کہ لشکر کے سارے اہل لشکر کو بھی قتل فرماتے ہیں اور اہل لشکر کو بھی ساحروں کے سحر سے بچا لیتے ہیں جب
دیکھا کہ سحر نے اثر کیا ہے اوسپر عکس لوح ڈالدیا کہ وہ سحر برطرف ہو گیا اسی طور سے ساحران اسلام بھی
لڑتے جاتے ہیں اور اپنے لشکر کے غیر ساحروں کو سحر کفار سے بچا لیتے ہیں خوب قیامت کی جنگ
و پیکار ہو رہی ہے اگر اوس جنگ و پیکار کا حال تحریر کیا جائے تو ایک دفتر طویل تیار ہو جائے یہاں تو
اس معرکہ کی جنگ و پیکار ہو رہی تھی اور تین شبانہ روز اسی حالت میں سب کو گذر گئے کہ ناگاہ ایک
صحرا کی طرف سے ایک گرد و غبار بلند ہوا جس نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا اور آفتاب دامن
گرد میں پوشیدہ ہو گیا مگر یہ لشکر اس طرح سے مصروف جنگ تھے کہ انکو خبر تک نہ ہوئی کہ یہ کیا معرکہ

گذرا اوسنے دیکھا گرد و غبار بلند ہوا ہے اور یہ تاریکی کیسی ہو گئی وہ دامنہ گرد کا بیان اگر شگفتہ ہوا اوس
وہان گرد سے ایک لشکر کثیر و جم غفیر پیدا ہوئے اگر سب کے سب بدحواس اوس لشکر کی حالت
ایسی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی مقام سے شکست کھا کر بھاگا ہے اور ایسے غضب مین وہ حریف بھی
آتا ہے کہ جو اسکا دشمن ہے کیونکہ ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ بار بار پلٹ کر دیکھ ضرور لیتا تھا یہان
آکر یہ لشکر جو پہونچا اور اوس لشکر نے جو یہ جنگ مشاہدہ دیکھی اور دیکھا کہ کوسون تک تلوار چل
رہی ہے تیر برس رہے ہین آگ برس رہی ہے ہزارون بلکہ لاکھون لاشین پڑی ہوئی ہین خون
کے دریا بہہ رہے ہین صدا سے ہان کن و کشش بلند ہے بہیرون کے قل مچانے کی صدا آرہی ہے یہ واقعہ
و سانحہ دیکھکر اوس لشکر کے حواس جاتے رہے بلکہ بھاگا ہوا چلا آتا تھا اوسی مقام پر ٹھہر گیا
اور سب آ آ کے جمع ہونے لگے بادشاہ لشکر جو مع سردارون کے آگے پہونچا اوسنے جو اپنے لشکر کو
جنگل مین ایک طرف مقیم دیکھا پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ کیا تم یہ جانتے ہو کہ حریف آجائے اور
قتل کرنے لگے اس مقام پر کیون ٹھہر گئے جس طور سے بھاگے ہوئے چلے آتے تھے اوسی طور
سے چلے چلو ہمت کو نہ ہارو اسپ ورنہ یہ شہر بہت تھوڑی دور رہ گیا ہے وہان پہونچکر دم لینا اگر
حریف یہی اوس مقام پر آ جائیگا تو پھر کچھ نہ بنا سکیگا اہل لشکر نے جواب دیا کہ ہم کیا خاک آگے
بڑھین ذرا ملاحظہ تو فرمایئے کس قیامت کی جنگ مشاہدہ ہو رہی ہے کسی طرف راستہ ہی نہین
جو ہم جائین کیا ہم اپنی جانین دین کیونکہ جانون کے جانے کے خوف سے تو ہم وہان سے بھاگے
پھر اپنے کو اوس آفت مین مبتلا کرین ہان اگر کسی طرف سے نکل جانے کا راستہ ہی ہوتا
تو ہم نکل جاتے کیسون سواے گرز و تیر و تلوار وغیرہ کے کوئی دوسری شے نظر نہین آتی ہے جدھر
نگاہ اوٹھا کے دیکھیے برق شمشیر کوندہ رہی ہے ڈھالون کی گھٹا چھائی ہوئی ہے مینہ سرونکا
اور خون کا برس رہا ہے بسمل تڑپ رہے ہین عجب بسملون کی بہار ہے زمین خون سے لالہ زار
ہو رہی نہ معلوم کس امر پر یہ جنگ و پیکار شروع ہوئی ہے ہائے کیا قیامت کیا ہے یہ جو اہل لشکر نے
پکار کر کہا اب افسران لشکر و بادشاہ لشکر نے بھی دیکھا تو ہر طرف جنگ و پیکار کو گرم
پایا اس جنگ و پیکار کو دیکھکر یہ لوگ بھی ٹھہر گئے اور سب کے حواس جاتے رہے
بدحواس ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ اب کدھر بھاگ کر جائین اگر جدھر سے آئے ہین اوسی طرف

پلٹ کر جاتے ہین تو حریف سے سامنا ہوتا ہو اگر اسی مقام پر قیام کرتے ہین تو بھی خرابی ہو
کہ حریف آتا ہو اگر وہ آگیا تو پھر کدھر جائین گے اگر آگے کو جاتا ہون تو اس جنگ و پیکار کے
سبب سے راستہ نہین پاتا ہون تم لوگ بتاؤ یہ جو بادشاہ نے افسرون سے کہا اونھون نے
جواب دیا کہ ہم کیا بتائین ایک راے ہی ہرکارون کو روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر دریافت کرین کہ
یہ کس بنا پر ہو رہی ہو اور یہ کون سا مقام ہو بادشاہ نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہو مگر یہ بتاؤ
کہ اس دریافت کرنے سے کیا مطلب ہو اونھون نے جواب دیا کہ مطلب یہ ہو کہ اگر یہ کوئی ہمارا دوست
ہو تو ہم اوسکی کمک کرین جب ہم اوسکی کمک کرینگے تو وہ ہماری کمک کریگا جب ہم سے اور ہمارے
دشمن سے مقابلہ ہوگا تو اوس حالت مین بادشاہ نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہے ہرکارون
کو بلاؤ مین اونکو ایسے دریافت خبر کے روانہ کرون پس یہ حکم جو دیا اوسوقت ہرکارے
حاضر ہوئے راوی بیان کرتا ہو کہ یہ وہ لشکر ہو جو کہ مقابلہ شاہزادہ علمشاہ سے بھاگا تھا یعنی
البرز کج کلاہ کا لشکر چونکہ البرز کج کلاہ نے شکست کھائی تھی تو اپنے سپہ سالار کی راے
سے اسنے طبل باز بجوا دیا تھا دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے تھے کہ شبکو البرز نے اپنے
سپہ سالار کی راے سے لشکر علمشاہ پر شبخون مارا اور جب سب ہوشیار ہوئے تو یہ لشکر
بھاگ کھڑا ہوا تھا اوسکے عقب مین علمشاہ مع لشکر کے چلے تھے چنانچہ یہ وہی لشکر ہو
یعنی البرز کج کلاہ کا اس قصد سے بھاگ کھڑا ہوا تھا کہ در شہر ہیبر مین پہونچکر ہیبر جادو
سے سب حال بیان کرین گے اگر علمشاہ یہان آئیگا تو اوسکو ہم اور ہیبر جادو مل کر قتل
کرینگے یہان جو آکر پہونچا تو یہ معرکہ دیکھا اور حیران ہوا کہ یہ کس سے جنگ و پیکار ہو رہی ہو
ایسے بدحواس تھے کہ پہچان نہ سکے کہ ہیبر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہو پس ہرکارون
سے بلاکر کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کس سے جنگ و پیکار ہو رہی ہو ہرکارے ابھی روانہ ہوئے تھے یہان
جنگ کی طرف کہ یکایک البرز کج کلاہ کی نگاہ ہیبر جادو و اسفندیار صحرانشین دلاجور د
ولاہور پہ پڑی اب اسنے پہچانا دوسرا سبب یہ ہوا تھا کہ ان لوگون نے یہان قیام
جو کیا تو حواس درست ہوئے اب سب نے پہچانا اہل لشکر کو بھی اور افسرون کو بھی ہیبر جادو
کو دیکھکر البرز کج کلاہ نے کہا اپنے افسرون سے کہ ہم جنکے پاس جاتے تھے اور جب ہم نے

ہم ہو رہے کمک طلب کیا تھا یہ معرکہ اوس سے بڑا ہے جبکہ وہ خود ایک آفت مین مبتلا ہے تو
وہ ہماری کمک کیا کریگا افسرون نے کہا کہ دریافت تو فرمایئے کہ یہ معرکہ کس سے ہو رہا ہے
مہیر جادو سے پس جب معلوم ہو جائیگا تو دیکھا جائیگا ایسی حالت مین مہیر جادو کی کمک
کرنا ضرور ہے اور آپ اپنے مقام سے جو مہیر جادو کے طلب کی ہے اسکی کمک چلے تھے
راہ مین یہ آفت آپ پر نازل ہوئی پس جب آپ مہیر جادو کی اسوقت مین کمک فرمایئے گا
اور اوسکے حریف کو لشکر شکست دیجیئے گا تو وہ آپکے حریف سے بھی لڑیگا اور اوسکو
شکست دیگا البرز گیج کلاہ نے افسرون کی اس رائے کو پسند کیا اور ہرکارون سے کہا کہ
جاکر دریافت کرو ہرکارے اوسیوقت میدان جنگ مین آئے اور اونھون نے بہ ہزار دقت
اس امر کو دریافت کیا جب سب حال ظاہر ہو گیا تو وہان سے البرز گیج کلاہ کی خدمت مین آئے
اور سب حال جنگ و پیکار کا بیان کیا جو کہ مین تحریر کر چکا ہون اور بیان کیا کہ مہیر جادو سے
اور حمزہ صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے عین گرمی جنگ مین اسفندیار و لاجورد و لاہور
آکر پہونچے اور لڑنے لگے اتنے ہی عرصہ مین لشکر طلسم کشا بھی آگیا اب جنگ و پیکار ہو رہی
ہے آج چوتھا دن ہے کہ برابر لڑائی چل رہی ہے اور ان لشکرون کو لڑتے ہوئے گذرا ہے راوی بیان کرتا ہے
کہ ہرکارون نے کل حال صاحبقران کے گرفتار ہونے کا اور مہیر جادو کی عیاری کا اور
مہیر جادو کا صاحبقران کو پاے قتل بیان لانے کا خواجہ کی عیاری کا اور حمزہ صاحبقران
کے رہا ہونے کا ابتدا سے اخیر تک بیان کیا جب البرز گیج کلاہ نے سب حال سنا اور معلوم
ہوا کہ لشکر طلسم کشا اور طلسم کشا سے اور مہیر جادو سے مقابلہ ہو رہا ہے تب البرز گیج کلاہ نے
اپنے افسرون سے کہا کہ تم نے سنا جو کہ ہرکارون نے بیان کیا اب تمھاری کیا رائے ہے کہ آج تک
کہ طلسم کشا اور مہیر جادو سے چار روز سے مقابلہ ہو رہا ہے اور مہیر جادو نے طلسم کشا ہی
کے مقابلہ کے لیئے ہمکو طلب بھی کیا تھا اب وہی وقت ہے اگر کمک نہین کرتے ہو تو مہیر جادو
تمھاری کمک بھی نہ کریگا یہ امر بہتر ہے کہ تم شریک مہیر جادو ہو کر لشکر طلسم کشا سے لڑو اگر
پسر حمزہ آئیگا وہ اپنے باپ کا شریک ہوگا پس ہم اور مہیر جادو و اسفندیار و لاجورد
و لاہور سب کے سب ملکر طلسم کشا و پسر طلسم کشا کو اسیر و قتل کرینگے جب ہم پانچ شخص

ایک ہو نگے اور پانچ لشکر تو پھر اس لشکر کی کیا اصل ہے ایک دم میں شکست دینگے یہ لوگ
بھاگ کر جائینگے کہاں انکو فرار ہونے کی راہ نہ ملے گی چارون طرف سے گھیر کر مارینگے جانے
نہ دینگے کسی شاعر کا قول ہے شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را ؛ پراگندگی آرد انبوہ را ؛ اور سنئے
دو دل ہونے کے لیئے کہا ہے یہاں جب پانچ دل ایک ہو نگے تو انکو توڑ ڈالینگے افسرون
نے جواب دیا کہ یہ آپکی راے بہت ٹھیک ہے ہم نے پہلے ہی اسی غرض سے عرض کیا تھا مگر ہماری
ایک یہ راے تھی کہ پہلے کسی تدبیر سے منیر جادو کو اپنے آنے کی مع لشکر کے خبر کرا دینے اور کہلا
بھیجتا کہ ہم مع لشکر کے ہیں جب آپکی طلب کے اپنے ملک سے چلا تھا مع لشکر کے چلا
آتا تھا کہ راہ میں پسر حمزہ بھی مع لشکر کے مقیم تھا میرے اوسکے مقابلہ ہوا دو دن تک برابر جنگ
و پیکار گرم رہا جب میں نے دیکھا کہ کسی طور سے فیصلہ نہیں ہوتا ہے پس میں نے طبل باز گشت بجوایا
جب دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے پس میں نے خیال کیا کہ اگر میں اسی طور سے مقابلہ
میں اوس ہوا رہونگا اور ہر روز مقابلہ ہوا کریگا تو بڑی خرابی ہوگی آپ مجھ سے آزردہ ہو نگے کہ مجھے
طلب کیا اور یہ نہ آیا دنیا میں سواے دوستی اور ملاقات کے کیا ہے بہتر ہے کہ وقت تنگ میں
ایک دوسرے کی کمک کرے اور مدد کرے پس میں شبخون مار کر اوسکے لشکر پر بوقت سحر
وہان سے چلا کھڑا ہوا یہان اگر جو پہونچا تو یہ سنکر دیکھا کہ آپ سے اور طلسم کشا سے مقابلہ
ہو رہا ہے لہذا میں آپکو آگاہ کرتا ہون کہ میں بھی آپکا شریک ہو کر لڑتا ہون مگر اس امر کا
خیال رہے کہ میرے تعاقب میں لشکر پسر حمزہ آتا ہے اگر وہ آکر میرے لشکر سے مقابلہ کرے تو اوس
حالت میں میری آپ کمک فرمائیے گا البرز شکوہ نے افسرون کی راے کو پسند کیا اوسیوقت ہرکارونکو
طلب کرکے کہا کہ تم لشکر منیر جادو میں جاؤ اور جس طور سے ممکن ہو منیر جادو سے ہمارے آنے کی خبر
کر دو اگر ہو سکے تو اونکو یہان لے آؤ وہ ہرکارے اوس مقام پر آئے کہ جہان جنگ ہو رہی تھی انھون نے
خیال کیا کہ اگر ہم مقام جنگ پر جاتے ہیں اور داخل لشکر ہوتے ہیں پر لڑائی تو ہو رہی ہے اور
تلوار بھی خوب چل رہی ہے ایسا نہو کہ کسی کی تلوار ہمارے اوپر پڑ جاے اور ہمارا کام تمام ہو جائے
تو کچھ بھی حاصل نہ ہو مفت میں جان برباد ہو اس سے بہتر ہے کہ کسی تدبیر سے ایسے مقام پر کھڑے ہو
کہ جہان سے منیر جادو کا سامنا ہو اور جب وہ ہماری طرف دیکھے تو ہم اوسکو اشارہ کرین اور

اپنے قریب بلا لئے یہ باہم صلاح کرکے دو ہرکارے ایک ٹیکرے پر آگئے اور وہاں مقام پر کھڑے
ہوگئے کہ جہاں سے سنہر جادو کا سامنا تھا اوس ٹیکرے پر سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ فلاں مقام پہ
کھڑا ہوا سنہر جادو لڑ رہا ہے سنہر جادو اور اوسکے لشکر وا سفندیار دانکے لشکروں کو بالکل خبر
نہ تھی کہ کون آیا ہے اور کیسی گرد بلند ہوئی تھی اور کسکا لشکر آیا ہے کیونکہ یہ لوگ ہمہ تن مصروف
جنگ وپیکار تھے جان پر کھیلے ہوئے لڑ رہے تھے انکو کیا خبر کیا ہے لڑتے لڑتے اوسنے سنہر جادو
نے سر اوٹھایا اور سحر کیا کہ لشکر اسلام کے ساحروں پر برق چمک کر گری اہل اسلام کے ساحروں
نے اوسکو دفع کیا سنہر جادو کو تین دن برابر جنگ وپیکار میں گذرے تھے تھک گیا تھا اسنے
خیال کیا کہ ذرا یہاں سے ہٹ کر کچھ دیر دم لے لوں پھر آکر مقابلہ کروں حتیٰ اہل لشکر مقابلہ
کریں اور لڑیں یہ امر اپنے دل میں تجویز کرکے یہ سحر کرکے بلند ہوا اور پرواز پیدا کرکے
میدان جنگ سے نکلا یہ اوسی ٹیکرے کی طرف چلا جسپر ہرکارے لشکر البرز کے موجود
تھے اور اسی امر کا انتظار کر رہے تھے کہ سنہر جادو ادھر دیکھے تو ہم اشارے سے اوسکو اپنے
پاس بلائیں اور اوس سے سب حال کہیں یہ اوسی طرف دیکھ رہے تھے کہ انھوں نے
دیکھا کہ وہ تو سنہر جادو لڑ رہا تھا یہ پرواز پیدا کرکے ادھر کو آیا ہے یہ خوش ہوئے کہ
بارے دل ہمارے طلب کئے ہوئے خود سنہر جادو ادھر آتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ سنہر جادو
دم راست کرنے کے خیال سے اس مقام پر آیا پس میدان جنگ کو ترک کرکے اوس
ٹیکرے پر آکر اوترا اسنے اوس ٹیکرے پر آکر ادھر ادھر دیکھا اسکی نگاہ اون ہرکاروں
پر پڑی یہ حیران ہوا کہ یہ کون لوگ ہیں پھر خیال آیا کہ شاید یہ لوگ بھی اپنے حواس
درست کرنے کو آئے ہیں یہ انکو دیکھ رہا تھا اون ہرکاروں نے بھی دیکھا کہ سنہر جادو
اس ٹیکرے پر آکر اوترا یہ وہاں سے اسکی طرف چلے یہ ٹھیرا ہوا دیکھا کیا میدان جنگ
کی طرف بھی دیکھتا جاتا ہے اور انکی طرف بھی نگراں تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور میری طرف
کیوں آتے ہیں اسکا کیا سبب ہے ہوشیار بھی ہے اس خیال سے کہ شاید یہ لشکر دشمن
کے لوگ ہوں میں غافل ہوں پس مجکو غافل پاکر اپنا ساحر کریں یا سحر و صورت تبدیل
کرکے یہاں نہ آیا ہو اور عیاری کرے اسی غرض سے نہ آتا ہو کہ میں کہ عیاری کروں کیونکہ

لشکر سے جدا ہو کر سیر اس مقام پر آیا ہو راوی بیان کرتا ہے کہ بشیر جادو تو اپنے دل میں یہ خیال
کر رہا تھا کہ ہوشیار تھا کہ وہ ہرکارے جب قریب آئے تو اسب بشیر جادو نے دیکھا کہ نہ تو یہ ارژنگ
سپہ سالار کے لشکر کے ہیں نہ اسفندیار نہ لاجورد نہ لاہور کے لشکر کے ہیں نہ حریف کے لشکر کے معلوم ہوتے
ہیں یہ تو اور ہی وضع اور طرح کے لوگ ہیں انکے طور اطوار سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جاسوس ہیں کچھ
خبر دریافت کرنے کو آئے ہیں بیشک ہمیں کچھ نہ کچھ سبب ہے ضرور یہ عمرو عیار ہے عیاری کی فکر میں
آیا ہے تم خاموش کھڑے رہو اور قریب آجانے دو جب یہ اسفندر قریب آ جائے کہ بھاگ نہ سکے پھر کیا
خوف ہے پکڑ لینا پہچان تو لیا ہے یہ تو اس فکر میں کھڑا ہوا ہے بلکہ اور دور سے اسپ پھیر لیا ہے اور طرف
میدان جنگ کے دیکھ رہا ہے کہ ان ہرکاروں نے قریب آ کر سلام کیا جب انھوں نے سلام کیا بشیر جادو
نے منہ پھیر کر ادھر دیکھا اور چپکے سے کہا کہ اے زمین ان کے پاؤں پکڑ لے یہ کہنا تھا کہ زمین نے
ان سب ہرکاروں کے پاؤں پکڑ لیے جب انکو معلوم ہوا کہ زمین نے ان سب کے پاؤں پکڑ لیے اب
یہ بھاگ نہیں سکتے ہیں اسنے پکار کر کہا کہ او نا عیار اتو بھاگ بہت اپنے کو بچا رہا تھا اور لڑ رہا
تھا خوب عیاری کر کے حمزہ کو رہا کر دیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جا سکتا ہے میں نے پہلے ہی پہچان
لیا تھا جب میں نے اس مقام پر تجھکو دیکھا تھا مجھکو اسوقت خیال گذرا تھا کہ ہو نہ ہو یہ عمرو عیار ضرور
ضرور ہے لیے ہوئے یہاں مع چند لوگوں کے کھڑا ہے اسی سبب سے میں وہاں سے چلا تھا
کہ تجھکو چلکر گرفتار کروں تو میرے پاس خود آیا تیری قضا تیرا دامن پکڑ کے لائی ہے اب تیرا میرے
ہاتھ سے رہا ہونا محال ہے یہ جو بشیر جادو نے کہا اور یہ بھی کہا کہ اسی سبب سے میں خاموش
کھڑا رہا پہلے سے میں نے کوئی حرکت نہیں کی کہ ایسا نہ ہو بھاگ جائے یہ خیال کر کے کہ پہچان
لیا بلکہ میری طرف سے منہ پھیر لیا تا کہ تو جانے کہ بشیر جادو نے تم سب کو دیکھا ہی نہیں اور قریب
آجائے اور عیاری کرے خیر جو میرا خیال تھا وہ ٹھیک نکلا جب یہ کہا تو ان ہرکاروں نے حیران
ہو کر بشیر جادو کی طرف دیکھا اور چاہا کہ آگے بڑھ کر بشیر جادو کے قدموں کو بوسہ دیں اور البرز
کلاہ کا پیام ادا کریں پاؤں میں طاقت نہ پائی اتو اور زیادہ حیران ہوئے اور دل میں کہا کہ یہ
کیا سبب ہے جو ہمارے پاؤں جیسے بے حرکت ہو گئے ہیں اور ہل نہیں سکتے ہیں ایک نے دوسرے
کی طرف دیکھا اور اشارہ میں کہا کہ یہ کیا ماجرا ہے اسنے اوسی طور سے جواب دیا کہ بشیر جادو

نے سحر کیا ہے ہمکو عیار سمجھکر ہمپر سحر کیا ہے کہ ہمارے پاؤن زمین نے پکڑ لیئے ہین بڑی خرابی ہوئی ہے
اسپہ کیونکر اسپہ کو اسکے پنجہ سے رہائی ہوگی اوسنے اشارہ کیا کہ ہم وہان قدم آگے نہین اوٹھا
سکتے ہین یہ کہکر ایکنے ہاتھ جوڑکر کہا کہ اے شاہ ساحران دہائی ہے یاقوت سامری کی آپنے ہم لوگون
سے کیا قصور ہوا جو آپ نے ہمپر سحر کیا کہ ہمارے پاؤن زمین نے پکڑ لیے ایک جنبش نہ کرسکتے
ہوگئے ہم لوگون سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہے تو آپکی خدمت مین بحکم اپنے بادشاہ البرز گچکلاہ
کے حاضر ہوئے ہین کہ آپکو اونکی تشریف آوری کی خبر کرین اور آپکو اس بات سے آگاہ کرین
کہ وہ مع لشکر کے آپکی طلب کے موافق تشریف لائے ہین وہ ساحر اونکے لشکر ہمراہ آیا
ہے شرکت جنگ و پیکار ارادہ رکھتے ہین اونہون نے ملاحظہ فرماکے ہمکو حکم دیا کہ تم جاکر منیر جادو کو ہمارے
آنے سے آگاہ کرو اور خبر کردو کہ ہم آگئے ہین اگر اجازت ہو تو ہم بھی لشکر حریف سے مقابلہ
کرین اور آپکی کمک کرین یہ جواب ہرکارون سے کہا منیر جادو نے جواب پاکر اون عیارونکو
ہمکو فریب دیا چاہتے ہین اسپر ہرگز ہرگز تیرے فقرے مین نہ آؤنگا تو بیکار فقرہ بازی و مکاری کرتا ہے کیسا
البرز گچکلاہ اور کیسا طلب کرنا اگر البرز گچکلاہ آتا تو اوسکو کیا ضرور تھا کہ وہ جنگ معلوم کرکے
اپنے لشکر کو روک لیتا اور ہم سے اجازت طلب کرتا کہ اگر اجازت ہو تو ہم آپکے حریف سے مقابلہ
کرین کیا ہمینے اوسکو مدد دینے کے لیئے طلب کیا ہے یہ سب تیرے فقرے ہین ایسے فقرون مین اب کچھ
مین نہ آؤنگا وہ وقت گذر گیا اور عمرو عیار اب تیرا بچنا محال ہے اون ہرکارون نے جو یہ سنا
عرض کیا کہ اب ہمکو معلوم ہوا کہ آپنے ہمکو عمرو عیار خیال کرکے ہمپر سحر کیا ہے ہم قسم کھاکر
کہتے ہین جو ہم اس امر سے بھی آگاہ ہون ہم ہرکارے ہین لشکر البرز گچکلاہ کے اگر ہمارے کہنے کا
یقین نہ ہو تو پس پشت اپنی طرف صحرا کے ملاحظہ فرمایئے کہ البرز گچکلاہ مع لشکر کے تشریف فرما ہین
یا نہین اور ہمپر سحر فرمایئے کہ اگر ہم صورت بدلے ہونگے تو رنگ و روغن جو کچھ ہوگا سب دور
ہو جائیگا اصلی صورت نکل آئیگی اگر ہم عیار ہونگے تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا اگر ہم جو عرض کرتے
ہین اور ہرکارے ہین تو ہماری صورت یہی باقی رہیگی اور ہماری سچائی آپ پر ظاہر ہو جائیگی یہ جو
اونہون نے کہا اب کچھ منیر جادو کو خیال آیا اسنے پلٹ کر دیکھا تو ایک لشکر کثیر کو جنگل مین
صف آرا پایا اور البرز گچکلاہ کو مع سپہ سالار و افسرون کے مرکب پہ سوار آگے لشکر کے پایا

دیکھا اسپ شہر جادو کو ان کے کہنے کا یقین ہوا مگر اوسپر بھی بغرض احتیاط اسنے اونپر نظر کیا کہ شاید یہ عیار
ہون چونکہ اون سبکی اصلی صورتین تھین اور وہ سبکے سب ہرکارے تھے سحر نے اونپر اثر نہ کیا وہ لوگ اوسی صورت
پر قائم رہے اسپر جو اسکو شک تھا وہ بھی دفع ہوگیا مگر یہ امر ضرور تھا کہ اگر خواجہ عمرو سے صورت بدل کر آتے
اور عیاری کرتے تو بھی یہ امر نہ ہوتا کہ سحر سے صورت بدل جاتی مگر یہان خواجہ کہان تھے خواجہ وہان لشکر
تھے اور مال کی لوٹ مین مصروف تھے انکو اسکی خبر بھی نہ تھی خلاصہ یہ کہ جب اسکا شک بالکل دفع
ہوگیا اوسوقت اسنے اونپر سے سحر اوتار لیا اور انکے پاؤن زنجیر سے چھوڑ دیے اور وہ سب اسکے سحر سے
رہا ہوئے اوسوقت اونھون نے آگے بڑھکر شہر جادو کے قدمونکو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ ہم سب ہرکارے
ہین لشکر البرز کجکلاہ کے ہمارے بادشاہ نے آپکی خدمت مین عرض کرا بھیجا ہے کہ مین بہ طلب
آپکے مع لشکر کے آتا تھا راہ مین لشکر اسپر عمرو کا پڑا ہوا تھا وہ دوسرے ملک کی طرف مع بادشاہان
عقلمند قیصر کے جاتا تھا کیونکہ وہ اون سبکو مسلمان کرلیا تھا راہ مین میرے اوسکے مقابلہ ہوا میرے
لشکر کو شکست ہونے لگی یہ رنگ دیکھکر مین نے طبل بازگشت بجوادیا چنانچہ دونون لشکر فرودگاہ پر
واپس گئے مین نے خیال کیا کہ اگر اس مقام پر اس سے لڑتا ہون تو یہان مجھکو عرصہ ہوگا شہر جادو
خیال کرینگے کہ البرز کجکلاہ ڈر گیا طلسم کشا کی خبر نہ لی اس سبب سے اونھون نے غور کیا کہ مجھکو
اسپر عمرو سے مقابلہ ہونے لگا آپ ناراض ہونگے پس اس خیال سے مین نے لشکر اسپر عمرو پر
شبخون مارا اور صبح ہوتے ہوتے وہان سے چل کھڑا ہوا وہ بھی میرے تعاقب مین آتا ہے جو یہان
آکر پہونچا تو مین نے یہ جنگ و پیکار یہان ہوتے ہوئے دیکھی پہلے تو مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم
کس سے مقابلہ ہو رہا ہے جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ سے اور طلسم کشا سے مقابلہ ہو رہا ہے
لہذا مین امیدوار ہون کہ میری کمک فرمایئے مین آپکا شریک ہوکر طلسم کشا سے لڑتا ہون میرے تعاقب
مین اسپر عمرو آتا ہے وہ جب مجھکو یہان نہ پائیگا تو میرے لشکر سے مقابلہ کریگا پس اوسوقت آپ میری
مدد فرمائیگا ہم اور آپ ملکر ان دونون باپ بیٹون کو مار لینگے پس اسقدر امیدوار ہون کہ میرا لشکر اوسکے
ہاتھ سے تباہ نہ ہونے پائے اور مین تو آپکی شراکت کے لیے اپنے ملک سے چلا تھا یہ تقریر سنکے
شہر نے جواب دیا کہ البرز کجکلاہ سے کہدینا کہ تم شوق سے میری شراکت کرو جب اسپر عمرو مع لشکر کے
آئیگا ہم اوس سے سمجھ لینگے مگر یہ کوشش کرو کہ جب تک وہ آئے اوسوقت تک عمرو کو

اسیر کیا اور اوسکے لشکر کو شکست دو تاکہ باطمینان تمام اوس سے مقابلہ کرین ہرکارے چمکتے
اور سحر کو روانہ ہوئے سنبر جادو یہ کہکر چونکہ دم راست کرچکا تھا سحر کرکے اپنے مقام پر آیا اور پھر
لڑنے لگا ہرکارون نے وہان البرز کی خدمت مین پہونچکر سب حال البرز گجکلاہ سے بیان کیا
اور سنبر جادو کا جواب بھی بیان کیا جواب سنکے البرز گجکلاہ نے اپنے لشکر سے کہا کہ سنبر جادو
کی کمک کرو اور لشکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو کیونکہ سنبر جادو نے ہمکو اسی غرض سے طلب
کیا تھا اور سرکار پردازون کو حکم دیا کہ جس مقام پر اور لشکرون کے خیمے وغیرہ برپا ہین اوسی
مقام پر ہمارے خیمے برپا کرو یہ حکم دیکر اور خود تلوار نیام سے لیکر مرکب کو مہمیز کرکے طرف میدان
جنگ کے چلا اسکا چلنا تھا کہ اسکا کل لشکر جو کہ قریب پانچ لاکھ کے تھا اور کل افسر تلوارین و
نیزہ لیکر لشکر اسلام پر حملہ ور ہوئے اسنے آکر لڑائی کو روکا پھر اوسی طور سے تلوار چلنے لگی کیونکہ یہ
لشکر تازہ دم تھا گو شکست کھا رہا تھا مگر اوسپر بھی تازہ دم تھا یہ تو نہین کہ راتون کا جاگا
ہوا یا ہزارون مجروح ہون اسکے آنے سے لشکر کفار کی قوت زیادہ ہوگئی پھر کفار جم کر لڑنے لگے پھر
تلوار برسنے لگی پھر سر کٹ کٹ کر گرنے لگے پھر سر مثل اولون کے برسنے لگے پھر خون کا
دریا رواں ہوا پھر بازار مرگ گرم ہوا پھر آثار رستخیز میدان مین ظاہر ہوئے پھر بہادرون کے
نعرون کی صدا بلند ہوئی پھر برق شمشیر کوند کر ابر سیاہ مین گرنے لگی کشت حیات کو جلانے
لگی خون برسنے لگا شعلہ سحر کے بلند ہونے لگے پھر تلاطم برپا ہوگیا پھر آثار قیامت ہر طرف برپا ہو
کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگ گئے پھر سر وتن مین جدائی ہونے لگی پھر طائر روح مثل
طائران پریشان دگم کردہ آشیان کے میدان جنگ مین اوڑنے لگے قیامت کے پھر آثار برپا
ہوئے ہر طرف پھر چپا چاق خنجر بلند ہوئی ہر طرف جنگ وپیکار ہونے لگی آتش جنگ ہر طرف
شعلہ زن تھی شمشیر زنی ہو رہی تھی اور ہر لشکر ساحران سے سحر کی جنگ ہونے لگی لشکر کفار سے اور لشکر
اسلام سے ایک طرف مقابلہ ہو رہا تھا ساحرون مین سحر سازی و نیرنگ بازی ہو رہی تھی کوئی
اژدر سحر بنتا تھا کوئی ابر سحر قائم کرتا تھا کوئی برقین گراتا تھا کوئی زمین کو سحر کرکے ہلا دیتا تھا کوئی
دریاے سحر پیدا کرتا باہم ترنج و نارنج و نارجیل و سرسوں ورائی وکالا دانہ فلفل ہار پھول و سوئیون
کے گچھے وغیرہ باہم چل رہے تھے ساحر لڑ رہے تھے ہر طرف شعلہ سحر برپا تھے ساحرون کے مرنے

کی علامت و آثار ہر طرف بلند تھے شور و غل مچا رہے تھے ساحر ہر سمت گر رہے تھے آندھیاں سیاہ بلند ہوئی
تھیں زمین کو زلزلہ تھا جا بجا سے شق ہوئے جاتے تھے دریا سے سحر پیدا ہو ہو کے غرق کر رہے تھے
یہ تلاطم و تہلکہ مچا ہوا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ ساحران اسلام و بہادران نیکنام و مجاہدان نیک
فرجام و صاحبقران عالیمقام کا یہ حال تھا کہ لڑتے لڑتے تمام جسم زخموں سے چور تھا ہزارہا گل زخم
تن نازنین پر کھلے ہوئے تھے قبضہ تلواروں کی چپک گئے تھے خون سے پوشاک رنگین ہو گئی تھی تن پر
لالہ زار کھلا ہوا تھا آنکھوں سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے زرہوں پر لخلخہ خون کے جم گئے
تھے مگر یاں تو برابر چلے جاتے تھے کفار کشتی و مقابلہ میں کسی طرح کی کمی نہ تھی کہ یہ لوگ تھکے ہوئے تھے جو
لشکر تازہ دم سپہ جادو کی کمک کو آیا تھا وہ لڑ رہا تھا اوسکے آنے سے ذرا ہوا اس لشکر سپہ
کے درست ہو گئے تھے مگر او سپہ کبھی یہ حال تھا کہ جب اہل اسلام حملہ کرتے تھے بھیڑ ہو جاتی تھی اور
صفوں میں ابتری پڑ جاتی ہے میدان جنگ لاشوں سے پٹا ہوا تھا سوا سے سر و تن کے خاک پر
کوئی شی نظر نہ آتی تھی سبزہ بھی خون سے لال ہو رہا تھا غبار جو بلند ہوتا تھا وہ خونی رنگ کا بلند
ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین غم میں صفدر پیشوں کے خاک جو اوڑا رہی ہے تو یہ رنگ سرخ اوڑا
رہی ہے بجائے آنسو کے خاک کے اشکوں سے رو رہی ہے وہ خاک بھی سرخ رنگ ہے خون جو دریا میں
بہہ کے جاکر ملا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دریا کا پانی گلابی ہو رہا تھا مردمان آبی گلابی پانی
دیکھکر ڈرے جاتے تھے تہ سے اوپر نہ آتے تھے اس خیال سے کہ نہ معلوم کیا واقعہ ہے جو پانی گلابی ہو گیا
ہے یہ تو حال تھا جانوران آبی کا جو چرند اور درند اوس صحرا میں رہتے تھے وہ صدائے دیران و آواز
ہم مرکبان و شیہہ ستوران جھنکار تیغ سے پریشان ہو کے بھاگ گئے تھے اپنے اپنے مسکن چھوڑ کر کہ معلوم اس
صحرا میں کون سی بلا نازل ہوئی ہے جو یہ صدا بلند ہو گیا قیامت آگئی ہے جو یہ شور و غوغا برپا ہے طائر جو
اوس طرف سے اوڑ کر جاتا تھا وہ شعلہ ہائے سحر سے جلکر کباب ہو جاتا تھا طائروں نے ادھر
جانا ترک کیا تھا اگر کوئی گم کردہ راہ آنکلا جس کی قضا آگئی اوسکے بال و پر جل گئے بریان ہو کر خاک پر گر پڑا
یہ عالم تھا وہ صحرا آتش جنگ سے کرہ نار ہو رہا تھا ہر سمت بازار مرگ گرم تھا کاسہ سر مثل کاسہ گلی کے
ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے طوفان جنگ برپا تھا بازار موت آراستہ تھا عروس مرگ سے
ہمکنار ہو رہے تھے باجے جنگی ہر طرف بج رہے تھے نقیبان بلند آواز نقابت کر رہے تھے

دلیرون کے دل بڑھا رہے تھے بہادرون کو جوش شجاعت دلا رہے تھے کہ رستم تھے اے
جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید یہ روز جنگ ہے آج کوشش نام و ننگ کرو شہر پناہ لاؤ
تم عروس موت کو ؛ دو طلاق اس زندگی کی سوت کو ؛ اے بہادرو یہی دن نام کرنے کا ہے
آج وہ تلوار کرو کہ صفحہ عالم پہ تمہارا نام باقی رہے اور ہر ایک نیکی کے ساتھ نام لے اور ہر ایک کی
زبان پہ یہ کلمہ جاری ہو کہ فلان زمانہ مین فلان بہادر بڑا کام کر گئے خوب جنگ و پیکار کر گئے
اور اپنا نام روشن کر گئے اون بہادرون کے نام لیکر تلوار اوٹھانا چاہیئے کیا بہادر تھے کہ کبھی
باہر قدم نہ رکھا کھیت رہے ایک قدم پیچھے نہ ہٹے خوب اپنے باپ دادا کا نام روشن کیا خوب ثابت
قدمی دکھائی جان شیرین کو عزیز نہ کیا نام کر گئے اے بہادرو اس سے بڑھکر کوئی بات نہین ہے مرنا
ایک دن ہے ضرور ہے آج کا مرنا خوب ہے اوس مرنے سے کہ پلنگ پہ پڑ کے مرے یہ موت بہتر
ہے اس مرنے مین نام ہے اوس طور کے مرنے مین بدنامی ہو گی سب یہی کہینگے کہ فلان بہادر کھیت رہا
اور پلنگ پہ پڑ کے مرنے مین بدنامی ہے پس ہر ایک یہی کہیگا کہ کیسا بودا تھا کہ پلنگ پہ پڑ کے
مرا پس جبکہ مرنا ہے تو اسی طور سے کیون نہ مرے کہ نیکنامی ہو اور ہر ایک خوش و خرم ہو اور ہر ایک
کی زبان پہ نام ساتھ نیکنامی کے جاری ہو نام نیک ہمیشہ برقرار رہتا ہے خیال کرو کہ قارون کس قدر
مال و دولت رکھتا تھا مگر بخیل تھا کوئی بھی اوسکا نام لیتا ہے اور نوشیروان نے جو عدالت و انصاف
کیا اوسکا نام آجتک صفحہ روزگار پہ قائم ہے اسی مضمون کو ایک شاعر نے کہا ہے شعر زندہ است
نام فرخ نوشیروان بعدل ؛ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ؛ قارون ہلاک شد کہ چہل
خانہ گنج داشت ؛ نوشیروان نمرد کہ نامی نکو گذاشت ؛ خیال کرو کہ رستم و سام و زال و بہرام
و نریمان و اسفندیار و سہراب و بیژن یہ بہادر باقی نہ رہے مگر انکے نام آجتک صفحہ روزگار پہ باقی
ہین اور کس طور سے لیئے جاتے ہین ؛ اونکی بہادری و شجاعت و جوانمردی کا نتیجہ تھا پس تم بھی ویسے ہی
کام کرو اور اسی طور سے نام کرو بلکہ اوس سے بڑھکر کہ اونکا نام صفحہ روزگار سے مثل حرف غلط
کے مٹ جائے اور تمہارا نام روشن ہو جائے اس طور سے نقیب صفون کے درمیان مین نقابت
کر رہے تھے اور بہادرون کے دل بڑھا رہے تھے اور جوش شجاعت دلا رہے تھے بہادر و دلیر و
جوانمرد جوش مین آ کے لڑ رہے تھے ایک تو نقیبون کی نقابت دوسرے جنگی ؛ جوانون کی صدا

بہادروں کے خون کو گرم کر رہی تھی وہ جسم جھم کر لڑ رہے تھے ہر طرف ہزاروں مر مر کے
گر رہے تھے مثل بسملوں کے تڑپ رہے تھے وہ صحرا بازار فنا کا نمونہ تھا ہر طرف ہزاروں بلکہ
لاکھوں نعشیں بے گور و کفن پڑے تھے کئی کوس کے گرد میں تلوار چل رہی تھی [illegible] خونوں
کے میدان بازار آتشگران معلوم ہوتا تھا ایسی جنگ ہو رہی تھی کہ پیر فلک کو خم ہو کے چشم پر
چشمہ لگائے ہوئے دیکھ رہا تھا باوجود اس پیرانہ سالی کے اوس نے اس طور کی کبھی جنگ آج تک
نہیں دیکھی تھی حیران تھا فرشتہ ہائے آسمان طرف زمین کے نگران تھے وہ شب کو جو تارے
نکلتے تھے وہ تارے نہ تھے بلکہ فرشتوں نے اس جنگ کے تماشہ کے لیے روزن بنا لیے تھے
کہ تاکہ تماشہ جنگ کا دیکھیں ساکنان فلک کا یہ حال تھا کہ حیران تھے وساکنان ارض خاک
کا نقشہ تھا کہ ہمہ تن چشم سے ہو گئے تھے اور لرز رہے تھے گاؤ زمین بار بار سینگ بدلتی تھی بسبب
کثرت بار کے کیونکہ مرکبوں کی تگاپو و گردش سے زمین کو زلزلہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کانپتی ہے کہ یہ
پھٹنے والی ہے ہر طرف غبار تکلاوی رنگ کا بلند تھا ایسی جنگ زیر فلک ہو رہی تھی کہ فرشتے پناہ مانگ
رہے تھے خفتگان خاک چونک چونک پڑتے تھے صدائے گرز و شمشیر و سم مرکب سے بہادروں
کے نعروں کی صدا اس قدر بلند تھی کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی کہیں پر پیدل باہم خنجر بازی
کر رہے تھے کہیں پر سوار لڑ رہے تھے کہیں پر پہلوانوں کی بہار تھی کہیں پر لاشوں کی قطار تھی کسی مرکب
کو قتل کیے پڑے تھے لاشوں کو پامال کر رہے تھے زمین ڈھیلی ہو کے ابا گئی تھی ہولیں عجب تلاطم تھا
سامان حشر و نشر دکھائی دیتا تھا بھائی کو بھائی کی خبر نہ تھی بیٹے کو باپ کی پروا نہ تھی فرزند پدر
کی ہلاکت کے درپے تھا ہر ایک کو اپنے نام روشن کرنے کی فکر تھی بہادران اسلام و مجاہدان مشہور
شعار و غازیان نامدار و دلیران نیک نام داد شجاعت و مردانگی دے رہے تھے دم شمشیر پر گلا
رکھے دیتے تھے کسی طرف تیر فگن صفیں باندھے ہوئے تیر اندازی کر رہے تھے کسی سمت
نیزہ باہم چل رہے تھے سنان نیزہ چمک رہی تھیں یا کسی سمت کمند اندازی ہو رہی تھی حلقہ
ہائے پیچ خم پوش تھے وہ حلقہ ہائے کمند نہ تھے بلکہ حلقہ اجل تھے کیا تحریر کیا جائے کس طور
کی جنگ ہو رہی تھی یہاں تو جنگ ہو رہی تھی راوی بیان کرتا ہے کہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا
کہ اس حقیر نے تحریر کیا ہے کہ جب البرز کلاہ اپنے افسران سپاہ کی پاس سے مع لشکر شاہزادہ

فلک بارگاہ عالم پناہ علمشاہ نوجوان پر شبخون مار کر بھاگ کھڑا ہوا تھا اور شاہزادہ اوس حال سے
آگاہ ہوا تھا تو شاہزادہ بھی لشکر اپنا بوقت سحر ہمراہ لیکر مع خیمہ و خرگاہ کے اوسکے تعاقب
مین اس قصد سے چلا تھا کہ جہان یہ نابکار ناہنجار روسکار فتنہ پرداز شعبدہ باز ملیگا اوسی
مقام پر قتل کرونگا زندہ نہ چھوڑونگا یہ میرے ہاتھ سے جاتا کہان ہے اسنے مجکو دھوکا دیا اور
میرے لشکر پر شبخون مارا بڑا نامرد ہے معلوم ہوا کہ اسکو طریقہ شجاعت سے بہرہ نہین ہے اسنے
میرے بھی لشکر کو ایسا ویسا خیال کیا کہ میرے لشکر پر شبخون کیا اب جب تک اسکو قتل نہین
کر لیتا ہون میرے اوپر کھانا پینا حرام مطلق ہے مین اوس وقت تک آرام پذیر نہونگا جب تک
ان سب کا کام تمام نہ کرونگا میرے اوپر نرم بچھونے پر سونا اور گرم طعام کھانا و سرد پانی پینا حرام مطلق
ہے یہ میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہے بدون او[illegible] قتل کئے ہاے میرے کلیجے چین نہ آئیگا مجکو قلق
ہے اوس سیہ کار کرنے والے کی کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہے جاتا کہان ہے یہ جو قسم کھائی اور اوسیوقت مع
لشکر کے اوسکے تعاقب مین روانہ ہوئے تھے چونکہ یہ آتش جو شعلہ مزاج تھے جو یہ کہتے ہین وہ
کرتے ہین اوسکے خلاف کبھی نہ کرینگے چونکہ قسم کھا چکے تھے شاہزادہ نے راہ مین کسی مقام
پر دم نہین لیا برابر لشکر کو لیئے ہوئے منزل بہ منزل کرتے چلے آتے ہین اگر بھوک وغیرہ
کل لشکر کو معلوم ہوئی تو مرکبون پر جو کچھ نصیب تھا کھا لیا اور طریقہ لشکر کا یہ ہے کہ جب کسی
مہم پر چلتے ہین تو بوتلون کو پانی سے بھر کر مرکبون کی گردن مین لٹکا لیتے ہین جب پیاس
لگی پانی پی لیا اوسی بوتل سے نکال کر یہ اسی طور سے اس لشکر کے سوار و پیادے بھی اپنے
پاس پانی لیئے ہوئے تھے اور پیتے جاتے تھے اور کھاتے جاتے تھے رات دن برابر راہ طے کرتے
تھے کسی مقام پر دم نہ لیتے تھے مرکبون کی یہ حالت تھی کہ فرط عطش سے زبانین نکل آئی تھین
جب اون بے زبانون کی یہ حالت ہوئی تو اہل لشکر نے عرض کیا کہ مرکبون کی فرط عطش سے
زبانین نکل آئی ہین اگر حکم ہو تو پانی پلا لین کہا کہ ضرور بس یہ جو حکم دیا اونھون نے اوسی مقام
پر ٹھہر کر پانی مرکبون کو پلایا کچھ دیر دم لیا پھر چل کھڑے ہوئے پھر اسی طور سے ہمراہ شاہزادے کے
رہ روی و مرحلہ پیمائی کرتے چلے آتے تھے کسی مقام پر دم نہ لیتے تھے مرکبونکو اوڑاتے ہوئے چلے جاتے تھے
راوی بیان کرتا ہے کہ نو لاکھ کا لشکر تھا جس جنگل و صحرا مین پہونچا وہان یہ حالت ہوئی کہ خاک

اوڑنے لگی چونکہ روادمی کی حالت سے آرہے تھے جو شے راہ میں پڑی وہ پامال ہو گئی
ہزاروں درخت سما ہو گئے ہزاروں پودے پامال ہو گئے عجب عالم تھا اتنے بڑے لشکر
کو رسد کا پہونچنا بہت مشکل تھا مگر ایسا بندوبست تھا کہ برابر رسد پہونچے جاتی تھی کمی نہ ہوتی تھی
خلاصہ یہ کہ آمدم بر سر مطلب علم شاہ مع لشکر کے عقب میں البرز کجکلاہ کے اور اسکے آنے کے دوسرے
دن یہاں آکر پہونچے یہ ابھی دور تھے کہ انکے کانوں میں دور ہی سے نعروں کی صدا آئی انہوں نے
حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھا سواے نعرہ و للکار کے کسیکو نہ پایا [illegible] الطاقی ہوا یہ مرکب سے
رکاب پر پاؤں رکھے چلا آتا تھا اوس سے فرمایا کہ وزیر اعظم یہ آواز کیسی ہے [illegible] یہ کیسا شور ہو رہا ہے
اور یہ ان لڑنا ہی کیونکہ نعروں کی صدا سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سخت معرکہ پڑا ہوا ہے اگر کسی ظالم
نے کسی مظلوم پر زیادتی کی ہو اور وہ مظلوم اوسکے ہاتھ [illegible] تو ہمکو خداوند کریم نے اسی غرض
سے پیدا کیا ہے کہ ہم بیکسوں اور مظلوموں کی مدد کریں اور داد خواہوں کی داد رسی کریں اور اونکو ظالموں کے
پنجے سے رہائی دیں تاکہ خداوند کریم ہم سے خوش ہو اور ہمارا ہر مقام پر نام روشن ہو اور [illegible] ہم اوسکے دین کی
رواج دینے کے لیے خلق کیے گئے ہیں سپہ سالار [illegible] لاؤ [illegible] ہم بھی آتے ہیں
مع لشکر کے بلا کے غنطاق کجکلاہ وغیرہ سے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لیکر آؤ میں آگے بڑھتا ہوں اور خبر لیتا ہوں
اونہوں نے عرض کیا کہ [illegible] کو پہلے ہوا سے دریافت کیجیے پھر لشکر لیکر چلیے کہ شاید کفار باہم
تماشا کر رہے ہوں اور لڑتے ہوں تو آپکو کیا ضرورت ہے اونکے درمیان میں دخل دینے کی وہ
باہم لڑکر اپنا آپ فیصلہ کر لینگے شاہزادہ نے فرمایا کہ اس امر میں یہ مطلب ہے کہ جسکو کمزور پاؤنگا
اوسکی کمک کرونگا اوسکے دشمن کو قتل کر کے اوسکی اور اوسکے اہل لشکر کی جان بچاؤنگا وہ میرا
احسان مند ہوگا اوسکے عوض میں وہ دین اسلام اختیار کریگا اور قبول کریگا یہ ملک بھی
اسلام آباد ہوگا اور یہی ہم سبکا منشا ہے کہ جس طرح سے ہو دین اسلام کی ترقی کریں اور رواج دیں
اس سے یہ امر حاصل ہوگا کہ ہزاروں بندگان خدا خون ناحق سے محفوظ رہینگے ہزاروں کی جانیں
برباد ہونے سے بچینگی ہزاروں راہ ضلالت سے نکلینگے اور خداوند کریم کو پہچانینگے جسکا
ثواب عظیم ہوگا غنطاق کجکلاہ نے عرض کیا کہ آپکو اختیار ہے ہم سب تو آپکے تابعدار و غلام
ہیں جو حکم عالی ہوگا اوسکو بجا لائینگے آپ تشریف لے چلیں ہم بھی عقب میں آتے ہیں راوی

بیان کرتا ہی کہ سماک تو پہلے ہی سے حکم پاتے ہی چل کھڑا ہوا تھا پاسے فنا طری مارتا ہوا چلا
جاتا تھا کہ درہ کوہ سے جو نکلا تو اوسنے جنگل مین ایک طوفان عظیم برپا دیکھا کہ جس سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ہنگامہ حشر برپا ہی جدھر اوسنے نگاہ اوٹھاکے نظر کی سواے تیر و شمشیر اور خاک اوڑنے
کے دوسری شی نظر نہ آئی مرکب دوڑاتے ہی ہنگامہ جنگ و پیکار گرم تھا آتش جنگ [illegible]
مین مشتعل ہو رہی تھی اسنے دیکھا کہ ایک طرف ساحرون سے مقابلہ ہو رہا ہی ایک طرف عیار ساحرون
اسپ پر اسپے کو پہچانتا ہوا اوس مقام پر آیا کہ جہان مقابلہ ہو رہا تھا اور آتش فساد برپا تھی
اسنے غور کرکے دیکھا تو اون لوگون مین اسکو کچھ لوگ آشنا سا معلوم ہوئے اب جو اسنے
دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو لشکری ہین البرز تیغ کلاہ کے اب اسنے نگاہ دوڑا کر دیکھنا شروع کیا تو
سب کو پہچانا انہین مین اسکی نظر البرز تیغ کلاہ پر پڑی اسنے دیکھا کہ البرز تیغ کلاہ مع اپنے لشکر کے لڑ رہا ہی اور
مقابلہ ہو رہا ہی اور تین بادشاہون کو دیکھا کہ وہ بھی لڑ رہے ہین اسنے دیکھا کہ ایک ساحر اژدر آتش دہان
پر سوار سحر کر رہا ہی اور بہت سے ساحر اوسکے ہمراہ ہین چونکہ سماک بلطافی لشکر البرز تیغ کلاہ کو پہچانتا
تھا اور کسیکو نہ پہچانتا تھا نہ وہ لوگ اسکو پہچانتے تھے اور لشکر اسلام مین سواے صاحبقران
و خواجہ عمرو کے اور کسی سے آگاہ نہ تھا کیونکہ یہ لشکر صاحبقران کا شریک ہوا اور جو سردار بیرون
طلسم تھے وہ لشکر مین یہان ہمراہ نہین آئے ہین یہ سردار اور یہ لشکر یہان شریک صاحبقران
ہوا ہی اس لشکر اور ان سردارون سے سواے صاحبقران و عمرو کے کوئی آگاہ نہین ہی سماک
نے یہ تو دیکھا اور نشان لشکر سے اوسکو معلوم ہو گیا کہ کافرون و اہل اسلام مین مقابلہ ہو رہا ہی
کیونکہ یہ امر تو ہر ایک پر ظاہر و ہویدا ہی کہ کافرون کی یہ علامت ہی کہ اونکے لشکر کے علمون کے پھریرے سیاہ
ہوتے ہین اور اہل اسلام کے لشکرون کے سواے سیاہ رنگ کے ہر رنگ کے پھریرے
ہوتے ہین پس یہی علامت ہی کفر و اسلام کی علم ہاے لشکر سے اسنے شناخت کر لی یہ دیکھکر
اب اسکو فکر ہوئی کہ کیونکر دریافت کرون کہ یہ کن لوگون سے مقابلہ ہی اور کون مقام ہی یہ حقیر
عرض کرتا ہی کہ ناظرین و دیگر لوگ یہ اعتراض نہ کرین اس حقیر پر کہ یہ معرکہ دربند شہر پر ہو رہا تھا
جیسا کہ دربند فتح نہین ہوتا ہی اوسوقت تک اوسکی راہ نہین کھلتی ہی پس یہ لوگ وہان کیونکر
پہونچ گئے اسکا جواب یہ حقیر ناچیز اسطور سے لقدم بالحفظ کرکے قبل انکا اعتراض دیتا ہی اس خیال

کہ یہ اعتراض ہیرے اوپر ہوئیگا بطور دفع اعتراض کے یہ جواب ہی تاکہ ناظرین اس حال سے
بھی آگاہ ہو جاویں وہ جواب یہ ہی کہ یہ معرکہ بیرون دربند تھا کیونکہ شیر جادو صاحبقران کو
بیرون دربند واسطے قتل کرنے کے لایا تھا اوس مقام پر یہ معرکہ پڑا اسی سبب سے سب
لشکر شریک شیر جادو ہوا اور لشکر صاحبقران بھی آکر شریک صاحبقران ہوا ورنہ ساحر
تو اندرون دربند جاسکتے اور غیر ساحر بیرون دربند رہ جاتے دوسرے اگر یہ لشکر جو کہ
شیر جادو کی کمک کو آئے تھے اسکے طلب کیے ہوئے تھے انکی خبر کے لیے شیر جادو نے طائر
سحر مقرر کیے تھے جب یہ قبل اس معرکے کے آتے تو طائران سحر شیر جادو کو خبر کرتے اگر اسکو
منظور ہوتا تو وہ اندر دربند کے طلب کرتا ورنہ بیرون دربند اونکو اترنے کی اجازت دیتا
کیونکہ بدون اسکی اجازت کے کوئی داخل دربند نہیں ہو سکتا ہی ہاں ساحر تو جا سکتا ہی
خواہ اجازت ہو خواہ نہ ہو بسبب سحر کے جاننے کے جا سکتا ہی یہ معرکہ اندرون دربند نہ تھا بلکہ
بیرون دربند تھا اور معرکہ پڑا ہوا ہی اسکا خیال رہے اور اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ دربند
شیر جادو کے نام سے طلسم بند کیا گیا ہی اسکے آبا و اجداد اس دربند کے حاکم ہوتے چلے آئے ہیں
اور سب اسی نام سے مشہور تھے جب یہاں کا حاکم جو کہ اسکے بزرگ تھے مرنے لگا اوسنے
جو اس لائق ہوا کہ حکومت کرے اوسکے نام پر اس دربند کو سحر بند کر دیا اسی طور سے ہوتا
چلا آیا چنانچہ جب شیر جادو کا باپ شیر ششم مرنے لگا تو اوسنے اپنے فرزند یعنی شیر ہفتم
جو کہ اب حاکم ہوا اپنے قریب طلب کیا اور اوسکو سب طریقہ تعلیم کے اور جس طریقہ سے ایک حاکم
دوسرے کو حال دربند سے آگاہ کرتا تھا اور اپنا سحر برطرف کرتا تھا اور جو حاکم ہونے والا ہوتا
تھا اوسکا سحر قائم کراتا تھا اوس طور سے اسنے بھی کیا کہ اپنا سحر برطرف کر لیا اور اپنے فرزند
کا سحر قائم کرایا اس سبب سے یہ امر ہی کہ اگر شیر جادو مارا جائیگا تو یہ دربند فتح ہو جائیگا اور یہ بھی
اپنے مرنے کے زمانہ کو بذریعہ سحر کے دریافت کر لیتا تھا اس سبب سے یہ بندوبست کرتا تھا
یہ جملہ معترضہ تھا آمدم برسر قصہ شیر جادو نے یہ خیال کرکے ادھر اودھر دیکھنا شروع کیا
اسکی نگاہ صاحبقران پر پڑی دیکھا کہ پہلوان لشکر کے ہمراہ ہیں کیونکہ یہ لوگ تو درمیان لشکر کے
زندہ تھے اور لشکر کے ساتھ کھڑا ہوا جواب اودھر اودھر دیکھ رہا ہی کیونکہ صاحبقران و خواجہ

دیکھیے یہ اس خیال سے ادھر ادھر دیکھو رہے تھے کہ کوئی سوار یا پیدل لشکر سے جدا ہو تو اوس سے
دریافت کروں کہ یکایک سامنے کی نگاہ خیموں وبارگاہوں پر پڑی اوس نے دیکھا کہ ہزاروں خیمے
وبارگاہیں لگیں ہیں دیے چوبے وقلندریاں برپا ہیں اور وہاں شاگرد پیشہ پھر رہے ہیں اور انتظار کر رہے
ہیں اسنے خیال کیا کہ ان لوگوں سے چلکر دریافت کروں یہ اودھر کو صورت بدل کر چلا تھا کہ اسنے دیکھا
کہ چند سوار وپیدل لشکر سے جدا ہوکر ایک درخت کے سایہ میں کھڑے ہوے اور تلواروں و خنجروں سے
خون پاک کر رہے ہیں یہ اب اونکی طرف چلے اوس راہ کو ترک کیا اس خیال سے کہ ان سواروں سے
دریافت کر لو تو پھر دور کیوں جاؤ یہ اپنی صورت مسافر کی سی بنائے ہوئے تھے یہ اون سواروں
پیدلوں کے قریب آئے لیکن بطور اہل کفار سلام کیا اونھوں نے جو دیکھا تو ایک مسافر کو مع بار سفر کے پہنچے
سامنے کھڑا پایا پوچھا کہ ای بھائی تم ہمارے پاس کس غرض سے آئے ہو اگر اس غرض سے آئے ہو کہ
تمھارے پاس زاد سفر نہیں ہے گرتنے یہ خیال کیا ہو اپنے دل میں کہ ان لوگوں سے کچھ حاصل کریں
تو ہم خود بلا میں مبتلا ہیں آج چار شبانہ روز سے لڑ رہے ہیں اپنے بادشاہ کے ہمراہ اسوقت ہم زیادہ
تھک گئے تو اس خیال سے اس درخت کے نیچے آکر کھڑے ہوئے کہ ذرا دم راست کریں بھائی
ہمارے پاس کیا ہے سوائے تلوار و سپر و نیزہ اور مرکب کے ہاں اگر اس آفت میں نہ مبتلا ہوتے اور
فرودگاہ پر ہوتے تو کیا مضائقہ تھا جو کچھ ہمکو ممکن ہوتا ہم حاضر کرتے اسوقت ہم مجبور ہیں یہ جواب پایا
کہ میں آپ لوگوں کے پاس کچھ لینے نہیں آیا ہوں بلکہ میں ادھر سے جاتا تھا میں نے جو یہ معرکہ
عظیم برپا دیکھا تو خیال پیدا ہوا کہ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ معرکہ کس سے ہو رہا ہے اور یہ کون لوگ
ہیں اب لوگوں کو تو پہچان لیا کہ آپ سب خداوند عجائب کی بندگی کرنے والے اور اونکے بندہ ہیں اور
اور جو آپ لوگوں کے حریف ہیں اونکے طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے آسمانی کے بندے
ہیں بس یہ دریافت کرنا تھا کہ ان لوگوں سے کیوں مقابلہ ہو رہا ہے اور کیا وجہ مقابلہ کی ہے اور یہ کیا
مقام ہے ورنہ مجھکو کچھ احتیاج خرچ نہیں ہے نہ ضرورت ہے آپکے اقبال اور خداوند کے فضل سے میرے
پاس سب کچھ ہے میں اپنی نوکری پر سے اپنے مکان کو رخصت لیکر جاتا تھا میں رہنے والا شہر
قسطنطنیہ کا ہوں مجھکو ایک سال کی مہلت ملی ہے دو ماہ ہوتے ہیں مجھکو وہاں سے نکلے ہوئے اور دریا
طے کر کے تم ہوتے راہ میں بیمار ہو گیا تھا جہاں میں نوکر تھا اوس ملک کا نام کوہ بلور ہے اسپر بیاباں قلعہ

کو جاتا ہون کوہ بلور سے آتا ہون یہ معرکہ دیکھکر میرے حواس جاتے رہے اون سوار دن
نے کہا کہ بھائی آگاہ ہو کہ یہ سرحد دربند مینر ہے اور شہر مینر ہے یہان کا حاکم مینر جادو ہے طرف سے
شنگال جادو بادشاہ طلسم کے جو سامنے اژدر آتش فشان پر سوار لشکر سے لڑ رہا ہو یہ بھی حاکم ہے
ہلاگرد سکی ملک کو اور ملکون سے آ گئے ہین اوس سے اور طلسم کشا سے آج چار دن سے لڑائی
ہو رہی ہے طلسم کشا کو شکست ہوئی ہے اور اوسکو ہرا بھگا دیا چل رہی ہے پہلے تو حمزہ کو مینر جادو نے
فقرہ دیکر اسیر کر لیا تھا سب کا سب اپنے قبضہ مین کر لیا تھا مگر حمزہ کے عیار خواجہ عمرو نے آکر حمزہ کو رہا کیا
حمزہ اکیلا لڑنے لگا اسی عرصہ مین ہمارا بادشاہ اسفندیار صحرانشین مع لشکر کے آکر پہنچا وہ بھی مینر جادو
کا شریک ہوا اور مقابلہ کرنے لگا بعد ایک روز ایک لاکھ سے آیا پھر لڑا ہے سب مینر جادو کے شریک
ہو کر لڑنے لگے کہ حمزہ کے مددگار آ گئے اونکو بھی خبر ہوگئی اسکے بعد کل لشکر حمزہ جو کہ حمزہ کے شریک
ہوئے اور اسی طلسم کے رہنے والے تھے دوسرے جو جو دربند تھے حمزہ سے ملے ہم دیکھ چکے تھے اور اون
دربندون کے حاکمون نے اطاعت کی تھی وہ آ گئے اور حمزہ کی طرف سے لڑنے لگے اوسی زمانہ مین
کوہ البرز کجکلاہ حاکم کوہ البرز ہے پانچ لاکھ سپاہ سے آکر پہنچا اور شریک جنگ ہوا اور لڑنے لگا راوی بیان
کرتا ہے کہ البرز کجکلاہ کے مع لشکر کے آنے کی ان لوگون کو خبر نہ تھی یا وہ جو شریک جنگ ہوکر لڑنے
لگا جب سب کو معلوم ہوا ان لوگون پر کیا گذری لشکر اسلام و صاحبقران بھی اس حال سے آگاہ ہو گئے
کہ مینر جادو کی کوہ البرز کی طرف سے کمک آئی ہے البرز کجکلاہ مع پانچ لاکھ سپاہ کے آیا ہے اور شریک
جنگ ہوا ہے مگر کسی مقام پر سے بھاگ کر آیا ہے صاحبقران خواجہ عمرو سے سن چکے تھے کہ علمشاہ
مع نو لاکھ سپاہ کے براستہ البرز کجکلاہ کوہ البرز کی طرف گئے ہین صاحبقران نے خیال کر لیا
تھا کہ ضرور اسنے میرے فرزند کے ہاتھ سے شکست کھائی لیکن ترک دیتی مع لشکر کے اسکے غضب
مین آتا ہو کیونکہ جب خواجہ نے باغ حکیم استقلینوس سے جہانگیر وغیرہ کے رہا کرنے کی اور اپنی
عیارون کی اور لشکر اسلام کی حالت اور علمشاہ کے گرفتار ہونے اپنے رہا کرنے کی
تیاری کرکے بیان کی تھی تو یہ بھی کہدیا تھا کہ علمشاہ طرف کوہ البرز کے گئے گو شاہی البرز کجکلاہ
کے گئے ہین ناظرین کو یاد ہوگا یہ سب واقعہ جلد اول مین اس فقیر نے تحریر کیا ہے صرف براے
یاد دہی چند سطرین اس مقام پر تحریر کر دین تاکہ ناظرین کو خیال آ جائے اور معلوم ہو جائے

اونھون نے سوارون سے یہ سب حال بیان کیا اور البرز کجکلاہ کی بھی حالت بیان کی تب اون
ساحر نقلی نے جواب پایا کہ اسے معلوم ہوا کہ ہنیر جادو اور حمزہ جو کہ لشکر خدا پرستان کا صاحبقران
ہے مقابلہ ہو رہا ہے اب مجھکو تمہارے کہنے سے پایا کہ حمزہ کا کچھ لشکر زیر کوہ بلور یہیں پڑا ہے اور حمزہ
کے آنیکا انتظار کر رہا ہے حمزہ اون سبکو اوس مقام پر متعین کر کے خود برائے فتح طلسم چل کھڑا ہوا تھا
اسے معلوم ہوا کہ یہ وہی حمزہ ہے اور اب بخوبی معلوم ہوا کہ ہنیر جادو سے اور حمزہ سے مقابلہ ہو
خداوند تعالی سب حمزہ پر ہنیر جادو کو فتح دے اون سوارون نے کہا کہ ضرور فتح ہوگی اسقدر گفتگو [؟] سب نے
کہا ان ہی میں الناس کی قضا یہان لائی ہے اوسی بھائی کو حمزہ کے بھی ہمراہ لشکر کثیر ہے مگر ہم سے یہ لوگ کیا
مقابلہ کرینگے یہ کہکر دو سوار خاموش ہو رہے سماک نے کہا کہ اب میں اپنی منزل کو روانہ ہوتا ہون
دل میں خیال کیا کہ چلکر شاہزادہ کو جلد اس امر سے آگاہ کرون اور خبر دون کہ ہنیر جادو ایک ساحر
ہے اور وہ شہر سیمرو کا حاکم ہے اوس سے اور صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اور ایکا جلالت [؟] بھی اوسی
مقام پر موجود ہے اور ہنیر جادو کا شریک ہو کر صاحبقران سے لڑ رہا ہے جلد چلیے اور صاحبقران
کے شریک ہو کر دشمنون سے اونکے لڑئیے اور مقابلہ فرمائیے اور اپنے حریف کو سر میدان لوٹ کر
قتل فرمائیے سماک اپنے دل میں تجویز کر کے اونکے پاس سے چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ وہان
میدان جنگ میں ایک کافر کو صاحبقران نے قتل فرمایا نعرہ تکبیر بلند کیا میں بارہا عرض کر چکا ہون
کہ صاحبقران کے نعرہ کی صدا چونسٹھ کوس تک جاتی ہے اب جو صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر
بلند فرمایا تمام صحرا ہل گیا سماک نے جو نعرہ صاحبقران کی صدا سنی اوسکو یقین کلی ہو گیا اور یہ
جلد جلد وہان سے چلا کہ ادھر صاحبقران نے جو دیکھا کہ ایک مقام پر بہت سے لشکر کے چند سردار
نرغہ کفار میں گھرے ہوئے ہیں آپ اپنی رسم مبارک کا نعرہ کر کے اور عقرب سلیمانی کو علم فرما کے اونکا
تیغ کفار پر حملہ ور ہوئے نعرہ زنان صاحبقران امیر عرب ضیغم روزگار بحکم خدا اسپ [؟] شمشیر چار بیگی
تیغ قمقام و صمصام نام یکی تیغ عقرب سبکے ذوالجام [؟] حق کافران از جہان پاک کرو سر سرکشان
حملہ ور خاک کردہ ہیچ بلی برکشم از غلاف و تزلزل فلک در میان مصاف و بیلو کر کے اوس
مجمع پر جا پڑے اور قتل کرنے لگے سماک نے اسکو نام مبارک بھی سن لیا اور وہان سے قطرہ زن ہوا
کہ خبر کرون اور ہوسیہ علمشاہ اشتر بالا کجو [؟] فرنگی کو پڑھا کر تحفہ سمیتا ان فرنگی کو کیا نہ دے ہیں

رکھے ہوئے چلے آتے تھے سنگ کھونا صلہ پر تھا کہ اونکے بھی کان مین صاحبقران کے نعرہ کی صدا
پہونچی پہلے تو صاحبقران کے تکبیر کی صدا اونھون نے سنی اوسی صدا پر کان کھڑے کیئے دل مین کہا کہ یہ
تو پدر بزرگوار و نامدار کے نعرہ کی صدا ہی گیا اونھین سے کسی مقام پر جنگ و پیکار ہو رہی ہی یہ دل مین
خیال کر کے مرکب کو مہمیز کیا اور تیز کر کے چلے کہ صاحبقران کے نعرہ کی آواز آئی اب تو آپکو یقین ہو گیا
کہ کسی مقام پر صاحبقران سے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی جلد چلو اور شریک جنگ ہو کہین البرز گجلا
سے تو مقابلہ نہین ہو گیا وہ اودھر کو آتے ہون یہ اودھر سے جاتا ہو راہ مین مقابلہ ہونے لگا ہو شاہزادہ
یہ خیال کرتا ہوا اور مرکب کو تیز کیئے چلا آتا تھا کہ یہ تو اودھر سے جاتے ہین اودھر سے پاسے شاطری
مارتا ہوا تیز اتیز چلا آتا ہی سماک نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب درہ کوہ مین داخل ہوا تھا تو وہ مسافر کی
صورت جو بنا ہوا تھا بدل ڈالی تھی اپنی اصلی صورت پہ چلا تھا اودھر سے یہ داخل درہ ہوا تھا اودھر
سے شاہزادہ لیپ شاہزادہ نے جو سماک کو آتے ہوئے دیکھا لیکار کر فرمایا کہ کیون سماک کیا خبر لائے
کچھ دریافت ہوا کہ یہ کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور کون لڑ رہا ہی میرے کان مین تو والد بزرگوار امیر حمزہ
نامدار صاحبقران عالی وقار کے نعرون کی صدا آرہی تھی کیا اونسے اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی کچھ
تمنے دریافت کیا تمہین کچھ حال کھلا سماک لپک کر قریب شاہزادہ آیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے آقای نامدار
و ای سوار ے قدر شناس فلک اساس ای شاہزادہ بلند مرتبہ ای فلک پناہ ای علی شاہ عالیجاہ آگاہ ہوجیئے
کہ حضور صاحبقران عالیشان سے اور سنبر جادو حاکم دربند نیمروز سے آج چار دن سے برابر مقابلہ
ہو رہا ہی یہ وہی سنبر جادو ہی کہ جسکی کمک کے لیئے البرز گجلا اپنے ملک سے چلا تھا اور آپنے البرز کو
راہ مین گھیرا تھا اور شکست کھا کر اور شبخون مار کر چلا تھا وہی یہان آکر پہنچا اور سنبر جادو کا شریک
ہوکر لشکر اسلام سے لڑنے لگا خداوند صاحبقران کیا صاحب اقبال ہین اونھون نے یہان بھی
آکر لاکھون کا لشکر جمع کر لیا بادشاہ سابق نے اطاعت کی اور کئی دربند صاحبقران نے فتح فرمائے
اون دربندون کے حاکم بھی شریک ہو گئے لاکھون ساحر و لاکھون بحیر ساحر لڑ رہے ہین اور اپنی جانین
دے رہے ہین اور پاے مبارک صاحبقران پہ نثار کر رہے ہین جلد تشریف لیجیئے شریک ہو کر
جہاد فرمایئے اور کفار کو فی النار فرمایئے اپنے حریف کو سر میدان ٹوک کر قتل فرمایئے آپنے سماعت
تو فرمایا ہوگا کہ صاحبقران نعرہ پہ نعرہ فرما رہے ہین بہت بڑی جنگ عظیم واقع ہو رہی ہے

سحر بازی شعبدہ سازی ہو رہی شعلہ سحر کے بلند ہیں اس طور کا معرکہ تو کبھی نظر میں نہیں آیا کیا عرض کروں کہ
جس طور سے تلوار چل رہی ہے کہ کل حال جو اون سواروں کے زبانی سنا تھا سب خدمت شاہزادہ
میں اول سے آخر تک عرض کیا اون سواروں نے بھی کل حال اول سے آخر تک سمک سے بیان
کیا اور یہ بھی سنا کہ البرز سجکلاہ بھی اسی مقام پر مع لشکر کے موجود ہے اور لشکر اسلام سے مقابلہ کر رہا ہے
اور لڑ رہا ہے چپ آنکھوں میں خون اوتر آیا سمک سے فرمایا کہ تو لشکر کو لیکر بہت جلد آ میں جاتا ہوں
اور ابھی جا کر اس معرکہ کو سر کرتا ہوں اگر فضل خدا شامل حال ہوتا ہے مجکو یہ حال نہ معلوم تھا کہ
صاحبقران پر یہاں یہ آفت گزری ورنہ میں اب تک کبھی کا پہونچ چکا ہوتا جب میں نے
نعرہ کی صدا سنی تو مجکو یہ خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہے صاحبقران کسی مقام سے اس طرف کو
تشریف لاتے تھے اودہر سے البرز بھاگا ہوا جاتا تھا راہ میں مقابلہ ہونے لگا اب معلوم
ہوا کہ خاص صاحبقران سے مقابلہ ہو رہا ہے اب میں کب رک سکتا ہوں اوسی میدان جنگ میں
سپہ سالار البرز سجکلاہ و خود البرز سجکلاہ کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالتا اب یہ لوگ میرے ہاتھ سے جا کے
کہاں ہیں سب شبخون مار کر بھاگ گئے تھے اسی غرض سے معلوم ہوتا ہے اودہر کو بھاگ کر آگئے ہیں
خیر دیکھا جائیگا یہ فرما کر سمک کو طرف لشکر کے روانہ فرمایا اور فرمایا کہ عنقا و سجکلاہ وغیرہ سے
سب حال کہنا اور کہنا کہ بہت جلد لشکر لیکر پہونچو یہ بھی کہدینا کہ علمشاہ نے کہا ہے کہ کوئی تمہاری
کمک کی ضرورت نہیں ہے نہ میں تمہارے بھروسے پر اودہر آیا ہوں میں اپنے خدا پر تکیہ رکھتا ہوں
مگر اصل امر یہ ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کبھی ثواب میں داخل ہو اور تمہارا نام بھی مرد غازیان
دیندار میں تحریر ہو کیونکہ تم سب لوگ مسلم ہو چکے ہو تو ثواب حاصل ہو اور ہمارے طریقہ
جنگ سے واقف ہو یہ نہ خیال کرنا کہ علمشاہ تمہارے بھروسے پر لڑتا ہے تم خیال کر لو کہ میں
تمہارے ملک میں یکہ و تنہا آیا تھا اور میرے خدا نے میری کمک کی کہ تم سب نے میری اطاعت
کی پس اگر ثواب حاصل کرنا ہے اور عقبی درست کرنا ہے تو آؤ آیندہ تمکو اختیار ہے سمک تو یہ
پیام لیکر لشکر کی طرف چلا اور شاہزادہ نے مرکب کو کوڑا کیا جس مرکب نے کبھی چابک کی نہ
پڑی ہو اور سیر کوڑا پڑے پھر وہ مرکب کب رک سکتا ہے بلبلا کر چلا شاہزادہ کو اسقدر عجلت
تھی کہ مرکب کو کوڑا لگا دیا ورنہ آج تک کبھی کوڑا مارا تھا صرف اشارہ سے کام لیتے تھے

کوشے کا پڑنا تھا کہ مرکب ہوا ہو گیا گویا پر نکل آئے لیے ایک چشم زدن میں وہ مرکب دروہ کوہ سے باہر
آیا اب جو باہر آکر شاہزادہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو میدان میں ہنگامہ حشر و کشر بپا پایا بہرسمت
تلوار چلتے ہوئی دیکھی جس جگہ نگاہ شاہزادہ کی البرز مجید و اوسکے سپہ سالار اہل لشکر پڑی
پس اوسی مقام سے تیغہ کھینچ تان کو ملنا لیکے تمام سے لیکا یہ نعرہ کر کے البرز کجکلاہ و او سپہ سالار
پر دغا میں آ پہونچا تو میرے ہاتھ سے بھاگ کر یہان آیا تھا میں یہان بھی مثل ملک الموت
کے تیرے سر پر نازل ہوا اگر تو ہزار گزند ست من زندہ و سلامت بدر رودی اگر تو آسمان
پر جاتا تو میں مثل ہ سطلوات کے تیرے عقب میں وہان بھی پہونچتا اور تم دونوں مکار کو
قتل کرتا اب کہان جا سکتے ہو ہوشیار ہو جاؤ منم رستم سلیمان ذی کین کشندہ قوی ہیکل سندری و دوہل
سندری قاتل کیہان فرنگی منم رستم شکوہ منم بہرام کلاہ منم علمشاہ رومی شہ قبیل زور ررکہ یہ
تخت عزروش افگندہ منشور دیگر اشہد اولاد امیر عرب شد کہ علمشاہ جو رستم لقب ہو یہ نعرہ
کر کے اور مرکب کو اوڑا کر لشکر کفار پر جا پڑے راوی بیان کرتا ہے کہ ایک تو دست زبردست
علمشاہ نامدار دوسرے تیغ آبدار لنگر وار جس کے ہاتھ پڑا برابر دو ٹکڑے کاٹ کر ہوئے اب جو تیغہ
برسنے لگا کفار فی النار ہونے لگے خون ہی برسنے لگا مگر صفت یہ تھی کہ علمشاہ اون لوگون کو
قتل کر رہے تھے جو کہ کافر اکفر تھے اہل اسلام سے کو آگاہ نہ تھے کہ کون اہل اسلام ہی
پہچانتے نہ تھے مگر علامت اسلام جو ان میں پائی جاتی تھی اوس سے شناخت کرتے تھے
کہ یہ خدا پرست ہی اوس عالم جنگ میں بھی یہ حواس تھے سوا کفار کے دوسرے کو نہ
قتل کیا خوب تلوار چلنے لگی انکے تیغہ نے تو تلاطم ڈالدیا شاہزادہ نے جو نعرہ کیا اور
نعرہ شاہزادہ کی صاحبقران و خواجہ نے صدا سنی صاحبقران نے دل میں کہا کہ میرا فرزند
دلبند کیونکر پہونچ گیا یہ تو اوسکے نعرہ کی صدا ہے شکر ہے خداوند کریم کا کہ میں نے اپنے فرزند
کی صدا سنی ادھر خواجہ نے جو علمشاہ کے نعرہ کی صدا سنی یا تو لوٹ رہے تھے یا ایک
مرتبہ وہان سے لپک کر ایسے شاطری مار کر دا ایک کوفی النار کر کے قریب صاحبقران آئے
اور کہا کہ اے حمزہ تم نے سنا کہ یہ کس نے نعرہ کیا اور کسکی نعرہ کی یہ صدا ہے میرے کان میں تو علمشاہ
کے نعرہ کی صدا آرہی ہے کیا علمشاہ آگیا ہے یہ کیونکر آیا اسکو کیونکر خبر ہوئی جو یہ آکر پہونچا کیون

حمزہ اسوقت تو خوب دل قوی ہو گیا ہوگا کیونکہ قوت بازو سخت جگر جبار ست چشم
آگیا حمزہ اسوقت تو دل قوی ہو گیا صاحبقران نے فرمایا میرے بھی کان مین اوسکی صدا
آئی ہے مگر تمنے تو مجھسے کہا تھا کہ وہ شہر عنطاقیہ سے مع لشکر کے طرف کوہ البرز کے بر آمد
ہوئیہ البرز کجکلاہ سکے گیا ہے اوہ دیر پیونکر آیا اور کس طور سے عالمشاہ کو اس معرکہ کی خبر ہوئی خواجہ
نے عرض کیا کہ کل مع لشکر کے البرز کجکلاہ بھی تو آیا ہے اور شریک ہوا ہے آپکے لشکر سے لڑرہا
ہے اور مقابلہ کر رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہان نہین ملا شاہزادہ کو معلوم ہوا کہ فلان مقام پر
مع لشکر کے گیا ہے پس شاہزادہ البرز کی تلاش مین ادہر آیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے
سنا ہے کہ البرز کجکلاہ کسی مقام سے بھاگ کر آیا ہے کسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ یہ ادہر مقابلہ سے
بھاگا کہ یہان آکر پہونچا خواجہ نے کہا کہ بہر طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمشاہ ہی کے مقابلہ سے
بھاگا ہے جبھی تو البرز کل یہان آکر پہونچا اور آج شاہزادہ آیا صاحبقران کو البرز کے
آنے کی خبر کسیطرح نہوئی سبب وہ مقر پہ ہوکر لڑنے لگا اوسوقت خبر ہوئی صاحبقران نے فرمایا
کہ خیر کچھ پروا نہین ہوسکے بالی کیونکہ برابر تلوار چل رہی ہے اور سے دلیرون کے بلند مین خاک اور گرد کی
ہر طرف غبار چھایا ہوا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ مین عالمشاہ کے پاس جاتا ہون اور
اوسکو آپکے حال سے آگاہ کرتا ہون اور آپکے لشکر کی علامت بتاتا ہون ایسا نہو کہ وہ [illegible]
خیال کرکے آپکے لشکر کے بھی لوگون کو قتل کرنے لگے تو بیگناہ اہل اسلام قتل ہون کیونکہ وہ آپکے
لشکر سے آگاہ نہین ہے اور نہ اونھون نے ان لوگون کو دیکھا ہے جہالت تو مزاج مین ہے دوسرے جب
وہ مصروف جنگ ہوتے ہین تو اپنے آپ مین نہین ہوتے شیر گرسنہ کی حالت ہوتی ہے کہ پھر کچھ
خیال نہین ہوتا ہے کہ سمجھ بوجھکر حملہ کرین جو سامنے آگیا تلوار کا [illegible] کردیا تمھاری اولاد
مین عالمشاہ کو سب سے زیادہ غصہ اور جوش شجاعت ہے دمشق کا واقعہ یاد ہوگا کہ لندھور کو مع
ہاتھی کے اوٹھا لیا تھا اور دریا مین پھینکنے چلے تھے کچھ اسکا خیال نہ تھا کہ ہمارے باپ کا
رفیق ہے یا ہمارا دوست ہے اگر تم نہ آجاتے تو عالمشاہ نے لندھور کا کام تمام کیا تھا یا مقدمہ قرامز
قسطاران مین سب کو تلوار ماردی تھی گو وہ عذر کر رہا تھا مگر کچھ خیال نہ کیا یہ حالت اوسکے
غصہ کی ہے ایسی حالت مین ڈرنا چاہیئے مین تمھارے اس فرزند سے بہت ڈرتا ہون صاحبقران

نے فرمایا کہ اب وہ ایسا نادان نہین ہے کہ اہل اسلام کو قتل کریگا کفار و اہل اسلام مین بہت
فرق ہے تم اطمینان رکھو وہ کافرون کو قتل کریگا کوئی خداپرست اوسکے ہاتھ سے مارا نہین جائیگا
خواجہ نے جواب دیا کہ مین تمھارے حال سے تو آگاہ کردون صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی ضرورت
نہین ہے وہ خود ہی آگاہ ہو جائیگا بلکہ اوسکو معلوم ہو گیا ہوگا تم اپنے کام مین مصروف ہو راوی
بیان کرتا ہے کہ صاحبقران خواجہ سے کلام بھی کرتے جاتے تھے لڑتے بھی جاتے تھے جب اس
طور سے صاحبقران نے خواجہ سے کہا خواجہ خاموش ہو رہے اور پھر اپنے کام مین مصروف
ہوتے مردون کی کمر ٹھونک لینے لگے اور لوٹ مارنے لگے راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ جو اکر لشکر
کفار پر گرے پہلے ہی حملہ مین ستراوکر دیا خصوصاً علمشاہ نے لشکر البرز کجکلاہ کا تو ناطقہ بند کر دیا
چن چن کر البرز کے لشکر کے لوگون کو قتل کر رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اہل اسلام بھی
ہر طرف لڑ رہے تھے ہر مقام پر سو سو دو دو سو مقابلہ کر رہے تھے اوسکا فرون نے جو دیکھا کہ
ایک جوان رعنا حسین و خوبصورت سر پر خود رکھے ہوے چہرہ سے رشید و دلاور پیدا ہے
حرب و ضرب سے درست مرکب پر سوار رخ سے نشان شجاعت و سرداری ہویدا ہے بعینہ
حمزہ صاحبقران کی صورت کفار سے مقابلہ کر رہا ہے جس غول یا جس صف پر جا پڑتا ہے
وہ غول و صف درہم برہم ہو جاتی ہے نعرہ اللہ اکبر زبان پر جاری ہے اہل اسلام سمجھ گئے کہ یہ
کوئی فرزند صاحبقران ہے صاحبقران کی کمک کو آیا ہے جب علمشاہ نے اپنا نام نعرہ مین ظاہر کیا
تو سبکو معلوم ہوا کہ یہ پسر حمزہ صاحبقران علمشاہ نوجوان ہے جسکا اکثر ذکر زبان صاحبقران
سے سنا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میرا ایک فرزند علمشاہ لشکر سے نکل گیا ہے اوسکی کچھ خبر نہین
معلوم ہے کہ کدھر گیا ہے اور کہان ہے یہ وہی شاہزادہ ہے کیونکہ وہ سنتا ہے کہ صاحبقران سے خداوند
کریم نے اس شیر کو بھی یہان پہونچایا اب ہم سبکو دونی قوت ہو گئی راوی کہتا ہے کہ واقعی اہل
اسلام کے دل قوی ہو گئے اور پھر یہ لوگ جم کر لڑنے لگے اہل لشکر البرز کجکلاہ و خود البرز کجکلاہ
و اوسکے سپہ سالار و سردارون نے جو نام شاہزادہ کا سنا اور نعرہ سنکر دم نکل گئے البرز و اوسکا
سپہ سالار ایک مقام پر لڑ رہا تھا اب جو نعرہ علمشاہ کی صدا سنی اور سر اوٹھا کر دیکھا علمشاہ
ڈٹا ہوا پایا بجز سعی جاتے رہے البرز مع اپنے سپہ سالار کے ایک مقام پر لڑ رہا تھا اب جو خوف کی

قریب بلا یا ہی کہ آپکو ایک پیام البرز نے بھیجا ہی وہ پیام یہ ہی کہ البرز نے کہا ہی کہ پچھلے لشکر
پر میں شبخون مارکر ادھر کو آیا تھا وہ بھی میرے عقب میں چلا تھا اب آکر پہونچا ہی جو میرے
لشکر سے لڑ رہا ہی لہذا اب آتا پہنچیے کہ اوسپر اور اوسکے لشکر پر سحر کر دیجیے تاکہ وہ اور اوسکا لشکر
بیکار ہو جاوے پہر ہم قتل کر لیں اگر یہ باپ بیٹے ایک ہو گئے اور دونوں لشکر تو پہر بڑی خرابی ہوگی یہ
سنکر کل پیام البرز کہلا اور اوسکے سپہ سالار کا سنبر جادو سے کہا سنبر جادو نے جواب دیا کہ میری
طرف سے کہنا کہ میں اوس سے واقف ہوں نہ اوسکے لشکر سے جو میں سحر کروں لہذا آپ اوسکے
نام سے اور اوسکے اہل لشکر کے نام سے مجکو آگاہ کیجیے اور اوس سے مقابلہ کیجیے چند ساحر روانہ
کرتا ہوں کہ وہ سحر کرینگے اوسکے اور اوسکے اہل لشکر کے ہاتھ پاؤں بیکار ہو جائینگے پس آپ
مار لیجیے گا بلکہ وہ ساحر یہ تدبیر کرینگے ایک دیوار درمیان لشکر حمزہ اور حمزہ اور لشکر پسر حمزہ
و پسر حمزہ کے قائم مقام ہو جاویگی آپ اوس پار دیوار کے پسر حمزہ کو مع اوسکے لشکر کے قتل
فرمائیے گا حمزہ اوسکی کمک تک بھی نہیں کر سکے گا اگر وہ آتا ہی تو آنے دیجیے اطمینان رکھیے جاتا
کہاں ہی حمزہ سے تو ہم اس سبب سے عاجز ہیں اور حمزہ پر اس سبب سے غالب نہیں
آسکتے ہیں کہ اوسکے پاس لوح طلسم ہی اور سحر نہیں اثر کرتا ہی پسر حمزہ پاس نہ لوح طلسم
ہی نہ کوئی ایسی شی ہی جو دافع سحر ہو ان لوگوں کا مار لینا کتنی بڑی بات ہی تم جاؤ میں ساحروں کو
بھیجتا ہوں اونکو نام بتا دینا اوس سردار نے کہا کہ اسقدر مہلت کب ہی جو نام بتائے
جائیں لہذا میں آپکو سب نام بتائے دیتا ہوں آپ اونکو تعلیم کر دیجیے گا اور شناخت
بھی بتائے دیتا ہوں پسر حمزہ کی وہی آپ ساحروں سے فرما دیجیے گا سنبر جادو نے کہا
کہ چلا بتاؤ تب اوس سردار نے کل نام سرداروں و بادشاہوں کے سنبر جادو کو بتا دیے
لشکر علمشاہ کے اور شاہزادہ کا نام بتا دیا اور کہدیا کہ پسر حمزہ بالکل ہمصورت حمزہ کے ہی
ہی اور اوسکی شناخت یہ ہی سنبر جادو نے کہا کہ اچھا اب تم جاؤ میں ساحروں کو حکم دیتا ہوں
وہ آکر تمہاری کمک کرتے ہیں وہ سردار اوڑا وہی طور سے لڑتا ہوا اپنے کو بچاتا ہوا پاس البرز کہلا
کے آیا اور جو کچھ سنبر جادو نے کہا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ تم اوس مقام پر جاؤ کہ جہاں پیشہ
ساحروں کو مقام جنگ سے الگ لے جا کے سب نام تعلیم کیجیے اسم علمشاہ اور علمشاہ کی

شناخت بتائی اور کہا کہ تم اوس مقام پر جاؤ کہ جہان پر لشکر البرز کھڑا ہے اور سپہ حمزہ
علمشاہ سے مقابل ہو رہا ہے یہ ساحر بموجب حکم لشکر غیر ساحران کی طرف روانہ ہوئے
بالاے ہوا اوڑتے ہوئے چلے تو ادہر کو جاتے ہین کوئی مقام دور تو تھا نہین تہوڑا عرصہ
ہوتا اوسی صحرا مین دونون لشکر لڑ رہے تھے ساحر وغیر ساحر ادہر سے آگے جا کر عنطاق
وغیرہ کو حکم علمشاہ سے آگاہ کیا پس عنطاق اوسیوقت کل لشکر کو لیکر فوراً بہت تیز
روانہ ہوا راستہ کو طی کر کے یہان آکر پہونچا جنگ و پیکار کو دیکھ کر اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ای
بہادرو یہ بڑے ہی نافرمان ہین اگر اس امر کا خیال رہے کہ اہل اسلام ہم لوگون کے ہاتھ سے
نہ قتل ہون اونکی شناخت سے بخوبی آگاہ ہو جاؤ بڑی شناخت یہ ہے کہ کل لشکر کافرین
نیلی پوشش ہے یا سیاہ پوشش ہے پس جسقدر سیاہ لباس پہنے ہون اور نیلا لباس پہنے ہون اونکو قتل
کرنا راوی بیان کرتا ہے کہ اس طلسم وغیرہ طلسم کے جسقدر باشندے ہین سب سیاہ لباس
پہنے ہین اور چونکہ اس طلسم کے جوال مین ہین اونکے بھی باشندے سیاہ لباس استعمال کرتے ہین
چنانچہ جو جو ملک علمشاہ نے فتح کیے اونکے باشندون و بادشاہون کے لباس تبدیل کرائے
اور فرمایا کہ یہ علامت کفر ہے اسکو برطرف کرو تاکہ ہم مین اور کفار مین تمیز ہو اسی طور سے
صاحبقران نے بھی یہی سبب ہے جو خدا پرست ہین وہ ہر رنگ کا لباس استعمال کرتے ہین سوا
سیاہ لباس کے اور یہی علامت اور نشان ہے اہل اسلام و کفار کی پس مطلب اس طور سے
عنطاق و کجکلاہ وغیرہ نے اہل لشکر سے کہا سب نے جواب دیا کہ بہت خوب اور ایکدم سے
تیرون کو سیدھا کر کے اور تلوارون کو علم کر کے با نیزہ دار یک کمک لشکر کفار پر کر کے
اور قتل کرنے لگے پھر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی پھر گویا زمین و آسمان سر ٹکرانے لگے بادو
دریا آتشین ملک شمشیرین کہانے لگے لشکر ساحران مین نارجیل نارنج ترنج کی بوچھار مین پتھرون
کی کالی گھٹا منودار تھی ساحرون مین بجلیان سحر کی وغیر ساحرون مین تلوارین چمک
رہی تھین مشعلین دہک رہی تھین ہوا تند چل رہی تھی کسی نے کسیکو مار کر گرایا تھا کسی سنگدل
نے تیرون کا مینہ برسایا تھا کہین کٹاری کا وار کہین تیغ و تلوار کی دھار شور نالہ بوق بلند
خون مین نہایا ہوا اہرا چند اس گلستان سے سحر کی و تیرون کی بوچھار تھی کہ ترک و ہر جگی

مقلوبہ واقع ہو تو وہان کا کیا حال ہوگا راوی کا قول ہے کہ جب علمشاہ نے یہ سنا کہ سیر لشکر آگیا اور اوسنے
چارون طرف سے کفار کو گھیر لیا ہے اب علمشاہ نامی نامی سردارون کو قتل کرتے ہوئے صدا سے
صاحبقران پر چلے جدھر سے صاحبقران کے نعرہ کی صدا آئی تھی اوسطرف علمشاہ نے اپنا رخ
کیا اور اوسی سمت کو مرکب کو مہمیز کیا ادہر سے صاحبقران اپنے فرزند کے نعرون کی صدا سنکے اوسی
طرف کو چلے یہ خیال فرماتے کہ مین اپنے فرزند ارجمند کو تو دیکھولون نہ معلوم کیا انجام ہوا اوسکے
دیدار سے تو نہ محروم رہون پس صاحبقران ادہر سے قتل کرتے ہوئے اور لڑتے ہوئے جاتے ہین
ادہر سے علمشاہ آتے تھے پس راوی بیان کرتا ہے کہ کل کفار ونکو معلوم ہوگیا کہ طلسم کشا کا فرزند علمشاہ
مع لشکر کے اپنے باپ کی کمک کو آگیا اب کفارون نے بھی جان دیکر لڑنا شروع کیا اسفندیار
ولاجورد ولاہور مین باہم صلاح ہوئی کہ یہ جنگ یون نہ موقوف ہوگی جبتک کہ حمزہ کو دستگیر
یا قتل نکرینگے اس سے بہتر ہے کہ ہم اور تم ملکر چلتے پھرتے ہوئے اور حمزہ کو ڈھونڈکر میدان
قتل یا اسیر کرین لاجورد نے کہا کہ رائے تو بہتر ہے اسفندیار نے کہا کہ یہ رائے ہے کہ ہم اور تم دونون
حمزہ کو ڈھونڈین اور کہین کہ تم سے مقابلہ ہے جب حمزہ ہماری طرف آئیگے تم دہنے پہلو سے وار کرنا
مین بائین پہلو سے پس حمزہ گھبرا جائیگا کہ کسکو جواب دون وہ اس خیال مین غرق ہوگا کہ
ہمارا ایک طرف سے اور تمہارا دوسری طرف سے وار ہوگا دونون کے وار برابر سے پڑینگے
جبتک وہ سپر کی پناہ کریگا اوسوقت تک یہان تلوارین اوسکے سر پر پہونچ جائینگی اوسکا کام
تمام ہوجائیگا ارسے لاہور یہ سنکر حمزہ کو ڈھونڈ کر مارین لاہور نے کہا اچھا چونکہ یہ تینون ایک مقام
پر برسر رہتے تھے یہ صلاح باہم کرکے اب لڑتے ہوئے حمزہ صاحبقران کی طرف چلے لاہور علمشاہ
کو تلاش کرتا ہوا چلا راوی بیان کرتا ہے کہ جب علمشاہ نے لشکر کفار پر نعرہ کرکے وار کیا تھا
سب نے اس نعرہ کی صدا سنی تھی سب نے اوسی حالت جنگ مین اوٹھا کر دیکھا تھا اور پہچان
لیا تھا کہ پسر حمزہ ہی باپ کی کمک کو آیا ہے پس اوسی شناخت پر لاہور چلا جدہر سے نعرون کی علمشاہ
اور صاحبقران کی صدا آتی تھی اوسی سمت کو یہ تینون سکار چلے ادہر جب الیرز کجکلاہ و اوسکے
سپہ سالار نے مشیر جادو کا جواب سنا سردارون سے کہا کہ تم لشکر پسر حمزہ کو اور دیکھو ہم جاکر پسر حمزہ
سے مقابلہ کرتے ہین اور اوسکو قتل کرتے ہین یہ دونون سکار بھی اوسی طرف کو چلے تنہا لڑتے ہوئے

یہ باہم صلاح کرکے کہ ایک طرف سے مین وار کرونگا اور ایک طرف سے تم وار کرنا اب راوی
نازک خیال ناظرین نیک خصال خجستہ مقال کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ یہ مقام غور کے قابل ہی کہ
بہتیر جادو نے چند ساحر بھیجے ہین کہ تم جاکر پسر حمزہ پر سحر کرو تاکہ وہ بیکار ہو جاوے البرز وغیرہ اونکو
قتل کرین ایک دشمن تو کم ہو اور ایک دیوار سحر درمیان اوسکے اور لشکر حمزہ و حمزہ کے قائم کرنا
تاکہ حمزہ اوسکی کمک کو نہ پہونچ سکے بعد پسر حمزہ کے [illegible] لشکر پسر حمزہ کو بیکار کرنا یہ
ساحر چل چکے تھے قاصد ہی کیا تھا جو عرصہ ہوتا یہی اگر ہوا پر تا ہم ہوئے اور خواجہ عمر نے جو اس
قیامت کی جنگ دیکھی اور صاحبقران و علمشاہ کے نور متواتر سے انکھون سے خیال
کیا کہ یہ وقت حمزہ سے جدا رہنے کا نہین ہی ایسا نہو کہ حمزہ کو کوئی چشم زخم پہونچے کیونکہ
حمزہ اسوقت نہایت جوش و خروش سے لڑ رہا ہی یہ سب لوگ مارکو ترک کرکے اور [illegible]
وہان سے نکل کھڑے ہوئے گو دل نہ چاہتا تھا مگر بسبب محبت حمزہ کے انکو تاب نرہی سب ترک
کیا اور صاحبقران کو تلاش کرکے اوسی مقام پر آکر پہونچے کہ جہان پر صاحبقران حملہ کر رہے تھے
خواجہ نے آکر صاحبقران کے رکاب پر ہاتھ رکھا اور کلیم کو اوتارا اور کہا کہ حمزہ گھبرا نہین مین تیرا غلام
تیرے پاس موجود ہون بہت ہوشیاری سے لڑنا یقین ہی کہ تھوری دیر مین کفار شکست کھاکر بھاگین
اور فتح ہو جاوے علمشاہ نے آکر وہ قیامت کا مقابلہ کیا ہی کہ اب رنگ لڑائی کا بدل گیا ہی کفار
منتشر الحواس ہو رہے ہین صاحبقران نے کچھ جواب نہ دیا برابر شمشیر زنی فرماتے ہوئے اشقر
دیوزاد کو مہمیز کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو اودہر سے جاتے تھے علمشاہ کے دیکھنے کے مشتاق
ہین اودہر سے علمشاہ بھی صاحبقران کی قدمبوسی کے اشتیاق مین آتے تھے لڑتے ہوئے
کہ ایک مقام پر ایک مجمع کثیر کفار کا تھا یہ دونون صاحب اوس مقام پر پہونچے اور کر
لگے مار کر اوس مجمع کو درہم و برہم کیا اب جو وہ مجمع کم ہوا صاحبقران کی نگاہ علمشاہ پر پڑی
چہرہ صاحبقران کا فرط خوشی سے گلنار ہو گیا اور اب صاحبقران چلے کہ فرزند کے قریب
پہونچ جاؤن کہ یکایک علمشاہ کی بھی نگاہ صاحبقران پر پڑی جیسے علمشاہ نے صاحبقران
کو دیکھا اوسی حالت جنگ و پیکار مین مرکب پر جھککر تعظیم کیا صاحبقران نے دعا دی اودہر
سے صاحبقران چلے اودہر سے علمشاہ چلے مین عرض کر چکا ہون کہ لاہور علمشاہ کی تلاش مین

چلا تھا اور اسفندیار ولاجور و صاحبقران کی تلاش میں یہ تینوں نابکار بھی لڑتے ہوئے
اوس مقام پر آپہونچے جیسے لاہور کی نگاہ علمشاہ پر پڑی اوسی مقام سے ڈانٹ کر کہا کہ او اسیر حمزہ کیا
سواروں و اہل لشکر کو قتل کر رہا ہے اور اودھر یا تو صفا کر رہا ہے مردان عالم سے آنکھیں چار کر
اور بہادروں سے مقابلہ کر کہ لطف تیغ زنی معلوم ہو پس آگے قدم نہ بڑھانا میں تیری گوشمالی کے
لیئے آتا ہوں اگر تو نے آگے قدم بڑھایا تو میں جانونگا کہ تو ڈر گیا مجھ سے اور اپنے باپ کے دامن
میں پناہ لینے کو جاتا ہے اور یہ خیال کرونگا کہ تو بڑا نامرد ہے یہ اوسکا کہنا تھا اور علمشاہ کا سننا
تھا یہ کلام اوسکے مثل نشتر کے دل میں در آئے اور نہایت ہی غصہ آیا آتش غیض و غضب کا کانون
سینہ میں مشتعل ہوئی اس تقریر کو سنتا تھا کہ ایک دود غلیظ کاخ دماغ کو توڑ کر باہر نکل گیا
اب بھلا انکو کب تاب تھی اور یہ کیا سنتے ہیں یا منھ کو پھیرتے ہیں آواز دی کہ او نابکار کیا لاف
و گزاف بکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تجھ سے کسی بہادر سے سامنا نہیں ہوا ہے ہم وہ ہیں کہ اگر آسمان
پھٹ کر گرے تو قدم نہ ہٹے تو کیا ہے جو ہم تیرے خوف سے دامن پناہ تلاش کرینگے اگر بہادر ہے تو
تو سامنے کھڑے ہم موجود ہیں یا وہ ہی سے بیہودہ بکتا رہا ہے میں تیری جان کا مالک اب موجود
ہوں دیکھ ہم موجود ہیں ابھی تجھکو مالک کے سپرد کرتا ہوں آتش دوزخ تیری بہشت و بہر نشانہ
ہر شعلہ لپکتا ہوا باہر نکل سکتے ہیں ارواح کافران جہان تیرے استقبال کے لیئے در
دوزخ پر موجود ہیں تو تجھکو عرصہ سے تلاش کر رہا تھا نہ معلوم تو کہاں پنہاں تھا خیر بارے
تجھکو غنیمت تو آئی جو تو میرے مقابل آیا یہ کہکر اوسی مقام پر مرکب روک کر کھڑے ہو گئے وہ نابکار
بھی یہ تقریر اپنی تقریر کے جواب میں سنکے مثل مار سر دم بریدہ کے پیچ و تاب کھا کر گردن
کو جھکا کر چلا تھا صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا کہ ایک پہلوان زبردست میرے فرزند کے
مقابل ہوا آتا ہے اس قصد سے اشقر کو بڑھایا کہ جب سے جلد کر تا مقابلہ کا تماشا دیکھوں
ایسا نہ ہو کہ درمیان میں لشکری آجائیں تو پھر تماشہ مقابلہ کا دیکھنے میں نہ آئیگا یہ خیال کرکے
آہا آہا کہہ کے پہلوانوں سے آواز دی کہ او [illegible] کہ ہرگز سب بڑھا کر جانا ہرگز کیا [illegible]
[illegible] کا تماشا [illegible] مقابلہ کرین [illegible]
آتے ہیں تو اہل لشکر کو قتل کرتے [illegible] تم [illegible] جان کے [illegible]

ہوا دیکھتا ہوں تم ہمکو نامرد خیال کرینگے یہ جو صدا آئی صاحبقران اوسی مقام پر قائم ہوگئے خواجہ نے
جو پیچھے پلٹکر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک طرف سے صاحبقران کی طرف لاجورد تلوار
علم کیے ہوئے تلوار سے خون ٹپکتا ہوا کرگدن پر سوار للکارتا ہوا چلا آتا ہے اور دوسری طرف
سے اسفندیار اسی حالت سے خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حضرت صاحبقران
پہنچا یہ ہو جائیے ایک طرف سے لاجورد دریا شگافت مالک صحرا لاجورد اور ایک سمت
سے اسفندیار ہو بالیقین مالک صحرا سے اسفندیار یہ آپ سے لڑنے کو آتے ہیں اور قریب ہے
حملہ کرنے کو اور لاہور زبردار نے علمشاہ کو گرفتار کیا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے دہن میں موجود ہوں
خدا مالک ہے اور حافظ کیا پرواہ ہے میرا تکیہ اوسکی ذات پر ہے صاحبقران خواجہ سے یہ کہہ رہے
تھے کہ اوسطرا لاہور سے اور علمشاہ سے سامنا ہو گیا کیونکہ وہ قریب آچکا تھا آنے سے سامنے آ
اوسی تیغ خون آلود کا جس سے لڑ رہا تھا اسنے علمشاہ پر خبردار خبردار کہکر وار کیا علمشاہ نے
فی سپر پر اوسکے وار کو روکا نہ پشت تلوار پر دست لگاکر لڑا راوی بیان کرتا ہے کہ اس مقام
پر جو اہل اسلام و کفار سے تلوار چل رہی تھی یہ معرکہ دیکھکر دونوں قریب قائم ہوگئے اور تماشا دیکھنے
کھڑے ہو گئے اس طور سے کہ اوسکے حافظ کے درمیان میں علمشاہ سے اور لاہور سے مقابلہ
ہے اور اوس مقام پر صاحبقران بھی ہیں اور اسفندیار و لاجورد بھی چلے آتے ہیں آ
باہر تلوار چل رہی تھی جو کفار و اہل اسلام اسی مقام پر تھے وہ لڑنے سے باز ہیں اور تماشا جنگ
کا دیکھ رہے ہیں کہ اسفندیار نے لاجورد سے کہا کہ اس مقام پر قائم ہو جاؤ لاہور اور بہر
حمزہ کے مقابلہ کا تماشا دیکھو تو پھر حمزہ پر حملہ کرنا وزاد بہر تو کلا لاہور نے تلوار کا وار کیا بہر
حمزہ نے سپر تک کو چہرہ کی پناہ نہ کیا یہ کیونکر اسکے وار ہو دکر گا لاجورد نے جواب دیا کہ اچھا پس
یہ دونوں اوسی مقام پر اپنی صفوں سے آگے کرگدنوں کو روک کر کھڑے ہو گئے اور تماشا مقابلہ
کا دیکھنے لگے علمشاہ نے یہ خیال کرکے اپنے دل میں کہ اس حرامزادے کے وار کو سپر پہ روکو وہ تب
تک تلوار اسکی چھین لوا سب اوسکو مہلت دوسرے وار کی نہ دو کیونکہ یہاں جنگ تلوار ہو رہی ہے ایسا
نہ ہو کہ یہ تیغ پار کر دیگا تب جانے اگر میں فضل خدا سے اسپر غالب آؤں دوسرے غصہ بھی بہت تھا
اوسی سپر سے چہرہ کی پناہ نہ کیا تلوار کی باڑھ سے لگاد لڑا دی جیسے تلوار قریب سر آئی

اور جسم سے وابستہ نہ ہو یا تلوار سپٹ پڑی پنجہ ہی پر وار کرکے نکال لیا پہلا کفر و آلہ پا قبضہ پہ پنجہ
گیا پنجہ کٹ کر دور گرا تلوار چھین لی تلوار کو سنبھال کر فوراً آ اوسکی کمر پر تیغ مارا پھر دوان پاک ہو کر اسپ جوڑ دیا
گیا پشت گرگدن سے مثل گولے کے اوٹھا لیا یہ رنگ دیکھکر اسقدر سپاہ لاچرد کفار کے
حواس جاتے رہے بلکہ اہل اسلام بھی حیران ہوگئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے دل مین کہا کہ واقعی
خداوند کریم نے ان لوگون کو بڑا صاحب طاقت خلق فرمایا ہے دیکھو تو شاہزادہ نے اس دیو پیکر
کو کیونکر اوٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا یہ لوگ تو حیران ہو رہے تھے اودھر علمشاہ نے لاہور کو گرد
سر چرخ دیکر فرمایا کہ شناخت خداوند کریم مین کیا کہتا ہے اوسنے جواب دیا اوسی حالت مین کہ میری
اگر ہزار جانین ہون تو ہر ایک نا حق پاسے خداوند جاسب پر نثار کرون مین کبھی دین اسلام نہ
قبول کرونگا یہ سنکے شاہزادہ کو اور زیادہ غصہ آیا پس اوسکو ہاتھ پر تول کر اسپ چو سے آسمان اوچھالا
تو وہ نظرون سے غائب ہو گیا یہ تلوار کو علم کرکے رکابون پر زور دیکر کھڑے ہوگئے جیسے وہ قریب
آکر ہو پہنچا ایک ہاتھ تو دوال کمر پر مارا مثل خیار تر کی دو ٹکڑے ہو گئے جب تک وہ ٹکڑے زمین تک
آیا ان آئین ایک ہاتھ اور رسید کیا کہ دو کے چار ہو گئے علمشاہ نے اوسکو چو رنگ ہوائی کہا یہ رنگ
جنگ علمشاہ دیکھکر کفار کے حواس جاتے رہے پہلے تو اسی واقعہ سے حیران ہوئے تھے کہ
اتنے بڑے پہلوان کو یون سر سے بلند کر لیا یہ واقعہ دیکھکر اور زیادہ تر حیران ہوئے یہ تو ہو نہ سکا
کہ آگے بڑھکر پنجہ شیر سے رہا کرتے جا ہوش کھڑے دیکھا کیے وہ مارا گیا راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ
کا لاہور کو قتل کرنا تھا انھون نے قتل کرکے اب جو نعرہ اللہ اکبر بلند کیا جو اہل اسلام اس مقام پر موجود
تھے اونھون نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا اور ہر طرف سے صدا تحسین و آفرین مرحبا کی بلکہ زمین و
آسمان سے تعریف کی صدا بلند تھی جو سردار و اہل لشکر لاہور اوس مقام پر موجود تھے اپنے بادشاہ
و افسر کو کشتہ دیکھکر ایک مرتبہ یہ خیال کرکے کہ اسنے ہمارے افسر و آقا کو قتل کیا ہم اسکو مارینگے تلوارین
علم کرکے حملہ ور ہوئے علمشاہ پر راوی بیان کرتا ہے کہ چند افسر اور عنطاف گجلاہ وغیرہ بھی لڑتے ہوئے
اوس مقام پر آگئے تھے اونھون نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ ہمارے آقا پر کفار حملہ کرتے ہین وہ بھی حملے
باہم غنت پٹ ہوگئے پھر اوسی مقام پر تلوار چلنے لگی پھر خون برسنے لگا پھر سر تن سے کٹ کر دور
گرنے لگے علمشاہ بھی نعرہ کرکے اونپر جا پڑے اودھر ان دونون نے جو یہ موقع دیکھا تھا اسقدر

ولاجورد کے کہ جنگ مغلوبہ ہونے لگی ایک مرتبہ ایک دہنی طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے
صاحبقران پر تلواریں علم کرکے گر پڑا اور صاحبقران پر وار کیا چونکہ صاحبقران تو ہوشیار تھے
کب ایسے فقروں میں آتے ہیں جیسے ہی ان دونوں نے وار کیے ویسے ہی صاحبقران نے ایک کے
وار کو پیش عقرب پر روکا دوسرے کے وار کو خالی دیا کہ پھر ان دونوں نے سنبھل کر وار کیا ایکی مرتبہ
صاحبقران نے دونوں واروں کو خالی دیکر اور اشقر کو بڑھا کر دونوں کی کمر بند میں ہاتھ ڈال دیا یعنی
دست راست سے اسفندیار کی زنجیر کمر تھامی اور دست چپ سے لاجورد کی اور نعرہ اللہ اکبر کر کے
کھینچکر پہلے ہی زور میں دونوں کو سر سے بلند کر لیا اور فرمایا کہ یہ شرط کہ ٹکرا دوں کہ دونوں کے سر
پاش پاش ہو جائیں یہ فرما کر لاجورد سے فرمایا کہ سنتا ہے پروردگار عالم کیا کہتا ہے اوس نے
کہا کہ او حمزہ میں تو کبھی اپنا دین آبائی نہ ترک کرونگا تو بیشک مار کو مجھ سے کہتا ہے کہ دین اسلام
قبول کر یہ سنتا تھا کہ صاحبقران نے اسفندیار سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا کہ اے حمزہ
تو واقعی جوانمرد ہے اور صاحب اقبال میں تیرے کہنے کو قبول کرونگا ایک شرط کے ساتھ کہ اوس شرط
تو مجھکو قبول کر میں ایک مشکل رکھتا ہوں اگر تو میری اوس مشکل کو حل کر دیگا تو میں ضرور دین اسلام
قبول کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تجھے ایک جیت معقول پیدا کی ہے میں اس ہنگامے سے
سے مہلت پاؤں تو تمہاری بات سنونگا اور کوشش کرونگا یہ فرما کر اسفندیار کو لیکر حوالہ خواجہ
عمر کے کیا خواجہ عمرو نے اوسکو اوسیوقت نذر زنبیل کر لیا ادھر صاحبقران نے لاجورد کو
اوٹھا کر گرد سر گردش دیکر ایسا جوش میں پٹکا لاجورد کا نقش زمین ہو گیا استخوان کا چورا
چورا ہو گیا لاجورد کا نشان تک نہ باقی رہا یہ رنگ جو اوسکے اہل لشکر نے دیکھا اور افسروں
لشکر ہمارے آقا کو حمزہ نے پکڑ لیا اور لاجورد کے اہل لشکر نے خیال کیا کہ ہمارے بادشاہ کو حمزہ
نے ہلاک کیا چونکہ ہمارے افسر مارے گئے اب ہماری زندگی بیکار ہے مر جانا بہتر ہے بس سب ایک مرتبہ
تلواریں علم کر کے صاحبقران پر حملہ آور ہوئے جو اہل اسلام اوس مقام پر موجود تھے وہ لڑنے لگے
تلوار چلنے لگی باہم سپاہ فریقین لپٹ گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی لشکروں میں غل مچ گیا کہ حمزہ
نے اسفندیار کو اسیر کر لیا اور لاجورد کو قتل کیا پسر حمزہ نے لاہور کو ہلاک کیا یہ خبر سنکر جادو
لوگوں میں ہوا کہ جو بادشاہ تمہاری کمک کو آئے تھے اون میں سے دو مارے گئے اور ایک اسیر ہو گیا

اب صرف البرز کجکلاہ باقی ہے اوسکا لشکر لڑ رہا ہے اور اون تینون بادشاہون کے لشکری لڑ
رہے ہین یہ خبر سنکے شیر جادو کے حواس جاتے رہے چونکہ اسکی قضا آگئی تھی اسنے دل مین
خیال کیا کہ تو چل کر حمزہ کو قتل کر اپنے سپہ سالار و اہل لشکر سے کہا کہ تم لشکر اسلام و ساحران اسلام
سے مقابلہ کرو مین جاکر حمزہ و پسر حمزہ کو قتل کرتا ہون یہ دونون میرے ہاتھ سے قتل ہوجاینگے
یہ کہکر اژدر سحر کو اوڑا کر طرف صاحبقران کے چلا تلوار چل رہی تھی آتش جنگ و پیکار گرم
تھی سر دھڑ سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین تن خاک پر لوٹ رہے ہین یہ عالم ہے کہ کسیکو کسی کی
خبر نہین ہے ایک طرف صاحبقران شمشیر زنی کر رہے ہین اور ایک سمت علمشاہ الغرض دونون
پدر و پسر کا یہ عالم ہے کہ جب ہاتھ لگایا برابر چار چار کے سر اوڑ گئے شمشیرین مثل برق
کے کوند کوند کر گر رہی ہین شعر ہر جا کہ شمشیر او کارگر بود یکی را دو کرد و دو را چہار کرد و دیگر
یکی زخم زد بر تن پہلوان که زان زخم لرزید پیر و جوان ۔ صاحبقران و علمشاہ و اہل
اسلام و سرداران اسلام و اہل لشکر علمشاہ و سرداران علمشاہ و پہلوانان علمشاہ نے تہلکہ
ڈالا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ البرز کجکلاہ اور اوسکا سپہ سالار لڑتا ہوا چلا آتا تھا لشکر
علمشاہ کا اسکو معلوم ہوا کہ علمشاہ نے لاہور شہر باد صاحب صحرا سے لاہوریہ کو قتل کیا
اور حمزہ نے لاجورد دریا شگاف کو قتل کیا اور اسفندیار صحرا شکن کو اسیر کیا ان
تینون کے لشکر جو سحر سے لڑ رہے ہین اپنے بادشاہون کے غم مین البرز نے اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا کہ تینون بادشاہ ہلاک و اسیر ہو گئے اب کیا کرنا چاہیے
اوسنے جواب دیا کہ آپ پریشان نہون مین چلکر ابھی تو قتل کرتا ہون راوی کہتا ہے کہ یہ بلا
البرز کجکلاہ یہ کہہ رہا تھا کہ دو ساحر آکر پہونچے کہ انکو شیر جادو نے بھیجا کر بھیجا تھا وہ
ہوا پر سے البرز کے پاس آئے اور کہا کہ آپ چلکر پسر حمزہ سے مقابلہ کیجئے ہم بالا سے ہوا
پہلے اوس پر سحر کرینگے اوسکے بعد اوسکے لشکر پر حملہ کی کمک کے لیے شیر جادو نے بھیجا ہے یہ
جو اون ساحرون نے کہا ان دونون کے دل قوی ہوئے انکو یہ مثل سیل فنا کے لڑتے
ہوئے چلا ادھر وہ ساحر سحر سے اوڑ کر اوس مقام پر پہونچے کہ جہان پر علمشاہ و صاحبقران
لڑ رہے تھے اب دونون باپ بیٹے لڑتے بھی جاتے ہین صاحبقران و علمشاہ کو سر اوٹھا کر

مبتلا ہوا اوس مقام فلک نشین ہی یہ دیوار سحر ہی اسپر لوح کا عکس ڈالو یہ دیوار آہنی ہموار رستہ
ہو جائیگی یہ جو تدبیر سنکر اصحاب جعفران نے گلے سے لوح اوتاری کہ دیوار پہ عکس ڈالوں تب
اودھر علمشاہ لڑتے تھے اور کفار کو قتل کر رہے تھے کہ سامنے سے البرز جلاد و اوسکا سپہ سالار
لڑتا ہوا نظر آیا جیسے علمشاہ کی نگاہ البرز اور اوسکے سپہ سالار پر پڑی للکار کر کہا کہ او نابکار [illegible]
غدار کہا پیادوں و سواروں کو قتل کرتا ہے ہم سمجھے تھے اگر مقابلہ کرو معلوم ہوا کہ تم بہت [illegible]
ہو ہم سے تو تم نے کنارا کیا ہے کہ یہ دن ہمکو اسیر یا قتل کیجئے آرام نہ لونگا ہیہ ہے اور کہا نابکار
ہو تم ہمارے لشکر پر شبخون مار کر بھاگ گئے تھے اس خیال سے کہ میں تمکو نہ پاؤنگا مگر میں کب [illegible]
چھوڑنے والا ہوں تم کہاں پوشیدہ تھے جو ابتک نظر نہیں آئے میں تو تمکو تلاش کر رہا تھا الحمد
خدا نے تمہاری صورت دکھائی اب تم کہاں جاتے ہو ہمارے ہاتھ سے البرز اور سپہ سالار نے
جو علمشاہ کی صدا سنی پلٹ کر دیکھا کیونکہ یہ دونوں علمشاہ کی تلاش میں چلے تھے اوس
مقام سے اب جو علمشاہ کو دیکھا کہ علمشاہ ہمارے اہل لشکر اور دیگر بادشاہوں کے اہل لشکر
کو قتل کر رہے ہیں آواز دی کہ او پسر حمزہ کیا خوب ہے ہم خود بڑے عرصہ سے تمکو تلاش کر رہے
ہیں کہ تو مل جائے تو تمکو قتل کریں تو خود ہمارے خوف سے ادھر ادھر منہ چھپائے پھرتا ہے
اور لڑتا ہے اب جو تو نے دیکھا کہ یہ دونوں سر پر آ کر موجود ہوئے اب اگر بھاگوں گا تو
یہ کہا گستاخ نہ ہونگے اس سبب سے تو نے ہمکو پکارا اور ہم پہ یہ الزام رکھا کہ میں تم دونوں کو تلاش
کر رہا ہوں تمہارا ہی قول سچ ہو اب ہم آئے ہیں کہاں بھاگتا نہیں علمشاہ نے جواب میں
فرمایا کہ جیسے تم ہمکو ہو ویسے ہمکو جانتے ہو ایسے تو ہوتے ہو کہ لشکر کو جو غافل پایا لڑا
کرے جب اہل لشکر ہوشیار ہوئے تو بھاگ کھڑے ہوئے اب تم بھاگتے ہو تو کہا تھا [illegible]
کیا کہ او ملعونو اگر تم اپنی عادت سابق کو اختیار کرتا یہ کہہ کر جو سوار و پیدل درمیان میں حائل
تھے اونکو قتل کیا اور سب کو ہٹا کر اونکی طرف چلے وہ دونوں سے کہ دونوں [illegible]
چلا کر قریب آ گئے تھے پس علمشاہ نے اوس مقام پر لشکر کے درمیان میں [illegible]
کہ یہ دونوں قریب پہونچے اور جب یہ دونوں قریب پہونچے اور ہوا اون سے [illegible]
علمشاہ پہ سحر کیا کیونکہ وہ اسی وقت کے منتظر تھے اب جو علمشاہ پہ اونکو اون سے

سحر کیا شاہزادہ اونکے سحر مین مبتلا ہوکر بیہوش ہوگیا نہ پانؤن مین حرکت تھی نہ ہاتھون مین نہ زبان
مین گویائی نہ آنکھون مین بینائی مثل تصویر بیگلی کے ہوکر رہ گیا اور یہی حال مرکب کا ہوا جس طور
سے شاہزادہ کا ہاتھ تیغ تلوار کے بلند تھا اوسی طور سے قائم رہ گیا یہ جو واقعہ البرز نے دیکھا اپنے
سپہ سالار سے کہا کہ تم نے دیکھا پسر حمزہ کی کیا حالت ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ اون ساحرون
نے سحر کیا ہے اونکے سحر سے اسکی حالت ہوئی ہے پس جلد چلکر مار دو یہ کہکر البرز چلا تلوار شعلون
چکان علم کرکے دست راست کی طرف سے بقصد قتل شاہزادہ چلا اور دست چپ
کی طرف سے اسکا سپہ سالار تیغ شرربار چلا ابھی یہ دو اون قریب پہونچنے نہ پہونچے تھے
اسفندیار کہ وار کرین اور جو دو ساحرون نے علمشاہ پر سحر کیا ہے جو سرون سے
دوارنے اسم سحر پڑھکر اور یہ کہکر کہ یا سامری و جمشید جس جس مقام پر لشکر علمشاہ کے
سردار اور بادشاہ و اہل لشکر اترے ہوئے ہون وہ سب بے حس و حرکت ہو جاوین کہ بس
مین حس و حرکت رہنے کی باقی نہ رہی یہ کہکر اون دو ساحرون نے دونون سر انکے سرون سے اوتار کر
زمین پر مارے دو اون کا زمین پر گرنا تھا کہ دفعۃً ایسا ہی ہوا کہ جس جس مقام پر لشکر علمشاہ
اور سرداران علمشاہ متعلقات لشکر علمشاہ وغیرہ اترے ہوئے تھے سب بے حس و حرکت ہوکر
رہ گئے جو دیکھو وہ مثل تصویر بیگلی کے تھا اون ساحرون نے ان پر سحر کرنے کا قصد کیا تھا
کہ لشکر صاحبقران پر بھی سحر کرین پر انکے اوپر اسم سحر پڑھ نہ سکے کہ ادھر صاحبقران
نے خواجہ کے کہنے سے اوس کا عکس اوس دیوار فولادی پر ڈالا جو سحر سے تیار کی تھی ساحرون نے
جیسے ہی عکس اوسکا دیوار پر پڑا وہ دیوار دھوان ہوکر اوڑ گئی اور اس دیوار کا اثر بالکل باقی
نہ رہا وہ دیوار جو سر لشکر حائل ہوئی پہلے صاحبقران کی نگاہ علمشاہ پر پڑی صاحبقران نے
دیکھا کہ مثل تصویر بیگلی کے علمشاہ مرکب پر سوار ہے اور گرد کھڑا دشمن کا مجمع اور ایک ہاتھ
بلند تلوار اوسی ہاتھ مین تیغ کھینچے ہوئے فرنگی ہے اور اسی ہاتھ کو ذرا بھی حرکت نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ
کوئی کسی کا پتلا بنا کر تراش کر کھڑا کر دیا ہے یہی حال مرکب کا ہے ایک بادشاہ اور ایک
سردار البرز مع سپاہ کے ہوئے بقصد ہلاکت علمشاہ کی طرف تیزی سے چلے آتے ہین یہ
واقعہ دیکھ کر صاحبقران کو حیرت ہوئی جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا خواجہ عمر سے فرمایا کہ تم نے

دیکھا علمشاہ کی کیا حالت ہے یہ اسکو کیا ہوا ہے تصویر کی مثال ہوا ہے بالکل بے حس و حرکت
ہے حریف دونون طرف سے چلے آتے ہین قتل کرنے کو یہ ذرا بھی خیال نہین کرتا ہے اونسے
بچنے کی تدبیر کرتا ہے جس طرف سے تلوار اسکا ہاتھ اونچا کر کے گیا ہے اوسی طرف سے بلند ہے یہ کیا واقعہ ہوا کہ
خواجہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے دریافت تو کرو خواجہ عمرو نے اوس طرف دیکھ کر کہا صاحبقران
واقعہ کیا ہے علمشاہ پر سحر ہوا ہے وہ سحر مین مبتلا ہے اوسی سبب سے اوسکی یہ حالت ہو گئی ہے اگر تھوڑی
دیر اور خبر نہ لیجیے گا تو یہ دونون حرامزادے جو بقصد قتل آتے ہین اسکو قتل کر ڈالین گے آپ
صاحبقران جلد خبر لیجئے کہ علمشاہ پر عکس لوح ڈالو تاکہ وہ اپنے آپ مین آئے اور اپنے
دشمنون سے مقابلہ کرے یہ کہکر خواجہ چپ ہو رہے اور نقدون نے دیکھا بہت سے اہل لشکر وہان
مقام پر لشکر کفار سے لڑ رہے تھے اونکی بھی یہی حالت ہے کفار اونکو قتل کر رہے ہین وہ جواب
تک اوسکی خبر نہین دیتے ہین اور سواران سے اعوان نے لڑائی ہے اسم پڑھکر اسپ چوہ
برائی یہ کہکر ڈبیا سے پارہ کیا ہما اور وہ شیشہ جس قدر لشکر طلسم کشا کے غیر ہا چار طرف وہ اہل لشکر
ہین سب بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے ہین اور زمین اون کے پاؤن پکڑ لیے اور ذرا بھی حرکت
باقی نہیں ہے صرف سے مقابلہ کر سکین یہ حال ان حرامزادون نے سنا اور بلا زمین ہماری ہی
لشکر اسلام کے کبھی پاؤن زمین نے پکڑ لیے اور سب بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے یہ
چوبدار ہم نے واقعہ دیکھا کہ کوئی سپاہی لشکر کا ... سمجھ و بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے
ہین حریف وار کرتا ہے ... سے ... اور سر کاٹ لیتے ہین خود ارکا
ہوا سے ... قسم کا کرتے ہین ... سب ہلاک
ہو جاتے ہین خواجہ نے یہ واقعہ دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران علمشاہ کی
کیا حالت ہو ملاحظہ فرمایئے ہر کل لشکر کا یہی حال ہے کیا تمھارا لشکر کیا علمشاہ کا سب پر سحر ہوا ہے
سب بے حس ہے الٹ کر ... اور مرے جاتے ہین ان سب کی خبر لینا بہ ضرور ہے جلد فکر فرمایئے
صاحبقران نے فرمایا کہ بتا کیا فکر کرون تم ہی کچھ تدبیر بتاؤ خواجہ نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ یہ تدبیر ہے کہ پہلے علمشاہ کو رہا کرو جب کہ اوسے ہوش آئے وہ اپنے حریفون سے مقابلہ کرے تم ان
سب کی فکر و تدبیر کرو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے علمشاہ کو رہا کرون کیونکہ مجھکو اسم اعظم بھی تو

یاد نہین ہی جو اسم اعظم پڑھکر دم کرون تاکہ وہ رہا ہوں خواجہ نے عرض کیا کیا صاحبقران
پر ہیرہ ہی کہ لوح کا عکس علمشاہ پر پڑا ہے جب عکس لوح علمشاہ پر پڑیگا وہ رہا ہو جا
اوسکے ہاتھ پاؤن قابو مین آجائینگے یہی تدبیر اہل لشکر کے ساتھ فرمایئے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ جبتک یہان کے لوگون کو رہا کرونگا دوسرے مقام کے لوگ ہلاک ہو نگے خواجہ
نے عرض کیا کہ آپ علمشاہ کو تو رہا کیجئے ان سبکی یہی تدبیر ہو جائیگی یہ جو خدا چاہے گا
یہی صاحبقران نے ایک مرتبہ اشقر کو سیر کیا اور لوح کو گلے سے اوتار کر ہاتھون میں لیکر
چلے راوی بیان کرتا ہے کہ جب کفارون نے اہل اسلام کا یہ حال دیکھا تھا کہ سب بیخبر و
مرگشتہ حیرت ہو رہے ہین سب اہل کفر و نفاق اون بیچارون پر حملہ در ہوئے اونکو یہ قابو
پاکر وہ قتل ہولی کر رہے تھے بیچارے نہ جانے کدھر سے کہان مررہے ہین صاحبقران پر قابو نہ
چلا اون بیچارون پر حملہ کیا جو کہ اپنے آپ مین نہ تھے سب صاحبقران سے گرد سے
ہوش گئے یہی سبب تھا کہ جو صاحبقران اور خواجہ مین یہ کلام ہو رہے وہ ساحر بالا سے ہوا
سے کی زمین ایسے مصروف ہین اونکو خبر ہی نہ ہوئی کہ سب بیدار ہو کر نکلے سے درمیان حمزہ
اور لشکر حمزہ کے قائم کی شتی برطرف ہوئی اور حمزہ نے اپنے لشکر کی حالت دیکھی یہ کوشش تھے
کہ سپہ حمزہ اور اوسکے لشکر اور لشکر حمزہ کا خاتمہ کیا اب حمزہ اکیلا ہو جائیگا سب ملکر
اوسکو اسیر یا قتل کرینگے جو لشکر حمزہ کے ساتھ ساحرون کا ہے وہ لشکر بیشمار جادو سے
مقابلہ کر رہا ہے اون سبکو بیشمار جادو بار لیگا اب یہ لوگ جانتے کہ ان مین وہ لوح نہیں
ہو رہے تھے کہ اب ان سبکا کام تمام ہوا وہ صاحبقران جو چھپکر لشکر کو اوتار کر چلے
وہان البرز بجلا وہ اوسکا سپہ سالار قریب علمشاہ پہونچ چکے تھے اور قصد کیا تھا کہ
وار کرین کہ صاحبقران نے ڈانٹا کہ او نابکاران نابکار ستمگاران غدار دست خود را نگہدار
خبردار ہاتھ نہ اوٹھانا مین آپہونچا ہوں دیکھو خبردار وار کرنا یہ فرماتے ہوئے مثل شہباز
کے قریب پہونچ گئے اور جاتے ہی ساتھ ہی لوح کا عکس علمشاہ پر ڈالا عکس کا
پڑنا تھا کہ وہ سب حالت برطرف ہوئی آنکھون مین بصارت ہاتھ پاؤن مین طاقت زبان مین
طلاقت کانون مین سماعت پھر عود کر آئی وہ اگلی حالت علمشاہ کی اور ملک کی برطرف

ہوئی علمشاہ نے جو نگاہ دُرُشت کر دیکھا تو صاحبقران کو اپنے قریب پایا اور البرز گجکلاہ و اوسکے سپہ سالار
کو بھی راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران کا رعب ان دونون پر اسقدر چھایا تھا کہ اونہین دم نہ باقی
تھا وہ خود بے حس و حرکت ہو کر رہ گئے تھے ذرا بھی اونہین حرکت نہ تھی یہ حالت ہوئی کہ جہان تک علمشاہ
کے قتل کے قصد سے پہونچے تھے اور صاحبقران نے ڈانٹا تھا اوسی مقام پر رہ گئے آگے مگر یون
کو نہ مسخر کر سکے نہ یہ ہو سکا کہ صاحبقران پر حملہ کرتے یا اونکو کچھ جواب دیتے یا اونکو اس امر سے باز
رکھتے یا ایک اونمین سے مقابلہ کرتا ایک جرأت کرکے علمشاہ کو قتل کرتا کچھ بھی تو نہو سکا خاموش کھڑے
دیکھا کیے جب علمشاہ کے ہوش و حواس درست ہو گئے اور ہاتھ پاؤن مین طاقت آئی اور علمشاہ
نے صاحبقران کو اپنے قریب پایا سر جھکا کر عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ نے کیون تکلیف فرمائی ہے انکو
قتل کرنا صاحبقران نے علمشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اے فرزند ارجمند تمکو کسی ساحر نے سحر کیا
تھا کہ تم بالکل بے حس و حرکت تھے اور یہ تمہارے قتل کو چلے تھے ایک دیوار درمیان میرے اور تمہارے
حائل تھی اور یہی حال میرے لشکر کا ہے کہ سب بے حس و حرکت ہین اور یہی کیفیت تمہارے اہل لشکر کی
ہے کہ سب تصویر کی سے بیٹھے ہوئے ہین اور کفار اونکو قتل کر رہے ہین اے فرزند مین نے جو دیوار حائل
دیکھی حیران ہوا کہ یہ دیوار کیسی ہے خواجہ میرے برابر تھے اونسے جو مین نے کہا اونھون نے جواب دیا کہ یہ
دیوار سحر کی ہے اسکو عکس لوح ڈالکر ہٹائیے مین نے ایسا ہی کیا تمہاری یہ حالت دیکھی اور اہل لشکر
کی یہ کیفیت تمہاری یہ حالت دیکھکر مجکو تاب نہ رہی مین نے اشقر کو مہمیز کر کے تمہارے اوپر عکس
لوح ڈالا کہ تمہارے حواس درست ہو گئے اور وہ سب کیفیت برطرف ہوئی ورنہ یہ دونون نابکار
جو کہ وہ سامنے خاموش کھڑے ہوئے ہین تمکو قتل کر چکے ہوتے کیونکہ قریب پہونچ چکے تھے
کہ مین نے ڈانٹا اور نعرہ کیا میرے نعرہ کی صدا سنی خاموش ہو گئے آگے نہ بڑھ سکے اور جو کفار
تمہارے گرد تھے مین نے اونکو آکر بھگا دیا وہ سب بھاگ گئے راوی بیان کرتا ہے کہ بہت سے
کفار گرد علمشاہ تلوارین خون چکان اس قصد سے لیے ہوئے کھڑے تھے کہ البرز گجکلاہ
و مرتع شیر شکار اگر علمشاہ پر حملہ کرین اور وار کرین اور مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین
مگر صاحبقران جو چلے تھے جھپٹ کر صاحبقران نے آتے ہی اس مقام پر اسپ جو جمایا گیا
تھا ایسا ہی حملہ مین سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے نعرہ صاحبقران سے اندامون مین

رعشہ پڑ گیا تھا اور یہ ہوا کہ حملہ بھی کیا اب کب تاب لاتے سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے
میدان صاف ہو گیا تھا ورنہ سب سے جا کر دم لیا تھا ورنہ علمشاہ تلواروں کی چھاؤں میں
تھے بچنا علمشاہ کا غیر ممکن تھا مگر جب تک خدا کی طرف سے نہیں آئی ہو اوسوقت تک کوئی کچھ
نہیں بنا سکتا ہے بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جا ۔ نہ برد رگے تا نخواہد خدا ۔ و دیگر
جا کو راکھے سائیاں مار نہ سا کے کوئے ۔ بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے ۔ چونکہ علمشاہ
کی زندگی باقی تھی اونکا ایک بال بھی کفار نہ کم کر سکے گو اونھوں نے تدبیر تو ایسی ہی کی تھی مگر خداوند
کریم نے ایسی صورت نکالی کہ کوئی کچھ نہ بنا سکا سب حیران ہو کر رہ گئے علمشاہ نے رہائی پائی آمدم
بر سر مطلب جب علمشاہ سحر سے رہا ہوئے پس صاحبقران نے لوح الماس لگا کر جو کہا سے
بلند آواز سے لاکر دی تھی نہیں سے لوگوں کو قتل کر کے اور تیغ لا کر دیا تھا کہ جس سے شکال
قتل ہو گا وہ لوح علمشاہ کے گلے میں ڈالدی تا کہ علمشاہ پر سحر اثر نہ کرے کیونکہ اوس لوح کا
یہی خاصہ تھا کہ اوس پر بھی سحر اثر نہ کرتا تھا یا جسکے پاس وہ لوح ہوگی اوس پر بھی سحر اثر نہ کرے گا
صاحبقران نے لوح علمشاہ کے گلے میں ڈالکر یہ فرمایا کہ ای فرزند تم اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرو
میں اہل لشکر کے رہائی کی فکر کرتا ہوں علمشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب خدا چاہتا ہے تو آپکے
اقبال و افضال خدا سے ان دونوں کو بھی ابھی قتل کرتا ہوں یہ جانتے کہاں ہیں میں تو انکی
تلاش میں بہت دور سے چلا آتا ہوں میرے اوپر تو آج کے دن سے کھانا پینا حرام ہے کیونکہ
میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک انکو قتل یا اسیر نہ کیے آرام نہ لونگا آپ تشریف لے جائیں اور
اہل لشکر کے رہائی کی تدبیر فرمائیں راوی بیان کرتا ہے کہ ادھر تو صاحبقران یہ کہ علمشاہ
سے اشقر کو چھپ کر چلے ادھر اہل لشکر بیچارے آفت کے مارے بے گناہ قتل ہو رہے تھے
خواجہ وکر رہے تھے کہ کوئی تدبیر کریں تاکہ ان لوگوں کی جان بچے بار بار خواجہ آسمان کی
طرف دیکھتے تھے اور رہ جاتے تھے گو صاحبقران کے ہمراہ تھے مگر تا اس خیال سے
کہ کوئی ساحر سحر کریگا بسبب برکت لوح کے نہ تجھ پر سحر اثر کریگا نہ عمرو پر اس خیال سے
خواجہ ایک منٹ کو صاحبقران کی رکاب کو نہیں چھوڑتے تھے راوی بیان کرتا ہے کہ
جب صاحبقران نے طلبار سحر کو منہدم کر کے اور علمشاہ کی حالت کو دیکھ کر الغرض کہ کلا۔

واہ سنکے سپہ سالار کو ڈانٹا اور نعرہ کرکے اون کافرون پر حملہ کیا تھا جو کہ علمشاہ کو گھیرے ہوئے
کھڑے تھے صاحبقران کے نعرہ کی صدا اون ساحرون نے بھی سُنی تھی گو کہ صرف سحر تھے مگر
نعرہ صاحبقران کی صدا سنتے ہی سحر کرنا موقوف کیا اور طرف زمین کے دیکھا تو اپنی بنائی
ہوئی دیوار کو منہدم پایا اور صاحبقران کو علمشاہ کے قریب کھڑا ہوا دیکھا اور علمشاہ کو آزاد
سحر سے رہا پایا صاحبقران سے کلام کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ حمزہ اپنی طلسم کشا سے کچھ
اپنے گلے سے اوتار کر علمشاہ کے گلے مین ڈالدیا اور تو صاحبقران علمشاہ کو لوح پہنا کر اپنے
ہمراہی اہل لشکر بیٹھے تھے اودھر اون ساحرون نے باہم صلاح کی کہ طلسم کشا نے لوح طلسم کہ جسکے
سبب سے سحر کا اثر طلسم کشا پر نہ کرتا تھا بسبب الفت فرزندی کے اور محبت پدری کے اپنے فرزند
کے گلے مین ڈالدی اب طلسم کشا پر سحر کرو سحر ضرور اثر کریگا طلسم کشا ہی کو مار لو اور ایسا سحر کرو
کہ جس سے طلسم کشا ہلاک ہو جائے زندہ نہ بچے جب طلسم کشا ہلاک ہو جائیگا تو پھر طلسم
فتح نہ ہوگا یہی امر ہوسکتا کہ جسکے سبب لاش طلسم کشا کی لیکر اپنے مقام کی طرف واپس چلے
جائینگے طلسم فتح ہونے سے محفوظ رہیگا اہل طلسم کی قتل و برباد ہونے سے جان بچیگی ہمارا
تمہارا سب ساکنان طلسم و بادشاہ طلسم پر احسان ہوگا کیونکہ یہ طریقہ ہے کہ جو فاتح طلسم ہوتا ہے
وہی طلسم فتح کرتا ہے دوسرا طلسم کو فتح نہیں کرسکتا ہے اگر لوح پر بھی قابض ہو جائے تو بھی کچھ
نہیں بنا سکتا ہے لوح اوسکو خبر بھی نہیں دیگی اوسکے پاس بیکار ہوگی پس جب طلسم کشا ہلاک
ہو جائیگا تو کون طلسم فتح کریگا اول تو سب شریکان طلسم کشا و مطیعان طلسم کشا کے غم
والم مین مبتلا ہونگے سر پیٹتے رہینگے ایسی حالت مین کون فکر فتح طلسم کریگا ہم سب طلسم کشا
کے ظلم و ستم سے محفوظ رہینگے یہ جو ایک نے دوسرے سے کہا اوسنے جواب دیا کہ ہاں کیا تو خوب
نکالی ہے تم بھی سحر کرو مین بھی سحر کرتا ہون لیس وہ سب کے سب ایک راے ہوکر ہوا پر قائم ہوے
اور جھولیون سے اسباب سحر ہاتھون مین لیا اور اوس اسباب سحر پر اسم سحر پڑھکر دم کیا
ایک نے نارنج کو اپنے ران کے خون سے حیران ہوکر لال کیا اور صاحبقران پر مارا دوسرے
نے ترنج سحر کو اپنی زبان کے خون سے گلنار کرکے اور اسم سحر دم کرکے مارا تیسرے نے
گولہ فولادی کو سینہ ورانہ سے رنگین کرکے پھینکا چوتھے نے ہار قرنفل کے اور دو اسکے ناخن

اور روئی کے گالے اور رائی اور رال وغیرہ صاحبقران پر مارے ان چارون نے جو مثل چار عنصر
کے ایک ہوکر صاحبقران پر سحر کیا ایک کے سحر سے تو ابر قایم ہوا اوس سے مار و کژدم و تیرون پر
تیر برسنے لگے مگر سب قریب صاحبقران پہونچ کے نابود ہوجاتے تھے اور اون تینون کے ترنج و
نارنج و گولا جو قریب صاحبقران پہونچا ایک دند اتنا ہوا کہ زمین و آسمان ہلگئے یہ معلوم ہوا
کہ ایک مرتبہ کئی ہزار توپین فیر ہوئین اونکا شق ہونا تھا اور صدا کا پیدا ہونا تھا کہ دل اہل زمین
کے مارے ہول کے شق ہوگئے سبکو یہ یقین ہوا کہ اسرافیل نے صور قیامت پھونکا مردے زمین مین
دہلکر خواب مرگ سے چونکہ اوٹھے چرند و پرند اپنے اپنے آشیانے چھوڑکر بھاگ گئے
دریا کا پانی جوش مارنے لگا جو لوگ اس مقام پر تھے وہ سب کانپ کر رہ گئے اونکو یہ معلوم ہوا کہ
آسمان پھٹکر گر پڑا ہر ایک سپر روکنے لگا سر پر اوس بدحواسی مین ایسے حواس باختہ ہوئے تھے
کہ یہ خیال نہ ہوا کہ بھلا سپر کیا روکے گی اگر آسمان پھٹکر گرا سپاہ نے ہاتھ روک لیا لڑنے
سے اہل اسلام تو محو حیرت تھے ہان یہ ہوا کہ قتل کرنے سے باز رہے وہ بیچارے ہلاک
ہونے سے بچے اہل میدان کا تو یہ حال ہوا مگر صاحبقران کو کچھ بھی نہ معلوم ہوا نہ عملشاہ کو
مگر خواجہ نے جیسے یہ صدا سنی سر اوٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا خواجہ کی نگاہ پڑگئی کہ چار ساحر سر
ہوا سحر کر رہے ہین یہ اونھین کے سحر کا اثر ہے کہ یہ صدا پیدا ہوئی ہے خواجہ دیکھ رہے تھے کہ
خواجہ نے دیکھا کہ ایک طرف سے تو مار و کژدم و سنگ و شمشیر و تیر برس رہے ہین مگر صاحبقران
تک قریب نہین آتے ہین اور ایک طرف سے شعلہ آگ کے بلند ہو ہو کر گر رہے ہین جو قریب صاحبقران
آتا ہے فرو ہو جاتا ہے ایک سمت سے ایک گنبد آتشین جوش مارتا ہوا چلا آتا ہے طرف صاحبقران
کے ایک سمت سے ایک زنگی اژدر پر سوار تیغ بار کہ دار ہاتھ مین اژدر شعلہ چھوڑتا ہوا چلا آتا ہے
خواجہ کو اطمینان تھا کہ جو سحر قریب صاحبقران کے آئیگا وہ دفع ہو جائیگا اس سبب سے
خواجہ نے صاحبقران کو آگاہ بھی نہ کیا خواجہ نے دیکھا وہ چارون ساحر کچھ پڑھ پڑھکر پھینک رہے ہین
اور سحر کو رد کر رہے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ اون اشیائے سحر سے صاحبقران کو کچھ بھی ضرر نہ ہوا
ایک تار بھی جامہ جسم کا نہ میلا ہوا وہ سب سحر قریب صاحبقران آکر فرو ہوگئے یعنی وہ باسحر معدوم
ہو کر غائب ہوگیا گنبد سحر خود بخود منہدم ہوگیا وہ شعلہ برطرف ہو گئے اوس اژدر سوار کے جسم مین آگ

لگ گئی وہ جلکر خاکستر ہوگیا وہ چارون حرامزادے مثل چار عنصر کے باہم ملے ہوئے سحر کر رہے تھے
اور ایسے مدہوش تھے کہ انکو خبر بھی نہ ہوئی کہ ہمارے سحر کیون برطرف ہوگئے اور کسی سحر نے حمزہ پر اثر نہ کیا
بلکہ یہ خوش تھے کہ طلسم کشا کا کام تمام ہوگیا ہوگا اور خوش ہو ہوکر سحر کو زور دے رہے تھے خواجہ تو ان
چارون کو دیکھ چکے تھے اور تاک لیا تھا جب وہ سب سحر قریب صاحبقران پہونچکر دفع ہوگئے
اوسوقت خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حمزہ صاحبقران ذرا بالا سر تو ملاحظہ فرمائیے کہ
کیہ کیا تماشہ ہو صاحبقران نے جو سر اوٹھا کر دیکھا تو چار ساحرون کو مثل آب و آتش و باد و ہوا کے ملا
ہوا اور سحر کرتے ہوئے دیکھا صاحبقران نے اونکو ملاحظہ فرماکر خواجہ سے کہا کہ چار ساحر سحر کر رہے ہین خواجہ
نے جواب دیا کہ چارون نے آپ پر سحر کیا تھا وہ سحر برطرف ہوگیا میرے قیاس مین تو یہ امر ہی کہ جو اہل لشکر اونکے
سحر مین مبتلا ہین میں دو کو تو مین پتھر سے ہلاک کرتا ہون اور دو کو آپ تیر سے شکار فرمائین تاکہ آپ بھی
کردار کی سزا پائین اور اہل لشکر انکے ظلم و بدعت سے نجات پاکر اپنے حریفون کو قتل کرین یہ جو خواجہ نے
کہا صاحبقران نے جواب دیا کہ اچھا پس صاحبقران نے دوش پر سے کمان اور ترکش سے تیر یازدہ مشتی
و درنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر الماس پیکان لیا اور چلہ کمان مین جوڑا اور شست کو درست کرکے
اب جو کھینچا سیمرغ کی زاغ کمان نے چلاکر کہا کہ بچو کوئی گوشہ امان کا تلاش کرو ورنہ نشانہ خدنگ
اجل ہوگے صاحبقران نے کمان کو درست کرکے اور نشانہ کو تاک کے اسطور سے کہ ایک تیر مین دو کی
کا کام تمام ہو آواز دی کہ اونابکاران غدار و اوساحران مکار مین تمہارے حال سے آگاہ ہوگیا خبردار ہو جاؤ
تمہاری اجل تمہارے سر کے برابر پہونچ گئی ہی پکارو سامری و جمشید کو کہ وہ آکر تمہاری کمک کرین
ادہر خواجہ نے بھی سوا پانچ سیر کا پتھر گوپھن عیاری مین رکھا تھا اور تاک لیا تھا اسطور سے کہ ایک پتھر
مین کام اون دونون کا تمام ہو جائے اور آمادہ تھے کہ صاحبقران تیر کو رہا کرین اور انکا تیر چلے میرا پتھر
پس صاحبقران نے جو پکار کر کہا اون ساحرون کے کان مین صدا پہونچی اونھون نے جو گھبرا کر اس صدا کو
سنکے دیکھا تو طلسم کشا کو مع تیر و کمان کے تعین پایا اور اپنے کو نشانہ انکے طائر حواس قفس دماغ سے
پرواز کر گئے فکر کرنے لگے کہ اب کیونکر اپنے کو بچائین اور کیونکر اس بلا سے نجات پائین ہماری عقل نے
خطا کی کہ جو طلسم کشا پر سحر کیا معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا پر ہمارے سحر نے اثر نہین کیا بلکہ وہ سحر برطرف
ہوگیا اب کیا کرین ملک الموت سر پر موجود ہی تو فکر کر رہے ہین کہ ادہر صاحبقران نے صدا

خبردار یکایک جو تیر کو چٹکی سے رہا کیا عقاب تیر اپنے صید پر کھول کر چلا ادھر تو صاحبقران نے
تیر کو رہا کیا ادھر خواجہ نے گوپن کو چرخ دیکر پتھر چار اتھہر سن سن کرتا ہوا چلا اون ساحروں نے
یہ قصد کیا تھا کہ سحر کرکے اپنے کو روئین تن کرلین مگر زبان ہلا سکے اور سحر کرنے کی مہلت ناکثر ملی
کہ تیر اور پتھر پیام اجل لیکر اونکے سر و سینہ پر پہونچ گئے چونکہ انکی موت آ پہونچی تھی اور چاروں کے ایک
مرتبہ تیر اس طریقہ سے پڑا کہ ایک کی پشت و سینہ کو توڑ کے دوسرے کے سینہ پر پڑا کہ تا سوفار غرق ہوگیا
اور وہ دونوں ہلاک ہوگئے بھلا یہ تیر خطا کرسکتا تھا صاحبقران نے لگایا تھا اگر چار ہوتے
یا چار سو ہوتے تو بھی نہ بچتے یہ تو دو تھے ادھر خواجہ کے پتھر نے بھی یہی کام لیا کہ ایک کے سر پہ پڑا
کہ اوسکا سر شق ہوگیا مغز سر نکل آیا دوسرے کے سینہ پر پڑا کہ دم سانس بھی نہ لے سکا ان چاروں
ساحروں کو ان خادم و مخدوم نے یوں ہلاک کیا انکا ہلاک ہونا تھا کہ آثار قیامت برپا ہوئے
آندھی سیاہ چلنے لگی آگ برسنے لگی برف باری سنگ باری ہونے لگی ہیر غل مچانے لگے زمین ہلنے
لگی شعلے بلند ہونے لگے خاک برسنے لگی اور اولے پڑنے لگی تمام زمانہ تیرہ و تار ہوگیا ایک تلاطم عظیم برپا
ہوا صدائیں آنے لگیں کہ کشتی نام من فلاں ساحر بود و فلاں و فلاں ساحران آوازوں کے آنے
کے بعد وہ تاریکی بر طرف ہوگئی سب آفتیں دفع ہوئیں مطلع صاف ہوا ادھر تو یہ چاروں ساحر کے
ادھر سب اہل اسلام و لشکر عالمشاہ نے انکے سحر سے رہائی پائی سب اپنی حالت اصلی پر آئے اب لشکر
عالمشاہ و اہل اسلام نے دیکھا کہ ہم چاروں طرف سے نرغہ کفار میں گھرے ہوئے ہیں اور کفار گھیرے
ہوئے ہیں بس ایکدفعہ سب نے سنبھل کر جو حملہ کیا دار چلنے لگے خون کے دریا بہنے لگے یہاں تو
یہ لشکر اسلام سے اور کفار سے اوسی طور سے مقابلہ ہونے لگا دریاے خون ہر طرف جاری ہوا سر
مثل حبابوں کے نظر آنے لگے بازو مثل ماہیان خوبرو کے اوس دریاے خون میں شناوری کرتے
ہوئے دکھائی دیتے تھے سپریں مثل سنگ پشت کے تلواریں مثل ناگنوں کے معلوم ہوتی تھیں خون
روان تھا اور سبزہ پر جاری تھا کشتی حیات گرداب بلا میں پھنسی تھی زورق زندگی دریا میں غرق
ہو رہی تھی خشکی میں ہر طرف طوفان مرگ خیز برپا تھا سپروں کی سیاہ گھٹا چھائی ہوئی تھی
برق شمشیر کوند کوند کر گر رہی تھی خرمن حیات کو تباہ کر رہی تھی مینہ سروں کا و خون کا برس
رہا تھا ان بہادروں کے خاک پر تڑپ رہے تھے مثل مرغ بسمل کے جھنکارے تلواروں کی کچھ

سنائی دیتی تھین دنیا تھا یہ عالم تھا کہ قیامت کا نمونہ تھا ہر سمت دار و گیر کی صدا بلند تھی خوب زور
شور سے تلوار چل رہی تھی ندی خون کی بہہ رہی تھی زمین و آسمان سے صدائے بزن و بکش آ رہی تھی اہل
اسلام غلت و پشت تھے پہلے تو خوب گھمسان سے تلوار چلی لہو لہو سکے باہم خنجر بازی ہو رہی تھی ادھر
صاحبقران نے اون ساحرون کو قتل کر کے جب اونکے مرنے کی علامت ہر طرف ہوئی تو صاحبقران
نے تلوار صاعقہ بار کھینچکر کفار پر چار چھ کو لڑنے لگے خواجہ ہمراہ تھے راوی بیان کرتا ہی کہ ناظرین آگاہ ہون
کہ اسقدر جو صاحبقران کو مہلت ملی کہ اونھون نے خواجہ سے کلام بھی کیے اور خواجہ و صاحبقران
نے اون ساحرون کو قتل بھی کیا کوئی کفار یا لشکری صاحبقران سے متوجہ نہ اسکا کیا سبب ہے راوی
کہتا ہی کہ یہ بیان کر چکا ہون کہ جب کفار ون نے دیکھا کہ سب اہل اسلام بیحس و حرکت ہین
پس سب صاحبقران کے مقابلے سے دست بردار ہو گئے اور لشکر کے قتل پر تیار ہو گئے
صاحبقران اکیلے میدان مین رہ گئے کوئی کفار سے صاحبقران کے گرد نہ تھا دوسرے
بسبب رعب و داب کے کوئی لڑنے کا قصد نہ کرتا تھا سب ہیکار صاحبقران کے مقابلے کو
تصور کرتے تھے اس سبب سے کہ اونکے دلون مین خوف صاحبقران پیدا ہو گیا تھا ہر ایک
اپنے مقام پر خیال کرتا تھا کہ حمزہ صاحبقران سے مقابلہ کرنا اور لڑنا بیکار ہے اون سے کوئی کہر بر
نہ ہوگا اگر ایک لاکھ بھی ہم ہو کر مقابلہ کرینگے تو بھی غالب نہونگے اس سے بیکار اپنی جانون کو تلف
و برباد کرتا ہے اور دن سے کیون نہ اڑین جو ایسے اژدر دہان کے منہ مین خود بخود کر اپنی جان
دین ایسے ایسے خیالات پیدا کر کے کفار مقابلہ صاحبقران سے ہٹ گئے تھے یہ سبب تھا جو
اسقدر مہلت ملی راوی بیان کرتا ہی کہ صاحبقران تو آگ ہوشکر سے لڑنے لگے ادھر علمشاہ
نے جب سحر سے مہلت پائی اور جسم مین توانائی و طاقت آئی پس ادھر صاحبقران لوح گلے
مین ڈالکر مصروف کار زار و آمادہ پیکار ہو گئے علمشاہ نے ایک مرتبہ سنبھل کر آواز دی کہ او الفرنجیکا
وادہ مرتیغ شمشیر شکار کیا کھڑے ہو کے دور سے میرا منہ دیکھ رہے ہو اگر کچھ دعوی ارکھتے ہو تو
آ کر مجھ سے مقابلہ کرو یا جبکہ مین سحر مین مبتلا تھا اوسوقت سب کے قتل کے اوپر تیار تھے اور آمادہ
ستیز تھے اب اگر کوئی وار کرو اوسوقت مین بڑے جوش و خروش سے آتے تھے سب کے نامرد ہو وہ
اسی حیرت مین مبتلا تھے اور ایسا اژدر رعب صاحبقرانی غالب ہوا تھا کہ کچھ جواب نہین آتے تھے

یہان تک کہ تین مرتبہ علمشاہ نے اونکو للکارا جب وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور اہل لشکر نے
دیکھا سب اہل اسلام سحر سے رہا ہو گیا اور ساحرون کے مرنے کی علامت برطرف ہوئی پس تلوار علم کرکے
علمشاہ پر آپڑے تلوار چلنے لگی اودھر تو تلوار چلنے لگی اودھر اون دونون کے حواس بعد ایک کشش ذہن
سے درست ہوئے ہوشیار ہوئے البرز کجکلاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ ہم اور تم کس قصد سے چلے
تھے اور قریب پسر حمزہ پہونچ چکے تھے مگر کچھ ایسا حمزہ نے ڈانٹ کر ہمکو للکارا کہ ہمارے حواس
جاتے رہے ہم اپنے آپ مین نہ رہے نہ معلوم پسر حمزہ پر کیا گذری جو اہل لشکر اونکے قریب تھے
اونھون نے عرض کیا کہ حمزہ نے اپنے فرزند کو ساحرون کے سحر سے رہا کیا اون ساحرون کو
قتل کیا اور رہا کرکے خود بھی لڑنے لگا لشکر سے جب پسر حمزہ رہا ہوا تو اوسنے آپ دونون صاحبونکو
للکارا جب آپ نے جواب نہ دیا اور وہ آپکو للکار کر اسطرف اودھر دیکھنے لگا اور اوسنے قصد
کیا کہ آپ پر حملہ کرے کہ ہم سب نے جو یہ واقعہ دیکھا تاب نہ رہی تلوارین پکڑ پکڑ کر اوسپر
جا پڑے اور وہ ان سے لڑنا ترک کیا دیکھئے وہ کیا جنگ ہو رہی ہے ہم آپکو اٹھا کر اس مقام پر
لا سکے راوی کہتا ہے کہ البرز وغیرہ کے اہل لشکر نے یہی حرکت کی تھی کہ جب دیکھا ان سب نے کہ
ہمارے دونون افسر مبہوت کھڑے ہین اور جواب نہین دیتے ہین تو اور سب تو تلوارین پکڑ کر
علمشاہ سے لڑنے لگے اور چند سرداران دونون کو الگ لیکر چلے گئے تھے وہان جاکر اونکے حواس
درست ہوئے اور ہوشیار ہوئے سردارون نے جو یہ بیان کیا کہ تلوار چل رہی ہے اور علمشاہ رہا ہو گیا
البرز کجکلاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے سنا کہ علمشاہ رہا ہوا حمزہ نے اون ساحرونکو قتل
کیا افسوس ہم ایسے کچھ رعب حمزہ مین آگئے کہ حمزہ کا کچھ نہ بنا سکے حمزہ اپنے فرزند کو رہا کرکے چلا گیا
تم نے بھی نہ روکا اوسنے جواب دیا کہ کیا عرض کرون کہ جو میری حالت ہو گئی تھی ایک سال عمر سے مجھکو عجیب
طرح کا مرض پیدا ہوا ہے کہ جو مجھکو بیخود کردیتا ہے جبکہ دورا اوسکا اٹھتا ہے اپنے آپ مین نہین رہتا ہون وہی دورہ اوسوقت
بھی اوٹھا تھا کہ مین بیخود ہو کر رہ گیا تھا مجھکو نہین خبر ہے کہ کب حمزہ آیا اور کیسے رہا کیا ان سردارون کے
زبانی معلوم ہوا کہ یہ واقعہ گذرا پروا کیا ہے ابھی جاکر قتل کرتا ہون یہ کہکر مرکب اوٹھا کر چلا جو اہل لشکر علمشاہ
سے لڑ رہے تھے اور قتل ہو رہے تھے اونسے پکار کر کہا کہ تم سب ہٹ جاؤ مین اب پسر حمزہ کو ابھی اسیر
کئے لیتا ہون یا قتل ہی اپنے دل مین سمجھا کیا ہے یہ جو ہر تیغ شمشیر زن نے کہا پکار کر سب لشکری علمشاہ

سے گروہ بہت سے نکلے غنیمت جانکر یہ مرکب کو جھپٹا کر سامنے علمشاہ کے آیا آتے ہی پکارا کہ او پسر
حمزہ رہ جا تو بہت مغرور ہوا ہے جاتا کہاں ہے میرے ہاتھ سے مین تیرا بل نکالنے کو آیا ہوں یہ سنکر
اوسنے کہا کہ شاہزادہ نے اوسکی طرف دیکھکر اور مسکرا کر جواب دیا کہ او نابکار تھوڑا عرصہ ہوا کہ مین تجھکو
مقابلہ کے لیے پکار رہا تھا اور طلب کر رہا تھا تو نے کچھ جواب دیا نہ تو آیا اور اب بلا وقت و
گذر وقت بکتا ہوا آتا ہے مین تو تیرے سامنے موجود ہوں کہیں چلا نہیں گیا ہوں یہ جو علمشاہ
نے فرمایا وہ مرکب کو ڈپٹ کر قریب علمشاہ آیا آتے ہی تیغہ خون چکان کا وار کیا وار کیا چاہتا تھا
کہ علمشاہ نے تیغہ کو نگاہ مین رکھا جیسے ہی سر پر آیا دستانہ مارا کہ تیغہ چپٹ پڑا ہاتھ بڑھا کر کلائی پر
ڈالدیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر پکڑ کر اب جو زور کیا مرکب سے اوٹھا لیا اور کلائی کو مروڑ
کر تیغہ چھین لیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا یہ وہی پہلوان ہے کہ جسکو تین دن یا چار دن
کی کشتی مین زیر کیا تھا یا آج تھوڑے عرصہ مین سر سے بلند کر لیا اور گردش چرخ دیا کہ
داستانین کہیں موزے کہیں رانگے کہیں خود سر کہیں سپر پشت پر سے الگ جا گری ترکش کا
منہ کھل گیا سب تیر زمین پر گرے پیکان کے پھل زمین مین گر گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین سے
تیر نکل آئے ہین مثل طاوس آتشبازی کے اوسنے چرخ کھایا ہین جب سو چرخ کھائے دوران
سر ہونے لگا جب گردش چرخ دیتے کہا کہ شناخت پروردگار عالم مین کیا گناہ ہوا اور حمزہ و
خیال کیا کہ واقعی یہ لوگ صاحب اقبال و شجاع ہین انکی شجاعت و بہادری کی قسم کھائے اور انکا
نام لیکر تلوار اوٹھائے واقعی انکی اطاعت مین عزت و آبرو ہے اور انکا خدا برحق ہے اور یہ سب باطل
ہین میری اسوقت مین کسی نے مدد نہ کی اوس مرتبہ تو اس جوان یعنی پسر حمزہ نے مجھکو کئی
دنوں کے بعد فن کشتی مین زیر کیا تھا آج تو کچھ عرصہ بھی نہین ہوا پہلے ہی زور مین سر سے بلند
کر لیا اور مین کچھ نہ کر سکا پس انکی اطاعت و بندگی اور خدائے نادیدہ کی بندگی اور پرستش مین بڑا
لطف ہے تو کیوں اپنی جان دے اس جوان کی اطاعت کیون نہ کرنا کہ مرتبہ اعلے ملے یہ خیال ہی
سوچکر جب یہ علمشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو اوسی وقت قبول ہوگا کہ جب تو دین اسلام کی قبول کرے انکا
جواب دیا کہ بسر و چشم مین اوس سے کب انکار کرتا ہوں آپ مجھکو اوتار دیجیئے خدا گواہ ہے
اوسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا وہ فوراً اوٹھ کھڑا ہوا اور دوڑ کر اوسنے علمشاہ کے قدم پکڑ لیے

جو سے دیا اور قدسو شہپر رکھدیا اور عرض کیا کہ جو آپکے دین و مذہب ہے اسکو اختیار کرے وہ کیا کہے علمشاہ نے
پہنچکے اوسکو اسیوقت اوسی مقام پہ کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا اور مثل پروانہ
کے اوس شمع شبستان صاحبقرانی کے گرد پھرا اور عرض کیا کہ یہ غلام بھی جان نثاری کو موجود ہے اجازت
ملے تو مین ابھی جاکر البرز سجلاہ کو پکڑ لاؤن شہزادہ نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین ہے مین اوسکو خود
اسیر کرونگا اوسنے عرض کیا کہ مقابلہ کی اجازت مرحمت ہو تا کہ جہاد کرون اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ ہون
اور میری عقبیٰ بھی درست ہو جائے شاہزادہ نے فرمایا کہ جہاد کی اجازت ہے کافرون سے مقابلہ و پیکار کرو
اور لڑو مین کب منع کرتا ہون مگر اسکا خیال رہے اور پاس کہ جو امان طلب کرے اوسکو امان
دینا مگر اس شرط سے کہ اگر وہ دین اسلام قبول کرے یا جو فرار کرے اوسکا تعاقب نکرنا یا جب طبل
امان بجے تو ہاتھ روک لینا اگر تلوار لگا چکے ہو یا جسقدر تلوار لگا چکا ہو اور طبل امان کی صدا کان
مین پہونچے فوراً ہاتھ کو روکنا تا کہ اور زیادہ نہ کاٹے اگر حریف سے پیادہ یا سوار ہوتا طبل امان کی صدا کو
سنکے اوسکو چھوڑ دینا پھر اوس سے مزاحمت نکرنا اوسکا وار روک کر اپنا وار کرنا یہ ہم لوگون کے
طریقہ ہین اور قاعدہ اوسنے عرض کیا بہت خوب کبھی اسکے خلاف نہ ہوگا یہ عرض کرکے مرکب پہ
سوار ہوا اودھر البرز سجلاہ نے جب یہ دیکھا تھا کہ میرا سپہسالار علمشاہ کے مقابلہ کو جاتا ہے تو خود
خود آگے بڑھ آیا تھا اور جو لوگ اوس مقام پر لڑ رہے تھے اونکو حکم دیا تھا کہ یہاں سے ہٹکر لڑو وہ
ہٹ گئے تھے اور جو مشتاق تھے اس جنگ و پیکار کے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے وہ عقب البرز صف باندھ
کر کھڑے ہو گئے تھے جب البرز نے دیکھا کہ علمشاہ نے میرے سپہسالار کو زیر کر لیا اور اوسنے اونکی اطاعت
کی چاہے تو یہ خیال کیا کہ شاید اسنے مکر کیا اپنی جان بچانے کے لیئے مگر تیغ شمشیر شکار علمشاہ سے
اجازت جنگ و پیکار لیکر اور مرکب پہ سوار ہوکر لڑنے پر آمادہ ہوا اور لشکر البرز سجلاہ کے لوگون پہ
تلوار لیکر جھپٹا اور اونکو قتل کرنے لگا اور لڑنے لگا تب البرز کو یقین ہو گیا کہ اسنے سپہر حمزہ کی اطاعت
صدق دل سے کی ہے اسکو غصہ آگیا اور برہم ہوکر للکارا اپنے اہل لشکر کو کہ پہلے اس نمک حرام کو مارکو پھر
لشکر اسلام سے لڑنا اور مین خود سپہر حمزہ سے مقابلہ کرتا ہون یہ تو یہ کہکر اور مرکب جھپٹا کر طرف علمشاہ
کے چلا اودھر اہل لشکر جو کہ اسکے عقب مین کھڑے ہوئے تھے وہ مرتیغ شمشیر شکار پہ ٹوٹ پڑے یہ او
رنے لگا تلوار چلنے لگی خون کے دریا بہنے لگے ادھر البرز نے للکارا کہ اے سپہر حمزہ مجھ سے مقابلہ کر

فرخ تکلم ادام سے تیری اطاعت کی تو میرا کیا بگڑ گیا میں تیری سرکوبی کو موجود ہوں تو فرخ کو زیر کرکے مغرور ہوتا
علمشاہ نے ہنسکے فرمایا کہ میں موجود ہوں آ مجھ سے مقابلہ کر میں تو تیرے انتظار میں کب سے کھڑا ہوں جس طور سے لاہور کو
فی النار کیا ہے اوسی طور سے تجھکو بھی فی النار کرونگا البرز نے کہا کہ یہ خیال دل سے دور کر میں مثل لاہور کے کمزور نہیں ہوں
نہ مثل فرخ کے فرمایا کہ پھر اپنی طاقت کا امتحان کرے یہ سنتا تھا کہ البرز کجکلاہ قریب آ پہونچا البرز کے ہاتھوں میں
گرز گران سر تھا یہ اوسی گرز سے کہ ہاتھ اٹھا اور مقابلہ کر رہا تھا وہی گرز سر علمشاہ پر بہ طاقت تمام لگایا علمشاہ
نے اپنا ہاتھ کو دراز کرکے کلہ گھوڑے پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر گرز کو چھین لیا اور اٹھا کر خاک پر پھینک دیا جب
گرز کو چھینتا ہوا پایا بہت خفیف ہوا اوسنے گرز تلوار کمر سے لی تلوار کا وار کیا علمشاہ نے فوراً بازو کو بچا کر ہاتھ
ڈالدیا کہ تلوار کے قبضہ پر قبضہ ہوا پنجہ کو فشردہ کیا کہ تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور جب تلوار بھی ہاتھ سے
ہاتھوں سے نکل گئی اوسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ جو جوہر رکھتا ہو وہ بھی کر تاکہ تیرے دل میں
حسرت نہ باقی رہے کہ میں نے فلاں حربہ نہیں کیا یہ سنکے البرز کجکلاہ نے خنجر ہاتھ میں لیا اس
خیال سے کہ لپٹ کر خنجر مارے کہ قصہ پاک ہو جائے قصہ پاک ہو جانے پر تو اس قصد سے چلا جیسے
قریب پہلو کے پہونچ کر خنجر کا وار کیا علمشاہ نے ہتھیلی جو دی اوسکا ہاتھ بہکا اونھوں نے کلائی
پکڑ کر اور خنجر بھی چھین لیا اور ایک مرتبہ کمر زنجیر تھام کر مرکب پر سے اوٹھا لیا سر سے بلند کر لیا فرمایا
کر شناخت پروردگار عالم میں کیا کہتا ہے اوسنے کہا میں ہرگز دین اسلام قبول نہ کرونگا میں
مثل فرخ کے نہیں ہوں کہ خوف جان سے اپنا دین آبائی ترک کردوں خود صاحب اختیار
ہو کر تیری اطاعت کروں تیرا تابع ہوں یہ تو ہرگز نہ ہوگا یہ جواب سنکے علمشاہ کو بہت غصہ
آیا پس اوسکو گردش دیکر زمین پر جو پٹکا تو نقش زمین ہو گیا ایک لخت گوشت ہو گیا خون کا
سیل پھیلا تھا کوئی عضو اوسکا سالم نہ رہا یہ بھی نہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ انسان تھا پس خون کا لخت
معلوم ہوتا تھا وہ جو سردار اور اہل لشکر دیکھ رہے تھے اونھوں نے جو اپنے بادشاہ کو کشتہ پایا
ایکبار سب علمشاہ پر حملہ آور ہوئے علمشاہ بھی البرز کجکلاہ کو قتل کرکے تیغ کپتان فرنگی
کو لیکر لشکر کفار پر جا پڑے تلوار چلنے لگی خون کے دریا بہنے لگے ادھر سے علمشاہ
لڑتے ہوئے جاتے ہیں ادھر صاحبقران لڑ رہے ہیں اب سوا سے بہیر جادو کے کوئی افسر
نہیں باقی ہے نہ کوئی بادشاہ ہے گو افسر سردار ہیں مگر وہ بھی کمیدان رسالدار جمعدار تمندار ہیں اور

کوئی بھی نہیں رہا اہل لشکر مین راوی بیان کرتا ہے کہ بہزر جادو وا پیچہ اہل لشکر کو اہل اسلام سے لڑنے کا
حکم دیکر اودھر کو روانہ ہوا تھا کہ مین جاکر حمزہ صاحبقران کو قتل کرونگا یہ کہکر چلا تھا کہ راہ مین تھا کہ
یکایک تاریکی ہوئی اندھیرا ہو گیا برف باری و سنگ باری جو ہوئی یہ گھبرایا کہ یکایک اسکے کان مین صدا
آئی کہ ساحر کشتی نام بن فلان ساحر بود و فلان ساحر بود یہ جو سنا تو بہزر جادو گھبرایا حیران ہوا پہلے
تو اسنے خیال کیا تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لشکر جو کہ اہل اسلام سے لڑ رہا تھا اوسمین سے کوئی ساحر مارا
گیا ہے یہ اوسکے مرنیکے آثار ہین جب بہزر جادو نے اون ساحرون کے مرنے کی صدا سنی جنکو علحدہ
اور اہل لشکر کے قتل کرنے اور سحر مین مبتلا کرنے کے لیئے روانہ کیا تھا اب معلوم ہوا کہ یہ وہ ساحر مارے
گئے اب اسنے خیال کیا کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا اور انکا کون قاتل ہے اوسی حالت مین
اسنے سحر کرکے دریافت کیا کہ ان ساحرون کو کس نے قتل کیا معلوم ہوا کہ ان ساحرون کو خواجہ عمرو
و حمزہ صاحبقران نے قتل کیا اونکے ہاتھ سے مارے گئے یہ سننا تھا کہ اسکو غصہ آیا اور اسنے
کہا کہ اب بدون قتل کیئے حمزہ کے ہرگز ہرگز نہ پھرونگا یہ کہکر اژدر آتش فشان کو چمکا کر وہ اژدر
شعلہ چھوڑتا ہوا شعلہ آتشین منہ سے نکالتا ہوا چلا اوس مقام پر آیا کہ جہان پہ صاحبقران
لڑ رہے تھے یہان آکر جو پہونچا دیکھا کہ صاحبقران لڑ رہے ہین کافرون کو قتل کر رہے ہین یہ
دیکھکر اسکی آنکھون مین خون اوتر آیا اور اسنے یہ بھی سنا کہ سپہر حمزہ نے مریخ شیر شکار کو زیر
کرکے اپنا مطیع کیا اور البرز سبج کلاہ کو قتل کیا لاہور و لاجورد مارے گئے و اسفندیار کو حمزہ
نے اسیر کر لیا اب ان سبکے اہل لشکر لڑ رہے ہین یہ جو خبرین معلوم ہوئین اب اسنے خیال کیا کہ جس
طور سے ہو سکے حمزہ کو قتل کرو یہ سوچ کر یہ اژدر کو اوڑا کر زمین کی طرف چلا آواز دی کہ اے
اہل لشکر اسفندیار و غیرہ تم سب کے سب ہٹ جاؤ اور ٹھہر جاؤ مین حمزہ کو قتل کرتا ہون
یہ میرے ہاتھ سے اب ہرگز زندہ نہ بچیگا اور آواز دی کہ او حمزہ تو بہت مغرور ہے اور تو نے بہت سر
اوٹھایا ہے ہوشیار رہ مین تجکو سزا دیتا ہون یہ کہکر سامنے صاحبقران کے آیا جو کفار گرد
صاحبقران کے تھے وہ کہنے سے بہزر جادو کے ہٹ گئے اور اہل اسلام سے لڑنے لگے ادھر تلوار
چلنے لگی اودھر صاحبقران سے اور بہزر جادو سے سامنا ہوا بہزر جادو نے صاحبقران پر سحر
کیا کہ ایک گنبد آتشین پیدا ہوا اور وہ طرف صاحبقران کے چلا جبکہ قریب پہونچا وہ گنبد پھٹ کر

ہو گیا نام تک باقی نہ رہا سنبر جادو نے سحر کیا کہ ایک دریاے ذخار پیدا ہوا اور موجین مارتا
ہوا طرف صاحبقران کے چلا ہزارون اہل اسلام غرق ہونے لگے تلاطم مچ گیا غل ہونے
لگا کہ یا صاحبقران یہ دریاے ذخار ہمکو ڈبوئے دیتا ہے جلد خبر لیجئے یہ صاحبقران نے
سنا اور دیکھا کہ اہل اسلام اوس دریاے ناپیدا کنار مین جو کہ سحر سنبر جادو سے پیدا
ہوا ہے اوسمین غرق ہو رہے ہین سنبر جادو سے کہا کہ یہ کیا حرکت نالائق ہے کہ تو مجھ سے لڑ رہا ہے
مجھ پر سحر کر اہل لشکر نے تیری کیا خطا کی ہے جو اونکو غرق کرتا ہے سنبر جادو نے جواب دیا
کہ جب ہی جانون کہ اس دریا کو سکھا دو اور اپنے کو بچاؤ اور اپنے اہل لشکر کو بچاؤ یہ جو سنبر جادو
نے کہا صاحبقران کو غصہ آگیا فوراً لوح کا عکس اوس دریا پہ ڈالا وہ دریا دھوان ہوکر
اوڑ گیا اوس دریا کا مٹنا تھا کہ سنبر جادو نے سحر کیا اثر سحر پیدا ہوا کہ اوس سے بارش سنگ
ہونے لگی صاحبقران نے عکس لوح کا اوس ابر پر ڈالا وہ ابر بھی پھٹ گیا اب
سنبر جادو نے سحر کیا کہ صحرا کی طرف سے ایک زنگی پیدا ہوا کہ اوسکے ہاتھ مین ایک گرز تھا
آتے ہی اوسنے گرز صاحبقران پہ مارا صاحبقران نے لوح کا عکس اوس زنگی پر جو
ڈالا ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ زنگی جلنے لگا اور تھوڑی دیر مین جلکر خاکستر ہوگیا جب سنبر جادو
نے دیکھا کہ حمزہ نے زنگی کو بھی قتل کیا اب اوسنے اسم سحر پڑھکر اژدر کو جو اشارہ کیا وہ
نفس کشی کرتا ہوا اور شعلہ چھوڑتا ہوا طرف صاحبقران کے چلا صاحبقران نے اوس
اژدر پہ بھی لوح کا عکس ڈالا کہ شعلہ نکلا وہ اژدر جلنے لگا سنبر جادو اوسپر سے کود کر بھاگا
وہ اژدر جلکر راکھ ہوگیا پس جب اژدر جل چکا سنبر جادو نے برہم ہوکر ایک دو پتھر زمین پر
مارا اور کہا کہ اوزمین حمزہ کو نگل جا زمین کو زلزلہ پیدا ہوا اور زمین شق ہوئی اور زلزلہ
پیدا ہوا صاحبقران نے فوراً عکس لوح زمین پہ ڈالا وہ زلزلہ موقوف ہوگیا اب
سنبر جادو نے برہم ہوکر جھولی سے ایک فولادی گولہ نکالا اوسپر سحر کرکے صاحبقران پر
مارا وہ گولہ قہقہہ کرتا ہوا چلا جیسے قریب صاحبقران پہنچا شق ہوا اوس سے آگ پیدا
ہوئی چادر آتشین صاحبقران پر گری چادر آتشین کا گرنا تھا کہ صاحبقران نے لوح
کو جھٹکا یا وہ آگ بھی برطرف ہوگئی جب سنبر جادو نے دیکھا کہ جو سحر کرتا ہون حمزہ پہ

وہ برطرف ہو جاتا ہے پس وہ حیران ہوا کہ اب کیا کروں کیا نہ کروں فوراً وہ زمین پر
گر پڑا اور سحر کیا سحر زبان پر طرف صبا جعفران کے چلا صبا جعفران نے عکس لوح ڈالا
عکس کا پڑنا تھا کہ وہ اور اسکی صورت برطرف ہو گئی صبا جعفران نے دیکھا کہ الٹی چال
چلا جاتا ہے صبا جعفران نے فرمایا کہ او شیر جادو یہ کون سی چال ہے اور کون حرکت ہے کہ تو
قتل کے لئے چلا آتا ہے اوسنے جو دیکھا کہ وہ شیر کی حالت جو تھی برطرف ہو گئی اسنے
دیکھا کہ جو سحر کرتا ہوں وہ برطرف ہو جاتا ہے کیا کروں اپنی حالت جو ایسی پائی خیال کیا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ حمزہ کے ہاتھ سے جان نہ بچے گی میں سحر کرتے کرتے عاجز ہو گیا اور
کسی سحر نے اثر نہ کیا حمزہ کے سامنے سے کہا کہ اپنی جان بچا بیکار جان دینے سے
کیا فائدہ یہ خیال کیا اب تجویز کرنے لگا کہ جو حمزہ کے سامنے سے بھاگوں اگر میں
بھاگتا ہوں تو پیچھا تعاقب کرینگے تو پیچھا نہ چھوڑینگے پھر خیال کیا کہ غرق زمین ہو کر بھاگ جاؤں
خیال ہوا کہ اس طرح سے بھاگنا کہ غرق زمین ہو کر یا کل خلاف تدبیر ہے [illegible] پیدا کرکے چلو
سامنے سے حمزہ کے بھاگ کر پس اسنے خاک زمین سے اوٹھا کر دو [illegible] پیدا
ہو گئے اور اونکو چلا کر آواز دی کہ او حمزہ تو یوں نہ سمجھنا کہ میں جاتا ہوں [illegible] کے پاس
اور وہاں سے تیرے قتل کی تدبیر تجویز کرکے آتا ہوں اب تو تو میرے ہاتھ سے بچ جائیگا
یہ کہکر وہ اوڑا اور بلند ہوا صبا جعفران نے اسکی یہ حالت پائی لوح کو دیکھا اوسمیں تحریر
پایا کہ اے طلسم کشا اگر شیر جادو تیرے سامنے سے بچ کر [illegible] پیدا کرکے بھاگ [illegible]
تحریر ہے اسم جو حاشیہ لوح پر تحریر ہے دم کرکے مارنا جب تیر مارے گا تو وہ قتل ہوگا
راوی بیان کرتا ہے کہ پہلے ہی صبا جعفران نے لوح کو دیکھا تھا اوسمیں تحریر پایا تھا
کہ جب شیر جادو سے لڑے تو سامنا ہو تو اسکے قتل کی تدبیر بتائی جائیگی اوسنے
لوح کو دیکھا صبا جعفران اسی کشاکش اور حالت جنگ میں فراموش کر گئے
لوح کو دیکھنا جب وہ اوڑ کر چلا جب یاد آیا تو لوح کو دیکھا یہ تحریر پایا فوراً ترکش
سے کمان ترکش سے تیر لیا [illegible] تیر پر اسم حاشیہ لوح کا پڑھ کر دم کیا اور شیر جادو
سوتا کہ وہ اوڑا ہوا چلا جاتا تھا اور صبا جعفران نے تیر تک لیا تھا کان تک کھینچا تھا

کیا تھا چنانچہ صاحبقران نے اوس ساحرہ کو قتل کرکے خواجہ کو رہا کیا تھا جو کہ خواجہ کو سیئے
جانی تھی خواجہ رہا ہوکر صاحبقران کے ہمراہ ہوئے اور عیاریان کہین بجلالت کا حال
یہ ہوا تھا کہ بعد روانہ کرنے کے اوسکو خیال ہوا تھا اور کچھ دل کو خواجہ سے وابستہ پایا تھا چنانچہ
اسنے ساحر روانہ کیے تھے خواجہ کی رہائی کی خبر پاکر اور خود بھی جاکر مکان حکیم اسقلینوس
پر صاحبقران سے مقابلہ کیا تھا مگر غالب نہ ہوئی وہان سے اپنے مکان پہ واپس
آتی تھی اوسی دن سے اسنے قصد کر لیا تھا کہ اب کبھی طلسم کشا سے مقابلہ نہ کرونگی اور
اگر باہون جان طلب بھی کرینگے تو علالت کا بہانہ کر دونگی اور نہ جاؤنگی اپنی وزیرزادی
سے اپنے دل کی حالت بیان کی تھی اور کہا تھا کہ میرا دل عمرو پر آگیا ہے اوسکے گانے پر
جنگل مین لے اوسکو روانہ کیا اوسکے بعد میرا دل بیقرار ہوا مین نے قصد کیا تھا کہ جاکر کسی
تدبیر سے رہا کرون اور اپنے ساتھ لاؤن چنانچہ جانے کا قصد کیا تھا کہ مجکو معلوم ہوا
اوسکو طلسم کشا نے رہا کر لیا مین خود اس قصد سے گئی کہ جاکر رہا کرکے لاؤن مگر نہ پایا
نہ ٹھہرنے پر قابو چلا اب میرا دل بہت بیقرار ہے فراق خواجہ مین مین نے قصد کیا ہے کہ اب
اگر باہون جان بھی طلب کرینگے تو اونکی ملک کو نہ جاؤنگی علالت کا بہانہ کرونگی
اگر طلسم کشا غالب آئیگا اور طلسم فتح ہو جائیگا تو ہمارے شریک طلسم کشا ہونگی اور
اوسکا دین قبول کرونگی صرف اسی غرض سے کہ عمرو کو اسیر کرینگے تو مین جاکر
عمرو کو رہا کرا لاؤنگی اور یہان سے چل کھڑی ہونگی کیونکہ میرا دل اوسپر آیا ہے
وزیرزادی نے جواب دیا تھا کہ جو آپکی رائے ہے وہ بہت خوب ہے ہم سب
آپکے ہمراہ ہین چنانچہ اوسی زمانہ مین بہتون جادو کا نامہ آیا تھا اوسنے
برائے کمک طلب کیا تھا اسنے علالت کا بہانہ کر دیا تھا یہ سب حال مرقوم
ہو چکا ہے اب تحریر یہ ہوتا ہے کہ یہ فراق خواجہ مین بیقرار تھی اکثر اسیر بڑی مشکلون
سے شب گذاری دن بیقراری و رات اختر شماری مین بسر ہوتا تھا چنانچہ اسی طور سے
ایک مدت گذری جب آتش فراق زیادہ مشتعل ہوئی تو اسنے خیال کیا کہ ذرا اسپر سے دریافت
کرنا چاہئے کہ طلسم کشا سے لشکر کو اور خواجہ عمرو کے کہان ہین اب مجھے فراق عمرو شاق ہے اس مرجانے سے تو بہتر

سمجھ ہو گا کہ چل یہاں سے اور شریک طلسم کشا ہو کو بدنامی اور ناموس کا کہاں تک خیال کرےگی
بڑے بڑے بادشاہوں اور شہریاروں کی لڑکیاں عاشق ہو کر معشوقوں کے ہمراہ نکل گئی ہیں وار ان
خدا پرستوں کا حصہ ہو گئی ہیں تو میں کیا ہوں افراسیاب بادشاہ طلسم ہوش ربا کی لڑکی نے
اہل اسلام سے عشق کیا ملکہ مہجبین نے عاشق ہو کر طلسم ہوش ربا فتح کرایا ہے ملکہ مہران شمشیر زن دختر
سرکوب بادشاہ طلسم نور افشان نبیرہ حمزہ پر عاشق ہوئیں جو کہ لقا خدای باختر تھا اور اسکا ہ
بزرگ باختر کا مالک تھا اور سب ملکوں کے باشندے اوسکو سجدہ کرتے تھے وہ خدائی
کر رہا تھا اوسکی لڑکیاں ان مسلمان کے حصہ میں آئیں اور عاشق ہو ہو کر نکل گئیں تو میں کیا
یہ عشق ایسی ہی شی ہے کہ یہ کسی طرف کا دھیان رکھتا ہے اس دل کے ہاتھوں سے سب بے بس
و بے اختیار ہو گئے ہیں اسپر کسیکا اختیار نہیں ہوتا ہے عشق میں عزت و آبرو کا کچھ
پاس و لحاظ نہیں رہتا ہے اور جو عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرتا ہے وہ عاشق نہیں ہے بلکہ
اوسکا دعویٰ جھوٹا ہے ان عزت نے بڑے بڑے خاندان تباہ کیئے ہیں قیس و فرہاد
کے حال کو ملاحظہ کیا جائے اونکے کوہ و صحرا کو لیلی کے عشق میں اختیار کیا فرہاد تیشہ
مار کر مر گیا یہ عشق ہے اور اسکا نام عاشقی ہے اگر ایسا عشق ہوتا جیسا مجھکو ہے تو یہ حرکت
وہ کیوں کرتا پس یہی عاشقی اور عشق کے یہ جو فرہاد و قیس نے کیا تیرا عشق بالکل بیکار
ہے تو عاشق نہیں ہے جو تو عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرتی رہی اگر عاشق صادق ہوتی تو
کبھی ایسا خیال نہ کرتی اب تک معشوق کے پاس پہونچ بھی گئی ہوتی عاشقوں کو
ننگ و ناموس کا خیال ہوتا ہے نہ دین و مذہب کا بقول شاعر شعر عشق از دین بسیار کرد
است و کند چہ سبب راز بار کرد است و کند پس تو کیسی عاشق ہے خواہ مخواہ کی ننگ و ناموس
کا خیال کرتی ہے پس اگر عشق رکھتی ہے خواہ مخواہ سے تو چل اور شرکت طلسم کشا کر کہ جہاں
معشوق کی صورت نظر آئے اور اگر یہ امر نہیں ہے تو آج سے نام عشق نہ لینا تو عاشقوں
کی بدنام کرنے والی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جب اس طور سے اسکے دل نے اسکو تعلیم کیا اور
یہ قرار ہوئی پس اسنے قصد کیا مصمم کہ جہان لشکر طلسم کشا ہو اور طلسم کشا ہو چلکر
شرکت کروں اور معشوق سے بہرہ اندوز ہوں اور اوسکا ناس ہو یہ تصور کرکے اسنے جو

جوان ہی نوجوان ہی ششکال نے آج تک آپکے ساتھ کیا بزرگی ادا کی جو اب کریگا
کبھی یہ بھی تو نہ کیا کہ چھاتی کو ملا کر دیکھتے اور سر پر سیہی کرتے کیونکہ مین مرچکی تھی کبھی
برسون تو یاد نہیں کرتے ہین تو ایسون کے ساتھ نیکی کرنا نہایت خلاف عقل ہی چھوڑیئے
آپکی اسی رائے کو پسند کرتے ہین ضرور تشریف لے چلیئے ہم سب آپکے ہمراہ ہین
جدھر آپ تشریف لے چلیئے گا ادھر ہم چلین گے ملکہ نے جواب دیا کہ پھر سامان
سفر درست کرو مین تمکو ایک خبر اور سناتی ہون کہ مین نے سنا ہے آفتاب شنگرف نے
بھی طلسم کشا کی شراکت کی ہے اپنی خواصون کے اور ماموں کی شراکت نہ کی اونکا
ششکال نے کیا کر لیا جو پھر اکر لیگا ان سب نے جواب دیا کہ پھر آپکو کون مانع ہی ملکہ
نے کہا کہ بہتر ہی بہت جلد سامان درست کر دیو وقت ہی مدد طلسم کشا کا کہ لشکر شہنشاہ جادو
سے مقابلہ ہو رہا ہی اسوقت مین چلکر اگر کمک کرو گی تو طلسم کشا کے دل مین گھر ہوگا
اور طلسم کشا کو خیال ہوگا کہ انھون نے ایسے وقت سخت مین ہماری شرکت کی ہی
اور ہمارے مخالفون سے جنگ و پیکار کر کے انکو ہلاک کیا ہی ہماری امداد و اعانت مین
بیا پر سرگرم رہی ہی ہمکو بھی اسکی مدد کرنا لازم ہی اگرچہ طلسم کشا کو کچھ ہماری امداد و اعانت کی
احتیاج نہین ہی وہ خود تائید یافتہ درگاہ الٰہی ہی بڑے بڑے ساحرون کو اسنے قتل
کر کے جہنم واصل کیا ہی بڑے بڑے طلسم توڑے ہین تمام سرکشان عالم کو مسخر کیا ہی
دیوون و پریون تک کو زیر کر کے زلزلۂ قاف ثانی سلیمان لقب پایا ہی ہم اوسکی کیا مدد
کر سکتے ہین مگر تاہم جان نثاری کر کے اونکی شراکت کرین گے تو اونکو ضرور ہمارا خیال مد نظر رہیگا
اسوجہ سے جلد چلنا چاہیئے سب نے عرض کیا بہت خوب پس اوسی وقت
سب نے سامان سفر درست کیا اور سب اسباب وغیرہ اژدرون پر بار کیا سب
خواصین اور مصاحبین وغیرہ اژدرون و طاؤسون وغیرہ پر سوار ہوئین ملکہ
اور اوسکی وزیرزادی تخت سحر پر سوار ہوئی ملکہ قریب چار سو جادوگرنیون کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دربار شہنشاہ کے روانہ ہوئی برابر قطع منازل و طے مراحل کرتی ہوئی چلی جاتی
تھی اوسنے اوس دن یوم کی راہ کو دو پہرین سحر سے تمام کیا اور قریب دربار شہنشاہ کے

سکے پہونچی۔ تو یہاں آکر پہونچی ابھی اوس مقام پہ نہیں آئی تھی کہ جہاں جنگ و پیکار
ہو رہی تھی اوسی مقام سے دور تھی یہاں سپاہ سے بلند آواز قریب شہر جادو
کے پہونچ گیا شہر جادو نے جو دیکھا کہ بادشاہ قریب آگیا وہ اسپر لرزہ بر زمین
کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو غرق زمین ہو کیوں نہ گیا تھا جو یہ پردہ اٹھا کر کے
چلا تھا جو اس آفت و بلا میں مبتلا ہوا اب کیا تدبیر کروں اور کیونکر بچوں
یہ فکر اپنے بچنے کی کر رہا تھا کہ سپاہ سے بلند آواز قریب پہونچ گیا
شہر جادو نے جو بادشاہ کو قریب اپنے پایا اب تو بالکل دم نکل گیا اور
اسنے خیال کیا کہ اب یہ دو لنا مقابلہ کیسے ہو سکے جان بچتی نظر نہیں ہو
مقابلہ کرو وہ بھی ساحر ہی تو بھی ساحر ہی جبکہ وار چل جائے گا وہ نا علاج ہوگا
تو کیوں خوف کرتا ہی مقابلہ کر جو ہونا ہو ہو جادو ان تیرے ہیں دیکھیں اون کے
بین بچہ کیا اسکا خوف ہی یہ دل میں تجویز کر کے اور دل کو قوی کر کے
ٹیکا کہ اسکے سپاہ کے بلند آواز تو کیا بک رہا ہی اور اگر کچھ دعوا سحر
سازی اور نیرنگ بازی ہی تو آ ہمی اوسکے بھی پیدا کی ہی سحر کے تیرے
سحر توڑ کے ہو جاتے دیکھ لے تو کیا ساحر ہی اور کس قدر مہارت علم سحر
میں رکھتا ہی اوستاد نے کیا تجکو تعلیم کیا ہی ہمیں بتا تو ذرا تیرے علم
کی قوت دیکھوں کہ تو کیونکر ہمارے سامنے اپنے علم سحر کی بلند پروازی
کرتا ہی ایسے ویسے ساحروں کو زیر کر کے بہت تجکو دعوا سحر سازی
کا ہو گیا ہی اور اپنے تئیں سامری و جمشید و فتنہ جانتا ہی تو بھلا تجھ
سے ہو سکتا ہی تیری کیا حقیقت ہی اگر آیا ہی تو آئیں کیا
تجھ سے ڈرتا ہوں جو تیرے مقابلہ سے بھاگوں تو وہی ہی کہ تجکو ہم
نے پکڑا اسیر کر لیا تھا اور قید کیا تھا دعائیں دے کر طلسم کشا
نے آزاد کر دیا کیونکہ حالت قید میں قتل نہ تھی اس سبب سے
بچ گیا ہی اسپر تیری شامت آئی ہی اب تیرا بچنا محال ہی اگر کچھ جرأت رکھتا ہی

رکھتا ہے اور سحر سے آگاہ ہے تو میرا سامنا کر ان باتون سے کیا فائدہ ہے یہی گوئی ہی میدان ہے مین اور تو سمجھ لین
جسکو خداوند سامری و جمشید و خداوند عجائب فتح دین یہ جو منیر جادو نے کہا سیماسے بلند آواز نے جواب دیا
کہ واقعی تو ایسا ہی بہادر و تیری ہے مین نہ جرأت رکھتا ہون نہ سحر سے آگاہ ہون نہ ایسا بہادر و ساحر
ہون کہ سامنے سے تیرے ساحر کے بھاگون مثل تجھ ایسے بہادر کے وہ سامری کیا گیدی ہے اور جمشید کیا
خر ناشخص ہے و عجائب کیا چیز ہے سامنے خداوند کریم کے یہ سب شیطان تھے اور ہین انکو اپنی پرستش
کی تو خبر ہوتی نہ تھی یہ تیری کیا کمک کرینگے اور تجھکو کیا فتح دینگے بس مین بھی اپنے خدا کو طلب کرتا ہون برائے
کمک اور تو بھی اپنے خداوندون کو بلا دیکھین کس کے خدا آکر امداد کرتے ہین اور کمک کرتے ہین بس
زیادہ نہ بک جو سحر کرتا ہو کر مین تیرے سامنے موجود ہون منیر جادو نے جواب دیا کہ او نابکار میرا سحر
غضب ہے سامری و جمشید کا تو میرے سحر کو رد نہ کرسکے گا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا تو پہلے اپنا حوصلہ
نکال لے کیونکہ یہ کہنے کو نہ ہو کہ ہم یہ سحر کرتے تو منیر جادو پر غالب آتے اسنے سحر نہ کرنے دیا ہم کو سحر
کرنے کی مہلت نہ دی سیماسے بلند آواز نے جواب دیا کہ او منیر جادو یہ میرا طریقہ نہین ہے کہ مین
تیرے پر پیش دستی کرون کیونکہ جب سے مین نے اطاعت طلسم کشائی کی ہے جب سے مین نے انکے لوگون کا
طریقہ اختیار کیا ہے طریقہ اسلام مین حریف پر پیش قدمی کرنا روا نہین ہے جب خداوند کریم تیرے
سحر سے مجھکو بچالے گا تو مین بھی سحر کرونگا گو ایک بار تک تیار رہا ہون مگر اسپر بھی تیری قتل
کے لیے کافی ہون بفضل خداوند کریم سے تو اپنا حوصلہ نکال لے یہ سنکے منیر جادو نے جواب دیا کہ معلوم
ہوا تیری قضا آئی ہے یہ کہکر اسبات جو منیر جادو نے سحر کیا تو ایک طاؤس زرین بال پیدا ہوا یہ اسی
طاؤس پر سوار ہوا اور سامنے سیماسے بلند آواز کے آیا اور کہا کہ ای سیماسے بلند آواز ہوشیار و
خبردار ہو جا مین سحر کرتا ہون بادشاہ نے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو سحر کر اور اعظم جادو و سوسن جادو
وغیرہ سے سیماسے بلند آواز نے کہا کہ بھائیون تم جاکر طلسم کشا کو میرے آنے سے اور اپنے حاضری
سے اور منیر کے مقابلہ سے آگاہ کرو اور لڑو مین اسکو قتل کرکے آتا ہون سر اسکا لاکر قدم صاحبقران پر
ڈالتا ہون ان سب نے کہا کہ بہت خوب کیا مضائقہ ہے ہم جاتے ہین یہ کہکر وہ سب کے سب
ساحر ہوا پر سے زمین پر آئے مہمان صاحبقران مکان درست کرچکے تھے قصد کیا تھا کہ تیر کو صرف
کرین کہ ان ساحرون نے آکر سلام کیا اور عرض کیا کہ سیماسے بلند آواز بھی تشریف لائے ہین

وہ آتے تھے اور ہم سب بھی کہ ادھر سے منیر جادو بھاگا ہوا جاتا تھا اُنکی نگاہ منیر جادو پر پڑ گئی اُنھون نے
منیر کو ڈانٹا للکارا اُسنے اور منیر نے بالاے ہوا مقابلہ ہو رہا ہے اور دونو تیر سے لڑ رہے ہین اور ہم جاکر لشکر
منیر سے مقابلہ کرتے ہین اور لڑتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور فوراً کمان کو دوش پر جگہ دی
اور تیر کو ترکش مین رکھ لیا اور خود وہان سے پلٹ کر کفار سے لڑنے لگے اُدھر بالاے ہوا منیر سے اور
سیماے بلند آواز سے سحر بازی ہونے لگی سحر آزمائی شروع ہوئی ترنج و نارنج چلنے لگے اُدھر اعظم
وغیرہ نے جاکر لشکر مین تلاطم ڈالدیا راوی بیان کرتا ہے کہ اُسی گرمی جنگ و پیکار مین ملکہ لعلان حور پیکر
بھانجی شہنشاہ کال کی جو کہ اپنے کوہ پر سے مع خواصون وغیرہ کے چلی تھی آکر پہونچی معرکہ جنگ و
پیکار کو گرم پایا کیونکہ یہ وہان سے صاحبقران کی شراکت کے قصد سے چلی تھی یہان آکر شریک
لشکر اسلام ہوکر لشکر کفار سے لڑنے لگی آتے کے ساتھ ہی اس غضب کا سحر کیا کہ تمام لشکر کفار مین
تلاطم پڑ گیا لعلان حور پیکر نے ساحر و غیر ساحر پر سب پر سحر کیا کیونکہ یہ طریقہ اہل اسلام سے آگاہ
نہ تھی ایک سحر مین اسنے سب کو دیوانہ بنادیا اُدھر اعظم وغیرہ نے ساحرون کا ناطقہ بند کردیا یہان
تو اسطور سے بازار کارزار گرم تھا اُدھر منیر نے بادشاہ پر سحر کیا کہ ابر سحر آکر قائم ہوا اُس سے برق چمک کر
گری سیماے بلند آواز نے اشارہ کیا وہ برق برطرف ہوگئی پھر اسنے سحر کیا کہ ایک اژدر آتش نشان
ہوا پر پیدا ہوا وہ شعلہ آتشین چھوڑتا ہوا طرف سیماے بلند آواز کے چلا جیسے ہی وہ قریب پہونچا
سیماے بلند آواز نے ہاتھ بڑھا کر اُسکے حلق مین ہاتھ ڈالا اور ہاتھون سے اُسکے کلے کو چیر کر
پھینکدیا ایک شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس اژدر کو جلا دیا راکھ ہو کر رہ گیا پھر منیر جادو نے سحر کیا
کہ ایک مرتبہ ہوا چلی ایسی سرد کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کلیجہ کے پار ہوئی ہی برباد کئے دیتی ہی دل و جگر
کو سیماے بلند آواز نے پھر اسم پڑھ کر دم کیا کہ وہ ہوا برطرف ہوگئی گرم ہوا چلنے لگی اور ایسی گرم
چلی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین منیر کی یہ حالت ہوئی کہ منہ مین کانٹے پڑ گئے زبان خشک ہوگئی
تالو بالکل خشک ہوکر رہ گیا پسینہ ہر بن مو سے جاری ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کرۂ نار مین کھڑا
ہوا ہون اسنے کئی بار دفع سحر کیا مگر اسکی وہ حالت تو برطرف ہوگئی مگر ہوا کی گرمی نہ کم ہوئی اسنے
اپنے حواس درست کرکے سیماے بلند آواز پر جو سحر کیا کہ ایک زنگی سیاہ فام تیغہ ہاتھ
مین لیے ہوئے ہوا پر اُڑتا ہوا آیا اور آتے ہی تلوار کا وار سیماے بلند آواز پر کیا کہ منیر جادو

سمجھ گیا کہ سیما سے بلند آواز کا کام تمام ہوگیا اُدھر سیما سے بلند آواز نے سحر کیا کہ ایک سپر پیدا ہوئی وہ تیغہ
اُس سپر پر پڑا کہ آری ہوگیا اُسنے پھر وار کیا اب کی مرتبہ سیما سے بلند آواز نے اشارہ کیا کہ برق کوندکر گری
اُس زنگی کے دو پرکالے ہوگئے اور جلکر خاک ہوگیا ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا خود بخود اُسنے اُسکو جلا
دیا جب منیر جادو نے دیکھا کہ سیما سے بلند آواز نے زنگی کو قتل کیا اسنے سحر کیا کہ ایک شمشیر براں ظاہر
ہوا آتے ہی اُسنے طپانچہ مارا سیما سے بلند آواز نے اُسکی کلائی پکڑ لی اور ایک طپانچہ رسید کیا کہ
اُسکا سر چنبر گردن سے اُڑ گیا وہ شمشیر براں بھی اُسی ہوا پر تمام ہوکر جل گیا اور خاک ہوگیا اب کی مرتبہ
منیر جادو نے جھولی سے نارنج نکالا اور اُسکو اپنی زبان کے خون سے رنگین کیا اور چند ٹکڑے سیندور
کے دیئے اب نارنج کو اُٹھا کر سیما سے بلند آواز پر مارا وہ نارنج چلا جیسے قریب پہونچا سیما سے بلند آواز
نے اشارہ کیا کہ نارنج کے دو ٹکڑے ہوئے اُس میں سے ایک برق چمک کر طرف آسمان کے گئی اور
وہاں سے کوندکر چلی سیما سے بلند آواز کی طرف سیما سے بلند آواز نے اُف کیا وہ برق بال ہوکر سامنے
گری وبال ہوگئی منیر جادو نے فوراً ترنج سحر نکالا اور اُسکو بادشاہ پر مارا بادشاہ نے اُسکو ہاتھ پر لیا
اور اُسکو اپنے قبضہ میں کرکے اور اُس پر سحر کرکے وہی ترنج منیر پر مارا یہ کہکر کہ تو نے کئی سحر مجھ پر کیے میں
نے سب رد کیے اب تو سحر کر چکا میں حملہ کرتا ہوں جب میں جانوں کہ تو رد کرے سیما سے بلند آواز نے
جو یہ کہا منیر نے جواب دیا کہ تو شوق سے سحر کر میں موجود ہوں یہ جو منیر نے کہا بادشاہ نے وہ ترنج اُٹھا کر
جو کہ اُسنے مارا تھا منیر پر مارا اُس ترنج کا مارنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ ترنج قہقہہ کرتا ہوا چلا جیسے قریب
پہونچا اُسنے اشارہ کیا وہ ترنج ایک مرتبہ شق ہوا اُسکا شق ہونا تھا کہ ایک برق کوندکر منیر جادو کے
سر پر چلی اُسنے سپر سحر کو سر پر قائم کیا اُس برق نے سپر کو بھی جلا دیا اب جو منیر جادو نے خیال کیا اور
دیکھا تو ثابت ہوا کہ اس برق سے جان بڑی مشکل ہے بس فوراً منیر جادو نے اپنی ہم شبیہہ کو قتل
کرایا خود بچا اور پشت پر آکر صدا دی کہ او سیما سے بلند آواز ہوشیار ہوجا بادشاہ پلٹا کہ اسنے
تیغہ کا وار کیا وہ تیغہ اوچھا سا سر پر سیما سے بلند آواز کے پڑا ہلکا سا زخم سر پر سیما سے بلند آواز
کے آیا سیما سے بلند آواز نے فوراً سحر کیا کہ تیغہ سر سے نکل گیا اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ جیسے
شیر زخم کھاکر بپھرتا ہے اب یہ برہم ہوگیا تلوار لے کر چلا منیر جادو نے جان پر کھیل کر سحر کیا کہ
ایک گنبد سیما سے بلند آواز کے سر پر گرا سیما سے بلند آواز اُس گنبد میں بند ہوگیا بس سیما سے بلند آواز

نے جو سحر کیا اُس گنبد کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور دھوان ہوکر اُڑ گیا یہ اُس گنبد کو درہم و برہم کرکے اُسی حالت زخمداری میں اسنے قصد کیا کہ سحر کرون کہ منیر جادو کا کام تمام ہو بادشاہ جب تک سحر کرے کرے کہ منیر نے سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی درمیان ہین قائم ہو گئی سیما سے بلند آواز نے جو اُس دیوار سحر کو حائل دیکھا فوراً اشارہ کیا کہ وہ دیوار منہدم ہو گئی اور گری اتنے عرصہ مین اسنے سحر تیار کر لیا تھا جیسے دیوار گری ہین جیسے سامنا ہوا سیما سے بلند آواز سے ویسے ہی منیر جادو نے وہ سحر جو کہ تیار کیا تھا سیما سے بلند آواز پر کیا کیا ایک آسمان زیر آسمان تیار ہو گیا اُس آسمان پر ایک آفتاب نمایان ہوا اُسکا عکس جو سیما سے بلند آواز پر پڑا سیما سے بلند آواز کی یہ حالت ہوئی کہ از سرتا پا عرق عرق ہو گیا فوراً سیما سے بلند آواز نے سحر کیا کہ وہ آسمان لخت لخت ہو کر مثل روئی کے گالون کے اُڑ گیا وہ آفتاب بھی برطرف ہو گیا وہ گرمی اور وہ حالت جاتی رہی یہ سحر بھی اُسکا رد ہوا منیر جادو نے سحر کیا ایک پتلی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک کشتی تھی اُس کشتی مین ایک گلدستہ تھا آتے ہی اُس پتلی نے اُس گلدستہ کو سامنے سیما سے بلند آواز کے کیا اُسکی خوشبو دماغ مین سیما سے بلند آواز کے پہونچی اُس خوشبو کا پہونچنا تھا کہ سیما سے بلند آواز مست ہوکر جھومنے لگا جب منیر نے دیکھا کہ اس سحر نے بادشاہ کو مست کر دیا اب یہ خود ہی تلوار لیکر چلا کہ سر کاٹ لون یہ تو اس قصد سے چلا قریب نہ پہونچا تھا کہ ایک پتلہ پہلو سے سیما سے بلند آواز کے پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے آتے ہی وہ پچکاری منھ پر بادشاہ کے ماری اور کہا کہ ہوشیار ہو جیسے حریف آپکے قتل کی فکر مین ہے یہ جو کہا اور پچکاری ماری فوراً بادشاہ کو ہوش آیا ہوش کا آنا تھا کہ سیما سے بلند آواز نے اپنے سحر کے پتلہ کو دیکھا اور منیر جادو کو اپنے قریب شمشیر بکف پایا آواز دی کہ منیر تو نے یہ سحر کیا تھا اپنے سحرون مین مگر تو دیکھ لے کہ مین نے کیونکر رد کیا اور کیونکر تیرے سحر سے بچا اب مین سحر کرتا ہون جب جانون کہ تو رد کر مقام خیال کرنے کا ہے کہ تیرے ہی سحر کا ترنج مین نے تیرے اوپر مارا تھا تو اُسکو رد نہ کر سکے گا تو نے اپنے عیوض مین اپنے ہم شبیہ کو قتل کرا دیا اور خود بچا جب تو اپنے سحر کو رد نہ کر سکا تو میرے سحر کو کیا رد کرے گا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا منیر جادو نے خیال کیا کہ بادشاہ سچ کہتا ہے واقعی مین اسکا سحر رد نہ کر سکونگا ضرور اسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور مین نے جسقدر سحر کئے سب اسنے رد کر دئیے ایک بھی اسپر کارگر نہ ہوا سب رد ہو گئے بس بہتر یہ ہے کہ اپنی جان بچانے کی فکر کرو

اسکے سامنے سے بھی اگر مگر اس سے تو بھاگنا غیر ممکن ہے کیا تدارک کیا جائے اگر زمین پر جاتا ہون تو طلسم کشا کے
ہاتھ سے اگر یہان ٹھہرتا ہون تو اسکے ہاتھ سے قتل ہوتا ہون اگر بھاگتا ہون تو یہ پیچھا نہ چھوڑے گا عجب
کشمکش مین میری جان پڑی ہے بقول خواجہ آتش شعر نجم صبا و فکر باغبان ہے + دو گلہ مین ہمارا آشیان ہے مگر
ع کیا کہون کاسے کہون کوئی نہ بنا سے + گو سکے کا سہتا ہوا مجھ [illegible] + ای منیر جادو خود کردہ را
درمان نیست تو نے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن مین کلہاڑی ماری اپنے کو آپ دام مین اجل کے اسیر
کیا اور تو خود اپنی عقل سے بلا مین مبتلا ہوا اب کیا ہوتا ہے قضا آکر برابر پہونچی ہے غیر ایک سحر اور کر اسکے بعد
تو جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئے گا یہ دل مین تجویز کرکے منیر جادو نے اپنے سر کا بال توڑا کہ وہ اسکو بال
تھا اُسپر سحر کیا کہ وہ بال طولانی ہوگیا اور اُسنے ایک ناگن کی ایسی صورت پیدا کی اُسنے اشارہ کیا کہ
وہ ناگن بل کھاتی ہوئی لہراتی ہوئی طرف سیما کے بلند آواز کے چلی سیما کے بلند آواز کے گلے
مین ایک ریشمی رومال بہت نادر کار بندھا ہوا تھا بادشاہ نے فوراً اُس رومال کو گلے سے کھولا اور
اُسکے دونون سرے پکڑ کر گردش دی کہ ایک سیاہ آندھی مشرق کی طرف سے اُٹھی کہ جسکے سبب سے
تمام عالم تیرہ و تار ہوگیا اور تاریکی ہوگئی ایسی تاریکی ہوئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا بلکہ اپنے
کو اپنا ہاتھ نہ معلوم ہوتا تھا ہوا مین شدت و گرمی پیدا ہوئی خاک اُڑنے لگی اُسی تاریکی مین ایک امر یہ ہوا
کہ ایک سقف آہنی خود بخود تیار ہوگئی اور اُسی سقف سے ایک آفتاب نمایان ہوا ادھر بادشاہ نے
اُس رومال کے دونون سرون کو دونون ہاتھون سے پکڑ کے اب جو جھٹکا دیا وہ رومال دو ہوگیا ایک ٹکڑا
آپ نے دہنی طرف پھینکا اور ایک بائین طرف ادھر تو رومال دو ہوا اُدھر وہ ناگن جو کہ سحر کی تھی دو ہو کر
غائب ہوگئی منیر نے جو وہ تاریکی دیکھی خیال کیا کہ یہ موقع بہت اچھا ہے تو اپنے کو بچا کر یہان سے نکل چل
اگر روشنی ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی اُدھر سیما کے بلند آواز کو سحر نے خبر دی تھی کہ منیر جادو تمھارے
ہاتھ سے قتل نہ ہوگا جب تک کہ اسکو طلسم کشا نہ قتل کرے کیونکہ اسکی قضا طلسم کشا کے ہاتھ سے
ہے وہی اسکا قاتل ہے اور کوئی دوسرا قاتل نہین ہے اسکو کسی تدبیر سے طلسم کشا کے سامنے پہونچا دے
اسی سبب سے سیما کے بلند آواز نے یہ تدبیر کی تھی کہ سقف آہنی قائم کی تھی بس منیر جادو نے یہ
تجویز کرکے کہ اس تاریکی مین یہان سے نکل چلو [illegible] کہ پر پیدا ہوئے اُڑ کر چلا اُسی ایک ٹکر کھائی کہ
[illegible] سے پریشان ہوگیا اُسنے خیال کیا کہ سیما کے بلند آواز نے اُڑ کر جانے کا راستہ بند کیا ہے کہ

مشرق کی طرف چلا اُدھر کا راستہ بھی بند پایا مغرب کی طرف چلا وہ بھی راستہ بند تھا اسی طور سے جنوب و
شمال کا بھی راستہ بند پایا اب اسنے تجویز کیا کہ زمین پر پہونچکر اسی تاریکی مین غرق زمین ہوکر اپنی جان بچاکر
نکل چلو یہ تجویز کرکے یہ اُسی حالت سے زمین کیطرف مائل ہونے لگا جون جون نیچے آتا تھا وہ روشنی نظر
آتی تھی تاریکی دفع ہوتی جاتی تھی ادھر سے یہ چلا اسکے عقب مین سیما سے بلند آواز بھی چلا راوی
بیان کرتا ہے کہ وہ تاریکی صرف اُسی مقام پر تھی کہ جہان پر منیر جادو تھا دوسرے مقام پر نہ تھی پیچھے
روشنی تھی مقابلہ ہو رہا تھا راوی کہتا ہے کہ سیما سے بلند آواز سے اور منیر جادو سے جسقدر مقابلہ
ہوئے سب یہ بالا سے ہوا ہوئے اور یہان اتنے عرصہ مین زمین پر جہان لشکر اسلام سے اور کفار
سے مقابلہ ہو رہا تھا اہل اسلام و ملکشاہ و صاحبقران نے ہزارون کافرون کو قتل کرکے ڈالدیا اور
اسی طور سے ساحران اسلام و اعظم جادو وغیرہ نے ساحران نافرجام و کافران بدانجام کا حال کیا چارون
سمت سے بھی کشتی مرا کہ نام من فلان جادو بود کی صدا بلند تھی ساحرون کے مرنے کی علامت بلند تھی شعلہ
آگ کے بلند ہو رہے تھے صاحبقران لڑ رہے تھے کہ صاحبقران نے اُسی حالت مین دیکھا کہ منیر جادو
خود بخود میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا صاحبقران نے خیال فرمایا کہ یہ اطاعت کرنے کو آیا ہے ہاتھ روک کر
اُسکی طرف دیکھا راوی بیان کرتا ہے کہ سیما سے بلند آواز نے ایسا سحر کیا تھا کہ یہ زمین پر جو پہونچے تو
کسی دوسرے مقام پر نہ پہونچیں اُسی مقام پر پہونچے کہ جہان صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہون اور
نیز کہہ کے اُس مقام کی زمین کو بھی سخت کر دیا تھا اس خیال سے کہ شاید یہ جب کوئی صورت مفر کی نپائے
تو غرق زمین ہوکر بھاگے گا تو بڑی خرابی ہوگی پس منیر جادو کو اجل نے ہاتھ پکڑ کر سامنے صاحبقران کے
پہونچا دیا صاحبقران نے جو اُسکو اپنے سامنے پایا ہاتھ روک کر حیران ہوئے اور یہی خیال کیا کہ یہ
اطاعت کے لیے آیا ہے اسی سبب سے ہاتھ روک کر اُسکی طرف دیکھا اُدھر منیر جادو نے جو اپنے سامنے
صاحبقران کو پایا دم نکل گیا اور خیال کیا کہ تو خود بخود منہ مین اجل کے اپنے پاؤن سے چلا آیا یہی تدبیر
ہے کہ جب تک طلسم کشا تیرے اوپر حربہ کرے اُسے فرصت تو غرق زمین ہوکر بھاگ چل یہ خیال کرکے
اس قصد سے سحر کیا کہ غرق زمین ہوکر نکل چلون اور پاؤن زمین پر مارے زمین کو سنگ لاخ پایا یہ حیران
ہوا کہ یہ زمین کیونکر اسقدر سخت ہوئی اسکا سبب کیا ہے فوراً اسکے ذہن مین آیا کہ سیما سے بلند آواز نے
سحر کرکے زمین کو سخت کر دیا ہے اب تو بڑی بُری آفت مین پھنسا ہے اچھا تو اپنا حربہ کر لے یہ بھی کیا نہ یاد

کرسے مرتے مرتے دو چار کو تو مار لے تیرے دل کی حسرت تو نکل جائے اب تیرا بچنا محال ہے یہ خیال کر کے
منیر جادو نے جلدی سے جھولی میں سے ایک گولہ فولادی نکالا اسپر سحر کر کے جلدی سے آسمان پر اچھال
دیا وہ گولہ آسمان پر جاکر شق ہوا ادھر اسنے دل میں کہا کہ یا سامری و یا جمشید جسقدر اہل اسلام مع سواحر
ہین سب کے سر کٹ جائین اور سب مبتلائے سحر ہون اور حمزہ پر ایسی برق چمک کر گرے کہ حمزہ کا بھی
سر دھڑ پر سے اُڑ جائے دل مین اسنے یہ کہا کہ وہ گولہ آسمان پر شق ہوا جسکو خدا بچاتا ہے تو اسکے بچنے کی
ہزارون تدبیرین ہو جاتی ہین یہ گولہ اُسی مقام پر شق ہوا کہ جہان پر سیما سے بلند آواز اپنے تخت کو روکے
ہوا پر کھڑے ہوئے تھے اس خیال سے کہ اگر منیر جادو کچھ سامنے سے صاحبقران کے پر پرواز پیدا
کرکے بھاگے تو روک لون جانے نہ دون یہ گولہ اُسی مقام پر جاکر شق ہوا جیسے برق چمکی سیما سے بلند آواز
نے برق کی چمک کو دیکھ کر فوراً جدھر چمک ہوئی تھی اُسطرف کو دیکھا و دیکھا کہ ایک گولہ فولادی آسمان پر آکر
شق ہوا اُس سے ہزارون تلوارین پیدا ہوئین اور ایک بہت بڑی تلوار چمک کر طرف صاحبقران کے
اور باقی تلوارین چمک چمک کر طرف زمین کے چلین اسنے یہ دیکھ کر فوراً کچھ اسم سحر پڑھ کر پشت دست کو
دیکھا اُسپر تحریر پایا کہ یہ گولہ سحر منیر جادو کا تھا منیر جادو نے یہ سحر کیا ہے کہ یہ گولہ جو شق ہوا ہے جسقدر
تلوارین اس سے پیدا ہوئی ہین اُسی قدر اہل اسلام کے سر تن پر سے اُڑ جائینگے اور یہ تلوارین گر گر کر
تمام اہل اسلام کا خاتمہ کر دینگی کیونکہ اُسنے یہ سحر کمال کا کیا ہے اور یہ تیغہ جو اس گولہ سے پیدا ہوا ہے
یہ جاکر صاحبقران پر گریگا اور صاحبقران کو ضرر پہونچاتا مگر بسبب لوح کے بالکل ضرر نہ پہونچا سکیگا
مگر ہان اہل لشکر پر ضرور اثر کرے گا اگر اسکی تدبیر نہ کی جائے گی تو لشکر تباہ ہو جائے گا سب ایک
پل مین ہلاک ہو جائینگے یہ جو سیما سے بلند آواز نے پشت دست پر تحریر پایا اسنے فوراً سحر کیا کہ
ایک سقف فولادی کل میدان جنگ پر بالائے ہوا قائم ہو گئی جسقدر مقام پر سواحر لشکر اسلام
کے لڑ رہے تھے وہ سب تلوارین اُسی آسمان فولادی پر گرین اور اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین وہ تیغہ
قہر منیب صاحبقران آکر خود بخود دو ہو کر گرا زمین پر جب منیر جادو نے دیکھا کہ میرے اس
سحر نے بھی طلسم کشا پر کچھ اثر نہ کیا جان پر کھیل کر تلوار پکڑ کر صاحبقران پر جا پڑا تلوار کا ہاتھ لگایا
صاحبقران اس خیال سے ہاتھ روکے ہوے کھڑے تھے کہ یہ اپنا غصہ کرتے آیا ہے اور وہ ابھی
بھی نہین لڑ رہے تھے صاحبقران اسکے لوٹ کر دیکھتا کہ جس سے لوٹ تھے یہ جو صاحبقران نے

ملاحظہ فرمایا کہ منیر جادو نے سپر کے اوپر تلوار لگا وار کیا فوراً خیال پیدا ہوا کہ اسکو اجل گھیر کر لائی ہے تمھارا
قیاس غلط تھا کہ یہ اطاعت کرنے کو آیا ہے یہ اُسی طور سے دشمن ہے اب جاتا کہاں ہے کیونکہ موت نے
اسکو پاؤں پکڑ کر سامنے پہونچا دیا بھاگ کر نہ جا سکا قضا اسکا دامن پکڑے ہوئے ہے بس صاحبقران نے
اصلی تلوار کے وار کو سپر پر روکا وہ بیرس پٹا متواتر ہاتھ لگانے لگا صاحبقران اُسکے وار کو روکنے لگے
جب اُسکا ہاتھ تھک گیا اب وار دار کے اور تھم تھم کے ہاتھ چلنے لگا صاحبقران لوح میں دیکھ
چکے تھے کہ اگر یہ اُڑ کر جانے تو یہ اسم جو حاشیہ لوح پر تحریر ہے پیکان تیر پر دم کرکے تیر لگانا اگر تلوار سے
قتل کرنا تو یہی اسم تلوار پر دم کر لینا اسی سبب سے جب یہ اُڑ کر جانے لگا تھا تو صاحبقران نے وہ
اسم پیکان تیر پر دم کرکے کمان کو پلس کیا تھا مگر اعظم جادو و نجیرہ نے آکر خبر دی کہ سپاہ سے بلند آواز سے
اور بادشاہ سے مقابلہ ہونے لگا ہے بس اُسنے کمان کو دوش پر لٹکا لیا تھا تیر کو ترکش میں رکھ لیا تھا
پس اہل کفار سے لڑنے لگے تھے اب جو منیر جادو سامنے آکر پہونچا اُسنے متواتر تلوار کے وار کیے
جب اُسکا ہاتھ سست ہو گیا پس اُسکا وار روک کر صاحبقران نے عقرب سلیمانی کو علم
کرکے اُسپر اسم حاشیہ لوح تو دم ہی کر چکے تھے آواز دی کہ او منیر جادو سنبھل اور خبردار ہو اور ہوشیار
ہو اب میں وار کرتا ہوں تیرا سحر بھی میں نے روک لیا اور میرے خدا نے تیرے سحر سے مجکو بچایا اُسنے
ہوا یہ جن بھی لگا کر اپنے دل کی حسرت نکال لی میں نے تیرے سب وار روکے اب ایک وار
میں کرتا ہوں تو بھی روک شعر تو ضرب از دی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن
منیر جادو نے کہا کہ او طلسم کشا تو شوق سے وار کر میں تیرا وار رد کرونگا یہ کہکر منیر جادو نے سحر کیا
کہ تمام جسم اُسکا فولادی ہو گیا اُسنے اپنے کو روئین تن بنایا جب سحر سے وہ اپنے کو روئین تن
بنا چکا اور تیغ صاحبقران اُسکے سر پر چمکا اُسنے دوسرا سحر کیا کہ کئی سپریں اُسکے سر پر قائم ہوئیں
مگر تیغ جو چمک کر گرتا ہے سپروں کو کاٹتا ہوا سر پر آیا کاسہ سر کو تراشتا ہوا اُتراتی گردن میں
اُترتا ہوا سینہ کے کواڑ کھولتا ہوا شکم ناپاک کی خبر لیتا ہوا دونوں ٹانگوں کی راہ سے نکلا اور
زمین میں در آیا راوی بیان کرتا ہے کہ یا تو تیغ قبضہ سپر پر چمکا تھا یا اندر زمین کے جا کر خاک آلود ہوا
صاحبقران نے نعرہ تکبیر کہکر ہاتھ کو بلند کیا راوی بیان کرتا ہے کہ منیر جادو کا دو ٹوک ہوتا تھا اور
زمین پر گرنا تھا کہ ایک شور و دارو گیر بلند ہوا سیاہ آندھی اُٹھی تاریکی ہو گئی زلزلہ زمین کو آیا

خاک اڑتی سنگ باری ہونے لگی ہر طرف چیخ پکار غل مچانے لگے سر پر خاک اڑانے لگے شعلہ ہاے آتشین بلند ہونے لگے ہر طرف شور و غل کی صدا بلند ہوئی ایک تلاطم مچ گیا تہلکہ پڑ گیا دریا کا پانی جوش مارنے لگا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکے گرے ہوائے تند و تیز چلنے لگی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ ادھر تو یہ آثار و علامات پیدا ہوئے ادھر جو مکانات و باغات و دیگر اشیاے سحر اندرون دربند تھے سب نیست و نابود ہو گئے ادھر جو مکانات و باغات تھے وہ سب منہدم ہو گئے اور کچھ کچھ ہوکر اڑ گئے سب ساکنان دربند اور رعایا شہر یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ گذرا جو جادو سحر اور حصار سحر گرد دربند تھا وہ سب برطرف ہو گیا دربند منیر یہ فتح ہو گیا ناموس منیر جادو وہین ایک تلاطم مچ گیا سب لوگ حیران تھے ساحر و غیر ساحر راوی بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ جو کہ واسطے تماشہ کے آئے تھے اور یہ واقعہ دیکھ کر اندرون باغ دربند چلے تھے انھون نے ساکنان دربند و باشندگان دربند سے سب حال بیان کیا تھا اور دار وغہ میخانہ جو شراب وغیرہ لے کر آیا تھا اور یہان جو پہونچا تھا تو اُسنے یہ واقعہ دیکھا تھا کہ جنگ و پیکار ہو رہی ہے وہ بھی واپس گیا تھا اُسنے بھی جا کر سب حال بیان کیا تھا یہ خبر محل وغیرہ مین بھی پہونچ گئی تھی سب کو تشویش تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ تاریکی ہو گئی اور آندھیان سیاہ اٹھنے لگین شور و غل ہونے لگا جو کچھ سحر تھا سب برطرف ہو گیا سب مٹ گیا کیونکہ یہ دربند منیر جادو کے باپ نام تھا وہی اسکا مالک اور مختار تھا اور دوسرا کوئی نہ تھا اسکے مرنے سے دربند فتح ہو گیا سحر مٹ گیا ذرا سا بھی اثر سحر کا باقی نہ رہا دہ کوہ اور وہ صحرا کہ جنکو صاحبقران و خواجہ طے کرکے آئے تھے سب سحر کا تھا برباد ہو گیا یہ حالت ہوئی کہ جسطور سے دربند سوسن و دربند اعظم فتح ہونے کے بعد صرف شہر سوسن و شہر اعظم باقی رہ گئے تھا لفظ چند کوس کا فاصلہ رہ گیا تھا ایک دوسرے کے مقابل تھا اور جو عمارات بلند تھین اُن پر سے نظر آتا تھا اسی طور سے شہر منیر یہ بھی فتح ہو گیا کہ اب چند کوس کا فاصلہ تھا شہر سوسن و منیر یہ مین وہ حصار سحر وغیرہ کہ جسکے سبب سے ایک دربند سے دوسرے دربند مین مہینون کا راستہ تھا اور منزلون کا فاصلہ تھا وہ جاتا رہا راوی بیان کرتا ہے کہ سب ساکنان دربند و ناموس منیر جادو حیران تھے کہ یہ تاریکی کیسی ہے اور یہ شور و غل کیسا ہے اور یہ عمارات و باغات وغیرہ کیون برباد ہو گئے ہین اسکا کیا سبب ہے یہ ابھی حیران تھے اور براے خبر جانے کو تھے کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی ادھر

وہ تاریکی برطرف ہوئی ادھر آواز آئی کہ کشتی نام من منیر جادو وا ویلا وا افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود
نرسیدیم یہ جو آواز آئی اور سب نے سُنی اب سب کو معلوم ہوا کہ ہمارا بادشاہ منیر جادو حاکم دربند
قتل ہوا طلسم کشا نے دربند منیر یہ کو فتح کیا اور منیر جادو کو قتل کر ڈالا یہ سُنکے ناموس ہیں تو کہرام مچ گیا ہر ایک
عورت سر ٹکرانے لگی اور اپنے کو ہلاک کرنے لگی ایک تلاطم عظیم و کہرام برپا تھا ہر ایک ساکن محل
رو رہا تھا ادنیٰ و اعلیٰ کا یہ حال تھا کہ دیکھنے والوں کے کلیجے منہ کو آتے تھے وہ منیر جادو کی زوجہ و
مان و دختر و دیگر عزیزوں کے دلخراش بین و اُنکی بیقراری و آہ و زاری دلوں کو بے چین کیے دیتی تھی گھر
کیا ہوتا ہے اہل محل و ساکنان محل کا تو یہ حال تھا اہل شہر و ساکنان دربند کا یہ حال تھا کہ
سب کے سب ایک مقام پر جمع ہوئے اور باہم رائے کرنے لگے کہ اب کیا تدبیر کی جائے طلسم کشا
اب اس طرف مع لشکر کے آئے گا کیونکہ اب راستہ کھل گیا ہے اہل شہر کو قتل کرے گا ایک
تلاطم مچائے گا کیونکہ اب کون ہے جو روکے گا جبکہ منیر جادو ایسا ساحر زبردست نہ روک سکا
جسکے ہاتھ سے مارا گیا اُس پر کیا منحصر ہے اور بہت سے ساحر مارے گئے اُسکا لشکر آگیا جو سردار
و بادشاہ اُسکی کمک کو آئے تھے یعنے منیر جادو کی مدد کو وہ بھی مارے گئے اور اسیر ہوئے جب
ان لوگوں کے بنائے سے کچھ نہ ہو سکا تو ہم کیا چیز ہیں اور ہم میں یہ جرأت و طاقت نہیں ہے کہ
ہم طلسم کشا سے مقابلہ یا مجادلہ کریں یا لڑیں کیونکہ ہم لوگ بالکل بے دست و پا ہیں اور بالکل
بیکار ہیں وہ صاحب لوح بھی ہے اُسپر سحر اثر نہ کرے گا خلاصہ یہ کہ ہم اُسکا کچھ نہیں کر سکتے ہیں نہ
کچھ بنا سکتے ہیں لہذا اسمیں کیا تدبیر کیجائے اور کیونکر اپنی جان بچائی جائے اور کیونکر ان لوگوں کے
ہاتھ سے مفر ہو سب نے یہ مسئلہ جو ابد یا کہ کیا تدبیر بتائی جائے اور کیا تدبیر کیجائے جو سب کی
رائے ہو وہ کرو جو کہ کم مرتبہ اور کم عزت لوگ تھے اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم کیا اور ہماری رائے
کیا اور ہماری وقعت کیا جو آپ لوگوں کی رائے ہو وہ کیجیے کیونکہ آپ لوگ رئیس ہیں اور آپکی
رائے اور عقل ہم سب سے زیادہ و عمدہ ہے راوی بیان کرتا ہے کہ یہ جو اُن سب نے کہا اُن
سب نے جواب دیا کہ جبکہ یہ امر معلوم ہو گیا کہ ہم طلسم کشا سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں نہ ہم لڑ
سکتے ہیں اور یہ امر بخوبی ظاہر ہے تو کچھ سوائے اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہیں ہے کہ سب کے
سب ملکر اور رومال سے ہاتھ باندھ کر طلسم کشا کی خدمت میں حاضر ہوں اور اُسکی خدمت کریں

اور اُسکے شریک ہون دین اسلام قبول کرین سوا اسکے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر جان بچنے کی
نظر نہین آتی ہے آیندہ جو تم سب کی راے ہو اُن سب نے کہا کہ اگر آپکی یہ راے ہے تو ہم نے بھی
پسند کی بہت خوب ہے ہم سب کو مرغوب ہے لہذا اب عرصہ نہ فرمایئے تشریف لے چلیے چنانچہ
جسقدر رئیس و امیر و صاحب مرتبہ و اہل عزت لوگ تھے وہ سب کے سب کل اہل شہر کے
مردون کو اپنے ہمراہ لے کر اور رومال سے ہاتھ باندھکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ سامنے شہر پناہ کے جو میدان تھا اُسمین یہ مقابلہ ہو رہا تھا اور سب لڑ رہے تھے یہ لوگ
تو ادھر سے دست بستہ رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے چلے اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب وہ
تاریکی برطرف ہوئی اور آواز آئی کہ کشتی نام من منیر جادو بود اور مطلع صاف ہوا سب نے دیکھا کہ
میدان جنگ مین لاش منیر جادو کی پڑی ہوئی ہے اُدھر اہل لشکر گھبرا گئے اِدھر علمشاہ نے و مریخ
نے لڑکر علمہاے لشکر گرا دیئے جسقدر سردار تھے وہ مارے گئے باقی اسیر ہو گئے اب کوئی افسر
باقی نہ رہا صرف منیر جادو کے بھروسہ پر لڑ رہے تھے جب اُسکو بھی کشتہ پایا مرجان جادو اسکا
وزیر مقابلہ اور مجادلہ کی خبر پاکر کل لشکر ساحران کو اپنے ہمراہ لے کر میدان جنگ مین آیا تھا جبکہ
مقابلہ ہو رہا تھا کیونکہ سپہ سالار تو کل پچاس ہزار ساحر لے کر یہ حکم بے نظیر جادو کے وہان پہونچا
تھا جب منیر کے وزیر کو معلوم ہوا تھا کہ بادشاہ سے و طلسم کشا سے مقابلہ ہو رہا ہے تو وہ کل لشکر
جو کہ قریب تین لاکھ کے تھا لے کر میدان جنگ مین پہونچ گیا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا بڑے
شد و مد سے لڑ رہا تھا منیر جادو کی لاش کو جو اسنے دیکھا اسکے بھی حواس جاتے رہے اُدھر ساحران
لشکر اسلام نے اب جو دباؤ ڈالا لشکر کفار دبنے لگا جب سماے بلند آواز نے دیکھا کہ منیر جادو
مارا گیا وہ بھی بالاے ہوا سے زمین پر آیا اور لشکر کفار سے مقابلہ کرنے لگا اور لڑنے لگا اسنے جو
سحر کیا ایک ہی سحر مین کل لشکر کا اسنے دم بند کردیا سب کے حواس جاتے رہے اِدھر علمشاہ
و صاحبقران نے مارے تلوارون کے لشکر غیر ساحران کا ستھراؤ کر دیا اب جو لشکر کفار نے
اپنے افسرون و سردارون کو کشتہ پایا اور اسیر سب کے ایک مرتبہ پاؤن اُٹھ گئے اِدھر غیر
ساحرون کے پاؤن اُٹھے اُدھر ساحرون کے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ بے فقیر ترکش سے بے پیر
لشکر بے میر بیکار ہے اب جو سپاہ نے جمگھٹ دیکھا ایک مرتبہ سب کے پاؤن اُٹھ گئے

قرار پر قرار لیا کوہ صحرا کی طرف بھاگنے لگے اب جو لشکر نے فرار پر کمر کسی اور ادھر اودھر سے بھاگنے لگے جدھر
راستہ ملا اور جدھر جا سے پناہ ملی یہ رنگ جوان سرداروں نے دیکھا جو دو ایک باقی رہ گئے تھے اور وزیر
منیر جادو نے پہلے تو بہت بہت پکارے اور اہل لشکر کو آمادہ کیا کہ مقابلہ کریں مگر اب کون سنتا
ہے اور کون سماعت کرتا ہے سب کے پاؤں اٹھ گئے ہیں سب بھاگ کھڑے ہوئے ہیں ایسا کون
کسی کی سنتا ہے اور کون ٹھہرتا ہے سب بھاگے جاتے ہیں یہ جو وزیر نے رنگ دیکھا بہت گھبرایا
بہت حیران و پریشان ہوا دل میں کہنے لگا کہ کیا تدبیر کروں جو افسر قتل و اسیر ہونے سے باقی رہے
تھے وہ بولے کہ جو آپ فرمائیے وہ کیا جائے وزیر نے کہا کہ لشکر تو سب بھاگ کھڑا ہوا اب ہم تم اگر
لڑینگے تو مفت میں جانیں برباد ہونگی مثل منیر جادو وغیرہ کے ہم بھی اسیر یا قتل ہو جاینگے جب
منیر جادو کچھ نہ بنا سکے جو کہ مالک وربنا تھے تو ہم کیا بنا لینگے اس سے بہتر اور مناسب یہ ہے
کہ چلکر طلسم کشا کی اطاعت کرو اور اسکے دین و مذہب کو قبول کرو کیونکہ ثابت ہو گیا کہ یہ بڑا
صاحب اقبال و نصیبہ ور ہے اور یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اس طلسم کا فاتح یہی ہے جو جو مقام سخت و
دشوار تھے ان سب کو فتح کر لیا اب دو ہی باتیں ورنبا اور باقی ہیں اور شمشند کمال سے مقابلہ ہوتا ہے انکو
بھی فتح کرے گا اور جنگ کو بھی سر کرے گا اس سے کیا فائدہ جو بیکار کو اپنی جان دیں یہ جو وزیر
نے کہا سب نے جواب دیا کہ پھر عرصہ کیوں فرمائیے کیا یہ مرضی ہے کہ جسقدر لشکر باقی ہے وہ بھی قتل
ہو جائے اور فرار کر جائے جب امان طلب فرمائیے گا وزیر نے کہا کہ نہیں یہ کہکر اپنے رومال ہاتھ
سے باندھے اور ایک برگ کاہ منھ میں دبائی اور پکار کر اہل لشکر سے کہا کہ اب نہ فرار اختیار
کرو ہم طلسم کشا سے امان طلب کرتے ہیں وہ ضرور امان دے گا یہ کہکر اسی حالت سے سبکے
سب طرف صاحبقران کے چلے اودھر اہل لشکر یعنی ساحروں نے جو یہ سنا کہ سب سردار
امان طلب کرتے ہیں اور طلسم کشا کی خدمت میں جاتے ہیں باہم کہا کہ جب تک یہ خدمت
میں طلسم کشا کے جائینگے اور امان طلب کرینگے اسوقت تک یہاں خاتمہ ہو جائے گا ہم کو
کیا فائدہ جو ہم بیکار کو اپنی جانیں برباد کریں جب امان مل جائے گی ہم سب چلے آئینگے
اودھر لشکر اسفند یار و لشکر لاجورد و لشکر البرز یہ حال دیکھ رہے تھے اہل لشکر اور جو
سردار باقی تھے انھوں نے دیکھا کہ ہمارے افسر و بادشاہ قتل ہوئے اور لاکھوں اہل لشکر

مارے گئے اور کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ انھین لوگون کا لشکر ہم پر غالب آیا ہمارا لشکر فرار کرنے لگا باہم صلاح
کی سوائے اطاعت کے دوسرا امر نہین ہے کہ جان بچے اور مذہب لے اس سے کیا حاصل کہ ہم جانین
برباد کرین امان کیون نہ طلب کرلین اور اطاعت کیون نہ کرین جبکہ ہمارے افسر مارے گئے اور
اسیر ہوئے لشکر البرز کے اہل لشکر نے باہم کہا کہ گو بادشاہ ہمارا قتل ہوا مگر ہمارے سپہ سالار نے
تو پیر طلسم کشا کی اطاعت کی اور اُسکے دین و مذہب کو اختیار کیا ہم کیون نہ ایسا کرین جبکہ بادشاہ
قتل ہو چکا ہے پس ان چارون لشکرون کے اہل لشکر اور سردار برگ کاہ دانتون مین دبا کر پکارے کہ
الامان یا صاحبقران ہم اپنے کردار سے باز آئے ہم کو امان مرحمت ہو ادھر سے یہ لوگ پکارے
ادھر سے ساحران لشکر منیر جادو نے امان کی صدا بلند کی چارون سمت سے صدائے امان امان
آنے لگی اہل اسلام پکارے کہ امان بشرط ایمان ملے گی اُن سب نے کہا کہ ایمان بھی لاتے ہین
ہم کو امان مرحمت ہو یہ جو کہا پس صاحبقران نے و علمشاہ نے ہاتھ روک لیا نقیبون نے پکار کر
کہا کہ اب کوئی قتل نہ کرے صاحبقران نے ان سب کو امان مرحمت فرمائی یہ جو پکار کر کہا اُس
وقت اہل لشکر نے ہاتھ روک لیا ادھر ساحران اسلام نے سحر کرنا موقوف کیا سب طرف لڑائی
موقوف ہوئی ہر طرف امن و امان ہوگئی صاحبقران ہاتھ روک کر تلوار کو نیام مین کر کے کھڑے
ہو گئے پہلے سردار لشکر اسفندیار کے آئے انھون نے ہاتھ جوڑ کر خدمت صاحبقران مین
عرض کیا کہ ہماری خطا و قصور کو معاف فرمایئے ہم کو امان مرحمت فرمایئے یہ کہکر قدم صاحبقران
پر سر جھکایا صاحبقران نے سبکو تشفی و دلاسا مرحمت فرمایا اور الگ ہوئے تھمے کہ لاجورد کے
اہل لشکر و سردار اگرچہ مایوس ہوئے اُنکے اوپر بھی صاحبقران نے شفقت فرمائی اور ان کو اور
لشکر اسفندیار کے اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ ایک طرف صف آرا ہو اور ٹھہرو ہم فرودگاہ پر پہنچکر
تم سب کو کلمہ تعلیم کرینگے یہ فرماکر قصد کیا تھا کہ لشکر کو حکم دین کہ اب فرودگاہ پر چلو کہ لشکر لاجورد
کے لوگ حاضر خدمت ہوئے آداب و قدمبوسی بجا لائے اُنکے بھی حال پر صاحبقران نے مہربانی
فرمائی اُنکو بھی ایک سمت ٹھہرنے کا حکم دیا اُدھر لشکر البرز کچھ نکلا تھا کے سردار و اہل لشکر
خدمت ملکہ تماشا حاضر ہوئے سپہر شمشیر شکار علمشاہ کے پاس کھڑا ہوا تھا اُسنے جو
اہل لشکر و دیگر سرداران کو آتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ سب رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے

ہین اور خیمہ مین گھاس کی پٹیان و باسنے ہوئے ہین مریخ نے علمشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ملاحظہ
فرمایئے کہ سب اہل لشکر حاضر خدمت ہوئے ہین کیونکہ امان طلب کی ہے اور امان کے خواستگار
ہوئے ہین علمشاہ نے فرمایا کہ آئے دوان سب کو لے جاکر صاحبقران کی خدمت مین خطا
معاف کراؤنگا راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ یہ قصد فرمارہے تھے کہ سب اپنے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر
اور بادشاہون کو کہ جنکو مین نے اپنا مطیع کیا ہے انکو قدم صاحبقران پر گراؤن اور مشرف خدمت
کی سعادت سے کراؤن کہ یہ اہل لشکر آکر خدمت علمشاہ مین پہونچے اور مریخ نے کہا کہ ہماری
سفارش فرمایئے آقا کی خدمت مین ہم اسی سبب سے آپ کے پاس آئے ہین کہ اسیا آپکی
اطاعت کرچکے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ مریخ شمشیر شکار نے سب اہل لشکر کو لاکر قدم پر علمشاہ
کے گرایا علمشاہ نے سب کے حال پر شفقت فرمائی پس علمشاہ اپنے اہل لشکر کے معتبر
سردارون اور کل بادشاہون و مریخ کو و دیگر اہل لشکر کو اپنے ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران مین
حاضر ہوئے پہلے خود قدم پر گرے سر جھکایا صاحبقران نے علمشاہ کے سر کو سینہ سے لگایا اور
اب علمشاہ نے سب کے نامون سے صاحبقران کو آگاہ کیا ہر ایک کو قدم پر گرایا اب جب یہ
سب حاضر ہو چکے ادھر علمشاہ اپنے اہل لشکر و اہلکاران لشکر و محاسبان لشکر کو حکم دے کر آئے
تھے کہ خیمے برپا کرو اور ہمارے لشکر کے کشتون کو شمار کرو اور جو کفار ہم نے اسیر کیے ہین انکو داخل
قیدخانہ کرو اور جو اہل لشکر ہمارے لشکر کے مجروح ہوئے ہین انکو شفاخانہ مین داخل کرو اور
بارگاہین برپا کرو سب اہل لشکر پڑاؤ پر کھولین اور لشکر البرز کج کلاہ کے بھی لشکر کو جگہ دو
اور اُس لشکر کے بھی زخمیون کا شمار کرو اور جو انمین زخمی ہون اُنکو بھی شفاخانہ مین بھیجدو ہم خدمت
صاحبقران مین جاتے ہین وہان سے آکر ان سب کو کلمہ تعلیم کرینگے اور جو انمین سے اسیر ہوئے
ہین اُنکو داخل زندان کرو ہم اُنکو دربار مین سمجھینگے یہ کہکر خدمت صاحبقران مین روانہ ہوئے
تھے یہان سب نے بموجب حکم علمشاہ سب سامان درست کیا خیمہ وغیرہ برپا کیے لشکر
اُترا ایک طرف لشکر البرز کج کلاہ اُترا ادھر اہلکاران لشکر کے لیے بارگاہین وغیرہ برپا ہو گئین بازارین
آراستہ ہو گئین اسیرون کو داخل زندان کیا اُنمین لشکر البرز کے لوگ تھے اور دوسرے لشکر
کے بھی لوگ تھے اُن سب کو شمار کرکے زندان مین داخل کیا زخمیون کو شفاخانہ مین بھیجا اُنکا تاسے

دیئے گئے مرہم کی پٹیان چڑھائی گئین علاج ہونے لگا اُدھر محاسبان لشکر نے جو شمار کیا تو لشکر اسلام
کے کشتے علیحدہ کیے اور اپنے لشکر کے الگ اور کفار کے لشکر کے الگ سب شمار کر کے اپنے اپنے
مقام پر چلے آئے اور مکرین کھولین راوی بیان کرتا ہے کہ علمشاہ کے آنے پر بھی تین شبانہ روز جنگ و
پیکار ہوا کی بازار مرگ گرم رہا ان کا لشکر تو تین دن لڑا اور اہل اسلام سات شبانہ روز تک لڑا کیے اور
مقابلہ کیا سب لشکر آسودہ ہوا اُدھر علمشاہ خدمت صاحبقران مین پہونچے تھے اور
مشرف سعادت قدمبوس ہو لیے تھے کہ مرجان جادو وزیر منیر جادو مع لشکر کے حاضر ہوا اور
قدمبوسی بجا لایا اتنے عرصہ مین کل لشکر ساحران کل لشکر اسلام آکر جمع ہو گیا ایک طرف لشکر نوپر ساحران
عقب صاحبقران مین صف بستہ کھڑا تھا اور دوسری طرف لشکر ساحران سب سرداروں نے و
اہل لشکر نے قواعد شاہی بجا لا کر عرض کیا کہ فرودگاہ پر تشریف لے چلیے اور بارگاہ وغیرہ مین قیام
فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ بارگاہین وغیرہ کہان ہین جو مین بارگاہون مین چلون اور فرودگاہ
کس مقام پر ہے مین تو یہان اکیلا آیا تھا اہل لشکر اور آپ لوگ جو تشریف لائے تو شریک جنگ
ہوگئے خیمے وغیرہ کیونکر برپا ہوئے تھے کہ مین وہان چلون حکیم اسقلینوس وغیرہ نے عرض
کیا کہ جب ہم یہان آکر پہونچے تھے تو اہلکاران لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم خیمے وغیرہ برپا کرو اور بازارین
آراستہ کرو جبکہ جنگ و پیکار سے فرصت ملے گی تو صاحبقران یہان فروکش ہونگے اور کہان
تشریف رکھین گے تھکے ہوئے ہونگے بس یہ ہوا کہ آنے کے ساتھ ہی بارگاہ مین اُترین بس
بموجب حکم کے سب سامان درست ہوگا آپ تشریف لے چلین یکایک سپاہ سے بلند آواز
مع اعظم جادو وغیرہ کے خدمت مین آیا اور قدمبوسی حاصل کی اب صاحبقران نے جانے کا
قصد کیا تھا کہ اہل شہر فریاد کرتے ہوئے آئے اگر سب نے خدمت مین قدمبوسی حاصل کی
اور عرض کیا کہ حضور شہر مین تشریف لے چلین شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم کے نور سے منور
فرمائیے ہم سب کو شرف زیارت حاصل ہو کہ وزیر منیر جادو نے بھی یہی عرض کیا
صاحبقران نے اپنے سردارون کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم سب کی کیا رائے ہے سب نے
عرض کیا کہ جو مرضی مبارک فرمایا کہ کیا نقصان ہے جو یہ لوگ کہتے ہین انکے کہنے پر عمل کرنا چاہیے
تاکہ یہ ناخوش نہ ہون اہل لشکر کو حکم دو کہ وہ پڑاو پڑا ترین کمرین کھولین اور سب اہل لشکر

آخر مین کشتون کا شمار کرین جو کہ اہل اسلام سے کشتے ہوئے ہون اُنپر نماز پڑھ کر دفن کرین اور جو کفار کے
ہون اُنکو اُٹھا کر کسی غار مین ڈالدین اسیرون کو داخل زندان کرین کل صبح کو لیکر حاضر ہون
تا کہ اُنکا دربار سمجھا جائے اور مجروحون کو شفا خانہ مین داخل کرین تا کہ اُنکا علاج ہووے لشکرون
کے زخمیون کا کیونکہ ان لوگون نے بھی تو ہماری اطاعت کی ہے یہ حکم دیکر صاحبقران نے اہل شہر
و وزیرون سے فرمایا کہ چلو بس تخت پر سیما سے بلند آواز کو سوار کیا اور سب سرداران ساحر وغیرہ
ساحر گرد تخت ہوئے کل لشکرون کو اُسی مقام پر چھوڑا خواجہ نے سب مال و اسباب وغیرہ
لوٹ لیا خلاصہ یہ کہ مرجان جادو و صاحبقران و سیما سے بلند آواز کو لیکر داخل شہر
منیر ہوا لاکر عمارات شاہی مین اُتارا راوی بیان کرتا ہے کہ سب اہل محل فرار کر گئے تھے بعد
قتل منیر جادو سے صرف زوجہ منیر جادو و اُسکی دختر و چند خواصین رہ گئی تھین اس خیال سے
کہ جو ہمارا وارث تھا وہ مارا گیا اب اور بدلہ لینے سے کیا حاصل ہے اس سے طلسم کشا کی اطاعت
کیون نہ کرین کہ جسکے سبب سے ہر طرح کی راحت و آرام ملے صاحبقران جب ایوان میں داخل
دربار ہوئے سب سردارون کو مکانات فرودگاہ پر لیجانے دیے وہ سب آراستہ تھے سب سردار اُن
مکانات مین اُترے ایک محل مین صاحبقران فروکش ہوئے خواجہ نے یہان آنکے ساتھ
ہی خزانہ پر اپنا قبضہ کیا سب مال و اسباب لوٹ کر داخل زنبیل کیا اور ڈھونڈھ کر خزانہ مین
گڑے تھے بالکل خزانہ خالی کر کے چلے جب یہان سب اُتر چکے اُسوقت علمشاہ نے
صاحبقران سے عرض کیا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون اپنے لشکر کو فروکش کراؤن تو حاضر
ہون بس اپنے سب سردارون کو لیکر علمشاہ اپنے لشکر مین آئے بارگاہ مین بیٹھ کر
اُن سب نے عرض کیا کہ جیسا حکم دے گئے تھے کہ سب بندوبست کر رکھنا اور سب
سامان اور خیمون نے کشتون کا شمار کیا تھا عرض کیا کہ آپ کے لشکر سے دس ہزار اہل
لشکر درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہم نے اُن سب کی لاشون کو جمع کر کے نماز پڑھ کر
دفن کر دیا اور لشکر البرز کے بیس ہزار لوگ کام آئے اُن سب کو صحرا مین ایک غار تھا اُس مین ڈالدیا
اور پانچ ہزار اہل اسلام بھی آپ کے لشکر کے مجروح ہوئے ہین اور آٹھ ہزار لشکر البرز
کے اُن سب کو شفا خانہ مین بموجب حکم بھیجدیا ہے اُنکا علاج ہو رہا ہے اور دس ہزار اسیر

ہوتے ہین وہ سب داخل زندان ہین یہ سنکر علمشاہ نے فرمایا کہ ان سب کا دربار کل سمجھا جاے گا
یہ فرما کر مقام آرام پر آے کچھ نوش فرما کر آرام کیا اسی طور سے سب بندوبست لشکر صاحبقران
مین بھی ہوا علمشاہ نے اپنا لشکر الگ لشکر صاحبقران سے اتارا تھا مگر کچھ فاصلہ پر راوی بیان
کرتا ہے کہ لشکر منیر جادو تو ہمراہ صاحبقران کے داخل شہر ہوا تھا مگر لشکر اسفندیار وغیرہ شامل
لشکر صاحبقران اترا تھا ایک سمت لشکر ساحران فروکش ہوا اور ایک سمت لشکر غیر ساحران
خیمے وغیرہ و بارگاہین قبل سے برپا تھین بازارین آراستہ تھین بموجب حکم صاحبقران لشکر
ساحران کے کارپردازون نے سب بندوبست لشکر ساحران کا کیا جس طور سے صاحبقران
نے حکم فرمایا تھا اسی طور سے اور لشکر غیر ساحران کے اہلکارون نے بموجب ارشاد صاحبقران
کے بندوبست کیا اور سب راحت و آرام سے اُترے اور رات بسر کی بوقت سحر وہان اندرون
شہر صاحبقران نے بیدار ہوکر وضو وغیرہ سے فراغت فرما کے دربار مین تشریف لائے سب
حاضر دربار ہوے دہنی طرف لشکر صاحبقران کے سردار تھے اور بائین طرف لشکر منیر جادو و
اسفندیار وغیرہ کے لشکر کے سردار تھے تخت پر سہا سے بلند آوازنے جلوہ فرمایا اور ملکہ شوکت
پر صاحبقران نے خواجہ سامنے صاحبقران کے ایک کرسی پر بیٹھے جب دربار آراستہ
ہو چکا صاحبقران نے وزیر منیر جادو سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ کوئی لڑکا ہے منیر جادو کا وزیر نے
عرض کیا کہ یا صاحبقران لڑکا تو کوئی نہین ہے ایک لڑکی ہے کہ بہت حسین و خوبصورت ہے اُسکا
نام ملکہ زلزلہ سحر افگن ہے فرزند کی بہت بڑی آرزو تھی منیر جادو کو صاحبقران نے فرمایا کہ وہ
لڑکی کہان ہے اُسنے عرض کیا کہ محل مین ہے گو اور سب اہل محل تو بھاگ گئے مگر زوجہ منیر و دختر
منیر نہین بھاگین وہ آپ کی زیارت کی بہت مشتاق ہین قدمبوسی کی خواستگار ہین صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا دیکھا جاے گا اُنکو ہماری طرف سے دعا کہدینا اور بہت اطمینان دینا وزیر یہ
عرض کر رہا تھا کہ ایک چوبدار نے لاکر ایک عریضہ ہاتھ مین وزیر کے دیا وزیر نے اُس عریضہ کو
دیکھا اُس پر تحریر تھا کہ یہ عریضہ خدمت صاحبقران مین پیش کرنا اور اُس پر زوجہ منیر جادو کی
مہر تھی پس وزیر نے وہ عریضہ پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ عریضہ زوجہ منیر جادو کا ہے آپ کی
خدمت مین تحریر کیا ہے صاحبقران نے وہ عریضہ وزیر کے ہاتھ سے لے لیا اور اُسکو کھولا ملاحظہ

فرمایا اس خیال سے کہ نہ معلوم اسنے کیا تحریر کیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ شیر جادو کی زوجہ نے تحریر کیا تھا
کہ یا صاحبقران یہ کنیز سراپا بے تمیز آپکی زیارت کی بہت مشتاق ہے لہذا اپنے قدوم میمنت
لزوم سے میرے کاشانہ کو منور فرمایئے تاکہ میری امید بر آئے اور میں آپکی زیارت سے
مشرف ہوں میرے شوہر نے میری یہ حالت کرکے اپنی جان دی جو اسکے مقدر میں تھا وہ ہوا
یہ کنیز آپکے کرم و بخشش کی امیدوار ہے مجھ بیوہ پر نظر عنایت رہے اور کنیز زادی کا آپکو اختیار
ہے جو چاہیں کریں صاحبقران نے پڑھا خود اسکی پشت پر یہ تحریر فرمایا کہ اطمینان رکھو اور کسی قسم کا
خوف و اندیشہ اپنے دل میں نہ لاؤ ہم تم سے بہت خوش ہیں باطمینان تمام تم محل میں رہو ہم آپ آئینگے
یہ تحریر فرما کے وزیر کو دیا کہ اسی شخص کو دے دو جو کہ لایا تھا ہم نے جواب تحریر کر دیا ہے وزیر نے
لیکر چوبدار کو دیا چوبدار وہ عریضہ لیکر محل کے دروازے پر آیا محلدار کو دیا محلدار نے ملکہ کو جاکر
دیا ملکہ جواب باصواب پاکر بہت خوش ہوئی ادھر کا حال سماعت فرمایئے کہ یہاں دربار آراستہ
ہے پس صاحبقران نے اسیوقت اُن لوگوں کو جو کہ دربار میں ان سب لشکروں کے موجود تھے
کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا سب کے سب کلمہ پڑھ کر از سر صدق مسلمان ہوئے جو کہ ساحر تھے انھوں نے
اطاعت اسلام اختیار کی وزیر کو حکم دیا کہ سب اہل لشکر و اہل شہر کو جمع کرکے انکو بھی اطاعت
اسلام کے اختیار کرنے کا حکم دو چنانچہ وزیر نے اسیوقت منادی کرائی سب اہل شہر اور اہل لشکر
حاضر ہوئے در دولت پر پس سب حاضر ہو کر وزیر نے حکم صاحبقران سے سب کو آگاہ
کیا اسیوقت جو کہ ساحر نہ تھے انھوں نے کلمہ پڑھا جو کہ ساحر تھے وہ مطیع اسلام ہوئے بتخانہ
منہدم کیے گئے مساجد کی بنا ڈالی گئی گرد سکہ بنام سعد بن قباد کے بموجب حکم صاحبقران
جاری کیا گیا چنانچہ شہر منیرہ تمام و کمال اسلام آباد ہوا مثل شہر سوسن و شہر اعظم و کوہ
بے ستون کے جب ان سب امور سے صاحبقران فارغ ہوئے اب صاحبقران نے
سرداران بالا ہور ملا جوہر وغیرہ سے کہا کہ تم لوگ یہ تدبیر کرو کہ یا تو خود جاؤ یا بذریعہ ناموں کے
اہل شہر کو خبر دو کہ وہ دین اسلام قبول کریں اور سب بتکدہ منہدم کرا کے مسجدوں کی بنائیں ڈالیں
ان سب نے عرض کیا بہت خوب پس اسیوقت وزیر کو طلب کرکے نامے تحریر کرائے
انکا یہ مضمون تھا کہ تمھارے بادشاہوں نے شکست کھائی صاحبقران کے ہاتھ سے

مارے گئے ہم نے جب یہ دیکھا کہ کسی صورت سے جان نہیں بچتی ہے جب بادشاہ تم کچھ نہ کر سکے تو ہم
کیا بنا لیں گے اطاعت کرنا مناسب ہے لہذا ہم نے اطاعت کی تم کو بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ جو
کلمہ اس نامے میں تحریر ہے اسکو سب اہل شہر و رعایا سے شہر کو تعلیم کرو اور بتکدہ وغیرہ منہدم کرا کر
مساجد کی بنا ڈالو جو قاعدہ تحریر ہے اُسپر عمل کرو اور سکہ بنام بادشاہ اسلام جاری کرو اگر اسکے
خلاف کرو گے تو صاحبقران کو اُسی مقام پر مع لشکر کے موجود پاؤ گے آیندہ تم کو اختیار ہے یہ تحریر
کر اُسکے ساتھ دو سانڈنی سواروں کے ذریعہ سے روانہ کیے سانڈنی سوار وہاں پہونچے داخل شہر ہوئے
اور اُن شہروں کے وزیروں کو اور بادشاہوں کو جو کہ لاہور و لاجور وغیرہ کی طرف سے حکومت
کر رہے تھے اُنکو نامے دیئے اُنھوں نے نامے پڑھکر اہل شہر کو جمع کیا اور نامہ پڑھکر سُنایا چنانچہ
سب نے کہا کہ پھر کیا چارا ہے جب بادشاہ کچھ نہ کر سکے تو ہم کیا کر سکتے ہیں بیکار جان دینے سے
کیا فائدہ ہے اطاعت کرو پس بموجب تحریر کے سب نے کلمہ پڑھا اور دین اسلام قبول کیا
بتکدہ منہدم کر دیئے گئے مسجدیں تیار ہونے لگیں دین اسلام کا ڈنکا شہر لاجور و شہر لاہور
میں بجنے لگا اور سکہ بنام سعد بن قباد کے جاری ہوا شہر لاجور و شہر لاہور کے باشندے
مسلمان ہوئے جب یہ سب بندوبست ہو چکا اُن شہروں کے وزیروں نے لکھکر عریضہ روانہ
کیے کہ ہم نے بموجب تحریر صاحبقران اطاعت کی اور دین اسلام قبول کیا صاحبقران
نے اُنھیں وزیروں کو وہاں کا حاکم کیا تھا یہ تحریر کر دیا تھا کہ اگر لاجور و لاہور کی اولاد ہو اور
قابل حکومت ہو تو اُسکو تخت پر بٹھانا اور اگر اس قابل نہ ہو تو تم لوگ اُسکی طرف سے بنیابت
حکومت کرنا جب وہ اس قابل ہونگے اُسوقت اُنکو اُنکی حکومت دینا اور تم وزارت کرنا
اگر اولاد نہ ہو تو تم حکومت کرنا ہم نے تم کو حاکم کیا چنانچہ ان دونوں کے اولاد نہ تھی وزیر یہاں
کے حاکم ہوئے یہ اقبال صاحبقرانی تھا کہ حضرت ناموں یران ملکوں کے باشندے خدا پرست
ہوئے کسی نے عذر تک نہ کیا یہاں کا تو یہ حال گذرا جو کہ تحریر ہوا اب دربار صاحبقرانی کا
حال تحریر ہوتا ہے کہ جب نامے وغیرہ روانہ ہو چکے اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے
فرمایا کہ اے خواجہ اسفندیار کو زنبیل سے نکالو تاکہ میں اُسکو بھی مشرف باسلام کروں اور
اُسکی شرط سنوں خواجہ نے اسفندیار کو نکالا ستونوں سے باندھکر ہوشیار کیا اُسنے ہوشیار

ہوکر صاحبقران کو سلام کیا اور کہا کہ مجکو یہ اگرچہ یقین ہے کہ آپکی اطاعت کی جو بہادر ہوگئے ہیں اُنکی
ایک زبان ہوتی ہے میں بھی اپنے کہنے سے منحرف نہ ہونگا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ رہا کرو چنانچہ رہا
کردیا گیا کرسی مرحمت ہوئی وہ مجرا بجالاکر کرسی پر بیٹھا اب صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم اپنی شرط
بیان کرو کہ کیا شرط رکھتے ہو ہم پہلے اُسکو پورا کرلیں پھر تم سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہیں گے
اسفندیار نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا
کہ شوق سے عرض کرو اسفندیار نے عرض کیا کہ میں ایک مدت سے دختر شہرجادو پر عاشق
ہون تصویر دیکھکر فریفتہ ہوا تھا مگر بسبب ساحر ہونے کے اُس سے کہہ نسکتا تھا کیونکہ وہ
ساحر تھا میں بھی ساحر ہون یہ خوف ہوا کہ اگر میں اسکی درخواست کرون شہرجادو ناخوش ہو
اور سحر کرکے مجکو قتل کرڈالے تو میں کیا کرون بس اُسی دن سے اُسکی آتش فراق میں جلا کرتا ہون
اگر میری معشوقہ کو مجکو دلادیجیے تو میں دین اسلام کو قبول کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم
اس امر سے اطمینان رکھو تمھاری معشوقہ تمکو مل جائیگی اب اسکی طرف کوئی نہیں دیکھ سکتا
بعد فتح طلسم کے تمھارا عقد اُسکے ساتھ کردیا جائیگا اسفندیار نے جواب دیا کہ اب مجکو کلمہ
تعلیم فرمائیے پس صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا اسفندیار کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوا
اُسنے لکھی جگہ لی وسعت راست کی طرف اب اپنے بھی نام اپنے ملک کی طرف اپنے وزیر کو روانہ
کیا چٹھی کا مضمون یہ تھا کہ میں نے صاحبقران کی اطاعت کی تم بھی سب اہل شہر کو مسلمان
کرو سب طریقہ دین اسلام کے تحریر کردیے نامہ بر نامہ لےگیا وزیر اسفندیار نے موجب
اپنے بادشاہ کی تحریر کے سبکو مسلمان کیا سب شہر اسلام آباد ہوا گرجا سکہ بنام قیصر شہریار
جاری ہوا مسجدون کی بنا ڈالی گئی بتکدہ کھود ڈالے گئے شہر اسفندیار بھی اسلام آباد ہوا یہان
کے بھی اہل شہر مسلمان ہوگئے وزیر نے لکھ بھیجا کہ بموجب تحریر آپکے ہم کاربند ہوگئے نامہ بر
جواب نامہ لیکر واپس چلا راوی بیان کرتا ہے کہ جب اسفندیار بھی مسلمان ہوچکا اب
صاحبقران نے قصد کیا تھا کہ خواجہ کو لشکر میں روانہ کرون اور قیدیون کو طلب کرون کہ
ایک برق چمکی سب نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین عمر تمکین سراپا ناز و ادا اون سے بھری
ہوئی غمزہ و کرشمہ اُسکی کنیزین مع چند خواصون اور وزیرزادی کے حاضر ہوئی صاحبقران کو بہت

اور سب سے مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائی سب اہل دربار نے پہچان لیا کیونکہ سب واقف تھے خواجہ
نے جو اس نازنین کو دیکھا پہچانا اور اُسکے حسن وجمال کو بہت پسند فرمایا راوی بیان کرتا ہے کہ یہ وہی
نازنین ہے کہ جسکو خواجہ نے کوہ لعلان پر دیکھا تھا خواجہ نے اپنے دل مین کہا کہ اسنے مجکو پکڑ کے
شندکال کی خدمت مین روانہ کیا تھا خداوند کریم خیر کرے نہ معلوم یہان کیون آئی ہے اسوقت میرے
دل کی دوسری حالت ہے کچھ دل اسپر آیا ہوا معلوم ہوتا ہے یہ کیا واقعہ ہے خواجہ تو دل سے یہ باتین
کر رہے تھے اور وہ نازنین قریب صاحبقران پہونچی پاے صاحبقران کو بوسہ دیا اور عرض کیا
کہ یہ کنیز سراپا بے تمیز آپکی بڑی خطاوار ہے اور خواجہ کی خواجہ کو اسیر کرکے شندکال کی
خدمت مین روانہ کیا تھا چنانچہ میرے مقدر مین یہ بدنامی نہ تھی آپنے خواجہ کو رہا کر لیا اور میری
کنیز کو قتل کیا اُسدن سے میرے دل مین تھا کہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہو کر آپکی اطاعت
کرون اور مطیع اسلام ہون مگر موقع نہ پاتی تھی چنانچہ اب موقع ملا حاضر خدمت ہوئی اول تو حاضر
ہونے کی یہ وجہ تھی کہ مجکو خواجہ یہ کہین گے کہ یہ وہی ہے کہ جسنے ہم کو پکڑ کے براے قتل روانہ کیا
تھا دوسرے کچھ ننگ وناموس وعزت وآبرو کا پاس تھا کہ سب یہی کہین گے کہ کسی نہ کسی اہل
اسلام پر عاشق ہو کر اسنے یہ حرکت کی شندکال کا پاس نہ کیا اور اہل اسلام کا پاس کیا مگر جب
مین نے یہ سُنا کہ مالکہ برجیس آفتاب منظر نے حضور کی اطاعت کی اور شراکت ناس مجکو بھی
خیال آیا کہ جو زیادہ تر قرابت شندکال سے رکھتی تھی اور عزیزدار تھی اُسنے تو شندکال کو ترک کیا
تو مجکو کیا ضرورت ہے کہ تو نہ شراکت کرو جبکہ یہ طلسم فتح ہوگا بیکار جان دینے سے کیا حاصل جبکہ
برجیس نے ناموس وعزت کا پاس نہ کیا تو مین کیون کرون یہ کہکر دل سے وہان سے روانہ
ہوئی اُسوقت آکر پہونچی کہ جبکہ یہان مقابلہ ہو رہا تھا عین وقت پر پہونچی خوب موقع پر
میرے مقدر نے پہونچایا کہ آپکی شریک ہوئی اور کسی قدر تو وہ شرمندگی برطرف ہوئی جبکہ
صداے امان بلند ہوئی اور سب لشکرون نے آپکی اطاعت کی اور آپ اسطرف تشریف
لاے مین جنگل کو چلی گئی اسی صحرا مین رات بسر کی اسوقت حاضر خدمت ہوئی مجکو کلمہ طیبہ
تعلیم فرمایئے کہ مین دین اسلام سے مشرف ہون یہ جو اُسنے کہا ابھی صاحبقران نے کچھ جواب
نہ دیا تھا کہ خواجہ کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ آپ بولے پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم رہنے والی کہان کی ہو

اور تمھارا نام کیا ہے اور تم سے وہ نقش کمال سے فرامش کیا ہے ملکہ نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی
کون ایسا بے تمیز ہے کہ جسنے یہ گستاخی کی کہ صاحبقران پر سبقت کی کیونکہ یہ جب یہان آئی تھی
تو اسنے ایک طرف سرداران دربند اعظم و سوسن و کوہ سے لے ستون و حکیم اسقلینوس وغیرہ کو بیٹھے
ہوئے دیکھا تھا اور برابر تخت کے اعظم جادو و سوسن جادو و ملکہ چہ جبین آفتاب منظر وغیرہ کو
اور تخت پر بادشاہ سابق کو اور صاحبقران کو تو شکل پر جلوہ گر پایا تھا اور ایک سمت سرداران
قیصر جادو و کومع وزیر کے اسنے خواجہ کو نہین دیکھا پلٹ کر جو دیکھا تو خواجہ کو کرسی پر بیٹھے پایا چونکہ یہ
فریفتہ ہو چکے تھے خواجہ کو جو اسنے دیکھا بیقرار ہو گئی مگر دل کو روکا اور دل سے کہا کہ یہ طریقہ بات
کرنے کا اچھا نکلا پلٹ کر کہا کہ مین نے آپکو پہچانا تا آپ بھی میری خطا کو معاف کرین واقعی مجھسے
بہت بڑا قصور ہوا تھا جو مین نے آپ کو اسیر کرکے روانہ کیا تھا مین آپ سے نہایت درجہ شرمندہ
ہون مارے شرم کے میری آنکھ نہین چار ہوتی ہے خواجہ نے فرمایا کہ یہ کوئی امر شرمندگی کا نہین
ہے جو کوئی اپنے دشمن یا اپنے مخبر کے دشمن کو جہان پاتا ہے اسکی اسیری اور گرفتاری کی فکر کرتا ہے
بلکہ یہ منشا ہوتا ہے کہ جسطور سے ہو اسکو قتل کرین اگر تم نے ایسا کیا تو کیا مضائقہ تھا کوئی
خلاف نہین کیا وہ تو زمانہ گذر گیا مین بھی رہا ہو گیا تم نے بھی اکثر اسکی مدد کی ایسا کیا ہوتا ہے ہم سبکے
دل سے تمھاری طرف سے جو کچھ تھا نکل گیا مین بھی صاف ہون بالکل کسی قسم کا خیال نہین ہے اب
تم اطمینان رکھو کہ کوئی تم سے عداوت نہین کرے گا اب تم صاف طور سے ظاہر کرو اپنے نام و
نشان کو گو مین واقف ہون مگر صاحبقران نے نہین سُنا ہے اور یہ لوگ آگاہ نہین ہین یہ لوگ تو
آگاہ ہون گو جو کہ ساکنان طلسم ہین وہ تو تم سے واقف ہین مگر صاحبقران تو نہین واقف ہین
تب اسنے کہا کہ یہ کنیز سراپا بے تمیز کیا اپنے نام و نشان کو ظاہر کرے اور کیا بتائے بس یہی کافی ہے
کہ گمنام رہون تو بہتر ہے کہ کیون اپنے نام و نشان کو ظاہر کرکے اپنے کو بدنام کرون کیونکہ ننگ
خاندان ہون خواجہ نے فرمایا کہ بیان کرو صاحبقران پر ضرور ظاہر کرنا چاہیے تم بیکار کو اپنے نام و
نشان کو نہین ظاہر کرتی ہو تم نہ ظاہر کرو گی تو اور لوگ ظاہر کر دینگے اس سے بہتر ہے کہ اپنے کو
تم خود اپنی زبان سے ظاہر کرو یہ جو خواجہ نے فرمایا اور کہا کہ تم ہماری سرپرست اور محسن ہو اب
ہم تم سے بہت خوش ہین یہ جو خواجہ نے کہا اسپیوفنت لولان نے جواب دیا کہ اس آپ کی

لونڈی کو لعلان حور پیکر کہتے ہیں اور رہنے والی ہون کوہ لعلان کی اور بھانجی ہون شمشکال کی اسم
آپ میرے نام و نشان سے آگاہ ہوئے اور سب اہل دربار نے بھی سُنا گو سب واقف تھے اور
واقف ہیں اب میں نے بھی ظاہر کر دیا ہے جو لعلان نے کہا اب خواجہ کو معلوم ہوا کہ یہ بھانجی ہے
شمشکال کی اور صاحبقران کو بھی راوی بیان کرتا ہے کہ جب یہ تقریر ہو چکی اور حال ظاہر ہو چکا
اُس وقت صاحبقران نے لعلان حور پیکر سے فرمایا کہ ہم کو لازم ہوا کہ ہم تمہاری عزت کریں
لعلان نے عرض کیا کہ میری بھی یہ لیاقت ہے کہ آپ میری عزت کریں پہلے مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے
تاکہ میں دین اسلام قبول کرون اور ضلالت کفر سے نکلون یہ جو لعلان نے کہا خواجہ بولے کہ اگر
ملکہ ابھی تم کلمہ نہ پڑھو ورنہ تم کو سحر فراموش ہو جائے گا ابھی تمہارے ماموں سے مقابلہ ہونا باقی ہے
لہذا جسطور سے اور سب نے اطاعت اسلام کی ہے اور قواعد اسلام سے آگاہ ہوئے ہیں اُسی طور
سے تم بھی مطیع اسلام ہو بس یہ موجب کہنے خواجہ کے لعلان حور پیکر مع اپنی خواصون اور
وزیرزادی کے مطیع اسلام ہوئی اُسکو جامۂ مقبول رحمت ہوئی اور اُسکی خواصون وغیرہ کو بھی
مرتبہ کے موافق جگہ ملی ایک مکان اُسکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا یہان کا تو یہ واقعہ ہے وہان بیرون
دربند جب صبح ہوئی جو سردار پڑاؤ پہ تھے وہ سب کے سب لباس درباری سے آراستہ و پیراستہ
ہو کر خدمت صاحبقران میں روانہ ہوئے داروغہ زندان قیدیون کو لے کر چلا اور داخل شہر ہو کر
دردولت پر پہونچا سردارون نے اپنے آنے کی خبر کرائی اُنکی طلب ہوئی وہ سب داخل دربار ہوئے
آداب و مجرا بجا لائے اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے جو سردار لشکر لاہور دلاجور
کے تھے وہ بھی بیٹھے اُنکو صاحبقران نے کلمہ تعلیم فرمایا وہ مسلمان ہوئے صاحبقران نے اُنکے
روبرو تعریف خداوند کریم و مذمت کفر بیان فرمائی اُنکے دلوں پر سے رنگ کفر کو برطرف کیا جب وہ
مسلمان ہو چکے سرداران لشکر اسفندیار نے جو اپنے سردار و بادشاہ کو روبرو دیکھا اور سب
سردارون کو عزت سے پایا بہت خوش ہوئے اسفندیار کے اشارہ سے اُنھون نے بھی صدق
دل سے دین اسلام قبول کیا یہ سب بھی مسلمان ہوئے اور خوش ہوئے اُنکو بھی جگہ ملی یہ بھی
بیٹھے کہ داروغہ قیدیون کو لے کر حاضر دربار ہوا وہ سب قیدی قریب پندرہ ہزار کے تھے اُن کو
حاضر کیا اور عرض کیا کہ یہ سب قیدی حاضر ہیں انکے بارے میں کیا حکم ہوتا ہے اُدھر قیدیون نے

دیکھا کہ ہمارے لشکروں کے سرداروں نے اطاعت کی اور شہر پاک طلسم کشا ہوئے
ہیں لشکر اسفندیار کے قیدیوں نے جو اپنے بادشاہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا سب کو
یقین ہو گیا کہ بادشاہ نے اطاعت کی بس صاحبقران نے اُن قیدیوں کو
دیکھ کر فرمایا کہ تمہارے سرداروں و بادشاہ نے ہماری اطاعت کی
اور دین اسلام اختیار کیا تم لوگ کیا کہتے ہو یہ فرما کر مذمت کفر و تعریف اسلام بیان
فرمائی سب کے سب حیران گویا ہوئے کہ ہم نے آپ کی اطاعت کی دین اسلام قبول کیا
خلاصہ یہ کہ سب نے صدق دل سے دین اسلام قبول کیا اور سب کے دلوں سے
رنگ کفر برطرف ہوا اور مثل آئینہ کے صاف و شفاف ہو گئے جو کہ انہیں سرداروں سے تھے انکو دربار
میں جگہ ملی جو کہ اہل لشکر تھے انکو حکم ہوا کہ پڑاؤ پر جاؤ یہاں اُن سب نے پڑاؤ پر آ کر سب اہل
لشکر سے حال بیان کیا خلاصہ یہ کہ تینوں لشکروں کے اہل لشکر مسلمان ہوئے ان لوگوں کے
بیان کرنے پر اور سب نے دین اسلام قبول کیا ان سب نے انکو کلمہ تعلیم کیا وہ سب کے
سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے راوی بیان کرتا ہے کہ جو شفاخانہ میں تھے وہ بھی کلمہ پڑھ کر
مسلمان ہوئے جو کہ وہ حرامی تھے اور فرار کر گئے وہ بھی سب آ گئے تھے اور شہر پاک ہو گئے تھے
اپنے طور سے لشکر شہر جادو کے بھی لوگ و ساحر نجیب آ گئے اور اپنے لشکر میں مل گئے تھے اور
الغرض نکلا ہوکے بھی لشکری تھے جو کہ ادھر اُدھر تباہ و برباد ہو گئے تھے وہ بھی آ کر لشکر زمان اپنے
میں شامل تھے اور شہر پاک لشکر طلسم کشا ہو گئے وہاں سرداروں نے صاحبقران سے آ کر عرض کیا کہ
خداوند جو کہ اب تک بیس ہزار ساحر و غیر ساحر ہمارے لشکر کے قتل ہوئے تھے ہم نے ان سب کو نماز میت
پڑھ کر دفن کر دیا اور دس ہزار ساحر و غیر ساحر مجروح ہوئے انکو شفاخانہ میں روانہ کر دیا اور
کفار قریب پچاس ہزار کے ساحر و غیر ساحر تینوں لشکروں کے جہنم واصل ہوئے جو رہ اسفندیار
کے مارے گئے اور لشکر شہر جادو کے ساحر قریب بیس ہزار کے کام آئے اُن سب کی
لاشیں اٹھوا کر غاروں میں ڈلوا دیں اور بیس ہزار ساحر و غیر ساحر کفار کے لشکر کے مجروح ہوئے
ہیں یہ خبر سن کے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کیا انہوں نے عرض کیا کہ سب کا علاج ہو رہا
ہے جب سب ان باتوں سے فراغت ہوئی اسپ اور لشکر پر سے لگی راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ

اپنے تئیں ملکہ لعلان پر فریفتہ ہوئے ہیں کہ جب سے وہ آئی ہے اُسی طرف دیکھے جاتے ہیں آخر کو خواجہ
کو تاب نہ رہی خواجہ اُٹھ کر قریب صاحبقران کے آئے اور اُسی مقام پر جہاں دربار میں صاحبقران
کے کان میں خواجہ نے کہا کہ اے حمزہ میں نے تیرا کہنا مانا ہزار مقام پر کیا اب تو میرا کہنا ماننے لگا یعنے
لعلان حور پیکر پر میرا دل آ گیا ہے اور وہ بھی مجھکو محبت کی نظر سے دیکھتی ہے تو اُسکو میرے ساتھ عقد کرنے
پر راضی کر دے اگر ایسا تو نہ کرے گا تو میں تجھسے ناراض ہونگا صاحبقران نے جواب دیا کہ تم اطمینان
رکھو میں اسکا ذکر کرونگا یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہاں علمشاہ نے دربار فرمایا سب قیدیوں کو
بُلا کر اُنکا دربار سمجھا اُنکو مسلمان کیا اور سب اہل لشکر البرز کج کلاہ کو اُسکے ساتھ نئی سواری روانہ کیے
طرف کوہ البرز کے اور صریح نے وزیر البرز کو نامہ لکھا کہ البرز مارا گیا میں نے مع لشکر کے پسر حمزہ
کی اطاعت کی تجھکو لازم ہے کہ تو بھی اہل شہر کو مسلمان کر اور خود بھی مسلمان ہو کر سکہ بنام سعد بن
قباد کے جاری کر جب تک پسر البرز جوان ہو اُسوقت تک تو حکومت کرنا اُسکے بعد اُس کو
بادشاہ کرنا اگر اسکے خلاف کرے گا تو میں آکر تمام شہر کو تاخت و تاراج کرونگا یہ نامہ تحریر کر اُسکے
روانہ کیا پس علمشاہ سب سرداروں کو ہمراہ لے کر خدمت صاحبقران میں آئے آداب و تسلیمات
بجا لا کر مع اپنے سرداروں و عنطاق کج کلاہ وغیرہ کے طرف دست چپ کے بیٹھے اب دربار کا
اور رنگ ہو گیا سب حال بیان کیا اول سے آخر تک خواجہ نے اپنی عیاری کا سب حال
بیان کیا خواجہ کی بہت تعریف ہوئی صاحبقران نے فرمایا علمشاہ سے کہ اب تم بھی اپنا لشکر
ہمارے لشکر میں شامل کرو تاکہ سب لشکر ایک ہو جائیں اور اب تم یہاں قیام کرو جب تک ہم یہاں
ہیں بعد اُسکے ہمارے ساتھ چلنا علمشاہ نے عرض کیا بہت خوب پس اُسوقت علمشاہ نے اہل
لشکر سے کہلا بھیجا راوی بیان کرتا ہے کہ اب سب لشکر ایک ہو گئے کوسوں تک خیمے و بارگاہیں برپا
تھیں اور لشکر اُترے ہوئے تھے یہاں صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار لشکر
میں آئے سرداران علمشاہ بھی آئے کیونکہ صاحبقران کا حکم تھا کہ لشکر بیرون شہر اُترے رہیں علمشاہ
کے لیے بھی ایک محل عالی مقرر ہوا علمشاہ اُس محل میں جا کر خوش ہوئے صاحبقران دربار برخاست
کیا مہر جہاد کے محل میں گئے زوجہ مہر کو خبر ہوئی وہ مع دختر کے آکر استقبال کر کے لے گئی لا کر
مسند پر بٹھایا اپنے گردان عطردان وغیرہ حاضر کیا سر قدموں پر رکھا صاحبقران نے اُسکا سر سینہ سے لگایا

بہت شفقت فرمائی اُسنے اپنی لڑکی کو قدمونپر گرایا اور عرض کیا کہ اس لونڈی کا آپکو اختیار ہے یہ امر
اُسنے اس خیال سے عرض کیا تھا کہ صاحبقران اپنی کنیزی مین قبول کرین صاحبقران نے
اُسکو بہت خوبصورت پایا اور جوان اور کمسن کوئی تیرہ چودہ برس کا سن تھا اُسکی پیشانی پر بوسہ
دیا جسطرح کوئی اپنے فرزند کی پیشانی پر بوسہ دیتا ہے اور زانو پر بٹھایا دست شفقت پشت پر پھیرا
اُسکی باپ سے فرمایا کہ اسکا عذر ہمسا تھا استقدر یار صحرا نشینن سے کرینگے وہی بادشاہ ہے صحرا کے
اسفندیار یہ کا اور مرد معقول صاحب لیاقت و زور و طاقت ہے جوان شکیل بھی ہے اور اسپر ایک
مدت سے عاشق ہے ہم اُس سے اقرار کر چکے ہین اسمین تمھاری کیا مرضی ہے ہم اس سے اقرار کر چکے ہین
اُسنے کہا کہ مین بھی آپکی کنیز ہون اور یہ بھی آپکو اختیار ہے مجھکو کیا عذر ہے فرمایا کہ بعد فتح طلسم کے ہم ان
سب کامون سے فراغت کرینگے یہ فرماکر اور بیٹا کہکر دل وہی فرماکر اپنے مقام پر آئے کہ خواجہ عمر
آکر موجود ہوئے عرض کیا کہا کہ آپنے میرے کام مین بھی کوشش فرمائی یا نہین صاحبقران
نے فرمایا کہ کیا ٹھہو کا نوالہ ہے بنایا اور رکھ لیا موقع محل دیکھکر ذکر کیا جائیگا استمزاج لیا جائیگا
تم اتنے دنون تامل کرو کہ مین طلسم کو فتح کرلون پھر اس امر کو طے کردونگا خواجہ نے منہہ بناکر جواب دیا
کہ یا صاحبقران اچھی سی عالت ہوا تا کردو دوسرے کی بھی او خیال کرو جسپر عاشق ہوے اس امر
کی جلدی کی کہ معشوق سے جلد ملادو نہین خواجہ مین اپنے کو ہلاک کرونگا اور مین نے کیا کیا
کوشش کی نہ جان کا خیال کیا نہ آبرو کا اور تمھارا کام کیا اور تم سے ذرا سی مہم کے لیے زبان
نہین ہلائی جاتی ہے بس معلوم ہوا کہ آپ سے اس امر مین کوشش نہ ہوگی صاحبقران نے فرمایا
کہ تم اطمینان رکھو مین ضرور کوشش کرونگا مین اور تمھارے کام مین کوشش نہ کرون جسطور
سے ہوگا اُسکو راضی کرونگا ابھی جو مین اس امر کو ظاہر نہین کرتا ہون اور تم سے کہتا ہون کہ
تامل کرو دو سبب سے اول تو یہ کہ ابھی وہ مطیع اسلام ہوئی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کلام سنکے ناراض ہو
اور برخلاف ہو جائے اور آمادہ فساد ہو گو اُسکے فساد کرنے سے تو خوف نہین ہے وہ کیا چیز ہے مگر
یہ خیال ہے کہ ایسا نہ ہو وہ اپنے کو قتل کرادے تو پھر بڑی خرابی ہو دوسرے یہ کہ ابھی اُس کا
ماموں شمشال زندہ ہے اور مجھکو فتح کرنا ہے اور ابھی طلسم باقی ہین اگر اس سے فساد ہونے
لگا اور جنگ وپیکار کی ٹھہر گئی تو طلسم کے فتح ہونے مین حرج ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ تامل

طلسم تم صبر کرو مین بعد فتح طلسم کے اس امر کی کوشش کرینگے عقد کرا دونگا یہ تمھاری ہو چکی ہے جب
شمشاد کا قتل ہو جائیگا یا اطاعت کریگا اُس وقت اسکا بھی زور کم ہو جائیگا پھر کسی امر کا
خیال نہین ہے خواجہ نے کہا بہت خوب مگر اسقدر آپ مجھکو اجازت مرحمت فرمائیے کہ مین
اُسکے پاس گھڑی دو گھڑی جاکر بیٹھا کرون اُسکو دیکھکر اپنے دل کو تسکین دے لیا کرون اُسکے
دیدار سے مشرف ہوا کرون فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے لیکن اُسدن سے یہ طریقہ خواجہ نے مقرر کیا کہ
بوقت شب پہر رات گئے ہر روز لعلان کے پاس جاتے تھے خواجہ کچھ گاتے تھے وہ خواجہ پر
خود فریفتہ تھی خواجہ کی محبت ہی وہ تعلیم سے جانتی تھی خواجہ کے مرتبہ سے وہ آگاہ ہو چکی ہے وہ
ساقدنی سوار بھی واپس ہو کر آئے سب حال شہر لاجورد والا جورد و اسفندیار پیر کا بیان کیا
صاحبقران سنکر خوش ہوئے اُدھر نامہ بر نے مریخ کے البرز کوہ مین پہونچکر مریخ کا نامہ وزیر
کو دیا وزیر نے بموجب تحریر عمل کیا تھا اب پسر البرز کج کلاہ حکومت کرنے لگا سب شہر کو اسلام
آباد کیا بلکہ جسقدر ملک اور اس ملک سے تعلق رکھتے تھے اُنکو بھی اسلام آباد کیا اور تحریر کر دیا
جوابات مین کہ ہم نے بموجب تحریر کے عمل کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جسقدر سوا سو ملک طلسم زعفران زار
سلیمانی کے جو ایلچی تھے سب اسلام آباد ہو گئے سوا اسکے طلسم کے اُس نامہ بر نے بھی آکر وہ البرز
کے باشندون کے مسلمان ہونے کی خبر ملکشاہ کو سنائی ملکشاہ بھی بہت خوش ہوئے راوی بیان
کرتا ہے کہ یہان دوسرے دن صاحبقران نے دختر شبیر جادو کو شمشیر پیر کا بادشاہ کیا سب
سے نذرین دلوائین سب اہل شہر خوش ہوئے اُسنے مع صاحبقران کے کل لشکر کی دعوت
کی بڑی دھوم سے اس جلسہ مین خواجہ خوب گاتے بہت کچھ انعام پایا معدن جادو جو کہ
اُس دربند مین تحفہ جات کا محافظ تھا جو کہ طلسم کشا کے لیے رکھے تھے بانیان طلسم نے سب کی فہرست
لے کر حاضر ہوا صاحبقران سے ملاقات کی شرف زیارت سے مشرف ہوا قواعد شاہی بجالایا
فرد پیش کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائے دستخط فرمائے فرمایا کہ جب ہم طلسم کو فتح کرکے فرصت
پائینگے اُسوقت تم یہ سب مال و اسباب لے کر قلعہ مین حاضر ہونا وہ رخصت ہو کر چلا گیا جو
طلسم دختر شبیر جادو نے کیا تھا وہ آٹھ روز تک بیمار رہا نوین دن برخاست ہوا ایک دن
صاحبقران نے استراحت فرمائی دوسرے دن حضور بار فرمایا سب حاضر دربار ہوئے

اسقلبنوس و سیما سے بلند آواز و اعظم جادو و سوسن جادو و ملکہ لعلان حور پیکر جیسی آفتاب شہنشاہ
و دیگر سرداروں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اب ہمکو کیا کرنا چاہیے سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ
لوح کو ملاحظہ فرمایئے جیسا حکم لوح دے اُس پر عمل فرمایئے راوی بیان کرتا ہے کہ شہیر جادو کے مرنے
کے بعد اسم اعظم بھی صاحبقران کو یاد آگیا طلسم شاہ نے وہ لوح بھی صاحبقران کو دیدی تھی جو کہ
صاحبقران نے طلسم شاہ کے گلے میں ڈالدی تھی چنانچہ دونوں لوحیں اور کل تبرکات اسباب
صاحبقران کے پاس موجود ہیں یہ جو سرداروں نے کہا صاحبقران نے اُسوقت پانی منگا کر وضو
کیا لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمیں بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تحریر تھا یا ای طلسم کشا جب تم دربند
شمیر یہ کو فتح کر چکو اور اہل دربند تمھاری اطاعت کر لیں اور یہاں کے کام سے تم کو فراغت ہو جائے
پس تم کو لازم ہے کہ تم بوقت صبح بیرون دربند کے تنہا جانا اور ایک تیر پر پڑھ کر اسم دوم کہ جو اس
لوح پر تحریر ہے تیر کو سر کرنا جہاں پر تیر جاکر گرے اُس مقام کی زمین کو کھودنا جب تم زمین کھودوگے
تو ایک سنگ گران تم کو دکھائی دیگا تم اُسکو بقوت صاحبقرانی زمین سے اُٹھا لینا ایک
دروازہ نمایان ہوگا اُسمیں قفل لگا ہوگا اُس قفل کو توڑنا اور داخل ہونا اندر دروازے کے جیسے ہی
قدم رکھوگے ایک دیو آکر تم سے سامنا کریگا اُسکو تم عقرب سلیمانی سے قتل کرنا جب وہ مر کر
گرے اُسکا سینہ چاک کرکے اُسکا دل و جگر نکال لینا اُسکی لاش کو اُسی مقام پر چھوڑ دینا اور وہ
دل و جگر لیکر ایک سمت کو روانہ ہونا ایک جنگل میں پہونچوگے وہاں جاکر آواز دینا کہ ای گاؤ
طلائی بہت جلد حاضر ہو میں تیرا لقمہ لیکر آیا ہوں تیرے دشمن کو قتل کرکے یہ جو تم پکار کر
کہوگے تو تمھارے سامنے ایک گاؤ طلائی آکر موجود ہوگی کہ تمام جسم اُسکا سونے کا ہوگا پاؤں
چاروں چاندی کے سر پیر سے کان زمرد کے دانت موتیوں کے ہونٹ یاقوت کے ناک پکھراج
کی پیشانی نیلم کی آنکھیں سیاہ ہیرے کی سینگ زبرجد کے ہونگے اُس پر چار جامہ مرصع کار آراستہ
آراستہ ہوگا جب وہ سامنے آئے تم یہ دل و جگر اُسکے سامنے رکھ دینا وہ یہ دل و جگر دیکھ کر
فوراً سر جھکا لے گی اور کھانے لگے گی تم جست کرکے اُسکی پشت پر سوار ہو جانا جب وہ کھا
چکے گی وہ فوراً ایک سمت تم کو لیکر بھاگے گی تم خوب چست بیٹھے رہنا وہ تم کو ایک دریا کے
کنارے لیجائیگی اور قصد کریگی کہ مع تمھارے دریا میں کود پڑے تم فوراً جست کرکے اسکی پشت پر

سے خشکی میں اُتر پڑنا وہ کوہ دریا میں کود کر غرق ہو جائے گی ایک شور و غل ہوگا تم بالکل خوف نہ کرنا کنارے
دریا کے کھڑے رہنا دریا میں جوش پیدا ہوگا طوفان عظیم برپا ہوگا نہنگ اور سوس وغیرہ سر نکالیں گے
اور تمھارے نگل جانے کا قصد کرینگے لیکن وہ تم پر بہ برکت لوح غالب نہ ہونگے اسقدر پانی بلند
ہوگا کہ آسمان سے لگ جائے گا مگر تم کو ذرا بھی کچھ ضرر نہ پہونچے گا وہ جوش و خروش دریا کا اور شور و
غل خود بخود موقوف ہو جائے گا بعد تھوڑی دیر کے ایک طرف سے ایک طلائی بجرہ دریا میں نمایاں
ہوگا اُسکے کلس الماس کے ہونگے اُسمیں ایک کمرہ زمرد کا ہوگا پٹ اُسکے یاقوت کے ہونگے
اندر بہت منقش فرش بچھا ہوگا کرسیاں مرصع کار آراستہ ہونگی وہ ملاح اسکو کھینچتے ہوئے سونے
کے بانسوں سے چلے آتے ہونگے اُسکے اندر ایک کرسی پر ایک نازنین مہ تمکین سراپا ناز خوش
انداز بہ صد کرشمہ و ناز بیٹھی ہوگی گلنار جوڑا پہنے ہوئے جب تمھارے سامنے وہ بجرہ آکر پہونچے گا
اور تمھاری اُسکی چار نگاہ ہوگی وہ تم کو دیکھکر اشارہ سے بلائیگی اُس نازنین کا نام ملکہ ماہی جادو
ہے لیکن جب تم کو ماہی جادو طلب کرے تم کہنا کہ بجرہ قریب لاؤ تو میں آؤں میں خود تمھارے
ولولہ عشق میں یہاں تک آیا ہوں ورنہ میرا کام کیا تھا یہاں آنے سے میں تم کو خواب میں دیکھکر
عاشق ہوا تھا پہلے صبر کیا جب صبر نہ ہو سکا تو میں تمھارا طالب بنا یہاں تک پہونچا وہ یہ سنکے
ملاحوں کو اشارہ کرے گی کہ بجرہ لے چلو بس وہ ملاح بجرہ اور قریب لائینگے مگر کنارے سے دور ہوگا
وہ پھر تم کو طلب کرے گی تم پھر وہی تقریر کرنا وہ پھر اشارہ کرے گی ملاح پھر بجرہ اور قریب لائینگے
اُسی طور سے پھر طلب کرے گی پھر وہی کلمہ کہنا اب کی مرتبہ یہ بھی کہنا کہ کشتی کو کنارے سے لگاؤ تو میں
اس کو پھاندکر اپنی جان دیدوں جب تم یہ کہو گے تب وہ پھر اشارہ کرے گی ملاحوں کو بس وہ
کشتی کنارے کے قریب لائینگے تم بس جست کرنا اور اپنے کو کشتی میں پہونچانا جاتے ہی اُس
نازنین کا ہاتھ پکڑ لینا وہ لاکھ کہے کہ یہ کیا یہ کیا تم ایک نہ سُننا اُسکو اُٹھا کر دریا میں ڈالدینا
یہ بہت بڑی مکارہ ہے اور عیارہ جب اُسکو دریا میں ڈالو گے پھر تلاطم برپا ہوگا طوفان آئے گا
اُسی حالت طوفان میں کشتی وہاں سے روانہ ہوگی تم خاموش اُس کشتی پر بیٹھے رہنا وہ کشتی
وسط دریا میں پہونچکر اور چرخ کھا کر غوطہ مار جائیگی اور غرق ہو جائے گی جب کشتی غرق ہونے
لگے تم آنکھیں بند کر لینا جب کشتی زمین پر پہونچے تو آنکھیں کھولنا جب کہ تم کو محسوس ہو

که یہ زمین یہ پہونچ گئی اُسکے بعد تم کو ایک جنگل نظر آئیگا نه دریا ہوگا نه کشتی والسلام اس جنگل مین پہونچکر
پھر لوح دیکھنا جو لوح ہدایت کرے اُس پر عمل کرنا یہ راستہ ہی دربند دخانیہ کا اُس دربند کا حال کسی کو
نہین معلوم تھا نه معلوم ہی نه کوئی اس دربند سے آگاہ ہی اس دربند کا حاکم دخان لال تھا ہی اس
دربند کے بعد دربند زعفران زار ہی اُسکے بعد قلعہ ہی اور قلعہ کے پہلو مین دربند سماوات ہی جہان کا
حاکم سماوات جادو ہی جسکے پاس ملکشاہ قید ہوکر گئے تھے اصلی راستہ طلسم کا وہی ہی چونکہ تم
طلسم کشا تھے اس سبب سے تمھارا داخلہ دوسری راہ سے ہوا ورنہ اُسی راہ سے ہوتا راوی
بیان کرتا ہی که جب یہ تحریر پایا صاحبقران نے تو فوراً سپہ سالار سے بلند آواز وغیرہ سے فرمایا که کل
ہم یہان سے کوچ کرینگے برائے فتح دربند دخانیہ جسکی خبر لوح نے دی ہی جس دربند سے کوئی آگاہ
نہین ہی نه واقف ہی بالکل سب ناواقف ہین تم پر کیا منحصر ہی کل ارکان طلسم اُسکے حال سے
آگاہ نه تھے نہین ہان بانیان طلسم اس دربند سے آگاہ تھے کیونکہ انھون نے یہ دربند تیار کیا
تھا اس سبب سے انھون نے اُسکے فتح ہونے کی تدبیر لوح مین تحریر کردی ہی اب مین یکہ و تنہا
کل اُس طرف کو روانہ ہونگا کیونکہ لوح کا اسی طور سے حکم ہی ملکشاہ و خواجہ و دیگر سردارون نے
کہا که ہم بھی ہمراہ چلینگے صاحبقران نے ملکشاہ و خواجہ سے فرمایا که تم لوگ آگاہ ہوکر اور
عقلمند ہوکر نادانی کی باتین کرتے ہو واقف ہو که جو فاتح طلسم ہوتا ہی وہی جاتا ہی اُسکو حکم اکیلے
جانے کا ہوتا ہی اگر کوئی ہمراہ بھی ہوتا ہی تو راہ مین کسی نه کسی طور سے اُس سے جدائی ہوجاتی ہی اور
ساتھ چھوٹ جاتا ہی پھر ایسے کلام کرتے ہو مین خلاف حکم لوح نه کرونگا اکیلا جاؤنگا جب صاحبقران
نے فرمایا سب خاموش ہو رہے اب صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا
که اے اہل دربار آگاہ ہو که کل بوقت سحر مین برائے فتح طلسم روانہ ہونگا لہذا مین اپنی طرف سے
ملکشاہ اپنے فرزند کو تم سب پر حاکم کرتا ہون اور اپنا جانشین کرتا ہون تم سب انکی اطاعت
کرنا جو یہ حکم دین اُسپر عمل کرنا انکے حکم کے خلاف ہرگز ہرگز نه کرنا انکا حکم گویا میرا حکم ہی یہ جو
صاحبقران نے فرمایا سب نے جواب دیا که جو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے بسر و چشم قبول
کیا آپکے ارشاد فرمانے کی بھی کوئی ضرورت نه تھی اور نه ہی کیونکہ یہ ہمارے ولی نعمت و آقا
ہین ہم بھلا آپکے حکم سے سرتابی کرسکتے ہین جب سب نے یک زبان کہا تب صاحبقران

علمشاہ سے فرمایا کہ ای فرزند تم اس مقام پر قیام کرو مع لشکر کے جب ہم دربند فتح کر لینگے اور جو
کچھ کہ گرد دربند بطور حصار کے ہی وہ برطرف ہوگا اسوقت تم لشکر لیکر ہمارے پاس آنا ہم تم سے
مل جائینگے علمشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب بس یہ بندوبست فرما کر صاحبقران نے دربار
برخاست کیا وہ رات براحت و آرام بسر ہوئی جب سحر ہوئی صاحبقران نے نماز وغیرہ سے
فراغت کر کے لباس تبدیل فرمایا ہتھیار لگائے تمام اسلحہ بدن پر آراستہ کیے تبرکات انبیا
سے آراستہ و پیراستہ ہوکے قصد چلنے کا کیا کہ خواجہ آکر موجود ہوئے عرض کیا کہ ای حمزہ مجھکو ہمراہ
لینا چل ایسا نہ ہو کہ مثل یہان کے وہان بھی دھوکا کھاؤ میرا ہمراہ ہونا ضرور ہے صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ تم کیا دیوانہ ہوئے ہو جو تم یہ کہتے ہو مین کیونکہ خلاف حکم لوح کر سکتا ہون بس
نظر خدا پر رکھو وہ حافظ و نگہبان ہے جو اسکو منظور ہوگا وہی ہوگا وہ ہم سب کا مالک و مختار ہے اسکے
قبضہ قدرت مین ہماری جان ہے اور تمھاری اور کل عالم کی کوئی خوف نہ کرو خدا کریم کے حوالے
کرو یہ سنکے خواجہ خاموش ہو گئے اتنے عرصہ مین سب سردار نمازون سے فراغت کر کے مع حکیم
استقلینوس و حکیم شیاطین و اعظم جادو و سوسن جادو و سیماب بلند آواز و دیگر سرداران نامدار
حاضر ہوئے کہ تا بہ دربند ہمراہ صاحبقران چلین علمشاہ بھی مع اپنے سردارون کے آئے کہ
اتنے عرصہ مین صاحبقران مسلح و مکمل محل سے برآمد ہوئے پہلے علمشاہ و سیماب بلند آواز کا
مجرا ہوا اسکے بعد اور سردارون کا صاحبقران سب کا مجرا لیتے ہوئے قریب اشقر دیوزاد تشریف
لائے خواجہ نے رکاب تھامی صاحبقران اشقر پر سوار ہوئے سب سردار بھی سوار ہوئے
صاحبقران نے مرکب کو مہمیز کیا اور چلے کہ علمشاہ وغیرہ بھی ہمراہ ہوئے کہ صاحبقران نے
منع فرمایا علمشاہ نے عرض کیا کہ تا حد دربند رکاب سعادت انتساب کے ہمراہ آئینگے صاحبقران
نے فرمایا کہ یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ حد دربند کہان سے شروع ہوتی ہے مجھکو لوح سے یہ حکم ملا
ہے بس ایسی حالت مین مین کیونکر تم سب کو ہمراہ لے چلون تب علمشاہ نے عرض کیا کہ اچھا
بیرون دربند تک ہمراہ رہینگے جب آپ ادھر کو تشریف لے جائینگے ہم لوگ ادھر واپس آئینگے
راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران ان سب کو ہمراہ لیکر چلے کیونکہ یہی سردارون نے اور سیماب بلند آواز
نے بھی جواب دیا تھا تمام شہر مین یہ خبر مشتہر ہو گئی تھی کہ طلسم کشا برائے فتح طلسم تشریف لیجاتے ہیں

جاتا ہی پھر ایک مقام پر مجمع تھا اہل شہر کا بڑا سے وہاں تک کل سواری سب نے سواری صاحبقران کی
دیکھی اور بہت خوش ہوئے جبکہ صاحبقران بیرون شہر تشریف لائے ایک مقام پر ٹھہر کے سب پر
سے اترے سب سردار بھی اترے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ واپس جائیں اب ہم جاتا
ہوں اُنھوں نے عرض کیا کہ جب آپ تشریف لے جائینگے تو ہم بھی واپس جائینگے یہ سُن کے
صاحبقران نے اشقر دیوزاد سے بزبان جنی فرمایا کہ تو لشکر کو واپس جا کیونکہ مجکو حکم پیدل لیا
جانے کا ہی جب لشکر میرا میرے پاس پہونچے گا تو بھی پہونچ جائیگا مگر کب امثال تھا اسکو
کیا عذر ہوتا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اشقر کو لیتے جاؤ یہ فرما کر کمان دوش سے لی اور
ترکش سے تیر لیا اُسپر اسم حاشیہ لوح دم کرکے تیر کو سر کیا پس عقاب تیر پر بیٹھ کر ایک سمت کو
روانہ ہوا پس صاحبقران بھی سب سرداروں کو رخصت کرکے اور سب کو ظلمشاہ کی اطاعت
کا حکم دے کر پیدل اُسی سمت کو روانہ ہوئے جدھر کو تیر چلا تھا اُسی کے سایہ میں صاحبقران
اُدھر کو راہی ہوئے ظلمشاہ و خواجہ سب کو ہمراہ لے کر واپس آئے اُس دن دربار نہ کیا سب کو صدمہ
تھا پھر ایک اپنے مقام پر آکر لیٹ رہا یہ لوگ تو رنج و صدمہ میں مبتلا ہیں اور اس امر کا انتظار ہی کہ
صاحبقران دربند کو فتح کریں ہم مع لشکر کے انکی خدمت میں جائیں کل لشکر ساحر و غیر ساحر کو
یہ حکم ہی کہ ہمہ وقت سامان سفر سے تیار رہنا بلکہ کمریں کسے ہوئے بستر پر موجود رہنا یہاں تو یہ
بندوبست ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ جو واپس آئے اشقر کو اُسکے مقام پر باندھ دیا خود اپنے
مقام پر آکر غمگین لیٹ کر پڑ رہے کیونکہ اُنکو بدون صاحبقران کے ایک پل آرام نہیں ہی تو
صاحبقران کو اُنکے بغیر چین نہیں ہوتا ہی یہ عالم ہی کہ ایک روح دو قالب ہیں یہ محبت و الفت
عاشق و معشوق میں بھی نہ ہوگی جو صاحبقران و عمرو میں ہی خواجہ جو بستر پر لیٹے آنکھ لگ
گئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ درویش وضع میرے پاس تشریف لائے ہیں خواجہ
نے اُسی عالم خواب میں اُٹھکر اُنکے قدموں کو بوسہ دیا ہاتھ جوڑ کے اُنھوں نے خواجہ کو گلے سے
لگایا فرمایا کہ کیوں خواجہ تم مغموم کیوں ہو اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے عرض کیا کہ کیا عرض
کروں حمزہ صاحبقران بحکم لوح اکیلے تنہا طرف دربند کے تشریف لے گئے ہیں اور
سنا ایسا ہی کہ اس دربند کے حال سے سوا انبیاء و المرسلین کے کوئی آگاہ نہیں ہی یہ جانتا کہ

کہ جو رکن طلسم ہیں اور بادشاہ طلسم ہے وہ بھی نہیں آگاہ ہے نہ معلوم کیا واقعے درمیان گذرے کیونکہ حمزہ تو ایک
مرد با مروت ہے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی آفت میں نہ مبتلا ہو جائے ابھی تو ایک آفت سے میں نے
اُسکو رہا کیا ہے اگر میں نہ آجاتا اور عیاری نہ کرتا تو قتل ہو جاتا خداوند کریم نے مجھکو تو بچا دیا میں نے بہت
بہت کہا مگر حمزہ نے نہ مانا اکیلے چلے گئے بس یہ فکر اور اندیشہ ہے کہ خدانخواستہ کسی بلا میں نہ مبتلا ہو جائیں
میں اُس دربند کی حد اور راہ سے بھی نہیں آگاہ ہوں کہ جو جا کر کوئی فکر کروں گا میرے اوپر کیا منحصر ہے
کوئی نہیں واقف ہے کہ اُس سے دریافت کر کے جاؤں اسی امر کا صدمہ ہے اور یہی رنج ہے کہ خداوند کریم
جامع المتفرقین مجھکو اور سب سرداروں کو صاحبقران سے بہت جلد ملائے اور میں حمزہ کے دیدار
فرحت آثار سے مشرف ہوں اور حمزہ سے ملوں صحیح و سالم دیکھوں اُن مرد بزرگ نے مسکرا کر فرمایا
کہ تم کو اسکا اندیشہ ہے اور یہ صدمہ ہے تم اطمینان رکھو کہ حمزہ اس طلسم کو فتح کرے گا اور کسی زحمت
میں ایسے نہ گرفتار ہوگا کہ جسمیں جان کا خوف ہو گو یہ امر ضرور ہے کہ اب کی مرتبہ مصیبت سخت
میں حمزہ مبتلا ہوگا مگر سب آسان ہونگی جان کا بالکل خوف نہیں ہے ہر طرح سے مقام خوشی ہے اگر
تم کو یہ صدمہ ہے کہ میں سرحد طلسم و دربند سے آگاہ نہیں ہوں ورنہ جا کر حال حمزہ کا ضرور دریافت کرتا تو
تم صدمہ نہ کرو گو یہ امر ضرور ہے کہ طلسم کشا کو اکیلا برائے فتح طلسم جانا چاہیے تم اس حال سے بخوبی
آگاہ ہو اور جانتے ہو تم پر خود گذر چکی ہے کہ جب اہل تنجیم نے صاحبقران کو خبر دی تھی کہ اسد غازی
برائے فتح طلسم ہوشربا جائیں اور پانچ عیار تم سب ملکر چلے تھے مگر راہ میں ایک دوسرے سے
جدا ہو گیا پھر وہاں جا کر کس مدت کے بعد ایک ہوئے اور ملے ایسی حالتیں کیونکر صاحبقران
تم کو ہمراہ لے جاتے تم صدمہ نہ کرو اگر صاحبقران برائے فتح دربند گئے ہیں تو تم بھی جاؤ میں تم کو
نشان سرحد دربند بتاتا ہوں مگر یہ امر ضرور ہے کہ آج کے تیسرے دن جانا تمھارا ابھی وہاں جانا
پر ضرور ہے گو لوح نے صاحبقران کو خبر نہیں دی ہے مگر میں تم کو خوشخبری سناتا ہوں اور آگاہ کرتا
ہوں کہ تمھاری بھی وہاں ضرورت ہے تم آج کے تیسرے دن یہاں سے طرف شمال کے روانہ
ہونا تم قریب شام ایک مقام پر پہونچوگے اُس جنگل میں چاروں طرف ایک حصار دھوان کا
دیکھوگے بس وہی سرحد ہے دربند خانہ کی تم کو لازم ہے کہ تم قریب سرحد پہونچکر کوئی تدبیر اندر
جانے کی کرو کیونکہ یہ امر ہے کہ کوئی بدون اجازت حاکم دربند داخل دربند نہیں ہو سکتا ہے

کس لیے کہ جب سے اُسکو یہ حال معلوم ہوا کہ طلسم کشا داخل طلسم ہوا ہے اُسنے کئی دربند فتح کیے ہین جب
سے اُسنے یہ بندوبست کیا ہے کہ کوئی بدون میری اجازت کے داخل دربند نہو خواہ وہ ساکن دربند ہو
خواہ نہ ہو بس تم وہان پہونچکر اپنی رائے سے کوئی تدبیر کرنا خواجہ نے اُسی عالم خواب مین اُن کا
دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اب کوئی تدبیر بھی اندر دربند کے جانے کی اپنی زبان سے ارشاد فرمایئے اور
اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے انھون نے مُسکراکر جواب دیا کہ اے خواجہ آگاہ ہو
کہ میرا نام آصف بن برخیا ہے مین وزیر ہون حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ طلسم میری رائے
سے تیار ہوا ہے اور اسکا بانی مین ہون بس مین نے تم کو آکر اجازت دی کہ تم بھی اس دربند مین
جاؤ اگر مین اجازت نہ دیتا تو تم کبھی اس دربند کے حال سے آگاہ نہ ہوتے بس یہی کارخانہ دنیا کا
ہے مین اُسکی راہ نہین بتا سکتا ہون اور نہ تدبیر کہ تم اس تدبیر سے جاؤ تم خود عاقل ہو اور عیار
پیشہ ہو کوئی تدبیر پیدا کرنا یہ بھی کہے دیتا ہون جب تم وہان پہونچوگے قدرت خدا سے تمہارے
جانے کا سلسلہ پیدا ہو جائے گا اور بلا زحمت و مشقت تم داخل دربند ہوگے اب یہ تمہاری
کارپردازی ہے کہ تم کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جو سلسلہ پیدا ہو اُسی سلسلہ سے پہونچ جاؤ اب
صدمہ و رنج نہ کرو مجکو حضرت سلیمان کا حکم ہوا ہے کہ تم جاکر خواجہ کو سرحد دربند دخانیہ سے آگاہ کر آؤ
اس دربند کے حال سے واقعی کوئی نہین آگاہ ہے یہ دربند پوشیدہ طور سے تیار کیا گیا تھا
اور اس سے کسی کو آگاہ نہین کیا تھا بلکہ جس مقام پر یہ دربند بنایا گیا ہے اور اسکی سرحد کو بھی
چشم ساکنان طلسم و غیر ساکنان طلسم سے پوشیدہ کر دیا تھا اور ایسا اس پر بندوبست کیا
گیا تھا کہ کوئی ساحر بھی اسکے حال سے نہ آگاہ ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا چونکہ اسکی عمر تمام ہوئی
اس سبب سے اسکی سرحد بھی ظاہر ہوئی اور یہی علامت رکھی گئی تھی کہ جس زمانہ مین سرحد
دربند دخانیہ ظاہر ہوگی اُسی زمانہ مین یہ طلسم فتح ہوگا فاتح طلسم داخل طلسم ہوگا وہی یہ زمانہ
ہے مگر اسکا خیال رہے کہ اس خواب کا حال کسی سے نہ بیان کرنا اور پرسون تم یہان سے روانہ
ہونا یہ کہکر کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون بدون اُنکے مجکو آرام نہین ہے مگر کسی کو
اپنے ہمراہ نہ لینا اکیلے جانا جس راہ سے تم جاؤگے اُس راہ سے حمزہ نہین گئے ہین وہ دوسری
راہ سے گئے ہین اور تم دوسری راہ سے جاؤگے یہ طلسم کا طریقہ ہے کہ ساکنان طلسم و غیر ساکنان

طلسم کے آنے جانے کی اور راہ ہوتی ہے اور طلسم کشا کے جانے کی طلسم مین اور راہ ہوتی ہے جیسا کہ ابھی
گذرا ہے کہ علمشاہ اور راہ سے طلسم مین پہونچے اور صاحبقران اور راہ سے یہ فرما کر وہ مرد بزرگ
اور تیسرے دن جانے کی تاکید کر کے نظرون سے خواجہ کی غائب ہو گئے خواجہ کی آنکھ کھل
گئی اپنے لباس کو خوشبو سے معطر پایا اپنے خواب کے صادق ہونے کا یقین ہوا خواجہ نے
خواب کا حال کسی سے نہ بیان کیا مگر خواجہ اُسدن کا انتظار کرنے لگے کہ جسدن کے لیے
آصف بن برخیا فرما گئے تھے کہ تم فلان دن یہان سے روانہ ہونا خواجہ کو تو انتظار مین چھوڑا
جاتا ہے اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ صاحبقران برابر چلے جاتے تھے تیر کے سایہ
مین کہ وہ تیر ایک مقام پر گرا صاحبقران نے اُس مقام کو کھودا سنگ نکلا اُسکو بہ قوت
صاحبقرانی اُٹھا کر دور پھینکا دروازہ نمودار ہوا اُسکا قفل کو توڑا اندر داخل ہوئے دیو سے مقابلہ
کیا اُسکو ہوشیار کر کے عقرب سے قتل کیا اُسکا دل و جگر لے کر صحرا مین پہونچے گاؤ کو طلب
کیا وہ آئی جیسی گاؤ لوح نے بتائی تھی ویسی ہی تھی اُسکے آگے دل و جگر دیو کا رکھا وہ کھانے
لگی صاحبقران اُسکی پشت پر سوار ہوئے وہ لے کر بھاگی صاحبقران جمے ہوئے بیٹھے رہے
وہ کنارے دریا کے پہونچی صاحبقران نے ایک دریاے زخار ناپیدا کنار کو موجزن دیکھا
کہ آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا تھا موجین اُسکی یہ معلوم ہوتی تھین کہ تلوارین
ہین ہر مرتبہ طوفان آتا تھا پانی فلک تک پہونچ جاتا تھا مردمان آبی و جانوران آبی منھ نکالے
ہوئے بیٹھے تھے صاحبقران اُس دریا کو دیکھ کر بہت پریشان ہوئے پناہ کے اپنے خدا سے
خواستگار ہوئے دل مین کہا کہ اس پانی سے پناہ پانی بہت دشوار ہے ہر مقام پر گرداب
پڑ رہی تھی موجین اُٹھ رہی تھی مینڈے اچھل رہے تھے دریا کا سے کو تھا دریاے گہرا ہی تھے
صاحبقران اُس دریا کو دیکھ کر اپنے کریم سے پناہ پانے کی دعا کر رہے تھے کہ اُس گاؤ نے
قصد کیا کہ مع صاحبقران کے دریا مین پھاند پڑون جیسے کنارے پر پہونچی صاحبقران
جست کر کے کود پڑے وہ گاؤ تو دریا مین کود کر غرق ہو گئی ایک تلاطم پانی مین برپا ہوا اور
جوش و خروش بھی خشکی مین مگر صاحبقران خاموش کھڑے رہے جیسا کہ لوح سے معلوم
ہوا تھا بعد برطرف ہونے تلاطم و جوش و خروش کے کشتی نمودار ہوئی جیسی بجرہ کے آنے کی

غرض لوح نے دی تھی ویسا ہی بجرہ تھا اور اُسی طور سے آراستہ تھا اور اُسی حسن و جمال کی نازنین بجرہ
میں بیٹھی ہوئی تھی اور اُسی طور سے دو ملاح تھے غرض یہ کہ اُس نازنین نے صاحبقران کو طلب
کیا صاحبقران نے وہی کلمہ کہے تین مرتبہ وہ کشتی کنارے پر پہونچی صاحبقران نامدار
جست کرکے کشتی میں سوار ہوئے اُس نازنین کو موافق ہدایت لوح اُٹھا کر دریا میں ڈال دیا
تلاطم برپا ہوا وہ کشتی وسط دریا میں پہونچکر غرق ہو گئی یعنے بجرہ غرق ہو گیا صاحبقران نے
آنکھیں بند کر لیں تھیں جب یہ معلوم ہوا صاحبقران کو کہ تہ پر پہونچ گیا آنکھیں کھولیں اب
جو آنکھیں کھولیں تو نہ وہ دریا تھا نہ بجرہ تھا نہ وہ کنارا تھا نہ وہ ملاح تھے ایک صحراے
لق و دق کہ جہاں انسان کا نام و نشان نہ تھا بوے انسانیت تک اُس جنگل میں نہ تھی جہاں
تک نگاہ کام کرتی تھی سواے جنگل کے یا سبزہ کے یا اشجار کے دوسری شے نظر نہ آتی تھی وہ
صحرا مثبت پر بہار تھا اشجار میوہ دار سے اور گلہاے خوشبودار سے اُس جنگل میں گلہاے
خودرو کی عجب بہار تھی اشجار بار اثمار سے زمین سے لگ رہے تھے شاخیں سر بسجود
تھیں اس صحراے پُر بہار کو دیکھکر صاحبقران کا دل خوش ہو گیا اور مسرور ہوا صاحبقران
لوح کا دیکھنا اُس صحرا کو دیکھکر فراموش کر گئے بالکل نہ یاد رہا بس اُس جنگل کے سیر و تماشہ
میں مصروف ہوئے ہر طرف پھرنے لگے کچھ میوہ وغیرہ درختوں سے توڑ کر کھایا جا بجا چشمے تھے
اُنسے پانی پیا صاحبقران نے خیال کیا کہ چلو تلاش کرو کہ اگر کوئی مقام رات کے بسر کرنے کے
لیے مل جائے تو بہتر ہے یہ خیال فرما کے صاحبقران ایک طرف کو منہ اُٹھا کر چلے راہ طے کرتے
ہوئے سیر جنگل کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں سواے جنگل کے کوئی مقام نہیں نظر آتا ہے نہ کوئی
قصبہ نہ گانوں نہ سرا نہ باغ نہ مکان دن بھر صاحبقران چلا کیے اِنکو کوئی مقام قیام کرنے کا نملا
جب شام اُسی جنگل میں ہو گئی تو صاحبقران نے وضو کیا نماز مغرب ادا فرمائی ایک درخت
سایہ دار کے نیچے آرام کیا ذرا بھی دہشت نہ کیا اُس شیر بیشتان شجاعت نے وہ رات اُسی جنگل
میں درخت کے سایہ میں بسر کی جب صبح ہوئی نماز صبح پڑھکر پھر ایک طرف روانہ ہوئے اسی طور
سے تین دن تک اُسی جنگل کی سیر کیا کیے چوتھے دن جو بوقت سحر چلے تو وہ جنگل تمام ہوا
ایک صحراے ریگستان میں پہونچے کہ جہاں سواے ریگ و خار مغیلان کے کوئی دوسری شے

نہ تھی مگر اُس صحرا کو اس خیال سے طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ شاید اسکے بعد کوئی صحرا ئے پُر بہار
ملجائے جو جو دن چڑھتا جاتا ہے وہ وہ تمازت آفتاب بڑھتی جاتی ہے اور دھوپ مین شدت اور تیزی
و گرمی پیدا ہوتی جاتی ہے راوی بیان کرتا ہے کہ اب صاحبقران کی پاؤن کی یہ حالت ہوگی ہے کہ
پیدل چلتے چلتے اماس کر آئے ہین قدم اُٹھایا نہین جاتا ہے آبلہ پڑ گئے ہین خار مغیلان نے تلوؤن
کو فگار کر دیا ہے خون بہ رہا ہے مگر راہ چلنا ترک نہین فرماتے ہین یہ عالم ہے کہ کسی ریت مین کمر تک
دھنس گئے کبھی گھٹنون تک کبھی پنڈلیون تک اب اسقدر ذرہ زمین کے گرم ہو گئے ہین کہ جب
ہوا چلتی ہے اور اُڑ کر جسم پر پڑتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے چنگاری رکھدی ہتھیار
سب جلنے لگے ہوا اسقدر گرم چل رہی ہے کہ جب جھونکا آتا ہے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ کسی نے پھونک
دیا از سر تا پا غرق عرق ہین ہر فوارے عرق کے ہر بن مو سے چھوٹ رہے ہین زبان مین کانٹے
پڑے ہوئے ہین شدت عطش سے تالو زبان سے چمٹی جاتی ہے عجب حالت ہے وہ صحرا نہ تھا گویا
نمونہ تھا صحرائے محشر کا اُس جنگل مین نام کو درخت سایہ دار نہ تھا اگر کوئی درخت نظر بھی آیا
تو برسون کا خشک جانور تک اُس جنگل مین نہ تھے پانی کی چاہ مین ہر طرف نگاہ صاحبقران دوڑاتے
تھے کہ کوئی چاہ نظر آئے تو پانی پی لون کوسون آب نایاب تھا اُس جنگل مین نہ کوئی چشمہ تھا
نہ چاہ تھا عجب بے آب و گیاہ صحرا تھا جانوران پرند و چرند کا نام و نشان نہ تھا وہ جنگل چند
زاغ و زغن کا مسکن تھا یہ جانور بھی عجب شکل رکھتے تھے کہ خشک درختون کی شاخون پر بیٹھے
ہوئے منھ کھولے ہوئے زبانین نکالے ہوئے ہانپ رہے تھے بال و پر ندارد تھے بجائے
پانی کے دریا سے ریگ تھا اور بجائے نان قرص آفتاب تھی اسقدر گرمی تھی اُس جنگل مین
کہ آنسو تک خشک ہو گئے تھے اگر اتفاق سے کوئی چشمہ نظر بھی آیا دوڑ کر اُسکے قریب پہونچے
بھی تو پانی اُسکا خراب پایا اُسمین یاران سیاہ و اژدرہا سے وران کو شدت گرمی سے پڑا ہوا
پایا کہ وہ اپنا کھتا اگل رہے ہین زہر پانی مین ملا ہوا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران حیران و
پریشان بحالت خراب بصد اضطراب چلے جاتے تھے تھک الگ گئے تھے قدم اُٹھ
نہین سکتے تھے ہر گام پر گرے پڑتے تھے عجب کرب و اضطراب مین مبتلا تھے یہان تک کہ
دو پہر دن اسی حالت مین گذرا اب صاحبقران سے راستہ نہین چلا جاتا ہے بہت عاجز ہو گئے ہین

ایکبار درخت خشک کا تنا اسکے منھ سے لگ کر کھڑے ہو گئے اور فلک کی طرف دیکھکر فریاد کرنے لگے کیون او چرخ بے مدار سفلہ پرور یہ کون سی چال تھی کہ تو نے مجھکو اس مقام پر لاکر تباہ کیا معلوم ہوتا ہے کہ تو کسی کو عیش و راحت سے نہین دیکھ سکتا ہے تیرا یہی طریقہ ہے کہ جہان تو نے دیکھا کہ یہ شخص راحت سے بسر کر رہا ہے تو نے ایک ایسی گردش کی کہ وہ تباہ و خراب ہوا مجھکو اس میری بربادی اور تباہی سے کیا ملا اے گردون دون تو کیون درپے آزار ہوا ہے مین نے تو کوئی ایسا گناہ بھی نہین کیا ہے کہ جسکی مجھکو سزا ملی گو سراسر خاطی ہون اور گناہگار ہون مگر تیرا نہین ہون اپنے خدا کا ہون تو کیون درپے آزار ہے تو نے مجھکو اس مقام پر پہونچایا ہے کہ جہان نہ کوئی میرا ہمدم ہے نہ مونس ہے نہ عزیز ہے نہ یگانہ ہے نہ بیگانہ دوست کا کیا ذکر دشمن تک نہین ہے اس سے کیا تجھکو ملیگا جو مین یہان مرجاؤنگا میری لاش کو زاغ و زغن کھا جاینگے اے فلک ہم وہی ہین کہ جسکی خدمت مین ہزارون غلامان زرین کمر زرین ترکش حاضر رہتے تھے اور سرداران نامی و فرزندان گرامی گرد و پیش بیٹھتے تھے اور سب خاطر مین کرتے تھے آج تیرے ہاتھون اس اوج سے اس بے آب و گیاہ مین تباہ و برباد ہین ہمو رہ بیدا ہین ارے کوئی ستم و جور کی بھی حد ہے مجھکو اس باغ بے خزان سے نکالکر اس صحرا مین تباہ کیا کہ جہان نہ پانی ہے نہ دانہ بجاے پانی کے خون جگر پینے کو اور بجاے کھانے کے لخت دل کھانے کو ہین اُن جوانان حلقہ بگوش کو کہان سے لاؤن اور کہان تلاش کرون کس زمانہ مین مجھکو اُنسے جدا کیا کہ جب اُنکے بہار کے دیکھنے کا زمانہ آیا اُسوقت مین اُنسے جدا ہوا پوری بہار بھی دیکھنے نہ پایا یہ شعر میرے حسب حال ہین شعر ۔ بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + اے آہ و نالہ تجھسے نہ آگے بڑھو کہ مین + بچھڑا ہوا ہون کاروان سے مسافر جو پڑا ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد + جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون + اے فلک کل تک ہم اس مقام پر تھے کہ جہان ہمارے عزیز و اقارب سردار و خدمتگار تھے ہم اُن پر حکم کرتے تھے وہ ہمارے حکم کو بجالاتے تھے یا آج ہم بیکس و مجبور ہو گئے ہین کہ کوئی پرسان حال نہین ہے تیرے دور مین کسکو راحت ملی ہے جہان تو نے کسی صاحب عزت و آبرو کو دیکھا اُسکے درپے ہوا تیرا یہی طریقہ ہے

نظم

پا پیادہ ہو خار پر مجھکو چلا کے دشت مین	خار کے سر پر کیے سامان گل کا سائبان
ابر گوہر بار کو بہ ساکے دشت پیاس پر	

خشک کر دے مزرعہ امید ہر پیر و جوان
تا کجا پیچھے بیان اس سفلہ کو نکا مزاج
آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب
سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھا لایا دم لعیب

ہنس کو موتی چگاتا ہے صدا یہ بے تمیز
اس طریقہ پر نہیں گا ہے چنگی ہے جہان
باغبان بے رحم سے رو رو کے پوچھا میں کہا
ڈالیان سوکھی ہوئی کچھ استخوان عندلیب

پوست کھینچے ہوا کا دیکھے مشت استخوان
وہ گل چمن میں ہر طرف تھا آشیان عندلیب
کچھ پتا گل کا بتا کچھ دے نشان عندلیب
یہ سب شعر میرے حسب

حال ہیں کل تک کیا سامان تھا آج کیا انجام ہے کہ ہم ہیں اور یہ ریگستان پاؤں آماس کر آئے ہیں آبلے پڑ گئے ہیں خون بہ رہا ہے خاروں نے تلوؤں کو فگار کر دیا ہے شدت عطش سے الگ بیقرار ہیں گرمی سے جدا جلے جاتے ہیں زمین الگ انگارے برس رہی ہے آسمان بر سر فساد و عناد ہے بربادی کا خواستگار ہو رہا آزار ہے اے دل تو بیکار اس فلک تفرقہ پرداز کی شکایت کرتا ہے اسکا طریقہ یہی ہے بس اب زندگی سے نا امید ہو جو مرنے کا تو بالکل خیال نہیں ہے کیونکہ مرنا ایک دن تو سب کو ہے یہ موت کسی کو نہ چھوڑے گی افسوس اس امر کا ہے کہ کس بیکسی اور مجبوری سے مرتا ہوا کہ نہ کوئی بالین پر ہوگا نہ سید ھا کرنے والا ہوگا نہ غسل ملے گا نہ کفن نہ لحد ملے گی غسل ہمارا آب آفتاب سے ہوگا کہ دھوپ میں لاش پڑی رہے گی کفن خاک بیابان ہوگی لحد شکم چرند و پرند ہوگا نہ کوئی لاش اٹھانے والا ہوگا نہ کاندھا دینے والا افسوس اگر اپنے لشکر میں یا وطن میں مرتے تو بہت سے عزیز و عجیز ہمراہ ہوتے فرزند روتے ہوئے لاش کے گرد ہوتے سب ملکر نماز پڑھتے خاک میں دبا دیتے یہاں کون ہوگا صاجنقران نے اپنے دل کو اور طرف خطاب کر کے یہ رباعی درد کی پڑھی رباعی اے درد یہ وردجی سے کھونا معلوم جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان ہزار پھولے لیکن + اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + جو مرضی معبود بندہ ہر طرح مجبور ہے جو مرضی خدا و ندکریم تشنا کامی میرے حق میں بہتر تھا اور یہی مناسب تھی موت سے کیا چارا ہے اسی طور سے موت مقدر میں میری بروز ازل تحریر کر دی گئی تھی وہ پیش آئی صاجنقران اس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ایسے اپنے خیالات دل میں کر رہے تھے جب دھوپ ڈھلی ہے دم تک دم لے لیا اسکے بعد وہاں سے اٹھکے شکایت فلکی کرتے ہوئے ایک طرف کو چلے خلاصہ یہ کہ اب جون جون دن ڈھلتا جاتا تھا اسیقدر حدت اور گرمی کم ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ ایک مقام پر پہونچ گئے کہ جہان

چنار درخت سایہ دار تھا اُنمین کچھ ثمر و بجیر بھی لگے ہوئے تھے صاحبقران نے توڑ کر کھائے کچھ گرسنگی
کم ہوئی چونکہ شام ہو گئی تھی انھین درختون کے سایہ مین بیٹھ رہے ازبسکہ تھکے ہوئے تھے ایک
تنۂ درخت پر تکیہ کرکے بیٹھ رہے اور بیٹھے بیٹھے نماز مغرب ادا کی چونکہ شب ماہ نہ تھی آخر ماہ تھا قریب
تین پہر رات کے گئے کے چاند طلوع کرتا تھا تمام صحرا مین تاریکی تھی مگر صاحبقران کو بالکل خوف نہ
تھا صاحبقران بلا خوف و خطر درخت پر بیٹھے ہوئے تھے کوئی پہر رات آئی ہوگی کہ صحرا مین
ایک سمت سے کچھ روشنی نمودار ہوئی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ روشنی ادھر کو چلی آتی ہے
اب صاحبقران حیران ہوئے کہ جہان انسان کا نام و نشان تک نہین ہے وہان یہ روشنی کہان
سے آئی اور یہ روشنی کیسی ہے جب تک وہ روشنی دور رہی اُسوقت تک تو یہ خیال رہا صاحبقران
کو یہ کوئی غول صحرائی ہے کہ مجھکو خوف دلاتا ہے مگر نگاہ اُسی طرف لڑی ہوئی تھی اُسی سمت دیکھ رہے
تھے کہ وہ روشنی قریب ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ اب بالکل قریب آگئی صاحبقران نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک درویش حقیقت کیش باریش سفید تسبیح چند دانہ ہاتھ مین ہے عصا پر تکیہ
کیے ہوئے گیروا لباس کیے ہوئے زلفین دوش پر پڑی ہوئی ہین نورانی صورت چلا آتا ہے کھڑاون
پہنے ہوئے آگے آگے اُسکے ایک اُسکا چیلا مشعل لیے ہوئے اُسی کی روشنی مین وہ چلا آتا
ہے یہ دیکھ صاحبقران اور حیران ہوئے کہ تمام دن مین اس جنگل مین تباہ رہا مگر کسی مقام پر مین
نے اسکا مکان و مسکن نہین دیکھا یہ کہان سے آیا کوئی اسرار تو نہین ہے کوئی دھوکے باز یا جعلساز
تو نہین ہے پھر اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کسکی طاقت ہے جو مجھکو دھوکا دے یا فریب تم کچھ خوف
نہ کرو آتا ہے آنے دو کہ یہان انسان کا نام تک نہ تھا انسان کی صورت کو ترس گئے تھے
انسان کا کیا ذکر ہے حیوان تک کا نام نہ تھا خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ وہ ہم جنس کی صورت
تو نظر آئی شکر ہے اُسکا کہ رات بہت اچھی طرح بسر ہوگی دو شخص بات کرنے کو تو مل گئے اکثر
یہ فقیر لوگ ایسے مقام پر رہتے ہین کہ کوئی انکے مسکن سے آگاہ نہین ہوتا ہے کیونکہ تارک
دنیا ہوتے ہین اہل دنیا سے نفرت رکھتے ہین اہل دنیا کو برا جانتے ہین اور جنگل و صحرا و
پہاڑ کی کھاہیون مین بود و باش اختیار کرتے ہین خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اُن کو
رزق پہونچاتا ہے جبکہ وہ پتھر کے کیڑے کو رزق پہونچاتا ہے تو انکو کیون نہ پہونچاتا ہوگا

ہم لوگون سے انکی اچھی طرح بسر ہوتی ہی مگر یہ انھین لوگون کا کام ہی جہاد اکبر اسی کا نام ہی کہ نفس امارہ کو
اپنے پیر مارتے ہین اور خواہش نفسانی کو ترک کرتے ہین جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اس امر کی جسکو
خدا توفیق دے وہی اسکو گوارا کرتا ہی یہ ہر کس و ناکس کا کام نہین ہی اے حضرت اسکو تیرے یہان
موجود ہونے کی کیونکر خبر ہوئی جو یہ ادھر کو آیا پھر خیال کیا دل مین کہ طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
فقیر ہر روز اسی طور سے سیر کو نکلتا ہوگا اور پھرتا ہوگا آج بھی برائے تفریح طبع نکلا ہوگا روشنی کے
سبب سے مجھکو اس مقام پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور ادھر چلا آیا خیر کیا نقصان ہی کچھ کلام ہونگے دل
بہلیگا صاحبقران یہ باتین دل سے کر رہے تھے کہ وہ فقیر قریب آیا اور پکارا کہ سلام علیک یا
حضرت صاحبقران یا زلزلہ قاف ثانی سلیمان والی فاتح طلسم زعفران زار سلیمانی اے گل گلشن
اسلام والی رونق بارگاہ سلیمانی زینت مسند صاحبقرانی خوش آمدی و صفا آوردی مزاج
مبارک کیسا ہی یہ سگ درگاہ ایزدی قدوم میمنت لزوم کا مدت سے مشتاق تھا ہر روز یہ
دعا مانگا کرتا تھا کہ مجھکو قدمبوسی صاحبقران کی حاصل ہو اور مین زیارت سے مشرف ہون میری
دعا قبول ہوئی کہ آپ تشریف لائے ورنہ میرا یہ حال تھا کہ آنکھین انتظار مین پتھرا گئین تھین ہمہ
وقت طرف راستہ کے دیکھا کرتا تھا آج میری امید برآئی آرزو پوری ہوئی یہ تقریر جو صاحبقران
نے اس درویش سے سنی اور وہ درویش قریب آکر کھڑا ہو گیا اسکا چیلا مشعل لیے ہوئے برابر
اسکے کھڑا تھا مشعل دھر دھر جل رہی تھی دھوان اسکا بلند تھا چارون طرف پھیل رہا تھا
جب اس فقیر نے صاحبقران کا نام لیا اور ساتھ ادب کے اور بہت فصاحت کے ساتھ
انکو صاحبقران زیادہ تر حیران ہوئے کہ یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور اس امر سے کیونکر
واقف ہوا کہ مین فاتح طلسم زعفران زار ہون اور اسنے مجھکو پہچانا کیونکر یہ کیا وجہ ہی کوئی نہ کوئی ضرور
اسمین بھید اور اسرار ہی یہ تو صاحبقران خیال فرماتے ہین مگر لوح کے دیکھنے کا خیال نہین آتا
ہی کہ لوح کو ملاحظہ فرمائین اور دیکھین صرف دل مین ایسے ایسے خیالات پیدا کرتے ہین اور خود ہی
اسکی تردید کر دیتے ہین جب یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ میرے نام سے کیونکر آگاہ ہوا اور کیونکر اسنے
مجھکو پہچانا فوراً ہی خیال پیدا ہوا کہ یہ فقیر ہین انھون نے جو ترک نفس و جہاد نفس کیا ہی تو
انکو مرتبہ اشراق کا حاصل ہو گیا یہ حالات غیب سے آگاہ ہو گئے ہین گو یہ مرتبہ سوائے

پتی سے کسی کو نہیں حاصل ہوتا ہے مگر جو فقیر کہ نفس کشی کرکے اور اپنے کو بالکل خاک کر دیتے ہیں
اور سوا اسکے جو انکسار سے کہ دوسرے کے کام سے غرض نہیں رکھتے ہیں انکو بھی یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے
مگر اس قدر کہ جیسا نبی کو ہوتا ہے مگر ہاں کسی قدر ضرور حاصل ہوتا ہے ضرور یہ فقیر بہت ہی مقرب ہے
اور اسکا بہت بڑا مرتبہ ہے اور یہ علم غیب سے بھی ضرور آگاہ ہے انکو اسی علم کے سبب سے میرا نام
بھی معلوم ہوا اور مجھکو اسنے پہچان بھی لیا ہے میرے ہی پاس آیا ہے ایسے درویش صفاکیش کی قدمبوسی
کرنا باعث افتخار اور موجب برکت ہے اور سبب خوشنودی خدا ضرور ہے اگر یہ تمھارے حق میں
دعا کریگا تو ضرور قبول ہوگی اور تم اس بلا سے نجات پا جاؤ گے یہ ایسا ویسا نہیں ہے جیسے کہ
اکثر مجھ سے فقیروں سے ملاقات ہوتی ہے جیسا ابھی کل کا ذکر ہے کہ مشیر جادو نے فقیر بنکر مجھکو
دھوکا دیا تھا اور یہ اسیر بھی کر لیا تھا مگر یہ اس قسم کا فقیر نہیں ہے یہ بہت باخدا اور نیک اساس
و حق شناس معلوم ہوتا ہے اسمیں دھوکا نہیں ہے یہ دل سے باتیں کرکے اور جوش کے پیدا ہوا
تھا اسکو برداشت کرکے [illegible] کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ آئیے آئیے تشریف لائیے واقعی آپکو
دیکھکر میرا دل خوش ہو گیا اور نہیں بہت شاد ہوا آج چار دن سے میں یہاں پریشان ہوں
اور حیران ہوں کوئی مقام قیام کرنے کا ملا نہ کسی کی صورت دکھائی دی اپنے ہم جنس کی صورت
دیکھنے کو ترس گیا مگر اسوقت آپکو دیکھکر وہ جو حالت تھی برطرف ہوئی میں بھی ایک آوارہ
گشتہ ہوں اس فلک نے مجھکو اس بلا میں مبتلا کیا ہے اور اس آفت میں نہ کوئی ہمدم ہمراہ ہے
نہ کچھ ساماں ہے نہ میرے پاس مرکب ہے پیادہ پا یہاں سرگرداں ہوں اسی خاک پر قدم رنجہ
فرمائیے اپنی زیارت سے مجھکو مشرف فرمائیے تاکہ یہ رات بسر ہو میں آپکی زیارت سے
مشرف ہوتا ہوں یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا وہ درویش یہ کہکر کہ میں بخوبی آگاہ ہوں یہ بستر خاک
بچھونا ہم اور سب سامان سے ہم فقیروں کو ساماں دنیا سے کیا غرض اور کیا مطلب ہم بستر
خاک کو بہت پسند کرتے ہیں یا اسی خاک میں ملنا ہے اس سے ہم کہاں تک نفرت کریں
اسلئے کہتے ہیں یہ کہکر سامنے صاحبقران کے بیٹھ گیا وہ جو چلا مشعل اسی طور سے لیے
ہوئے کھڑا رہا اسکا دھواں بھی نکل رہا تھا اسی مشعل سے تمام جنگل میں روشنی تھی جب وہ
بیٹھا صاحبقران کی [illegible] جب صاحبقران نے فرمایا کہ آپکا مسکن کہاں ہے اور اسم

مبارک کیا ہی اور کس طرف سے آنا ہوا اور آپ نے کیونکر مجھکو پہچانا اور کیونکر میرے نام سے آگاہ ہوئے
اُسنے جواب دیا کہ یا باہم فقیر لوگ ہین ہمارے مسکن کو کیا دریافت کرتا ہی اسی صحرا مین ڈھیر ہی یہی جنگل
اس سگ ناپاک کا مسکن ہی جہان سے سب آئے ہین اسی مقام سے مین بھی آیا ہون جہان سب
جائینگے وہین مین بھی جاؤنگا یا صاحبقران مین ایک مدت سے آپ کا مشتاق تھا اور آپکا انتظار
کر رہا تھا کہ خداوند کریم نے آپ کو یہان پہونچا دیا اور یہہ جو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے مجھکو
کیونکر پہچانا اور کیونکر میرے نام سے آگاہ ہوئے اسکا سبب یہہ ہی کہ میرے مرشد نے مجھکو اس
حال سے آگاہ کیا تھا اور آپکا نام و نشان بتایا تھا اور فرمایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا
کہ حمزہ صاحبقران اس سمت کو تشریف لائینگے برائے فتح طلسم زعفران زار و دربند اور دربند
کو فتح کرکے اس دربند کو فتح کرنے کو آئینگے جو کہ اس صحرا مین واقع ہی پس تجھکو لازم ہی کہ تو اُنسے
ملاقات کرنا اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونا اور اُنکی خدمت بجا لانا کیونکہ اُنکی خدمت بجا لانے مین تجھکو
بڑی سعادت حاصل ہوگی اسوجہ سے وہ مقرب بارگاہ خداوند کریم ہین اور وہ صغر سنی سے راہ خدا
مین جہاد کر رہے ہین اور اسیقدر عمر اُنکی جہاد مین گذری ہی اور کفار کشی مین وہ بہت بڑے مرد
نیک اور مرد خدا رسیدہ ہین خدا اُنکی ہر مشکل مین اور ہر امر مین مدد کرتا ہی ایسے ایسے مقام پر اُس نے
یعنی خداوند کریم نے حمزہ صاحبقران کی کمک فرمائی ہی اور بلا اُنپر سے دور فرمائی ہی کہ
جسکا مذکور نہین ہی پس تو ضرور اُنسے ملاقات کرنا مین نے عرض کیا تھا کہ کیا آپ اُس زمانہ مین
نہ ہونگے کہا کہ ہان مین نہ ہونگا مین نے جواب دیا کہ یہہ نام تو آپنے بتادیا مگر مین صورت سے تو
آگاہ نہین ہون نہ واقف ہون پھر کیونکر شناخت کرونگا فرمایا کہ جس زمانہ مین وہ اسطرف
تشریف لائینگے اور جہان پر قیام کرینگے اُس زمانہ مین اُنکے آنے کے قبل تم ایک خواب دیکھوگے
اور عالم خواب مین وہ تم کو نظر آئینگے پس اُسکے تیسرے دن تم بوقت نو بجے شب کے اس
درخت کے پاس آنا وہ تم کو بیٹھے ہوئے ملین گے اور وہی حمزہ صاحبقران ہونگے انھون نے
مجھکو اس مقام پر لاکر اس درخت کی شناخت کرادی تھی اور یہی فرمایا تھا کہ وہ اُس
زمانہ مین تشریف لائینگے کہ جب تمام طلسم مین غدر مچا ہوا ہوگا اور شغال بدخصال کی
ہلاکت کا وقت قریب ہوگا وہ نمک حرام ہی وہ اول درجہ کا نمک حرام ہی اسی زمانہ مین طلسم بھی

فتح ہوگا حمزہ صاحبقران یہاں آکے دربند برباد کرینگے بہت سے ساکنان طلسم انکی طاعت
کرینگے بلکہ بادشاہ سابق بھی حمزہ کا مطیع ہوگا اسکا نام سیماے بلند آواز ہوگا وہ اس زمانہ
مین ظلم و بدعت شتندکال کے سبب سے قید ہوگا بلکہ شتندکال اسکا وزیر ہوگا بادشاہ سے
منحرف ہوکر خود بادشاہ طلسم بن بیٹھیگا اور بادشاہ کو قید کرلے گا طلسم کشا آکر رہا کرے گا اس
احسان کے مجبور ہین وہ طلسم کشا کی اطاعت کریگا جب طلسم کشا دربند سوسن و
دربند اعظم و دربند شیر پیہ فتح کرچکیگا تو لوح طلسم اسکو خبر کردے گی دربند وحشا ... ہم کو جاکر فتح
کرو گو اس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہین ہے مگر لوح کے حکم سے وہ یعنی طلسم کشا ادھر کو
آئے گا تین دن تک صحرا ایسا تباہ و برباد پھرے گا چوتھے روز اس جنگل مین آکر پہونچے گا
قریب شام آکر ان درختون کے نیچے بیٹھیگا وہی طلسم کشا ہے سواے طلسم کشا کے اسطرف کوئی
آ نہین سکتا ہے کیونکہ وہ تائید یافتہ ہے اسکو کوئی آسیب و بلا نہین ستا سکتی ہے نہ اس پر سحر
اثر کرسکتا ہے کیونکہ وہ مالک اسم اعظم و صاحب لوح ہوگا اسی لوح کی ہدایت سے اس طرف کو
آئے گا بس اسکی اطاعت کرنا اور اسکی زیارت کرنا یہ جو انھون نے فرمایا مین بہت خوش ہوا
اور اس مقام کی شناخت کرلی اسدن سے آپ کی زیارت کا بہت مشتاق تھا چنانچہ
مرشد نے چند روز کے بعد انتقال کیا مین نے انکو دفن کیا انکی تربت پر مجاور بنکر بیٹھا ان کا
جانشین ہوا انکے انتقال کے دس برس کے بعد اس طلسم مین غدر مچا شتندکال نے گرامی
کی بادشاہ کو قید کرلیا خود بادشاہ بن بیٹھا شتندکال کو کوئی دو برس حکومت کرتے گذرا تھا
کہ آپ کی آمد کا شور و غل ہوا آپ نے آکر کوہ سے ستون وغیرہ کو برباد کیا گو مین اس مقام
سے ہلا تک نہین مین نے جنبش تک نہین کی مگر مجکو سب حال معلوم ہوجاتا تھا خلاصہ یہ
کہ آپ نے دربند سوسن و دربند اعظم کو فتح کیا اسکی بھی مجکو خبر ہوئی جب آپکو منیر جادو
نے فقیر بنکر دھوکا دیا اور آپکو اسنے اسیر کرلیا اور قتل کے لیے بیرون دربند لے گیا اور وہان
قتل کا حکم دیا کہ خواجہ عمرو آپکے عیار نے آکر عیاری کی اور آپ سے مقابلہ ہوا آپ نے
منیر جادو وغیرہ کو قتل کرکے دربند شیر پیہ کو برباد کیا اسکی بھی مجکو خبر ہوئی جسدن آپ نے
لوح ملاحظہ فرمائی اور آپ نے ادھر آنے کا قصد کیا اسیدن شب کو مین نے خواب دیکھا

اسی شب مرشد کو دیکھا انھون نے مجھ سے خواب مین آکر ارشاد کیا کہ حمزہ صاحبقران نے یہ جنگل لوح ادھو کا
قصد کیا ہے اور جسقدر مین نے تم سے بیان کیا تھا اسی قدر سب حالات گذرے یا نہین جسقدر
مین نے تم سے کہا ہے اسیقدر گذرا اسکے خلاف نہ ہو مین نے اسی عالم خواب مین مرشد سے عرض
کیا کہ کب تک حمزہ ادھر آئینگے انھون نے فرمایا کہ پرسون وہ یہان پہونچ جائینگے تم پرسون
نو بجے شب کو انکی خدمت مین جانا اور انکی زیارت سے مشرف ہونا مین نے عرض کیا کہ مین
پہچانتا نہین ہون فرمایا کہ میرے ساتھ چل مین انکی شناخت کرا دون مین نے عرض کیا کہ حاضر
ہون بس وہ مجکو لے کر اس مقام پر آئے آپ اسی طور سے بیٹھے ہوئے تھے جس طور سے اس
وقت تشریف رکھتے ہین فرمایا مین نے جو آپ کو دیکھا تو آپکی شکل اچھی طرح سے پہچان لی اور خوب شناخت
کر لیا اسی عالم خواب مین مین نے آپ کی صورت زیبا دیکھی تھی اور آپ کی صورت کی شناخت
کر لی تھی اس طور سے آپ کی تصویر میرے صفحہ دل پر کھنچ گئی تھی اور مین نے خوب پہچان لیا تھا
اسی عالم خواب مین آپ کی شکل مبارک صفحہ دل پر لکھ لی تھی اگر سوتے مین بھی دیکھون تو پہچان
لون کو عالم خواب مین دیکھا تھا مگر سونے سے زیادہ تر شناخت کر لی تھی اگر جاگتے مین
دیکھتا تو بھی نہ پہچانتا جیسے عالم خواب مین پہچانا تھا بس مرشد تو چلے گئے میری آنکھ کھل گئی
اسوقت جو مین نے خیال کیا تو جو کچھ مرشد نے عالم خواب مین بیان کیا تھا اور زندگی مین بھی کے
موافق پایا سر مو فرق نہ پایا بالکل مطابق پایا اور اسی طور سے تصویر آپ کی میرے صفحہ دل پر
تحریر ہو گئی تھی کہ جسکا بیان نہین ہے بس اسی دن سے مین انتظار کرنے لگا اور راہ دیکھنے لگا
رات دن مین اسی مین مبتلا رہتا تھا اور یہی فکر تھی کہ کہین صاحبقران تشریف لائین تو
انکی زیارت سے مشرف ہون اور ملون اور ملاقات کرون یہان تک کہ وہ دن آیا اور مین نے
دن بھر اسی انتظار مین رہا کہ رات ہو تو مین یہان سے خدمت صاحبقران مین چلون اور
حمزہ صاحبقران سے ملاقات کرون خدا خدا کر کے دن تمام ہوا رات آئی جب نو بجے
وہان سے مین اس چیلے کو لے کر چلا مجکو اس امر سے بھی آگاہ کرنا تھا کہ آپ لوح کو ملاحظہ
فرمائین اور اس جنگل سے رہا ہونے کی تدبیر لوح سے دریافت کرین اور دربند و قلعہ کے
فتح کرنے کی کیونکہ مرشد نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جس دن سے صاحبقران یہان تشریف لائے

میں لوح کو نہیں ملاحظہ فرمایا ہے تم انکو لوح ملاحظہ فرمانے کے لیے کہتا تھا کہ لوح کو ملاحظہ فرمانے کی طرف
دربند کے روانہ ہوں یہ پوچھا جب زعفران نے سنا فوراً اُس فقیر کے کہنے سے خیال آیا دل میں کہا کہ
واقعی عجب سے تم یہاں آئے ہو تم نے لوح کو بالکل نہیں دیکھا ہے لوح کو ضرور دیکھو شاید کوئی فریب
و دھوکا نہ ہو یہ دل میں کہکر اُس درویش سے فرمایا کہ یہ تو تم نے سچ کہا کہ میں نے آج چار روز سے لوح
کو نہیں دیکھا ہے اور ضرور چار روز سے ان جنگلوں میں پریشان ہوں اور آج تک ایسی آفت میں مبتلا ہوا
ہوں کہ کبھی ایسی آفت میں نہیں مبتلا ہوا تھا دو پہر بیابان کے جنگل میں پھرا کیا شدت گرمی و دھوپ سے
منھ میں اور زبان میں کانٹے پڑ گئے تھے پسینہ میں غرق تھا اس جنگل میں نہ پانی ممکن ہوا نہ جون جون
آفتاب بلند ہوتا تھا اُسی قدر گرمی زیادہ ہوتی جاتی تھی ہوا اسقدر گرم تھی کہ جس سبب جھونکا چلتا تھا یہ معلوم
ہوتا تھا کہ کسی نے جھونک دیا اگر کوئی ذرہ ریگ کا اڑکر جسم پر پڑ گیا تو یہ معلوم ہوا کہ انگارا رکھدیا یا کسی
نے جسم پھونک دیا پاؤں کا ماس کر آبلے پڑ گئے تھے اور غیلان کے جو پاؤں میں چبھ چبھ کے گرے تھے انکے
سبب سے راستہ نہیں چلا جاتا تھا تمام تلوے لہو لہان ہو گئے تھے مرتا ہوا اور اپنی جان سے
عاجز اس مقام پر پہونچا جب یہاں آکر پہونچا راستہ نہ چلا گیا تھک کر ان درختوں کے سایہ میں
بیٹھ رہا جو تھوڑا تھوڑا نکلے ہوئے تھے وہ دیکھا ہے کچھ گرسنگی میں لگی ہوئی ہیں میں نے خیال کیا کہ یہ رات اسی
مقام پر بسر کرو رات بھر میں کسل مٹ جائیگا اور کچھ پاؤں کی سوجن اور تکلیف بھی کم ہوگی جو کہ خاروں
کے سبب سے زخم پڑ گئے ہیں بس یہ خیال کرکے میں یہاں ٹھہر گیا بیٹھا ہوا تھا کہ تم آتے ہوئے نظر
آئے روشنی دکھائی دی میں بہت حیران ہوا کہ یہ روشنی کیسی ہے کیونکہ میں نے یہاں انسان کا نام و
نشان تک نہیں دیکھا گمان ہوا کہ غول صحرائی ہے جب آپ مع روشنی کے یہاں آکر پہونچے تو اور
حیران ہوا کہ انکو میں نے کہیں نہیں دیکھا تھا جو یہاں سے آ گئے فوراً خیال ہوا کہ یہ فقیر اور اللہ
والے لوگ ہیں کہیں کسی مقام پر پوشیدہ ہونگے کیونکہ یہ لوگ تارک دنیا ہوتے ہیں اور اہل دنیا
کی نگاہوں سے اپنے کو پوشیدہ کر دیتے ہیں اسی طور سے یہ بھی یہاں آکر مسکن گزیں ہوئے
ہیں اسوقت برائے تفریح طبع نکلے ہیں ادھر جو آ نکلے مجھکو دیکھ کر ادھر چلے آئے ہیں مگر آپ کے
بیان سے معلوم ہوا کہ آپ کو آپ کے مرشد نے خبر دی تھی میرے آنے کی اور آپ میرے منتظر
تھے اور آپ میرے حال سے اپنے علم کے ذریعہ سے آگاہ تھے گو میں حیران ہوا تھا اس امر سے

زیادہ تر کہ آپ نے میرا نام لے کر سلام علیک فرمائی مگر جب آپ نے بیان کیا تو مجھکو معلوم ہوا کہ اس
سبب سے آپ آگاہ ہیں یہ جو صاحبقران نے درویش سے فرمایا تب درویش نے جواب دیا کہ یہی
سبب تھا جو میں آپ کے نام سے آگاہ تھا اور میں نے پہچانا تھا بس ورنہ کیا مجال میری تھی اور
کیا طاقت تھی جو نام سے آگاہ ہوتا اور رشتہ خدمت کر سکتا میرے مرشد نے اپنی زندگی میں آگاہ کیا
تھا اور مرنے کے بعد خواب میں تشریف لا کر آپ کی تشریف آوری سے آگاہ کیا اور واقف کیا اور
بالکل آپ کا پتہ اور نشان دیا اور شناخت کرا دی اور آگاہ کر دیا بس بموجب انکے فرمانے کے میں
ادھر کو آیا اور آپ سے ملاقات کی اور زیارت سے مشرف ہوا جو جو انھوں نے فرمایا تھا وہی
سب واقعہ گذرا اور انکے فرمانے کے بموجب ہوا اور میں انکے حکم کو بجا لایا اور آپ کو اس امر سے
بھی آگاہ کر دیا کہ لوح کو ملاحظہ فرمائیے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی آپ کے فرمانے سے
مجھکو بھی لوح کا خیال آیا اب لوح ملاحظہ کرتا ہوں یہ کہکر قصد کیا تھا کہ لوح کو دیکھیں کہ یکایک سر
گھومنے لگا اور گردش کرنے لگا اور گرمی معلوم ہونے لگی حد سے زیادہ صاحبقران نے درویش
سے فرمایا کہ کچھ سبب نہیں معلوم ہوتا ہے کہ گرمی کیوں معلوم ہوتی ہے یہ تو رات کا ہنگام اور وقت
ہے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ خنکی تھی کہ یکایک گرمی ہو گئی اور سر گردش کرنے لگا درویش نے جواب دیا
کہ یا صاحبقران ہوا بند ہو گئی ہے اس سبب سے گرمی ہو گئی ہے گرمی کی وجہ سے دوران سر ہونے
لگا ہے ذرا اٹھکر دو تین قدم ٹہلیے اور پھریے تو یہ بات دفع ہو جائے صاحبقران کے بھی ذہن
میں آگیا کہ یہ درویش سچ کہتے ہیں بس فوراً اٹھکر ٹہلنے کے قصد سے چلے کہ ایک چھینک آئی اور سر
نے گردش کی اب صاحبقران کو یہ گمان ہوا کہ جیسے کوئی بیہوشی دیتا ہے اور اسی کے سبب سے
دوران ہوتا ہے صاحبقران یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ بیہوشی کا اثر کیونکر پیدا ہوا میں نے سوا
ان درختوں کے ثمر کے کوئی دوسری شے نہیں کھائی کیا یہ اسکا ثمرہ ہے جو مجھکو ملا کہ سر گردش کرنے
لگا اور گرمی معلوم ہونے لگی صاحبقران یہ خیال فرما رہے تھے کہ یکایک دوسری چھینک آئی
اور صاحبقران گردش کھا کر گرے گرنے کے ساتھ ہی بیہوش ہو گئے صاحبقران کا بیہوش
ہونا تھا کہ یکایک اس درویش نے وہ لباس قلندری پھینکدیا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر رجاج
لقب بارزن اسکو عیاری کہتے ہیں کیا کام کیا ہے اگر حمزہ بھی ہوتا تو وہ بھی میری غلامی کرتا اور

حلقۂ غلامی اپنے کان میں ڈالنا کیا معرکہ کی عیاری کی ہے اور کیا دھوکا صاحبقران کو دیا ہے راوی بیان
بیان کرتا ہے کہ صاحبقران اس قصد سے اور بھی اٹھے تھے کہ قریب روشنی کے جاکر لوح کو بھی دیکھیں
مگر وہاں تک جانے کی نوبت نہ آئی کہ راہ میں بیہوش ہو کر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے راوی بیان
کرتا ہے یہ درویش حقیقت میں نقیبہ تھا عیار تھا وخشان لال قبا کا جو کہ حاکم ہے دربند وخشان اعظم
کا جب کہ صاحبقران نے کوہ بے ستون کو برباد کیا ہے وخشان لال قبا کو خبر ہو گئی
اسکے پاس ایک آئینہ ہے وہ ہمہ وقت سامنے رکھا رہتا ہے اُس آئینہ میں کل حالات طلسم کے
تحریر ہوتے جاتے ہیں جو کچھ طلسم میں گذرتے ہیں اور یہ اُنکو دیکھتا ہے مگر وہی حالات جو کہ گذر
جاتے ہیں تحریر ہو جاتے ہیں وہ حالات نہیں تحریر ہوتے ہیں جو کہ آنیوالے ہوتے ہیں
وہ نہیں تحریر ہوتے ہیں بس اسکی یہ حالت تھی کہ جو واقعہ اُس آئینہ میں دیکھتا تھا وہ سب
اہل دربار کے روبرو بیان کر دیتا تھا چنانچہ اسنے کوہ بے ستون و دربند سوسن و دربند
اعظم کی بربادی کا سب حال اول سے آخر تک اہل دربار کے روبرو بیان کیا اور دربند شمشیر
کی بربادی کا حال اور جنگ و پیکار کا واقعہ سب بیان کیا اور کہا کہ طلسم کشا لوح کو دیکھ کر اور
لوح سے خبر پاکر اس طرف کو چلا ہے کوئی ایسا ہے کہ جاکر طلسم کشا کو پکڑ لاوے اور اسیر کر لاوے یہ سنکے
اہل دربار نے بیان کیا کہ ہم جاتے ہیں اور سحر کر کے پکڑے لاتے ہیں وخشان لال قبا نے جواب دیا
تھا کہ اُسپر سحر اثر نہیں کرتا ہے تم لوگوں کا جانا بیکار ہے وہ ساحروں سے زیر نہ ہوگا کیونکہ وہ صاحب
اسم اعظم و مالک لوح طلسم ہے ان دونوں وجہوں سے اُس پر سحر اثر نہیں کرتا ہے بس ساحروں کا جانا
بیکار ہے ہاں کوئی عیاری یا مکاری اُسکے ساتھ کی جاوے تو شاید وہ اسیر ہو جاوے اور گرفتار ہو
یہ کام عیار کا ہے بدون اسکے طلسم کشا اسیر نہ ہوگا جس طرح سے منیر جادو نے دھوکا دیکر
اور فریب کر کے اسیر کر لیا تھا گو میں نے اصل راستہ دربند کا بند کر دیا ہے بدون میری اجازت
کے کوئی داخل دربند نہیں ہو سکتا ہے جب تک میں اجازت نہ دوں اُسوقت تک کوئی داخل
دربند نہ ہوگا پس اس امر سے تو اطمینان ہے کہ کوئی اُسطرف سے تو نہیں آسکے گا مگر طلسم کشا
کے آنے کا اور راستہ ہے وہ ضرور اُس راہ سے آوے گا کیونکہ اسکے پاس لوح ہے بس بہتر یہ ہوگا کہ کوئی
عیار جاکر پکڑ لاوے جب یہ وخشان لال قبا نے بیان کیا تھا اسوقت عیار اسکا ضرجاج

نقب زن موجود تھا اُسنے جو سُنا وہ فوراً اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای بادشاہ اگر مین طلسم کشا کو پکڑ لاؤن تو کیا انعام پاؤنگا خان لال قبا نے جواب دیا کہ اُسکے برابر زر سرخ دونگا ایک طرف اُسکو ترازو کے پلہ مین بٹھاونگا ایک پلہ مین اشرفیان رکھونگا یہ معاوضہ ہی طلسم کشا کے اسیر کرنے کا یہ سُنکے فرچارج نے عرض کیا کہ بہت خوب مین جاتا ہون اور اسی وقت اپنے شاگرد کو ہمراہ لے کر با نہاست عیاری سے آراستہ و پیراستہ ہوکر وہان سے قطرہ زن ہوا تھا راہ طے کر کے اُسی صحرا مین پہونچا تھا کہ جہان صاحبقران اول دن پہونچے تھے پس یہ عقب صاحبقران مین پوشیدہ چلا آتا تھا اس سبب سے اسکو صاحبقران کی سرگردانی اور تین روز تباہ ہونے کا حال معلوم تھا جو اُسنے اسطور سے بیان کیا کہ میرے مرشد نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا تھا پس جب صاحبقران آکر پہونچے تو اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ آپ تو فقیر بنا اور اپنے شاگرد کو چیلا بنایا اور مشعل پر بیہوشی بکثرت ڈالی اور روغن بیہوشی آمیز سے فتیلہ چرب کیا اور قریب نو بجے کے لے کر چیلا اور قریب صاحبقران پہونچا اور اُسی مشعل کو روشن رہنے دیا اُسکا دھوان جو دماغ صاحبقران مین پہونچا بیہوشی نے اثر کیا یہ اُسی سبب سے صاحبقران کو گرمی بھی معلوم ہوئی تھی اور سرگردش کرنے لگا تھا جب صاحبقران اُٹھکر چلے تھے اس عیار کے کہنے سے اور لوح کے ملاحظہ فرمانے کے قصد سے کہ لوح کو دیکھون اُس مکار و عیار نے جو صاحبقران سے یہ کہا کہ لوح کو ملاحظہ فرمایئے آپ نے تین دن سے لوح نہین دیکھی ہی اور در بند کو فتح کرنے کو چاہیئے اسکے دو سبب تھے ایک تو اس خیال سے کہا کہ تو خود لوح کو یاد دلا دے ایسا نہ ہو کہ طلسم کشا کو خیال آجائے اور لوح میرے حال سے آگاہ کر دے تو بڑی خرابی ہو اور ساری میری محنت بیکار ہو اس سے تو خود یاد دلا دے تاکہ طلسم کشا کو میری جانب سے شک نہ ہو اور کسی امر کا گمان نہ کرے اور اس امر کا یقین ہو جائے کہ یہ فقیر میرا دوست ہی دشمن نہین ہی دوسرا سبب یہ ہوا تھا اور یہ وجہ تھی کہ جو اسنے لوح کو کہا تھا کہ ملاحظہ فرمایئے کہ اسنے دیکھا کہ اتنا عرصہ ہوا مشعل کو یہان جلتے ہوئے اور دھوین کو پھیلتے ہوئے اور طلسم کشا کے دماغ مین بیہوشی نے اثر نہ کیا یا اس سبب سے کچھ نا فقیر نہین کی کہ بیٹھے ہوئے ہین یہ اُٹھین اور قریب مشعل جاکر لوح کو دیکھین پس ضرور بیہوشی اثر

کر چکی اور یہ بیہوش ہو جاتے تیرا کام ہو جائیگا اس سبب سے اُسنے لوح کو یاد دلایا تھا ایسا ہی ہوا
صاحبقران جب اُٹھے اور گرے بیہوش ہوکر اسنے نعرہ کیا اور اپنے کو ظاہر کیا بس اُسنے اُسیوقت
صاحبقران کو چادر عیاری مین باندھا اور کمند عیاری سے دونون پاؤن اور دونون ہاتھ باندھے
ایک کپڑے سے گردن باندھی اور گولا لاٹھی بنا کر پشت پر ڈپٹر ہوکر گرہ عیاری کی لگائی اور شاگرد سے
کہا کہ مشعل اسی جگہ پھینکدے اُسنے مشعل اُسی مقام پر پھینکدی اور ساتھ ہولیا اور ان
دونون کے جو بیہوشی سے اثر نہین کیا اسکا یہ سبب تھا کہ ان دونون نے اپنے کان و نتھنون
مین روئی رکھلی تھی اسی سبب سے بیہوشی نے نہ اثر نہ کیا تھا یہ بیہوش نہ ہوسکے اور پیچھے بہرحال یہ
دونون استاد و شاگرد صاحبقران کو چادر عیاری مین باندھکر چل کھڑے ہوئے تھے اُسی عالم
شب مین انھون نے کسی مقام پر دم نہ لیا برابر پاسے شاطری مارتے ہوئے چلے آئے جب
زرجاج تھک جاتا تھا تو شاگرد کو دیدیتا تھا وہ لیکر چلتا تھا خلاصہ یہ کہ یونہی صبح ہو داخل
شہر دفعتاً نیم ہوا وہان بوقت صبح و خاقان لال قبا نے دربار آراستہ کیا موافق معمول کے سب
سردار آکر حاضر دربار ہوئے سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے و خاقان لال قبا تخت پر متمکن
تھا وزیر خوش لقا عقب پشت مروحہ جنبانی کر رہا تھا و خاقان لال قبا نے اہل دربار کیطرف
متوجہ ہوکر کہا کہ ابھی تک مہتر زرجاج نقب زن طلسم کشا کو اسیر کرکے نہین لایا آج چارون
ہوگئے ہین کہ اسوقت تک نہین آیا ہی اہل دربار نے جواب دیا کہ ابھی کام نہ ہوا ہوگا اسنے اسیر
نہ کیا ہوگا ابھی اُسپر قابو نہ چلا ہوگا اس سبب سے نہین آیا ہی و خاقان نے کہا معلوم ہوتا ہی
کہ یہی سبب ہی زرجاج ضرور اسیر کرکے لائیگا یہ بڑا مکار ہی اسکا مکر ضرور کارگر ہوگا اسکی
عیاری خالی نہ جائیگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ نرنگ کی آواز دروازے کی طرف سے آئی سب
اہل دربار نے پلٹ کر دیکھا و خاقان لال قبا نے بھی دیکھا سب نے دیکھا کہ مہتر زرجاج
نقب زن پشت پر پشتارہ لگائے ہوئے گرد مین اٹا ہوا پسینہ مین غرق سانس پھولی ہوئی
چلا آتا ہی اُسکے عقب مین اُسکا شاگرد ہی سب نے جو زرجاج کو دیکھا ہر ایک نے پکار کر کہا
کہ اے بادشاہ مبارک ہو مہتر زرجاج آگئے اور اپنا کام کرکے آئے گو خاقان لال قبا نے
بھی دیکھا تھا اور خوش ہوا تھا اہل دربار کے کہنے سے پھر پشتارہ کو دیکھا اور پکار کر کہا کہ

کیون تہمتن جی شیر پار بھیجزر جاج نے جواب دیا کہ شہر حضور کے اقبال سے یہ غلام جہان جائیگا
اپنا کام کر کے آئیگا کبھی بھی ایسا ہوا ہے کہ غلام گیا ہو اور کام کر کے نہ آیا ہو حضور کا اقبال ہمہ
وقت ہمراہ رہتا ہے پھر کیونکر یہ ہو سکتا ہے کہ یہ غلام جائے اور بے نیل مقصود واپس آئے یہ غیر ممکن ہے
آپ کے اقبال سے طلسم کشا پر جا کر عیاری کی اور اسیر کیا اور پکڑ لایا یہ کہکر آگے کے ساتھ ہی
پشتارہ سامنے رکھدیا واقعی مین نے وہ کام کیا ہے کہ جو کسی سے نہ ہوا ہے نہ ہوگا مین نے یہ کام
کیا ہے کہ مین اس امر کا سزاوار ہون کہ برابر طلسم کشا کے جواہر مجکو مرحمت ہو اور خلعت و انعام
سے سرفراز ہون کیونکہ مین نے تمام ساکنان طلسم کی جان بھی بچائی اور آبرو بھی کیونکہ کئی وربند اسنے
برباد کیے اور فتح کیے کسی نے نہین اسیر کیا یا حاکم وربند مارا گیا یا طلسم کشا کا شریک ہوا بس یہ
کام اسی وربند مین ہوا کہ مین نے آپ کے حکم سے طلسم کشا کو اسیر کر لیا اب انعام مرحمت فرمایئے
یہ جو زرجاج نے عرض کیا وخشان نے حکم دیا کہ لاؤ ترازو مین اپنے اقرار کے موافق اسکو زرسرخ
دون یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ترازو حاضر کی گئی وخشان نے ایک طرف پشتارہ صاحبقران
کا رکھا اور ایک طرف اشرفیان منگا کر رکھدین جب دونون پلہ برابر ہو گئے بلکہ کسی قدر
اشرفیون کا پلہ نیچا رہا اور صاحبقران والا پلہ اونچا ہو گیا جب یہ واقعہ ہوا اسوقت بادشاہ
نے عیار کو حکم دیا کہ یہ اشرفیان لے لے بس اسنے اشرفیان سلام کر کے اسیوقت لے لین
اور انکو اٹھوا کر باہر آیا اور اپنے مکان پر اپنے شاگرد کے ہاتھ روانہ کر دین اور خود پھر واپس
آیا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہو گیا اب وخشان لال قبا نے اپنے عیار سے کہا کہ اس کو
ہوشیار کرو تا کہ مین اس سے کچھ کلام کرون اور یہ اپنی حالت کو دیکھے اور آگاہ ہو اور
اسکو بھی معلوم ہو کہ مین اسیر کر لیا گیا ہون اہل دربار و وزیر و عیار نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ بڑا زبان دراز اور بدلگام ہے گو اسیر ہے مگر کسی کی اسکے روبرو حقیقت نہین جانتا ہے نہ اصل
سمجھتا ہے بلکہ خداوندون کو برا کہتا ہے بس اگر یہ ہوشیار کیا جائیگا تو یہ خداوندون کو برا
کہیگا ہم کو سننا پڑے گا اگر جواب دینگے تو اور زیادہ تر دشنام دیگا بس ہم سب کے
سبب ہونگے خداوندون کے برا کہلانے اور دشنام دلوانے کے ہم پر گناہ ہوگا اس سے
بہتر یہ ہوگا کہ اسکے قتل کا حکم فرمایئے تا کہ جلاد اسی عالم بیہوشی مین سر جدا کرے تا کہ

قصہ پاک ہو شاید آپ اس غرض سے ہوشیار نہ کراتے ہین کہ یہ دین اسلام کو ترک کرے اور آپ کی
اطاعت کرے یہ بغیر ممکن ہی اور محال ہی یہ وہ لوگ ہین کہ کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین مرنے
سے نہین ڈرتے ہین بلکہ موت کو حیات ابدی خیال کرتے ہین مگر اپنے دین و مذہب سے انحراف
نہین کرتے ہین بس کیا ضرور ہی کہ بیکار کو ہوشیار کیا جائے آیندہ جو آپکی مرضی ہم لوگ تو
تابع حکم ہین دخان لال قبا نے جواب دیا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو مگر اس امر کو تو قبول کیا
اور مان لیا کہ ہوشیار نہ کیا جائے مگر اس امر کو مین کسی طور سے گوارا نہین کرونگا کہ خلاف
طریقہ طلسم کے کرون کیونکہ طریقہ اور قاعدہ طلسم کا یہ ہی کہ جب طلسم کشا یا کوئی دوسرا شخص قید
ہو کر خاص طلسم مین آئے یا کسی دربند مین تو اسکو چالیس دن تک قید رکھا جائے اکتالیسوین
دن قتل کیا جائے یہ طریقہ نہین ہی کہ جسدن قید ہو کر آئے اُسی دن قتل کیا جائے یا دو چار دن
کے بعد یا دس پندرہ دن کے بعد ہان اگر ایک دو دن زیادہ ہو جائین تو مضائقہ نہین ہی مگر
کم نہ ہون اور طلسم کشا کے لیے تو قطعی حکم ہی کہ کبھی قبل میعاد مقررہ کے قتل کرنے کا قصد بھی نہ کیا
جائے ورنہ رہا ہو جائیگا اور جو قتل کا قصد کرے گا وہ خود قتل ہوگا بس ایسی حالت مین
مین کیون اس امر کا مرتکب ہون اور کیون قتل کرنے کا قصد کرون اول تو اسکی رہائی کا بندوبست
کرون دوسرے اپنی جان پر بناؤن یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا اور دیکھو کہ جن لوگون نے اس امر
کی تعمیل کی اُسکا کیا انجام ہوا خود مارے گئے اور طلسم کشا رہا ہو گیا بس مین اسے قیدخانہ مین
روانہ کرتا ہون اور قید سخت مین مبتلا کرتا ہون اگر سخت جان ہی تو زندہ رہے گا ورنہ اسی عرصہ
مین تمام ہو جائیگا اگر زندہ رہا تو بعد چالیس دن کے قتل کرونگا سب نے جواب دیا کہ بہت
درست ارشاد ہوا پھر قید فرمایئے مگر ہوشیار نہ کرایئے بادشاہ نے حکم دیا کہ بلاؤ آہنگرون کو
یہ حکم دینا تھا کہ فوراً آہنگر مع سامان قید حاضر دربار ہوئے دخان لال قبا نے حکم دیا کہ یہ طلسم
کشا قید ہو کر آیا ہی اسپر قید سخت قائم کرو شحنہ جادو و کوتوال سامنے کھڑا تھا اُسکو حکم دیا کہ تو
اسکے ہتھیار بھی لے لے اور لباس تن اور سب جواہرات بھی اور لوحین بھی یہ ہم نے تجھکو دیا
اس خدمت کے صلہ مین کہ یہ تیرے سپرد کیا جاتا ہی اسکی بہت ہوشیاری اور پاسبانی کرنا
اور دو روٹیان اور سوئے کا ساگ جس مین برابر کا نمک ہو اور ایک آبخورہ گرم پانی کا اسوقت

اور اسی طور کی غذا اور پانی دوسرے وقت دیا جائے گرد اُس مقام کے ہر وقت پہرہ چوکی رہے سوا کے
تمھارے کوئی اندر نہ جانے پائے بلکہ کبھی مین بھی آؤن اور اندر جانے کا قصد کرون تو نہ جانے دینا
بس تمھارے سوا کوئی نہ جائے ان سب باتون کا خیال رکھنا گو ان لوحون مین لوح طلسم بھی ہر وہ بھی
مین نے تم کو دیدی ہر اس غرض سے کہ تم اسکو اپنے پاس احتیاط سے رکھوگے اور اس در بند سے
کوئی نہیں آگاہ ہر جو لوح کی تلاش مین آئے گا اور میرے نزدیک تم سے زیادہ صاحب دیانت
کوئی نہیں ہر تم ہو تم پر مجکو بہت اعتماد ہر اور بھروسہ ہر کہ تم اپنے امکان بھر میرے لوح کی
حفاظت کروگے اور اسکو نہ جانے دوگے یہ جو خان لال قبا نے شمشیر جادو سے کہا وہ
بہت خوش ہو گیا اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے اور اقبال و جاہ کی ترقی ہو مین اس
لائق نہیں ہون جیسا کہ ارشاد ہوا یہ سب آپکی قدر دانی اور عزت افزائی ہر جو کہ آپ نے فرمایا
مین ایسی پاسبانی اور نگہبانی کرونگا کہ شاید کوئی کرے آپ تو اپنے کو فرماتے ہین کہ مجکو بھی نہ جانے
نہ دینا گو آپ میرے مالک ہین اور بادشاہ ہین آپ کا بڑا مرتبہ ہر مین ہوا کو بھی نہ جانے دونگا فرشتہ
و جن کی بھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ اندر جا سکے انسان کی کیا لیاقت ہر اور لوح کو بھی اُس مقام پہ
رکھونگا کہ فرشتہ بھی نہ پا سکے آپ ان سب امرون سے اطمینان رکھیے مین آپ کا ایک ادنیٰ غلام
ہون اگر آپ یہ مرتبہ نہ عنایت فرماتے تو مین یہ مرتبہ کہان سے پاتا بادشاہ نے جواب دیا کہ
جب مین نے ایسا ہی تم کو پایا تو یہ خدمت تمھارے سپرد کی ورنہ تم سے زیادہ مرتبہ کے لوگ
اسوقت دربار مین موجود تھے اُنکو نہ سپرد کرتا اُن سب پر مین نے تم کو ترجیح دی یہ سُنکے شمشیر جادو
نے سلام کیا اور کہا کہ یہ لوگ قید اسکے اوپر آراستہ کر لین تو مین لے جاؤن بادشاہ نے حکم دیا
عیار کو کہ اسکو چادر سے کھولو پس عیار نے چادر سے کھولا اور اپنی کمند بن کھول مین جلد سے قید
جسم پر آراستہ کرنی شروع کی سب لباس اُتارا وہ بھی کوتوال نے اپنے قبضہ مین رکھا اور
ہتھیار بھی اور کل تبرکات اور لوحین اُسپر جادو نے سوا پانسو من کی قید جسم پر صاحبقران
کے آراستہ کی جب قید سلاسل مین صاحبقران مقید ہو چکے اُسوقت بادشاہ نے
کوتوال سے کہا کہ اب لے جاؤ قیدی کو میرے سامنے سے چنانچہ کوتوال قید صاحبقران
کی اٹھا پر ڈال کر لے چلا اور ایک مقام پر لا کر ایک مکان تیرہ و تار مین صاحبقران کو قید کیا

اور نقل لباس وہ تھیہار وغیرہ نکال کر لایا ایک دوسرے مکان میں چھوڑ کر دونوں کو وہاں سے اٹھا لایا وہاں سے
اور گرد اس مکان کے سواروں و پیدلوں کا پہرا مقرر کیا اور کہہ دیا کہ ہزاروں کے تھے جس میں
صاحبقران قید تھے اور اپنے رہنے کے لیے بھی ایک مقام آراستہ کیا بالکل قریب یہ سب
بندوبست کر کے خود برائے پاسبانی بیٹھا اور ہی سے صدا حاضر باش و ناظر باش بلند ہونے
لگی اور ہوشیار باش و خبردار باش کی ہر طرف سے صدا آنے لگی واقعی کوتوال نے ایسا ہی
بندوبست کیا تھا کہ ہوا کا گذر بھی محال تھا اگر پیک خیال بھی وہاں جاتا تو اسیر ہو جاتا ایسا
بندوبست تھا جب سیماب لالہ گو صاحبقران کو قید کیا اور زندان میں رکھ کے قفل دے دیا اور
پہرا چوکی مقرر کیا سیماب تو بیرون زندان یہ بندوبست کر رہا تھا ادھر ایک ساعت کے بعد بیہوشی خود
بخود رفع ہوئی اور صاحبقران کو ہوش آیا اپنے کو قید سخت میں مبتلا پایا ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
ہتھکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں گلے میں خاردار طوق بازوں میں خاردار تسمہ رانوں میں فولاد
کی چولیں چڑھی ہوئے پائے زنجیر گراں پڑی ہوئی اپنے کو قید دیکھا سخت حیران ہوئے پہلے تو خیال کیا
کہ خواب دیکھ رہے ہو جب آنکھوں کے ملنے کی صدا اٹھی اسے یقین ہوا کہ تم اصل میں قید ہو
معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقیر نہ تھا بلکہ کوئی عیار تھا تم کو اُسنے دھوکا دیا اور فریب تم اُسکے دھوکے
اور فریب میں مبتلا ہوئے کہ اُسنے تم کو اکرہ مہمان قید کیا خیر خود کردہ را علاجے نیست تم خود
اپنے ہاتھ سے اس بلا میں مبتلا ہوئے جسے یہ فقیر آیا تھا ویسے ہی لوح کو دیکھنے لو تھکو بالکل
بھول گئے اگر کچھ شک بھی گذرا تو خود دل سے سوال و جواب کر کے اُس شک کو رفع کر دیا
اور لوح کا خیال نہ کیا بلکہ اُسنے یاد بھی دلایا اُس وقت بھی نہ دیکھی معلوم ہوتا تھا کہ اُس
مشعل پر بیہوشی پڑی ہوئی تھی اُسکا دھواں جو دماغ میں پہونچا اُسنے اثر کیا اُسی سبب
سے تم بیہوش ہو کر گر پڑے ورنہ تم سے کچھ لکھا یا نہ پہیا آخر اب اس پچھتانے سے کیا ہوتا ہے
جو خدا کو منظور ہو گا تو وہ اپنے قدرت سے کوئی نہ کوئی تدبیر رہائی کی پیدا کرے گا مگر یہ نہ
معلوم ہوا کہ یہ کون مقام ہے اور ہم کو کس لیے قید کیا ہے اور ہمارے اور اُسکے کیا دشمنی ہے
دشمنی کی کہ جسکا معاوضہ میں اُسنے ہم کو اسطور سے قید کیا ہے یہ خیال کر کے اپنے دل میں
صاحبقران خاموش ہو رہے کہ شاید کوئی کھانے وغیرہ کو دینے کو آئے گا اُس وقت دریافت

ہو چکا ہے لگا زیادہ فکر کرنے سے کیا فائدہ یہان صاحبقران یہ تجویز کرکے اور شکر خدا کرکے خاموش
ہو گئے ادھر کا حال سنیئے کہ بیرون زندان کوتوال نے سب بندوبست کر لیا جیسا کہ
تحریر کر چکا ہون کہ کوتوال پاسبانی مین مصروف ہوا اور صاحبقران کی قید کو خان لال قبا
روانہ کر چکا اسوقت اہل دربار سے کہا کہ تم نے میرے اقبال کو دیکھا کہ کیونکر طلسم کشا قید ہو کر
آیا یہ وہ نامدار ہو کہ اسکے حال سے کوئی آگاہ نہین ہو نہ یہان کوئی آسکتا ہو پس جب یہ حالت
ہو تو کیا خوف ہو اہل دربار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اور درست فرمایا پھر کیا خوف ہو بہت
اچھا کیا واقعی یہ سے طلسم کشا کی قضا ہی آئی تھی جو ادھر کو آیا ورنہ کیا ضرورت تھی معلوم ہوتا ہو کہ
اسے یہ کوئی مثل اور دربندون کے طلسم کشا نے تصور کیا تھا جو یکہ و تنہا ادھر آیا
خان لال قبا نے جواب دیا کہ جواب تو یہان اگر قید ہوا ہو اگر مع لشکر و سپاہ کے آتا
تو کیا ہوتا اگر مع لشکر کے آتا تو بھی مارا جاتا اور لشکر اسکا تباہ ہوتا یہی خیال ہوتا اسے طور سے
مع لشکر کے اسیر ہو جاتا اہل دربار نے جواب دیا کہ واقعی یہی امر تھا یہ بھی ممکن تھا کہ یہان
آکر کوئی زندہ واپس جاتا جب یہ اہل دربار نے کہا خان لال قبا نے کہا کہ تم دیکھا کرو کہ
مین کیسی تدبیر بعد قتل طلسم کشا کے اہل لشکر کو قتل و تباہ کرتا ہون جب مین طلسم کشا کو قتل
کر لونگا اور لشکر کو تباہ اسوقت شہنشاہ کو خبر کرونگا بلکہ بطور تحفہ کے طلسم کشا کا سر
روانہ کرونگا اور ایک بہت بڑا جشن کرونگا اسوقت اپنے دربند کو ظاہر کرونگا اور بادشاہ و
سلیمان اہل طلسم کو اپنے حال سے اور حال دربند سے خبردار کرونگا اور آگاہ اب یہ دربند سب
پر ظاہر ہوگا کیونکہ اجتک اس دربند کے حال سے کوئی آگاہ نہ تھا مگر اب آگاہ ہوگا اکثر بزرگون
نے بیان کیا تھا اور مین نے انسے سنا تھا کہ یہ دربند اس زمانہ مین ظاہر ہوگا اور سب ساکنان
طلسم اس دربند سے اسوقت مین آگاہ ہونگے جبکہ طلسم کشا آئے گا وہ اس دربند کو ظاہر
کریگا کیونکہ وہ اس دربند کے فتح کرنے کو آئے گا جب وہ اس دربند کو فتح و برباد کرے گا
اسوقت سب ساکنان طلسم کو ظاہر ہوگا ان لوگون کا یہ قول تھا مگر مین یہ کہتا ہون کہ انکا منشا
اور مطلب یہ تھا کہ جب طلسم کشا یہان بارادے فتح دربند آئے گا تو اسیر ہو جائے گا اور
حاکم دربند اسکو قتل کرکے خود دربند کو ظاہر کریگا کیونکہ اس امر کے بعد یعنی بعد قتل طلسم کشا

کے جشن کرونگا کل ساکنان طلسم وغیر ساکنان طلسم کو جشن مین طلب کرونگا اسوقت سب پر
ظاہر ہوگا اور سب واقف ہونگے اور سب پر یہ در بند ظاہر ہوگا بس یہی منشا تھا اُن لوگون کا
اب اس در بند کے ظاہر ہونے کا زمانہ آگیا ہے یہ وہی زمانہ ہے کتاب مین جو حالات طلسم تحریر
ہین اور اسطور سے کہ فلان زمانہ مین جب طلسم کشا آئے گا تو یہ در بند ظاہر ہوگا بانیان طلسم
کا بھی یہی مطلب تھا اسی غرض سے اُنھون نے اس امر کو تحریر کیا تھا یہ منشا نہ تھا کہ طلسم
کشا اس در بند کو فتح کرے گا اسی سبب سے ظاہر ہوگا وخان نے جب یہ بیان کیا سب
اہل دربار نے جواب دیا کہ واقعی یہی منشا تھا جو کہ آپ ارشاد فرماتے ہین جب یہ تقریر ختم ہوئی
تو بادشاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے یہان کوتوال
نے دو روٹیان اور سوئے کا ساگ جس مین برابر کا نمک تھا اور ایک آبخورہ گرم پانی کا لے کر
زندان مین آیا یہان صاحبقران زانوے فکر پر سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے بحر فکر و تردد مین
غوطہ زن تھے اور غور کر رہے تھے کہ یہ کیا مقام ہے اور مین یہان کیون قید کیا گیا ہون میرے قید
کرنے سے کیا مطلب ہے اور کیا دشمنی ہے جو مجکو قید کیا ہے اور یہان کا کون بادشاہ ہے کہ دروازہ زندان
کے کھلنے کی صدا کان مین آئی صاحبقران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر مگر کوئی عہدہ دار
کچھ ہاتھون مین لیے ہوئے دروازہ کھول کر زندان مین آیا اُسکو دیکھ کر صاحبقران نے زنجیر
کو ہلایا اس خیال سے کہ اس آنے والے کو معلوم ہو کہ قیدی ہوشیار ہے جب زنجیر کی صدا
شحنہ جادو نے سُنی اُسکو بھی معلوم ہوا کہ قیدی ہوشیار ہے بس قریب آیا اور کہا کہ او قیدی اپنا
کھانا لے اور کھا اور بادشاہ کو دعا دے کہ اُسنے تیرے اوپر رحم کھا کر یہ تیرے لیے کھانا
مقرر کیا ہے ورنہ مارے فاقون کے مرجاتا ایک دانہ نہ نصیب ہوتا نہ ایک قطرہ پانی کا مگر یہ
بادشاہ کی عنایت و مہربانی ہے جو کھانا مقرر کیا یہ جو کوتوال نے کہا صاحبقران نے سر اُٹھا کر
اُسکی طرف بہ نگاہ قہر آلود دیکھا اور کہا کہ اے شخص پہلے تو یہ بتا کہ یہ کون مقام ہے اور مجکو کس غرض
سے یہان قید کیا ہے اور یہان کا کون بادشاہ ہے میرے اُسکے کیا عداوت تھی جو میرے ساتھ
اُسنے یہ سلوک کیا اور مین اپنے خدا کا کیون نہ شکر ادا کرون اور کیون نہ اُسکی تعریف کرون کہ
جسنے یہان بھی میرے رزق کی فکر کی اور دشمن کے دل مین یہ بات پیدا کی کہ اُسنے کھانا مقرر کیا

میں اپنے خالق اور مالک کا کیون نہ شکریہ ادا کرون کہ جو اپنے بندون پر مثل مان باپ کے مہربان ہے
اور ہر دم نعمت انکی پرورش کی اسکو فکر ہے اور ایک اُسکے بندہ ناپاک کو کیون دعا دون جو کہ کافر مطلق
ہے اور اپنے خالق کی کفران نعمت کرتا ہے اور کیون اُسکا شکریہ ادا کرون جا دور ہو یہ کھانا میرے کام کا نہیں
ہے کیونکہ تو بھی کافر ہے اور کھانا بھی کافر کے ہاتھو کا پکا ہوا ہوگا بس یہ ہم پر حرام مطلق ہے ہم کافر کے ہاتھ
کے کھانے کو اور پینے کو حرام جانتے ہین یہ سب ہمارے نزدیک حرام ہے بس اب نہ ہم سے کہنا
ہم گرفتار عطش اور گرسنگی سے مرنا بہتر ہے اور تم لوگون کے یہان کا کھانا کھانا منظور نہیں ہے کہ بمثل
سگ و خوک کے ہو ہین کھا کر اپنا ایمان دون یہ جو صاحبقران نے فرمایا شخص جادو نے جواب دیا
کہ او قیدی باوجودیکہ تو قید سخت مین مبتلا ہے اسپر یہ تقریر کرتا ہے تو بڑا مغرور اور متکبر معلوم ہوتا ہے
اور بہت سخت زبان اور بدلگام ہے کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے زندگی کو غنیمت جان تو جو کہتا ہے
کہ میرے خدا نے یہ اُسکے دل مین ڈالا کہ اُسنے کھانا مقرر کیا ہے مین اُسکا شکریہ کیون نہ ادا کرون
اور اُسکی کیون نہ بندگی کرون جو اُسکے بندے کا شکریہ ادا کرون اور دعا دون بس اپنے خدا سے فریاد
کر کہ وہ آکر تجکو رہا کرے اور تیری جان بچائے تب ہم جانین کہ تیرا خدا برحق ہے اور یہ جو تو نے کہا
کہ یہ کھانا مثل سگ و خوک کے ہو مین نہ کھاونگا کیونکہ تم لوگ کافر ہو بس جب فرط گرسنگی
سے مرو گے اُسوقت آپ ہی کھاؤ گے ہم کو کیا ضرورت ہے کہ ہم تمھاری منت یا التجا کرین ہم تم
دیکھتے ہین کہ تیرا خدا تجکو کھانا دیگا اور تو زندہ رہیگا اب رہائی تیری اس قید سے زندگی
مین تو غیر ممکن ہے ہان جب قتل ہوگا اُسوقت قید حیات سے بھی رہائی ہوگی اور اس قید سے
بھی اور یہ جو تو نے دریافت کیا کہ یہ کیا مقام ہے اور یہان کا کون بادشاہ ہے اور مجکو کیون قید
کیا ہے اور باعث اسکا دریافت کیا ہے آگاہ ہو کہ یہ مقام دربند دخانیہ ہے اور یہانکا بادشاہ دخان ہلال قبا
ہے اور باعث اسکا دریافت یہ ہے کہ تو نے دشمنی پر کمر کسی ہے اور طلسم کو فتح کرنے کو ادھر آیا ہے اور وہ
بندون کو لوٹتے پھرا کیا ہے اس دربند کی بربادی کی فکر مین ادھر آیا تھا کہ دخان نے اپنے
عیار کو روانہ کیا وہ تجکو فریب و دھوکا دے کر اسیر کر لایا انھون نے یہان قید کیا ہے اور
قید کا پاسبان و محافظ مجکو مقرر کیا ہے بعد چالیس روز کے تجکو قتل کرینگے امید رہائی غیر
ممکن ہے اس امر سے اطمینان رکھو کہ تم یہان سے رہا ہو یا کوئی تمھارا ہمدرد یا دوست آکر

برای سنون یہاں تو یہ امر ہے وہاں دربار مین اب بھی فکر کبھی نہین ہوتا ہی بلکہ اور اور باتین ہوتی ہین
اسکا تذکرہ بھی نہین آتا ہی یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی قید ہو کر آیا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب
بھول گئے ہین صرف اسقدر ہوتا ہی کہ ہر روز بوقت صبح جبکہ بادشاہ آتا ہی حشمت جادو آکر خبر گذران
جاتا ہی کہ ابھی تک قیدی موجود ہی مگر نہ کچھ کھاتا ہی نہ پیتا ہی پہلے دن کی تقریر بھی بیان کر دی تھی کہ یہ
تقریر پھر اُسکے ہوئی یہ سوال و جواب ہوئے بس اسیطور سے آٹھ روز گذر گئے یہ سب ان کو
صاحبقران قید ہین اور اب سب کو فکر ہی کہ زمانہ بیعاد گذر جائے تو طلسم کشا قتل کیا جائے
ان سب کو اس فکر مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب کچھ حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ جس دن سے
خواجہ نے خواب دیکھا تھا اور آصف مین بر خیا علم و سے گئے تھے کہ تیسرے دن تم طرف
دربند کے روانہ ہونا پہنا ۔ سنا کہ خواجہ نے گھڑی و ساعت گن گن کر وہ دو دن بسر کیے جب
وہ دن آیا تو خواجہ نے سب سے کہا کہ مین صاحبقران کی تلاش مین جاتا ہون کیونکہ آج
تین دن ہوئے کہ مین نے اپنے عاشق کو نہین دیکھا ہی نہ اُسکی خبر معلوم ہوئی ہی کہ کہاں ہی اور
کیا گذری اب بدون اُسکے مجکو یہاں آرام نہین ہی مین کیونکر قیام کرون اس مقام پر بس مین جاتا
ہون مجکو ٹھیرنے کے بغیر لشکر و بارگاہ سونی معلوم ہوتی ہی اب مین نہ ٹھیرونگا نہ قیام کرونگا اسیطور
سے خواجہ روز کہا کرتے تھے جب وہ دن آیا تو کہا کہ آج مین جاتا ہون سب نے کہا کہ آپ آج
قیام کرین کل تک خبر آ جائے گی جواب دیا کہ اب میرا یہاں ٹھہرنا غیر ممکن ہی میرا دل گھبراتا
ہی کلیجہ منھ کو چلا آتا ہی اضطراب حد سے زیادہ ہی مجکو جانے دو یہ کہکر خواجہ اُٹھ کھڑے ہوئے
لاکھ لاکھ سب نے روکا مگر خواجہ نے ایک کی نہ سنی بیرون دربار آئے اپنی صورت ایک ساحر
کی بنائی کہ دھوتی کھاروے کی باندھی ہوئی کمر تک ہین سینہ پر زنار کا قشقہ پیشانی پر کھوپڑیاں
کی سلے ہوئے پھول والے ہوئے کالے کوڑیالے بنگلے سے لپٹے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی
بکر تگ پھر نگ سے بنے ہوئے چلے جس طرف کو آصف بن برخیا نے فرمایا تھا کہ تم جانا تو دربند پر
پہونچ جاؤ گے روانہ ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال دربند کا تحریر ہوتا ہی
ناظرین آگاہ ہون کہ حشمت جادو کوتوال شہر ایک اچھے عزیز کی لڑکی پر عاشق تھا ایک مدت
سے اور وہ عورت بھی اسپر فریفتہ تھی جب اسکو اسی طور سے ایک زمانہ گذرا اور اُسکا اضطراب

زیادہ ہوا تھا اور بیقرار ہوا تو اسنے اُسکے باپ سے درخواست کی کہ مجکو اپنی غلامی مین قبول فرمائیے
اپنی دختر کی شادی میرے ساتھ کر دیجیے جب اُسنے یہ درخواست کی تھی اُسنے اپنے عزیزون کو جمع
کیا اور اُنکے روبرو شحنہ جادو کی درخواست کو بیان کیا اور کہا کہ اُسنے خود اس امر کی خواہش کی ہی تم
سب کی کیا راے ہی آیا مین اُسکی درخواست کو قبول کرون یا جواب دے دون آیا یہ نسبت اچھی
ہی یا بُری اُسکے سب عزیزون نے کہا کہ یہ نسبت تمھاری تقدیر سے قبول ہوئی ضرور قبول کر لو
لوگ ایسی ایسی نسبتون کی تو خواہش رکھتے ہین اسمین تو سواے فائدہ اور نفع کے کوئی امر
نقصان کا نہین ہی مثل ہی کہ بکری کو بھی چھوڑتے ہین تو ہری گھاس دیکھ کر چھوڑتے ہین بس
تمھاری لڑکی عمر بھر چین کرے گی اول تو وہ ایک مرتبہ جلیل پر قائم ہی تمام شہر کا کوتوال ہی
دوسرے بادشاہ بہت خوش ہی تیسرے عالی خاندان ہی اور لاکھون روپیہ کا آدمی ہی دیکھو اس
نسبت کو جانے نہ دینا جسطور سے ہو قبول کر لینا جبکہ وہ خود خواہش کرتا ہی تو تمھارا کیا
نقصان ہی مان لو اور قبول کر لو اگر انکار کروگے تو بعد کو پچتاؤگے ہمارے نزدیک تو کوئی
نقصان و ہرج نہین ہی بہت اچھی بات ہی جب اسطور سے سب عزیزون نے اور دوستون
نے اُس سے کہا تھا اور فائدے دکھائے تھے اسکو بھی اُنکے کہنے سے خیال ہوا اور جس طرف کو
عقل کو دوڑایا اور نقصان کا پہلو نکالا سواے نفع کے کوئی پہلو نقصان کا نظر نہ آیا بس اُسنے
اُسیوقت ان سب کے روبرو کہا کہ مین نے تم سب کے کہنے سے قبول کیا اور اس نسبت کو
منظور کر لیا کیونکہ تم نے جو کچھ کہا وہ سب ٹھیک ہی تم لوگون کی راے ٹھیک ہی اور درست ہی
مین کہلائے بھیجتا ہون کہ ہم نے تمھاری خواہش کو قبول کیا اور یہی بیان کرتا ہی کہ اُسنے اُسیوقت
پیغام بر کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ ہم نے بدل و جان تمھاری خواہش کو قبول کیا ہمارا باعث افتخار ہی
جب یہ پیغام شحنہ جادو کے پاس پہونچا اُسنے اُسیوقت جواب مین کہلا بھیجا کہ کوئی دن
مقرر کیا جائے کہ کچھ سامان شادی ہو اور اسی ماہ مین فراغت ہو جائے یہ پیغام سے اُس دختر جادو
کا پیغام اُسکے باپ سے یعنی لڑکی کے دیا اُسنے شحنہ جادو کا پیغام سنکے اُسکا یہ جواب دیا کہ اُسنے
کہلا بھیجا کہ اس ماہ مین کچھ شگون کر لیا جائے اور ہم رخصت بعد چھ ماہ کے کرینگے اگر اس امر کو
منظور ہو تو ہم حاضر ہین کیونکہ اس عرصہ مین ہم سب سامان کر لینگے ابھی ہمارے پاس سامان نہ

درست نہین ہی پیام بر نے جاکر جواب اُسکا شحنہ جادو سے کہا شحنہ جادو نے جواب دیا کہ ہم کو قبول
ہی جو چاہین شگون کر لین کہ ہم کو اطمینان ہو جائے اور ہماری پختگی ہو جائے تاکہ پھر نہ وہین کہین کوئی
سلسلہ کر سکون نہ وہ پیام بر نے بھی جاکر لڑکی کے باپ سے کہا کہ اُنھون نے یہ کہا ہی آپ اسکا
کیا جواب دیتے ہین اُسنے کہا کہ جاکر کہدو کہ پرسون کچھ شگون ہو جاوے گا وہ شگون یہ ہو گا کہ منگنی
کی جائے گی تاکہ طرفین کی پختگی ہو جائے دونون طرف اطمینان ہو جائے خلاصہ یہ کہ جب اقرار سے
منگنی ہو گئی تھی اور یہ اقرار ہو گیا تھا کہ بعد چھ ماہ کے شادی کی جائے گی جب یہ اقرار وغیرہ ہو گیا
طرفین کو اطمینان ہو گیا یہان تک کہ وہ زمانہ گذرا اور وہ زمانہ آیا کہ جسکا طرفین مین اقرار ہوا تھا
جب وہ زمانہ آیا تو پھر لڑکی کے باپ نے کہلا بھیجا کہ اب ایک دن آکر رخصت کرا لے جاؤ کیونکہ
اب ہمارا سب سامان درست ہو گیا ہی اب ہم کو ایک دن بھی برابر ایک برس کے ہی جب یہ
پیام شحنہ جادو کے پاس پہونچا وہ اس پیام کو سنکے خوش ہو گیا پھولون نہ سماتا تھا اپنے جامہ
سے باہر ہو گیا خوش ہو کر پیام بر سے کہا کہ ہماری طرف سے کہنا کہ ہم دن رخصت کا مقرر کر کے
کہلا بھیجین گے کیونکہ ہم کو خود جلدی ہی ہم بادشاہ سے عرض کر لین اگر ہمین اس عہدہ پر نہ قائم
ہوتا کہ ایک قیدی کی حفاظت میرے سپرد نہ ہوتی تو مین خود اسیوقت بتا دیتا کہ فلان دن مین
آؤنگا اور عقد کر کے لے جاؤنگا مگر خرابی یہ ہی کہ یہ قیدی بہت بڑا مجرم ہی اسکی حفاظت میرے سپرد
ہی اور حکم ہی کہ جب تک یہ قید رہے اُسدن تک تم اپنے گھر نہ جانا اسی مقام پر کھانا اور پہننا وغیرہ
کھانا یہان سے ایک پل کو نہ ہلنا اگر اسکے خلاف کروگے تو عتاب سلطانی تم پر نازل ہو گا بس
مین بدون اُنسے رخصت حاصل کیے ہوئے اقرار نہ کرونگا اتفاق سے وہی زمانہ شادی کا
مقرر ہوا کہ جس زمانہ مین صاحبقران قید ہو کر آئے تھے اور قید کیے گئے تھے جب پیام بر نے
شحنہ جادو نے یہ بیان کیا وہ یہ سنکے فوراً وہان سے لڑکی کے باپ کے پاس آیا اور جو کچھ شحنہ جادو
نے بیان کیا تھا اُنسے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ اچھا ہم کو قبول ہی جو تاریخ و دن وہ مقرر کر کے بھیجینگے
ہم اُسکو قبول کر لین اور رخصت کر دینگے پیام بر نے آکر کہدیا بس اُسیدن شحنہ جادو نے ایک عرضی
بخدمت [illegible] لال قبا اس مضمون کی تحریر کی جسکا یہ القاب تھا بحضور فیض گنجور لامع النور
خداوند نعمت فیاض زمان حاتم دوران دام اقبالہ و جلالہ بعد آداب و تسلیمات بعرض

بخدمت بندگان عالی ہمیشہ سایۂ غریب پرور سلامت بندہ حقیر سراپا تقصیر دست بستہ بخدمت غلامان
سرکار یہ عرض کرتا ہے کہ احترام جادو کی دختر کے ساتھ ایک مدت سے اس غلام کی شادی قرار
پائی ہوئی تھی اب انھون نے میرے پاس پیام بھیجا ہے کہ آکر رخصت کرا لے جاؤ اب ہم کو یہ امر منظور
نہین ہے کہ ہم لڑکی کو اپنے مکان مین رکھین اب ہم سے حفاظت نہین ہو سکتی ہے اپنی امانت لیجاؤ
اب عذر حیلہ نہ کرو اگر عذر حیلہ کروگے تو ہم دوسرے مقام پر اسکا عقد کر دینگے آج تک ہم نے تمھارا انتظار
کیا کہ تم پیام بھیجو یا آؤ لیکن تم نے نہین بھیجا تو ہم نے خود عاجز ہوکر تم کو پیام بھیجا گو ہم کو زیبا نہ تھا کہ ہم لڑکی
والے ہوکے پہل کرین کہ تم سماعت نہین کرتے ہو اب ہم انتظار کر چکے اگر اب اقرار نہ کروگے تو
ہم اور کہین ٹھہرا کر شادی کر دینگے جب یہ پیام میرے پاس آیا مین نے یہ جواب دیا کہ آپ اطمینان
رکھین مین بادشاہ سے اجازت لے کر دن مقرر کرتا ہون کہ فلان تاریخ سب سامان درست
رکھنا ہم آکر رخصت کرا کے لے جائینگے وہ تاریخ اور دن نہ ٹلے گا لہذا مجھکو اجازت ملے کہ مین اپنی
شادی کر لون صرف اسقدر کی کہ جسدن برات لے کر جاؤن باقی عروس کو لے کر اسی مقام پر چلا
آؤنگا مین اسکا اقرار حضور سے کرتا ہون کہ پاسبانی و حفاظت کا خوب بندوبست کر جاؤنگا
آپ کے کام مین فرق نہ ہوگا اگر کوئی خرابی ہو تو مجھکو توپ دم فرمائیے گا دوسرے میری یہ خواہش
ہے کہ مجھکو اس امر کی اجازت مرحمت ہو مین قاضی صاحب کو کہ جنھون نے میرے بزرگون کا عقد
پڑھا ہے اور وہ بیرون دربند بیٹھے ہین جنکا نام قاضی جگت ہے بیرون دربند سے طلب کرون
تاکہ وہ میرا عقد پڑھین کیونکہ جب تک وہ عقد نہین پڑھتے ہین اسوقت تک عقد درست
نہین ہوتا ہے دوسرے یہ بات ہے جسکا عقد پڑھا ہوا درست ہوتا ہے اور ہمیشہ رہتا ہے کوئی فتور
نہین ہوتا ہے اگر کوئی دوسرا عقد ہمارے خاندان مین پڑھتا ہے اول تو اہل خاندان و اہل برادری اُس
عقد کو درست نہین جانتے ہین کہتے ہین یہ عقد صحیح نہین ہے دوسرے اکثر اسکا امتحان کیا گیا ہے اگر
کسی دوسرے نے عقد پڑھا اور قاضی جگت نے نہین پڑھا تو دولہا مر گیا یا دولھن اورونکا
عقد پڑھا ہوا راس نہین ہوتا ہے اس سے کیا فائدہ کہ ہم لوگون کو شک ہو بس اجازت مرحمت
ہو کہ مین انکو بیرون طلسم سے طلب کر لون تاکہ وہ آکر عقد پڑھین اور مین اپنی مراد کو پہونچون
اور میری آرزو و خواہش پوری ہووے کیونکہ مین ایک مدت سے احترام جادو کی دختر پر فریفتہ ہون

اسکی آتش فراق مین جلا کرتا تھا اب تو اُن لوگون نے میری آرزو کو بر لانیکا اقرار کیا ہی اگر مین انکار
کرونگا تو وہ لوگ اور کسی کے ساتھ عقد کر دینگے مین یہ خبر پاکر مر جاؤنگا کیونکہ میرے معشوق کو دوسرا
لے جائیگا مجھ سے اُسکی جدائی گوارا نہ ہوگی اب کہان تک مرون آجتک تو مر رہا ہون اب سب زندگی
کی صورت نظر آئی ہی پھر کیونکر ٹالون بس ازراہ مہربانی میرے حال پر ترس فرما کر اجازت عطا ہو
اور نقافی جنگ تک کے بلانیکی بھی اجازت ملے اگر وہ عقد نہ پڑھین گے دوسرا کوئی عقد
پڑھیگا اگر عروس مر گئی تو مین جیتے جی مر جاؤنگا کہ مر کے یہ ہون نصیب ہوا تھا اُس مین یہ خرابی
ہوئی مین اپنی جان دیدونگا اگر مین مر گیا تو وہ عروس رانڈ ہو جائیگی ہر طرح خرابی ہوگی بس
یہ دونون اجازتین ازراہ مہربانی و پرورش کے مرحمت ہون تاکہ مین حسب خواہش اپنی شادی
کرون آپکی عنایت و پرورش سے اپنی مراد کو پہونچون اور اپنی مراد پر کامیاب ہوکر آپکی
دعا مین شب و روز مصروف ہون اور ترقی جاہ و جلال مین مصروف ہون الٰہی آفتاب دولت و
اقبال تابان باد زیادہ حد ادب یہ عرضی لکھکر اور مہر کر کے اپنا نام تحریر کیا اور اسکو لفافہ مین بند
کر کے ایک اپنے چوبدار خاص کے ہاتھ خدمت بادشاہ مین روانہ کیا اور زبانی کہلا بھیجا کہ مین خود
عرضی لیکر حاضر ہوتا اور زبانی بھی عرض کرتا مگر مجبور ہون اس امر سے کہ اگر حاضر خدمت ہوتا
ہون تو یہان تباہی ہو جائیگی اور عدول حکمی ہوگی اسی وجہ سے مین نے یہ عرضی چوبدار کے
ہاتھ خدمت والا مین بھیجی یہ میری خطا معاف فرمائی جائے گستاخی معاف ہو بس وہ چوبدار وہ
عرضی لیکر بہت جلد دردولت پر پہونچا درخشان لال قبا دربار مین موجود تھا دربار آراستہ
تھا سب سردار حاضر تھے اور کارخانہ جات ملکی دیکھے جا رہے تھے کہ یہان دردولت پر چوبدار آیا
اور گرز سالار سے کہا کہ یہ عرضی تم لیجا کر خدمت بادشاہ مین پیش کر دو اور اسکا جواب لادو
یہ عرض کرنا کہ یہ عرضی شمشہ جادو کوتوال شہر کی ہی اور یہ بھی عرض کر دینا کہ اسکا جواب آپ نے طلب کیا ہی
یا مجھکو اجازت لادو کہ مین خود حاضر ہو کر پیش کرون اور جو زبانی کہا ہی اُسکو بھی عرض کرون اور
جواب حاصل کرون اُس گرز سالار نے کہا کہ مین جا کر تمھارے حاضر ہونیکی اجازت
لائے دیتا ہون اُس چوبدار کو باہر ٹھہرا کر گرز سالار اندر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لا کر عرض کیا
کہ ایک چوبدار پاس سے شمشہ جادو کوتوال شہر کے عرضی لیکر آیا ہی اجازت طلب کرتا ہے کہ

مین حاضر ہوکر عرضی پیش کرون اور جو کچھ زبانی عرض کیا ہے اُسکو بھی عرض کرون کیا حکم ہوتا ہے راوی بیان
کرتا ہے کہ جب بادشاہ نے یہ زبانی ورگہ سالار کے سُنا حیران ہوگیا بدحواس ہوا ورگہ سالار سے حکم
دیا کہ بہت جلد اُس چوبدار کو یہان لے آؤ تاکہ ہم اُس عرضی کو دیکھین اُسمین اُسنے کیا تحریر کیا ہے
اور کیا وجہ ہے جو اُسنے یہ عرضی بھیجی ہے اور زبانی بھی کہلا بھیجا ہے ایسا تو نہین ہے کہ کوئی بات بابت قیدی
کے دریافت کی ہے کیونکہ اُسنے اسوقت تک میرے حکم کے خلاف نہین کیا ہے اگر یہ کام اُسکے سپرد
نہ ہوتا تو وہ خود آکر عرض کرتا مگر اُسنے خلاف حکم جان کر کہ اگر مین جاؤنگا تو بادشاہ کے خلاف ہوگا
اور عدول حکمی کا میرے اوپر الزام ہوگا اس سے کیا فائدہ کہ مین بیکار کو ملزم ٹھہرون اس سے بہتر
ہے کہ بذریعہ عرضی کے کہلا بھیجون اور جواب منگالون بس اس خیال سے اُسنے عرضی لکھی ہوگی جلد
لاؤ اُسکو نہ معلوم کیا تحریر کیا ہے خداوند عجائب خیر کرین یہ چوہ وخان لال قبا نے حکم دیا بس
ورگہ سالار فوراً باہر آیا اور اُس چوبدار کو اپنے ہمراہ لے کر اندر آیا یہان وخان نے اہل دربار
سے کہا کہ نہ معلوم کیا ہوا ہے جو یہ عرضی اُسنے لکھی ہے خداوند خیر کرین اور خبر خوش سُنائین وخان لال قبا
یہ کہہ رہا تھا کہ وہ چوبدار ہمراہ ورگہ سالار کے آیا اُسنے سلام کیا آداب بجالایا اور قواعد شاہی پیش کیا اور
ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا ہوا اور دونون ہاتھون پر وہ عرضی رکھ کر بادشاہ کے روبرو پیش کی اور جو کچھ
زبانی ششنہ جادو نے عرض کیا تھا عرض کیا بادشاہ نے وہ عرضی لے کر دبیر کو دی کہ اسکو پڑھو
بس دبیر نے وہ عرضی لے کر لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کی کل عرضی پڑھی وخان لال قبا
وسب اہل دربار نے مضمون عرضی سُنا اور آگاہ ہوئے جب عرضی تمام وکمال سُن چکے اور یہ
عرضی تمام ہوئی اور کل عبارت و مضمون سُن چکے اُسوقت وخان لال قبا نے دبیر سے کہا کہ دبیر
ہماری طرف سے لکھدو کہ یہ شادی تم کو مبارک ہو اور تم شوق سے جو دل چاہے تاریخ برات
کی مقرر کرو مگر اس امر کا خیال رہے کہ میرے کام کا ہرج نہ ہو اور حفاظت اور پاسبانی مین
فرق نہ ہو جیسے تم اقرار کرتے ہو کہ آپکا کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا اور پاسبانی اور حفاظت
مین فرق نہ ہوگا بس اسکا خیال رہے اور جب میرے کام مین ہرج نہ ہوا تو میرا کیا نقصان ہے
مجکو اپنے کام سے مطلب ہے کہ اسمین نہ فرق ہو جائے تم خود بندوبست کرو چاہے تم اپنے ملازمون
سے کراؤ چاہے تم اس مقام پر قیام کرو چاہے اپنے مکان پر رہو مگر قیدی کی حفاظت مین فرق

[illegible] اور اس امر مین غرق ہو کہ کھانا دونون وقت تمھین پہونچاتا کوئی دوسرا کھانا نہ تیار ہی کے پاس
[illegible] اس کام کا خیال رہے اور تم شوق سے قاضی جنگ رنگ کو طلب کرو تم پر کیا منحصر ہے
[illegible] سلاطین دربند اور اہل دربند مین مدت سے جاری ہے اور یہ سلسلہ چلا آتا ہے کہ
[illegible] قاضی صاحب عقد نہین پڑھتے ہین اسوقت تک وہ عقد صحیح نہین مانا جاتا ہے اور کوئی
[illegible] نہین کرتا ہے بس ضرور قاضی جنگ رنگ کو طلب کرو تاکہ طریقہ اور قاعدہ سے عقد پڑھا
[illegible] اور کوئی اعتراض نہ کرے نہ تمھاری جان کا ضرر ہو نہ عروس کی جان کا نہ مین تمھارا دشمن ہون
[illegible] اس حال سے بخوبی آگاہ ہون اور تم نے وہ نمک حلالی اور خیر خواہی اور دیانت
[illegible] ہرگز کوئی نہ کریگا اور تم نے سر مو میرے حکم کے خلاف نہین کیا مین تم سے بہت خوش ہون
[illegible] تھا کہ جو مین نے تم کو اس امر کی اجازت دی اگر دوسرا کوئی اجازت
[illegible] آج کل قدر چاہا ہوا تھا مگر تمھاری خوشی ہر طرح مجکو منظور ہے مین
[illegible] کہ تم ناخوش ہو مگر یہ کام کرنا ساتھ خبرداری اور ہوشیاری کے کرنا زیادہ دعا ہے
[illegible] چوبدار کو دیا اور اسیوقت حکم دیا کہ ایک خلعت گران بہا اور پانچ ہزار
[illegible] فوراً بھیجدیا جائے اور یہ کہدیا جائے کہ یہ روپیہ براے مصارف
[illegible] طلب کر لینا ہم فوراً تم کو بھیجدین گے اپنے دل کا خوب حوصلہ
[illegible] کا پرواہ نہ [illegible] خلعت اور روپیہ ہمراہ چوبدار کر دیا چوبدار نے مجرا
[illegible] شاہ [illegible] کی خدمت مین آیا اور جواب عرضی دیا اور وہ خلعت
[illegible] شاہ نے کیا لکھا ہے کہا یا اب جو اسنے عرضی کو کھول کر پڑھا اپنے
[illegible] خوشی سے اٹھ کھڑا ہوا پھولون نہ سماتا تھا جامہ سے
[illegible] ایسا خوش ہوا کہ ایک ہزار روپیہ اسیوقت اپنے ملازمون اور ان لوگون کو تقسیم
کیا [illegible] اور رفاقت کرتے تھے اور بہت خلوص سے وفادار لال قبا کو ہزارون
[illegible] اور اسیوقت برہمن کو طلب کر کے زائچہ کرا کے شادی کا دن مقرر کیا کہ فلان
دن ہم [illegible] اور [illegible] کرا کے بیاہ [illegible] آج سے پانچوین دن ہم اس کام سے فراغت
کر لین گے تم اپنا سامان و بندوبست کرو ایسا اس مین فرق نہ ہوگا ہم نے پانچوان دن [illegible]

کا مقرر کیا ہے لیکن چار دن میں جو کچھ تم کو رسوم ادا کرنا ہون کر لو اس دن کے لیے مقرر رکھتا صرف اسقدر کام
باقی رہے کہ قاضی جی عقد پڑھیں اور میں عروس کو محافہ میں سوار کر کے اپنے ہمراہ لے آؤن اس
امر کو نہ کیجیے تو اور میں قاضی جگ نگ کو بھی بیرون دربار سے طلب کرتا ہون اطمینان رکھو
یہ تحریر کر کے ایک رقعہ پاس احترام کے روانہ کیا چوبدار نے جا کر وہ رقعہ دیا مضمون رقعہ سے
آگاہ ہوا اسیوقت اسنے جواب تحریر کیا کہ ہم نے قبول کیا ادھر شحنہ جادو نے انتظام شروع
کیا ادھر احترام نے اپنے اپنے عزیزون کو دونون نے خبر دی عزیز و اقارب آکر جمع ہونے نوبت
دونون جانب بجنے لگی رسوم شروع ہو گئی ایک دن احترام نے مانجھے کی رسم کی دوسرے دن یہان سے
ساچق کی رسم ادا ہوئی اسیطرح برات کا دن آیا سامان دونون طرف ہونے لگا ادھر سے برات
کے جانے کا ادھر عروس کے رخصت کرنے کا شحنہ جادو نے صناجشقان کی نیند کی حفاظت
کا خوب بندوبست کیا بڑی خبرداری اور ہوشیاری کے ساتھ خوب پہرہ چوکی مقرر کر کے یہ اپنے
مکان پر آیا تھا جب یہ وہان موجود تھا تو ایسی خبرداری نہ ہوئی تھی جو آج کل تھی راوی بیان کرتا
ہے کہ یہان تو یہ سب بندوبست ہوا ادھر شحنہ جادو نے ایک رقعہ بنام قاضی صاحب کے اس
مضمون کا تحریر کیا ہو جناب عالی قاضی جگ نگ صاحب قبلہ و کعبہ دام افضالہ بعد تسلیمات
کے آپکی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ اس حقیر کی شادی فلان مقام پر قرار پائی ہے اور سب
رسوم ادا ہو چکے ہیں صرف عقد ہونا باقی ہے لہذا میں یہ چاہتا ہون کہ حضور تشریف لائیں اور
میرا عقد پڑھیں تاکہ سب عقد کو درست و صحیح خیال کریں اور میری زوجہ کی سب اہل خاندان
و اہل برادری و دیگر عزیز و یگانہ و بیگانے عزت کریں اور سب کے نزدیک آبرو ہو اور سب
خوش ہون اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہو کہ کوتوال کا عقد قاضی جگ نگ نے پڑھا ہے
میری یہ خواہش ہے کہ اگر آپ میرے حال پر کرم فرمائیں اور مہربانی تو یہ سب باتیں حاصل ہون
پس میں یہ چاہتا ہون کہ میں نے کل کی تاریخ مقرر کی ہے آپ تشریف لائیے پس آپ حسد
دربار سے آگاہ ہیں پس آپ وہان اگر قیام فرمائیے گا میں کل صبح سے چار ساحر روانہ کرونگا
وہ جا کر آپکو لے آئیں گے جو کچھ مجھ سے ہو سکیگا میں آپکی خدمت بجا لاؤنگا [illegible]
نہ ہوگا زیادہ تسلیم پس یہ تحریر کر کے رقعہ ایک ساحر کو دیا کہ یہ قاضی جگ نگ کے پاس لیجاؤ

اور اسکا جواب لیکے آؤ وہ ساحر شقہ جادو کا رقعہ لیکر بیرون دربند آیا اور طرف مکان قاضی کے
روانہ ہوا راوی بیان کرتا ہے کہ شقہ جادو نے دخان لال قبا سے اجازت لے لی تھی کہ مین ایک
ساحر کو رقعہ دیکر پاس قاضی جگت بگ کے روانہ کرونگا اور یہ ساحر کو قاضی صاحب کے لینے
کے لیے جاوینگے اور قاضی کو لیکر آوینگے دخان لال قبا نے اجازت دیدی تھی کہ تم شوق سے
روانہ کرو اور محافظان سرحد کو حکم بھیجدیا تھا کہ ایک ساحر شقہ جادو کا رقعہ لیکر پاس قاضی صاحب
کے جانے لگا اسکو جانے دینا اور جب وہ آئے تو آنے دینا روکنا نہین اور جب قاضی صاحب آئین
اور انکے لینے کے لیے ساحر جائین تو جانے دینا اور جب وہ لیکر اندر آئین وانے دینا ہماری
اجازت ہے بس یہ اجازت ہو چکی تھی اسی سبب سے ساحر فرستادہ شقہ جادو بیرون دربند چلا گیا
اور کسی نے نہین روکا راوی بیان کرتا ہے کہ ایک مرد ضعیف ہے کہ اسکا نام قاضی [illegible] بگ ہے ہمیشہ
سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ وہ اہل دربند کا عقد پڑھتا ہے یعنی بیرون دربند جنگل مین رہتا ہے اُس سے قسم
لیلی گئی ہے کہ یہان کا حال کسی سے نہ بیان کرنا اور اسکو اجازت ہے کہ تم اپنے ساتھ جسکو چاہو
لاؤ مگر ایک آدمی سے زیادہ نہ ہو اور جب تک یہ عقد نہین پڑھتا ہے اُسوقت تک عقد صحیح نہین
مانا جاتا ہے جسکا یہ عقد نہین پڑھتا ہے اُسکی عزت اہل دربند کے نزدیک نہین ہوتی ہے اُس عورت
و مرد کو سب یہ تصور کرتے ہین کہ اسکا نکاح نہین ہوا ہے وہ کسی مقام پر نہین بلایا جاتا ہے اُس سے
کوئی نہین ملتا ہے اگر اہل خاندان و صاحب برادری ہوتا ہے تو اُسکو سب اپنے خاندان سے
الگ کر دیتے ہین اُسکی اولاد کے ساتھ کوئی شادی نہین کرتا ہے نہ اُسکو کوئی بیٹھنے دیتا ہے نہ اُسکی
کوئی مٹی دیتا ہے اُسکے گھر کا کھانا پینا سب ترک کر دیتے ہین ایسا اُسکو حقیر جانتے ہین اگر
قاضی جگت بگ ایک ادنیٰ قوم کے لوگون کا عقد پڑھ دین تو اُسکو اور اُسکی زوجہ کی عزت
کیجاتی ہے کہ بڑے بڑے عالی خاندان و صاحبان شان و شوکت اُسکے شریک ہوتے ہین بلکہ
اُسکو اپنے خاندان مین شریک کرتے ہین اُسکی اولاد کے ساتھ شادی بیاہ کرتے ہین بلکہ فخر
خیال کرتے ہین بس ایسی عزت ہے قاضی جگت بگ کی اُن لوگون کے نزدیک بلکہ یہ لوگ
قاضی صاحب کو معاذ اللہ خدا تصور کرتے ہین جسکا قاضی جی نے عقد پڑھ دیا گویا اُنکے نصیب
نے عقد پڑھا دیا اور عورت و مرد کو خوب مستحکم باندھ دیا یہ عقد کبھی نہین ترک کیا جاتا ہے بس

ہمیشہ سے قاضی جگت رنگ عقد پڑھا کرتے تھے گویا کہ ان لوگون کی میراث مین یہ آ گئے تھے مگر
رہتے بیرون دربند تھے جب کوئی طلب کرتا تھا آتے تھے اور عقد پڑھکر پھر چلے جاتے تھے بہت
کچھ انکو مانتا تھا مگر قول کا یہ حرامزادہ ایسا پابند تھا کہ اسنے آجتک کسی سے دربند کا حال نہین کہا
کیونکہ اسنے قسم کھائی تھی کہ اگر سر بھی کٹ جائیگا تو بھی مین یہان کا حال نہ بیان کرونگا ایسا ہی
اسنے کیا کہ آجتک کسی سے نہین کہا بس آمدم برسر قصہ کہ وہ ساحر مکان پر قاضی جگت رنگ کے
پہونچا قاضی جی اپنے مکان پر دالان مین بیٹھے ہوئے تھے مسند پر اور چند شاگرد بیٹھے ہوئے سبق
لے رہے تھے کہ یہ ساحر پہونچا اسنے جانے کے ساتھ ہی وہ رقعہ قاضی جی کو دیا قاضی صاحب نے
پہلے اُس ساحر کو دیکھا پہچانا کہ یہ ساحر رہنے والا دربند و خانیم کا ہے اُسکو دیکھکر شاگردون سے کہا
کہ اسوقت سبق نہ ہوگا تم سب اپنے اپنے مکان پر جاؤ اب چارون کے بعد آنا کیونکہ مین ایک
ضرورت سے جاؤنگا پرسون وہان سے آؤنگا تم چارون کے بعد آنا تاکہ تم مین سے کسیکو زحمت نہ ہو
آکر پلٹ نہ جاؤ گو سبق کا حرج ہوگا کیا کیا جائے مجبور ہون ایسی ضرورت ہے کہ مین جاتا
ہون ورنہ تم جانتے ہو کہ مین کبھی کہین نہین جاتا ہون سواے اپنے مقام کے کوئی مقام
اچھا نہین جانتا ہون مگر کیا کرون کہ ایک دوست نے طلب کیا ہے اور بہت منت سماجت کی
ہے اُسکی دل شکنی بھی مجھکو گوارا نہین ہے گو زحمت ہوگی ہو دوست کا دل تو خوش ہوگا یہ رقعہ
اُنکے پاس سے آیا ہے اور یہ فرستادہ اُنکا ہے راوی بیان کرتا ہے قاضی جی نے اُس ساحر کو دیکھا
اور پہچانا اُسیوقت دل مین تجویز کر لیا کہ کسی کا عقد ہونے والا ہے بس اہل دربند نے مجھکو طلب
کیا ہوگا اسی سبب سے یہ ساحر آیا ہے اور یہ رقعہ لایا ہے ان حرامزادون کو ٹالو تاکہ اس سے یا رتبہ
پیشتر ہوا اور حال معلوم ہو مین آج کل بے تفریح بھی ہو رہا تھا سامان ہو گیا پھر چند دنون کے لیے
انکا پیشتر رفع ہو جائیگی بس یہ دل مین تجویز کر کے اُن سب سے یہ تقریر کی وہ شاگرد فوراً اٹھکر
چلے گئے جب وہ چلے گئے اُسوقت قاضی نے اُس ساحر سے کہا کہ کہان سے آنا ہوا اور کس
مطلب سے اور اس رقعہ مین کیا تحریر ہے اُس ساحر نے بیان کیا کہ قاضی صاحب مین دربند
و خانیم سے شعلہ جادو کوتوال کا فرستادہ آیا ہون اُنھون نے آپ کو طلب کیا ہے کل اُنکا
عقد ہونے والا ہے آپکی خدمت مین عرض کیا ہے کہ تشریف لائیے اور میرا عقد پڑھکر چلے جائیے گا

بس اب آپ کے آنے پر منحصر ہی کیونکہ جب تک نہ آیئے گا اُسوقت تک عقد نہ ہوگا بس کل کی تاریخ
عقد کی ہی بس یہ جو جملہ قاضی صاحب نے سُنا خوش ہو گئے باچھیں تا بناگوش پہونچ گئیں چہرہ فرط
خوشی سے لال ہو گیا مُنھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ یہ خوش کیا خوب میرا بھیجا اچھا اُن لوگون سے لیا ہی
خیر اُونگا یہ کہکر وہ رقعہ پڑھا یہی مضمون تھا جو کہ اُسنے زبانی بیان کیا تھا بس قاضی جی نے قلم دوات
اُٹھا کر کاغذ پر تحریر کیا کہ رقعہ تمھارا پہونچا اور زبانی تمھارے ملازم کے بھی حال معلوم ہوا بس مین
کل سہ پہر کو حد طلسم پر پہونچ جاؤنگا تم ساحرون کو بھیجنا تاکہ وہ مجھکو آکر اندر دربند کے لیجائین یہ
تحریر کرکے اُس ساحر کو دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ یہ کہدینا وہ ساحر یہ جواب لیکر طرف دربند کے روانہ
ہوا سرحد دربند پر پہونچکر داخل دربند ہوا شہنشہ جادو کو جا کر رقعہ دیا اور زبانی جو کچھ قاضی نے کہا
تھا کہدیا بس اُسنے جواب باصواب پاکر چار ساحرون کو طلب کیا اُنکو حکم دیا اور کہا کہ کل تم
سہ پہر کو قریب چار بجے کے بیرون دربند جانا وہان حد طلسم پر ایک نفس رکھی ہوگی اُسکو اُٹھا لانا
دیکھو اس مین فرق نہ ہو اور ہمارے پاس لے آنا اُنھون نے کہا بہت خوب بس وہ دن تمام ہوا
رات آئی وہ بھی گذری صبح کو نو بجے سامان برات ہونے لگا اور شہنشہ جادو کو ازحد خوشی ہی کہ دن
تمام ہو تو برات لیکر عروس کے مکان پر جاؤن اور ساحر جا کر قاضی جی کو لائین اور عقد پڑھا
جائے یہ تو انتظار شام مین اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہی اور وہ چارون ساحر اس قصد سے اپنے مقام پر
بیٹھے ہوئے ہین کہ دو پہر ڈھلے تو ہم برائے لانے قاضی صاحب کے طرف حد طلسم کے روانہ
ہون یہان کا یہ واقعہ ہوا اب کچھ حال بیرون دربند کا سماعت فرمایئے یعنی خواجہ عمرو و قاضی
صاحب کا ناظرین کو یاد ہوگا کہ تحریر کر چکا ہون کہ خواجہ تیسرے دن بموجب حکم آصف بن برخیا
کے بموجب اُنکی ہدایت کے سب سردارون وغیرہ سے رخصت ہو کر حسب ہدایت طرف حد
دربند کے روانہ ہوئے تھے خلاصہ یہ کہ قطع منازل و طی مراحل کرتے ہوئے چلے آتے تھے یہانتک کہ
اُسیدن خواجہ اُس صحرا مین آکر پہونچے کہ جہان سرحد تھی دربند و خانیہ کی خواجہ جو وہان پہونچے
تو خواجہ نے دیکھا کہ چارون طرف اُس صحرا کے دھوان پھیلا ہی دھوئین کی دیوار سی بنی ہوئی ہی
خواجہ نے جو وہ دیوار دخان اُس جنگل مین پائی یقین ہو گیا کہ یہ حد ہی دربند و خانیہ کی
خواجہ کو قول آصف بن برخیا کا یاد آیا کہ اُنھون نے خواب مین خواجہ سے ارشاد کیا کہ جس مقام

پر دھوئیں کو محیط دیکھنا خیال کر لینا کہ یہی دیوار ہے دربند کی اور یہی حدود دربند ہے بس اُس دھوئیں کے
قریب نہ جانا ورنہ گرفتار ہو جاؤ گے جب خواجہ نے وہ دیوار محیط پائی اور دھواں دیکھا تو خواجہ نے
اُسی مقام پر سجدہ شکر ادا کیا اور دل میں کہا کہ میرے خالق نے مجھکو حدود دربند تک تو پہونچا دیا بس
خواجہ اُسی جنگل میں اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کروں اور کون سی عیاری
کروں جو داخل دربند ہوں اور کونسی عیاری کروں جو میں دربند میں پہونچ جاؤں اب خواجہ
گلشن عیاری کی سیر کرنے لگے اور بحر فکر میں غواصی کرنے لگے تاکہ گوہر مراد ہاتھ آئے وہاں خواجہ
نے پہونچکر وہ صورت تبدیل کی یعنی پہلے تو ساحر بنے ہوئے تھے اب غیر ساحر کی صورت پر
تیار ہوئے یعنی بھائی وضع مرد ضعیف و صوفی بالدستے ہوئے ٹوپی پہنے ہوئے ایک چادر اوڑھے
بیت پڑا ہوا انگوچھا سر پر پڑا ہوا ایک لٹھ ہاتھ میں چرمی جوتا پاؤں میں ڈاڑھی سفید رنگ سیاہ
اس وضع پر تیار ہوئے اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور فکر کرنے لگے خواجہ کو تو فکر عیاری میں چھوڑا جاتا ہے
اب کچھ حال قاضی صاحب کا تحریر ہوتا ہے کہ قاضی جاگ لگ کو رات بھر نیند نہ آئی وہ رات قاضی
صاحب نے جاگ کر بسر کی جیسے صبح ہوئی قاضی صاحب نے اُٹھکر غسل کیا سر میں تیل ڈالا
اُن سفید بالوں میں شانہ کیا سرمہ لگایا پاجامہ پہنا شملہ سر پر رکھا جامہ پہنا پٹکا باندھا بن
ٹھنکر تیار ہوئے ایک دوپٹہ آڑا گلے میں ڈالا گلابی رنگا ہوا عطر سہاگ لگایا خوب اپنے کو
آراستہ و پیراستہ کیا لونڈی سے کہا کہ جاکر خدمتگار سے کہدے کہ کہاروں کو بلا لائے دیوان خانہ
کھلواکر قفس نکالی جائے اور وردیاں اور قالین وغیرہ بس لونڈی نے خدمتگار کو حکم سے قاضی صاحب
کے آگاہ کیا وہ جاکر کہاروں کو بلا لایا دیوان خانہ کھلواکر قفس نکلوائی اُسمیں قالین بچھایا کہاروں کو
وردیاں دیں کہاروں نے وردیاں پہنیں گوٹے دار پگڑیاں سر پر رکھیں لونڈی نے لاکر اگالدان و
خاصدان اور پنکھا دیا اور چند کتابیں وہ کہاروں نے لیکر قفس میں رکھدیں اسی بندوبست
میں دوپہر بج گئی بس قاضی صاحب باہر نکلے کہاروں نے سلام کیا قفس میں آکر بیٹھے کہاروں
سے کہا کہ قفس اُٹھاؤ اور چلو بس جب ہم کہیں کہ اس مقام پر قفس رکھدو اور تم چلے جاؤ تم قفس
رکھکر وہاں نہ ٹھہرنا فوراً چلے آنا اگر ٹھہروگے تو تم پر عذاب نازل ہوگا تم خاک سیاہ ہو جاؤگے
تمھارا پتہ و نشان بھی نہ ملے گا اگر جانیں عزیز رکھتے ہو تو چلے آنا راوی بیان کرتا ہے کہ جب قاضی صاحب

خواجہ

دربند کو جاتے تھے اسی طور سے حد دربند پر پہونچکر قفس رکھوا دیتے تھے یہی جملہ کہاروں سے کہتے تھے
جو کہ آج کہے ہیں بس کہاروں نے یہ سبب تقریر سنکے قفس کو اٹھا کر جدھر کا اشارہ قاضی صاحب
نے کیا تھا ادھر کو روانہ ہوئے مثل ہوا کے اڑے جاتے تھے خلاصہ یہ کہ قریب دو پہر کے کہار
اس مقام پر پہونچے کہ جہاں سرحد دربند تھی قاضی صاحب قفس سے جھانک جھانک کر دیکھتے
جاتے تھے چنانچہ قاضی صاحب اس مقام پر پہونچے اور انکو سرحد دربند نظر آئے کہاروں سے کہا
کہ وہ جو درخت بہت سے لگے ہوئے ہیں انکے نیچے قفس رکھدو اور تم چلے جاؤ پرسوں تمام
پر آجاتا ہوں یہاں موجود ہونگا مگر یہ حال کسی سے کہنا نہیں ورنہ بڑی خرابی ہوگی تم سب کا سر
ہر جا ہو جائے گا ایک بھی تمہارے قوم میں سے نہ بچے گا نہ یہاں ٹھہرنا آئندہ تم کو اختیار ہے پس جو
کہاروں نے سنا ڈر گئے اور کانپنے لگے خلاصہ یہ کہ جلدی سے لاکر قفس کو ان درختوں کے نیچے
رکھدیا اور خود اپنے سر پر پاؤں رکھکر بھاگے کہ پھر کر نہ دیکھا سیدھے بھاگے ہوئے چلے گئے
راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ اس جنگل میں ٹہل رہے تھے اور فکر کر رہے تھے کہ خواجہ کی نگاہ جو
پڑتی ہے تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک قفس چار کہار وردیاں سرخ بانات کی پہنے ہوئے قفس
اٹھائے ہوئے چلے آتے ہیں خواجہ نے جو غور کرکے دیکھا تو اس قفس میں ایک مرد ضعیف
کو دیکھا کہ ریش تو سفید ہے مگر بہت دراز ہے شملہ سر پر ہے عمامہ وجامہ پہنے ہوئے ہے عینک آنکھ سے بندھا
ہوا ہے چشمہ لگا ہوا ہے قفس میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں چند کتابیں اور قلمدان رکھا ہوا ہے ان
کہاروں نے وہ قفس درختوں کے سایہ میں لاکر رکھدی اور کہار قفس رکھکر چلے گئے یہ واقعہ جو
خواجہ نے درختوں کی آڑ سے دیکھا حیران ہوئے کہ یہ مرد بزرگ کون ہے اور یہ کہار قفس کو ان
درختوں کے نیچے رکھکر کہاں چلے گئے کیا واقعہ ہے یہ حال دیکھکر درختوں کی آڑ میں خواجہ
دبکے رہے جب کہار چلے گئے اب خواجہ اسی دیہاتی کی صورت پر لٹھ کاندھے پر رکھے
ہوئے ٹہلتے ہوئے قفس کی طرف چلے سر نکال کر ہر طرف اس دھوپ کی دیوار کی
جانب دیکھ رہے تھے کہ قاضی نے دیکھا کہ ایک دیہاتی کاندھے پر لٹھ رکھے ہوئے ادھر
کو چلا آتا ہے قاضی جی حیران ہوئے کہ ہم کو اس مقام پر بہت زمانہ ہوا ہے مگر ہم نے
یہاں کسی کو نہیں پایا نہ کبھی کوئی یہاں نظر آیا یہ آج کہاں سے صورت انسانی نظر آئی ہے وہ

مقام ہے کہ ادھر کوئی نہیں آسکتا ہے نہ اس مقام کے حال سے کوئی آگاہ ہے یہ کدھر سے چلا آیا اور جو آتا ہے
وہ اسیر ہو جاتا ہے یہ یہاں آیا ہے تو آزاد رہا اسکا کیا سبب ہے قاضی جی قفس میں بیٹھے ہوئے ایسے ایسے
خیال کر رہے تھے کہ وہ شخص قریب قفس کے آکر پہونچا اور جھک کر بہت ادب سے سلام کیا اور
سلام کرکے برابر قفس کے بیٹھ گیا قاضی جی نے جو اُسکو قفس کے برابر بیٹھے ہوئے دیکھا کہا کہ ای
شخص تو کون ہے اور یہاں کیونکر آیا کیونکہ یہاں تو کوئی آ نہیں سکتا ہے تم کیونکر آئے کیونکہ اس مقام سے
کوئی آگاہ نہیں ہے نہ کوئی آنا جانتا ہے یہ وہ مقام ہے کہ یہاں فرشتہ پر بھی نہیں مار سکتا ہے انسان کی کیا
حقیقت ہے مگر میں نے جب سے تم کو یہاں دیکھا ہے حیران ہون کہ تم یہاں کیونکر آئے اور تم کون ہو
خواجہ نے جواب دیا کہ مین ایک مرد دہقانی ہون فلک کا ستایا ہوا آوارہ و تباہ پھر رہا ہون ادھر بھی
آنکلا ہون آپ کو دیکھ کر آپ کے پاس آیا کہ آپ سے دریافت کرون کہ آپ کون ہین اور یہ کیا واقعہ
ہے اور کس غرض سے آپ کی قفس کہار اس مقام پر رکھ کر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے
کہارون نے پھر کر بھی نہیں دیکھا بھاگے ہوئے چلے گئے اسکا کیا سبب ہے قاضی صاحب نے
کہا کہ بیٹا تم اپنے حال سے آگاہ کرو اور بیان کرو کہ تم پر کیا مصیبت گذری اور تم کس بلا مین مبتلا
ہو پھر مین اپنا حال تم سے بیان کرونگا جب تمھارا واقعہ سن لونگا یہ سُنکر اُسنے یعنے خواجہ نے
جواب دیا کہ مین کیا بیان کرون اپنا حال قاضی صاحب نے کہا کہ پھر میرا حال کیون دریافت
کرتے ہو جب اپنا حال نہیں سُناتے ہو بس اپنی راہ لو جدھر جانے کا قصد رکھتے ہو روانہ ہو جواب دیا
کہ اے مرد بزرگ میں یہ کب کہتا ہون کہ مین اپنا حال نہ بیان کرونگا میرا تو منشا یہ ہے کہ مین اپنی مصیبت
کیا بیان کرون کہ کس بلا مین مبتلا ہون وہ لایق بیان کرنے کے نہیں ہے نہ اس لایق ہے کہ مین اسکو
کیا بیان کرون اُسکے روبرو بیان کرتے ہوئے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنی مصیبت کو سُنے اور
اُسکے دفع کرنے کی تدبیر کرے اور مین تو ایسی آفت مین مبتلا ہوا ہون کہ جسکا کچھ علاج نہیں ہے
اور کوئی دفع نہیں کر سکتا ہے قاضی صاحب نے کہا کہ بیان تو کرو شاید میری کوشش سے تمھاری
مصیبت دفع ہو جائے جواب دیا کہ خیر آپ بجد ہوتے ہین تو مین بیان کرتا ہون سماعت فرمایئے
آگاہ ہو جیے کہ مین ایک مرد دہقانی ہون یہان سے تھوڑی دور پر ایک قصبہ ہے کہ مین وہان
رہتا ہون میرا مکان ہے خداوند عالم نے مجھکو بہت کچھ دیا اور بہت مال و دولت میرے

پاس ہی خداوند نے اپنی قدرت سے مجھکو ایک لڑکی دی تھی وہ نہایت خوبصورت تھی وہ اپنے مکان
کے کوٹھے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک ایک ساحر کسی طرف سے اڑتا ہوا جاتا تھا اُس ساحر نے جو اُس
لڑکی کو دیکھا بہت پسند کیا اور اُسکے پاس آیا چونکہ وہ بہت کمسن تھی اُسکو گود میں لیا اور پیار کیا
بڑی دیر تک ایسا ہی اختیار رہا مین جو کوٹھے پر گیا اُس ساحر کو دیکھا مارے خوف کے کانپنے لگا خصوصاً یہ
واقعہ دیکھکر کہ ساحر لڑکی کو گود میں لیے ہوئے بیٹھا ہی میرا دم نکل گیا ڈرتا ہوا اُسکے قریب پہونچا
سلام کیا اُسنے جو مجکو دیکھا کہا کہ آؤ مین بھی بیٹھ گیا اُس ساحر نے مجھسے پوچھا کہ یہ لڑکی کس کی ہی مین
نے جواب دیا کہ یہ لڑکی میری ہی آپکی لونڈی ہی تب اُسنے مجھسے کہا کہ ای شخص اگر تیری اجازت ہو
تو مین اسکو اپنے مکان پر لے جاؤن اور پرورش اسکی کرون کیونکہ مجکو یہ لڑکی بہت پسند آئی ہی جب
یہ جوان ہوگی تو کسی اہل دولت اور صاحب لیاقت کے ساتھ شادی کرونگا کیونکہ مین اولاد نہین
رکھتا ہون مثل اپنی اولاد کے پرورش کرونگا اور جو کچھ میرا مال و دولت ہی وہ سب اسکے حوالے
کردونگا مین نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مجکو کچھ عذر نہین ہی مگر مجبور ہون اس امر سے کہ سوا اسکے
میرے اور کوئی اولاد نہین ہی بس یہ میری پیری کا سہارا ہی ایسی حالت مین مین کیونکر آپسے
کہون کہ آپ اسکو لے جائیے مجھسے اسکی مفارقت نہ گوارا ہوگی اور یہ تو فرمائیے کہ آپکا دولتخانہ
کہان ہی اور آپ کس ملک کے رہنے والے ہین اُس ساحر نے جواب دیا کہ اس قریہ سے کہ جہان
تم رہتے ہو تھوڑی دور پر ایک جنگل ہی اُس جنگل مین ایک دیوار دھوئین کی بنی ہوئی ہی اُس دیوار کے
متصل ایک مقام ہی کہ جسکا نام دیار دخانیہ ہی مین اُس دیار کا رہنے والا ہون اسکو بھی اُسی
مقام پر لے جاؤنگا مین وہان نوکر ہون میرا بڑا مرتبہ ہی جب تمھارا جی چاہیگا اسکے دیکھنے کو تم اُس
دیوار کے پاس جاکر کہنا کہ ای اقوال جادو مین یہ چاہتا ہون کہ اپنی لڑکی کو دیکھون بس مجکو خبر
ہو جائیگی مین تمھاری لڑکی کو لاکر دکھا دیا کرونگا تم اسطور سے دیکھ لیا کرنا چاہے بخوشی اس
لڑکی کو مجکو دو چاہے بہ ناراضی مین اسکو لے ضرور جاؤنگا جب مین نے دیکھا کہ اب یہ ضرور لے
جائیگا اگر تم اقرار کروگے تو اور نہ اقرار کروگے تو بس اس سے کیا حاصل ہی کہ ناخوش کرو بہتر یہ ہوگا
کہ خوشی سے اجازت دے دو اگر وہ ناخوش ہو کر لے گیا تو ایسا نہو کہ بسبب ناراضی کے وہ
پھر کو سکے کہ مین جاؤن اور پھر اُسوقت نہ دکھائے تو کیا ہو مین دیکھنے سے بھی محروم رہ جاؤن بس

یہ خیال کرکے مین نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ آپکی لڑکی ہی مین آپکا غلام ہون مین کیا عذر کرونگا
بس یہ سنکے وہ ساحر اُس لڑکی کو لیکر اور مجھکو بھی ہمراہ لیکر اس جنگل مین آیا اور مجھکو بتایا کہ
اس مقام پر کھڑے ہوکر آواز دینا مین نے کہا کہ بہت خوب بس یہ کہکر وہ اُس لڑکی کو لیکر یہ جو
دیوار دھوئین کی سامنے بنی ہوئی ہی اسکے پار چلا گیا مین روتا پیٹتا اپنے مکان پر چلا آیا اُس دن سے
جب میرا جی چاہتا تھا مین یہان آتا تھا اور پکار کر کہتا تھا کہ ای اقوال جادو مین اپنی لڑکی کو
دیکھنے آیا وہ ساحر لڑکی کو لیکر آتا تھا اور مجھکو دکھا کر پھر لے جاتا تھا چنانچہ اسکو زمانہ دس
برس کا ہوا اب وہ جوان ہوگئی ہی بہت حسین اور بہت خوبصورت ہوئی اپنے وقت کی
لیلی ہی حور ہی پری ہی اُسکے حسن کے آگے کوئی لیاقت نہین رکھتی ہین آفتاب و سورج دونون
اُسکے روے زیبا کے آگے ماند ہین ایسی اُسنے جوانی نکالی ہی اور ایسا حسن پایا ہی کہ اگر زاہد
شب زندہ دار بھی دیکھے تو ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہوجائے اگر فرشتہ دیکھے تو مثل
ہاروت و ماروت کے اُسکے چاہ ذقن مین عمر بھر غوطے کھائے جب مین نے یہ اُسکی جوانی اور
حسن کی حالت دیکھی اُسوقت اُس ساحر سے کہا کہ اگر آپکے خلاف نہ ہو تو ایک تصویر
اسکی مجھکو مرحمت ہو کہ مین اُسکو دیکھا کرون اور اپنے دل کی تسکین کیا کرون اُس ساحر نے
ایک تصویر اُسکی اُسیوقت کھینچکر میرے حوالے کی وہ تصویر مین نے غنیمت جان کر لے لی
اور اپنے پاس رکھ لی مثل حرز جان کے ہر وقت اُسکو دیکھا کرتا ہون جب وہ مجھکو یاد آتی
ہی تو اُس تصویر کو دیکھکر اپنے دل کو تسکین دیتا ہون اسی طور سے زمانہ گذرا پندرہ دن کا
عرصہ ہوا ہی کہ مین جو آیا اور مین نے جو پکارا تو اقوال جادو تو نہین آیا اور ایک ساحر آیا اُسنے
آکر مجھسے کہا کہ اقوال جادو نے تو انتقال کیا آپکی لڑکی نے آپسے عرض کیا ہی کہ جسکے
سہارے سے مین یہان آئی تھی اُنھون نے تو انتقال کیا اب مین یہ چاہتی ہون کہ آپ
مجھکو یہان سے طلب کرین مین نے کئی مرتبہ اقوال جادو کی زوجہ سے کہا کہ اب آپ مجھکو
میرے باپ کے پاس پہونچا دیجئے اُنھون نے جواب دیا کہ بیٹی وہان جاکر کیا کریگی اگر تو
چلی جائیگی تو میری زندگی نہ ہوگی کیونکہ مین تیرے سہارے سے زندہ ہون مین مجبور
ہون اب آپکے پاس کبھی نہین آسکتی ہون اسی خوف سے عرض ہی اب مجھکو آپ اپنے پاس

جانے سے بھی مانع ہوتین ہین کہ ایسا نہ ہو کہ آپ پار روک لین بس اب مین یہان قید ہون یہ واقعہ سنکے میرے ہوش و حواس جاتے رہے ۔ طائر ہوش اڑ گئے مین یہ جواب سنکے روتا ہوا اپنے مکان پر چلا آیا اُسدن سے مجکو یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طور سے مین یہان سے اندر دربند کے جاؤن اور اپنی لڑکی کو لے آؤن مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی بس اُسدن سے مین نے یہ تدبیر کی کہ ہر روز یہان آتا ہون اور دن بھر یہان رہتا ہون اس خیال سے کہ شاید کوئی تدبیر بن پڑے اور میری لڑکی میرے پاس چلی آئے دوسرے یہ مجکو فکر ہو کہ کسی مرد آدمی کے ساتھ اسکا عقد کر دون اگر یہ چلی آئے مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی اُسدن سے یہ بات ہوئی کہ مین نے آکر پکارا بھی تو کوئی نہین آیا اب وہ آمد و رفت بھی بند ہو گئی اب مجکو اُسکی خبر بھی نہین ہو کہ اُسپر کیا گذری وہ زندہ ہو یا مر گئی یہ آفت میرے اوپر گذری ہو اور اس بلا مین مبتلا ہون جب یہ سب واقعہ قاضی سے سُنا جواب دیا کہ اب مجکو معلوم ہوا کہ تیری لڑکی اس دیوار کے اُس پار دربند و خانہ مین ہو تو اُسکی تلاش مین یہان ہر روز آتا ہو جواب دیا کہ جی ہان ہر روز آتا ہون اور روتا ہون شام کو چلا جاتا ہون جاکر پڑ رہتا ہون پھر صبح ہوئی نہ دکھاتا نہ پیتا ادھر چلا آیا چنانچہ موافق قاعدہ کے آج بھی آیا جب زیادہ دل پریشان ہوتا ہو تصویر نکالکر دیکھ لیتا ہون اب کیا بیان کرون کہ کیونکر اس بلا سے نجات ملے گی اور کیونکر مین اپنی لڑکی کو دیکھونگا دیکھون اُسکی زندگی اور اپنی حیات مین اُسکو دیکھتا بھی ہون اور اُس سے ملتا بھی ہون یا نہین اب تو ظالمون کے پنجہ مین گرفتار ہون قاضی نے جواب دیا کہ اے بھائی ذرا تیری لڑکی کی تصویر مین بھی دیکھون کہ کیسی صورت ہو یہ جو قاضی نے کہا اُسنے کہا کہ مین نے تو اپنی حالت بیان کی اب آپ پہلے اپنی کیفیت بیان فرمایئے پھر تصویر کو ملاحظہ فرمایئے گا راوی بیان کرتا ہو کہ خواجہ نے یہ سب تقریر اور مکاری و عیاری کی فوراً ذہن مین آگئی اور یہ خیال کر لیا کہ یہ شخص ضرور اس دربند مین جانے لگا یہ کہار جو قفس رکھکر چلے گئے ہین اسی نشے سے کہ ساحر آئینگے قفس کو اٹھا کر لے جائینگے اگر کوئی فکر بن پڑے اور کوئی عیاری جن پڑے تو اسکے ہمراہ تو بھی چل اسوجہ سے خواجہ نے قریب آکر یہ تقریر کیا اور یہ تقریر کی جب خواجہ نے یہ کہا کہ آپ اپنی حالت بیان فرمایئے پھر تصویر ملاحظہ فرمایئے قاضی نے جواب دیا کہ اے شخص آگاہ ہو کہ مین قاضی ہون میرا نام قاضی جنگ رنگ ہو اسی صحرا کے حوالی مین میرا مکان ہو مین نکاح

پڑھتا ہون بس وربند کے رہنے والے جو ہین جب تک مین جاکر اندرون وربند انکا عقد نہین پڑھتا ہون اسوقت تک وہ عقد صحیح نہین مانا جاتا ہے نہ درست ہوتا ہے نہ اہل وربند اس عقد کو صحیح جانتے ہین بس جب کسی کا عقد ہونا ہے مین طلب کیا جاتا ہون جس طور سے ہوتا ہے مین جاتا ہون کیونکہ مین انکا موروثی قاضی ہون بس آج کل کوتوال شہر کا عقد ہونے والا ہے اسنے مجھکو طلب کیا ہے مین انکا عقد پڑھنے کو جاتا ہون طریقہ یہ ہے کہ مجھکو ایک دن قبل خبر کر دی جاتی ہے مین کہہ دیتا ہون کہ فلان وقت مین قریب حدود وربند پہونچ جاؤنگا بس جس طور سے تم نے دیکھا کہ کہار قفس رکھ کر چلے گئے اسیطور سے کہار قفس رکھکر چلے جاتے ہین ساحر وہان سے آتے ہین قفس اٹھا کر لے جاتے ہین چنانچہ اسی طور سے آج بھی ساحر آئینگے اور قفس لے جائینگے یہ جو خواجہ نے سنا دل مین کہا کہ واہ کیا خوب اسقدر عقل نے اسوقت رسائی کی اور کیا ذہن لڑا ہے خوب ہم نے سمجھ لیا اور خوب تدبیر بن پڑی اب کوئی ایسی فکر کرو کہ اسکے ساتھ داخل وربند ہو راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ کو قیافہ شناسی مین ایسا دخل ہو گیا تھا کہ صورت دیکھ کر شناخت کر لیتے تھے کہ اسکا یہ قصہ ہے یہ اس سبب یہان آیا ہے اسی طریقہ سے خواجہ نے سمجھ لیا تھا جو تجویز کیا تھا وہی نکلا جب خواجہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ قاضی ہے اور اندرون وربند کے جائے گا بس اسیوقت ایک عیاری ذہن مین آگئی خواجہ نے قاضی جی سے کہا کہ آپ نے جو فرمایا کہ مین تصویر دیکھون لیجیے یہ تصویر حاضر ہے شوق سے ملاحظہ فرمایئے یہ کہکر اسیوقت ایک تصویر بغل سے نکال کر خواجہ نے قاضی کو دی راوی بیان کرتا ہے کہ خواجہ نے یہ چالاکی کی کہ قاضی کو تو باتون مین لگایا اور فوراً یہ ایک خیالی تصویر تیار کر لی تھی وہی تصویر نکال کر قاضی جی کو دکھائی قاضی جی نے وہ تصویر ہاتھ مین لی اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک پرچہ قرطاس پر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین کی تصویر کھنچی ہوئی ہے کہ وہ نازنین نگارا جوڑا پہنے ہوئے کھڑی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا شفق مین آفتاب ہے ایسی حسین و جمیل ہے کہ اگر زاہد بھی دیکھے تو فریفتہ ہو جائے تصویر سے نور پیدا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب تصویر بولی اس صاحب تصویر کو جیسے قاضی نے دیکھا ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہو گئے فوراً چہرے کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹھ خشک ہو گئے آنکھون مین حلقے پڑ گئے باوجود پیرمرد ہونے کے اسپر یہ حالت ہوئی خواجہ یعنی وہ مرد سپاہی قاضی صاحب کی طرف

دیکھ رہے تھے اور چہرہ پر نگاہ تھی یہ جو حالت قاضی جگت ناگ کی خواجہ نے دیکھی دل مین کہا کہ یہ عاشق ہو گیا اب بازی پایا یہ جاتا کہان ہی خوب عمدہ سلسلہ در بند مین جانے کا نکل آیا واہ خواجہ کیا کام اس وقت کیا اُدھر قاضی صاحب تصویر کو دیکھتے جاتے ہین اور آہ سرد بھرتے جاتے ہین نگاہ تصویر سے نہین ہٹتی ہی قاضی کو سکتہ کی نوبت ہی یہ حالت دیکھ کر خواجہ نے کہا کہ قاضی صاحب لایئے اب آپ دیکھ چکے تصویر مرحمت فرمایئے مین جاؤن یہی تصویر میرے دل تا جور کی تسکین ہی اب تو یہ امید جاتی رہی ہی کہ اُس سے ملاقات ہو اور مین اُسکو دیکھون نہ میرا در بند مین جانا ہوگا نہ اُس سے ملاقات نصیب ہوگی مین اس تجویز مین تھا اور ہون کہ اگر وہ میرے ہاتھ آجائے تو مین اُسکا عقد کردون مگر اُسکا ہاتھ آنا غیر ممکن ہی ورنہ اب تک تو مین اسکی شادی وغیرہ سے فراغت کر چکا ہوتا مگر مجبور ہون کیونکہ میرا بس نہین ہی قاضی نے بنگاہ یاس اُس تصویر کی طرف دیکھا اور آہ سرد بھر کر کہا کہ لو یہ تصویر موجود ہی خواجہ نے قاضی کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیا بیان کرون اگر میرے قبضہ مین یہ لڑکی ہوتی تو مین اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کر دیتا کیونکہ آپ کے چہرہ سے پایا جاتا ہی کہ آپ کا دل اسپر آیا ہی یہ آپ کا آہ سرد بھرنا اسی امر کی دلیل ہی مگر کیا کرون قاضی نے یہ سُنکے خواجہ کی طرف دیکھا اور داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ میرے ساتھ ای شخص کیون مجھکو فقرہ دیتا ہی اور کیون مجھکو بناتا ہی یہ تو میری صورت اور یہ میری ضعیفی بھلا کیونکر مین گوارا کرون اور یقین کرون کہ آپ سچ کہتے ہین ہین تو یہ خیال کرتا ہون کہ صرف آپ میرا دل دیکھتے ہین اور آزمائش کرتے ہین مین اسکو یقین کرکے احمق جنون خواجہ نے کہا کہ مین واقعی سچ کہتا ہون آپ اگرچہ ضعیف ہین مگر آجکل کے جوانون سے اچھے ہین جو عورت آپ کے پاس آجائے کبھی وہ کبھی جانے کا قصد نہ کرے آجکل کے جوان ایسے ہین کہ شادی ہوئی یا تو دوسرے دن جہیز لیکر گیا اگر ایسا نہ ہوا تو برس یا دو برس کے بعد مفارقت ہو گئی جدائی ہو گئی دوسرا کر لیا مردون کا تو یہ حال ہی اگلے زمانہ کے جو مرد ہین اُنکی یہ حالت ہی کہ وہ عورت کو خوش کر دیتے ہین اور عورت اُن سے راضی ہو جاتی ہی اُنکے پاس سے جانے کا نام نہین لیتی ہی بس مین یہ چاہتا ہون کہ اگر وہ مل جائے تو ایسے کے ساتھ شادی کردون کہ اُسکے پاس سے مرکر نکلے زندہ نہ نکلے کیونکہ یہ مجھکو منظور نہین ہی کہ ایسے کے ساتھ شادی کرون کہ برس دو برس کے بعد جدائی ہو اور دوسرے کی فکر ہو آجکل کے

لڑکون کا تو یہ رنگ ہے کہ جوا شراب خواری افیون بازی چنڈو بازی چرس پر دم لگاتے جاتے ہین قمار بازی
ہوتی ہے ندک پی جاتی ہے یہ سفلہ پن جورو کے نہ کپڑے کی فکر نہ روٹی کی شادی تو خوشی خوشی کر لی اب
کسی چیز کی فکر نہین ہے جورو الگ پڑی ہوتی ہے آپ الگ پڑے ہوے ہین وہ کہان تک صبر
کرے آخر کو اُسنے دوسرے کی تلاش کی اور شکل بھاگی آجکل کے لڑکون کو ان افعال سے فرصت
ہو تو وہ جورو کی فکر کرین اور اُسکی خبر لین جوان باتون سے بری ہین اُنکی یہ حالت ہے کہ برص جذام ہین
یا سوزاک یا آتشک مین مبتلا ہین یہ جوانون کی حالت ہے اور بڑے تماش بین ہین روٹی کپڑا تو دینا
جانتے نہین ہین بس جب یہ حالت ہے تو اس سے بہتر ہے کہ ان لوگون کے ساتھ شادی نہ کی
جاے جو کہ بڈھے اور اگلے وقت کے ہین وہ ان سب باتون سے بری ہین اور دوسرے خیال
سے بھی اچھے ہین یہ جھریان بہتر ہین اُس حالت سے کہ سُرخ سُرخ گال ہین مین آجکل کے لڑکونکو
برا جانتا ہون اور ضعیفون کو اچھا آپ ضرور یقین فرمائین اگر وہ مجکو مل جاے تو مین اُسکا عقد
آپ کے ہمراہ کر دون کیونکہ آپ آجکل کے جوانون سے بہتر ہین اور انسب ہین یہ ضعیفی جوانی
پر فوق رکھتی ہے یہ دانت جو ٹوٹے ہوے ہین یہ بہت عمدہ ہین اول تو جو اپنی لڑکی کی شادی آجکل
کے لڑکون کے ساتھ کرتے ہین سواے تکلیف اور زحمت کے دوسری بات نہین حاصل ہوتی
ہے یا تو یہ ہوتا ہے کہ اگر کچھ جہیز رکھتے ہین تو لڑکی کو بٹھار رکھتے ہین اپنے پاس سے روٹی کپڑا دیتے ہین
اور جو جہیز نہین رکھتے ہین وہ خاموش ہو رہتے ہین اُنکی زندگی عذاب مین مبتلا ہوتی ہے ہر ایک
سے داماد کا رونا روتے ہین بُرا کہتے ہین مار پیٹ تو آجکل کے لڑکون کا طریقہ ہے اور جو کہ اگلے
زمانہ کے مرد ہین وہ جورو سے محبت کرتے ہین اُسکی خاطر کرتے ہین ہر امر کی فکر رکھتے ہین اور خیال
بس ہین تو آپ ہی کے ساتھ عقد کر دیتا مگر کیا کرون مجبور ہون اُسکی زندگی راحت سے بسر ہوتی
اور چین کرتی مین یقین کرتا ہون کہ آپ اُس سے محبت بھی کرتے اور الفت کیونکہ آپ کی حالت
کہے دیتی ہے کہ آپ تصویر دیکھ کر عاشق ہو گئے ہین مگر آپ بھی مجبور ہین اور مین بھی قاضی صاحب
نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کے کہا کہ یہ میری تقدیر کہان اور یہ مقدر کہان جواب دیا کہ آپکا مقدر
کیسا میرا ہی مقدر خراب ہے کہ آپ ایسا شخص ملے اور مین شادی نہ کر سکون یقین کرنا ہون
کہ کسی شہدے بدمعاش کے ساتھ اُسکا عقد کر دیا جاے گا وہ اُسکو تکلیف دے گا

یوں بھی جانتا ہوں اسوقت تمہاری جان و ننگ بہو جو مجھ سے کہتی ہیں میری بیٹی قبر سے نہ نکلے گی تو قاضی صاحب
نے کہا کہ اگر تم دربند میں پہونچ جاؤ تو کیا اپنی لڑکی کی شادی میرے ساتھ کرو گے جواب دیا کہ اگر میں
کسی تدبیر سے دربند میں پہونچ جاؤں تو اسکو تلاش کرکے ضرور اسکا عقد آپکے ہمراہ کردوں جسطور
سے بن پڑے کیونکہ آپکا بھی ہر حال میں احسانمند ہونگا اسی زمانہ میں اسکے عقد سے فراغت حاصل کر لوں
اور اس امر سے دو امر پیدا ہونگے خوشی کے ہونگے کہ ایک تو اسکی چاہ میں سے بسر ہوگی دوسرے وہ میری
دربند آجانے کی میں اسکو دیکھ ہی لیا کرونگا قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اگر تم میرے ساتھ اپنی
لڑکی کی شادی کردو گے تو میں اسکو وہیں لے جاؤنگا کہ تم بہت خوش ہوگے اور ایسی اسکے ساتھ
محبت کرونگا کہ شاید کوئی ایسی الفت کرتا ہو کسی قسم کی تکلیف نہ دونگا اسکے حکم کے
ساتھ کھانا پینا کرونگا تم دیکھ لینا کیسی اطاعت کرتا ہوں کہ تم بھی خوش ہو جاؤگے اور
جان لوگے کہ کسی نے اقرار کیا تھا اور پورا کیا جواب دیا کہ پھر میں دربند میں پہونچ جاؤں تو
ضرور اس امر کی فکر کروں اور ضرور تلاش کرکے آپکے ساتھ شادی کردوں قاضی نے جواب دیا
کہ تم قسم کھاؤ تو مجھکو یقین آئے شاکر نے قسم کھائی قاضی نے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو جب میں دربند
میں پہونچونگا تم وہاں سے میرے پاس سے جدا ہو جانا اور اپنی لڑکی کی تلاش کرنا اس نے
جواب دیا کہ مجھکو آپکے ہمراہ [illegible] جواب دیا کہ تم اگر میری نفس میں بیٹھ جاؤ جب میرا
نفس اٹھکر جائیگی تم بھی پہونچ جاؤگے جواب دیا کہ بہت بہتر یہاں قاضی صاحب
اپنے دل میں بہت خوش و خرم ہیں کہ ہم بھی ایسے ہیں کہ لوگ اپنی لڑکی کی شادی ہمارے
ساتھ کرنا باعث افتخار سمجھتے ہیں اور کوئی کوئی ہم میں صفت ہے کہ جو ایسی اسکے
ساتھ خاطر مدارات کرینگا [illegible] جب میں نے اسکی تصویر دیکھی تھی میرا دل
ہاتھ سے گیا تھا [illegible] کیا تھا کہ اسکے فراق میں تڑپا کرونگا [illegible] تو
نصیب ہوں [illegible] وہ کہاں اور میں کہاں مگر خداوند عالم نے اپنی قدرت سے
صورت پیدا کردی قاضی تو یہ خیال کرکے خوش ہو رہا ہے [illegible] خوش ہو رہا ہے
[illegible] میں فرط خوشی سے پھولوں نہیں سماتا [illegible] اپنے جامے سے باہر ہوا جاتا ہے نفس کے گوشہ
میں بیٹھے ہوئے دل سے یہ باتیں کررہے ہیں کہ خوب قاضی کو دیا خوب دربند میں جانے کی

تدبیر کی در بند میں پہونچ جاؤں تو پھر اور تدبیر کروں واہ ری تیری عقل اور دانائی بس قاضی اپنے مقام پر خوش ہو رہے ہیں اور خواجہ اپنے مقام پر دل میں خوش ہو رہے ہیں اُدھر اندرون در بند جب اُن ساحرون نے دیکھا کہ جنکو یہ حکم ملا تھا کہ سہ پہر کو جا کر قاضی صاحب کو حد در بند پر سے لے آ دیکھا کہ دو بجے فوراً سحر کیا چارون کے چارون سحر کر کے اوڑے اور ایک چشم زدن میں بیرون در بند آ گئے اُسوقت آکر پہونچے کہ جب چار بج چکے تھے اور خواجہ بھی قفس میں بیٹھ چکے تھے اب یہان آکر جوان چارون نے خیال کیا تو زمانہ بہت کم پایا بالکل شام قریب تھی آپس میں کہا کہ غضب ہو گیا ہم نے حرج کیا جلد چلو ایسا نہ ہو کہ کوتوال صاحب خفا ہوں بس وہ چارون مثل عقاب کے بہت تیز آئے دیکھا کہ قفس درختون کے نیچے رکھی ہوئی ہے قاضی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اُدھر خواجہ نے جو سناٹا سُنا اور سمٹ گئے ساحرون نے نہ دیکھا آؤ تاؤ جلدی سے قفس کو دوش پر اُٹھا لیا اور چل کھڑے ہوئے سحر کر کے فوراً داخل طلسم ہوئے اور قفس لا کر ایک مقام پر اندرون در بند رکھدی وہان کہار موجود تھے اب یہان سے کہارون نے قفس اُٹھائی خواجہ نے چپکے سے قاضی صاحب سے کہا کہ اب میں جاتا ہون براے تلاش اپنی لڑکی کے آپ کی عنایت سے یہانتک تو پہونچ گیا اُسکو تلاش کر کے اُسکا عقد آپ کے ہمراہ کر دون خواہ وہ لوگ راضی ہون خواہ نہ ہون کیونکہ میرا حق زیادہ ہے میں باپ ہون مجکو اختیار ہے قاضی صاحب نے کہا کہ جاؤ بس خواجہ قاضی کی آنکھ بچا کر گلیم اوڑھ کر قفس سے اُترے اس خیال سے کہ اہل در بند نہ دیکھ لیں تو خرابی ہو کہ یہ کون ہے جو قاضی کے ہمراہ آیا ہے اور جستجو کریں خواجہ گلیم اوڑھ کر ایک طرف کو روانہ ہوئے اُدھر کہارون نے قفس کو لا کر مکان پر کوتوال کے پہونچا دیا اُن ساحرون نے کوتوال کو خبر کی کہ ہم جا کر قاضی صاحب کو لے آئے اُنکی قفس دروازے پر رکھی ہوئی ہے یہ سُننا تھا کہ کوتوال خوش ہو گیا مع اپنے مصاحبون کے اُٹھ کر باہر آیا جیسے قاضی صاحب کی خبر ہوئی قاضی بھی قفس سے باہر نکل آئے کوتوال نے آنے کے ساتھ ہی قاضی کے قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ آنکھو سے لگائے چومے اور سب نے بھی قدمبوسی کی بڑی عزت و توقیر سے لا کر مسند پر بٹھایا عطر پان ہار پھول پیش کش کیے قاضی صاحب مثل خر کے پھولے ہوئے بیٹھے ہیں اپنے عقد کی خوشی میں جامہ سے باہر ہیں بات بات پر مسکرا دیتے ہیں کوتوال نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ شام

ہوئے تو سب براتیون کو دکھاتا کھلا کر آپکو ہمراہ لیکر عروس کے مکان پر چلونگا براے عقد ادھر
کوتوال نے مکان عروس پر بھی خبر کر دی تھی کہ سب سامان درست رہے قاضی صاحب آگئے
ہین تاکہ حرصہ نہ ہو کہ باعث زحمت ہو وہان سب سامان درست تھا دولھن کا باپ یہ واقعہ سنکے
خوش ہوگیا جلدی جلدی بندوبست کرنے لگا بہت عمدہ سامان کیا تھا ایک مسند زرنگار نوشاہ
کے لیے آراستہ کی تھی اور ایک قاضی کے لیے یہان سب سامان درست تھا کہ شام ہوئی
کوتوال نے سب کو بہت عمدہ کھانا کھلایا جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوچکی اوگون
نے اسکو دولھا بنایا جیسا پردہ دولھا بن چکا بس سب کے سب براتی لیکر عروس کے مکان
کی طرف روانہ ہوئے قاضی صاحب کی بھی فنس ہمراہ تھی برات تو ادھر جاتی ہے اب خواجہ کا حال
ناظرین ملاحظہ کرین کہ خواجہ جو قاضی کو نقرہ دے کر کہہ بین لڑکی کی تلاش مین جاتا ہون کہکر اوڑ ہوکر
چلے تھے اتفاق سے اُس مقام پر آکر پہونچے کہ یہان احترام جادو کا مکان تھا انھون نے
دیکھا کہ بڑا سامان ہے ایک خیمہ بہت پر تکلف بنا ہے وہ خوب تکلف سے آراستہ ہے
نوبت نقارہ رکھی ہوئی ہے دکھانے کے لیے پاس رہے ہین لوگ کنارے جوڑے پہنے ہوئے پھر رہے ہین کام
کاج کر رہے ہین خوب چہل پہل مچی ہوئی ہے ہر طرف خوشی کا سامان ہے اور بندوبست ہے ایک
بہت بڑا مکان ہے اُسکے دروازے پر بندھنوار سوتیون کا اور پتون کا بندھا ہوا ہے خواجہ نے
یہ سامان دیکھکر خیال کیا کہ یہان شادی ہے اور یہ مکان عروس کا معلوم ہوتا ہے کچھ عجب نہین
ہے کہ وہ قاضی حرامی اسی عقد کے پڑھنے کے لیے یہان آیا ہے دریافت کرو بس آپ نے ایک
گوشہ مین جاکر کلیم اتاری اور ایک شہدے کی صورت بنا آراستہ ہوکر اُس مقام پر آئے جہان
دکھانا پکسار رہا تھا اور چیون سے کہا کہ یہان کیا کام ہے اور یہ کیا سامان ہے اور یہ کس ضرورت
سے دکھانا پکسار رہا ہے اور جیون نے جواب دیا کہ تو بڑا احمق ہے اور یہ بھی ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تجکو
آنکھون سے کم دکھائی دیتا ہے صریحاً شادی کا سامان ہورہا ہے اور پھر دریافت کرتا ہے کہ یہ کیا
سامان ہے جواب دیا کہ یہ تو مین نے دیکھ لیا کہ سامان شادی اور انتظام شادی ہے مگر یہ دریافت
کرتا ہے کہ یہ کسکا مکان ہے اور کس کی شادی ہے اُنھون نے جواب دیا کہ آگاہ ہو کہ احترام جادو
کی دختر کی شادی ہے اب کوئی دم مین برات آئے گی کوتوال شہر کے ساتھ ٹھہری ہے یہ

دل مین کہا کہ وہ مارا اب یہ جاتا کہان ہے اب عیاری خوب طور سے بن جائے گی یہ دل سے کہکر
وہان سے ٹہلتا ہوا وہ شہدا ایک طرف کو چلا گیا یہ کہکر کہ براتکے ساتھ آئینگے کوتوال کی
شادی ہے بہت چہور و پیے لٹے لگا آج دو چار پیسے کا نفع ہوگا یہ کہتے ہوئے میان شہدے ایک
طرف کو چلے گئے جب سب کے روبرو سے الگ چلے گئے دیکھا کہ اب کوئی دیکھتا نہین ہے
گلیم اوڑھ لی اور گلیم اوڑھے ہوئے اندر محل کے آئے دیکھا کہ ہزارون عورتین پھر رہی ہین
پرستان کا لطف ہے سر سے پاؤن تک جواہر مین غوطہ مارے ہوئے ہین کوئی گلنار جوڑا پہنے ہے کوئی
دھانی کوئی اودا کوئی بسنتی ہر رنگ کے جوڑے پہنے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ باغ رنگا رنگ
و گلشن پر بہار کھلا ہوا ہے ہر رنگ کے گل شگفتہ ہین کیا کیا خوبصورت و حسین مہ جبین مہر تمکین
نازنین ہین ہر مقام پر فرش مغرق و تکلف آراستہ ہے مسند ہائے زرین مکلل بجواہر وسط مین
بارہ دری کے آراستہ ہین اسپر بھی بہت سی نازنین بیٹھی ہوئی ہین ہر طرف چہل پہل ہو رہی ہے
کوئی کہتی ہے کہ ابھی تک برات نہین آئی بڑا عرصہ ہوا برات کب آئے گی کیا صبح ہوتے آئے گی
کوئی کہتی ہے کہ دولھن کو بھی آراستہ کیا کیا اسوقت دولھن بنائی جائے گی جب برات آجائیگی
کوئی کہتی ہے کہ بوا تم تو بے خبر ہو دولھن کی بہنین دولھن کو آراستہ کر رہی ہین اسی حجرہ مین ایک
بولی کہ دولھن کا آج آراستہ کرنا کیا بڑا کام ہے ہان چوتھی کی دولھن بنانا مشکل ہے آج لڑکیان
بالیان دولھن بنائینگی کل دیکھا جائے گا خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے اہل محل کی باتین سنتے ہوئے
اُس کمرہ کیطرف آئے کہ جہان دولھن بنائی جاتی تھی یہی دختر احترام جاہ و خواجہ اندر کمرہ کے آئے ایک
گوشہ مین کھڑے ہوکر تماشہ دیکھنے لگے خواجہ تماشہ دیکھ رہے تھے کہ کسی طور سے تخلیہ ہو تو
مین دولھن کو بیہوش کر کے نذر زنبیل کرون اور خود اسکی صورت بنکر کوئی تدبیر کرون کہ یکایک
باجے کی آواز آئی جسقدر محل کی عورتین تھین اور جتنی لڑکیان دولھن کے پاس تھین سب کی
سب باجے کی صدا سنکے یہ خیال کرکے کہ برات آئی ہے برات کے دیکھنے کو گئین دولھن کو اکیلا
چھوڑ دیا اُسی کمرہ مین عروس سر جھکائے ہوئے مسند پر بیٹھی رہی بس خواجہ نے یہ جو دیکھا
فرصت پایا مطلب جانا قریب آکر ایک حباب اُسکی مٹھی پر بیہوشی کا مارا کہ وہ اُسکے منھ
پر پڑا اُسکو چھینک آئی وہ فوراً بیہوش ہو گئی بس خواجہ نے اُسکے سب کپڑے اُتارے اور

ایک چادر مین باندھکر اُسکو نذر زنبیل کرلیا اور خود اُسیوقت اُسکی صورت پر تیار ہوئے سب کپڑے
پہن لیے سر مو فرق نہ تھا عروسی کپڑے پہنکر مسند پر سر جھکا کر بیٹھ رہے خواجہ تو یہان یہ تدبیر کرکے
بیٹھے اب فکر کررہے ہین کہ کیا تدبیر کرون سوچتے سوچتے ایک عیاری ذہن مین آگئی دل خوش
ہوگیا اپنی تعریف آپ ہی اوروں سے کہا کہ وہ مارا اب یہ لوگ جاتے کہان ہین اگر مین نے قاضی و
کوتوال کو نہ لڑوادیا تو اپنا نام بدر رکھا خواجہ عمرو یہ کہکر جلدی سے زنبیل سے قلمدوات نکالا اور
ایک رقعہ اپنی راے سے بنام قاضی تحریر کیا کہ جسکا مضمون یہ تھا کہ اے قاضی صاحب آگاہ
ہوجیے کہ میرے والد بزرگوار آپکے ہمراہ دربند مین آئے ہین اُنھون نے آپ سے اقرار کیا ہی
کہ مین اپنی لڑکی کی شادی آپ سے ہمراہ کرونگا چنانچہ وہ یہان نہ تھی جس ساحر کے قبضہ مین مین
تھی اُسکی زوجہ اور بھائی نے میری شادی کوتوال شہر کے ہمراہ قرار دی چنانچہ سب ناچ وغیرہ ہوگیا
آج لیوم عقد تھا آپکو ہمراہ خواستگاری عقد کوتوال نے طلب کیا تھا اگر مجکو یہ عقد منظور نہ تھا
مجبور تھی کہ دوسرون کے قبضہ مین تھی خداوند تعالے سے دعا مانگ رہی تھی کہ یا تو مجکو موت دے
کہ مین رخصت مکان پر نوشاہ کے نہ جاؤن یا کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ عقد نہ ہونے پائے کہتی کس سے کہ
کوئی میری سننے والا نہ تھا نہ الفت کرنے والا جو میری سننے والا تھا اور مجھ سے محبت کرتا تھا وہ مر
چکا تھا باپ یہان موجود نہ تھا سوا چارہ تھی خداوند نے دعا میری قبول کرلی کہ میرے والد بزرگوار
آپکی عنایت و مہربانی سے یہان آگئے اُنھون نے تلاش کرکے مجکو ڈھونڈھ نکالا میرے پاس
آئے مجھ سے فرمایا کہ مین نے تیرا عقد ٹھہرایا ہی قاضی کے ہمراہ جو کہ عقد پڑھنے کو آئے ہین بہت
حسین ہین الغرض نہایت مہربان اور صاحب مال و دولت آجکل کے جوانون سے بہتر ہین تو اُنسے
بہت خوش ہوگی اور وہ تیری خاطر بہت کرینگے اور از حد محبت کرینگے کوتوال سے کہ جسکے
ہمراہ تیرا عقد ہوتا ہی تو تنگ مرکا نہ پرچین سے رہیگی گو ضعیف تو ہین مگر جوانون سے ہر طرح
اچھے ہین بس تو اس عقد سے انکار کر مین نے اُنکے فرمانے کو قبول کیا وہ تو مجکو سمجھا کر کسی طرف
چلے گئے مین نے یہ رقعہ آپکی خدمت مین اس غرض سے تحریر کیا ہی کہ مین راشدہ و بالغہ
ہو چکی مجکو یہ عقد قبول نہین ہی نہ میرے باپ کی یہ مرضی ہی اور یہ لوگ نہ میرے عزیز ہین نہ میرے
دوست ہین بلکہ مجبور مین ہین مجبور تھی کہ جو کچھ نہ کہتی تھی اب مین صاف طور سے کہتی ہون کہ

یہ عقد مجھکو کسی طور سے قبول نہین ہے آپکا عقد نہ پڑھیگا بلکہ مجھکو آپکے ہمراہ بموجب اقرار والد بزرگوار کے عقد کرنا منظور ہے لہذا اپنے ہمراہ عقد پڑھو لیجیے اور کوتوال سے کہدیجیے کہ وہ چلا جاوے اور اس عقد سے ہاتھ اٹھائے مین کسی طور سے راضی نہین ہون اسکے ساتھ عقد کو نہ یہ عقد مجکو کسی طور سے قبول ہے ہان آپکے ہمراہ راضی ہون اور آپکی زوجہ ہون اُسکی زوجیت مجکو منظور نہین ہے اور بہت کچھ تحریر کیا یہ رقعہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لیا راوی بیان کرتا ہے کہ یہانتک کہ شکستہ جادو براتیان لیکر مکان عروس پر پہونچا برات اُتری براتیون کو بہت ہی عزت و حرمت سے بٹھایا نوشاہ بیچ مسند پر بیٹھا اور اُسکے گرد اُسکے عزیز و اقارب بیٹھے قاضی صاحب بھی آکر بیٹھے خاطر و مدارات مین لوگ مصروف ہوئے محل مین بھی خبر ہو گئی کہ برات آگئی نوشاہ اپنے ہمراہ قاضی جی کو لیتا آیا ہے اب کوئی دم مین قاضی دولہن سے دریافت کرنے کو آتے ہین یہ خبر عروس کو بھی ہو گئی کہ برات آگئی اور قاضی صاحب بھی آئے ہین بس عروس نے ایک کہاری کو جو کہ اُسکے سامنے کھڑی تھی اشارہ سے اپنے پاس بلایا اُسوقت اُس مقام پر یا عروس تھی یا وہ کہاری تھی اور سب عورتین ہمہ مضمون کام مین مشغول تھین اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف تھین کسی کو دولہن کی خبر نہ تھی بس جب وہ کہاری قریب آئی عروس نے کہاری سے کہا کہ مین تجھسے ایک کام لونگی مگر کسی سے کہنا نہین سوا میرے اور تیرے کوئی آگاہ نہ ہو اُسنے جواب دیا کہ نہین کسی سے نہ کہونگی تب اُسنے پچیس اشرفیان اُس کہاری کو دین کہ اسکی تو مٹھائی کھانا میرا یہ کام ہے کہ یہ رقعہ جو کہ مین تجکو دیتی ہون کسی تدبیر سے قاضی کے ہاتھ مین پہونچا دے اور اُن کو دیوے مگر اس حال سے کوئی آگاہ نہ ہو وہ اشرفیان دیکھکر خوش ہو گئی اور بشاش ہو کر وہ اشرفیان اور رقعہ لے لیا اور وہان سے لیکر باہر گھر سے آئی اور بیرون محل پہونچی کترائی ہوئی اُسی مقام پر آئی کہ جہان برات اُتری ہوئی تھی جب وہان پہونچی سب کی آنکھین بچا کر جھپٹ کر قاضی کے قریب پہونچی اور نہایت چالاکی سے وہ رقعہ قاضی کے ہاتھ مین دے کر وہان سے چل کھڑی ہوئی دیکھا کہ ایک کہاری آکر ایک رقعہ دے کر چلی گئی ہے نہ معلوم یہ رقعہ کسکا ہے اور اسکا کیا مضمون ہے بس قاضی صاحب نے سب کی طرف سے آڑ کر کے وہ رقعہ حرف بحرف پڑھا اور مضمون رقعہ سے بخوبی آگاہ ہوئے بس رقعہ پڑھکر داڑھی پر

ہاتھ پھیرا مونچھوں کو تاؤ دیا خوش ہوکر شمشہ جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اے شمشہ جادو آگاہ ہو کہ
عروس تیرے ساتھ عقد پر راضی نہیں ہے وہ یہ کہتی ہے کہ یہ عقد مجکو منظور نہیں ہے میں خود راشدہ و
بالغہ ہوں میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے والد بزرگوار کے بس نہ میری مرضی ہے نہ میرے باپ
کی یہ احترام جادو میرا باپ نہیں ہے بلکہ یہ سب مجبوریں مگر مجبوری یہ تھی کہ نہ یہاں میرا باپ
تھا نہ کوئی دوسرا عزیز تھا جو میں اس امر کے درپے ہوتی آج میرے والد اتفاق سے آگئے ہیں
انھوں نے مجکو آکر بہت کچھ سمجھایا اور نصیحت کی اور مجھسے کہا کہ تو اس عقد کو قبول نہ کر بلکہ
میں نے تیری شادی قاضی صاحب کے ساتھ قرار دی ہے وہ بھی آئے ہوئے ہیں اُنکے
ہمراہ میں تیرا عقد کردونگا بس میں اس سے نہیں راضی ہوں آپ کے ساتھ عقد کرنے کو راضی
ہوں بس آپ یہ عقد نہ پڑھیے گا ہاں پڑھیے گا تو اپنے ہمراہ میں آپ کے ہمراہ شادی کرونگی اگر
اسکے خلاف ہوگا تو میں اپنی جان دیدونگی زندہ شمشہ جادو کے مکان پر نہ جاؤنگی بس اب تم کیا
کہتے ہو بہتر یہ ہے کہ تم واپس جاؤ براءت لے کر عروس سے ہاتھ اٹھاؤ وہ تمھارے ساتھ نہیں
راضی ہے جو قاضی نے کہا شمشہ جادو کے ہوش جاتے رہے ایک سناٹا ہوا غیظ تھا کہ کانپ و مانع
کو توڑ کر پار گذر گیا آتش غیظ و غضب کا نون سینہ میں مشتعل ہوئی سہرہ الٹ کر کہا کہ قاضی صاحب
آپ نے یہ کیا کہا میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا پھر دوبارہ ارشاد ہو تاکہ میں سمجھوں قاضی نے پھر وہی جملہ
بیان کیا اب کی مرتبہ کوتوال نے کہا کہ آپ دیوانہ ہوگئے ہیں اور آپ بالکل غلط فرماتے ہیں یہ
مجھکو بھی درست نہیں ہے یہ خیال ہے وہ میری معشوقہ ہے میں ایک مدت سے اُسپر فریفتہ ہوں
اور وہ میرے اوپر عاشق ہے چھ ماہ ہوئے ہیں کہ منگنی ہوئی تھی اب رخصت ہے کوتوال
سے قاضی نے کہا کہ تو بکتا کیا ہے وہ انکار کرتی ہے کوتوال نے جواب دیا کہ یہ امر بالکل غلط ہے
وہ کبھی نہ انکار کرے گی اُسکا باپ موجود ہے جسکے سبب سے یہ شادی ہوتی ہے اُسنے اپنی
خوشی سے میرے ساتھ قبول کی ہے جب سب امر طے ہوگئے تب میں براءت لیکر آیا اور
آپکو عقد پڑھنے کے لیے طلب کیا آپ جو آئے تو نیا جملہ بیان کرتے ہیں میں کیونکہ
اسکے مخالف ہوں قاضی نے جواب دیا کہ تو بھی جھوٹا ہے اور احترام بھی احترام اُسکا اصلی باپ
نہیں ہے بلکہ جبر اسکو اسنے اپنے مکان میں رکھا اسکا اصلی باپ بیرون دربار رہتا تھا کوتوال جادو

جبکہ یہ لڑکی کم سن تھی پرورش کرنے کی غرض سے لے آیا تھا اُسنے پرورش کیا اب تھوڑا زمانہ ہوا
ہو کہ اقوال مر گیا یہ احترام اُسکا بھائی تھا اقوال کی زوجہ نے اُس لڑکی کو اپنے سے جدا نہین
کیا لاکھو لاکھ اُسکے باپ نے خواہش کی مگر ایک نہ سُنی آج جو تم نے مجھکو بلایا میری فنس بیرون
در بندر رکھی ہوئی تھی کہ وہ ٹہلتا ہوا میرے پاس آیا مین نے جو اُس سے دریافت کیا اُسنے سب
حال بیان کیا قاضی نے ساری تقریر خواجہ کی بیان کی اور کہا کہ اگر آپ مجھکو دربند مین سے
چلین یا مین پہونچ جاؤن تو اپنی دختر کو تلاش کر کے آپ کے ہمراہ عقد کر دون کیونکہ مین نے
آپکو پسند کیا اپنی لڑکی کی تصویر دکھائی آپ نے بھی پسند کیا وہ تصویر میرے پاس موجود ہے
بس جو کہ اصلی ولی ہے از روے ہم لوگون کی شرع اور از روے قانون کے اصلی مالک باپ ہے
بس جبکہ وہ اصلی مالک اور ولی ہے تو غیرون کا کیا اختیار ہے باپ میرے ہمراہ عقد کرنے پر راضی ہے
بس اُسکی موجودگی مین دوسرون کا اختیار نہین ہے بس یہی بہتر ہے کہ تم اس امر سے دست بردار
ہو اور یہ خیال کر لو کہ کسی طور سے یہ عقد نہین ہو سکتا ہے وہ مجھکو اپنی لڑکی کو دے چکا ہے تصویر
اُسکی میرے پاس موجود ہے بس تم یہان سے چلے جاؤ اب تمھارے ساتھ اُسکا عقد نہ ہوگا
بلکہ میرے ساتھ عقد ہوگا کیونکہ وہ بھی راضی ہے اور اُسکا باپ اُسکا باپ تصویر میرے حوالے
کر چکا ہے اگر یقین نہ ہو تو یہ تصویر موجود ہے وہ میرے ہمراہ یہان آیا تھا جب مین یہان آکر پہونچا
تو مجھسے یہ کہکر چلا گیا تھا کہ مین جاکر لڑکی کو تلاش کرتا ہون خلاصہ یہ کہ اُسنے تلاش کیا تو
یہی اُسکی لڑکی تھی جسکے ہمراہ کوتوال کا عقد ہونے کو تھا اُسنے اپنی دختر سے سب حال بیان
کیا اُسنے مجھکو بذریعہ تحریر کے آگاہ کیا دیکھو یہ رقعہ بھی موجود ہے اور یہ تصویر بھی جب یہان
اسقدر تقریر کو طول ہوا تو احترام جادو بھی آپہونچا اُسنے بھی ساری تقریر سُنی جواب دیا کہ
قاضی صاحب یہ سب غلط ہے جو آپ فرماتے ہین نہ کوئی میرا بھائی تھا اقوال جادو نہ اُسکی
کوئی زوجہ تھی یہ میری خاص لڑکی ہے مین نے اپنی خوشی سے یہ نسبت قبول کی ہے آپ یہ فرماتے
ہین کہ یہ احترام کی دختر نہین ہے مین کیونکر مان لون اور یہ جو تصویر دکھاتے ہین اسمین اور
اُسکی صورت مین بالکل فرق ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو مین اُسکی تصویر منگا کر مقابلہ کرون
اگر دونون تصویرون مین فرق نہ ہو تو آپکا کہنا درست ہے اور اگر فرق ہو تو آپکا فرمانا

درست نہیں ہے بالکل غلط ہے آپ جھوٹے ہیں اور ہم سچے ہیں اگر فرق نہیں ہے تو آپ سچے ہیں اور
ہم جھوٹے ہیں یہ جو احترام نے کہا قاضی نے جواب دیا کہ خواہ دونوں تصویریں مطابق ہوں
خواہ نہ ہوں یہ عقد کبھی نہ ہوگا کوتوال کے ساتھ بلکہ میرے ساتھ ہوگا یہ جو قاضی نے کہا احترام
نے جواب دیا کہ تو دیوانہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے قاضی نے جواب دیا کہ تو دیوانہ
ہے اور کوتوال دیوانہ ہے تم دونوں کے دماغ خراب ہو گئے ہیں اسمیں بڑا فساد ہوگا اگر یہ تمھاری ضد
ہے کہ تصویروں سے مقابلہ کیا جائے ضرور ہی ہوگا یہ حسرت بھی نکال لونگا تو تصویر یہ کہنا تھا
کہ فوراً احترام نے اپنی لڑکی کی تصویر منگائی اب جو مطابق کیا تو دونوں تصویریں ایک تھیں
سر مو فرق نہ تھا اتفاق سے یہ امر ہوا کہ خواجہ نے جو خیالی تصویر اپنی راے سے بنائی تھی اگرچہ وہ
خیالی تصویر تھی مگر اتفاق سے احترام جادو کی دختر کی تصویر سے مطابق پڑی نہ خواجہ نے اسکو
دیکھا تھا نہ دیکھا لا کھا درست خیالی تصویر تھی اتفاق سے یہ امر ہوا جب دونوں تصویریں
ایک ہو گئیں اسوقت قاضی صاحب نے کہا کہ اب تو میں سچا ہوں اور تم جھوٹے ہو احترام
نے کوتوال کیطرف دیکھا اُسنے جواب دیا کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک صورت دو ایک شکل
کے اکثر دنیا میں لوگ پیدا ہوتے ہیں کوئی مقام تردد نہیں ہے جو دونوں تصویریں مطابق ہو گئی
ہیں جس عورت کی تصویر قاضی کے پاس ہے کیا عجب ہے کہ یہی صورت ہو جو کہ آپکی دختر کی ہے آپ
پریشان نہ ہوں میں نہ مانونگا چاہے قاضی صاحب عقد پڑھیں چاہے نہ پڑھیں اور کوئی عقد
پڑھوسکیگا یہ قاضی صاحب جو ہیں یہ سٹھیا گئے ہیں تو دماغ خراب ہو گیا ہے اسوقت کی باتوں کا اعتبار
کیا ہے قاضی نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہیں ہے خون ہو جائیگا میں یہ عقد نہ ہونے دونگا یہ تو میں
میری معشوقہ ہے اور وہ میرے ساتھ عقد پر راضی ہے اور تیرے ساتھ نہیں راضی ہے اسکی تحریر موجود
ہے اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لو یہ کہکر وہ تحریر سامنے رکھدی جادو نے وہ کوتوال نے اور احترام نے دیکھا
اسکے مضمون سے آگاہ ہوئے اپنا اور حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے اور یہ کیسی تحریر ہے کوتوال نے
جواب دیا کہ اے قاضی صاحب یہ بھی جعلی ہے میں نہ مانونگا یہ کہکر قاضی سے کہا کہ اگر آپکو
عقد پڑھنا ہو تو پڑھیے ورنہ ہوا کھائیے چلتے پھرتے نظر آئیے قاضی نے جواب دیا کہ تم خود
جاؤ اور ہوا کھاؤ اور چلتے پھرتے نظر آؤ بس اب زیادہ تقریر نہ کرو اسکو درست کرو کوتوال

نے کہا کہ کیا خوب آپ پرائی معشوقہ کو چھینے لیتے ہیں یہ بھی کوئی اندھیر ہے قاضی نے جواب دیا کہ تیری
معشوقہ کب ہے میری معشوقہ ہے تو اپنے حواس درست کر اب دونوں میں تکرار ہونے لگی اور نوبت
یہاں تک پہونچی کہ قوال نے ہاتھ بڑھا کر قاضی کی داڑھی پکڑی اور کہا کہ او قاضی اس داڑھی
سفید پر تو پرائی معشوقہ کو چھینے لیتا ہے اسکی سزا لے قاضی نے ہاتھ بڑھا کر شملہ جادو کے پیچ
لیا اب دونوں باہم مثل بلبل کے گتھ گئے ہشت مشت ہونے لگی گو قاضی ضعیف تھا مگر قوی
تھا کہ قوال کو دبا لیا گھونسے مارنے لگا جب اہل محفل نے یہ رنگ دیکھا دو چار آدمی بیچ میں آ کے
دونوں کو چھڑا لیا دونوں الگ ہو گئے پھر قوال کو غصہ آ گیا پھر دوڑ کر قاضی سے لپٹ گیا اب کی
مرتبہ قاضی نیچے اور قوال اوپر اب قوال نے خوب قاضی کی گت بنائی مارا لاتوں اور گھونسوں
کے قاضی کا خوب بھرکس نکالا تمام جلسہ درہم و برہم ہو گیا ہر ایک تماشہ دیکھ رہا ہے جو کہ ظریف تھے
وہ باہم یہ کہتے تھے آورو نی ہمارا جھگڑا ہے کوئی بولا میں نپٹا دیتا ہوں میرا ہی جھگڑا دیگا گو
بڈھا ہے مگر چالاک ور ہے کوئی بولا ہم چھڑا دیتے ہیں کو قوال ہی مارے گا یہ جوان ہے جوان جوان
ہی ہے پیر پیر ہی ہے دیکھو تو اس بڈھے میں قاضی کو بڑا دکھ ہوا ہے پرائی معشوقہ کو چھینے لیتا ہے یہ
اسکو کیا ہو گیا دوسرے نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب وہ کہتا ہے میری معشوقہ ہے بلکہ اسکے پاس
سند موجود ہے کہ وہ عورت خود اس سے رضامند ہے کو قوال کے ساتھ نہیں راضی ہے اور وہ انکار
کرتی ہے کہ احترام میرا باپ نہیں ہے بھلا مانی ہوئی شئی کسیکو بھی بُری معلوم ہوتی ہے خصوصاً عورت
خوبصورت وہ شئے ہے کہ خواہ جوان ہو خواہ پیر اسکی ہر ایک کو خواہش ہے اور وہ عورت جو کہ خود سے
قبول کرے جوان لڑکی ہو اور خوبصورت بھی بھلا پھر کون ایسی نعمت کو ترک کرے اپنے حواس کی
دوا کرو قاضی پر کیا منحصر ہے اگر تم کو اس طور سے ملے تو انکار کرو گے بھائی ہم تو انکار نہ کریں چاہے
ہماری جان جائے اسنے جواب دیا کہ ہم کو ایک زمانہ ہوا سنتے ہو گئے کہ احترام کے ایک دختر ہے
ہم کیونکر یقین کریں کہ یہ امر غلط ہے کوئی نہ کوئی اسمیں بھید ہے وہ بولا کہ کچھ نہ بھید ہے نہ چھید ہے بلکہ میں
یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ لڑکی آوارہ ہے اسنے خیال کیا کہ قاضی اگلے زمانہ کا ہے آلہ مردمی اسکا عمدہ
ہو گا اور خوب کام دیگا گو ضعیف ہے ہوا آجکل کے جوان ایسی قوت نہیں رکھتے ہیں جیسے
کہ اسکے ہاتھ کے نگار رکھتے ہیں اہل جلسہ میں تو یہ تقریر ہو رہی ہے ہر ایک اپنی اپنی کہہ رہا ہے

جو جسکے ذہن مین آتا ہی کہتا ہی یہان قاضی سے اور کوتوال سے گدم گدا ہو رہا ہی نیچے اوپر کا حساب ہی
کبھی یہ اوپر کبھی وہ اوپر احترام جادو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی لوگ کہتے ہین کہ آپ بھی کچھ بولین جواب
دیتا ہی کہ ان دونون کو لڑنے دو میری ایک لڑکی ہی ہین دونون کے ساتھ کیونکر عقد کرونگا جو زبردست
ہوگا وہ زیر کرے گا اُسکے ساتھ شادی کر دونگا یا ہم سمجھ لینگے مجھکو کیا مطلب ہی جو مین پرائے بیچ مین
بولون اور یون کہ احمق بنون یہ کوتوال ہی اگر اسکی طرف سے بولتا ہون تو سب یہ کہینگے کہ اپنے
مذہب کے جو قاضی تھے اُنکا پاس نہ کیا کوتوال کیطرفدار ہوگئے اس خیال سے کہ یہ کوتوال
شہر ہی ایسا نہ ہو کہ کسی قسم کی بدعت کرے اگر قاضی کی شراکت کرتا ہون تو سب یہ الزام دینگے
کہ قاضی کی شراکت اس غرض سے کی کہ یہ قاضی ہی اور کوتوال کی شراکت نہ کی جو کہ مجھکو سچ کا
داماد بھی بنانا بس مین کیون بولون جو مورد الزام ہون خود ہی لڑ بھڑ کر فیصلہ ہو جائے گا احترام
یہ جواب دے کر خاموش ہو رہا اور رکا ہوا دیکھ رہا ہی جب فساد کو طول ہوا تو جسقدر لوگ اُس
مقام پر بیٹھے تھے اُنمین سے نصف تو ایک طرف ہوگئے اور نصف ایک طرف ہوئے جب اہل جلسہ
نے دیکھا کہ کوتوال قاضی کو مارے ڈالتا ہی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ واہ کیا خوب اپنے گھر بلا کر
یہ بدسلوکی کہ اُنکو بے عزت کرتے ہین یہ کون طریقہ ہی اسکا بھی پاس نہین ہی کہ یہ ہمارے
مذہب کے قاضی ہین ہم اِن کے احکام پر عمل کرتے ہین بس اب ہم سے یہ نہین دیکھا جاتا
ہی کہ ہم جا کر شحنہ جادو کو مارتے ہین اور قاضی کو اُسکے پنجۂ بدعت سے بچاتے ہین جو کہ کوتوال
کے ساتھ آئے تھے وہ بگڑ کر بولے کہ تم لوگون کو کیا مطلب ہی وہ دونون باہم سمجھ
لین گے نہ قاضی کی طرف سے بولو نہ کوتوال کی طرف سے اور کوتوال کا حق بطرف ہی کہ
اُسکی معشوقہ کو قاضی زبردستی اپنی زوجہ بنانا چاہتا ہی یہ بھی کوئی انصاف ہی کہ زبردستی پرائی جورو
کو چھین لے اگر وہ کچھ کہے تو لڑنے پر آمادہ ہو جائے قاضی کے طرفدارون نے جواب دیا
کہ چاہیے وہ قبول کرے چاہے نہ کرے زبردستی زوجہ بنا لیا یہ تو وہ مثل ہی کہ مان نہ مان
مین تیرا مہمان وہ قبول نہین کرتی ہی تم زبردستی اُسکے ساتھ عقد کرتے ہو قاضی کے ساتھ
راضی ہی اُسنے لکھ بھیجا ہی پھر کیونکر قاضی صاحب اُسکی طرفداری نہ کرین ہم تو قاضی کی طرف
ہین کوتوال کے طرفدار بولے کہ تمھاری بھی یہ لیاقت ہی کہ تم کوتوال سے لڑوگے ہم اُسکی

طرف ہیں اور پہلے ہم سے مجھکو چھو کوتوال سے لڑاتا ہیں یہان اہل جلسہ میں گا یہ ہونے لگی اور سب
لڑنے لگے یہ حالت ہی کہ چارون طرف شکست نشستند ہو رہی ہی داؤن پیچ کی چارون طرف سے
صدا آرہی ہی دو دو چار چار باہم لپٹے ہوئے پڑے ہیں گھونسا لاتون کا چل رہا ہی راوی بیان کرتا
ہی کہ یہان یہ حال ہی وہان محل میں غل ہوا کہ قاضی کو بلا دو اور دولہا کو تا کہ عقد وغیرہ سے فرصت
ہو دولہن رخصت کی جائے کیا صبح کو رخصت کی جائے گی یہ جو اہل محل میں چرچا ہوا عروس کی
مان و دیگر عزیزون نے ایک مہری سے کہا کہ جاکر عروس کے باپ کو بلا لاؤ کہنا کہ آپ کو اندر بلاتی
ہین وہ کہاری جو وہان آئی اسنے تعجب سے رنگ دیکھا کہ نوشاہ سے اور قاضی سے گرم گرم ہو رہی ہی
اور اسی طور سے اہل جلسہ میں بھی فساد ہو رہا ہی احتشام جادو مع اپنے عزیزون اور ملازمون کے
کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی وہ کہاری یہ سانحہ و واقعہ دیکھ کر ششدر ہو کر رہ گئی اپنے حواس درست کرکے
احتشام کے پاس آئی اور کہا کہ آپ کو اندر بلایا ہی احتشام نے جواب دیا کہ میں کیا چلون یہان تو
یہ فساد ہو رہا ہی اسکا کچھ انجام ہولے تو چلون جاؤ کہدو کہ آتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ کہاری یہ
سُنکے وہان سے چلی آئی اور سارا واقعہ بیان کیا یہان ہر طرف یہ چرچا ہونے لگا کہ قاضی سے اور
نوشاہ سے کسی امر پر فساد ہو گیا بڑی لڑائی ہو رہی ہی وہان خواجہ عروس بنے ہوئے بیٹھے تھے
انھون نے بھی سُنکر دل میں کہا کہ وہ مارا خوب تخم فساد کو بویا اور خوب دونون کو لڑوا دیا ہی یہ
خیال کرکے یہ تدبیر کی تھی اور یہ عیاری اور خوب تمھاری عیاری ہو گئی خلاصہ یہ کہ ہر طرف
محل میں بھی چرچا ہی اور وہان اسی طور سے فساد ہو رہا ہی یہان تک کہ صبح ہو گئی جب احتشام نے
دیکھا کہ یہ فساد کسی طور سے برطرف نہین ہوتا ہی قاضی و تشنہ جادو کے قریب آکر کہا کہ اب تو آپ
دونون صاحب باہم لڑ چکے اور خوب دل کے حوصلے نکال چکے میرے نزدیک یہ فیصلہ یون نہو گا
آپ دونون صاحب بادشاہ کی خدمت میں چلیں اپنا اپنا قصہ بیان کرین جو وہ حکم دین اسپر عمل
کرین تاکہ یہ فساد برطرف ہو اگر وہ کوتوال کو ارشاد کرین کہ تو اپنی شادی اسکے ساتھ کر تو کوتوال
کرین اگر قاضی صاحب کو حکم دین تو قاضی صاحب کرین کیونکہ مجھکو خود اس لڑکی کا نکالدینا
منظور ہی مین ایسی علامہ اور فاحشہ کو اپنے گھر میں نہین رکھ سکتا ہون کہ جس نے بالکل عزت و
آبرو کا پاس نہ کیا نا کتخدا ہو کر میری موجودگی میں اسنے انکار کیا اور قاضی صاحب کو یہ لکھ بھیجا کہ

میں کوتوال کے ساتھ نہیں راضی ہوں اگر یہ رہے گی تو بڑی بدنامی اور رسوائی ہوگی ضرور یہ نکل جائے
گی اور چھین چھین کے کرے گی جو کہ میری بدنامی کا سبب ہوگا کوتوال نے جواب دیا کہ مجھکو منظور ہے
قاضی نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب میں بادشاہ کے پاس کیوں جاؤں وہ کوئی میرا حاکم ہے یا میں
اسکی رعایا ہوں اگر وہ میری مرضی کے خلاف فیصلہ کرے تو میں کیونکر اسکو مان لوں ہے تو اسکی رعایا کو
زیبا ہے احترام نے جواب دیا کہ آپ چلیں تو اگر وہ آپ کے خلاف فیصلہ کریں تو آپ نہ مانئے گا
اسوقت پھر آپ کو اختیار ہے کہ رد کیجیے یا بادشاہ سے لڑ بیٹھیے گا شحنہ جادو سے کوتوال نے کہا کہ
ہم یہاں ان سے بند ہوں تو وہاں بند ہونگا آخر کو یہ ہزار دقت و خرابی قاضی بھی راضی ہوئے
جو لوگ قاضی کے طرفدار تھے وہ قاضی کے کہنے سے اور جو کوتوال کے طرفدار تھے کوتوال کے
کہنے سے جدا ہوئے فساد موقوف ہوا اگرچہ ایسی حالت خراب ہے کوتوال و قاضی منہ اپنا بنائے ہوئے
کے طرف دربار کے چلے طرفین کی یہ حالت تھی کہ کپڑے پھٹے ہوئے بال نچے ہوئے منہ پر
طمانچوں کے نشان جا بجا سے تھا لہو لگا ہاتھ پاؤں سوجے ہوئے قاضی جی کے قبا کے
ٹکڑے ٹکڑے شملہ سر پر ندارد نہ پیراہن جا بجا سے جا کپڑا چھوٹے قاضی جی جھانکتے ہوئے کچھ حالت
شحنہ جادو کی تھی کہ پوشاک شحنگی پرزے پرزے بال سر کے نچے ہوئے خون سر سے بہتا ہوا
عجب شان و شوکت سے چلے کیا خوب برات تھی اور کیا خوب براتی تھے قاضی نکاح پڑھنے
کو آئے خوب نکاح پڑھا اور خوب نقل و فرض پائے یہ سب تو اودھر چلے یہاں بوقت سحر
دخشان لال قبا بیدار ہو کر بیرون محل آیا سب سردار حاضر دربار ہوئے تھے جو کوتوال کی برات
میں اسکی طلب کے موافق گئے تھے وہ آئے تھے جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت
دخشان لال قبا نے اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہا کہ کل شحنہ جادو کی برات تھی بتاؤ تم میں سے
کون کون شریک برات ہوا تھا برات رخصت ہو کر مکان پر آ گئی کیا کیا جہیز بلا احترام جادو
نے کیا اپنی لڑکی کو دیا ان سرداروں نے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی نہیں گیا تھا کسی کو نہیں
بلایا جو جاتے جو لوگ گئے ہیں وہ ابھی تک نہیں حاضر ہوئے ہیں بادشاہ نے جواب دیا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ ابھی برات رخصت نہیں ہوئی اگر برات رخصت ہو جاتی تو ضرور وہ سردار واپس
آ گئے ہوتے اور اسوقت دربار میں ضرور آتے سرداروں نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا یہاں تو یہ تذکرہ ہو رہا تھا

وہان دردولت پراُسی شان و شوکت سے بحالت خراب بحال تباہ کوتوال مع اپنے ہمراہیون کے اور
قاضی کے آکر پہونچے جو دیکھتا ہی بازار والا حیران ہوتا ہی کہ یہ کیا سانحہ ہوا ابھی شام کو کوتوال صاحب
برات لیکر کس دھوم سے مع قاضی صاحب کے مکان عروس پر گئے تھے اسوقت یہ کیا ہوا
جو اس حال سے آتے ہین دیکھا کہ احتشام جادو بھی مع اپنے ملازمون کے انکے عقب مین ہی مارے
خوف کے کوئی دریافت نہین کرتا ہی مگر ساتھ ہوجاتا ہی ایک مجمع کثیر ہوگیا اہل شہر واہل بازار وغیرہ کا
عقب مین ان سب کے بس اسی حالت سے سب کے سب دردولت پر آکر پہونچے درگہ سالار
دردولت پر بیٹھا ہوا تھا اُسنے دور سے دیکھا کہ میان کوتوال و قاضی صاحب عجب شان و شوکت
سے چلے آتے ہین کہ واہ واہ کپڑے پھٹے ہوئے سر سے خون بہتا ہوا عقب مین اہل شہر کا مجمع
جسطور سے دیوانون کے ساتھ ہوتا ہی اس ہیبت سے سب کے سب چلے آتے ہین یہانتک کہ جب
وہ سب آکر پہونچے کوتوال و قاضی نے آگے بڑھکر درگہ سالار سے کہا کہ بادشاہ سے عرض کردو
کہ کوتوال و قاضی دردولت پر حاضر ہین کچھ عرض کرنا ہی ضروری درگہ سالار اُنکی حالت دیکھ کر
حیران ہوا تھا مگر کچھ کہا نہین خاموش اُٹھا ہوا اندر دربار کے آیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجالاکر سامنے
بادشاہ کے جاکر عرض کیا کہ حضور عالم کی عمر دراز ہو اسوقت ایک عجب واقعہ مین نے دیکھا
ہی کہ مجھکو حیرت ہی مین دردولت پر اپنے عہدہ کے موافق بیٹھا ہوا تھا کہ مین نے دیکھا کوتوال و
قاضی صاحب چلے آتے ہین اور اہل شہر کا اُنکے عقب مین مجمع ہی جب وہ قریب آگئے تو
عجب حالت اُنکی پائی کہ جسکو دیکھ کر مین حیران ہوگیا یہ کہکر سب حالت اور صورت بیان کی
بادشاہ و اہل دربار بھی سُنکے حیران ہوئے اُسنے عرض کیا کہ وہ میرے قریب آئے مجھ سے کہا
کہ بادشاہ سے جاکر عرض کرو کہ کوتوال اور قاضی دردولت پر حاضر ہین انکو کچھ ضروری عرض کرنا ہی
بس مین یہ سُنکے حاضر خدمت ہوا اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے اہل دربار کی طرف
دیکھ کر کہا کہ کچھ تمہاری سمجھ مین آیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور یہ دونون اس حالت سے کیون آئے ہین اہل
دربار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کچھ عروس کے باپ سے اور نوشاہ سے فساد ہوگیا ہی قاضی
نوشاہ کے ہمراہ گئے تھے وہ بھی شریک نوشاہ ہوئے ہونگے اُنکی بھی بُری گت کی گئی بادشاہ
نے درگہ سالار سے پوچھا کہ احتشام جادو بھی ہمراہ ہی یا نہین اُسنے کہا کہ وہ بھی ہمراہ ہی بادشاہ

سے کہا کہ اسکی کیا حالت ہے جواب دیا کہ اسکی حالت خراب نہیں ہے وہ بھی ہمراہ ہے بادشاہ نے جواب دیا
کہ اچھا کوتوال کو اور قاضی کو اور احترام جادوکو اور چند انکے ہمراہیوں کو اندر لے آؤ تاکہ مین اُنکے
حالات مسلون کہ انپر کیا واقعہ گذرا اور یہ لوگ کس آفت مین مبتلا ہین بس یہ حکم سُنکے درگہ سالار باہر
دربار کے آیا اور حکم شاہ سے آگاہ کیا یہان بادشاہ نے پھر اہل دربار سے کہا کہ کچھ سمجھ مین نہین
آتا ہے کہ یہ کیا سانحہ ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ احترام سے کچھ فساد ہوا تو یہ امر بعید ممکن ہے کیونکہ احترام
کی خود خواہش تھی اگر اُس سے فساد ہوتا تو اُسکی بھی تو کچھ حالت خراب ہوتی وہ تو اچھی طور سے ہے
درگہ سالار کہتا ہے ہان قاضی و کوتوال کی حالت خراب بیان کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوتوال سے اور قاضی
سے فساد ہوا ہے اہل دربار نے جواب دیا کہ قاضی سے اور کوتوال سے کس امر پر فساد ہوا اسکے اُسکے
کیا وجہ ہے فساد کی بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ آتے ہین معلوم ہوا جاتا ہے مین تو یہی کہونگا کہ
کوتوال سے اور قاضی سے فساد ضرور ہوا ہے یہ باتین ہو رہی تھین کہ کوتوال و قاضی اور انکے ہمراہی
اور احترام جادو بھی اندر آیا بادشاہ و اہل دربار نے کوتوال و قاضی و اُنکے ہمراہیون کو عجب حالت
سے دیکھا اور احترام جادو کو حالت اصلی پر پایا سب حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہوا ادھر کوتوال
اور قاضی نے بادشاہ کے سامنے آکر ہاتھ جوڑ کر یون فریاد کرنا شروع کی کہ اے بادشاہ اس کوتوال
نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا کہ میری جورو اور معشوقہ کو زبردستی مجھسے چھینے لیتا ہے اور زبردستی اُسکے
ساتھ عقد کرتا ہے وہ اُسکے ساتھ راضی نہین ہے میرے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہے مین نے جو منع
کیا مجھسے لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور مجکو خوب مارا میرے کپڑے پھاڑ ڈالے داڑھی نوچ لی خوب مارا
قاضی نے یہ کہا کوتوال پکارا کہ اے بادشاہ میری فریاد کو پہونچ اور میری داد دے اور انصاف کر
اس قاضی کے ہاتھ سے میری جان بچا مین نے اسکو عقد پڑھنے کے لیے طلب کیا تھا یہ حرامزادہ
یہان عقد پڑھنے کو آیا میری معشوقہ پر عاشق ہو گیا اب کہتا ہے کہ تو عقد نہ کر مین عقد کرونگا یہ سن
دیکھیے اور یہ حالت یہ قاضی بنا ہے کہ پرائی جورو کو اپنی جورو بناتا ہے ایسے قاضی کی ایسی کی تیسی مین
تو ایک مدت سے اُسپر فریفتہ ہون اور مرتا ہون خدا خدا کر کے یہ دن نصیب ہوا تھا اُس مین
اس قاضی حرامی نے یہ فساد برپا کیا مین ایسا جانتا تو کبھی اسکو نہ طلب کرتا بس جلدی فریاد رسی
فرمایئے کوتوال نے جب یہ کہا بادشاہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا کہ کوتوال نے کیا کہا اور قاضی نے کیا کہا

حیران ہوا کہ کیا جواب دون یہ امر تو سمجھ مین نہین آتا ہی کہ کیا فریاد ہی قاضی الگ کہتا ہی کہ کوتوال میری
جورو کو زبردستی لیے لیتا ہی کوتوال یہ کہتا ہی کہ قاضی میری جورو کو زبردستی اپنی جورو بنائے لیتا ہی نہ
معلوم یہ کیا قصہ ہی اور کیا فساد ہی بس سوچ کر بادشاہ نے کوتوال سے کہا اور قاضی سے کہ ہماری
سمجھ مین نہین آتا ہی کہ تم لوگ کیا کہتے ہو ایک ایک اپنا اپنا واقعہ بیان کرے تو مین سمجھ کر انصاف
کرون اور تم دونون کے امر مین تصفیہ کرون پہلے قاضی صاحب آپ بیان کرین اُسکے بعد کوتوال
بیان کرین مین دونون کا واقعہ سُنکے آپس مین تصفیہ کر دونگا مین جھوٹون کا قائل نہین مجھے یقین
نہین آتا ہی یہ جو بادشاہ نے کہا کوتوال خاموش ہو رہا اور قاضی نے بیان کیا کہ ای بادشاہ مین
حسب الطلب کوتوال کے عقد پڑھنے کے لیے اپنے مکان سے چلا تھا حسب قاعدہ اُسی
مقام پر کہارون نے پنس لاکر رکھدی تھی کہ ایک دیہاتی شخص میرے پاس آیا اور اُسنے مجھکو ایک
تصویر دکھائی اور کہا کہ یہ تصویر میری دختر کی ہی اور اس دربند مین ایک ساحر اُسے لے گیا تھا جبتک
وہ ساحر زندہ رہا اُسوقت تک تو مین اکثر اوقات اُسکو دیکھ لیتا تھا جب سے وہ مرا ہی اُسدن
سے مین نے نہین دیکھا ہی مین یہ چاہتا ہون کہ اگر دربند مین پہونچ جاؤن تو اُس لڑکی کو تلاش کر کے
اُسکا عقد کسی کے ساتھ کر دون کیونکہ وہ جوان ہو گئی ہی قاضی نے سارا قصہ اول سے آخر تک اور
ساری تقریر اپنی اور اُس مرد دیہاتی کی اور اُسکا اقرار کرنا کہ مین آپ کے ساتھ عقد کر دونگا اور اُسکو
اپنے ہمراہ دربند مین لانا اور اپنا کوتوال کے مکان پر آنا اور کوتوال کا مکان عروس پر جانا کہاری کا
اور رقعہ دینا اپنا کوتوال سے کہنا کوتوال کا بحث کرنا تصویر کا باہم مقابل کیا جانا اور مطابق
ہونا اور اپنا رقعہ دکھانا تو بحث فساد و مار پیٹ ہونا بیان کیا کوئی امر فروگذاشت نہین کیا سب
واقعہ بادشاہ نے سُنا اور قاضی سے کہا کہ وہ رقعہ تمھارے پاس ہی اور تصویر اور اُسکا باپ
کہان ہی قاضی نے جواب دیا کہ تصویر بھی میرے پاس ہی اور رقعہ بھی مگر مین اُس مرد دیہاتی
سے نہین آگاہ ہون کہ کہان ہی کیونکہ جب سے وہ میرے پاس سے گیا ہی اُسوقت سے
مین نے اُسکی صورت نہین دیکھی ہی بادشاہ نے سوال کیا کہ احترام جاہ وہ اس امر کا اقرار
کرتا ہی کہ یہ دختر میری نہین ہی قاضی نے جواب دیا کہ احترام ہی تو کوتوال کا شریک ہی وہ اس
امر کا اقرار نہین کرتا ہی بلکہ یہ کہتا ہی کہ تم جھوٹے ہو اور یہ تحریر بالکل غلط ہی یہ میرا واقعہ ہی بادشاہ نے

کہا کہ وہ تصویر اور رقعہ ہم کو دو تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ اُس رقعہ مین کیا تحریر ہے اور وہ تصویر کیسی ہے کہ
جسکو دیکھکر تم اِس بڑھاپے مین عاشق ہوئے ہو اور اُسنے تمھارے ساتھ عقد کردیا ہے اور اقرار کرلیا
ہے کہ تمھارے ساتھ عقد کردونگا اور تم بھی راضی ہو یہ تو وہ مثل ہوئی کہ گھر گھوڑا نخاس مول نہ
تو وہ اُسکے قبضہ مین تھی نہ تمھارے اُسنے کہا کہ مین تمھارے ساتھ عقد کردونگا تم نے قبول
کرلیا قاضی نے وہ تصویر اور رقعہ نکالکر بادشاہ کے ہاتھ مین دیا پہلے بادشاہ نے تصویر دیکھی
بس دیکھتے ہی بادشاہ خود عاشق ہوگیا اور اُسکے دل پر ایک خدنگ عشق لگا کہ دوسار ہوگیا
اور جگر کے پار گذر گیا بادشاہ خود اُس تصویر پر فریفتہ ہوگیا مگر اُسنے دل کو سنبھالا اور ضبط کیا وہ
رقعہ وزیر کو بادشاہ نے دیا کہ پڑھو اس رقعہ مین کیا تحریر ہے بس وزیر نے وہ رقعہ باواز بلند پڑھا
سب نے سُنا وہی مضمون تھا جو کہ قاضی نے بیان کیا تھا جبکہ رقعہ وغیرہ پڑھا جاچکا اور
بادشاہ نے تصویر بھی دیکھ لی اُسوقت بادشاہ نے قاضی سے کہا کہ مین نے آپکا تمام قصہ
سُنا اور تصویر بھی دیکھی اور رقعہ بھی پڑھوا کر سُنا اب مین کوتوال کا بھی حال سُن لون پھر تصفیہ
کرون یہ سُنکے قاضی نے کہا بہت خوب اب بادشاہ کوتوال کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ تم اپنا
قصہ بیان کرو بس کوتوال نے اول سے آخر تک کل قصہ شادی وغیرہ کے ہونے کا اور قاضی
کے طلب کرنے کا اور باہم فساد کے ہونے کا بیان کیا بادشاہ نے کل تقریر سُنکر کوتوال کی
بس کہا کہ اب میری سمجھ مین آیا اور معلوم ہوا کہ یہ قصہ ہے اب مین اسمین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ تم
یہ کہتے ہو کہ قاضی میرے اوپر ظلم کرتا ہے میری جورو کو زبردستی لیے لیتا ہے اور قاضی یہ کہتا ہے کہ کوتوال
میری جورو کو لیے لیتا ہے اُسکے باپ نے میرے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا ہے اور وہ لڑکی بھی
میرے ساتھ راضی ہے کوتوال کے ساتھ راضی نہین ہے اُسکی تحریر بھی موجود ہے بس ایسی
حالت مین مین کیا فیصلہ کرون یہ کہکر کہا کہ میان احتشام ذرا ادھر آؤ اور تم بھی تو کچھ بیان کرو
کہ یہ کیا واقعہ ہے آیا وہ لڑکی تمھاری دراصل ہے یا جیسا کہ قاضی کہتا ہے احتشام نے آگے بڑھکر
اور ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ قاضی ضرور جھوٹا ہے اور لغو ہے یہ میری ہی دختر ہے اور مین اسکا باپ
ہون بادشاہ نے جوابدیا کہ یہ یون نہ فیصلہ ہوگا جبتک وہ خود صاحب معاملہ نہ آئے گا اور اُسکے
منہ سے یہ واقعہ نہ سُنا جائے گا کیونکہ وہ تحریر کرتی ہے کہ مین راشدہ و بالغہ ہون مجکو اپنے فعل کا

اختیار ہو بس جبکہ وہ راشدہ و بالغہ ہو تو اُسکی مرضی ضرور دریافت کرنا ہو وہ جسکے ساتھ راضی ہو اُس کے
حوالے کی جائے اُسکے ساتھ عقد کر دیا جائے بادشاہ نے اس غرض سے اُسکو طلب کرنے کا حکم دیا
کہ تصویر دیکھکر تو عاشق ہو چکا تھا اُسنے خیال کیا کہ اصلی صورت بھی تو دیکھ لون کہ کیسی ہو آیا مصور
نے یہ تدبیر کی ہو کہ اسطور کی تصویر بنائی ہو یا صاحب تصویر ہی ایسی حسین ہو سوا اس تدبیر
کے دوسری تدبیر نہین ہو کہ خود صاحب معاملہ کو بُلا کر دریافت کرے کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہو بس
جب بادشاہ نے یہ کہا اُسوقت بادشاہ سے قاضی نے اور کوتوال نے اور احترام نے کہا کہ یہ
آپ نے بہت عمدہ راے نکالی ہو بس یہی بہتر ہو کہ اُسی کو طلب کرکے دریافت فرمایئے کہ وہ
کس کے ساتھ راضی ہو بس بادشاہ نے اُسوقت حکم دیا کہ جاؤ احترام کے مکان پر اور اُسکی دختر
کو لے آؤ تاکہ اُس سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس سے راضی ہو بس چوبدار یہ حکم پاکر فوراً طرف
مکان احترام کے روانہ ہوا یہان کوتوال اپنے دل مین یہ دعا کر رہا تھا کہ یا خداوند عروس آکر میرے
ساتھ عقد کرنے پر راضی ہو اور کہدے کہ یہ تحریر غلط ہو اور قاضی جھوٹا ہو قاضی دل مین خیال کر رہا
تھا کہ خداوند عجائب ایسا کرین کہ وہ نازنین کوتوال سے انکار کرے اور میرے ساتھ عقد
کرنے کا اقرار کرے تاکہ مین سچا ہون کوتوال جھوٹا ہو احترام یہ کہہ رہا تھا دل مین کہ وہ آکر
اس امر کا اقرار کرے کہ مین احترام کی دختر ہون بس ہر ایک اپنے مقام پر اپنی خواہش کے
مطابق دعا کر رہا تھا وخان لال قبا کے دل مین یہ ہو کہ اگر یہ نازنین حسین ہو بس مین تصویر
دیکھکر تو فریفتہ ہو چکا ہون مین اُسکو دیکھ لون تو اپنا محل کرونگا ان دونون کو نکلوا دونگا اگر یہ
راضی نہ ہونگے اس امر پر یہان یہ تدبیرین ہین وہان خواجہ عروس بنے ہوئے بیٹھے ہین اور
فکر کر رہے ہین کہ اب کیا تدبیر کرون کہ اتنے عرصہ مین چرچا ہوا کہ سب ملکر بادشاہ کے پاس فریادی
گئے ہین دیکھیے وہ کیا فیصلہ کرتا ہو کرتا ہو خواجہ نے جو سُنا دل مین کہا کہ ای کریم کارساز و
رحیم بے نیاز یہ ہو کہ بادشاہ مجھکو طلب کرے وہان پہونچکر کچھ پتہ نشان حمزہ کا معلوم ہو
جب سے مین یہان آیا ہون اُسکی خبر نہین معلوم ہوئی جسکی تلاش مین آیا تھا اُسی کا حال نہ
دریافت ہوا اگر مین دربار مین پہونچ جاؤن تو کوئی نہ کوئی رنگ جماؤن جو کہ میرے مطلب
کا ہو اگر موقع ہو جائے تو وخان لال قبا کو قتل کرون یہ سوچ رہے تھے اور دعا مانگ

رہے تھے کہ چوبدار آکر پہونچا اُسنے تحصیلدار سے کہا کہ بادشاہ نے عروس کو طلب کیا ہے تاکہ اُسکے منھ سے
اس امر کو سُن لیں کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہے پھر فیصلہ کریں جلد عروس کو میرے ہمراہ کر دو تحصیلدار
نے جاکر عروس کی ماں سے کہا اُس نے سر پیٹا اور کہا کہ یہ کیا غضب ہے ارے بن بیاہی لڑکی سے دریافت
کرینگے بھلا وہ کیا جواب دے گی وہ دو چار عورتیں بول اُٹھیں کہ یہ بن بیاہی لڑکی کا کیا کام تھا کہ
اُسنے فساد برپا کر دیا کہ قاضی کو لکھ بھیجا کہ میں آپ کے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہوں کوتوال کے
ساتھ نہیں راضی ہوں جس طور سے یہ لکھ بھیجا اُسی طور سے زبان سے بھی کہدے گی اُسنے کہا کہ اسی تو
بڑا اندھیر ہے کہ ناکتخدا ایسی باتیں کرتی ہیں دیکھیے اس امر کا انجام کیا ہوتا ہے گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا مگر
حکم حاکم مرگ مفاجات مجبور و ناچار ہو کر عروس کے پاس آئی اور ایک دو ہتھڑ مار کر کہا کہ او کمبخت بریدہ
ننگ خاندان یہ کونسی حرکت تھی کہ تو نے کوتوال اور قاضی دونوں کو رقعہ تحریر کر کے فساد کرا دیا ایسی
بات تو نہ تیری دادی نانی نے کی نہ کسی نے تیرے تمام خاندان بھر کی بہو بیٹیوں میں ماں باپ نے جسکے ساتھ
چاہا شادی کر دی تو بڑی علامہ نکلی یہاں تیرا یار بیٹھا وہ شان لا لائی تھا چولہ بادشاہ تجھکو طلب کرتا ہے
کہیں عروس سے دریافت کریں کہ وہ کس کے ساتھ راضی ہے جسکے ساتھ راضی ہو اُسکے ساتھ
کیا جائے یہ جو سُنا عروس کھڑی ہو گئی وہ راضی نال نہ کیا ماں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خراب ہو گئی
اُسکو بالکل غیرت و حیا نہیں ہے میرا یہ کہنا تھا کہ کھڑی ہو گئی اور خوش ہو کے اچھے نے دل میں خداوند کریم کا
شکر بجا ادا کیا اور کہا کہ تو نے میری دعا قبول کی میں تیری ہی کرنی کے صدقہ وہان چوبدار نے محافہ
جو کہ بموجب حکم بادشاہ لایا تھا لگا دیا دروازہ پر اور کہا کہ جلد سوار ہو ایسا نہ ہو کہ عتاب شاہی
نازل ہو بس عروس کو عورتوں نے اُسی حالت سے کہ عروس بیٹھی ہوئی تھی لا کر محافہ میں سوار
کیا دو ایک اور عورتیں عروس کے ساتھ بیٹھ گئیں کہاروں نے محافہ اُٹھایا چوبدار ہمراہ ہوا
چوبدار سواری لیکر چلا یہان سب کو انتظار ہے کہ عروس آتی ہوگی ہر ایک کی نگاہ دروازہ
کی طرف ہے کہ چوبدار مع محافہ کے پہونچا محافہ در دولت پر رکھوا کے اندر آیا اور بادشاہ سے
عرض کیا کہ حضور دختر احترام جاہ و حاضر ہے کیا حکم ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہ کہاں ہے عرض کیا
کہ در دولت پر محافہ رکھا ہوا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ محافہ اندر لے آؤ بس چوبدار وہ محافہ
کہاروں سے اُٹھوا کر اندر لے کر آیا سامنے بادشاہ کے رکھ دیا گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ دو طین

سے کہو کہ تحائف کے باہر آئے ہم انھیں سے کچھ سوال کریں گے اختر اعظم نے بڑھ کر کہا کہ تحائف سے باہر آ اور
جو جو جہان پناہ دریافت کریں اسکا صاف طور سے جواب دے یہ سنتا تھا اور اختر اعظم کا کہنا تھا
کہ عروس تقلی چہک کر تحائف کے باہر آئی مگر اسطرح سے کہ سب نے اسکی صورت دیکھی کوتوال اور
قاضی اور بادشاہ و کل اہل دربار کی اسی طرف آنکھ لگی ہوئی تھی ان تینوں شخصوں یعنی کوتوال و
بادشاہ و تیمور کی یہ حالت ہوئی اسکے دیکھنے کے ساتھ ہی کہ ہر ایک کی زبان سے آفت الکل کہی گو
کل اہل دربار کے دل پریشان ہو گئے اسکی صورت زیبا دیکھ کر ایک برق تھی کہ کوند گئی جس تحائف
سے تحائف کے باہر آئی ہر ایک کے حواس جاتے رہے یہ نقاب کھلے ہوئے تھے بادشاہ نے
جو اسکی صورت زیبا و شکل رعنا دیکھی اول تو تصویر دیکھ کر فریفتہ ہو چکا تھا اب جو اسکو بے
نقاب دیکھا اور عروس بنے ہوئے ایک جہان جو ہزار جہان سے دلدادہ اور فریفتہ ہو گیا دل سینہ
میں مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا اور بیقرار ہو گیا یہی دل کا تقاضا تھا کہ اسکو سینہ سے لگا لے
اور لب و عارض کے پے در پے بوسے لے اور اسکو ہم آغوش کر کے لذت وصل سے شاد ہو یہ غم و
الم سے آزاد ہو اُدھر عروس نے سب اہل دربار کو اپنی صورت دکھا کر ترچھی نگاہوں سے سب کو
بسمل کر کے خصوصاً بادشاہ کو اور بند تقاضا درست کر کے اپنے روئے انور کو حجاب نقاب
میں پوشیدہ کر لیا یہ معلوم ہوا کہ آفتاب عالمتاب پر لکہ ابر آ گیا اُسنے آفتاب کو پوشیدہ کر لیا یہ
دوسری ادا تھی کہ پہلے صورت دکھائی سب کو بسمل بنایا پھر رخ کو نقاب میں پوشیدہ کیا تاکہ سبکے
سب بیقرار ہوں آپس میں باہم اشارہ بازیاں ہونے لگیں ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر یہ نازنین
ہم کو مل جاتی تو کیا مزہ ہوتا وہ بولا کہ کیا بیان کروں جب سے دیکھا ہے دل بیقرار ہے تیسرا بولا کہ
میں تو ضرور درخواست کرتا مگر یہاں تو فساد مچا ہوا ہے چوتھے نے جواب دیا کہ ہم کیا درخواست
کرتے کہنے کے کہتے رہ جاتے ہیں کہ گذرتا مگر میں نے انداز سے دریافت کر لیا ہے کہ بادشاہ کی
خو و طبیعت آئی ہے جب سے انھوں نے تصویر دیکھی ہے اُسی وقت سے انکی حالت دگرگون ہے
اسی سبب سے تو انھوں نے اسے طلب کیا کہ میں دیکھوں تو کیسی ہے اگر لائق محل میں داخل
کرنے کے ہوا اپنا محل بناؤں ایسی حالت میں اسکا خیال بھی کرنا لغو ہے دیکھنا کہ کوئی دم میں ظاہر
ہوا جاتا ہے کہ کوتوال کی بھی گردن میں ہاتھ دیا جاتا ہے اور قاضی کی دونوں دربار کے باہر نکالے

چاہتے ہین کیونکہ اسپر نظر عنایت بادشاہ کی ہے یہ جو اُسنے کہا اب سب دم بخود ہوکر رہ گئے اب کسی مین
یہ جرأت نہ باقی رہی کہ اُسکی طرف نگاہ بھی اُٹھاکے دیکھے سب نے اپنا اپنا سر جھکالیا یا ٹکٹکی باندھے
ہوئے دیکھ رہے تھے یہ تو اہل دربار کی حالت ہوئی اُدھر جب بادشاہ کی اُسکی چار نگاہ ہوئی تھی
بادشاہ کا یہ عالم ہوا کہ جیسے نگاہ ملی ویسے یہ عالم ہوا کہ ایک خدنگ دلدوز تھا کہ سینہ کو توڑکر جگر کے
پار گذر گیا وہ اُسکا بوٹا سا قد وہ بڑی بڑی آنکھین وہ کشادہ پیشانی نورانی وہ گل سے رخسار وہ بینی
خوشنما وہ مژہ ہاے نشانہ عاشق خدنگ کی طرح لیس وہ ابروے خمدار وہ گیسوے مشکفام زلف
طرحدار وہ نرم نرم لب مثل گل برگ سرخ کے وہ موتی ایسے دانت صراحی دار گلا سینہ کشادہ
اُس پر جوبن کا اُبھار بہت ہی خوشنما تھا اور دل کو پائمال کرتا تھا عجب نازنین مہجبین تھی اگر اُسکا
سراپا بیان کیا جائے تو طول ہو اس سبب سے اسی مقام پر تمام کرتا ہون وہ اُسکی عروسی پوشاک
لاکھو لاکھو بناؤن دیتی تھی اور سب کو بے چھری کے ذبح کرتی تھی وہ نازنین ہر ایک کو ترچھی نگاہون
سے دیکھ رہی تھی مگر زیادہ تر بادشاہ کی طرف نظر تھی اُسنے بھی شناخت کرلیا تھا بادشاہ کے انداز
سے کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہوگیا ہے دل مین کہا کہ مار لیا تیرے سحر نے اور افسون عیاری نے اثر کیا
اب کیا ہے تیری عیاری پورے طور سے بنی سرمو فرق نہ ہوا اب اسکا مار لینا کتنی بڑی بات ہے ایک
اُنچھ مین تو اسکا کام تمام ہوگا واہ کیا کہنا کیسی چالاکی سے کام کیا ہے بس ایسی ایسی باتین دل سے
کرکے اُس نازنین نے پھر بادشاہ کی طرف دیکھا مگر یہ نگاہ محبت اور یہ نظر حسرت جس سے بادشاہ
کو بھی ثابت ہوگیا کہ یہ میرے اوپر فریفتہ ہے اور اسکا دل میرے اوپر آیا ہے اسکی نگاہ حسرت یہ کہتی
ہے کہ افسوس مین دوسرون کے قبضہ مین جاتی ہون مگر آپ پر بدرجہا سے فریفتہ ہون جب یہ بادشاہ
کو معلوم ہوا تب اسنے دل سے کہا کہ تو بھی اسپر عاشق ہوا ہے اور اسکے بھی طریقہ سے معلوم
ہوتا ہے اسکا بھی دل تیرے اوپر آیا ہے بس کوتوال اور قاضی سے کہدے کہ تم دونون جاؤ اسکا عقد
کسی کے ساتھ نہ ہوگا ہم خود اسکا عقد اپنے ہمراہ کرینگے یہ فیصلہ ہم نے کیا تاکہ یہ فساد برطرف ہو
اور تم دونون نہ لڑو اگر مین تم مین سے ایک کے ساتھ کرتا ہون تو دوسرا ناراض ہوگا مجھکو برا کہے گا مین یہ
نہین چاہتا ہون کہ میرے عدل مین فرق آئے پھر دل سے کہا کہ پہلے اس نازنین سے تو دریافت
کرلے کہ یہ بھی اُن لوگون سے انکار کرتی ہے یا نہین اگر میرے اوپر عاشق ہوئی ہے تو ذرا انکار کریگی

اسکا بھی حال ظاہر ہو جائیگا اسوقت تو ان دونون کو یہی کہکر پھیر دینا اور اپنے ہمراہ عقد کر لینا اگر
کسی کے ساتھ انھین سے راضی ہوئی اسکی کوئی تدبیر کرنا اور اپنے تصرف مین لانا یہ سوچ کر کہا کہ اے
نازنین سچ سچ بتا کہ تیرا عقد کوتوال کے ساتھ کر دیا جائے جیسا کہ تیرے باپ نے تجویز کیا ہے اور
تیرا باپ اسے لیکر آیا ہے تجکو منظور ہے اسنے جواب دیا کہ میرے باپ نے تو کوتوال کے ساتھ نہین تجویز
کیا ہے بلکہ قاضی کے ساتھ تجویز کیا ہے وہ میرے پاس کل آئے تھے اور مجھسے کہکر چلے گئے ہین کہ
تو کوتوال کے ساتھ نہ راضی ہونا بلکہ قاضی کے ساتھ راضی ہونا وہ یہان نہ تھے جو اس امر سے انکار
کرتے وہ بیرون دربند تھے قاضی کے ہمراہ آئے تھے بلکہ انھون نے میری تصویر قاضی کو دی تھی
اور اس امر کا اقرار کیا تھا کہ اگر آپ مجکو دربند کے اندر لے چلین تو مین تلاش کر کے آپ کا عقد اپنی
لڑکی کے ساتھ کر دونگا انھون نے ایسا ہی کیا کہ جب وہ یہان آئے تو میرے پاس آئے اور مجکو
سمجھا بجھا کر اور کہہ سنکر چلے گئے تھے کیونکہ مجکو خود ہی کوتوال کے ساتھ شادی منظور نہ تھی
دوسرے انھون نے بھی سمجھایا مین خاموش ہو رہی اور مین نے یہ تدبیر کی کہ ایک رقعہ قاضی
صاحب کو تحریر کیا جو کہ انکے پاس موجود ہے مین نے یہ رقعہ قاضی صاحب کو اس غرض سے
نہین تحریر کیا تھا کہ مین ان کے ہمراہ عقد کرونگی بلکہ اسکا اور منشا تھا مین بھلا ایسے بڈھے
کے ساتھ عقد پر راضی ہوتی جو کہ میرے دادا کے برابر ہے اول تو باپ کے کہنے پر عمل کیا کہ عدول
حکمی نہ ہو دوسرے یہ امر جو کہ اسوقت واقع ہوا ہے موقوف ہو جائے پھر دیکھا جائیگا حضرت مین
قاضی پر عاشق ہون نہ کوتوال پر مین ان دونون کے ساتھ عقد کرنے پر راضی نہ انھین سے ایک
کے ساتھ مین تو اور ہی شخص پر عاشق ہون اور مدت سے فریفتہ ہون یہ فساد مین نے اسی غرض
سے ڈالا تھا کہ قاضی کو رقعہ تحریر کر کے ورغلاتا تھا کہ فساد ہو اور عقد موقوف ہو جائے اور جس پر
مین عاشق ہون اسکو خبر ہو جائے ایسا ہی ہوا اگر آپ ارشاد کرین تو مین بیان کر دون کہ کس پر
عاشق ہون بادشاہ نے جواب دیا کہ ضرور بیان کرو اسنے کہا کہ مین ایک مدت سے حضور پر عاشق
ہون اور آتش فراق مین جلا کرتی تھی اس امر کو مین نے اس غرض سے نہین ظاہر کیا کہ بھلا مین
کہان جہان پناہ پھر کسی طرح منشا کہہ سکتا یا عالم پناہ اب اس امر کا منہ سے نکالنا زیبا ہے وہ کہینگے لونڈی
تجھ ایسی ناکارہ کے ساتھ عقد کرنے لگے انکی لونڈیان تو تجھسے اچھی ہونگی انکے تلوون

کی تو برابر بھی نہیں کر سکتی ہو کیونکر نادان بنتی ہو مگر کیا کروں یہ دل نہیں مانتا تھا اور نہ مانا آخر کو ظاہر کرنا
پڑا پس جب یہ شادی ہونے لگی مجکو یاس ہو گئی اتفاق سے یہ ذریعہ نکل آیا کہ باپ نے آکر یہ
بات کہی دل نے فوراً قبول کر لیا اور تجویز کیا کہ تو قاضی کو رقعہ لکھ کر بھیجدے جب قاضی رقعہ کو
دیکھیگا کوتوال سے کہیگا کہ وہ تیرے ساتھ راضی نہیں ہے وہ کہیگا کہ تو جھوٹا ہے باہم فساد ہوگا
یہ مقدمہ حضور تک آئیگا آپ ضرور مجکو بلا کر دریافت کرینگے میں دونوں کے ساتھ سے انکار
کرونگی اور اپنے دل کی حالت بیان کرونگی چاہے قبول ہو چاہے نہ ہو میں بھی حوصلہ نکال لوں
پھر تو آخر مرنا ہے اول مرنا ہے یہ منشا تھا اور یہ مطلب تھا میری عقل کے موافق ہوا اب حضور کو اختیار
ہے چاہے مجکو کنیزی میں قبول کریں چاہے نہ کریں میں نے اپنا درد دل روبرو خداوند کے عرض کر دیا
دوسرے میں راشدہ و بالغہ ہوں نہ باپ کو میرے اوپر اختیار ہے نہ ماں کو جسکے ساتھ میں چاہوں
عقد کروں اب تو میرے دل میں آپ کی لونڈی بننے کی آرزو ہے میں نے اتفاق سے آپکو ایکدن
کوٹھے پر سے دیکھا تھا میں کوٹھے پر بیٹھی ہوئی سیر کر رہی تھی حضور کی سواری جاتی تھی میں نے
جو حضور کو دیکھا اسیدن سے دل قابو سے نکل گیا اور اشتیاق بڑھتا جاتا رہا بہت صبر کیا مگر آج صبر
نہ ہو سکا میرا یہ واقعہ ہے جو میں نے عرض کیا خلاصہ یہ کہ نہ میں کوتوال کی راضی ہوں نہ قاضی کی اب
آپکو اختیار ہے یہ جو بادشاہ نے سنا اسکی زبان سے ایسی شیرین زبان تھی کہ ہر ایک کا یہی جی
چاہتا تھا کہ اسکی تقریر سنتے جاؤ اور یہ بات کرنا موقوف نہ کرے بات جو کرتی تھی یہ معلوم ہوتا
تھا کہ پھول جھڑ رہے ہیں جب بادشاہ نے اسکی ساری تقریر سنی اور اسکا منشا معلوم ہوا دل
میں بہت خوش ہوا چہرہ فرط خوشی سے گلنار ہو گیا پیراہن تنگ ہو گیا وہ غرتا شخص مثل غنچہ بیدم
کے پھول گیا آپ کو بھول گیا مسکرا کر جواب دیا کہ تو راشدہ و بالغہ ہے اور میری کنیزی کو
اختیار کرتی ہے اور خود خواہش کرتی ہے میرے ساتھ عقد کرنے کی نہ قاضی کے ساتھ راضی ہے نہ
کوتوال کے ساتھ تو میں نے بھی تیری خوشی خاطر کے لیے بخوشی دل تجکو قبول کیا اپنا محل
بنا دونگا اور تیری بہت کچھ خاطر کرونگا اور حلال وہ بادشاہ سے باہم اشارے کرکے کہا کہ کچھ تم نے سنا
بھی جو کہ واقعہ گذرا یہ عورت تجکو بہر جانی ہے اب جواب سنکے بادشاہ کو دیکھا اور خیال کیا کہ
یہ مالک ملک ہے اور اسکے قبضہ میں بڑی دولت ہے یہاں بہت آرام ملیگا قاضی سے بھی انکار کیا

اور کوتوال سے بھی اور ایک فقرہ بنا کے بادشاہ کو اپنا کر لیا تھا اور نہ ایسی خوبصورت سے اپنی پناہ میں رکھیں
یہ تو ایسی ہے کہ باہم فساد کرا کے خون خرابا کرا دے کشت و خون ہو جائے تو دیدا و دید ایسی کی صورت بھی نہ دیکھے
اسکے سایہ سے بچنا چاہیے پہلے کوتوال و قاضی بہت فساد کرا چکا یہاں آ کر یہ فقرہ بنایا اور ہری بھری ہو رہی تھی وا
ادھر قاضی و کوتوال سے یہ تقریر آفت خیز بلا انگیز سنکے حواس سے پران ہوئے مثل بلا نکروشی کے
جیسے وہ صیاد کو دیکھ کر اڑ جاتا ہے اور پھر ایک نے اپنے دل میں کہا کہ یہ کیا ہوا یہاں تو کچھ اور ہی
سامان ہو گیا وہ تو تم دونوں سے چھوٹ گئی بادشاہ کی جورو بننے پر آمادہ ہو گئی قاضی نے تو یہ قصد کر لیا
کہ جو کچھ ہو میں تو یہاں سے بدون اسکو ہمراہ لیے ہوئے نہ جاؤں گا چاہے جان جائے چاہے رہے
یہی کوتوال نے قصد کر لیا پس بادشاہ اسکو جواب دے کے چپکے اب قاضی و کوتوال سے کہا کہ تم دونوں
نے اسکی تقریر سنی وہ تم میں سے کسی کے ساتھ نہیں راضی ہے جبکہ صاحب معاملہ نہیں رضامند ہے تو
میں مجبور ہوں پس تم دونوں اپنے اپنے مقام کو جاؤ اور صبر کرو اے کوتوال جو کچھ روپیہ اس شادی
میں صرف ہوا وہ ہمارا تھا کیونکہ ہم نے تجھکو صرف کرنے کو دیا تھا اگر نقصان ہوا تو ہمارا ہوا تیرا نہیں
ہوا بلکہ تو اور پانچ ہزار لے لے اور قاضی سے کہا کہ تم بھی پانچ ہزار روپیہ لو اور چلتے پھرتے نظر آؤ
جنگل کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ اب باہم فساد نہ کرو وہ قصہ ہی مٹ گیا قاضی نے یہ سنکے ترش
ہو کے جواب دیا کہ او بادشاہ یہ کیسی عدالت ہے اور کیا انصاف اسی کا نام ہے کہ تو پرائی جورو کو لے
لیتا ہے اور جبر کرتا ہے بادشاہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ او قاضی اسکا سلسلہ تو تو نے پہلے ڈالا
کہ تو کوتوال کی جورو کو اپنی جورو بنائے لیتا تھا جبکہ میں نے یہ دیکھا کہ جو صاحب ظلم ہے وہ دوسرے
کی جورو کو اپنی جورو بنائے لیتا ہے تو مجھکو کیا ہوا میں نے بھی ایسا کیا دوسرے شروع تیری جورو بھی
نہ کوتوال کی ابھی تو باہم فساد ہو رہا تھا کچھ تصفیہ تک نہیں ہوا تھا اگر تم میں سے کسی کے
عقد میں آ چکی ہوتی اسوقت جورو کہنے کا اختیار تھا اب کب یہ جورو ہو سکتی ہے جسکے یہ راضی
بھی نہیں ہے تو پھر کیا کیا جائے اگر تیرے ساتھ راضی ہوتی اسوقت میں زبردستی اسکو اپنے
ساتھ عقد کرنے پر راضی کرتا تو خلاف عدالت تھا یا کوتوال کے ساتھ راضی ہوتی اور میں
یہ چھین لیتا تو بے انصافی تھا ابھی تک تو خلاف عدالت و انصاف کے کوئی امر نہیں ہوا
پس بہتر یہی ہے کہ چلے جاؤ ورنہ خرابی ہوگی قاضی نے کہا کہ میں تو بدون اپنی معشوقہ کو

لیے ہوئے نہ جاؤ ننگا یہاں پر آئے فیصلہ آیا تھا نہ یہاں سے بدون مطلب حاصل کیے ہوئے جانے کے
لیے آیا تھا یا اپنی معشوقہ آپ کے سپرد کرنے آیا یہ اچھا تصفیہ ہوا اگر یہ جانتا تو کبھی نہ آتا بادشاہ نے
جواب دیا کہ کیوں اپنی شامت بلاتا ہے قاضی نے جواب دیا کہ دیکھیں اپنی معشوقہ کو لیے جاتا
ہوں یہ کہکر قصد کیا کہ اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچ لوں وہ یہ کہکر کہ اے بادشاہ اس سے میری
جان بچاؤ بادشاہ سے چمٹ گئی بادشاہ کو ایک لذت حاصل ہوئی دل خوش ہو گیا یہ شعر پڑھا
شعر ۔ گلے لپٹی ہیں وہ بجلی کے ڈر سے + الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے + یہ شعر پڑھ کر حکم دیا کہ اس قاضی
کو ستون سے باندھ دو اور خوب جوتے کاری اور کوبے کاری کرو یہ بد ذات کی ناموس کو بہ
نگاہ بد دیکھتا ہے یہ حکم دینا تھا کہ لوگوں نے قاضی کو ستون سے باندھ دیا اور جوتا پڑنے لگا یہ حال
ہمراہیان قاضی نے جو دیکھا سب کے سب اپنی جان لے کر بھاگے یہ خیال کر کے کہ خداوند نے
خوب بچایا اگر یہاں ٹھہرو اور بادشاہ حکم دے کہ ان سب کو بھی مارو تو کیا ہوا ابھی جوتا پڑنے لگے
جب اس نے قاضی کا کچھ پاس نہ کیا تو ہم لوگ کیا ہیں یہ تو سب بھاگے کوتوال نے جو پھر ناک
دیکھا دم نکل گیا دل میں کہا کہ ایسی عورت پر لعنت اور تف کہ جس کے کارن یہ ذلت حاصل
ہو دور بھی کرو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا دوسرے نمک حرامی کی ہوگی اب وہ بادشاہ کے پسند
آئی ہے خوب ہوا جو اس قاضی حرامی پر جوتے پڑے اس نے تو یہ کہا کہ اپنے ہاتھ سے بھی دکھوئی
اور میرے ہاتھ سے نکلی خوب جان بچی یہ کسی نہ کسی دن اور کسی پر عاشق ہوتی اسکے عشق میں
میری جان لیتی خداوند نے بڑی خیر کی کہ اسکی حالت ظاہر ہو گئی یہ دل سے باتیں کر کے اور صبر
کی سل دل پر رکھ کے بادشاہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ یہ غلام جانتا ہے یہ نازنین حضور کو مبارک ہو
یہ میری ماں بہنوں کے برابر ہے کیونکہ میرے آقا کے مد نظر ہوئی ہے بھلا اب اسکو بہ نگاہ بد دیکھ
سکتا ہوں اگر دیکھوں تو اندھا ہو جاؤں بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا اپنے مقام پر جاؤ
خزانہ سے پانچ ہزار روپیہ لے لو کوتوال سلام کر کے وہاں سے چلا قاضی پر یہاں مار پڑ رہی ہے
بادشاہ نے اس نازنین کو اپنے برابر بٹھا لیا اب یہ تجویز ہو رہی ہے کہ دوسرے قاضی کو
طلب کر کے عقد پڑھوایا جائے یہاں تو یہ راستے ہو رہی ہے کوتوال جو باہر دربار کے آیا اسکے
دل میں پانچ ہزار کی خوشی چھپا ہوا تھا مگر ظاہرا خوشی مارا اس نے دل سے کہا کہ یہ کیا حماقت تھی کہ معشوقہ

کو بادشاہ کو دے کر چلا آیا قاضی سے تو اسقدر لڑا کہ وہ بھی مجروح ہوا اور تو بھی اور یہان تک نوبت
پہونچی کہ بادشاہ کے پاس مقدمہ فیصلہ کو آیا جسکا انجام یہ ہوا کہ بادشاہ نے تجھ سے بھی چھین لیا
اور قاضی سے بھی اپنا قبضہ کر لیا قاضی نے تو اسقدر جرأت بھی کی کہ کیا مین بدون لیے ہوئے نہ
جاؤنگا کو اُسپر مار پڑنے لگی وہ قاضی تھا کچھ اور حرکت نہ کر سکا تو نے تو زبان تک نہ ہلائی اس
زندگی سے تو مرنا بہتر ہے کہ معشوق دوسرے کے قبضہ مین ہو اور چین کرے ہم چلین بہتر یہ ہوگا
کہ چلکر دو ایک ہاتھ لڑ آخر کو وہ لوگ ہزارون مین تجھکو پکڑ کر مار ڈالین گے بہادر وجوانمردکا یہی کام
ہے کہ تلوار سے ہلاک ہو پلنگ پر پڑکے نہ مرے بس پھر چلا یہ سوچ کر یا تو اپنے مقام کی طرف جاتا
تھا یا اُدھر سے پھر دربار کیطرف واپس چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اسکے دل مین ایک بات پیدا
ہوئی کہ اے شخص جاہ دو تو کیون جاکر اپنی جان دے اور اپنے کو ہلاک کرے چل طلسم کشا کو قید سے
رہا کر دے اور سب اسباب اُسکا اُسکو دیدے اور اُس سے کہہ کہ میری جورو کو بادشاہ نے
لے لیا ہے زبردستی اگر آپ مجھکو بادشاہ سے دلوا دیجیے تو مین آپ کا دین قبول کرون اور آپکی
اطاعت کرون وہ ضرور اس امر کا اقرار کرے گا اور یہان آکر بادشاہ کو اسیر کرکے یا قتل کرکے
میری جورو کو دلوا دے گا تیرا کام بخوبی ہوجائے گا تو اسقدر کیون پریشان ہوتا ہے یہ جو امر
کوتوال کے دل مین آیا یہ فوراً وہان سے پلٹا اور زندان خانہ پر آیا یہان اسکے سب ملازم بیٹھے
ہوئے تھے اپنے سردار کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہر ایک کہنے لگا کہ مبارک ہو مبارک اسنے
کسیکو جواب نہ دیا قفل درِ زندان کھولا یہان صاحبقران سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے کئی
وقت گذر گئے تھے کہ آپ نے کھانا نہ کھایا تھا بھوک شدت سے لگی ہوئی تھی مگر صبر و
شکر کر رہے تھے اُسکی واسطے پر تکیہ کیے ہوئے تھے کہ دروازہ کے کھولنے کی صدا آئی آپ نے
سر اُٹھا کر دیکھا ملاحظہ فرمایا کہ وہی شخص چلا آتا ہے جو کہ ہر روز کھانا لاتا ہے مگر آج شادی کے
کپڑے پہنے ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی شادی ہوئی ہے یہ دیکھ کر صاحبقران نے پھر سر جھکا لیا
شخص جاہ دو دوڑ کر صاحبقران کے قدمون پر گرا اور رو رو کر سب حال اول سے آخر تک بیان
کیا اور کہا کہ مین آپ کا دین قبول کرتا ہون اور آپکی اطاعت کرتا ہون آپ میری
معشوقہ کو جو کہ زبردستی بادشاہ نے مجھسے چھین لی ہے دلوا دیجیے کیونکہ آپ نے اکثر لوگون کی

مصیبت میں مدد کی ہے اور آپ کام آئے ہیں میں آپ پاس فریادی آیا ہوں یہ کہکر کل حال اپنے
عشق کا اور شادی کے قرار پانے کا اور قاضی کے طلب کرنے کا اور باہم فساد کے ہونے کا اور
بادشاہ کے پاس جانے کا بادشاہ کی تقریر سب بیان کی اور اپنا ارادہ آنا بیان کیا صاحبقران
نے اسکی تقریر سنکے جواب دیا کہ میں تیری کمک کرنے کو موجود ہوں اسی شرط کے ساتھ کہ تو
دین اسلام قبول کر اور میری اطاعت اُسنے جواب دیا کہ میں اس امر پر راضی ہوں بخوشی خاطر
جو آپکے مذہب میں آئے وہ کیا گئے صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو ساحر
ہے یا نہیں اُسنے جواب دیا کہ گو نام میرا شمشیر جادو ہے مگر میں سحر سے بالکل آگاہ نہیں ہوں
ایک حرف بھی نہیں جانتا ہوں صرف نام اس سبب سے شمشیر جادو ہے کہ میرے خاندان کے
جسقدر لوگ گذرے ہیں اور جو کہ موجود ہیں سب ساحر ہیں الا صرف میں ہی ساحر نہیں ہوں
مجھکو سحر سے ہمیشہ نفرت رہی ہے میں نے علم سحر یاد نہیں کیا یہ سنکے صاحبقران نے اسکو کلمہ
تعلیم فرمایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ اگر یہ ساحر ہوتا تو قاضی کو
سحر کرکے ضرور قتل کرتا اسی سبب سے تو یہ شہ دست شکست کیا گیا ورنہ ایک بات کے واسطے یہ
قیاس بدل جاتا جب صاحبقران کلمہ تعلیم کر چکے اور وہ مسلمان ہو چکا اُسوقت اُسنے
عرض کیا کہ میں سوہن لے آؤں آپ اُس سے کاٹ کر قید کو جدا فرمایئے فرمایا کہ کوئی سوہن
کی ضرورت نہیں ہے جب رہا ہونے کا وقت آتا ہے قید خود بخود دفع ہو جاتی ہے یہ فرماکر خاتم
زرہ نے میں آکر جو زور کیا تمام قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ کر پھینکدیا اور بسم اللہ کہکر
اُٹھ کھڑے ہوئے وہ دوڑ کر پھر قدموں پر گرا صاحبقران نے اسکو سینہ سے لگایا اور فرمایا
کہ تم پریشان نہ ہو میں ابھی تمھاری جورو تم کو دلائے دیتا ہوں اُسنے عرض کیا کہ آپ
یہاں قیام کریں میں ان سب کو اپنے ہمراہ کر لاؤں اور آپکے ہتھیار اور پوشاک و
وغیرہ لے آؤں صاحبقران نے فرمایا کہ کیا وہ سب تمھارے پاس ہیں عرض
کیا کہ جی ہاں فرمایا کہ اچھا جاؤ بس کوتوال زندان کے باہر آیا سب پیادوں و سواروں
و اُنکے افسروں کو جمع کرکے سارا حال بیان کیا کہ میں نے تو طلسم کشا کی اطاعت کرلی
تم لوگ کیا کہتے ہو انھوں نے جواب دیا کہ جبکہ آپ ہمارے افسر ہیں اور آپ نے اطاعت کرلی ہے

تو ہم کو کیا عذر ہے ہم نے بھی اطاعت کی آپ ہم سب کا اطمینان رکھیے یہ سنکے اُن سب کو کلمہ تعلیم کیا وہ
سب اُسکے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئے جب وہ ان سب کو مسلمان کر چکا کہا کہ تم
سب ہتھیار اپنے اور لباس یہیں اتار دو طلسم کشا کے ہتھیار وغیرہ لے آؤ یہ کہکر ان سب کو ساتھ
ہونیکا حکم دیا اور اُس مقام پر آیا کہ جہاں صاحبقران کے ہتھیار و لباس وغیرہ رکھے تھے وہ
سب ہتھیار اور لباس و جوشن وغیرہ وہاں سے نکالیں اُنکو لیکر اُسیوقت صاحبقران کے
پاس آیا پس جب یہاں پہونچا صاحبقران نے اپنے کو آراستہ کیا جب آراستہ ہو چکے تو
اُسکے ہمراہ زندان خانہ سے باہر آئے سب سوار و پیدل جو کہ مسلمان ہو چکے تھے وہ دوڑ کر قدموں پر
گرے صاحبقران نے اُن سب کو تشفی دی اور اسی داریابس کوتوال کو اور اُن سب کو ہمراہ
لیکر طرف دردولت کے چلے تمام شہر میں غل پڑ گیا کہ کوتوال بادشاہ سے بگڑ گیا اُس نے
طلسم کشا کو رہا کر دیا اب طلسم کشا کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے طرف بادشاہ کے جاتا ہے لڑنے کے
لیے ہر طرف یہی غل مچا ہوا ہے جدھر سے کوتوال جاتا ہے لوگ یہی غل مچاتے ہیں یہ خبر ابھی دربار
تک نہیں پہونچی تھی کہ کوتوال صاحبقران کو لیکر دردولت پر پہونچا راہ میں اپنے ہمراہیوں
سے کہدیا تھا کہ تم بیرون دربار ٹھہرنا جب میری اور طلسم کشا کے نعرہ کی صدا سننا تم بھی یہاں
لڑنے لگنا اور اپنے کو اندر پہونچانا پس جب دردولت پر پہونچا ورکہ سالار نے صاحبقران کو
دیکھکر اور حیران ہوکر کوتوال سے کہا کہ یہ تو طلسم کشا ہے قید تھا اسکو رہا کر کے کیوں لائے ہو اور
بدون اجازت دربار میں لیے جاتے ہو اور یہ مسلح و مکمل ہوکر جاتا ہے یوں نہ جانے دونگا جبتک
اجازت نہ حاصل کر لونگا کوتوال نے جواب دیا کہ تم بڑے نادان ہو بھلا میں بدون اُنکے حکم کے
اسطور سے لیجاتا اُنھوں نے مجکو حکم دیا کہ طلسم کشا کو یہاں مسلح و مکمل کر کے لے آؤ
میں گیا اور لے آیا اب جو تم دریافت کرنے کو جاؤ گے اسوقت پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں تم
پر بھی خفا ہونگے اور میرے اوپر بھی جانے دو ورکہ سالار نے خیال کیا کہ کوتوال سچ کہتا ہے
یہ کوئی دشمن نہیں ہے کہ بدون طلب کیے ہوئے دشمن کو اسطور سے لے جاویگا طلب
کیا ہوگا جب تو یوں لیے جاتا ہے جانے دو یہ کہکر دل سے خاموش ہو رہا پس کوتوال
صاحبقران کو لیکر داخل دربار ہوا اور سپاہ ہمراہی صدر دروازہ پر ٹھہر کر بیرون دروازہ کھڑی ہو گئی

جب صاحبقران صحن دربار مین پہونچے ملاحظہ فرمایا کہ دربار آراستہ ہے ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا
ہے اور دیکھا کہ ایک نازنین اُسکے برابر بیٹھی ہوئی ہے اور ایک پیر مرد ستون سے بندھا ہوا ہے اُسپر مار پڑ رہی ہے
کوتوال نے اپنی معشوقہ کو دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ یہی میری معشوقہ ہے جو کہ بادشاہ
کے پاس بیٹھی ہوئی ہے اُدھر بادشاہ و اہل دربار کی نگاہ صاحبقران پر پڑی سب نے جو صاحبقران
کو قید سے رہا اور مسلح و مکمل پایا حواس جاتے رہے سب کو یقین ہو گیا کہ کوتوال رہا کر کے لایا
ہے اسکا تو کچھ بس بادشاہ سے چلا نہین اسنے یہ تدبیر کی و خان لال قبا کو بھی یہی یقین ہوا ایک
غل مچ گیا کہ کوتوال بگڑ گیا اور طلسم کشا کو رہا کر کے براے مقابلہ آیا ہے اُس نازنین نے جو یہ
سانحہ سنا نگاہ اُٹھا کر جو دیکھا تو صاحبقران کو آتے ہوے پایا بس ایک مرتبہ نقاب کو منہ پر
سے دور کیا کہ ایک برق چمک گئی اور صاحبقران سے آنکھ لڑا کر کھڑی ہوئی اب جو صاحبقران
نے بغور اُسکی طرف دیکھا پہچان لیا دل مین کہا کہ واہ کیا خوب آپ کا جلوہ ہر طرف ہے اور ہر مقام پر
ہے یہ نہ معلوم کیونکر تشریف لاے پہچان کر کہا کہ واہ کیا خوب تم نے فساد برپا کیا ہے اب یہ بتاؤ
کہ کوتوال کے ساتھ عقد کرو گی یا نہین راوی بیان کرتا ہے کہ صاحبقران ایوان مین پہونچ
گئے ہین سامنے بادشاہ کے کھڑے ہوے ہین مگر اہل دربار کا یہ خیال ہے کہ سب ہوشیار
بیٹھے ہوے ہین ساحر سحر کے حربہ سنبھالے ہوے ہین اور غیر ساحر ہتھیار سنبھالے ہوے
بیٹھے ہین جب صاحبقران نے یہ کہا اُس نازنین نے تو کچھ جواب نہ دیا بادشاہ نے
جواب دیا کہ ہان وہ کوتوال کے ساتھ عقد نہین کرے گی اُسکو کوتوال کی زوجہ بننا نہین منظور
ہے وہ ہمارے ساتھ عقد کرے گی تو کون ہے جو حمایتی بنکر آیا ہے جب ہی جانین کہ تو راضی کر دے
ابھی کل کی بات ہے کہ میرا عیار مکر و فریب کر کے پکڑ لایا تھا مین نے رحم کھا کر قتل نہین کیا ورنہ
زندہ نہ ہوتا اس نمک حرام کے سپرد کیا یہ نمک حرام پھر گیا اپنے باپ کو رہا کر کے لایا ہے کہ میری
جورو کو دلا دو تو میرا کیا بنا لے گا تو بھی مارا جاے گا اور یہ بھی مین یہ جانتا کہ یہ نمک حرام ہے تو کبھی
اسکے سپرد نہ کرتا مین نے تو وفادار جانکے سپرد کیا اُسکا یہ انجام ہوا خیر اب ہم کو بھی دیکھنا ہے
کہ یہ تمھاری زوجہ کو جو کہ میرے پاس ہے زبردستی ہم سے چھین کر دلا دینگے صاحبقران نے فرمایا
کہ اے بادشاہ اسقدر بے رحم کیون ہوتا ہے بھلا انصاف تو کر کہ جو بدشت سے عاشق ہوا و آتش فراق سے

جل جل کر جسنے ایک مدت عمر بسر کرکے اور اسکو یہ دن نصیب ہوا اُس پر تو یہ بدعت کرکے اُس سے
چھین لے یہ بھی کوئی امر قرین انصاف ہی پس اسی مین خیریت ہی کہ اسکی معشوقہ اُسکے حوالے کرو ورنہ
بہت پچتائیے گا بادشاہ نے جواب دیا کہ کچھ تمھارے حواس درست ہین یا نہین کیون اپنی جان
کھوتے ہو پس اسی مین خیریت ہی کہ میری اطاعت کرو اور ترک اسلام کرو اور اس قصے مین نہ پڑو
اس جھگڑے سے دست بردار ہو ورنہ مفت مین جان برباد ہوگی اور کچھ نہ حاصل ہوگا صاحبقران
نے یہ سُنکے فرمایا کہ مین خود تجھسے کہتا ہون کہ کفر پرستی کو ترک کر دین اسلام قبول کر ورنہ یاد رکھو کہ
پچتائے گا اُسنے کہا کہ اگر بڑا حمایتی بنکر آیا ہی تو ہم تجکو جب ہی جانین کہ کوتوال کو حکم دے ہاتھ
پکڑ لے صاحبقران تو پہچان چکے تھے کوتوال سے چپکے سے کہا کہ اے کوتوال یہ تیری معشوقہ
نہین ہی بلکہ یہ میرا بھائی خواجہ عمرو عیار ہین یہان تک میری تلاش مین آئے تیری معشوقہ کی
صورت بنکر یہ فساد ڈالا تیری معشوقہ انکے پاس ہی تو پریشان نہ ہو مین دلوا دونگا کوتوال یہ سُنکے
حیرت مین آیا مگر خاموش رہا صاحبقران نے کوتوال سے فرمایا کہ تو اپنی معشوقہ کا ہاتھ پکڑ لے
دیکھون کہ تیرا بادشاہ کیا کرتا ہی کوتوال چلا کہ وہ نازنین جھٹک کر اور جست کرکے صاحبقران
کے قریب آئی اور پکاری کہ اے بادشاہ مین تیرے ساتھ عقد نہ کرونگی مین اس جوان کے ساتھ
عقد کرونگی جب سے اسے دیکھا ہی میرا دل اسیر ہوگیا ہی مین تیرے عشق سے دست بردار ہوئی
صاحبقران نے فرمایا کہ مین ایسی ہرجائی عورت کے ساتھ عقد نہین کرتا ہون پہلے کوتوال
کے ساتھ راضی ہوئی جب قاضی کی حالت سُنی اُنکے ہمراہ راضی ہوگئی کوتوال کو ترک کیا
جب دربار مین آئی بادشاہ کو دیکھا کوتوال اور قاضی دونون کو ترک کیا میرے ساتھ عقد
کرنے کو موجود ہوجاؤ دور ہو میرے پاس سے مین ایسی عورت کی صورت دیکھنا نہ چاہتا
ہون کہ ایک کو چھوڑ دوسرے کو پکڑ دوسرے کو چھوڑ تیسرے کو پکڑ تیسرے کو چھوڑ چوتھے
کو پکڑ لیا جسکو سنا اور دیکھا اُسکے اوپر گر پڑی یہ جو صاحبقران نے فرمایا اور سب
اہل دربار و خان لال قبا حیران تھے کہ یا الٰہی وہ نور و شعور تھے کہ یہ تو آسیب ہی یا عورت سے فریفتہ
ہون اور مرتی ہون یا یہ ہوا کہ طلسم کشا کو دیکھکر اُسکے اوپر عاشق ہوگئی اور ادھر کا بالکل
خیال تک نہ رہا واہ کیا تماشہ کی عورت ہی ایسی کا اعتبار کیا جب دختران نے دیکھا

تو یہ فرمایا کہ دیکھو گے میرے جھوٹ و سچ کو اس امر کو فقرہ نہ جانو ورنہ پچھتاؤ گے اُن سب نے جواب دیا
کہ اگر سچ بھی ہوگا تو ہم بدون تجکو قتل کیے ہوئے نہ مانیں گے تب تو صاحبقران کو غصہ آیا آپ نے
فرمایا کہ اے بھائی خواجہ عمرو اپنے کو ظاہر کرو تاکہ ان پر میرا جھوٹ و سچ ظاہر ہو جاوے گو یہ لوگ بدون
سزا پائے ہوئے ہرگز ہرگز نہ مانیں گے ہیں بحث تمام کر لیوان راوی بیان کرتا ہے کہ جیسا اُس نازنین
نے نقاب دور کی تھی اُسوقت صاحبقران نے پہچان لیا تھا کیونکہ صاحبقران کی پہلے نگاہ
تل پر پڑی تھی جس سے خواجہ کی شناخت ہوتی ہے صاحبقران پہچان گئے تھے اور بہت
خوش ہوئے تھے جب یہ صاحبقران نے فرمایا آپ نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب عورت کو
مرد بنائے دیتے ہو میں اس امر سے واقف بھی نہیں ہوں کہ تم کہتے کیا ہو صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ وقت مذاق کا نہیں ہے بس ہو چکا مذاق اپنے کو ظاہر کرو یہ اپنا ہنسے کہو کہ جس نے پہچانا نہو
تو تم اپنے کو ظاہر کرو میں پانچ ہزار روپیہ دونگا یہ الگ میرا اپنے پاس رہنے دو روپیہ دے کر لے لونگا
بس ہاتھ بڑھا کر وہ الگ لے لیا سب دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیا واقعہ ہے شاید طلسم کشا دیوانہ ہے جو ایسی
باتیں کرتا ہے عورت کو مرد بنائے دیتا ہے بس آپ نے الگ لے کر اب جو جست کی سب نے دیکھا
کہ وہ نازنین جست کر کے بالائے آسمان گئی بس آپ جا کر ہوا پر قائم ہوئے یہ واقعہ دیکھ کر اور
سب حیران ہوئے کہ یہ کیا سانحہ ہے طلسم کشا کے آتے ہی یہ کیا رنگ ہو گیا اُدھر دخان لال قبا
بھی تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو کر بہت جلد آئے ہم طلسم کشا کو گھیر کر
قتل کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت لشکر میں کمربندی ہوئی فوراً ساحر و نجیب ساحر تیار ہو کر آ گئے
تمام دربار سرداروں و اہل لشکر سے بھر گیا بیرون دربار بھی لشکر آ کر جمع ہو گیا بہت سے ہمراہیان
شہنشاہ جادو اندر آ گئے ابھی تک لڑائی نہیں شروع ہوئی ہے لشکریان و خاقان سرداران دخان
اس خیال سے کھڑے ہیں کہ بادشاہ حکم دے تو ہم طلسم کشا پر حملہ کریں ہمراہیان کوتوال اس
فکر میں کھڑے ہیں کہ ہمارے افسر و آقا سے مقابلہ ہونے لگے تو ہم بھی لڑیں خیر آمدم برسر
مطلب جب خواجہ بصورت نازنین بالائے ہوا جا کر ٹھہرے اب وہاں سے قلا کر کے
چلے آتے تھے زمین تک نہ وہ صورت زیبا تھی نہ وہ لباس تھا ایک گدھے کا کرتہ
ٹاٹ کا زیر جامہ کاغذ کی ٹوپی لمبا سا قد چھ گز کا نیچے کا تین گز کا اوپر کا تکا سی داڑھی ناریل سا

سر کلچہ سے گال کھٹائی سی ناک تنکا سے ہاتھ پاؤں تاگا سی گردن چھوٹی چھوٹی آنکھیں طباق سا
پیٹ اس شکل و شمائل کا انسان سب نے برابر صاحبقران کے کھڑا ہوا دیکھا صاحبقران دیکھا کی
کھکر لپٹ گئے اسکو سب حیران ہوئے کہ یہ انسان ہے یا جن یا انس یا جل یا انس ہے واہ کیا خوب
صورت زیبا ہے خواجہ نے زمین پر آتے آتے اپنے نام کا نعرہ کیا تھا نعرہ عمرم کہ کلاہ از سر
قیصر بہ برم + رنگ از رخ نجنک بداختر بہ برم + در محفل خسروان چو گردم ساقی + جام و نارح و
سبو و ساغر بہ برم + یہ نعرہ کر کے زمین پر پہونچے تھے جب صاحبقران نے گلے سے لگایا اور
سب پر ظاہر ہوا کہ یہ خواجہ عمرو عیار طلسم کشا ہے اسکو سب حیران ہوئے کہ یہ کیونکر آیا صاحبقران
نے پکار کر فرمایا کہ اے احترام جادو و وحشان لال قبا و شحنہ جادو تم سب نے دیکھا قدرت
خدا کو اے شحنہ جادو و احترام جادو تم پریشان نہ ہو تمھاری معشوقہ اور تمھاری دختر خواجہ
کے پاس موجود ہے بعد فتح جنگ تم سے ملا دی جائے گی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ذرا
تم اپنے آنے کا قصہ بیان کرو خواجہ نے خواب کا دیکھنا اور آصف بن برخیا کا نشان و بند دینا
تیسرے دن ادھر کو آنا قاضی سے ملاقات ہونا اسکو فقرہ دے کر اسکے ہمراہ اندر دربار کے آنا
اور مکان احترام پر پہونچنا وہاں عروس کو بیہوش کر کے خود عروس بننا اور اسکو نذر زنبیل کرنا
سارا قصہ اول سے آخر تک پکار پکار کر کہدیا یہ سننا تھا کہ اسی وقت اس مجمع سے احترام
مع اپنے ملازموں کے جدا ہوا اور آکر صاحبقران و خواجہ کے قدموں پر گرا اور کہا کہ میں نے
اطاعت کی آپ کی اور مطیع اسلام ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ شاباش و مرحبا ادھر جب
وحشان نے دیکھا کہ احترام شریک طلسم کشا ہو گیا اسکو اور غصہ آیا اور برہم ہو کر سب سے
کہا کہ کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو ان چند نمک حراموں کو مع طلسم کشا و اسکے عیاروں کے مار لو
اب یہ زندہ جانے نہ پائے قاضی سے کہا کہ یہ بلا تمھاری لگائی ہوئی ہے اور یہ آفت تمھاری
بر پا کی ہوئی ہے اگر مرد ہو تو پکڑ لو طلسم کشا کو نہ تم اپنے ہمراہ لاتے اس عیار کو اسکے فقرہ میں آکر
نہ تم خود اس مصیبت میں گرفتار ہوتے نہ دوسرے یہ جو وحشان نے کہا قاضی کو بھی غصہ آگیا
تلوار لے کر چلا صاحبقران کی طرف ایک طرف سے صاحبقران پر ساحروں نے سحر کرنا شروع
کیا اور ایک طرف سے نجیر ساحروں نے حملہ کیا اور قاضی نے بس جب یہ رنگ صاحبقران نے

ملاحظہ فرمایا عقرب سلیمانی کو کمر سے لیا اور اسم اعظم ورد زبان کرکے لوح کو چمکایا خواجہ نے بھی تیغ
عیاری کو نیام سے کھینچا شحنہ جادو نے تیغ لیا احترام جادو نے اسباب سحر سنبھالا مع اپنے
ملازموں کے ہمراہیان شحنہ جادو جو کہ اندر تھے وہ لڑنے پر آمادہ ہوئے باہر والوں نے جو غل و شور
سنا انھوں نے تو جنگ آغاز کر دی باہر لڑائی ہونے لگی سحر چلنے لگے برچھیں چمکنے لگیں خون و
سحر برسنے لگے شعلہ سحر کے بلند ہونے لگے ساحر مر مر کر گرنے لگے پھر غل مچانے لگے رائی فلفل
شرنج نارنج سوئیوں کے گچھے سحر کے ایک کام میں آنے لگے یہاں اندر آتے کے ساتھ ہی پہلے
وار صاحبقران پر قاضی جگ جگ نے کیا صاحبقران نے اسکی تلوار سپر پر روک کر اب جو
عقرب کا ہاتھ ڈال کر پھر مارا برابر مثل خیار تر کے دو ٹکڑے قاضی کے ہوئے سارا جگ جگ پنا
بھول گئے قاضی کا مرنا تھا کہ چاروں طرف سے صاحبقران پر سحر کی اور تلوار کی بوچھار
ہونے لگی شحنہ جادو بھی کفار سے لڑنے لگا مع اپنے ہمراہیوں کے احترام جادو بھی لڑنے لگا
مع اپنے ہمراہیوں کے خواجہ بھی مصروف جنگ ہوئے صاحبقران تو لوح کو ملاحظہ فرما چکے تھے جبکہ
یہاں پہونچے تھے کہ یہ لڑائی کیونکر فتح ہوگی تحریر پایا تھا کہ جب تک تاسا دخان لال قبا نہ
قتل ہوگا اس وقت تک یہ لڑائی نہ فتح ہوگی ورنہ لشکر برباد ہوگا تمہارا لشکر تمہاری کمک کو
آئے گا اسکے قتل کی تدبیر یہ ہے کہ جو اسم حاشیہ لوح پر لکھا ہوا ہے اسکو تلوار پر دم کرکے تلوار
رنگا تا دخان کا کام تمام ہو جائے گا ایک ہی وار میں یہ واقعہ صاحبقران کو معلوم تھا
صاحبقران پر کسی ساحر کا اثر نہ کرتا تھا بسبب لوح کے اور اسم اعظم کے بس
صاحبقران لوح کو چمکاتے ہوئے اور اسم اعظم پڑھتے ہوئے اور عقرب سے ساحروں کو
ہر ساحروں کو قتل کرتے ہوئے طرف تادخان کے چلے اس خیال سے کہ میرے ہمراہ تو لوگ
کم ہیں ایسا نہ ہو کہ سب لوگ گھر جائیں اور قتل ہو جائیں میں اکیلا رہ جاؤں اور وہ خان موقع
پاکر بھاگ جائے تو خرابی ہو پہلے اسی کو قتل کروں تاکہ در بدر برباد ہو لشکر آجائے اسکا قتل کرنا
واجب و لازم ہے پس صاحبقران ادھر سے قتل کرتے ہوئے طرف دخان کے چلے ادھر
دخان نے جو دیکھا کہ طلسم کشا بہت سے لشکر کا ستیاناس کرتا ہوا میری طرف آتا ہے اور اسپر کسی کا سحر
اثر نہیں کرتا ہے اسنے خیال کیا کہ یہ مجھے قتل یا اسیر کرے گا اہل لشکر وغیرہ سب دیکھا رہے گا

کچھ نہ بنا سکیں گے تو مقابلہ کر کے پکڑے بس یہ بات تجویز کر کے چلا ہے بلکہ قضا آجاتی ہے تو ایسی ہی بات
خیال میں آتی ہے ملک الموت نے ہاتھ پکڑ کر صاحبقران کے سامنے کر دیا کہ قتل ہو جائے ادھر
سے یہ چلا برائے قتل صاحبقران ادھر سے صاحبقران اسکی فکر میں پہلے سب کو قتل کرتے
ہوئے آخر کو ایک مقام پر سامنا ہو ہی تو گیا صاحبقران پر یہ کہکر دخان نے سحر کیا کہ تو دیوانہ
ہو جائیگا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھ کر اور لوح کا اُسپر عکس ڈالکر اُسکے سحر کو دفع فرمایا اور اسم
حاشیہ لوح عقرب پر دم کر کے فرمایا کہ خبردار ہو جا اُسنے فوراً سحر کر کے سپر بانے سحر سپر پر قائم کیں مگر یہ
تیغ کب رک سکتا ہے صاحبقران نے یا یزدان پاک کہکر اسپ جو ہاتھ مارا برق شمشیر کوندکر اسپر سپر
پر گری یا تو تیغہ بالائے سر جسم کا کاٹتا یار میں زمین میں غرق ہو گیا دخان لال قبا کے دو ٹکڑے ہو گئے
اسکا قتل ہونا تھا کہ ایک شور عظیم برپا ہوا آثار قیامت نمایاں ہوئے تاریکی ہو گئی آوازیں مہیب
آنے لگیں سنگ باری برف باری ہونے لگی آگ برسنے لگی شعلہ بلند ہونے لگے سیلاب آنے
لگے زلزلہ آگیا تھوڑی دیر تک تو یہ آفت برپا رہی مگر ساحر اس آفت میں بھی لڑا کئے اور
صاحبقران قتل فرمایا کیے بعد تھوڑی دیر کے وہ سب آفت مٹ گئی آواز آئی کشتی کنام میں
دخان لال قبا حاکم دربند خاشیہ لو وا افسوس فرہم و جہان وادہم مطلب خود نرسیدہ ہم اس
آواز کے آنے سے سب عمارتیں اور سب باغ بغیچا اور تمام مکانات منہدم ہو گئے ہزاروں ساحر
وغیرہ ساحر دب کر مر گئے دخان کے رہنے کا جو محل خاص تھا وہ بھی برباد ہوا اور سب ناموس
اُسکا ہلاک ہوا جہاں دربار کرتا تھا یہ مکان بھی سحر کا تھا جب سے صاحبقران آئے تھے
اُسکو زلزلہ تھا دخان کے مرتے ہی وہ گر پڑا میدان ہو گیا اب خوب قتل کرتا ہوا بڑھنے لگی اُدھر
جو صدر دربند پر دھواں تھا اور جسکے سبب سے دربند پوشیدہ تھا اور کوئی اس دربند سے آگاہ
نہ تھا دخان کے قتل ہوتے ہی وہ دھواں وغیرہ سب برطرف ہو گیا اب نہ کوئی حصار
سحر باقی رہا نہ کوئی ایسا امر کہ جسکے سبب سے یہ مقام کسی کو نظر نہ آئے راوی بیان کرتا ہے کہ
علمشاہ کے حکم سے سب لشکر تیار رہتا تھا ہمہ وقت ساحروں وغیرہ ساحروں کا اس غرض
سے کہ نہ معلوم کس وقت برائے کمک جانا ہو بس یہاں سب لشکر تیار رکھا علمشاہ کے لشکر
میں موجود تھے جسدن سے صاحبقران و خواجہ برائے بربادی دربند گئے تھے اُسدن سے

علمشاہ مع کل لشکر کے بیرون شہر صحرا میں خیمہ زن تھے اور دربار کیا کرتے تھے پس دربار آراستہ
تھا سب سردار حاضر دربار تھے سیما سے بلند آواز تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ذکر صاحبقران و خواجہ
کا ہو رہا تھا کہ صاحبقران کو طرف دربند کے گئے ہوئے آٹھ دن ہوئے ہیں مگر کچھ خبر نہیں آئی اور
خواجہ کو براے تلاش صاحبقران گئے ہوئے پانچ روز ہوئے کچھ انکی بھی خبر نہ معلوم ہوئی کہ
کہاں ہیں بارگاہ کے پردے اٹھے ہوئے تھے ابھی کسی نے کچھ جواب نہ پایا تھا کہ یکایک ایک
صداے مہیب آئی اور ایک برق چمکی کچھ دھواں سا بلند ہوا غبار اڑا شعلہ آگ کے خس و خشاک پیدا
ہوئے یہ جو واقعہ سب نے دیکھا اور صداے مہیب سنی سب طرف دیکھنے لگے لیکن تھوڑی دیر
کے وہ سب برطرف ہو گیا جیسا بالکل مطلع صاف ہو گیا نہ غبار رہا نہ دھواں نہ شعلہ و غیرہ اسوقت
سب نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر سے مقابلہ ہو رہا ہے اور سحر چل رہے ہیں سب نے علمشاہ سے
کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ جو کچھ آفت تھی ان ساحرون کے سحر کے سبب سے تھی جو کہ لڑ
رہے ہیں اور کسی سبب سے نہ تھی علمشاہ نے فرمایا کہ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے یہ فرماکر آپ نے
پھر اسی طرف ملاحظہ فرمایا وہ جنگ و پیکار بہت قریب تھی دوسرے عرض کر چکا ہوں کہ صاحبقران
کے نعرہ کی صدا دور تک جاتی ہے علمشاہ اسطرف دیکھ رہے تھے وہاں صاحبقران نے ایک
ساحر کو قتل کیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا نعرہ کی صدا صاحبقران کے گوش علمشاہ میں پہونچی اب
جو صاحبقران کے نعرہ کی صدا علمشاہ نے سنی فوراً پہچان لیا کہ یہ صاحبقران کے نعرہ کی
صدا ہے اس لشکر سے صاحبقران مقابلہ فرما رہے ہیں صاحبقران نے دربند و خاشیر فتح کیا
پس یہ سوچکر علمشاہ ونگل پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یارون چلو صاحبقران کی کمک
کرو یہ مقابلہ جو سامنے ہو رہا ہے صاحبقران سے ہو رہا ہے صاحبقران نے دربند کو برباد کیا
اہل دربند سے لڑ رہے ہیں سنو انکے نعرہ کی صدا آ رہی ہے یہ فرماکر جو علمشاہ اٹھے انکا اٹھنا
تھا کہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر سے اٹھے سیما سے بلند آواز بھی اٹھ کھڑا ہوا پس جو
کہ غیر ساحر تھے وہ تو باہر آکر مرکبون پر سوار ہوئے لشکر کو چلنے کا حکم دیا پھر ساحرون کا لشکر
اسی وقت تیار ہو گیا علمشاہ مرکب پر سوار ہو کر غیر ساحرون کا لشکر لیکر بہت جلد روانہ
ہوئے ساحر سحر کر کے چل کھڑے ہوئے اور کل لشکر ساحران نے اپنے خیمے و غیرہ اسی مقام پر

رہنے وہی کچھ تھوڑے سے عرصہ میں پہونچ گئے ہر ایک نعرہ کرکے لشکر کفار سے لڑنے لگا اور قتل کرنے
لگا ساحر وغیرہ ساحرا ایسا ہوگئے بلکہ مرد نکا برسنے لگا تھوڑے سے عرصہ میں اہل اسلام نے سب
کافرون کو مار لیا جو کہ تھوڑے باقی رہے انھون نے امان طلب کی جواب دیا کہ امان بہ شرط ایمان
ہے سب نے اطاعت اسلام کی خلاصہ یہ کہ صاحبقران سب لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر جہان
لشکر اترا ہوا تھا وہان تشریف لائے کیونکہ دربند و خانہ مین کوئی شئے از قسم مکانات وغیرہ نہ
تھی یہ سب سحر وخان لال قبا کے مکانات تھے اسکے مرتے ہی سب برباد ہوگئے سوا
ہوا کے کوئی مکان نہ تھا کہ جہان قیام کیا جاتا بس صاحبقران نے فرودگاہ پر آکر قیام فرمایا
کپڑے رزمی اتار کے دربار میں آکر جلوہ فرما ہوئے سب سردار حاضر دربار ہوئے احتشام جادو
و شخصہ جادو وغیرہ اور دیگر سردار وخان لال قبا کے اور لشکری سب حاضر ہوئے سب کو
مطیع اسلام فرمایا زخمیون کو شفاخانہ مین روانہ فرمایا اہل اسلام کے کشتون کو دفن کرایا کفار کے
مردون کو غارمین ڈلوا دیا جب ان سب کامون سے فراغت ہوئی پہلے صاحبقران نے کل
اپنا واقعہ بیان کیا سب نے سنکے حیرت کی اسکے بعد صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا تم اپنا
حال بیان کرو خواجہ نے اپنا سب حال بیان کیا خواجہ نے شخصہ جادو کی معشوقہ اپنی دختر
احتشام کو طلب کیا خواجہ نے انکار کیا صاحبقران نے دس ہزار روپیہ دیکر احتشام کی دختر
اسکو دلوائی اور فرمایا کہ شخصہ جادو کے ساتھ عقد کردو اسنے جواب دیا کہ مین نے تو سب
سامان کیا تھا اگر قاضی حرامی سے یہ فساد نہ ہوتا تو مین تو شادی سے فراغت کر چکا ہوتا مگر مین
تو مسلمان ہونا تھا کیونکر یہ واقعہ ہوتا یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ بعد فتح طلسم یہ عقد کبھی ہم
کرینگے جہان اور بہت سے عقد ہونگے وہان یہ بھی ہوگا شخصہ جادو کو بہت کچھ انعام دیا
اور بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ تم اطمینان رکھو بعد فتح طلسم تمہارا عقد کیا جائیگا اسنے
عرض کیا کہ آپکو اختیار ہے بس بعد ان سب کامون کے صاحبقران نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اہل دخا خیمہ کے لیے الگ خیمہ وغیرہ دیا گیا کہ
صاحبقران نے آرام فرمایا یہ تجویز فرمائے کہ کل کچھ لوح کو دیکھین گے جدھر لوح حکم دیگی
ادھر کو روانہ ہونگے آج رات بھر آرام کرلین تا کہ کسل و کاہلی برطرف ہو جائے ادھر صاحبقران کا

تو راحت و آرام مین مصروف رکھا جاتا ہی اب کچھ حال شنشکال جادو کا تحریر ہوتا ہی کہ قلعہ طلسمی مین ہی اور سب سردار حاضر ہین لشکر کی داشت ہو رہی ہی کہ اسکو خبر پہونچی کہ دربند منہیر کو طلسم کشا نے فتح کر لیا منہیر جادو مارا گیا سب اہل شہر و اہل لشکر نے اُسکی اطاعت کی بلکہ کوہ البرز بھی برباد ہوا البرز نیچ نکلا ہولا جورد و لاہور بھی مارے گئے اسفندیار صحرا نشین نے طلسم کشا کی اطاعت کی یہ سب ملک اسلام آباد ہوئے یہ سُننا تھا کہ اسکے حواس جاتے رہے اس نے اہل دربار سے کہا کہ ہمارا لشکر تیار رہے اب ہم خود طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے کیونکہ اب ایک دربند زعفران زار باقی ہی وہ بھی وہ فتح کرے گا اگر اُسنے اسکو فتح کر لیا اور مع لشکر کے قلعہ پر آ پہونچا اور ہم قلعہ مین ہوئے تو بڑی خرابی ہوگی اس سے مع لشکر کے بیرون قلعہ چل کر فروکش ہون تاکہ جب وہ قلعہ کی طرف آئے اُس سے مقابلہ کرین سب نے جواب دیا کہ بہت خوب اُسیوقت لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیدیا گیا لشکر تیار ہونے لگا خیمے وغیرہ نکالے جانے لگے یہان شنشکال نے دبیر کو طلب کرکے چار نامے تحریر کرائے بنام حاکمان دربند جو دربند کہ مشرق اور مغرب اور شمال جنوب کیطرف واقع تھے قلعہ طلسمی کے یعنے مشرق کیطرف دو دربند تھے دربند سماوات تھا کہ جسکا حاکم سماوات جادو ہی جہان پہلے فلکشاہ قید ہوکر گئے تھے جسکا حال منشی احمد حسین صاحب قمر نے اپنے دفترون مین تحریر کیا ہی اذرجہان وزیر جمشید ثانی موجود ہی سماوات کے پاس جو کہ پہلی حد ہی طلسم زعفران زار کی اور چھٹا تک ہی طلسم کا جہان طاؤسان آتشین رقص وغیرہ کیا کرتے ہین اور اُدھر کے جانے والے کو منع کرتے ہین اور جو جاتا ہی اُسکو اسیر کرکے سماوات کے پاس لے جاتے ہین جیسے کہ فلکشاہ کو لے گئے یا جو کوئی ساحر داخل طلسم ہوتا ہی اُسکی خبر کرتے ہین سماوات کو اور اجازت حاصل کرکے اُسکو داخل طلسم کرتے ہین یہ سب حالات اجزائے منشی احمد حسین صاحب مین تحریر ہین دوبارہ تحریر کرنے کی حاجت نہین ہی اور دوسرا دربند اسکے بعد ہی کہ اُسکا نام دربند بناتات ہی اور اُسکا حاکم بناتات جادو ہی وہ معین و مددگار ہی سماوات کا اُسکے بعد قلعہ طلسمی ہی اور مغرب کی طرف ایک دربند ہی کہ جسکا نام دربند جمادات ہی اُسکا حاکم جمادات جادو ہی یہ دربند درست حفاظت

کے لیے ہی کہ شاید کوئی ادھر سے آئے تو اسیر ہو جائے چوتھا دربند شمال کیطرف ہی اسکا نام دربند
جیوانات ہی اسکا حاکم جیوان جادو ہی یہ دربند بھی براے حفاظت قلعہ ہی اس دربند مین
جیوانات کثرت سے ہین جو کہ انسان کو ہلاک کرتے ہین یہ دربند اس غرض سے بنایا گیا ہی کہ اگر
کوئی ادھر سے آئے تو جیوان اسکو کھا جائین اور وہ قلعہ طلسمی تک نہ جاسکے جنوب کی طرف
یہ دربند تھے جو کہ صاحبقران نے فتح کیے انھین کا فتح کرنا مقدم تھا اسی سبب سے صاحبقران
جنوب کی طرف سے طلسم مین داخل ہوئے آمدم برسر قصہ خلاصہ یہ کہ شنگال نے نامے
اس مضمون کے تحریر کرائے کہ اے سماوات وجماوات ونباتات وحیوانات جادو آگاہ
ہو کہ طلسم کشا نے سب دربند جنوب کیطرف کے برباد کیے اب وہ قلعہ طلسمی پر آنے والا ہی لہذا
بہت جلد اپنے کو یہان پہونچاؤ مع لشکر کے اور آکر طلسم کشا سے مقابلہ کرو تھوڑی تحریر کو بہت
جانو بس یہ تحریر کرا کے اسپر مہر ثبت شنگال نے وہ نامے طائران سحر کے ہاتھ روانہ کیے
خلاصہ یہ کہ وہ طائر سحر نامے لیکر حاکمان دربند کے پاس پہونچے پہلے نامہ جیوان جادو
کو ملا اسنے بادشاہ کا نام دیکھکر نامہ سر پر رکھا آنکھون سے لگایا دربار مین بیٹھا ہوا تھا
سب سردار حاضر تھے مثل پلنگ جادو وخرس جادو وبہران جادو وشغال جادو
وگرگ جادو وغیرہ کے پس اسنے وہ نامہ چاک کرکے پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اہل دربار
سے کہا کہ غضب ہو گیا ہمکو خبر نہ ہوئی طلسم کشا نے آکر سب دربند جنوب کیطرف کے فتح کر لیے
اب لشکر لیکر قلعہ پر آیا ہی بادشاہ نے مع لشکر کے کمک کے لیے طلب کیا ہی پس جلد
لشکر تیار ہو تا کہ مین روانہ ہون اب عرصہ نہ ہوا ایسا نہ ہو کہ وہ قلعہ پر آجائے اور قلعہ بھی فتح
ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی یہ حکم دیتا تھا کہ اسیوقت لشکر تیار ہو گیا ساحرون کا تو لشکر تھا
پچاس ہزار ساحر لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا دوسرے دن پہونچا شنگال سے ملا اسکا
لشکر بیرون قلعہ اترا دوسرا نامہ طائر سحر نے جماوات جادو کے پاس پہونچایا وہ بھی دربار
مین بیٹھا ہوا تھا اسکے بھی سردار حاضر تھے کہ جنکے نام یہ ہین آفتاب جادو ومہتاب جادو
وغیرہ اسنے بھی نامہ پڑھا اسی طور سے اسنے بھی سردارون سے کہا کہ تمکو معلوم ہی کہ طلسم
کشا دربند فتح کر کے قلعہ پر مع لشکر کے آگیا بادشاہ نے براے کمک طلب کیا ہی لشکر

تیار ہوا اُسکا بھی لشکر تیار ہوا وہ بھی مع پچاس ہزار ساحرون کے روانہ ہوا اور جاکر پہونچا اپنے لشکر کو
شریک لشکر حیوان جادوگر کے خدمت ششنگال مین پہونچا شرف ملازمت حاصل کیا تیسرا
نامہ بنا تاشت کے پاس گیا وہ بھی اسی طور سے پچاس ہزار کا لشکر لے کر قلعہ پر آیا لشکر کو شامل لشکر
حماواشت اور حیوان جادوگر کے ششنگال کی خدمت مین پہونچا اور قدمبوسی حاصل کی چوتھا
نامہ سماواشت کے پاس پہونچا وہ بھی دربار مین بیٹھا ہوا تھا وزیر جمشید ثانی بھی موجود تھا
جسدن سے علمشاہ قید ہوکر آئے تھے اور نغز الہ جادو و آہو چشم و دیگر ساحر بھی ہوکر شریک
صاحبقران و علمشاہ ہوگئے اور کئی معرکہ پڑے اُسدن سے سماواشت نے ادھر کا راستہ
بند کردیا تھا سحر کرکے اور اس انتظار مین بیٹھا تھا کہ جب کسی دربند پر طلسم کشا سے مقابلہ ہوگا
اور بادشاہ براے مدد طلب کرے گا تو مین جاؤنگا ورنہ میرا اپنے کاروبار مین مصروف تھا اسکو
بھی ان سب واقعات کی خبر نہ تھی جب نامہ پہونچا اور نامہ پڑھا بہت افسوس کیا اور کہا کہ
اب کیا ہوتا ہے جب سب طلسم برباد کرا لیا اُسوقت براے کمک طلب کیا خیر لشکر تیار ہو
یہ بھی اُسیدن اسّی ہزار ساحرون کا لشکر لے کر مع وزیر جمشید کے روانہ ہوا قلعہ پر پہونچ کر دیکھا کہ
حاکمان دربند کا لشکر اُترا ہوا ہے یہ بھی اپنے لشکر کو اُنہی لشکر مین شامل کرکے خدمت ششنگال
مین مع وزیر جمشید کے شرف قدمبوسی حاصل کرکے کرسی پر بیٹھا بہت کچھ الزام ششنگال کو
دیے خبر نہ کرنے کے ششنگال نے جواب دیا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہوگیا اب سواے مقابلہ
کے کیا چارا ہے ان باتون سے کچھ فائدہ نہ ہوگا سماواشت خاموش ہو رہا سماواشت کے آنے
کے دوسرے دن ششنگال مع تین لاکھ ساحرون و دو لاکھ غیر ساحرون کے آکر بیرون قلعہ فرودکش
ہوا سب کا لشکر کوسون تک اُترا خیمہ و خرگاہ برپا ہوئے دوسرے دن اسنے دربار کیا کہ طائران سحر
نے آکر خبر دی کہ اے بادشاہ آگاہ ہو کہ طلسم کشا نے دربند دخانیہ کو بھی فتح کیا کہ جسکا حال سے
سواے بانیان طلسم کے کوئی آگاہ نہ تھا اُسکی بربادی کی تدبیر لوح مین تحریر تھی یہ دربند
بعد دربند منیریہ کے واقع ہوا تھا اب طلسم کشا نے جاکر اُس دربند کو بھی فتح کیا بڑا معرکہ پڑا
کل حال طائران سحر نے بیان کیا اور کل طلسم کشا طرف دربند زعفران زار کے جانے کا ارادہ رکھتے
ہیں سنتے ہو راوی بیان کرتا ہے کہ یہ طائران سحر ششنگال سے کہا اب مقرر ہے کہ تم کو طلسم کشا کی

ہم کو خبر پہونچاتے رہنا بس وہ طائر یہ خبر دے کر پھر چلے گئے یہ جو واقعہ ششنگال نے سنا اہل دربار سے
کہا کہ اب یہ طلسم بھی برباد ہوگا کیونکہ جن مقامات سے ہم آگاہ نہین تھے اور نہ ہین ہم پر کیا موقوف
ہی کل اہل طلسم نہین آگاہ ہین اُن مقامات کو طلسم کشا نے برباد کیا اب کونسی صورت طلسم کے باقی
رہنے کی ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہون طلسم کشا کو مع لشکر کے یہان آنے دیجیے
ملاحظہ فرمایئے گا کس طور سے ہم لڑتے ہین اور اُسکو مع اُسکے لشکر کے قتل کرتے ہین راوی بیان کرتا
ہی کہ ششنگال بیرون قلعہ انتظار صاحبقران مین مع لشکر کے فروکش ہی اور لشکر اُسکا ہر وقت تیار
رہتا ہی اُسکا یہ حکم ہی کہ جسوقت طلسم کشا کو دیکھنا اُسیوقت جنگ وپیکار آغاز کردینا اُسکو اترنے
کی مہلت ندینا اگر وہ مع لشکر کے اُترا اور اُسنے دو ایک دن آرام پایا پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار
ہی کیونکہ پھر اُسی کی فتح ہوگی اور ہماری شکست اور اسطور سے یہ ہوگا کہ وہ تھکا ماندہ ہوا
ہوگا اور اُسکا لشکر بھی اب جو لڑائی ہونے لگے گی تو پھر اُسکو کچھ نہ بن پڑے گا یقین ہی کہ شکست
کھائے اور مارا جائے پس اسی سبب سے سب لشکر ہمہ وقت تیار رہتا تھا انکو تو صاحبقران
کے انتظار مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب صبح ہوئی صاحبقران
نے دربار فرمایا سب حاضر ہوئے اہل دربار سے کہا کہ اب مجھکو کیا کرنا چاہیے حکیم اسقلینوس نے
عرض کیا کہ اب آپ طرف دربند زعفران زار کے تشریف لے جایئے اُسکو فتح فرمایئے جب وہ
برباد ہو جائے گا تو قلعہ طلسمی نظر آئے گا اُسپر بادشاہ یعنی ششنگال سے مقابلہ ہوگا اُسکو قتل
فرمایئے قلعہ پر قبضہ فرمایئے طلسم فتح ہوگیا اب باقی کیا ہی یہ دو مرحلہ ہین ہان قلعہ طلسمی پر بہت
بڑی جنگ ہوگی وہ بھی خدا آسان کردے گا ہم لوگون کو حکم فرمایئے کہ ہم لشکر لے کر اُس طرف
یعنے قلعہ کی طرف روانہ ہون یہ سماعت فرماکے صاحبقران نے فرمایا کہ ہم کو راہ دربند
زعفران زار کی معلوم ہی اسقلینوس نے عرض کیا کہ معلوم تو ہی مگر وہ راہ بہت دور ہی چھ
ماہ کے بعد دربند زعفران زار مین پہونچیے گا سوا اُس راہ کے دوسری اور کوئی راہ نہین
ہی کہ جدھر سے تشریف لے جایئے لوح کو ملاحظہ فرمایئے شائد لوح سے دوسری اور راہ کا
پتہ چلے صاحبقران نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین یہ تحریر تھا کہ اے طلسم کشا کو دربند
زعفران زار کی طرف جانا چاہیے اُسکو برباد کرکے قلعہ پر لشکر کشی کرکے بادشاہ طلسم سے

مقابلہ کرے یا تو اُسکو اسیر کرے یا اُسکو قتل کرے باقی والسلام یہ جو تحریر پایا صاحبقران حیران ہوئے کہ لوح نے پتہ راہ کا نہ پایا جو لوح سے معلوم ہوا تھا وہ سب اہل دربار کے روبرو بیان کیا سب حیران و پریشان ہوئے کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اب کیا کرنا چاہیے سب اسی فکر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک حکیم وضع ایک شخص در دولت پر حاضر ہے عرض کرتا ہے کہ مجھکو صاحبقران سے کچھ بابت واقعات طلسم کے ضروری عرض کرنا ہے جلد مجھکو اجازت دربار میں آنے کی ملے یہ جو درگہ سالار نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ جلد اُسکو لاؤ اُسکے لیے کرسی اپنے دنگل کے روبرو بچھانے کا حکم دیا راوی کہتا ہے کہ ایک حکیم کہ جسکا نام حکیم بقراط ثانی تھا وہ اس طلسم میں مدت سے مقیم تھا بلکہ یہ طلسم اُسی کی رائے سے تیار کیا گیا وہ اسی دربند وخفا نیہ میں زیر زمین ایک مقام پر پوشیدہ تھا اُسکے حال سے کوئی سوا بانیان طلسم کے آگاہ نہ تھا اُسکو حکم تھا بانیان طلسم کا کہ جب طلسم کشا دربند وخفانیہ کو فتح کرے اُس وقت تم زمین سے نکلنا اور طلسم کشا کے پاس جانا اور جو حالات طلسم تم کو معلوم ہوں اُن سے آگاہ کرنا اور جو اشیا تمہارے پاس امانت رکھے جاتے ہیں وہ طلسم کشا کو دینا اور راہ دربند زعفران زار سے طلسم کشا کو آگاہ کرنا جو کہ راہ پوشیدہ ہے اور کوئی اُس سے سوا تمہارے آگاہ نہیں ہے اور جب تم جاؤ گے تو طلسم کشا مع کل اہل دربار کے متردد ہوگا اور وہ تردد یہی ہوگا کہ راہ کا پتہ نہ چلتا ہوگا تمہارے جانے سے یہ تردد اُن سب کا برطرف ہوگا خلاف اس حکم کے نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ حکیم اسوقت کا منتظر تھا مرد خدا پرست ہے جب اسکو معلوم ہوا کہ طلسم کشا نے دربند وخفانیہ فتح کر لیا بس یہ اپنے مقام سے اُٹھا اور بہت جلد زمین سے باہر آیا اور طرف بارگاہ صاحبقران کے روانہ ہوا اور درگہ سالار سے اپنے آنے کی خبر کرائی چنانچہ درگہ سالار اجازت لے کر باہر آیا اور حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر داخل دربار ہوا حکیم نے دیکھا کہ دربار آراستہ ہے بڑے بڑے رکن طلسم موجود ہیں بادشاہ سابق تخت پر بیٹھا ہوا ہے حکیم اسقلینوس وغیرہ بھی حاضر دربار ہیں صاحبقران و ملکشاہ دنگل پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہزاروں سردار ہیں یہ دربار نگار دیکھکر بہت خوش ہوا مگر سب کو متردد دیکھا اور اسطور سے کہ گویا کسی امر میں فکر کر رہے ہیں

ادھر صاحبقران و بادشاہ و کل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک مرد ضعیف حلیم وضع عینک لگائے
ہوئے درگہ سالار کے ہمراہ چلا آتا ہے صاحبقران نے سب اہل دربار سے فرمایا کہ تم اس سے آگاہ ہو
ہر ایک نے انکار کیا اور کہا کہ ہم بالکل اس سے واقف نہیں ہیں بلکہ انکی صورت خواب تک میں نہیں
دیکھی نہ کبھی نام سنا کہ یہ کون بزرگوار ہیں اتنے عرصہ میں وہ حکیم ایوان میں آکر پہونچا پہلے صاحبقران
و بادشاہ و علمشاہ کو مجرا کیا اہل ایران و توران سے سلام علیک کی اسکے بعد دعا و ثنا سے شاہی بجا لایا
اشارہ ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اب صاحبقران نے مزاج پرسی کی
اسنے عرض کیا دعا کرتا ہوں نام دریافت کیا اسنے عرض کیا کہ اس غلام کو بقراط ثانی کہتے ہیں
فرمایا کہ تم اسی طلسم کے رہنے والے ہو عرض کیا کہ جی ہاں میں اسی سرزمین کا باشندہ ہوں فرمایا کہ
یہ لوگ جو کہ بڑے بڑے معزز ہیں تم سے نہیں آگاہ ہیں اسکا کیا سبب ہے تم انسے آگاہ ہو یا نہیں اور
تم کو ہماری کیونکر خبر ہوئی عرض کیا کہ اسکا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ مجھ سے آگاہ نہیں ہیں نہ انھوں نے میرا
نام سنا ہوگا نہ مجھکو دیکھا ہوگا پھر کیونکر آگاہ ہوں اور میں ان سے سات پشت کے ناموں
سے آگاہ ہوں یہ کہکر ہر ایک کا نام بتایا باپ کا نام بتایا دادا کا نام بتایا یہ عرض کرکے عرض کیا کہ میں
آپکے قدوم میمنت لزوم کا منتظر تھا جب کہ آپ نے دربند وخطا نیمہ فتح کیا میں حاضر ہوا مجھکو
بانیان طلسم کا یہ حکم تھا کہ جب طلسم کشا دربند وخطا نیمہ فتح کرلے اسوقت تم طلسم کشا سے ملاقات
کرنا میں خلاف حکم کیونکر کرتا صاحبقران یہ تو فرمائیے کہ آپ اسوقت مع اہل دربار کے متردد
کیوں ہیں نصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مزاج تو اچھا ہے مگر
تردد اس امر کا ہے کہ میں نے ان لوگوں سے راہ دربند زعفران زار کی دریافت کی کیونکہ اب یہی
ایک دربند باقی ہے یہ فتح ہو جائے تو تشکال سے مقابلہ ہو ان سب نے کہا کہ ایک راہ ہے
دربند کی جو کہ چھ مہینے کی ہے میں نے دریافت کیا کہ کوئی دوسری راہ اور نہیں ہے اسقلینوس نے
عرض کیا کہ جی ہم کو نہیں معلوم ہے لوح سے دریافت فرمائیے لوح میں جو دیکھا تو اس سے بھی پتہ نہیں
چلا بس تردد اس امر کا ہے کہ اگر اسی راہ سے جاتے ہیں تو چھ ماہ راہ میں صرف ہونگے اسکے
بعد دربند میں پہونچیں گے پھر اسکے فتح کرنے میں عرصہ ہوگا اسکے بعد قلعہ پر مقابلہ ہوگا بس ان
سب کاموں میں ایک زمانہ صرف ہوگا مجھکو لشکر سے نکلے ہوئے بہت عرصہ ہوا ہے میں نے اپنے

فرزندون و عزیزون و سردارون و اہل لشکر کو نہین دیکھا ہی اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی بس اتنا عرصہ اسپہ
مجھپر بہت شاق ہی مین یہ چاہتا ہون کہ بہت جلد یہ کام تمام ہو جائے مین اپنے عزیزون سے ملون زندگی
کا کچھ اعتبار نہین ہی بس اس امر کا تردد ہی کہ کوئی راہ نزدیک کی مل جائے تو مین اُس راہ سے جاکر اُس
دربند کو بھی فتح کرتا اور شمشال سے لڑکر یا اُسکو قتل کرتا یا اسیر یہ سُنکے اُس حکیم نے جواب دیا کہ اس
قدر سردار ورکن طلسم و ساکنان طلسم موجود ہین کسی کو راہ نہین معلوم ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کسیکو
نہین معلوم ہی یا تو دوسری راہ اسکی ہی نہین یا یہ لوگ پوشیدہ کرتے ہین یہ سُنکے سب نے قسمین
کھائین کہ ہم دوسری راہ سے نہین آگاہ ہین وہ حکیم مُسکرایا اور کہا کہ آپ لوگ بیکار قسمین کھاتے
ہین راہ تو دوسری ضرور ہی مگر واقعی آپ لوگ نہین آگاہ ہین آپ سب سچے ہین یہ سُنکر عرض کیا
کہ یا صاحبقران اگر کوئی دوسری راہ سے آگاہ کرے تو اُس سے آپ خوش ہونگے فرمایا کہ مین
بہت خوش ہونگا اور اُسکا احسان اپنی عمر بھر مانونگا عرض کیا کیا احسان ماننے کی کوئی بات نہین
ہی یہ حقیر آگاہ ہی سماعت فرمایئے کہ جب یہ طلسم تیار کیا گیا تھا تو یہ حقیر بھی موجود تھا اسکے یہ خدمت
سپرد کی گئی کہ تو یہ شمع اور یہ آئینہ اپنے پاس رکھ جب کہ طلسم کشا دربند دخانیہ کو فتح کرے
اور تجھکو معلوم ہو تو خدمت طلسم کشا مین جانا اور دربند زعفران زار کی دوسری راہ سے طلسم کشا کو
آگاہ کرنا کہ جس سے کوئی آگاہ نہ ہوگا بلکہ لوح سے بھی اُسکا پتہ نہ چلیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
اُن سب نے مجھکو اُس راہ سے پوشیدہ کیا اور حکم دیا کہ زمین کے اندر تم اپنی سکونت اختیار کرو
تاکہ تمھارے حال سے کوئی آگاہ نہ ہو مین نے ایسا ہی کیا اسی سبب سے کوئی میرے حال سے
اور میرے نام سے آگاہ نہین ہی اور یہی سبب ہی کہ بانیان طلسم نے دوسری راہ کا حال لوح مین
نہین تحریر کیا ورنہ اگر تحریر ہوتا تو ضرور لوح آپکو خبر دیتی اس راہ سے سوا حقیر کے کوئی
اور نہین آگاہ ہی مجھکو حکم تھا کہ جب تو طلسم کشا کو متردد پانا جب آگاہ کرنا بس مین آپ سے عرض
کرتا ہون کہ کل صبح کو مع خواجہ عمرو کے آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مین آپکو راہ کا
پتہ بتاؤنگا بلکہ راہ پر پہونچادونگا اور جو جو حال مجھکو معلوم ہین اُس سے آگاہ کردونگا مین اسوقت
ضرور عرض کرتا مگر حکم نہین ہی یہ حکم ہی کہ اُس سرحد پر پہونچاکر سب حال بیان کرنا اور جو اشیا
تمھارے پاس ہین وہ طلسم کشا کو دینا بس مین مجبور ہون دوسرا امر یہ عرض کرنا ہی کہ جب آپ

کل ہمراہ سے بہراہ اسطرح تشریف لے چلیں تو پہلے لشکر کو طرف قلعہ کے روانہ فرمائیں اور حکم دیں کہ لشکر
اس مقام پر جاکر ٹھہر جائے کہ جہاں پر ایک دیوار طلائی ہو پس جب آپ دربند زعفران زار کو درہم و برہم
فرمائیے گا وہ دیوار بھی منہدم ہوجائیگی سامنے قلعہ طلسمی نظر آئیگا ادھر سے لشکر قلعہ کی طرف سے چلے
ادھر سے آپ دربند کو فتح کرکے تشریف لائیے راہ میں لشکر سے مل جائیے گا پس لشکر کو ہمراہ لے کر
شندکال سے مقابلہ فرمائیے گا یقین ہے کہ وہ مع لشکر کے بیرون طلسم فروکش ہوا اور ایک امر سے
آگاہ کرتا ہوں کہ ان دربندوں کے سوا چار دربند اور ہیں دو مشرق کی سمت قلعہ کے ایک مغرب
کی طرف ایک شمال کی طرف آپ نے دربند جنوب کے فتح فرمائے ہیں جو مشرق کی طرف ہیں انکے
یہ نام ہیں حکیم نے وہی نام لیے جو کہ تحریر کرچکا ہوں اسی طور سے دربند مغرب و شمال کے بھی نام سے
آگاہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ان کو بھی فتح کرنا ہوگا عرض کیا کہ جی نہیں ان دربندوں کے
حاکم شندکال کے پاس موجود ہیں اور آپ سے مقابلہ کرینگے جس دربند کا حاکم آپکے ہاتھ
سے مارا جائے گا وہ دربند فتح ہوجائے گا خلاصہ یہ کہ وہ چاروں دربند اسی طور سے برباد ہونگے
کہ انکے حاکم آپ کے ہاتھ سے قتل ہونگے یہ بھی عرض کرنا لازم ہے کہ ان دربندوں کے بھی حال
سے سوائے اس نالائق کے دوسرا آگاہ نہیں ہے ان دربند والوں کو یہاں کی خبر ہو جب تک کہ
انکو شندکال یا جو بادشاہ طلسم کو آگاہ نہ کرے وہ واقف نہ ہونگے اسی طور سے ان سب
دربندوں کے حاکموں کو وہاں کی خبر نہ تھی نہ ہے اسکو حقیقت معلوم ہوا ہوگا دریافت فرمائیے تاکہ
میرا جھوٹ و سچ معلوم ہوجائے صاحبقران نے جو دریافت فرمایا ہر ایک نے انکار کیا اور
عرض کیا کہ ہم نے آج نام سن لیے ورنہ ہم نے کبھی نہیں سنے تھے خلاصہ یہ کہ حکیم بقراط ثانی نے
صاحبقران کو سب حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ سب دربند کے حاکم شندکال کے پاس
مع لشکر کے موجود ہیں یہ کہکر عرض کیا کہ کیا قصد ہے کل تشریف لے چلیے گا یا نہیں صاحبقران
نے فرمایا ضرور چلونگا عرض کیا کہ پھر لشکر کو حکم فرمائیے کہ سامان سفر شب بھر میں تیار کرلے
صاحبقران نے فرمایا کہ یہاں ہمہ وقت سامان سفر تیار رہتا ہے اگر فرمائیے تو ابھی لشکر کو
روانہ کردوں عرض کیا کہ جی نہیں کل روانہ فرمائیے ادھر لشکر جائے ادھر آپ تشریف لے
چلیں چنانچہ بعد اس گفتگو کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا حکیم بقراط ثانی شب

پھر حکیم اسقلیبنوس کے مہمان رہے جب صبح ہوئی کل لشکر ساحرین کا جو کہ قریب دس لاکھ کے
تھا تیار ہو کر حاضر ہوا اور کل لشکر عجبر ساحروں کا جو کہ قریب پندرہ لاکھ کے تھا وہ بھی آکر موجود
ہوا اور دونوں حکیم خلاصہ یہ کہ صاحبقران مع خواجہ کے بارگاہ سے تشریف لائے بس سب
بارگاہیں وغیرہ بار ہو گئیں سب نے صاحبقران کو مجرا کیا جب سب کو مجرے و سلام وغیرہ
سے فراغت ہوئے بس صاحبقران نے کل لشکر ساحران و عجبر ساحران کا افسر مقرر فرما کر اور سبکو
اطاعت علمشاہ کا حکم دے کر مع حکیم اسقلیبنوس و بادشاہ طلسم کے طرف دربند قلعہ طلسمی
کے روانہ فرمایا اور حکم دے دیا کہ جس مقام پر دیوار طلائی ملے اُس مقام پر قیام کرنا جب وہ
دیوار منہدم ہو جائے اُسوقت آگے جانے اور بڑھنے کا قصد کرنا بس کل لشکر کو اُسی سمت
روانہ کر کے خود مع خواجہ کے ہمراہ حکیم بقراط ثانی کے برائے فتح دربند زعفران زار روانہ ہوئے
یہانتک کہ ایک صحرا کو طے کر کے حکیم بقراط ثانی مع صاحبقران کے برابر ایک درہ کوہ
کے پہونچے اُس مقام پر ٹھہر کر حکیم نے صاحبقران سے کہا کہ میں ایک اسم پڑھتا ہوں
اس درہ کوہ سے ایک اژدر زرد رنگ کا پیدا ہوگا اور وہ نفس کشی کرے گا بس جب وہ
نفس کشی کرے اُسوقت آپ یا یزدان پاک کہکر عقرب سلیمانی کا وار کیجیے گا وہ پہلے ہی وار
میں ہلاک ہوگا میں اور آپ اندر تشریف لے چلیں گے کیونکہ یہ پاسبان درہ ہے اسکا نام
محافظ جادو ہے صاحبقران نے فرمایا بہت اچھا بس حکیم نے اسم پڑھنا شروع کیا ادھر
تو حکیم نے اسم پڑھنا شروع کیا اُدھر درہ سے شعلہ نکلنے شروع ہوئے یہانتک کہ خواجہ و
صاحبقران نے دیکھا کہ ایک اژدر بہت بڑا زرد رنگ کا دیکھا درہ سے نکلا شعلہ منھ سے
چھوڑتا ہوا وہ سامنے آیا یہاں پہونچکر اُسنے نفس کشی کی صاحبقران نے پینترہ بدل کر
ایک ہاتھ عقرب کا لگایا پہلے ہی ہاتھ میں اُسکے دو ٹکڑے ہو گئے اُسکے مرنے کی علامت
پیدا ہوئی آواز آئی کشتی مرا کہ نام میرا محافظ جادو دیو جب وہ سب آثار برطرف ہو گئے حکیم
نے دوڑ کر صاحبقران کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ آپکو فتح ہی اس درہ کی اور
طلسم کی مبارک ہو یہ کہکر ایک شمع نکالی اور صاحبقران کو دی اور کہا کہ اسکو روشن فرمایئے
اور اسکی روشنی میں اندر کو تشریف لے چلیے بعد اس درہ کے ایک صحرا ملے گا کہ جہان

سواے اسکے زرد پھولون کے دوسرے درخت کے پھول نہ ہونگے ادھر آپ اُس صحرا مین قدم رکھینگے
اُدھر چارون طرف سے صدا آئیگی کہ طلسم کشا آگیا طلسم کشا آگیا مارلو اس بانی فساد کو آپ کچھ بھی
خیال نہ فرمائیے گا برابر قدم اُٹھاتے ہوے چلے جائیے گا یہانتک کہ آپ ایک مقام پر
پہونچیے گا اور سامنے سے ایک گنبد آپکو نظر آئیگا اُسکے چارون گوشون پر چار طاؤس زرین بال
و پر پھیلائے ہونگے اور ایک طاؤس بالاے کلس کے ہوگا جسکے منہ سے شعلے چھوٹ رہے ہونگے وہ طاؤس
آپکو دیکھکر پرواز کرینگے اور صداے مہیب ہائے ہائے بلند کرینگے اور وہ گنبد مقفل ہوگا بس
آپ پڑھکر اُس قفل کو بزور دعاے جشتوائی و طاقت طلسم کشائی توڑ دیجیے گا اور در گنبد کھولکر اندر گنبد کے
تشریف لیجائیے گا ادھر آپ قدم رکھینگے اندر گنبد کے دروازہ خودبخود بند ہوجائیگا
تاریکی بہت ہوگی مگر اس شمع کی روشنی کے سبب سے آپکو بالکل تاریکی نہ معلوم ہوگی
سقف گنبد مین ایک صندوق لٹکتا ہوگا اُسکو اُتارکر کھولیے گا اُسکے اندر سے ایک تختی الماس
کی اور ایک بازوبند نکلے گا اُس تختی کو گلے مین پہن لیجیے گا اُسکا اثر یہ ہے کہ سحر بالکل اثر نہ کریگا
اور بازوبند کو بازو پر باندھ لیجیے گا اُس بازوبند سے یہ بات پیدا ہوگی کہ آپکو دوسرا دروازہ گنبد
کا نظر آئیگا بس آپ اُس دروازہ کو کھولکر گنبد کے باہر تشریف لیجائیے گا در بند
زعفران زار مین پہونچ جائیے گا وہان پہونچکر جب نگاہ اُٹھاکر ملاحظہ فرمائیے گا سواے زعفران
کے کھیت کے دوسری کوئی شے نظر نہ آئیگی اس صحرا کی یہ خاصیت ہے کہ جہان اسپر نگاہ
پڑی بس انسان ہنسنے لگا ہنستے ہنستے مدہوش ہوگیا اور اپنے آپ سے جاتا رہا اور بے خود ہوکر
بیہوش ہوکر گر پڑا محافظان در بند آئے اور پکڑکر پاس زعفران زار جادو کے لے گئے اُسنے قید
کیا اور چھوٹنے کے وقت قتل کر ڈالا بس اس بات سے بچنے کے لیے یہ اکسیر مین آپکے بازو پر باندھے
دیتا ہون اُس مقام پر بالکل آپکو ہنسی نہ آئیگی آپ پر اُس مقام کا سحر اثر نہ کریگا آپ
بلاخوف اُس صحرا مین قدم اُٹھاتے ہوے چلے جائیے گا مگر یہ بات ہوگی کہ چارون طرف سے
آپ پر ساحران سحر دوزندگان کفر کا نرغہ ہوگا آپ اصلا خوف نہ فرمائیے گا جب وسط صحرا مین
پہونچیے گا وہ سب کے سب آپکو چارون طرف سے گھیر لینگے اور غل کرینگے کہ
طلسم کشا آگیا مارلو جانے نہ دو اُسوقت یہ آئینہ جو مین آپکو دیتا ہون اسکا نام حیرت ہے آپ

اگر ان جانوروں کو دکھا دیجئے گا وہ آئینہ کو دیکھ کر مبہوت ہو جاینگے اور اپنے آپ میں نہ رہینگے آپ
آئینہ کا عکس اُس زعفران زار پر ڈالیے گا ادھر عکس پڑے گا اُدھر ایک شعلہ پیدا ہوگا زمین سے کہ وہ اُس
زعفران زار کو جلا دے گا اور اُن جانوروں کو ایک دم سے تمام صحرا میں آگ لگ جائیگی مگر اُس آگ
سے بالکل آپکو ضرر نہ پہونچے گا آپ بلا خوف و خطر اُسی مقام پر استادہ رہیے گا صدا ے مہیب
چاروں سمت سے آئیگی کہ مار ڈالا جلا دیا یہ دربند بھی برباد ہو گیا افسوس کسی نے خبر نہ لی کیا سب
ساکنان دربند و ساکنان طلسم مر گئے جو طلسم کشا اس مقام پر پہونچ گیا اور یہ دربند بھی فتح ہو گیا آپ
بالکل ہراس نہ فرمائیے گا بعد ان آوازوں کے ایک ایسی صدا ے مہیب آئیگی یہ معلوم ہوگا
کہ آسمان شق ہو گیا سرافیل نے صور قیامت کو دم دیا ہے زمین چٹک چٹک کر گرینگی آگ برسے گی
زمین کو زلزلہ آ ے گا سنگ باری ہوگی برف باری ہوگی غبار بلند ہوگا دھواں اُٹھے گا تاریکی ہو جائیگی
ان سب آفتوں کے بعد آواز آئیگی کشتی نام من زعفران زار جادو بس جب یہ آواز آ چکے گی
ملاحظہ فرمائیے گا نہ وہ زعفران زار ہوگا نہ وہ گنبد باقی رہے گا نہ یہ کوہ نہ وہ طاؤس نہ وہ دیوار جو کہ
حائل ہے درمیان اس دربند کے اور قلعہ کے کہ جس سے قریب آپکا لشکر ہوگا بس یہیں بھی آپ کے
پاس پہونچ جاؤنگا مع خواجہ کے اور آپ کے ہمراہ چلونگا تھوڑی دور آپ راہ طے فرمائینگے کہ آپکا
لشکر آپ سے مل جائے گا بس آپ لشکر کو ہمراہ لیکر براے مقابلہ ششدکال تشریف لے
چلیے گا وہاں ششدکال آمادہ پیکار ہوگا اُسکا لشکر صف آرا ہوگا جیسے وہ آپکے لشکر کو آتے
ہوئے دیکھے گا اپنے لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دے گا آپ بھی لشکر کو اشارہ فرمائیے گا دونوں
لشکر لڑنے لگیں گے آپ ساحروں کو قتل کرتے ہوئے طرف ششدکال کے جائیے گا پہلے آپ سے
مقابلہ جیسوان جادو سے ہوگا وہ سحر کرے گا آپ پر سحر اثر نہ کرے گا آپ عقرب سے اُس کو
ہلاک فرمائیے گا اُسکے بعد جماوات جادو سے اُسکے بعد نباتات جادو سے اُسکے بعد
سماوات جادو سے پھر وزیر جمشید ثانی سے بس جو حاکم دربند ہلاک ہوگا وہ دربند خود و
بخود برباد ہو جائے گا پھر اُسکے فتح کرنے کی ضرورت نہ ہوگی ان سب کے بعد ششدکال سے
سامنا ہوگا بس جو لوح اور تیغ اُسکے قتل کے لیے ہے اُس لوح کو ملاحظہ فرما کر جو اسم اسپر تحریر
ہوگا اُسکو تیغ پر دم کرکے ششدکال کے سر کو مدہ کرکے اُسپر وار فرمائیے گا وہ پہلے ہی وار میں

دو پہر کا ہوگا اُسکے مرنے کے بعد جو جو مقامات اُسکے سحر کے ہونگے وہ سب برطرف ہو جائینگے
بس قلعہ طلسمی باقی رہیگا اور ملک وتخیر تا فتح ہو جائیگا وہ مربت وہ دیوار اور حصار رہیگا جو
کہ گرد کیا ہوا ہے اُسکو باقی رہنے دیجیئے گا کیونکہ اُسکے برباد کرنے سے آپ کا کچھ نفع نہیں ہے نہ
باقی رہنے میں نقصان ہے جب جنگ و پیکار سے فراغت ہو قلعہ طلسمی پر جا کر سب مال و
اسباب پر قبضہ فرمایئے گا بادشاہ سابق کو حاکم فرمایئے گا جس جس ملک کا حاکم آپ کا مطیع
ہوا ہو اُسکو اُسکا ملک مرحمت فرمایئے گا اور جسکا حاکم مارا گیا ہو اُسکے مقام پر دوسرا حاکم
مقرر فرمایئے گا ایک جشن ملوکانہ کرکے اُسی جشن میں جن جن سے آپ نے وعدہ کیا ہے کہ بعد
فتح طلسم میں تم سب کا عقد کردونگا اُنکے عقدون سے فراغت فرما کر کل مال طلسمی کو ہمراہ
لیکر واپس اپنے لشکر کے تشریف لیجایئے گا جب آپ اُس مقام پر پہونچین کہ جہان
حصار طلسم ہے جو لوح کہ آپکے پاس موجود ہے جس کے ذریعہ سے دربند فتح ہوسکے ہین اُسکا عکس
اس حصار پر ڈالیئے گا اُس حصار مین ایک در پیدا ہوگا اُس دروازہ کی راہ سے آپ باہر تشریف
لیجایئے گا اور باہر جاکر پھر لوح کا عکس ڈالیئے گا وہ حصار مثل شہر پناہ کی دیوار کے ہو کر
رہ جائیگا اور وہ دریچہ ناکہ بن جائیگا گویا یہ دیوار شہر ہے یہ کام کر کے مع کل مال و اسباب
کے اپنے لشکر مین خوشی خوشی جایئے گا سب سے پہلا یہ کیجیئے گا جن لوگون کا وہان عقد
کرنا ہوگا اُنکا عقد کیجیئے گا کیونکہ وہ اسی امید پر زندہ ہین کہ صاحبقران طلسم کو فتح کرکے ہمین
تو ہم اپنے معشوق سے ملین یہ اُنکی آرزوؤن کو بر لایئے گا بعد اسکے جشن شاہانہ فرما کر
جسطرف کا قصد ہو اُس سمت کو مع لشکر کے تشریف لیجایئے گا اصل امر یہ ہے کہ آپکے
لشکر مین آپکا سب ہر ایک کو بہت انتظار ہے زیادہ والسلام مین وخواجہ اسی مقام پر قیام
کرتے ہین بسم اللہ اب آپ تشریف لیجایئن یہ کہکر حکیم صاحب نے اک شمع نکالکر صاحبقران
کے بازو پر باندھا شمع کو ہاتھ مین دیا صاحبقران نے شمع کو روشن کیا اور بسم اللہ کہکر داخل
دروازہ کوہ ہوئے خلاصہ یہ کہ اُس شمع کی روشنی کے ذریعہ سے راہ طے کی صحرا مین پہونچے و اُسی مقام
سے اور پا جلتے ہی قدم صاحبقران نے جنگل مین رکھا چارون طرف سے صدائین آنے
لگین یہانتک کہ صاحبقران گنبد کے قریب پہونچے پانچ طاؤس موافق حکم کے

لینے کے گنبد پر بیٹھے ہوئے پاس کے وہ طاؤس صاحبقران کو دیکھ کر اُتر کے اور صدائے ہیبہات ہیبہات
دینے لگے صاحبقران نے قفل کو توڑا موافق ہدایت حکیم تختی و بازوبند پر قبضہ کیا اُسی طور سے
دو صد کے دروازے سے گنبد کے باہر آئے صحرائے زعفران زار میں پہونچے چارون طرف سے
درندون و پرندون نے گھیر لیا یہی صدا آتی تھی کہ طلسم کشا آگیا مارو صاحبقران جس طرف ملاحظہ
فرماتے تھے سوائے زعفران کے کھیت کے دوسری کوئی شئے نہ نظر آتی تھی بہ سبب اکہ اور لوح
طلسم و دیگر تبرکات کے صاحبقران پر کچھ بھی اثر نہ ہوا ایک مقام پر چارون طرف سے صاحبقران
گھر گئے جانورون نے گھیر لیا صاحبقران نے آئینہ نکالکر جانورون کو دکھایا وہ سب کے سب
مبہوت ہو کر رہ گئے آئینہ کو دیکھ کر حیران ہوئے ادھر صاحبقران نے آئینہ کا عکس اُس زعفران زار
پر ڈالا اور حکیم نے یہ بھی کہدیا تھا کہ شمع پاس رہے اور روشن رہے جب آئینہ کا عکس زعفران کے
جنگل پر ڈالیے گا تو سامنے شمع پھینکدیجیے گا بس ایسا ہی صاحبقران نے کیا شعلہ پیدا ہوا تمام
صحرا ایک پل میں گلزار ہو گیا وہ جانور بھی جلنے لگے اور آوازین اُسی قسم کی آنے لگین جیسا حکیم
بقراط ثانی نے کہا تھا اُسمین سر مو فرق نہ ہوا وہی سب واقعات پیش آئے ایک مرتبہ ایسی
صدائے مہیب آئی اور بر قین چمک چمک کر گرنے لگین غبار بلند ہوا اور دھوان تاریکی ہو گئی پتھر
باری سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی وہ ایسی صدا خوفناک تھی کہ اگر رستم و سہراب بھی
ہوتے اُنکا بھی زہرہ آب ہو جاتا مگر صاحبقران کو اصلا خوف نہ معلوم ہوا اُسی مقام پر کھڑے
رہے بالکل ضرر نہ پہونچا خلاصہ یہ کہ آواز آئی کہ کشتی نام من زعفران زار جادو بود مطلع صاف ہو گیا
اب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا نہ وہ کھیت زعفران ہے نہ وہ جانور ہین کوسون کا میدان ہے
ریگ کا مگر رنگ زرد ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جسطور سے حکیم نے ہدایت کی تھی اُسی طور سے
صاحبقران نے دربند زعفران زار کو برباد کیا اور زعفران زار جادو کو قتل کیا صاحبقران کھڑے
ہوئے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے وہان خواجہ و حکیم جو بیرون درہ کوہ کھڑے تھے اور کوہ کی طرف
دیکھ رہے تھے یکایک وہ کوہ پاش پاش ہو گیا اور زاکو ہو کر رہ گیا حکیم نے خواجہ سے کہا
کہ صاحبقران نے دربند فتح کر لیا آؤ چلو یہ کہکر حکیم و خواجہ وہان سے چلے اب نہ درہ کوہ ہے نہ وہ
گنبد ہے نہ وہ طاؤس ہے ایک صحرائے ریگ ہے یہ دونون صاحب قدم اُٹھائے چلے جاتے تھے کہ

ادھر تو خواجہ کی نظر صاحبقران پر پڑی کہ حیران کھڑے ہوئے ہیں ادھر صاحبقران کی نظر ان دونون
پر پڑی صاحبقران انکو دیکھ کر خوش ہوئے انکی طرف چلے کہ حکیم نے دوڑ کر قدمون کو بوسہ دیا ہاتھ چومے
اور مبارکباد دی کہ مبارک ہو آپکو فتح طلسم طلسم فتح ہوگیا بسم اللہ تشریف لے چلیے برائے مقابلہ
شہنشہ کال پس صاحبقران و خواجہ و حکیم بطرف قلعہ طلسمی کے روانہ ہوئے انکو تو راہ میں چھوڑیے
اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا ملاحظہ فرمائیے کہ علمشاہ جو کل لشکر کو لے کر چلے تھے منزل
بمنزل چلے آتے تھے چوتھی منزل تھی کہ انکے سامنے ایک دیوار طلائی نظر آئی آپ نے فرمایا
کہ اسی مقام پر کل لشکر ٹھہر جائے کیونکہ اب آگے راہ نہیں ہے جس مقام کا نشان حکیم بقراط ثانی
نے دیا تھا اُس مقام پر پہونچ گئے لشکر ٹھہرا تھا بند و بست خیمہ و خرگاہ برپا ہونے کا ہو رہا تھا
کہ یکایک ایک برق چمکی اور آواز مہیب آئی کہ دل ہل گئے وہ دیوار طلائی دھوان ہوکر غائب
ہوگئی علمشاہ نے فرمایا کہ صاحبقران نے طلسم کو باطل کیا جب تو یہ دیوار منہدم ہوگئی راہ قلعہ کی نکل گئی
اب جو ملاحظہ کیا تو ایک صحرا لق و دق نظر آیا لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا لشکر روانہ ہوا ہے مصنف
بیان کرتا ہے کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ کیا امر ہے کہ جب صاحبقران نے دریافت کیا کہ راہ
دربند کی تم کو معلوم ہے تو سب نے عرض کیا تھا کہ ہان معلوم ہے مگر چھ ماہ مین دربند مین پہونچیے گا
جو حکیم بقراط ثانی نے ۴ کروہ سری راہ سے صاحبقران کو پہونچایا جو صاحبقران نے دربند
فتح کرلیا اور لشکر صاحبقران چوتھے روز دیوار طلائی کے قریب پہونچ گیا اسکا کیا سبب ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ صاحبقران نے راہ دربند زعفران زار کو دریافت کیا تھا جسکی بابت
چھ ماہ کی راہ بتائی گئی تھی اور یہ راہ قلعہ طلسمی کی تھی کہ جو حسب ہدایت حکیم لشکر روانہ ہوا تھا
جو کہ راہ حد قلعہ طلسمی پر چوتھے روز پہونچ گیا اور دیوار طلائی نظر آئی اور یہ دیوار بھی سحر
زعفران زار جادو کی تھی جب وہ ہلاک ہوا یہ دیوار بھی مٹ گئی راہ قلعہ کی نکل گئی بس
کوئی مقام اعتراض نہیں ہے میں نے اس غرض سے اس شک کو خود دفع کردیا تاکہ کوئی معترض
نہ ہو القصہ برسر مطلب راوی کہتا ہے کہ ادھر سے علمشاہ لشکر لیے ہوئے چلے جاتے ہیں ادھر
سے صاحبقران آتے ہیں تھوڑا جنگل علمشاہ نے بھی طے کیا تھا اور صاحبقران نے
بھی کہ غبار بلند ہوتے ہوئے صاحبقران کو نظر آیا صاحبقران نے اس غبار کو دیکھ کر

خواجہ وحکیم سے فرمایا کہ ذرا دیکھو کس قدر غبار بلند ہوا ہے حکیم نے اُس غبار کو دیکھ کر عرض کیا کہ مبارک
ہو حضور کا لشکر آتا ہے بس صاحبقران اُسی مقام پر ٹھہر گئے وہ غبار شق ہوا نشان لشکر پیدا ہوئے
اہل لشکر نے اور علمشاہ و بادشاہ و دیگر سرداروں و حکیم وغیرہ نے صاحبقران کو مع حکیم بقراط تنہا
و خواجہ کے جنگل میں کھڑا ہوا پایا سب مرکبوں پر سے کود پڑے اور ساحر ہوا پر سے زمین پر آئے
اور حاضر خدمت ہوئے قدمبوسی حاصل کی فتح طلسم کی مبارکباد دی صاحبقران نے سب کو
گلے سے لگایا شفقت بزرگانہ فرمائی دیوانے نے اشقر کو لاکر حاضر کیا صاحبقران اشقر پر
سوار ہوئے حکیم بقراط نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ایک لوح علمشاہ کو مرحمت فرمائیے
تاکہ اُن پر کبھی سحر نہ اثر کرے بس بموجب ہدایت حکیم صاحبقران نے وہ لوح جو کہ گنبد سے
پائی تھی اور الماس کی تختی علمشاہ کے گلے میں ڈالدی اور کل لشکر ہمراہ لے کر ساحروں وغیرہ
ساحروں کا طرف قلعہ کے راہی ہوئے صاحبقران کو راہ میں رکھا جاتا ہے اب حال ششدکال
کا تحریر کیا جاتا ہے کہ ششدکال مع لشکر کے بیرون قلعہ فروکش ہے اور تحریر کرچکا ہوں کہ اسکا لشکر
ہر وقت تیار رہتا ہے یہ بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ طائران سحر نے آکر اسکو خبر دی کہ طلسم کشا نے
در بند زعفران زار کو فتح کرلیا اور تمام و کمال فتح ہو گیا اب آپ سے مقابلہ باقی ہے دیوار طلائی جو
کہ راہ قلعہ طلسمی روکے ہوئے تھی وہ بھی برباد ہوئی اب طلسم کشا مع لشکر کے آتا ہے یہ سنتا تھا کہ اسکا
حواس جاتے رہے ابھی اس نے کچھ حکم نہ دیا تھا کہ ساکنان در بند زعفران زار روتے اور فریاد
کرتے آکر پہونچے لاشہ زعفران جادو کا سامنے رکھدیا اور کہا کہ در بند و کل طلسم کو طلسم کشا نے
فتح کرلیا اور اب لشکر لے کر ادھر آتا ہے یہی خبر اُن طائران نے دی تھی جو کہ ششدکال نے اپنے
سحر سے طائر بنا کر روانہ کیے تھے بس یہ واقعہ سنتے ہی ششدکال نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر صف
آرا ہو اور ادھر لشکر طلسم کشا پہونچا ہم نے جنگ مغلوبہ کر کے طلسم کشا کو قتل کر ڈالا گو طلسم فتح ہو گیا
ہے ہو جانے دیں پھر طلسم کو درست کرادوں گا یہ حکم دینا تھا کہ کل لشکر صف آرا ہو گیا ساحر
حربہ ہائے سحر ہاتھوں میں لے کر سواری ہائے سحر پر سوار ہوئے اور صف باندھ کر کھڑے
ہوئے میمنہ میسرہ قلب و جناح آراستہ ہوا قلب میں تخت ششدکال قائم کیا گیا اُسکے
دونوں طرف چاروں دربند کے حاکم تھے اور ہزاروں سردار تخت کو گھیرے ہوئے کھڑے

تھے صف آرائی ہو چکی اب ششکال کو اس امر کا انتظار ہے کہ ادھر لشکر طلسم کشا آئے تو میں جنگ
مغلوبہ آغاز کروں یہ تو اس انتظار میں تھے ادھر صاحبقران قطع منازل و طے مراحل کرتے ہوئے
مع لشکر کے تشریف لاتے ہیں کہ صاحبقران و کل لشکر کو قلعہ کے برج وغیرہ نظر آئے حکیم بقراط
نے قلعہ کی برجوں کو دیکھ کر صاحبقران سے عرض کیا کہ لشکر کو حکم فرمائیے کہ ہوشیار ہو جائے ادھر
ششکال نے انکے لشکر کو دیکھا اور حملہ کر دیا یہ کبھی تو اتنی مہلت نہ دے گا کہ لشکر قریب آجائے
بس صاحبقران نے حکم فرمایا کہ کل لشکر یکجا ہو جائے لشکر حرب لینے آمادہ جنگ و پیکار پر کھڑا ہو یہ حکم
دینا تھا کہ کل لشکر یکجا ہو گیا ابھی مرتبہ جو سب نے مرکب اٹھائے سامنے لشکر حریف کو صف آرا
پایا یہ لوگ تو ادھر سے اس قصد سے چلے کہ کوئی مقام مناسب دیکھ کر خیمے وغیرہ برپا کریں ادھر
ششکال اسی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسنے گرد و غبار بلند ہوتے ہوئے دیکھا سرداروں سے کہا کہ
لشکر طلسم کشا آگیا سب تیار ہو جاؤ یہ کہہ رہا تھا کہ نشان لشکر نمایاں ہوئے اسنے اس قصد سے
تو قصد نہ کیا کہ لشکر آجائے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب ایک مرتبہ ملکر لشکر طلسم کشا پر حملہ کر دو یہ
حکم دینا تھا کہ تمام لشکر ایک مرتبہ حرکت میں آیا اور سب کے سب اپنا اپنا اسلحہ و حربہ ہاتھ
سے سنبھال کر چلے ادھر نشان لشکر ایک طرف سے قائم ہوئے تھے لشکر کی آمد شروع ہوئی
تھی کہ غل و شور کی صدا آئی اسپر جو صاحبقران و اہل لشکر نے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے تیزی آندھی
ہوا اس طور سے ساحر اڑتے ہوئے ہوا پر چلے آتے ہیں اور شور کرتے ہوئے حکیم نے عرض کیا
کہ جلد ٹھہرنے کا حکم فرمائیے اور حکم دیجیے کہ مقابلہ کرے کفار آگئے یہ سننا تھا صاحبقران
نے اسی مقام پر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ کفار سے جہاد کرو بس بموجب حکم
صاحبقران لشکر ٹھہر گیا اور سب حربہ سنبھال سنبھال کر کفار پر جا پڑے ساحروں سے ساحر
مقابلہ کرنے لگے اور غیر ساحروں سے غیر ساحر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی دونوں لشکر غٹ پٹ
ہو گئے شور مثل غول کے غول اور غٹ کے غٹ + گئے مومن و گبر باہم لپٹ + سواروں
کے یکسمت ریلے ہوئے + تھے پیدل بھی جالوں پہ پیلے ہوئے + لگے چلنے باہم سنان و
خدنگ + لگی ہونے اک سمت تیر و تفنگ + دونوں لشکر خوب مل کر جنگ و پیکار میں
مصروف ہوئے بازار مرگ گرم ہو گیا خون کا مینہ برسنے لگا سر مثل پتوں کے گرنے لگے

دھالون کی کالی گھٹا چھائی برق شمشیر کوند کر کرنے لگی خرمن حیات کو برباد کرنے لگی دریا سے خون کا
جوش ہوا اور رق زندگی کا ذرہ غرق ہوئی ایک سمت تلوار و گرز و نیزے چل رہے تھے ایک سمت
سحر آزمائیان نیرنگ سازیان ہو رہی تھین شعلہ ہائے سحر بلند ہو رہے تھے نارنج ترنج و اربیل
ہار پھول فلفل سرسون کے دانے ماش کے دانے چل رہے تھے کوئی لونا چماری کو پکار رہا تھا
کوئی نارسنگھ کوئی کالی کلکتہ والی کی جے کہہ رہا تھا کوئی سامری و جمشید کو بلا رہا تھا ایک شور
قیامت خیز برپا تھا صاحبقران و علمشاہ لڑ رہے تھے اور بادشاہ طلسم بھی سحر کر رہا تھا جب
یہ سحر کرتا تھا طبقہ زمین کے ہلا دیتا تھا اسپطور سے اعظم و سوسن وغیرہ بھی سحر سازی میں
مصروف تھے سب سردار ساحر و غیر ساحر لڑ رہے تھے کہ بقراط ثانی نے صاحبقران سے عرض
کیا کہ وہ سامنے تخت پر سوار شندکال بدخصال موجود ہے لشکر کو ترغیب جنگ دے رہا ہے اور
سحر بھی کر رہا ہے اسکے برابر چاروں دربندوں کے حاکم بھی ہیں اور خدیو شیطانی بھی بس آپ اپنے
کو اس مقام پر پہونچائیے ایسا نہ ہو کہ جنگ کا رنگ بیرنگ دیکھ کر شندکال بھاگ جائے یا
اسم بند ہو تو بڑی خرابی ہو یہ جو حکیم نے عرض کیا صاحبقران نے علمشاہ سے فرمایا کہ ای فرزند
تم لشکر سے ہوشیار رہنا اور مقابلہ کیے جانا میں جاکر شندکال کو قتل کرتا ہون یہ خبر پاکر اور اشقر
کو چھیڑ کر لوح کا عکس ڈالتے ہوئے سحر کو دفع کرتے ہوئے ساحرون کو قتل فرماتے ہوئے صاحبقران
طرف شندکال کے چلے گو یہان پر بڑا مجمع تھا ساحرون وغیر ساحرون کا اور خوب تلوار چل رہی
تھی ہر ایک اس مقام پر جان دے دے کے لڑ رہا تھا اس غرض سے کہ بادشاہ سامنے موجود
ہے مگر جسطرف کو صاحبقران نے رخ کیا وہ مجمع درہم و برہم ہو گیا بس صاحبقران صفونکو درہم
و برہم کرتے ہوئے قلب لشکر میں پہونچ گئے شندکال نے جو صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا
سردارون سے کہا کہ طلسم کشا اسطرف کو میری تلاش میں آتا ہے میں جاکر مقابلہ کرتا ہون سردارون
و حاکمان دربند نے جواب دیا کہ جب تک ہم زندہ ہیں ہم آپکو نہ جانے دینگے آپ ٹھہرین ہم
میں سے کوئی جاکر طلسم کشا کو یا تو قتل کرتا ہے یا اسیر شندکال خاموش ہو رہا بس جمہوان جادو
حاکم دربند جمہوا نیمہ اپنے اژدر سحر کو چمکا صاحبقران کے قریب آیا آتے ہی اسنے دو ایک
سحر کیے صاحبقران نے اسکے سحر رد کر کے اپ جو عقرب کا وار کیا مع اژدر کے اسکے دو پرکالے

ہوئے اُسکے مرنے کی صدا بلند ہوئی در بند جو تھا نیم برباد ہو گیا سوا سے جنگل کے کوئی شے وہاں باقی
نہ رہی جب جیوان جادو ہلاک ہوا تو جمادو استاد جادو و شغالکال سے اجازت لے کر آیا اور صاحبقران
پر سحر کیا صاحبقران نے اسکا بھی سحر رد کر کے اسکو بھی عنقریب سے ہلاک کیا در بند جو تھا وہ اب بھی برباد
ہوا وہاں بھی جنگل نظر آنے لگا بعد جمادو استاد کے شیا ساحر استاد نے مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا ملک
سے طلسم کشا کے در بند نہیں تا وقتیکہ اسی طرح سب استاد جادو نے آکر مقابلہ کیا چند روز
صاحبقران پر سحر کیے صاحبقران نے سحر کو رد کر کے سب کو تہ تیغ کیا اور کیا ساحر استاد کے کئی دو
ٹکڑے ہوئے در بند ساحرانہ آگ برباد ہوا ملک و سامان سحر جو کہ تھے وہ سب جلکر خاک
ہو گئے فقط صحرا رہ گیا بعد قتل ہونے سحر استاد کے وزیر جمشید ثانی نے مقابلہ کیا وہ بھی ہاتھ
سے صاحبقران کے ہلاک ہوا تب سب کا صدمہ شغالکال کو بہت ہوا ہر ایک کے لیے رویا
اور [illegible] صاحبقران کے ہلاک ہونے کا رستے [illegible]
شغالکال نے دیکھا اپنے دل میں خیال کیا کہ اب زندگی بیکار ہے اور قلعہ بند ہو کر لڑنا بیکار ہے سمجھتا تھا
بالکل تیرے سب سے زیادہ ہے طلسم کشا سے مقابلہ کر طلسم کشا تجھ کو قتل نہیں کر سکتا ہے کیونکہ تو
روئیں تن ہے دوسرے یہ لوح جو کہ طلسم کشا کے پاس موجود ہے تیرے قتل کی تدبیر بتاتے گی
نہیں اور جب لوح اور قبضہ تیرے قتل کے لیے درکار ہے وہ طلسم کشا کے پاس نہ ہوگا تو ضرور طلسم کشا
پر غالب آئے گا کیونکہ ہمت کو ہارنا ہے یہ [illegible] کہ سب سامان مرگ طلسم کشا کے پاس موجود
ہے اب قبضہ آن برابر ہوتی ہے یہ خیال دل میں کر کے فوراً اسنے سحر کیا کہ اژدر سحر [illegible]
پر سوار ہوا اور چپکا کر سامنے صاحبقران کے آیا اور پکارا کہ کہاں ان لوگوں [illegible]
سے مقابلہ کر صاحبقران نے شغالکال کو سامنے پاکر فرمایا کہ میں بڑی دیر سے تیری تلاش میں
تھا نہ معلوم تو کہاں پوشیدہ تھا تو اپنا حوصلہ نکال لے بس شغالکال نے صاحبقران
پر سحر کیا وہ سحر رد ہو گیا [illegible] چونکہ اس جلد کو تمام کرنا ہے اس غرض سے قصہ یاد ہے
طول نہیں دیا جاتا ہے [illegible] لڑائی قابل تحریر نہ کیا گیا اسی لئے
اس کی تمامی کا حال [illegible] تمام کر دی جاتی مجبور ہوں بس جو سحر شغالکال نے
کیا صاحبقران پر وہ صاحبقران نے رد کر دیا اب یہ تیغہ لیکر صاحبقران پر آیا صاحبقران

سے نکلوایئے وار کو رد کیا جب باقی کئی وار رد کر چکے اب صاحبقران نے فرمایا شعر تو خبر بندہ زری
خبر بیا من فراموش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر وہ تیغہ جو کہ ششدرکال کے قتل کے
لیے رکھا تھا نیام سے نکالا اور وہ لوح جو کہ اسکے قتل کی پائی تھی وہ جیب سے نکالی اسکے حاشیہ کا
اسم پڑھنا شروع کیا اور تیغہ پر دم کیا اسوقت تیغہ اور لوح کو ششدرکال نے دیکھا سامنے تصویر
ملک الموت کی نظر آئی آئینہ شمشیر میں صورت مرگ دکھائی دی چہرہ پر مردنی چھاگئی حواس
جاتے رہے خیال کرنے لگا کہ یہ لوح اور تیغہ کیونکر طلسم کشا کے ہاتھ آگیا اودھر صاحبقران نے
اسم حاشیہ لوح تیغہ پر دم کرکے تیغہ کو علم کیا اور پکار کر کہا کہ خبردار ہو جا ششدرکال نے اودھر خیال
کیا کہ جو تیرا گمان تھا وہ غلط نکلا اب چاہیے بدنامی ہو چکی ہے نیک نامی بھاگ چل کیون ن
اپنی جان دو سے یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ سحر کرکے بھاگوں صاحبقران اسکے تیور سے
سمجھ گئے لوح کا عکس ڈالا اسکو سحر فراموش ہوا اودھر تو سحر فراموش ہوا تیغہ سر پر چمکا یا تو
سر پر چمکتا ہوا پایا بے ساختہ دوڑ کر تا ہوا زمین پر آیا زمین کو بوسہ دیا پایہ راکب چو مرکب چار ٹکڑے
ہو گئے ششدرکال کا مرنا تھا کہ غل قیامت برپا ہو گیا وہ وہ آوازیں مہیب آئیں اور ہولناک کہ
زہرہ ہزاروں ساحروں کے آب ہو گئے لاکھوں ساحر اسکے قتل ہونے کی ساتھ ہی ہلاک
ہو گئے خود بخود انکو کسی نے نہیں ہلاک کیا اور تمام عمارتیں و مکانات و باغات و بگراشتیا
سحر جو کہ ششدرکال کے سحر کے تھے اسکے مرتے ہی برباد ہو گئے بہت تاریکی ہوئی بڑی بڑی برف
باری وغیرہ ہوئی آثار قیامت برپا ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام میں
ششدرکال جادو بادشاہ طلسم زعفران زار سلیمانی ہوں افسوس ہم تم وجہاں داد حکیم جو طلسم
خود ہندر سیدہ تھا اسکے مرنے کے ساتھ ہی آدھے سے بھی کم لشکر رہ گیا مقام حیرت یہ ہے کہ جو
حاکم دربند ہلاک ہوا اودھر وہ ہلاک ہوا اودھر انکا لشکر خود بخود تمام ہو گیا ایک بھی نہ بچا اسی
طور سے کل لشکر حاکمان دربند کا انکے مرنے کے بعد خود بخود مر چکا تھا ششدرکال کے مرنے
کے بعد جو لشکر اسکا تھا انمیں سے نصف باقی رہا اور نصف ہلاک ہو گیا اندرون قلعہ
ششدرکال کے مرنے کی خبر ہو گئی سب سرداریں وغیرہ نے صلاح کی کہ اگر ہم سے طلسم کشا
اطاعت کو کہے گا ہم ضرور اطاعت کر لیں گے ہم کو کیا غرض ہے جو ہم لڑکر بیکار اپنی جانیں

وہین جب حاکم طلسم کچھ نہ بنا سکا تو ہم کیا بنا لیوین گے ناموس شنگال نے یہ فرما کر اپنے کو ہلاک کیا جسقدر عزیز و اقارب شنگال کے تھے سب ہلاک ہو گئے ایسا کوئی اُسکے خاندان سے باقی نہ رہا اسکا مرنا کیا تھا گویا سب کی ہلاکت کا پیام تھا اسکے جان کے ساتھ سب کی جانین وابستہ تھین راوی بیان کرتا ہے کہ یہ تو قلعہ کا واقعہ تھا یہان بیرون قلعہ علمشاہ و اہل لشکر اسلام نے تمام لشکر کا ستھراؤ کر دیا علمشاہ نے نشان لشکر کو کاٹ کر گرا دیا صاحبقران نے اسقدر شمشیر زنی کی کہ لاشون کے پشتے سرون کے انبار لگا دیے جب لشکر کفار نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ مارا گیا سب سردار یہان تک کہ وزیر بھی ہلاک ہوا اب کوئی نہ رہا بس خیال کیا کہ بیکار لڑکر کیون اپنی جان دین اطاعت کیون نہ کر لین کہ جان بچے بس یہ سوچکر ہر طرف سے ہر ایک پکار اُٹھا کہ یا صاحبقران امان چارو نطرف سے امان کی پکار تھی یہان سے اہل اسلام نے پکار کر کہا کہ امان شہر یا امان اب تو چارون طرف سے آوازین آنے لگین کہ دوہائی ہے صاحبقران کی ہم نے مذہب طلسم کشا قبول کیا بس صاحبقران نے حکم فرمایا کہ سب کو امان دو چنانچہ طبل امان پر چوب پڑی بس بادشاہ سابق کی سب نے آکر اطاعت کی سپاہ سے بلند آواز نکل لشکر کو بیرون قلعہ فروکش کر کے اور لاشین اہل اسلام کی دفن کرا کے اور زخمیونکو شفاخانہ مین روانہ کر کے اور کشتونکو شمار کر کے کہ کسقدر کفار مارے گئے اور کسقدر اہل اسلام شہید ہوئے معلوم ہوا کہ اس مقابلہ مین پانچ لاکھ کفار ہلاک ہوئے اور بیس ہزار خدا پرست اُن مین ساحر بھی ہین اور غیر ساحر بھی بس یہ سب بندوبست کر کے نوبت نقارے خوشی کے بجاتے ہوئے صاحبقران کو ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوئے اب جو اہل قلعہ و اہل شہر نے اپنے بادشاہ سابق کو دیکھا سب خوش ہو گئے چارو نطرف سے دعائین دینے لگے اور یہی صدا تھی کہ آج پھر وہ دن نصیب ہوا کہ ہم نے اپنے بادشاہ کو دیکھا سپاہ سے بلند آواز یہ کہتا جاتا تھا کہ جو دین اسلام قبول کرے گا وہ امان پائے گا ورنہ قتل کیا جائے گا خلاصہ یہ کہ سپاہ سے بلند آواز کے کہنے سے اُسیدن تمام شہر و قلعہ و اہل بازار وغیرہ سب مسلمان ہوئے ور دولت پر آ کر اب کوئی کافر باقی نہ رہا بس بادشاہ نے صاحبقران و سردارون کو لاکر عمارات شاہی مین اُتارا اور سب سامان راحت مہیا کر دیا راوی بیان کرتا ہے کہ اُسدن

تو صاحبقران نے انعام فرمایا اور سرداران دربار کیا جو کہ گرفتار ہوئے تھے انکو طلب کر کے مسلمان
کیا اور سب اہل قلعہ کو بھی بتکدہ منہدم کرائے مساجد کی بنا ڈالی گئی صدائے اذان بلند ہوئی سب
نے صاحبقران کو فتح طلسم کی نذرین دین صاحبقران نے جاگیر و ملک تقسیم کرنا شروع کیے
بڑی داد و دہش فرمائی جو بادشاہ مطیع اسلام ہو گئے تھے انکو انکے ملک دیے بلکہ اور بہت
سے ملک دیے سپاہ نے بلند آواز کی کل طلسم کا مثل سابق کے بادشاہ کیا اور اسی مقام پر
حکومت کرنے کو فرمایا اور جن ملکون کے بادشاہ ہلاک ہوئے تھے بس جسکو حکومت کے
لائق ملاحظہ فرمایا اُسکو وہان کا حاکم کیا یہ بندوبست فرما کے جشن خوشی کے برپا ہونے کا
حکم فرمایا سامان جشن ہونے لگا ابھی صاحبقران نے دربار برخاست نہین کیا تھا سب
حاضر دربار تھے کہ محافظان خزانہ ہر در بند کے سب مال و اسباب وغیرہ لے کر حاضر ہوئے
کرورون روپیہ کا مال و اسباب تھا اور جواہرات ور روپیہ اشرفی لاکھون صندوق تھے وہ
سب فردین پیش کین صاحبقران نے ملاحظہ فرما کے حکم دیا کہ احتیاط سے رکھو وہ لوگ
چلے گئے اُسکے بعد خزانچی قلعہ و خزانچی طلسم حاضر دربار ہوا مجرا بجالایا نذر دی کرسی مرحمت
ہوئی وہ سلام کر کے بیٹھ گیا فرد پیش کی پہلے روپیہ کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائی اُس پر
دستخط فرمائے پھر جواہرات کی فرد پیش کی اُسپر بھی دستخط ثبت فرمائے پھر اسباب کی فرد
پیش کی جسمین اسّی ہزار خفتان زر و رنگ و دستہ اسلحہ تھے اور ایک بارگاہ زعفرانی تحریر
تھی اور اسی ہزار مرکبان عراقی و ترکی و عربی تحریر تھے اور پانچ ہزار غلامان زرین کمر بس یہ سب
حساب دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ بارگاہ برپا کی جائے ہم اُسمین محفل رقص و سرود منعقد
کرینگے چنانچہ وہ بارگاہ برپا کی گئی خواجہ کو بھی لاکھون روپیہ کا جواہرات اور روپیہ ملا اور
صاحبقران و دیگر سردارون نے بہت کچھ دیا خلاصہ یہ کہ بارگاہ برپا ہوئی جسمین ہزار
ستون پکھراج کے تھے اور پانچ جلوخانہ تھے تمام بارگاہ مین جواہرات نصب تھا بارگاہ
مخمل زرد کی تھی تمام کارچوبی کا کام کیا ہوا تھا کرسیان و پلنگ سب جواہر نگار تھے اس بارگاہ
کو دیکھ کر سب دنگ ہو گئے غلامان زرین کمر آکر حاضر ہوئے خلاصہ یہ کہ اُسی بارگاہ مین
محفل عیش و عشرت برپا ہوئی خوب دھوم سے صاحبقران مع کل اہل لشکر کی دعوت تھا

کی ساعت شبانہ روز جلسہ عیش و عشرت بر پا رہا اسی جلسہ عیش و عشرت میں صاحبقران نے
پہلے اپنا عقد ساتھ ملکہ مہرجبین آفتاب منظر کے کیا اُسنے سحر وغیرہ سے مع اپنی وزیرزادی
کے توبہ کی اُسکے بعد صاحبقران نے خواجہ کا عقد ساتھ ملکہ لعلان حور پیکر کے کیا کیونکہ یہ
بھی خواجہ پر عاشق تھی [illegible] صاحبقران و خواجہ پر اُسکے عشق کا حال ظاہر ہو گیا تھا
دوسرا عقد خواجہ کا صاحبقران نے ملکہ مہروش دختر سوسن کے ساتھ کیا اور جمال رابہار
کا عقد دوسری دختر سوسن سے کہ جسکا نام ماہ وش ہے اور جمال رابہار اُسپر عاشق ہو گیا بعد اسکے
صاحبقران نے منصور جادو سپہ سالار سوسن کا عقد ملکہ ماہ اختری دختر اعظم کے
ساتھ کیا اس عقد کے بعد صاحبقران نے اسفندیار صحرا نشین کا عقد ملکہ زلزلہ سحر افگن
دختر منیر جادو کے ساتھ کیا نسیم جادو کا عقد اُسکی جورو کے ساتھ جو کہ اُسکی معشوقہ تھی اور
خواجہ نے عیاری کر کے پکڑ لیا تھا کیا شعلہ جادو کا عقد احترام جادو کی دختر کے ساتھ کیا جب
ان عقدوں سے فراغت ہوئی اور ہر ایک اپنی معشوقہ کے وصل سے شادکام ہوا جلسہ نشاط
ہوا یہ شادیاں بڑی دھوم سے ہوئیں لیکن دو دن تک بعد جلسے کے سب نے آرام کیا تیسرے
دن پھر دربار آراستہ ہوا اُس دن سب ساحروں نے مع بادشاہ اور کل لشکر ساحروں
نے سحر سے توبہ کی اور تائب ہوئے اب صاحبقران نے اعظم جادو کو مع اُسکے لشکر کے
طرف شہر اعظم کے رخصت کیا گو نہ جاتا تھا مگر صاحبقران کے اصرار سے گیا اسفندیار کو
طرف اُسکے ملک کے سوسن کو طرف اُسکے ملک کے اسی طور سے سب کو سب کے
ملکوں کی طرف روانہ کیا اور رخصت کیا کلمشاہ نے بھی غنطاق کج کلاہ کو مع اُسکے لشکر
کے طرف غنطاقیہ کے اور کل شاہان حوالی غنطاقیہ کو اُنکے ملکوں کی طرف رخصت کر کے
روانہ کیا اور بہت تاکید داد و دہش کی فرمائی مریخ شمشیر شکار علیہ نے کہا کہ تم کوہ البرز کو جاؤ
اُسنے رفاقت کو نہ ترک کیا باقی سب چلے گئے جب ان کاموں سے فراغت ہوئی اب
صاحبقران نے سامان سفر کے درست ہونے کا حکم فرمایا سب روپیہ اشرفی جواہرات
خزانہ اسباب خیمے بارگاہیں اسلحہ کے صندوق پوشاک کے صندوق مرکبان خوش رفتار
وغیرہ کو نکلوایا اور دار البوقیر بار کروایا قید خانہ طلسمی کو منہدم کرایا اسیروں کو رہا کیا ہر ایک کو

بہت کچھ دے کر رخصت کیا سب دعائین دیتے ہوئے اپنے اپنے مقام کو راہی ہوئے بعد اسکے
صاحبقران نے حکیم استقلیفوس و حکیم بقراط ثانی و دیگر سرداران معزز کو ہمراہ لیا اور تھوڑا
سا لشکر لیا ... سے بلند آواز سے رخصت ہوکر اسکو قلعہ طلسمی کا حاکم کر کے اسنے لاکھ لاکھ اصرار
کیا کہ مین قدمون سے جدا نہ ہونگا مگر صاحبقران نے نہ مانا غلشاہ کو ہمراہ لے کر طرف اپنے
لشکر کے روانہ ہوئے بادشاہ طلسم یعنے سیما سے بلند آواز بیرون قلعہ پہونچانے آیا صاحبقران
نے اسکو تسکین وغیرہ دے کر رخصت کیا وہ قلعہ مین آیا بہ عیش و عشرت اوقات بسر کرنے لگا
اسی طور سے ہر ایک اپنے مقام پر جا کر عیش و عشرت کے ساتھ براحت و آرام زندگی بسر کرنے
لگا اس طلسم کے متعلق جسقدر شہر تھے اور ملک تھے اور گاؤن تھے سب اسلام آباد ہوئے
بلکہ علاوہ اسکے اور بہت سے ملک اسلام آباد ہوئے ہر مقام پر اسلام کا ڈنکا بجا نشان اسلام
برپا ہوا اب صاحبقران منزل بمنزل سب مال و اسباب وغیرہ کو لیے ہوئے تھوڑا سا لشکر
ہمراہ لیے ہوئے راحت و آرام سے بسر کرتے ہوئے طرف لشکر کے جاتے ہین یہانتک کہ اُس
مقام پر پہونچے کہ جہان حصار طلسم ہے بس حکیم بقراط کی ہدایت کی بموجب لوح کا عکس
ڈالا دروازہ پیدا ہوا مع لشکر کے بیرون حد طلسم آئے پلٹ کر لوح کا عکس ڈالا وہ حصار مثل
دیوار کے ہو گیا اور شہر پناہ کا پھاٹک تیار ہو گیا یہ سب بند و بست کر کے صاحبقران کو راہ مین
رکھا جاتا ہے اور لشکر اسلام کو کوہ طور پر انتظار صاحبقران مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے کب صاحبقران
لشکر مین پہونچتے ہین اور کب اہل لشکر صاحبقران سے ملتے ہین کسدن یہ دن نصیب ہوتا ہے
یہ حقیر اس جلد کو اسی مقام پر تمام کرتا ہے کہ صاحبقران طرف لشکر کے راہی ہین اور منزل
بمنزل قطع منازل و طے مراحل فرماتے ہوئے جاتے ہین والسلام خیر ختام تمام شد جلد دوم

طلسم زعفران زار سلیمانی [illegible]

التماس مولف .. بخدمت حضرات ناظرین والا تمکین دقیقہ رس نکتہ سنج خالی نعمت ہزار
ہزار شکر و سپاس اُس خداوند کا کہ جسنے مجھ ایسے ناکارہ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا کہ منشی
تصدق حسین کے نام سے مشہور ہوا اور مرتبہ اعلی کو پہونچا ورنہ میری یہ لیاقت کہان تھی
کہ مین یہ مرتبہ پاتا کہانتک شکر ادا کرون احسان خدا سے بری نہ ہونگا کہ جسنے مدد فرمائی [illegible]

جلدین طلسم زعفران زار سلیمانی کی میرے ہاتھ سے تمام کرائین جس طلسم کو منشی احمد حسین صاحب
مرحوم نے آغاز کیا تھا اُسکو اس حقیر نے بہ حکم حضور فیض گنجور لامع النور سراپا اخلاق جناب معلی
القاب ہلال رکاب بہمہ جناب فیاض زمان حاتم دوران جناب منشی پراگ نراین صاحب
بہادر مالک مطبع اودھ اخبار دام اقباله واجلاله تمام کیا آغاز اُنسے ہوا اور اختتام کو مین نے پہونچایا دو
جلدوں مین خدمت ناظرین مین یہ عرض ہی کہ یہ طلسم لایق ملاحظہ فرمانے کے ہی گو مین مصنف
اول کے مطلب کو نہ سمجھا تھا کہ اُنھون نے کس غرض سے اسکو آغاز کیا تھا اور کس تدبیر سے
یہ طلسم تمام کرنا اور کیا مضامین تحریر فرماتے مگر جب مجھکو اُنکی تحریر کیے ہوئے اجزا مرحمت ہوئے اور
حکم ہوا کہ اس طلسم کو تمام کرو تو مین نے اُنکے اجزا کے بعد اپنی رائے سے جوڑ لگایا وہ پسند آیا
پس مین نے تحریر کیا دو جلدین یکہ مین نے اپنی رائے سے اسکو تحریر کیا ہی یقین ہی کہ جب
ناظرین ملاحظہ فرمائین گے تو پسند فرمائین گے کہ کس جانفشانی سے اسکو تحریر کیا ہی دوسرے
کی تحریر پر قلم اُٹھانا بہت دشوار ہی کیونکہ معلوم نہیں کہ اُسکا کیا منشا تھا وہ کیونکر اسکو تحریر کرتا
دوسرے کی تقریر سے اپنی تقریر ملانا نہایت مشکل ہی مگر مین نے بابو صاحب کے حکم
کی تعمیل کی شاید کچھ تحریر ہوا ہو یہ کہنا کہ مین نے منشی صاحب کی تقریر و تحریر کو گرد کر دیا یا
اُنکی تقریر و تحریر سے ملا دیا نہایت خلاف ہی وہ منشی بے بدل و مصنف اکمل تھے بھلا میری یہ
کب طاقت ہی کہ مین اُس طور کا لکھ سکون مین تو اپنے شکم کو عنایت سے بابو صاحب کے
پال لیتا ہون نہ مین داستان کہنا جانتا ہون نہ لکھنا مین اس امر کا کسی وقت دعوی بھی نہین
کر سکتا ہون مگر مہربانی اور عنایت و پرورش سے بابو صاحب کی ناچار ہو گیا جو مین نے اس کو
تحریر کیا اُنکا حکم ہوا کیونکر نہ بجا لاتا اگر انکار کرتا تو الامر فوق الادب کا مرتکب ہوتا سو اپنی
رائے کے موافق لکھکر تمام کیا اگر پسند ناظرین ہو تو خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین
اور میری عرق ریزی و جانفشانی کی داد مرحمت کرین گو دماغ تو ضرور اسکے ملاحظہ فرمانے
سے پریشان ہوگا مگر مجھکو ذات ناظرین نیک صفات سے امید قوی ہی کہ ضرور ملاحظہ فرمائینگے
مکرر استدعا ناظرین عرض ہی کہ اسے از روئے انصاف کے ملاحظہ کرین کہ کس قدر اختصار کے
ساتھ تحریر کیا ہی اور کیا کیا مضامین اور مطلب تحریر ہوئے ہین یہ شان خدا ہی کہ یہ طلسم

اب ج د ر س ش ص ط ع ق ک گ ل

م ن و ہ ء و ی ے

آب

آب جد

ابا جد

ابجد